(جلد دوم)

توضیح مسائل المومنین

بزبان

چہاردہ معصومینؑ

(تقریباً تین ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ)

(بمطابق ترتیب عناوین توضیح المسائل آیت اللہ سیستانی)

تالیف:

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور
(پاکستان)

+92 (0) 301 7691868

نام کتاب : توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ

تالیف : آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

پروف ریڈنگ : عابس عباس خان (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

کمپوزنگ : محمد طارق اسماعیل

تزئین : عرفان اشرف (03214700355)

اشاعت : اگست 2023

ہدیہ :

مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور۔ پاکستان

+92 (0) 301 7691868

مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور

(پاکستان)

www.shia.im

+92 (0) 301 7691868

تراب پبلیکیشنز دُکان نمبر 4 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

فون: 0323-8512972

القائم بکڈپو: دُوکان نمبر 4 اندرون کربلا گامے شاہ لاہور۔

فون: 0336 4761012

مستحقینِ زکوٰۃ کی شرائط

{1568} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلزَّكَاةِ هَلْ تُوضَعُ فِيمَنْ لاَ يَعْرِفُ قَالَ لاَ وَ لاَ زَكَاةُ اَلْفِطْرَةِ.

۞ اسماعیل بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ غیر عارف کو دی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی زکوٰۃ فطرہ دی جا سکتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1569} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ اِبْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَنَّهُمَا قَالاَ: اَلزَّكَاةُ لِأَهْلِ اَلْوَلاَيَةِ قَدْ بَيَّنَ اَللَّهُ لَكُمْ مَوْضِعَهَا فِي كِتَابِهِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ زکوٰۃ صرف اہل ولایت کے لئے ہے۔ اللہ نے تمہارے لئے اپنی کتاب میں اس کا محل و مقام واضح کر دیا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن موثق ہے۔[4]

{1570} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَلْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ اَلنَّيْسَابُورِيُّ اَلْعَطَّارُ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] الکافی: ۳/ ۵۴۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۵۲ ح ۱۳۷؛ الوافی: ۱۰/ ۱۸۷؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۲۲۱ ح ۱۱۸۸۰؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۳۷؛ المقنعہ: ۲۴۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۲۱۰؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/ ۱۸۴؛ المعتبر: ۲/ ۵۸۰

[2] مراۃ العقول: ۱۶/ ۸۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/ ۲۰۸؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۶۳۴؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۲۳۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/ ۱۶۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۵۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۹/ ۲۷۵؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۹۴؛ شرح العروۃ: ۲۴/ ۱۳۴؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/ ۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۲۶۱؛ الفتاوی الفقہیہ: ۲/ ۳۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۱۴۱؛

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۵۲ ح ۱۳۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۲۲۴ ح ۱۱۸۸۸؛ الوافی: ۱۰/ ۱۸۹

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۲۹۹؛ شرح العروۃ: ۲۴/ ۶۴؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۳۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۱۴۰

قُتَيْبَةَ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى ٱلْمَأْمُونِ قَالَ: لاَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَى ٱلزَّكَاةُ غَيْرَ أَهْلِ ٱلْوَلاَيَةِ ٱلْمَعْرُوفِينَ.

✪ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام مامون کو خط لکھا (جس میں یہ بھی لکھا) کہ سوائے ان لوگوں کے جو معروف اہل ولایت ہیں کسی اور شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔[۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [۲] یا حسن کالصحیح ہے [۳] یا یہ کہ اگر اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے تب بھی یہ صحیح سے کم نہیں ہے [۴] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے۔[۵]

قول مؤلف:

یہ ایک طویل خط ہے جس میں سے ہم نے حسب ضرورت نقل کیا ہے اور جن کتب سے ہم نے اس کی توثیق پیش کی ہے وہاں ضروری نہیں ہے کہ یہی فقرے نقل ہوں بلکہ اکثر اس خط کے دیگر جملے نقل ہیں لیکن حدیث کی توثیق موجود ہے نیز یہ کہ اس حدیث کو خود شیخ صدوق نے صحیح کہا ہے مزید یہ کہ یہی حکم بفرق الفاظ حدیث شرائع الدین میں بھی وارد ہوا ہے [۶] اور فقہ الرضا علیہ السلام میں بھی درج ہے۔[۷] ہم نے اس خط سے دو حکم قبل ازیں حدیث نمبر 1191 اور حدیث نمبر 1203 کے تحت بھی نقل کئے ہیں (واللہ اعلم)

{1571} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي ٱلزَّكَاةِ لِمَنْ هِيَ قَالَ فَقَالَ هِيَ لِأَصْحَابِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ فَقَالَ فَأَعِدْ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ

---

[۱] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱ باب ۳۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۴ ح ۱۱۸۸۹؛ بحار الانوار: ۹۳/۶۴ و ۱۰/۳۵۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳۷؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹

[۲] سداد العباد: ۳۵۴؛ عیون اخبار الرضاؑ: ایضاً ح ۲؛ الانوار اللوامع فی شرح مفاتیح الشرائع: ۱۰/۲۹۷ و ۱۴/۳۲۰

[۳] کتاب الصلاۃ تراث الشیخ الانصار: ۲/۸۶

[۴] شرح مکاسب: ۲/۴۶۱

[۵] جواہر الکلام: ۱۰/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵/۵۴۶؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۴۰ و ۱۰/۱۱۱ و ۳/۳۸۲ و ۳/۷۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۴؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷

[۶] الخصال: ۲/۶۰۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۸ و ۶۴ و ۱۰/۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۳۹ ح ۱۲۱۷۵

[۷] فقہ الرضاؑ: ۲۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۱۰۶ ح ۷۷۶۶؛ المقنع: ۵۲

فَضَلَ عَنْهُمْ قَالَ فَأَعِدْ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ قَالَ فَأَعِدْ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ فَيُعْطَى اَلسُّؤَّالُ مِنْهَا شَيْئاً قَالَ فَقَالَ لاَ وَ اَللَّهِ إِلاَّ اَلتُّرَابَ إِلاَّ أَنْ تَرْحَمَهُ فَإِنْ رَحِمْتَهُ فَأَعْطِهِ كِسْرَةً ثُمَّ أَوْمَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أُصُولِ أَصَابِعِهِ.

❁ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! زکوٰۃ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ کن کے لئے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تمہارے اصحاب کے لئے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر ان کی ضروریات سے بچ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوبارہ انہی کو دو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر پھر بھی بچ جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر انہی کو دو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر عرض کیا: اگر پھر بھی بچ جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر انہی کو دو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس میں سے کچھ کسی عام سوال کرنے والے کو دے دیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ بخدا اسے مٹی کے سوا کچھ نہ دو مگر یہ کہ تمہیں اس پر رحم آجائے تو اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دو۔

پھر آپ علیہ السلام نے اپنا انگوٹھا اپنی انگلیوں کی جڑ پر رکھا (یعنی اس قدر دے دو)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1572} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ ضُرَيْسٍ قَالَ: سَأَلَ اَلْمَدَائِنِيُّ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ إِنَّ لَنَا زَكَاةً نُخْرِجُهَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَفِي مَنْ نَضَعُهَا فَقَالَ فِي أَهْلِ وَلاَيَتِكَ فَقَالَ إِنِّي فِي بِلاَدٍ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَقَالَ اِبْعَثْ بِهَا إِلَى بَلَدِهِمْ تُدْفَعُ إِلَيْهِمْ وَ لاَ تَدْفَعْهَا إِلَى قَوْمٍ إِنْ دَعَوْتَهُمْ غَداً إِلَى أَمْرِكَ لَمْ يُجِيبُوكَ وَ كَانَ وَ اَللَّهِ اَلذَّبْحُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۵۳ ح ۱۴۳؛ الوافی: ۱۰/۱۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۲ ح ۱۱۸۸۵

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الزکاۃ والخمس): ۳۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۴/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۴۳

❁ ضریس سے روایت ہے کہ مدائنی (ابن مسکان) نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارے پاس زکوٰۃ ہوتی ہے جو ہم اپنے مالوں سے نکالتے ہیں تو ہم کس کو دیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے اہل ولایت کو دو۔

اس نے عرض کیا: میں ایسے شہروں میں رہتا ہوں جہاں آپ علیہ السلام کے موالیوں میں سے کوئی نہیں رہتا تو (کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ جہاں رہتے ہیں ان کے شہروں کی طرف ان کے لئے بھیج دو اور ان لوگوں کو ہرگز نہ دو کہ اگر تم کل ان کو بلاؤ تو وہ جواب نہ دیں تو یہ بخدا ذبح ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1573} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلاَلٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ أَدْفَعَ زَكَاةَ اَلْمَالِ وَ اَلصَّدَقَةَ إِلَى مُحْتَاجٍ غَيْرِ أَصْحَابِي فَكَتَبَ لاَ تُعْطِ اَلصَّدَقَةَ وَ اَلزَّكَاةَ إِلاَّ لِأَصْحَابِكَ .

❁ علی بن بلال سے روایت ہے کہ میں نے (امام علی نقی علیہ السلام) کو لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ کیا میں مال کی زکوٰۃ یا صدقہ اپنے اصحاب کے علاوہ کسی دوسرے ضرورت مند کو دے سکتا ہوں؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ صدقہ اور زکوٰۃ صرف اپنے اصحاب کو دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1574} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: خَمْسَةٌ لاَ يُعْطَوْنَ مِنَ اَلزَّكَاةِ شَيْئاً اَلْأَبُ وَ اَلْأُمُّ وَ اَلْوَلَدُ وَ اَلْمَمْلُوكُ وَ

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۵ ح ۱۱؛ الوافی: ۱۰/۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۲ ح ۱۱۸۸۲

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۰۰؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۵۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۱۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۱۷۴؛ فقہ الصادق: ۷/۵۶؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۵۳ ح ۱۴۰؛ الوافی: ۱۰/۱۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۲ ح ۱۱۸۸۳ و ۱۳ ح ۱۲۳۶۱

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۱۴۲؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۲۰۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۱۶۸؛ المعتمد: ۵/۲۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۷؛ الفتاوی الفقہیہ: ۲/۳۳۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۱۷۴

اَلْمَرْأَةُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ عِيَالُهُ لاَزِمُونَ لَهُ.

❁ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ شخص ایسے ہیں کہ جن کو زکوٰۃ میں سے کچھ بھی نہیں دیا جاسکتا: باپ، ماں، اولاد، مملوک اور بیوی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے عیال ہیں جو (نان ونفقہ کے اعتبار سے) اس کے لئے لازم ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

بعض روایت میں ہے کہ واجب النفقہ عیال کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دی گئی ہے تا کہ ان کے نان ونفقہ میں وسعت و کشادگی پیدا ہو (واللہ اعلم)

{1575} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ أُعْطِي قَرَابَتِي مِنْ زَكَاةِ مَالِي وَ هُمْ لاَ يَعْرِفُونَكَ قَالَ فَقَالَ لاَ تُعْطِ اَلزَّكَاةَ إِلاَّ مُسْلِماً وَ أَعْطِهِمْ مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ تَرَوْنَ إِنَّمَا فِي اَلْمَالِ اَلزَّكَاةُ وَحْدَهَا مَا فَرَضَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي اَلْمَالِ مِنْ غَيْرِ اَلزَّكَاةِ أَكْثَرُ مِمَّا تُعْطِي مِنْهُ اَلْقَرَابَةَ وَ اَلْمُعْتَرِضَ لَكَ مِمَّنْ يَسْأَلُكَ فَتُعْطِيهِ مَا لَمْ تَعْرِفْهُ بِالنَّصْبِ فَإِذَا عَرَفْتَهُ بِالنَّصْبِ فَلاَ تُعْطِهِ إِلاَّ أَنْ تَخَافَ لِسَانَهُ فَتَشْتَرِيَ دِينَكَ وَ عِرْضَكَ مِنْهُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ ان (امام علیہ السلام) سے ایک شخص نے سوال کیا جبکہ میں سن رہا تھا کہ کیا میں اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے ان رشتہ داروں کو دے سکتا ہوں جو معرفت نہیں رکھتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ مسلمان کے علاوہ کسی کو مت دو اور ان کو کسی اور حساب سے دو۔

---

[1] الکافی: ۵۵۲/۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵۶/۴ ح ۱۵۰؛ الاستبصار: ۳۳/۲ ح ۱۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۰/۹ ح ۱۱۹۲۸ و ۵۲۵/۲۱ ح ۲۷۷۵۹؛ الوافی: ۱۸۴/۱۰؛ الفصول المہمہ: ۱۳۸/۲

[2] مراۃ العقول: ۹۲/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۸/۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۶۱/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۹۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۹۹/۲؛ شرح العروۃ: ۱۵۷/۲۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۵۹/۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵۰۷؛ منتھی المطلب: ۳۶۶/۸؛ الخمس فی الشریعہ: ۴۱۳؛ الانوار اللوامع: ۱۱۰/۱۰؛ مصباح المنھاج کتاب الطہارۃ: ۵۵۹/۳؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۴۲۸/۲؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۳۸۶/۲؛ انوار الفقاھۃ کتاب الخمس: ۴۶۷؛ مدارک الاحکام: ۲۴۵/۵؛ مستمسک العروۃ: ۳۰۴/۱۲؛ مصابیح الظلام: ۴۹۸/۱۰

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ مال میں اکیلی زکوٰۃ واجب ہے بلکہ اللہ نے مال میں جو زکوٰۃ کے علاوہ فرض کیا ہے وہ زیادہ ہے تو اس سے رشتہ داروں کو دو اور جو تم سر راہ سوال کرتا ہے اسے بھی دو جب تک کہ اس کے ناصبی ہونے کا تمہیں علم نہ ہو جائے پس جب اس کے ناصبی ہونے کا علم ہو جائے تو پھر اسے نہ دو مگر یہ کہ تم اس کی زبان سے ڈرو تو پھر اپنے دین اور اپنی عرض و ناموس کو خرید لو (یعنی کچھ دیتے رہو تا کہ اس کی بدزبانی سے محفوظ رہو)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1576} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ قَرَابَةٌ وَ مَوَالٍ وَ أَتْبَاعٌ يُحِبُّونَ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، وَ لَيْسَ يَعْرِفُونَ صَاحِبَ هَذَا اَلْأَمْرِ أَ يُعْطَوْنَ مِنَ اَلزَّكَاةِ قَالَ لاَ .

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے رشتہ دار اور موالی اور پیروکار ایسے ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام سے تو محبت رکھتے ہیں لیکن اس امر (امامت) کے صاحب کی معرفت نہیں رکھتے تو کیا ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [5] نیز حدیث میں اس امر کے صاحب کے مراد باقی آئمہ طاہرین علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں اور بالخصوص امام زمانہ علیہ السلام بھی مراد ہو سکتے ہیں (واللہ اعلم)

{1577} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ:

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۵۵ ح ۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۴۷ ح ۱۱۹۴۴؛ الوافی: ۱۰/۱۸۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۴۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الأسرۃ): ۳۶۰؛ مدارک العروۃ: ۲۲/۴۵۴

[3] الکافی: ۳/۵۵۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۵۵ ح ۱۴۷؛ الوافی: ۱۰/۱۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۴۸ ح ۱۱۹۴۶

[4] دراسات فی الفقہ الاسلامی المعاصر: ۴/۳۶۴؛ مجموعہ المقالات حب اللہ: ۳۵۳؛ مصابیح الظلام فی شرح مفاتیح الشرائع: ۱۰/۲۷۴

[5] مراۃ العقول: ۱۶/۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۴۷

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ حَلَّتْ عَلَيْهِ اَلزَّكَاةُ وَ مَاتَ أَبُوهُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يُؤَدِّي زَكَاتَهُ فِي دَيْنِ أَبِيهِ وَ لِلاِبْنِ مَالٌ كَثِيرٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ أَبُوهُ أَوْرَثَهُ مَالاً ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَمْ يَعْلَمْ بِهِ يَوْمَئِذٍ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ قَضَاهُ مِنْ جَمِيعِ اَلْمِيرَاثِ وَ لَمْ يَقْضِهِ مِنْ زَكَاتِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْرَثَهُ مَالاً لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَحَقَّ بِزَكَاتِهِ مِنْ دَيْنِ أَبِيهِ فَإِذَا أَدَّاهَا فِي دَيْنِ أَبِيهِ عَلَى هَذِهِ اَلْحَالِ أَجْزَأَتْ عَنْهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کی زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت داخل ہو گیا اور اس کا باپ مر گیا جو مقروض تھا تو کیا وہ اپنی زکوٰۃ اپنے باپ کے قرضہ کو ادا کرنے میں صرف کر سکتا ہے جبکہ بیٹا بہت سا مال رکھتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس کا باپ اس کے لئے وراثت میں کچھ مال چھوڑ گیا ہے اور اسے اس وقت اس کے قرضہ کا علم نہیں تھا اور بعد میں پتہ چلا تو وہ اسے مال وراثت سے ادا کرے گا اور زکوٰۃ سے ادا نہیں کرے گا اور اگر اس کا باپ کچھ مال وراثت چھوڑ کے نہیں گیا تو پھر باپ کے قرضہ سے بڑھ کر اس کی زکوٰۃ کا کوئی مستحق نہیں ہے پس جب اس سے ادا کرے گا تو مجزی ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

قول مؤلف:

عموماً تو واجب النفقہ عیال کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی البتہ بعض احادیث میں اذن وارد ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے لیکن یہ اجازت بہر حال قرض دینے کی صورت میں ہے (واللہ اعلم)

{1578} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أُنَاساً مِنْ بَنِي هَاشِمٍ أَتَوْا رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمْ عَلَى صَدَقَاتِ اَلْمَوَاشِي وَ قَالُوا يَكُونُ لَنَا هَذَا اَلسَّهْمُ اَلَّذِي جَعَلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْعَامِلِينَ عَلَيْهَا فَنَحْنُ أَوْلَى بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۳ ح ۳؛ الوافی: ۱۰/۱۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۵۰ ح ۱۱۹۴۹

[2] شرح العروۃ: ۲۴/۸۵؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۶۷۳؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۵۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۷۹؛ ریاض المسائل: ۵/۱۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۰۷؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۶۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۸۸؛ غنایم الایام: ۴/۱۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۲۷؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۲۹۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۲۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۰۹؛ شرح مازندرانی: ۳/۴۶۰؛ مراۃ العقول: ۱۶/۹۵

صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا بَنِي عَبْدِ اَلْمُطَّلِبِ إِنَّ اَلصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لِي وَ لاَ لَكُمْ وَ لَكِنِّي قَدْ وُعِدْتُ اَلشَّفَاعَةَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِشْهَدُوا لَقَدْ وُعِدَهَا فَمَا ظَنُّكُمْ يَا بَنِي عَبْدِ اَلْمُطَّلِبِ إِذَا أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ اَلْجَنَّةِ أَ تَرَوْنِي مُؤْثِراً عَلَيْكُمْ غَيْرَكُمْ.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بنی ہاشم کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حیوانات کی زکوٰۃ وصول کرنے کا کام ان کے سپرد کیا جائے اور کہنے لگے کہ عاملین کا حصہ ہمیں دیا جائے جسے اللہ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے کیونکہ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اولادِ عبدالمطلب! صدقہ میرے اور تمہارے لئے حلال نہیں ہے البتہ مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: واللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے تو اے اولاد عبدالمطلب! تمہارا کیا گمان ہے کہ جب میں باب جنت سے ملحق کھڑا ہوں گا تو تمہارے غیر کو تم پر ترجیح دوں گا؟[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1579} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَحِلُّ اَلصَّدَقَةُ لِوُلْدِ اَلْعَبَّاسِ وَ لاَ لِنُظَرَائِهِمْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اولاد عباس اور ان کے ہم رتبہ بنی ہاشم کے لئے صدقہ (زکوٰۃ وفطرہ) حلال نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵۸/۴ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵۸/۴ ح۱۵۴؛ الوافی: ۱۹۳/۱۰؛ تفسیر نورالثقلین: ۲۳۵/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۸/۹ ح۱۱۹۹۲؛ تفسیر کنزالدقائق: ۴۸۶/۵؛ تفسیر البرہان: ۵۷۳/۳؛ تفسیر العیاشی: ۲۱۳/۲؛ بحارالانوار: ۴۷/۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۱۹/۷ ح۷۷۹۹

[2] ملاذالاخیار: ۱۵۵/۶؛ مدارک الاحکام: ۲۵۱/۵؛ منتھی المطلب: ۳۷۲/۸؛ جواہرالکلام: ۴۰۶/۱۵؛ جواہرالکلام فی ثوبہ: ۲۶۵/۸؛ مصباح الفقیہ: ۵۳۱/۱۳؛ مسالک الافہام: ۴۱۰/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۸۱/۹؛ شرح العروۃ: ۶۴/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷۴/۷؛ ریاض المسائل: ۱۶۸/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۵۹/۴ ح۱۵۸؛ الاستبصار: ۳۵/۲ ح۱۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۹/۹ ح۱۱۹۹۴؛ الوافی: ۱۹۴/۱۰؛ تفسیر کنزالدقائق: ۴۸۶/۵؛ الفصول المہمہ: ۱۳۹/۲؛ تفسیر نورالثقلین: ۲۳۶/۲

[4] ملاذالاخیار: ۱۵۶/۶؛ منتھی المطلب: ۳۷۲/۸؛ شرح العروۃ: ۱۷۹/۲۴؛ فقہ العترۃ: ۱۱۹؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۵۵۶/۱۲؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۹۹/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۴۸/۱؛ حدودالشریعہ: ۳۰۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۲۲/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۸۲/۹؛ غنایم الایام: ۱۷۶/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷۲/۷

{1580} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَعْطُوا الزَّكَاةَ مَنْ أَرَادَهَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنَّهَا تَحِلُّ لَهُمْ وَ إِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْإِمَامِ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ وَ الْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بنی ہاشم میں سے جو شخص زکوٰۃ لینا چاہے اسے دے دو کیونکہ یہ ان کے لئے حلال ہے اور صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد والے امام علیہ السلام اور دوسرے آئمہ طاہرین علیہم السلام پر حرام ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔[2]

قول مؤلف:

علماء نے اسے اس تاویل پر محمول کیا ہے کہ یا تو یہ علت سخت ضرورت کے تحت ہے یا اس سے مراد بنی ہاشم کی اپنی زکوٰۃ ہے یا پھر اس سے مستحبی زکوٰۃ مراد ہے جیسا کہ آگے حدیث 1592 میں وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

{1581} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَكُونُ مُحْتَاجاً فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بِالصَّدَقَةِ فَلاَ يَقْبَلُهَا عَلَى وَجْهِ الصَّدَقَةِ يَأْخُذُهُ مِنْ ذَلِكَ ذِمَامٌ وَ اسْتِحْيَاءٌ وَ انْقِبَاضٌ أَ فَيُعْطِيهَا إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ الْوَجْهِ وَ هِيَ مِنَّا صَدَقَةٌ فَقَالَ لاَ إِذَا كَانَتْ زَكَاةً فَلَهُ أَنْ يَقْبَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْهَا عَلَى وَجْهِ الزَّكَاةِ فَلاَ تُعْطِهَا إِيَّاهُ وَ مَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَحْيِيَ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا هِيَ فَرِيضَةُ اللَّهِ لَهُ فَلاَ يَسْتَحْيِي مِنْهَا.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ضرورت مند ہے پس اس کی طرف صدقہ بھیجا جاتا ہے تو وہ اسے صدقہ کے نام سے قبول نہیں کرتا کیونکہ اسے شرم وحیا دامن گیر ہوتی ہے اور وہ اسے لینے میں اپنی سبکی محسوس کرتا ہے تو کیا ہم اسے کسی اور عنوان سے دے سکتے ہیں جبکہ وہ ہماری طرف سے صدقہ ہی (کی نیت سے) ہو؟

---

[1] الکافی: ۵۹/۴ ح ۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۷ ۳ح ۷ ۱۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۶۰/۴ ح ۱۶۱؛ الاستبصار: ۶/۲ ۳ح ۱۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۹/۹ ح ۱۱۹۹۶ الوافی: ۱۹۹/۱۰

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۹۹/۲؛ فقہ العترۃ: ۱۲۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۵۸ ۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۸۲/۶؛ شرح العروۃ: ۱۸۰/۲۴؛ روضۃ المتقین: ۱۰۲/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۴۱/۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں جب زکوٰۃ اس کے لئے ہے تو اسے قبول کرے اور اگر وہ اسے بعنوان زکوٰۃ قبول نہیں کرتا تو پھر اسے بالکل نہ دو اور جو اللہ نے فرض کیا ہے اس میں شرم نہیں کرنی چاہیے اور یہ فریضہ الٰہی اسی کے لئے پس وہ اس سے شرم نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

﴿زکوٰۃ کی نیت﴾

{1582} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

شیخ صدوق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی علیہ السلام کو جو وصیب روایت کی ہے اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: ''یا علی علیہ السلام: کسی قول میں کوئی خیر نہیں جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور کوئی صدقہ (زکوٰۃ) صدقہ نہیں ہے جب تک اس میں نیت نہ ہو'' [5]۔ نیز اس طرح کی کچھ احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی جو عموماً یا خصوصاً اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

---

[1] الکافی: ۳/۵۶۴ ح ۴؛ الوافی: ۱۰/۲۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۳ ۳ ح ۱۲۱۰۴ و ۱۵ ۳ ح ۱۲۱۰۸

[2] مستمسک العروۃ؛ ۹/۳۳ ۲؛ فقہ الصادق: ۷/۲۲۹؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۱۱ ۴؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴۴ ۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۸۰ ۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۶۰؛ الموسوعہ الفہیہ: ۵/۹۶ ۳؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۲/۲۵۰؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۵۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۲۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۳ ۴؛ غنایم الایام: ۴/۱۲۸

[3] الکافی: ۲/۸۴ ح ۱؛ الوافی: ۴/۶۱ ۳؛ بحار الانوار: ۶۷/۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶ ح ۸۳؛ المحاسن: ۱/۲۲۱؛ بصائر الدرجات: ۱۱؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۰۵؛ الخصال: ۱/۱۸؛ الجعفریات: ۱۵۰؛ تحف العقول: ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۱/۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۶ ح ۵۲۰؛ امالی طوسی: ۳۸۵؛ مجموعہ ورام: ۲/۱۷۱

[4] مراۃ العقول: ۸/۸۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳۵۲ ح ۵۷۶۲؛ الوافی: ۲۶/۱۶۸؛ السرائر: ۳/۶۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۱۲ ح ۱۲۱۰۳

{1583} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَيَقُولُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْبِرِّ وَ وُجُوهِ الْخَيْرِ فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ بِصِدْقِ نِيَّةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَا يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک فقیر (غریب و نادار) مومن اللہ سے کہتا ہے کہ اے پروردگار! مجھے رزق عطا کرتا کہ میں فلاں فلاں نیکی کروں اور بھلائی کی وجہ بنوں پس جب اللہ تعالیٰ کو اس میں اس کی نیت کی صداقت وسچائی معلوم ہوجائے تو وہ اس کے لئے وہی اجروثواب لکھ دیتا ہے جو اس کے نیکی کے عمل کرنے کے بعد لکھنا تھا۔ بے شک اللہ بڑی وسعت والا اور کریم ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿زکوٰۃ کے متفرق مسائل﴾

{1584} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِي قَرَابَةٌ أُنْفِقُ عَلَى بَعْضِهِمْ وَ أُفَضِّلُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَأْتِينِي إِبَّانُ الزَّكَاةِ أَ فَأُعْطِيهِمْ مِنْهَا قَالَ مُسْتَحِقُّونَ لَهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هُمْ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِمْ أَعْطِهِمْ الْحَدِيثَ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن میں سے کچھ کو خرچہ دیتا ہوں اور بعض کو بعض پر ترجیح دیتا ہوں یہاں تک کہ میرا زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت آجاتا ہے تو کیا میں اس میں سے کچھ ان کو دے سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ مستحق ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

---

[1] الکافی: ۸۵/۲ ح ۳؛ الوافی: ۳۶۸/۴؛ المومن: ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۹/۱ ح ۹۳؛ بحارالانوار: ۱۹۹/۶۷ و ۵۱/۶۹؛ المحاسن: ۲۶۱/۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۴۹۸/۱۵؛ کتاب الاعتقادات: ۲۲۱

[2] مراۃ العقول: ۱۰۲/۸؛ مجموعہ رسائل درشرح احادیثی از کافی: ۵۸/۲: جامع الشتات: ۲۱۶/۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دوسروں سے افضل ہیں انہیں دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1585} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ دَاوُدَ اَلصَّرْمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ شَارِبِ اَلْخَمْرِ يُعْطَى مِنَ اَلزَّكَاةِ شَيْئاً قَالَ لاَ.

❁ داؤد صرمی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا شراب پینے والے کو زکوٰۃ میں سے کچھ دیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔ [4]

قول مؤلف:

شیخ صدوق کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ فاسق وفاجر شخص کو مختصر زکوٰۃ دو کیونکہ وہ خدا کی نافرمانی میں خرچ کرے گا۔ [5] جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرابی کو زکوٰۃ دینا کراہت پر محمول ہے اور ممانعت شرائط میں سے نہیں ہے۔ نیز داؤد صرمی والی روایت علامہ مجلسی کے نزدیک مجہول ہے [6] (واللہ اعلم)

{1586} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْعُشُورِ اَلَّتِي تُؤْخَذُ مِنَ اَلرَّجُلِ أَ يَحْتَسِبُ بِهَا مِنْ زَكَاتِهِ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ.

---

[1] الکافی: ۵۵۱/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۰۰/۴ ح ۲۸۳؛ الاستبصار: ۳۳/۲ ح ۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۵/۹ ح ۱۱۹۳۹؛ الوافی: ۱۸۳/۱۰

[2] مراۃ العقول: ۹۱/۱۶؛ مدارک الاحکام: ۲۴۶/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۵۹/۲

[3] الکافی: ۵۶۳/۳ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۵۲/۴ ح ۱۳۸؛ عوالی اللئالی: ۱۲۲/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۹/۹ ح ۱۱۹۴۷؛ الوافی: ۱۹۲/۱۰؛ المقنعہ مفید: ۲۴۲

[4] فقہ الولایۃ و الحکومۃ الاسلامیہ مظاہری: ۲۴۵/۲؛ المعلقات علی العروۃ: ۶۶۴/۳؛ کتاب الخمس حائری: ۶۰۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۴۸۴/۲۴ و ۱۵۴/۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵۴/۲۴

[5] علل الشرائع: ۳۷۲/۲ باب ۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۹/۹ ح ۱۱۹۴۸؛ بحار الانوار: ۷۷/۹۳

[6] مراۃ العقول: ۱۶۳/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۱/۶

✿ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ دسواں حصہ جو آدمی سے (حکام جور کی طرف سے) لیا جاتا ہے تو کیا وہ اسے اپنی زکوٰۃ میں سے شمار کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چاہے تو کر سکتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1587} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ فَرَّطَ فِي إِخْرَاجِ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ حَسَبَ جَمِيعَ مَا كَانَ فَرَّطَ فِيهِ مِمَّا لَزِمَهُ مِنَ الزَّكَاةِ ثُمَّ أَوْصَى بِهِ أَنْ يُخْرَجَ ذَلِكَ فَيُدْفَعَ إِلَى مَنْ يَجِبُ لَهُ قَالَ جَائِزٌ يُخْرَجُ ذَلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ دَيْنٍ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ لَيْسَ لِلْوَرَثَةِ شَيْءٌ حَتَّى يُؤَدُّوا مَا أَوْصَى بِهِ مِنَ الزَّكَاةِ.

✿ عباد بن صہیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی زندگی میں زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کی تھی اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے تمام زکوٰۃ کا حساب کیا اور وصیت کی کہ یہ ادا کی جائے اور مستحقین تک پہنچائی جائے تو یہ وصیب نافذ ہے اور یہ تمام مال سے ادا کی جائے گی اور یہ بمنزلہ قرضہ کے ہے جو مرنے والے پر ہو پس جب تک وارث اس کی وصیت کے مطابق زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے ان کو میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1588} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنَ الزَّكَاةِ وَ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلاَمِ وَ تَرَكَ ثَلاَثَمِائَةِ دِرْهَمٍ

---

[1] الکافی: ۳/۵۴۳ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۹ ح ۱۶۱۲؛ الوافی: ۱۰/۱۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۵۱ ح

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۷۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۴۵۰؛ منہاج الفقاہہ: ۲/۳۷۳؛ بحوث فقہیۃ معاصرہ: ۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۷۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۷۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۶؛ جواہر الکلام: ۱۵/۲۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۰۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۱۸۲

[3] الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۴ ح ۱۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۷۰ ح ۴۰۷ و ۲۸۳/۷ ح ۹۳۵۲؛ الوافی: ۶/۴۹۸

[4] براھین الحج للفقہا: ۲۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۴۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۰؛ سند العروہ کتاب الحج: ۸/۲۷۲؛ جواہر الکلام: ۲۶/۸۵

فَأَوْصَى بِحَجَّةِ اَلْإِسْلاَمِ وَ أَنْ يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُ اَلزَّكَاةِ قَالَ يُحَجُّ عَنْهُ مِنْ أَقْرَبِ مَا يَكُونُ وَ يُخْرَجُ اَلْبَقِيَّةُ فِي اَلزَّكَاةِ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص مر گیا اور اس کے ذمہ زکوٰۃ کے پانچ سو درہم اور حجۃ الاسلام بھی ہے اور اس نے کل تین سو درہم چھوڑے ہیں اور اس نے وصیت کی ہے کہ ان کی طرف سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور حج کرایا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قریب ترین راستہ سے اس کی حج کرائی جائے اور باقیماندہ رقم سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1589} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ عَلَى أَخِي زَكَاةً كَثِيرَةً فَأَقْضِيهَا أَوْ أُؤَدِّيهَا عَنْهُ فَقَالَ لِي وَ كَيْفَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ أَحْتَاطُ قَالَ نَعَمْ إِذاً تُفَرِّجَ عَنْهُ.

❁ شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے بھائی کے ذمے بہت سی زکوٰۃ تھی تو کیا اس کی قضا کروں یا اس کی جانب سے ادا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا پتا کہ کتنی تھی؟

میں نے عرض کیا: میں احتیاط پر عمل کرنا چاہتا ہوں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر ایسا کرو گے تو اس سے مرنے والے کو کشائش ہو گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1590} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ

---

[1] الکافی: ۳/ ۵۴۷ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۲۵۵ ح ۱۱۹۶۲؛ الوافی: ۱۰/ ۲۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۷۸

[2] تفصیل الشریعہ: ۱۱/ ۵۰۸؛ الحج فی الشریعہ: ۴۵۰؛ کتاب الحج شاہرودی: ۲۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳/ ۳۴۰؛ شرح العروۃ: ۲۴/ ۳۴۷؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۷۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۲/ ۶۹؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۱۹۸؛ معتمد العروۃ: ۳۰۲؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۵۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/ ۲۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۱۰/ ۲۴۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۴/ ۹۸؛

[3] الکافی: ۳/ ۵۴۷ ح ۳؛ الوافی: ۱۰/ ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۲۵۶ ح ۱۱۹۶۳

[4] المناظر الناضرۃ: ۸۲۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۴۵۵؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۸۴

اَلْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ يُعْطَى أَحَدٌ مِنَ اَلزَّكَاةِ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَ هُوَ أَقَلُّ مَا فَرَضَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ اَلزَّكَاةِ فِي أَمْوَالِ اَلْمُسْلِمِينَ فَلاَ تُعْطُوا أَحَداً أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِداً.

✪ ابو ولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو پانچ درہم سے کم زکوٰۃ نہ دی جائے اور جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مال میں زکوٰۃ فرض کی ہے یہ اس کی کم ترین مقدار ہے پس کسی کو پانچ درہم سے کم نہ دو بلکہ کچھ زیادہ دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1591} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: تُعْطِيهِ مِنَ اَلزَّكَاةِ حَتَّى تُغْنِيَهُ.

✪ سعید بن غزوان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس (مستحق) کو اس قدر زکوٰۃ دو کہ اسے غنی بنا دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1592} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ أَ تَحِلُّ اَلصَّدَقَةُ لِبَنِي هَاشِمٍ فَقَالَ إِنَّمَا تِلْكَ اَلصَّدَقَةُ اَلْوَاجِبَةُ عَلَى اَلنَّاسِ لاَ تَحِلُّ لَنَا فَأَمَّا غَيْرُ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ مَا اِسْتَطَاعُوا أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى مَكَّةَ هَذِهِ اَلْمِيَاهُ عَامَّتُهَا صَدَقَةٌ.

✪ جعفر بن ابراہیم ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا بنی ہاشم کے لئے صدقہ حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو صدقہ لوگوں پر واجب ہے (یعنی زکوٰۃ وفطرہ) وہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے اور جو اس کے علاوہ

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۴ ح ۲۲۲ ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۷۰ ح ۴۰ ۷ و ۷/۲۸۳ ح ۵۲ ۹۳؛ الوافی: ۶/۴۹۸

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۳۴۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۷؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۴۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۴۸؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۸۰؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۴۳؛ غنائم الایام: ۴/۲۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۸۶؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۳۳۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۵؛ مناہج الاخبار: ۲/۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۶۳

[3] الکافی: ۳/۵۴۸ ح ۴؛ الوافی: ۱۰/۲۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۵۸ ح ۱۱۹۷۰

[4] تعالیق مبسوطہ: ۶/۱۴۸؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۰۵

(مستحبی صدقہ) ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ایسا ہوتا (کہ مستحبی صدقہ بھی حرام ہوتا) تو پھر وہ مکہ کا سفر ہی نہ کر سکتے کیونکہ یہاں (راستہ میں) جو بھی پانی ہیں وہ بالعموم صدقہ کا ہی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1593} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ بَعَثَ بِزَكَاةِ مَالِهِ لِتُقْسَمَ فَضَاعَتْ هَلْ عَلَيْهِ ضَمَانُهَا حَتَّى تُقْسَمَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ لَهَا مَوْضِعاً فَلَمْ يَدْفَعْهَا فَهُوَ لَهَا ضَامِنٌ حَتَّى يَدْفَعَهَا وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ لَهَا مَنْ يَدْفَعُهَا إِلَيْهِ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لِأَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ مِنْ يَدِهِ وَ كَذَلِكَ اَلْوَصِيُّ اَلَّذِي يُوصَى إِلَيْهِ يَكُونُ ضَامِناً لِمَا دُفِعَ إِلَيْهِ إِذَا وَجَدَ رَبَّهُ اَلَّذِي أُمِرَ بِدَفْعِهِ إِلَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زکوٰۃ کسی جگہ تقسیم کرنے کے لئے بھیجے اور وہ تلف ہو جائے تو کیا وہ شخص اس کا ضامن ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو وہاں مستحق موجود تھا اور اس نے اس کے باوجود منتقل کی پھر وہ ضامن ہے اور اگر یہاں مستحق نہیں تھا اس لئے مستحقین کی طرف بھیجی تو پھر وہ ضامن نہیں ہے کیونکہ اس کے ہاتھ سے تو وہ (صحیح طریقہ پر) نکل چکی تھی اور یہی حکم اس وصی کا ہے جسے (ادائیگی زکوٰۃ کی) وصیت کی جائے کہ وہ باوجود وہاں مستحق ہونے کے اگر وہاں سے منتقل کرے گا تو ضامن ہوگا اور اگر وہاں مستحق نہ ہوا تو پھر ضامن نہیں ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵۹/۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶۲/۴ ح ۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۲/۹ ح ۱۲۰۰۲؛ الوافی: ۱۹۵/۱۰؛ المعتبر: ۵۸۴/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۷/۴

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۳۱۴/۲؛ الآراء الفقھیہ: ۳۵۲/۳؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳۶۹/۲؛ مدارک الاحکام: ۲۵۵/۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴۶۸؛ شرح العروہ: ۱۸۷/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۶۱/۲؛ مسالک الافہام: ۴۱۱/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷۸/۷؛ مستمسک العروۃ: ۳۰۸/۹؛ مصابیح الظلام: ۴۹۵/۱۰

[3] الکافی: ۵۵۳/۳ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۰/۲ ح ۱۶۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۴۷/۴ ح ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۵/۹ ح ۱۲۰۳۳؛ الوافی: ۲۱۳/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۸۴/۴

[4] تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۵۷؛ جواہر الکلام: ۱۴۵/۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۱۹/۲۴؛ ریاض المسائل: ۱۱۰/۵؛ مستمسک العروۃ: ۱۰۰/۹؛ مدارک العروہ کتاب الخمس: ۶۴۸/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۲۵۶/۱۳؛ المناظر الناضرۃ: ۱۷۰/۲؛ القواعد الفقھیہ ناصر مکارم: ۲۶۶/۲؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۴۵۳/۲؛ المرتقی الی الفقہ: ۱۶۶/۲؛ انوار الفقاھہ کتاب الخمس: ۵۴۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۰۳/۶؛ مدارک الاحکام: ۲۹۱/۵؛ منتھی المطلب: ۲۸۵/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۶/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵۲/۷؛ روضۃ المتقین: ۶۷/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۲۵۶/۱۳؛ غنائم الایام: ۱۹۱/۴؛ مراۃ العقول: ۹۶/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲۰/۶

{1594} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ عَجَّلَ زَكَاةَ مَالِهِ ثُمَّ أَيْسَرَ الْمُعْطَى قَبْلَ رَأْسِ السَّنَةِ قَالَ يُعِيدُ الْمُعْطِي الزَّكَاةَ.

❁ احول سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کی تھی اور وہ شخص جسے زکوٰۃ دی تھی وہ سال مکمل ہونے سے پہلے مالدار ہوگیا فرمایا تو زکوٰۃ دینے والا دوبارہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1595} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ أَيُزَكِّيهِ إِذَا مَضَى نِصْفُ السَّنَةِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَ يَحِلَّ عَلَيْهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ صَلاَةً إِلاَّ لِوَقْتِهَا وَ كَذَلِكَ الزَّكَاةُ وَ لاَ يَصُومُ أَحَدٌ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلاَّ فِي شَهْرِهِ إِلاَّ قَضَاءً وَ كُلُّ فَرِيضَةٍ إِنَّمَا تُؤَدَّى إِذَا حَلَّتْ.

❁ عمر بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس (بقدر نصاب) مال موجود ہے تو کیا جب چھ ماہ گزر جائیں تو وہ زکوٰۃ ادا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ اس وقت ادا کرے جب پورا سال گزر جائے اور جس طرح وقت سے پہلے کسی شخص کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی (وقت سے پہلے ادا نہیں کی جاسکتی) ہے اور جس طرح اگر کوئی شخص ماہ رمضان کا روزہ بھی رکھتا ہے تو اسی مہینے میں رکھتا ہے سوائے قضا کے تو اسی طرح ہر فریضہ اسی وقت ادا کیا جاتا ہے جب اس کا وقت داخل ہوجائے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۵۴۵ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۰ ۳ ح ۱۶۱۵؛ تہذیب الاحکام؛ ۴/۴۵ ح ۱۱۷؛ الاستبصار: ۲/۳۳ ح ۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۴ ح ۱۱۸۶۷؛ الوافی: ۱۰/۱۳۶؛ المعتبر: ۲/۵۵۵

[2] شرح فروع مازندرانی: ۳/۹۳ ۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۹۵ ۳؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۶۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۹۳؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۸۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۷۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۱۵

[3] الکافی: ۳/۵۲۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۳ ح ۱۱۰؛ الاستبصار: ۲/۳۱ ح ۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۰۵ ۳ ح ۱۲۰۸۴؛ الوافی: ۱۰/۱۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۹۲؛ المعتبر: ۲/۵۵۵

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{1596} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ زَكَاتِي تَحِلُّ عَلَيَّ فِي شَهْرٍ أَ يَصْلُحُ لِي أَنْ أَحْبِسَ مِنْهَا شَيْئاً مَخَافَةَ أَنْ يَجِيئَنِي مَنْ يَسْأَلُنِي فَقَالَ إِذَا حَالَ الْحَوْلُ فَأَخْرِجْهَا مِنْ مَالِكَ لاَ تَخْلُطْهَا بِشَيْءٍ ثُمَّ أَعْطِهَا كَيْفَ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ أَنَا كَتَبْتُهَا وَ أَثْبَتُّهَا يَسْتَقِيمُ لِي قَالَ لاَ يَضُرُّكَ.

✪ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک مہینہ میں مجھ پر زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے تو کیا اس ارادہ سے اس کی ادائیگی میں دیر کرنا جائز ہے کہ شاید کوئی سائل آجائے تو میرے پاس کچھ مال موجود ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب سال پورا ہوجائے تو اسے اپنے سے نکال لو اور اسے کسی چیز سے مخلوط نہ کرو پھر جیسے چاہو ادا کرو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر میں لکھ لوں (کہ میرے ذمے کتنی زکوٰۃ ہے) تو کیا یہ ٹھیک رہے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تمہارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1597} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ فَأُعْطِيهِ مِنَ الزَّكَاةِ وَ لاَ أُسَمِّي لَهُ أَنَّهَا مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ أَعْطِهِ وَ لاَ تُسَمِّ لَهُ وَ لاَ تُذِلَّ الْمُؤْمِنَ.

---

[1] ریاض المسائل: ۱۱۱/۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۱۵/۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۴۳۰/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۱۱/۴؛ شرح العروۃ: ۲۵۹/۲۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳۵۷/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۹/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵۳/۷؛ مدارک الاحکام: ۲۹۲/۵؛ منتھی المطلب: ۲۸۲/۸؛ مصباح الہدیٰ: ۳۴۵/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۳۴۵/۱۰؛ مراۃ العقول: ۴۴/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۱۲/۶؛ مناھج الاخبار: ۵۲/۲

[2] الکافی: ۵۲۲/۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴۵/۴ ح ۱۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۷/۹ ح ۱۲۰۸۸؛ الوافی: ۱۳۸/۱۰؛ عوالی اللئالی: ۱۱۸/۳ (مختصراً)؛ ھدایۃ الامہ: ۹۳/۴

[3] مراۃ العقول: ۴۲/۱۶؛ غنایم الایام: ۱۸۷/۴؛ جواہر الکلام: ۴۵۸/۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۵۴/۲۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۰۱/۴؛ المناظر الناضرۃ: ۱۷۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵۰/۷؛ منتھی المطلب: ۲۸۶/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۸/۲؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۱۶۳/۲؛ شرح مازندرانی: ۳۹۰/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳۵۶/۸؛ مصابیح الظلام: ۳۴۴/۱۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۱۱/۶؛ مدارک الاحکام: ۲۹۰/۵؛ مصباح الہدیٰ: ۳۴۵/۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۹۹/9؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرۃ: ۲۸۵/۹

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص ہے جو زکوٰۃ قبول کرنے سے حیا کرتا ہے تو کیا میں اسے اس طرح زکوٰۃ دے سکتا ہوں کہ اس سے زکوٰۃ کا نام نہ لوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دو اور اس سے نام نہ لو اور مومن کو ذلیل نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے [2]

﴿زکوٰۃ فطرہ﴾

{1598} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الضَّيْفُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْضُرُ يَوْمُ الْفِطْرِ يُؤَدِّي عَنْهُ الْفِطْرَةَ فَقَالَ (نَعَمْ الْفِطْرَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ يَعُولُ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ)

✪ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس اس کا کوئی (دینی) بھائی مہمان ہوتا ہے اور فطرہ کا دن آجاتا ہے تو کیا وہ اس کا فطرہ بھی ادا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ فطرہ ہر اس شخص کا واجب ہے جس کی تم عیالت و کفالت کرتے ہو خواہ نر ہوں یا مادہ، چھوٹے ہوں یا بڑے اور آزاد ہوں یا غلام۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1599} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۳/۵۶۳ ح ۳؛ من لایحضرۂ الفقیہ: ۲/۱۳ ح ۱۵۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۳ ح ۲۹۴؛ المقنعہ: ۲۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۱۴ ح ۱۲۱۰۷؛ الوافی: ۲۱۸/۱۰؛ المعتبر: ۵۹۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۸۳/۴

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۱۷؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۷۹؛ المرتقی الی الفقہ: ۲۴۹/۲؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۴۱۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲۵۸/۸؛ روضۃ المتقین: ۲۲/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۸/۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶۸/۶؛ مراۃ العقول: ۱۱۵/۱۶

[3] من لایحضرۂ الفقیہ: ۲/۱۸۷ ح ۲۰۶۷؛ الکافی: ۴/۱۷۳ ح ۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۳۲ ح ۱۰۴۱؛ الوافی: ۱۰/۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۱۷ ح ۱۲۱۱۱

[4] تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۰۲؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۶۱۹/۲؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۹۴؛ غنائم الایام: ۴/۲۳۶؛ فقہ العترۃ: ۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۹۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۶۴؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۳۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۲؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳۹۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۱۰؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۲۰۸؛ ریاض المسائل: ۱۹۶/۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۳۱۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۶۳

عَبۡدِ اَللّٰهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنۡ رَجُلٍ يَأۡخُذُ مِنَ اَلزَّكَاةِ عَلَيۡهِ صَدَقَةُ اَلۡفِطۡرَةِ قَالَ لاَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو شخص خود زکوٰۃ وصول کرتا ہے تو کیا اس صدقہ فطرہ واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1600} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ يَحۡيَى عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ خَالِدٍ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ سَعۡدٍ اَلۡأَشۡعَرِيِّ عَنۡ أَبِي اَلۡحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلۡتُهُ عَنِ اَلۡفِطۡرَةِ كَمۡ تُدۡفَعُ عَنۡ كُلِّ رَأۡسٍ مِنَ اَلۡحِنۡطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ اَلتَّمۡرِ وَ اَلزَّبِيبِ قَالَ صَاعٌ بِصَاعِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهِ.

❁ سعد بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ہر شخص کی جانب سے گندم، جَو، خرما اور خشک انگور میں سے کس قدر فطرہ ادا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاع کے مطابق ایک صاع۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

امام علی نقی علیہ السلام سے صاع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک صاع چھ رطل مدنی کا اور نو رطل عراقی کا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۷ح ۱۰۳؛ الاستبصار: ۲/۴۰ح ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۲۱ح ۱۲۱۲۱؛ الوافی: ۱۰/۲۳۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۹۶

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۵۹۷؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳۷۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۲۸۲؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۱۸۰؛ جواہر الکام فی ثوبہ: ۸/۳۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۹۰؛ منتھی المطلب: ۹/۳۹۰؛ النجعہ: ۴/۱۱۶؛ غنائم الایام: ۴/۲۳۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۸۸؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۱۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۰۵؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۶۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۹۷

[3] الکافی: ۴/۱۷۲ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۶ح ۲۰۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۸۰ح ۲۲۷؛ الاستبصار: ۲/۴۶ح ۱۴۸؛ الوافی: ۱۰/۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۳۲ح ۱۲۱۵۶

[4] مدارک الاحکام: ۵/۳۴۰؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴۵۰؛ فقہ العترۃ: ۲۰۲؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۳۴۶؛ غنائم الایام: ۴/۲۵۸؛ مراۃ العقول: ۱۶/۴۱۶؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۷۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۱۹

ہوتا ہے اور وزن کے لحاظ سے یہ گیارہ سوستر درہم کے برابر ہوتا ہے۔[1]

آج کے زمانے میں اس کی مقدار تقریباً تین کلوسات سوگرام کے لگ بھگ بنے گی۔(واللہ اعلم)

{1601} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ عَنْ يُونُسَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْفِطْرَةُ عَلَى كُلِّ قَوْمٍ مِمَّا يَغْذُونَ عِيَالاَتِهِمْ مِنْ لَبَنٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر قوم کو اس چیز سے فطرہ دینا چاہیے جو وہ خود کھاتے ہیں اور اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہیں خواہ وہ دودھ ہو یا خشک انگور وغیرہ۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1602} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِيمَةِ فِي اَلْفِطْرَةِ

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فطرہ میں (اہل جنس کی بجائے) اس کی قیمت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[5]

{1603} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ صَدَقَةِ اَلْفِطْرَةِ قَالَ اَلتَّمْرُ

---

[1] الکافی: ۴/۱۷۲ ح۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۶ ح ۲۰۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۸۳ ح ۲۴۳؛ الاستبصار: ۲/۴۹ ح ۱۶۳؛ معانی الاخبار: ۱/۲۴۹؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۴۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۰۶

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۷۸ ح ۲۲۱؛ الاستبصار: ۲/۴۳ ح ۱۳۷؛ وسائل الاشیعہ: ۹/۳۴۳ ح ۱۲۱۸۵؛ الوافی: ۱۰/۲۴۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۴۲

[3] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۶۶۰؛ فقہ العترۃ: ۲/۱۷۱؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴۲۸؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۲۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۲۴/۴۲۸؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۲۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۹/۴۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۳۴۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۱۲

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۸۶ ح ۲۵۸؛ الاستبصار: ۲/۵۰ ح ۱۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۴۸ ح ۱۲۱۹۸؛ الوافی: ۱۰/۲۶۵؛

[5] ملاذ الاخیار: ۶/۲۱۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۳۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۹۶

أَفْضَلُ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے صدقہ فطرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: خرما افضل ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۲]

{1604} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ عَلَيْهِ فِطْرَةٌ قَالَ لاَ قَدْ خَرَجَ الشَّهْرُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ يَهُودِيٍّ أَسْلَمَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ عَلَيْهِ فِطْرَةٌ قَالَ لاَ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو مولود عید الفطر کی رات پیدا ہو کیا اس پر فطرہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ ماہ (رمضان) گزر گیا

اور میں نے آپ علیہ السلام سے یہودی کے بارے میں پوچھا جو عید الفطر کی رات اسلام لائے کہ کیا اس پر فطرہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{1606} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَنْ ضَمَمْتَ إِلَى عِيَالِكَ مِنْ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْكَ أَنْ

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۸۵/۴ح ۲۴۷؛ الوافی: ۲۶۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۰/۹ح ۱۲۲۰۷

[۲] ملاذ الاخیار: ۲۳۰/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۵/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الزکاۃ والخمس): ۴۷۱؛ تفصیل الشریعہ: ۳۵۱/۹؛ فقہ العتر ۃ: ۱۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳۹/۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الزکاۃ الخمس): ۲۱۴

[۳] تہذیب الاحکام: ۷۲/۴ح ۱۹۷؛ الکافی: ۱۷۲/۴ح ۱۲؛ الوافی: ۲۳۵/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۲/۹ح ۱۲۲۱۴

[۴] ملاذ الاخیار: ۱۹۶/۶؛ مدارک الاحکام: ۳۴۵/۵؛ منتھی المطلب: ۴۷۶/۸؛ غنایم الایام: ۲۶۶/۴؛ حدود الشریعہ: ۴۰۶/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۹۶/۷؛ مصابیح الظلام: ۵۷۷/۱۰؛ جواہر الکلام: ۵۲۸/۱۵؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۰۶/۲؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۱۹۹/۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۷۴/۶

تُؤَدِّيَ ٱلْفِطْرَةَ عَنْهُ قَالَ فَإِعْطَاءُ ٱلْفِطْرَةِ قَبْلَ ٱلصَّلاَةِ أَفْضَلُ وَبَعْدَ ٱلصَّلاَةِ صَدَقَةٌ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ تمام لوگ جن کو تم اپنے اہل وعیال میں شامل کرو خواہ آزاد ہوں یا غلام تو تم پر لازم ہے کہ ان کا فطرہ ادا کرو اور فطرہ نماز (عید) سے پہلے ادا کر دینا افضل ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1606} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: زَكَاةُ ٱلْفِطْرَةِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنَ ٱلْأَقِطِ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ وَلَيْسَ عَلَى مَنْ لاَ يَجِدُ مَا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَرَجٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ زکوۃ فطرہ ہر انسان کی طرف سے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام؛ چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع ہے خواہ خرما سے ہو یا خشک انگور سے یا جو سے اور یا پنیر (وغیرہ) سے اور جس کے پاس صدقہ (فطرہ) دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

﴿زکوۃ کا مصرف﴾

{1607} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ ٱلْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ ٱلْعَطَّارُ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ٱثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى ٱلْمَأْمُونِ قَالَ: زَكَاةُ

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۷ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۵۳؛ ح۱۲۲۱۶؛ الوافی: ۱۰/۲۳۳

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۳۴؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۱۷۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۲۷۷؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۶۱۹؛ منتھی المطلب: ۸/۴۴۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۳۰۳؛ فقہ العترۃ: ۲۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۷۵ح۲۱۱؛ الاستبصار: ۲/۴۲ح۱۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۲۱ح۱۲۱۲۲؛ الوافی: ۱۰/۲۳۹؛ المعتبر: ۲/۶۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۸۱ح۲۳۱؛ الاستبصار: ۲/۴۷ح۱۵۲

[4] ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۱؛ تبصرۃ الفقہا: ۳/۲۹۸؛ فقہ العترۃ: ۱۶۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۳۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۳۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۰۲

اَلْفِطْرِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ اَلْحِنْطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ اَلتَّمْرِ وَ اَلزَّبِيبِ صَاعٌ وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَلاَ يَجُوزُ دَفْعُهَا إِلاَّ إِلَى أَهْلِ اَلْوَلاَيَةِ.

۞ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون عباسی کو مکتوب لکھا (جس میں یہ بھی لکھا) کہ زکوۃ فطرہ ہر چھوٹے بڑے، آزاد، غلام، مرد اور عورت کے سر پر گندم، جو، کھجور اور خشک انگور سے ایک صاع فرض ہے اور ایک صاع چار مُد کے برابر ہے اور یہ (فطرہ) سوائے اہل ولایت کے کسی اور کو دینا جائز نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [۲] یا حسن کالصحیح ہے [۳] یا یہ کہ اگر اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے پھر بھی یہ صحیح سے کم نہیں ہے [۴] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے۔ [۵]

قول مؤلف:

یہ طویل خط ہے جس میں سے کچھ اس سے قبل حدیث نمبر 1191، 1203 اور 1570 میں نقل ہوا ہے تفصیل کے لیے وہیں رجوع کیا جائے نیز حدیث شرائع الدین میں بھی یہی حکم وارد ہوا ہے۔ [۶]

{1608} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ يَسْأَلُهُ عَنِ اَلْفِطْرَةِ كَمْ هِيَ بِرِطْلِ بَغْدَادَ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ وَ هَلْ يَجُوزُ إِعْطَاؤُهَا غَيْرَ مُؤْمِنٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلَيْكَ أَنْ تُخْرِجَ عَنْ نَفْسِكَ صَاعاً بِصَاعِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَنْ عِيَالِكَ أَيْضاً لاَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُعْطِيَ زَكَاتَكَ إِلاَّ مُؤْمِناً.

۞ محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ابراہیم بن عقبہ نے ان (امام علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ بغدادی رطل کے حساب سے ہر شخص پر کس قدر فطرہ واجب ہے اور کیا اسے غیر مومن کو دینا جائز ہے؟

---

[۱] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱ باب ۳۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۵۸ ح ۱۲۳۳۳ و ۹/۳۳۹ ح ۱۲۱۷۷؛ بحار الانوار: ۱۰/۳۵۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ تحف العقول: ۴۱۸

[۲] سداد العباد: ۳۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۷ و ۱۴/۳۲۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ایضاً ح ۲

[۳] کتاب الصلاۃ تراث الشیخ الانصاری: ۲/۸۶

[۴] شرح مکاسب: ۲/۴۶۱

[۵] جواہر الکلام: ۱۰/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۵۴۶؛ الآرا الفقہیہ: ۳/۴۰ و ۱/۱۱۰ و ۱/۳۸۲ و ۳/۴۰۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۴؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷

[۶] الخصال: ۲/۶۰۳؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۳۹ ح ۱۲۱۷۵

امام علیہ السلام نے اس کی طرف جواب لکھا کہ تم پر اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاع کے مطابق ایک صاع ادا کرنا لازم ہے اور تمہیں اپنی زکوٰۃ مومن کے سوا کسی اور کو نہیں دینی چاہیے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1609} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ مَالِكٍ ٱلْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ زَكَاةِ ٱلْفِطْرَةِ قَالَ تُعْطِيهَا ٱلْمُسْلِمِينَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مُسْلِماً فَمُسْتَضْعَفاً وَأَعْطِ ذَا قَرَابَتِكَ مِنْهَا إِنْ شِئْتَ.

❁ مالک الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے زکوٰۃ فطرہ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے مسلمانوں کو دو اور اگر مسلمان نہ ملے تو مستضعف کو دو اور اگر چاہو تو اس سے قرابتداروں کو بھی دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{1610} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ جَدِّي عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يُعْطِي فِطْرَتَهُ ٱلضُّعَفَاءَ وَمَنْ لاَ يَجِدُ وَمَنْ لاَ يَتَوَلَّى قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ هِيَ لِأَهْلِهَا إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَهُمْ فَإِنْ لَمْ تَجِدْهُمْ فَلِمَنْ لاَ يَنْصِبُ وَلاَ تَنْقُلْ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَقَالَ ٱلْإِمَامُ أَعْلَمُ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَصْنَعُ فِيهَا مَا يَرَى.

❁ فضیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے جد بزرگوار علیہ السلام اپنا فطرہ ان لوگوں کو دیتے تھے جو ضعیف ہوتے، غریب ہوتے اور جو تولاّ نہیں رکھتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ (فطرہ) اس کے مستحقین کے لئے ہے مگر یہ کہ وہ نہ مل سکیں پس اگر وہ نہ مل سکیں تو پھر ان کو دو جو ناصبی نہ ہوں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کرو۔

پھر فرمایا: امام علیہ السلام کو معلوم ہے تو وہ جہاں چاہیں گے صرف کریں گے اور جو ان کی مرضی ہوگی اس کے ساتھ وہ سلوک

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۸۷ح ۲۵۷؛ وسائل الشیعہ :۹/۵۸ ح ۱۲۲۳۰؛ الوافی: ۱۰/۲۶۸؛ مکاتیب الآئمہ: ۶/۱۰۷؛ الاستبصار: ۲/۵۱ ح ۱۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۲۳۴؛ فقہ العترۃ: ۲۰۲؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۶۳۵؛ المرتقی الی الفقہ: ۳/۲۸۶

[3] الکافی: ۴/۵۷۳ ح ۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۸۷ ح ۲۵۵؛ وسائل الشیعہ :۹/۵۹ ح ۱۲۲۳۴؛ الوافی: ۱۰/۲۶۷

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۴۲۳

کریں گے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔ [2]

{1611} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بِلَالٍ وَ أَرَانِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَلْدَةٍ وَ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي بَلْدَةٍ أُخْرَى يَحْتَاجُ أَنْ يُوَجَّهَ لَهُ فِطْرَةٌ أَمْ لَا فَكَتَبَ تَقْسِمُ الْفِطْرَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَهَا وَ لَا تُوَجِّهْ ذَلِكَ إِلَى بَلْدَةٍ أُخْرَى وَ إِنْ لَمْ تَجِدْ مُوَافِقاً.

❂ علی بن بلال کا بیان ہے کہ میں نے ان (امام علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا کہ ایک شخص ایک شہر میں رہتا ہے اور اس کا ایک محتاج (دینی) بھائی دوسرے شہر میں رہتا ہے تو کیا فطرہ اس کی طرف بھیجا جا سکتا ہے یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ فطرہ وہاں حاضر لوگوں پر تقسیم کیا جائے اور اسے دوسرے شہر میں رہنے والے کی طرف نہ بھیجا جائے اگرچہ (یہاں) کوئی موافق (مذہب) موجود نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1612} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ ع عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرَةِ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُعْطَى الْجِيرَانُ وَ الظُّئُورَةُ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ وَ لَا يَنْصِبُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَ مُحْتَاجاً.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایسے پڑوسیوں اور دایوں (بچے کو دودھ پلانے والی) کو فطرہ دیا جا سکتا ہے جو معرفت نہ رکھتے ہوں اور نہ ناصبی ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ محتاج ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸۸/۴ ح ۲۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۰/۹ ح ۱۲۳۳۶؛ الوافی: ۲۶۹/۱۰؛ الاستبصار: ۵۱/۲ ح ۱۷۳

[2] ملاذ الاخیار: ۲۳۸/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۲/۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳۶۲/۹؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۳۲۱/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰۴/۷ و ۳۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۷۱/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸۸/۴ ح ۲۵۸؛ الاستبصار: ۵۱/۲ ح ۱۷۱؛ الوافی: ۲۶۹/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۰/۹ ح ۱۲۳۳۷

[4] ملاذ الاخیار: ۲۳۵/۶؛ مصابیح الظلام: ۶۳۸/۱۰؛ فقہ العترۃ: ۲۴۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳۶۲/۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۰۰/۶؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳۲۹/۳

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۸۰/۲ ح ۲۰۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۱/۹ ح ۱۲۲۳۹؛ الوافی: ۲۷۰/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۱۰۴/۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1613} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: (لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّأْسَيْنِ وَ ثَلاَثَةً وَ أَرْبَعَةً) يَعْنِي الْفِطْرَةَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی شخص کو دو، تین یا چار افراد کا فطرہ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[3]

قول مؤلف:

مزید ان احادیث کی طرف رجوع کیا جائے جو مستحقین کے عنوان میں گزر چکی ہیں (واللہ اعلم)

﴿زکوٰۃ فطرہ کے متفرق مسائل﴾

{1614} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِمَنْ تَحِلُّ الْفِطْرَةُ قَالَ لِمَنْ لاَ يَجِدُ وَ مَنْ حَلَّتْ لَهُ لَمْ تَحِلَّ عَلَيْهِ وَ مَنْ حَلَّتْ عَلَيْهِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ.

۞ فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فطرہ لینا کس کے لئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کے پاس کچھ (خرچ) نہ ہو اور جس کے لئے (فطرہ لینا) حلال ہو اس پر دینا واجب نہیں ہے

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۸۹ ۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۷ ۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۰ ۳ ۷؛ جواہر الکلام: ۱۵/۸۲ ۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/۷ ۳ ۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۶۷ ۳؛ فقہ العترۃ: ۲۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۹ ۲۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۹ ۶۳؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۲۹ ۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۱۴ ۴؛ شرح العروۃ: ۲۴/۸۲ ۴

[2] الکافی: ۴/۳ ۱۷ ح ۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۸ ح ۲۰۶۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹۰ ح ۲۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۶۲ ح ۱۲۲۴۳؛ الوافی: ۱۰/۲۷۱

[3] مصابیح الظلام: ۱۰/۶۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷ ۷ ۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۸۴ ۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۴۱؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۲ ۴

اور جس پر دینا واجب ہے اس کے لئے لینا حلال نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ (واللہ اعلم) [3]

{1615} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَصِيِّ أَيُزَكِّي زَكَاةَ الْفِطْرَةِ عَنِ الْيَتَامَى إِذَا كَانَ لَهُمْ مَالٌ قَالَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ زَكَاةَ عَلَى يَتِيمٍ.

❁ محمد بن قاسم بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ جب یتیم بچوں کے پاس مال موجود ہو تو کیا ان کا وصی ان کی طرف سے فطرہ ادا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ یتیم (بچے) پر زکوۃ (فطرہ) نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1616} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ نُعْطِي الْفِطْرَةَ دَقِيقاً مَكَانَ الْحِنْطَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ يَكُونُ أَجْرُ طَحْنِهِ بِقَدْرِ مَا بَيْنَ الْحِنْطَةِ وَ الدَّقِيقِ وَ سَأَلْتُهُ يُعْطِي الرَّجُلُ الْفِطْرَةَ دَرَاهِمَ ثَمَنَ التَّمْرِ وَ الْحِنْطَةِ يَكُونُ أَنْفَعَ لِأَهْلِ بَيْتِ الْمُؤْمِنِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۷ح ۲۰۳؛ الاستبصار: ۲/۴۱ح ۱۲۷؛ وسائل الشیعہ :۹/۳۲۲ح ۱۲۱۲۹؛ الوافی: ۱۰/۲۶۸؛ الفصول المہمہ : ۲/۱۴۱

[2] منتھی المطلب: ۸/۴۲۶؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۰۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۷۴

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۱۹۷

[4] الکافی: ۴ /۱۷۲ح ۱۳؛ من لا یحضرہُ الفقیہ : ۲ /۱۷۷ح ۲۰۶۵؛ تہذیب الاحکام: ۴ /۳۳۴ح ۱۰۴۹؛ وسائل الشیعہ : ۹ /۳۲۶ح ۱۲۱۳۷؛ الوافی: ۱۰/۲۴۰؛ مسند الامام الرضاؑ : ۲/۲۱۰؛ المقنع : ۲۱۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۱۶۷

[5] مراۃ العقول: ۱۶/۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۹۵؛ فقہ العترۃ: ۲۵؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۹۰ أ؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۱۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۱۴۷؛ فقہ الصادقؑ : ۷/۲۹۱؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۳۲۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۳۵۷؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳۶۴؛ غنایم الایام: ۴/۲۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۷۱؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکوۃ: ۳/۱۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۸۷؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۸۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۶۲

❂ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ہم فطرہ میں گندم کی جگہ آٹا دے سکتی ہیں؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اس کے پسینے کا اتنا اجر ملے گا جتنے گندم اور آٹے میں فرق ہوتا ہے۔
راوی کہتا ہے کہ میں آپ علیہ السلام سے پھر پوچھا کہ کیا خرما اور گندم کی بجائے ان کی قیمت کے طور پر درہم میں دیا جاسکتا ہے جو مومن کے اہل خانہ کے لئے زیادسودمند ہو؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے؟ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1617} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَخْرَجَ فِطْرَتَهُ فَعَزَلَهَا حَتَّى يَجِدَ لَهَا أَهْلاً فَقَالَ (إِذَا أَخْرَجَهَا مِنْ ضَمَانِهِ فَقَدْ بَرِءَ وَإِلاَّ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا إِلَى أَرْبَابِهَا).

❂ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مستحق کے ملنے تک فطرہ الگ کر کے رکھ دیا تو وہ اپنی ذمہ داری پر علیحدہ کر دے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو مستحقین تک پہنچانے کا ضامن ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

﴿حج کے احکام﴾

{1618} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ اَلْفَضْلِ أَبِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۳۲ح ۱۰۴۷؛ الوافی: ۱۰/۲۵۶ و ۱۰/۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۴۷ح ۱۲۱۹۴

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۵؛ المرتقی الی الفقہ: ۳/۲۰۸؛ مصباح الہدی: ۱۰/۴۷۶؛ فقہ العترۃ: ۹/۱۷۱؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳۴۷؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۶۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۴۴۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۹۶

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۷۷ح ۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۵۶ح ۱۲۲۲۵؛ الوافی: ۱۰/۲۶۶

[4] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۱۴۷؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۴۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۱۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۶؛ غنائم الایام: ۴/۲۷۱؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۳/۳۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۰۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۶۲۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۰۹؛ غایۃ المراد فی شرح نکت الارشاد: ۱/۲۰۳

اَلْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَتِمُّوا اَلْحَجَّ وَ اَلْعُمْرَةَ لِلَّهِ قَالَ هُمَا مَفْرُوضَتَانِ.

❁ فضل ابو العباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور اللہ کے لئے حج وعمرہ کو مکمل کرو (البقرۃ:۱۹۶)'' کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں فرض ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

{1619} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ اَلْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَوْ تَرَكَ اَلنَّاسُ اَلْحَجَّ لَمَا نُوظِرُوا اَلْعَذَابَ أَوْ قَالَ لَنَزَلَ عَلَيْهِمُ اَلْعَذَابُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمام لوگ حج کرنا ترک کر دیں تو انہیں عذاب دیکھ لے یا فرمایا کہ ان پر عذاب نازل ہو جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1620} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ ذَرِيحٍ اَلْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ اَلْإِسْلاَمِ وَ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ تُجْحِفُ بِهِ أَوْ مَرَضٌ لاَ يُطِيقُ فِيهِ اَلْحَجَّ أَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلْيَمُتْ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً .

❁ ذریح المحاربی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مرجائے اور حجۃ الاسلام نہ بجالائے اور سے کوئی ایسا ضروری کام بھی نہ تھا۔ جس کا ترک کرنا اس کے لئے نقصان کا باعث تھا اور نہ ہی کوئی ایسا مرض تھا جس کی موجودگی میں حج نہ کر سکتا تھا اور کسی جابر حکمران نے اسے روکا بھی نہیں تھا تو پھر وہ یہودی مرے گا اور یا نصرانی مرے گا (یعنی اسلام سے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵ /۵۹ ح ۱۵۹۳؛ الکافی: ۴ /۲۶۵ ح ۲؛ تفسیر العیاشی: ۱ /۸۸؛ وسائل الشیعہ : ۱۴ /۲۹۵؛ ح ۱۲۹۹۸؛ الوافی: ۱۲ /۲۴۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۱۸۲؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۴۱۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/ ۲۷۰

[2] کتاب الحج شاھرودی: ۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۳۰۳؛ التہذیب فی مناسک العمرۃ والحج: ۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۵۰۹

[3] الکافی: ۴/ ۲۷۱ ح ۱؛ الوافی: ۱۲/ ۲۵۷؛ وسائل الشیعہ : ۱۱/ ۲۰ ح ۱۴۱۳۸

[4] کتاب الحج قمی: ۱۶؛ مراۃ العقول: ۱۷/ ۱۵۴

خارج ہوگا)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1621} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَلْخَثْعَمِيِّ قَالَ: سَأَلَ حَفْصٌ اَلْكُنَاسِيُّ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لِلّٰهِ عَلَى اَلنّٰاسِ حِجُّ اَلْبَيْتِ مَنِ اِسْتَطٰاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً)مَا يَعْنِي بِذَلِكَ قَالَ مَنْ كَانَ صَحِيحاً فِي بَدَنِهِ مُخَلًّى سَرْبُهُ لَهُ زَادٌ وَ رَاحِلَةٌ فَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَطِيعُ اَلْحَجَّ أَوْ قَالَ مِمَّنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَقَالَ لَهُ حَفْصٌ اَلْكُنَاسِيُّ فَإِذَا كَانَ صَحِيحاً فِي بَدَنِهِ مُخَلًّى سَرْبُهُ لَهُ زَادٌ وَ رَاحِلَةٌ فَلَمْ يَحُجَّ فَهُوَ مِمَّنْ يَسْتَطِيعُ اَلْحَجَّ قَالَ نَعَمْ.

۞ محمد بن یحییٰ اخثعمی سے روایت ہے کہ حفص کناسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس گھر کا حج کرے(آل عمران:۹۷)'' کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کا بدن صحیح ہو، راستہ کھلا ہو، زادِ سفر اور سواری رکھتا ہو وہ مستطیع (یعنی حج کی استطاعت رکھنے والا) ہے یا یہ فرمایا کہ جس کے پاس مال ہو۔

حفص کناسی نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: جب اس کا بدن صحیح ہو، راستہ کھلا ہو، زادِ سفر اور سواری بھی رکھتا ہو مگر پھر بھی حج نہ کرے تو کیا اسے بھی مستطیع ہی سمجھا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

---

[1] الکافی: ۲۶۸/۴ح۱؛ المحاسن: ۸۸/۱؛ دعائم الاسلام: ۲۸۸/۱؛ عوالی اللئالی: ۱۵۰/۳؛ تفسیر الصافی: ۳۶۲/۱؛ بحار الانوار: ۲۲/۹۶؛ ثواب الاعمال: ۲۳۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۴۷ح۲۹۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۴۶۲/۵ح۱۶۱۰؛ الوافی: ۲۵۲/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۹/۱۱ح۱۴۱۶۲؛ المقنعہ: ۳۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۸/۸ح۸۹۴۷

[2] مراۃ العقول: ۱۴۹/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۰۳/۱۱؛ الحج فی الشریعہ: ۲۳؛ کتاب الحج قمی: ۱۷۵/۵؛ کتاب الحج شاہرودی: ۱۷۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۰؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۱۱۰؛ المعتمد: ۱۲۰/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳۵۳/۱۱؛ جواہر الکلام: ۲۸۰/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸۲/۹؛ روضۃ المتقین: ۶۷/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۱۵۴/۸؛ ملاذ الاخیار: ۵۱۷/۸

[3] الکافی: ۲۶۴/۴ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵ح۲؛ الاستبصار: ۱۳۹/۲ح۴۵۴؛ التوحید: ۳۵۰(مختصراً)؛ وسائل الشیعہ: ۳۴/۱۱ح۱۴۱۷۰؛ تفسیر البرہان: ۶۶۲/۱؛ الوافی: ۲۶۴/۱۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۷۳/۱

[4] الحج فی الشریعہ: ۸۷؛ معتمد العروۃ: ۷۹؛ شرح العروۃ: ۶۰/۲۶؛ کتاب الحج شاہرودی: ۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۹؛ تفصیل الشریعہ: ۱۱۸/۱۱؛ کتاب الحج قمی: ۹۳؛ مدارک الاحکام: ۳۵/۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۹۲/۹؛ مصباح الہدیٰ: ۳۰۸/۱۱؛ براہین الحج للفقہا: ۱۷؛ التہذیب فی مناسک العمرۃ والحج: ۶۱

قول مؤلف:

استطاعت کے حوالے سے امام محمد باقر علیہ السلام ایک حدیث کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس زاد سفر بھی ہو اور سواری بھی مگر وہ ہو صرف اس قدر کہ جو اس کے اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لئے ضروری ہے تو اگر وہ ان سے چھین کر حج پر چلا جائے تو اس طرح وہ تو ہلاک ہو جائیں گے لہٰذا وہ اس قدر مالی استطاعت رکھتا ہو کہ اگر کچھ مال سے حج کرے تو کچھ مال اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لئے بھی موجود ہو[1] (واللہ اعلم)

{1622} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ ابْنِ عَشْرِ سِنِينَ يَحُجُّ قَالَ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلاَمِ إِذَا احْتَلَمَ وَ كَذَلِكَ الْجَارِيَةُ عَلَيْهَا الْحَجُّ إِذَا طَمِثَتْ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا دس سال کا لڑکا حج کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حجۃ الاسلام لڑکے پر تب واجب ہے جب اسے احتلام ہو (یعنی وہ بالغ ہو جائے) اور اسی طرح لڑکی پر تب حج واجب ہوتا ہے جسے اسے حیض آ جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[3]

{1623} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ حَجَّ وَ هُوَ لاَ يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ ثُمَّ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِمَعْرِفَتِهِ وَ الدَّيْنُونَةِ بِهِ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلاَمِ أَوْ قَدْ قَضَى فَرِيضَتَهُ فَقَالَ قَدْ قَضَى فَرِيضَتَهُ وَ لَوْ حَجَّ لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ وَ هُوَ فِي بَعْضِ هَذِهِ الْأَصْنَافِ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ

---

[1] الکافی: ۴/۲۶۷ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۸ ح ۲۸۵۸؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲ ح ۱؛ الاستبصار: ۲/۱۳۹ ح ۴۵۳؛ الوافی: ۱۲/۲۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۷ ح ۱۴۱۸۰؛ تفسیر الصافی: ۱/۳۶۱؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۸۹؛ بحارالانوار: ۹۶/۱۰۷؛ مستدرک الوسائل: ۸/۲۱ ح ۹۶۳۳؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۹۲؛ علل الشرائع: ۲/۴۵۳؛ تفسیر نور البرہان: ۱/۲۶۳

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۳۵ ح ۲۸۹۸؛ الکافی: ۴/۲۷۶ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۵/۶ ح ۱۴؛ الاستبصار: ۲/۱۴۶ ح ۴۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۴۵ ح ۱۴۱۹۷؛ الوافی: ۱۲/۲۸۷

[3] تفصیل الشریعہ: ۱/۹۴؛ تنقیح مبانی الحج: ۱/۳۱؛ جواہر الکلام: ۲۶/۸؛ الحج فی الشریعہ: ۱/۴۱؛ شرح العروہ: ۲۶/۱۵؛ معتمد العروہ: ۱/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۵/۴۱؛ البلوغ حقیقتہ: ۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۱۲۹؛ کتاب الحج قمی: ۶/۲۶؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۸

نَاصِبٍ مُتَدَيِّنٍ ثُمَّ مَنَّ اَللَّهُ عَلَيْهِ فَعَرَفَ هَذَا اَلْأَمْرَ يَقْضِي حَجَّةَ اَلْإِسْلاَمِ فَقَالَ يَقْضِي أَحَبُّ إِلَيَّ

۞ برید بن معاویہ عجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس امر (امامت) کی معرفت نہیں رکھتا اور اس نے حج کیا پھر اللہ نے اس پر اس (امامت) کی معرفت کا احسان کیا تو کیا اس پر دوبارہ حجۃ الاسلام لازم ہے یا اس کا فریضہ ادا ہو چکا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنا فریضہ ادا کر چکا ہے اور اگر (دوبارہ) حج کرے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر عرض کیا کہ ایک شخص جس کا تعلق اہل قبلہ کے ناصبی مگر (حسب ظاہر) متدیم قبیلہ سے تھا اس نے حج کیا پھر اللہ نے اس پر احسان کیا اور اسے اس امر (امامت) کی معرفت دی تو کیا وہ حجۃ الاسلام کی قضا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قضا کرتا ہے تو وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس حدیث کا اس سے آگے والا حصہ ہم نے حدیث نمبر 1554 کے تحت نقل کیا ہے وہیں رجوع کیا جاوے نیز بعض روایات میں ہے کہ وہ معرفت آنے سے قبل کئے ہوئے حج کو معرفت آنے کے بعد مستحبی حج قرار دے دے اور دوبارہ حج کرے تو اس حکم کو شیخ طوسی نے استحباب پر محمول کیا ہے (واللہ اعلم)

{1624} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَدَرَ اَلرَّجُلُ عَلَى مَا يَحُجُّ بِهِ ثُمَّ دَفَعَ ذَلِكَ وَلَيْسَ لَهُ شُغُلٌ يَعْذِرُهُ اَللَّهُ فِيهِ فَقَدْ تَرَكَ شَرِيعَةً مِنْ شَرَائِعِ اَلْإِسْلاَمِ فَإِنْ كَانَ مُوسِراً وَ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَلْحَجِّ مَرَضٌ أَوْ حَصْرٌ أَوْ أَمْرٌ يَعْذِرُهُ اَللَّهُ فِيهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُحِجَّ عَنْهُ مِنْ مَالِهِ صَرُورَةً لاَ مَالَ لَهُ وَ قَالَ يُقْضَى عَنِ اَلرَّجُلِ حَجَّةُ اَلْإِسْلاَمِ مِنْ جَمِيعِ مَالِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی اس چیز پر قدرت رکھتا ہو جس سے حج کر سکے مگر وہ اسے رد کرتا رہے (اور حج نہ کرے) اور وہ کسی ایسے (ضروری) کام میں بھی مشغول نہ ہو جس کی وجہ سے اسے معذور سمجھا جائے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۵ ح ۲۳؛ الاستبصار: ۵/۲ ۱۴ ح ۲۷ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۶۱/۱۱ ح ۱ ۲۴ ۱۴؛ الکافی: ۵/۴ ۲۷ ح ۴؛ الوافی: ۲۹۷/۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۹۶/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۸۳/۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۷ ۲۷؛ فقہ الحج: ۳۳۲/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵۰/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۸/۹؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳۱۵/۱؛

تو پھر اس نے اسلامی قوانین میں سے ایک قانون کو ترک کیا ہے اور اگر کوئی شخص مالدار تو ہو مگر بیماری، دشمن یا کسی ایسے عذر کی وجہ سے خدا اسے معذور سمجھے اور وہ حج نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے مال سے (اپنی نیابت میں) کسی ایسے شخص سے حج کرائے جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کے پاس مال ہو۔

پھر فرمایا: (مرنے والے) کسی شخص کا حجۃ الاسلام اس نے تمام ترکہ سے ادا کرایا جائے (اور پھر باقی کو وراثت میں تقسیم کیا جائے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1625} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ اَلْمَرْأَةِ وَ اَلْمَرْأَةُ تَحُجُّ عَنِ اَلرَّجُلِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا مرد عورت کی طرف سے یا عورت مرد کی طرف سے حج کر سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1626} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْحَجُّ عَلَى ثَلاَثَةِ أَصْنَافٍ حَجٌّ مُفْرَدٌ وَ قِرَانٌ وَ تَمَتُّعٌ بِالْعُمْرَةِ إِلَى اَلْحَجِّ وَ بِهَا أَمَرَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اَلْفَضْلُ فِيهَا وَ لاَ نَأْمُرُ اَلنَّاسَ إِلاَّ بِهَا.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۴۰۳ ح ۱۴۰۵؛ الوافی: ۱۲/۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۲۶ ح ۱۴۱۵۲ و ۱۱/۶۳ ح ۱۴۲۴۸ و ۱۱/۷۲ ح ۱۴۲۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۳۹۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۱۵؛ منتهی المطلب: ۱۳/۱۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۵۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/۲۸۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۵۷۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۰۵

[3] الکافی: ۴/۳۰۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/۴۱۳ ح ۱۴۳۷؛ الاستبصار: ۲/۳۲۲ ح ۱۴۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۷۶ ح ۱۴۵۶۱؛ الوافی: ۱۲/۳۱۲؛ المعتبر: ۲/۷۶۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۴۱

[4] کتاب الحج شاھرودی: ۲/۲۷؛ فقہ الحج کلپایگانی: ۲/۹۹؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۴۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۴۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۳۵۱؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۵؛ المعتمد: ۳/۱۶۳؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/۱۱۹؛ منتهی المطلب: ۱۳/۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۷/۱۱۶؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۲/۱۸؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۸/۴۱۲

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حج کی تین قسمیں ہیں: حج مفر(یعنی حج افراد)، حج قران اور حج تمتع یعنی عمرہ کے ساتھ حج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کا حکم دیا ہے اور اسی میں فضیلت ہے اور ہم بھی لوگوں کو صرف اسی کا حکم دیتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1627} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلْعَبَّاسِ وَ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْقَارِنِ لاَ يَكُونُ قِرَانٌ إِلاَّ بِسِيَاقِ اَلْهَدْيِ وَ عَلَيْهِ طَوَافٌ بِالْبَيْتِ وَ رَكْعَتَانِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَعْيٌ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَ طَوَافٌ بَعْدَ اَلْحَجِّ وَ هُوَ طَوَافُ اَلنِّسَاءِ وَ أَمَّا اَلْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى اَلْحَجِّ فَعَلَيْهِ ثَلاَثَةُ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ وَ سَعْيَانِ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلتَّمَتُّعُ أَفْضَلُ اَلْحَجِّ وَ بِهِ نَزَلَ اَلْقُرْآنُ وَ جَرَتِ اَلسُّنَّةُ فَعَلَى اَلْمُتَمَتِّعِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ طَوَافٌ بِالْبَيْتِ وَ رَكْعَتَانِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَعْيٌ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُ وَ قَدْ أَحَلَّ هَذَا لِلْعُمْرَةِ وَ عَلَيْهِ لِلْحَجِّ طَوَافَانِ وَ سَعْيٌ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَ يُصَلِّي بِالْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَمَّا اَلْمُفْرِدُ لِلْحَجِّ فَعَلَيْهِ طَوَافٌ بِالْبَيْتِ وَ رَكْعَتَانِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَعْيٌ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَ طَوَافُ اَلزِّيَارَةِ وَ هُوَ طَوَافُ اَلنِّسَاءِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ وَ لاَ أُضْحِيَّةٌ.

۞ معاویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حج قرآن کے بارے میں فرمایا کہ حج قرآن قربانی کا جانور ہانک کر ہمراہ لے جانے کے بغیر نہیں ہوتا اور اس حاجی پر واجب ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے (بعد ازاں وہاں) مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز (طواف) پڑھے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور حج کے بعد طواف النسا کرے اور حج تمتع والے پر تین بار طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان دو بار سعی کرنا واجب ہے۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حج تمتع افضل حج ہے اور قرآن اسی کے ساتھ اترا ہے اور اسی کے بجالانے کی سنت جاری ہے پس حج تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ جب مکہ میں وارد ہو تو پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرے اور (پھر) مقام ابراہیم

---

[1] الکافی: ۲۹۱/۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۴/۵ ح ۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۱/۱۱ ح ۱۴۶۴۱؛ الوافی: ۴۲۵/۱۲؛ المعتبر: ۷۷۴/۲؛ الاستبصار: ۱۵۳/۲ ح ۵۰۴؛

[2] کتاب الحج قمی: ۸۶/۲؛ الحج فی الشریعہ: ۲۶۳/۲؛ شرح العروۃ: ۱۶۸/۲۸؛ المعتمد: ۲۲۱/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۱۰؛ براھین الحج: ۲۱۶/۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۴۷/۱۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۶۷/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۵۵/۷؛ منتھی المطلب: ۱۱۸/۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۸۷/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۷/۷

علیہ السلام پر دو رکعت نماز (طواف) پڑھے، (بعد ازاں) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر تقصیر کرے اور ایسا کرنے سے اس کے عمرہ کا احرام ختم ہو جائے گا اور ہنوز اس کے ذمے حج تمتع باقی ہے جس میں دو طواف (یعنی طواف حج اور طواف النسا)، ایک بار صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور ہر طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور حج مفرد (افراد) والے پر خانہ کعبہ کا طواف، دو رکعت نماز طواف بمقام ابراہیم علیہ السلام اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور (آخر میں) طواف الزیارۃ یعنی طواف النسا واجب ہے اور اس پر کوئی قربانی کرنا واجب نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1628} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: دَخَلَتِ ٱلْعُمْرَةُ فِي ٱلْحَجِّ إِلَى يَوْمِ ٱلْقِيَامَةِ لِأَنَّ ٱللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ إِلاَّ أَنْ يَتَمَتَّعَ لِأَنَّ ٱللَّهَ أَنْزَلَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ وَ جَرَتْ بِهِ ٱلسُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ .

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''پس جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرے سے بہرہ مند رہا ہو وہ حسب مقدور قربانی دے۔ (البقرۃ:۱۹۶)'' پس کسی کے لئے حج تمتع کے سوا اور کوئی حج (جائز) نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن میں نازل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سنت بھی اسی طرح جاری ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۱۴ح ۱۲۲؛وسائل الشیعہ :۱۱/۲۱۲ح ۱۴۶۴۴؛الوافی:۱۲/۴۵۷؛ھدایۃ الامہ:۵۲/۵

[2] ملاذ الاخیار:۷/۲۶۵؛ذخیرۃ المعاد:۲/۵۵۰؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۴/۵۴۲؛تنقیح مبانی الحج:۳/۲۸۹؛التھذیب فی مناسک:۳/۲۵۴؛فقہ الصادقؑ:۱۰/۵۷؛سند العروۃ: کتاب الحج:۲/۱۸۹

[3] تہذیب الاحکام:۵/۲۵ح ۷۵؛الوافی:۱۲/۴۲۸؛الاستبصار:۲/۱۵۰ح ۴۹۳؛تفسیر البرہان:۱/۴۲۱؛وسائل الشیعہ :۱۱/۲۴۰ح ۱۴۶۸۳؛علل الشرائع: ۲/۴۱۱؛تفسیر نور الثقلین:۱/۱۸۸؛بحار الانوار:۹۶/۹۱؛تفسیر کنز الدقائق:۲/۲۸۰؛فقہ القرآن:۱/۲۶۸

[4] ملاذ الاخیار:۷/۲۲۹؛منتھی المطلب:۱۰/۱۲۳؛مستمسک العروہ:۱۱/۱۴۹؛حدود الشریعہ:۲/۵۹۰؛فقہ الصادقؑ:۱۰/۲۹؛کتاب الحج شاھرودی:۲/۱۶۱؛ سند العروۃ کتاب الحج:۲/۱۵۴و۲/۱۱۲؛کتاب الحج قمی:۲/۸۸؛تنقیح مبانی الحج:۳۰۴؛الحج فی الشریعہ:۲/۳۰۸؛تعالیق مبسوطہ:۹/۵۴؛شرح العروۃ: ۲۷/۱۴۸؛معتمد العروۃ:۲/۱۸۸؛تفصیل الشریعہ کتاب الحج:۲/۲۶۲

{1629} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَانَ عِنْدِي رَهْطٌ مِنْ أَهْلِ اَلْبَصْرَةِ فَسَأَلُونِي عَنِ اَلْحَجِّ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بِمَا أَمَرَ بِهِ فَقَالُوا لِي إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَفْرَدَ اَلْحَجَّ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّ هَذَا رَأْيٌ رَآهُ عُمَرُ وَ لَيْسَ رَأْيُ عُمَرَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ .

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابومحمد! میرے پاس اہل بصرہ کا ایک گروہ موجود تھا جنہوں نے مجھ سے حج کے بارے میں سوال کیا پس میں نے انہیں اس کی خبر دی جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا اور جس کا حکم دیا تھا تو وہ مجھ سے کہنے لگے کہ عمر نے حج مفرد کا حکم دیا تھا (اور حج تمتع سے منع کر دیا تھا)؟

میں نے ان سے کہا کہ یہ ایک رائے ہے جو عمر کی ذاتی ہے اور عمر کی رائے ہرگز اس کے مطابق نہیں ہے جیسا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انجام دیا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1630} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَلرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَنَتَيْنِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لاَ مُتْعَةَ لَهُ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ بِالْعِرَاقِ وَ أَهْلٌ بِمَكَّةَ قَالَ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهُمَا اَلْغَالِبُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِهِ .

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دو سال تک مکہ میں مقیم رہے وہ بمنزلہ اہل مکہ کے ہے وہ حج تمتع نہیں کر سکتا۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کے کچھ اہل وعیال عراق میں رہتے ہوں اور کچھ مکہ میں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ دیکھے گا کہ ان میں سے اس پر غالب کون ہے (یعنی کس کے ہاں زیادہ قیام کرتا ہے) پس وہ اسی قسم سے ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۶/۵ ح ۷۸؛ الاستبصار: ۱۵۱/۲ ح ۴۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۱/۱۱ ح ۱۴۶۸۷؛ الوافی: ۴۲۸/۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۲۳۱/۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳۴/۵ ح ۱۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۵/۱ ح ۱۴۷۵۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۴۸۱/۳؛ الوافی: ۴۵۱/۱۲؛ الاستبصار: ۱۵۹/۲ ح ۵۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۶۹/۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1631} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ اَلْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَ لاَ فُسُوقَ وَ لاَ جِدَالَ فِي اَلْحَجِّ وَ هُنَّ شَوَّالٌ وَ ذُو اَلْقَعْدَةِ وَ ذُو اَلْحِجَّةِ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''حج کے مقررہ مہینے ہیں پس جوان میں حج بجالانے کا فیصلہ کرے تو پھر حج کے دوران ہم بستری نہ ہو اور نہ فسق و فجور اور نہ لڑائی جھگڑا ہو (البقرۃ: ۱۹۷)'' اور وہ (حج کے مہینے) شوال، ذی القعداور ذی الحجہ ہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1632} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ اَلْحَجِّ فَلاَ حَجَّ لَهُ وَ مَنْ أَحْرَمَ دُونَ اَلْمِيقَاتِ فَلاَ إِحْرَامَ لَهُ.

❁ ابن اذینہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص شہر حج کے علاوہ کسی مہینہ میں احرام حج باندھے تو اس کا حج نہیں ہے اور جو میقات سے پہلے احرام باندھے اس کا احرام نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۸ ۲۴؛ الحج فی الشریعہ: ۲/ ۳۲۸؛ جواہر الکلام: ۸۸/۱۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۳۶۲؛ تذکرۃ الفہقا: ۷/ ۱۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲/ ۳۴۹؛ التہذیب فی مناسک: ۲/ ۱۳؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/ ۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/ ۵۶۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/ ۶۹؛ العروۃ الوثقیٰ مع تعلیقات الفاضل اللنکرانی: ۲/ ۳۱۲؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۲۰۹؛ مصباح الہدی: ۱۲/ ۳۲۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/ ۱۶۶؛ التعلیقہ علی العروۃ منتظری: ۲/ ۱۱۱۶؛ شرح العروۃ: ۲۷/ ۱۵۵؛ العروۃ الوثقیٰ مع تعلیقات خمینی، خوئی، گلپایگانی، مکارم: ۲/ ۴۱۵؛ کتاب الحج قمی: ۲/ ۱۰۵

[2] تہذیب الاحکام: ۵/ ۴۴۵ ح ۱۵۵۰؛ الوافی: ۱۲/ ۴۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/ ۲۷۱ ح ۱۴۷۶۶

[3] ملاذ الاخیار: ۸/ ۴۷۵؛ الحج فی الشریعہ: ۲/ ۳۷۴؛ فقہ الحج: ۲/ ۲۹۹؛ شرح العروۃ: ۲۸/ ۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۸۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۱۱۸؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۱۶۷؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۲/ ۳۳۷

[4] الکافی: ۴/ ۳۲۲ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۵۲ ح ۱۵۷؛ الاستبصار: ۲/ ۱۶۲ ح ۵۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/ ۲۷۲ ح ۱۴۷۶۹؛ الوافی: ۱۲/ ۴۹۸

[5] فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۱۸۰؛ براھین الحج: ۲/ ۳۲۴؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۲/ ۳۳۵؛ مراۃ العقول: ۱۷/ ۲۴۱

{1633} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ مَعَنَا صَبِيّاً مَوْلُوداً فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهِ فَقَالَ مُرْ أُمَّهُ تَلْقَى حَمِيدَةَ فَتَسْأَلُهَا كَيْفَ تَصْنَعُ بِصِبْيَانِهَا فَأَتَتْهَا فَسَأَلَتْهَا كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلتَّرْوِيَةِ فَأَحْرِمُوا عَنْهُ وَ جَرِّدُوهُ وَ غَسِّلُوهُ كَمَا يُجَرَّدُ اَلْمُحْرِمُ وَ قِفُوا بِهِ اَلْمَوَاقِفَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ اَلنَّحْرِ فَارْمُوا عَنْهُ وَ اِحْلِقُوا رَأْسَهُ ثُمَّ زُورُوا بِهِ اَلْبَيْتَ . وَ مُرِي اَلْجَارِيَةَ أَنْ تَطُوفَ بِهِ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ.

۞ عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ (سفر حج میں) ہمارے ساتھ ایک بچہ بھی ہے تو ہم اس کے سلسلے میں کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس بچہ کی ماں سے کہو کہ وہ حمیدہ خاتون سے مل کر معلوم کرے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے بچوں کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ چنانچہ اس کی ماں حمیدہ خاتون کے پاس گئی اوران سے پوچھا کہ آپ کس طرح کرتی ہیں؟

انہوں نے کہا کہ جب ترویہ (۸ ذی الحجہ) کا دن ہوتو تم اس کی طرف سے نیت کر کے اسے احرام باندھواؤ اور جس طرح احرام باندھنے والا کپڑے اتارتا ہے (اور غسل کر کے احرام باندھتا ہے) تم اس کے کپڑے اتارو اور اسے غسل کراؤ اور اسے تمام مواقف (عرفات و مزدلفہ) میں وقوف کراؤ اور جب قربانی کا دن ہو تو اس کی طرف سے رمی جمرات کرو اور اس کا سر مونڈواؤ بعدازاں اسے خانہ کعبہ کا طواف کراؤ اور اپنی کنیز کو حکم دو کہ وہ اسے خانہ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1634} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ مُعْتَمِراً مُفْرِداً لِلْعُمْرَةِ فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ كَانَ ذَلِكَ لَهُ وَ إِنْ أَقَامَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَهُ اَلْحَجُّ كَانَتْ عُمْرَتُهُ مُتْعَةً وَ قَالَ لَيْسَ يَكُونُ مُتْعَةٌ إِلاَّ فِي أَشْهُرِ اَلْحَجِّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تنہا عمرہ ادا کرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوا اور جب عمرہ بجالا چکے تو وہ اگر باہر جانا

---

[1] الکافی: ۳۰۰/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴۱۰/۵ ح ۱۴۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۶/۱۱ ح ۱۴۸۱۷؛ الوافی: ۴۸۹/۱۲

[2] الحج فی الشریعہ: ۳۱۷/۵؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳۵؛ کتاب الحج قمی: ۴۴؛ الاجتہاد و التقلید رضا صدر: ۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۲/۹؛ مصباح الہدیٰ: ۲۵۰/۱۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵۷۰/۴؛ مراۃ العقول: ۲۰۶/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۵/۸

چاہے تو جاسکتا ہے اور اگر حج کے موسم تک وہیں ٹھہرا رہے تو اس کا عمرہ تمتع بن سکتا ہے بشرطیکہ یہ عمرہ اشہر حج میں ادا کیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1635} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ :اَلْإِحْرَامُ مِنْ مَوَاقِيتَ خَمْسَةٍ وَقَّتَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لاَ يَنْبَغِي لِحَاجٍّ وَ لاَ مُعْتَمِرٍ أَنْ يُحْرِمَ قَبْلَهَا وَ لاَ بَعْدَهَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ هُوَ مَسْجِدُ الشَّجَرَةِ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَ يَفْرِضُ الْحَجَّ فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَسَارَ وَ اِسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ حِينَ يُحَاذِي الْمِيلَ الْأَوَّلَ أَحْرَمَ وَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَ وَقَّتَ لِأَهْلِ نَجْدٍ الْعَقِيقَ وَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الطَّائِفِ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَ لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرْغَبَ عَنْ مَوَاقِيتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

✪ عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احرام پانچ میقاتوں سے باندھا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں۔ کسی حج وعمرہ کرنے والے کو ان سے پہلے یا ان کے بعد احرام نہیں باندھنا چاہیے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ''ذوالحلیفہ'' مقرر کیا جو کہ مسجد شجرہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ حج فرض ہونے کا حکم ملا پس جب مسجد سے نکلے اور بیدا کی بلندی پر آئے اور میل اول کے مقابل ہوئے تو احرام باندھا اور اہل شام کے لئے ''حجفہ'' مقرر کیا ہے اور اہل نجد کے لئے ''عقیق'' مقرر کیا ہے اور اہل طائف کے لئے ''قرن المنازل'' مقرر کیا ہے اور اہل یمن کے لئے ''یلملم'' مقرر کیا ہے اور کسی بھی شخص کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے مقرر کردہ) مواقیت سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۵۳۴ح ۱۵۱۳؛ وسائل الشیعہ :۱۱/ ۲۸۴ح ۱۴۸۱۳؛ الوافی: ۱۲/ ۴۶۰؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۴۴۶

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۴۵۸؛ فقہ الصادقؑ :۱۰/ ۴۴؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۲/ ۳۳۴؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/ ۱۴۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/ ۱۰۲؛ فقہ الحج: ۲/ ۲۹۹؛ براھین الحج: ۲/ ۲۴۷؛ حقیقۃ الشریعہ: ۱/ ۶۹۶؛ الحج فی الشریعہ: ۲/ ۳۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۴۵۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ : ۲/ ۳۰۲ح ۲۵۲۲؛ الکافی: ۴/ ۳۱۹ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۵۵ح ۱۶۷؛ وسائل الشیعہ :۱۱/ ۳۰۸ح ۱۴۸۷۵؛ الوافی: ۱۲/ ۴۸۰

[4] روضۃ المتقین : ۴/ ۲۸۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/ ۳۰۶؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲/ ۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۷۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/ ۱۷۲؛ کتاب الحج قمی: ۲/ ۱۸۱؛ شرح العروۃ: ۲۸/ ۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ :۱۰/ ۱۳۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/ ۷؛ النجعہ : ۵/ ۱۵۱؛ جواہر الکلام: ۱۸/ ۱۰۲؛ منتھی المطلب: ۱۰/ ۱۶۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/ ۴۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۷/ ۲۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۲۹۳

{1636} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ إِحْرَامِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَ مَا يَلِيهِمْ وَ أَهْلِ الشَّامِ وَ مِصْرَ مِنْ أَيْنَ هُوَ قَالَ أَمَّا أَهْلُ الْكُوفَةِ وَ خُرَاسَانَ وَ مَا يَلِيهِمْ فَمِنَ الْعَقِيقِ وَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ الْجُحْفَةِ وَ أَهْلُ الشَّامِ وَ مِصْرَ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَ أَهْلُ السِّنْدِ مِنَ الْبَصْرَةِ يَعْنِي مِنْ مِيقَاتِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اہل کوفہ، اہل خراسان اور جو ان سے ملتے جلتے ہیں اور اہل شام و مصر کہاں سے احرام باندھیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک اہل کوفہ و خراسان اور ان سے ملتے جلتے لوگوں کو تعلق ہے تو ان کا میقات عقیق ہے اور مدینہ والوں کا ذوالحلیفہ اور جحفہ ہے اور شامیوں اور مصریوں کا جحفہ ہے اور یمن والوں کا یلملم ہے اور سندھ والوں کا بصرہ ہے یعنی ان کا میقات وہ ہے جو اہل بصرہ کا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1637} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خِصَالٌ عَابَهَا عَلَيْكَ أَهْلُ مَكَّةَ قَالَ وَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالُوا أَحْرَمَ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَحْرَمَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الْجُحْفَةُ أَحَدُ الْوَقْتَيْنِ فَأَخَذْتُ بِأَدْنَاهُمَا وَ كُنْتُ عَلِيلاً.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ چند باتوں کی وجہ سے اہل مکہ نے آپ علیہ السلام پر نکتہ چینی کی ہے

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے جحفہ سے احرام باندھا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مسجد) شجرہ سے احرام باندھا تھا۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۵۵ ح ۱۶۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۳۰۹ ح ۱۴۸۸۰؛ الوافی: ۱۲/۴۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۷

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۲۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۲۰؛ کتاب الحج قمی: ۲/۱۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۱۵۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۶۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۵/۵۷۵؛ براھین الحج: ۲/۲۹۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۲۵۲؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲/۲۶۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جحفہ بھی دو میقاتوں میں سے ایک ہے اور میں چونکہ بیمار تھا اس لئے وہاں سے میقات باندھا جو (مکہ کے) زیادہ قریب تھا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{1638} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يُحْرِمَ حَتَّى دَخَلَ الْحَرَمَ قَالَ قَالَ أَبِي يَخْرُجُ إِلَى مِيقَاتِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَإِنْ خَشِيَ أَنْ يَفُوتَهُ الْحَجُّ أَحْرَمَ مِنْ مَكَانِهِ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْيَخْرُجْ ثُمَّ لْيُحْرِمْ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جو احرام باندھنا بھول کر حرم میں داخل ہو گیا تو (اب کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار علیہ السلام فرمایا ہے کہ اپنی سرزمین کے میقات کی طرف جائے (اور وہاں سے احرام باندھ) اور اگر (وقت کی تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے) اسے اندیشہ ہو کہ اس طرح اس کا حج فوت ہو جائے گا تو پھر اسی جگہ سے باندھ لے اور اگر حرم سے باہر (ادنی الحل) جا سکتا ہو تو جائے اور وہاں سے احرام باندھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1639} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ بَعْضَ مَوَالِيكَ بِالْبَصْرَةِ يُحْرِمُونَ بِبَطْنِ الْعَقِيقِ وَ لَيْسَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ مَاءٌ وَ لاَ مَنْزِلٌ وَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ مَئُونَةٌ شَدِيدَةٌ وَ يُعْجِلُهُمْ أَصْحَابُهُمْ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۵۷ ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۳۱۷ ح ۱۴۹۰۶؛ الوافی: ۱۲/۴۸۷؛ المعتبر: ۲/۸۰۳

[2] سند العرۃ کتاب الحج: ۲/۳۳۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۹۸

[3] الکافی: ۴/۳۲۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۸۳ ح ۹۶۵؛ الوافی: ۱۲/۵۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/۳۲۸ ح ۱۴۹۳۱

[4] کتاب الحج کلپائیگانی: ۲/۳۶۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۲۰۷؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳/۱۲۳؛ کتاب الحج شاہرودی: ۲/۲۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۱۹۸؛ فقہ الحج: ۳/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۵۱۰؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۷۷؛ شرح العروۃ: ۲۷/۲۶۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۳۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۷۴؛ تذکرۃ الفقہاء: ۷/۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۳۲؛ منتہی المطلب: ۱۰/۱۸۶؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۶۲

جَمَّالُهُمْ وَ مِنْ وَرَاءِ بَطْنِ الْعَقِيقِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ مِيلاً مَنْزِلٌ فِيهِ مَاءٌ وَ هُوَ مَنْزِلُهُمُ الَّذِي يَنْزِلُونَ فِيهِ فَتَرَى أَنْ يُحْرِمُوا مِنْ مَوْضِعِ الْمَاءِ لِرِفْقِهِ بِهِمْ وَ خِفَّتِهِ عَلَيْهِمْ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَقَّتَ الْمَوَاقِيتَ لِأَهْلِهَا وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَ فِيهَا رُخْصَةٌ لِمَنْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ فَلاَ يُجَاوِزِ الْمِيقَاتَ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ.

۞ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ آپ علیہ السلام کے بصرہ کے بعض موالی ''بطن العقیق'' سے احرام باندھتے ہیں جبکہ وہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی مکان ہے جس کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے ساتھی اور شتربان بہت جلدی کرتے ہیں اور بطن عقیق کے اس طرف (اندر) پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک منزل ہے جہاں لوگ اترتے ہیں اور وہاں پانی بھی ہے تو آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کیا وہ وہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں کیونکہ اس میں ان کے لئے سہولت ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف علاقوں کے لئے اور جو وہاں سے گزرے مختلف میقات مقرر کئے ہیں (وہیں سے احرام باندھنا چاہیے) البتہ اس میں کسی عذر والوں کے لئے رخصت ہے ورنہ دوسرے لوگ میقات سے احرام باندھے بغیر نہیں گزر سکتے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1640} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ لِيَعْتَمِرَ أَحْرَمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ مَا أَشْبَهَهُمَا الْحَدِيثَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عمرہ کے لئے مکہ سے نکلنا چاہے تو وہ جعرانہ یا حدیبیہ یا ان جیسے کسی مقام سے احرام باندھے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳۲۳/۴ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۱/۱۱ ح ۱۴۹۴۱؛ الوافی: ۵۰۳/۱۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۱۹/۲

[2] مراۃ العقول: ۲۴۳/۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۲۶۶/۱۱؛ شرح العروۃ: ۲۱۹/۲۸؛ کتاب الحج قمی: ۲۰۵/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۷۵/۲؛ الحج فی الشریعہ: ۴۷۰/۲؛ براھین الحج: ۳۱۶/۲؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۲۶/۳؛

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۵۴/۲ ح ۲۹۵۲؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۵ ح ۳۱۵؛ الاستبصار: ۱۷۷/۲ ح ۵۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۱/۱۱ ح ۱۴۹۶۷؛ الوافی: ۸۰۹/۱۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1641} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ وَ نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ أَنَّا نُرِيدُ أَنْ نُوَدِّعَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا اغْتَسِلُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَعِزَّ عَلَيْكُمُ الْمَاءُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاغْتَسِلُوا بِالْمَدِينَةِ وَ الْبَسُوا ثِيَابَكُمُ الَّتِي تُحْرِمُونَ فِيهَا ثُمَّ تَعَالَوْا فُرَادَى أَوْ مَثَانِيَ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیغام بھیجا جبکہ ہم چند نفر تھے اور مدینہ میں موجود تھے کہ ہم آپ علیہ السلام سے الوداع کرنا چاہتے ہیں (اور حج پر مکہ جانا چاہتے ہیں) آپ علیہ السلام نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم مدینہ میں غسل کرلو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید تمہیں ذوالحلیفہ میں پانی نہ مل سکے لہٰذا مدینہ میں غسل کرلو اور پھر احرام والے کپڑے پہن لو اس کے بعد آؤ خواہ اکیلے اکیلے آؤ یا دو دو ہو کر آؤ۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1642} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ فَلَبِسَ قَمِيصاً قَبْلَ أَنْ يُلَبِّيَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی احرام باندھنے کے ارادے سے غسل کرے مگر تلبیہ کہنے سے پہلے قمیض پہن لے تو

---

[1] روضۃ المتقین: ۸۴/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۸۳/۲؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحض: ۴۴۰/۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳۰۸/۲؛ شرح العروۃ: ۱۷۴/۲۷؛ الحج فی الشریعہ: ۵۶۱/۲؛ معتمد العروۃ: ۲۲۱/۲؛ فقہ الحج: ۲۸۰/۲؛ منتھی المطلب: ۱۷۴/۱۰؛ مدارک الاحکام: ۱۸۷/۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۸۶/۶؛ کتاب الحج قمی: ۱۲۴/۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۲۷/۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۶۱۷/۴؛ مستمسک العروۃ: ۱۸۱/۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۱۷۵/۸؛ جواہر الکلام: ۸۴/۱۸؛ العتمد: ۲۱۵/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳۶۱/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵۳/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۷/۷

[2] الکافی: ۳۲۸/۴ ح ۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۰۸/۲ ح ۲۵۳۷؛ تہذیب الاحکام: ۶۳/۵ ح ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۶/۱۲ ح ۱۶۴۱۸؛ الوافی: ۵۱۷/۱۲

[3] مراۃ العقول: ۲۵۲/۱۷؛ فقہ الحج: ۴۸۱/۲؛ منتھی المطلب: ۲۰۲/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۹/۱۰؛ الحج فی الشریعہ: ۶۵۶/۲؛ کتاب الحج گلپایگانی: ۲۴۸؛ جواہر الکلام: ۱۸۰/۱۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴۲۶/۹؛ مدارک الاحکام: ۲۵۱/۷؛ تنقیح مبانی الحج: ۱۴۹/۲؛ براھین الحض۔ ۲۵۸/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۸۰/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۶۹/۱۳؛ ماوراالفقہ: ۳۲۳/۲؛ مستمسک العروۃ: ۳۳۵/۱۱؛ التہذیب فی مناسک: ۱۳۷/۲؛ روضۃ المتقین: ۳۰۰/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۶۵/۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۱۱/۷

اسے (دوبارہ) غسل کرنا چاہیے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔ [۲]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳]

{1643} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ كِلاَهُمَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَضُرُّكَ بِلَيْلٍ أَحْرَمْتَ أَوْ نَهَارٍ إِلاَّ أَنَّ أَفْضَلَ ذَلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات کے وقت احرام باندھو یا دن کے وقت باندھو اس سے تمہیں کوئی ضرر نہیں ہے مگر افضل یہ ہے کہ زوال آفتاب کے وقت ہو۔ [۴]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [۵]

{1644} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ "تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ إِنْ شِئْتَ أَضْمَرْتَ الَّذِي تُرِيدُ".

۞ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں تو کیا کہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہو "اے اللہ میں تیری کتاب اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق حج کے ساتھ عمرہ تمتع کرنے کا ارادہ کرتا ہوں" اور اگر تم چاہو تو یہ نیت دل میں کرلو۔ [۶]

---

[۱] الکافی: ۳۲۹/۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۶۵/۵ ح ۲۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۱/۱۲ ح ۱۶۴۳۴؛ الوافی: ۵۱۶/۱۲

[۲] سند العروۃ کتاب الحج: ۱۲۰/۳؛ الحج فی الشریعہ: ۶۶۴/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۳۹/۳

[۳] مراۃ العقول: ۲۵۲/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۱۵/۷

[۴] تہذیب الاحکام: ۷۸/۵ ح ۲۵۶؛ الکافی: ۳۳۱/۴ ح ۱؛ الوافی: ۵۳۰/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۸/۱۲ ح ۱۶۴۵۵

[۵] ملاذ الاخیار: ۳۳۸/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۸۶/۲؛ منتھی المطلب: ۲۰۷/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۷/۱۰؛ کلمۃ التقویٰ: ۲۶۸/۳؛ مراۃ العقول: ۲۵۶/۱۷

[۶] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۱۹/۲ ح ۲۵۶۰؛ الکافی: ۳۳۲/۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷۹/۵ ح ۲۶۱؛ الاستبصار: ۱۶۷/۲ ح ۵۵۱؛ الوافی: ۵۳۴/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۲/۱۲ ح ۱۶۴۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲۱۷/۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1645} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَكُونُ إِحْرَامٌ إِلاَّ فِي دُبُرِ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ فَإِنْ كَانَتْ مَكْتُوبَةً أَحْرَمْتَ فِي دُبُرِهَا بَعْدَ اَلتَّسْلِيمِ وَ إِنْ كَانَتْ نَافِلَةً صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ وَ أَحْرَمْتَ فِي دُبُرِهَا فَإِذَا اِنْفَتَلْتَ مِنَ اَلصَّلاَةِ فَاحْمَدِ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ تَقُولُ: "اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنِ اِسْتَجَابَ لَكَ وَ آمَنَ بِوَعْدِكَ وَ اِتَّبَعَ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَ فِي قَبْضَتِكَ لاَ أُوقَى إِلاَّ مَا وَقَيْتَ وَ لاَ آخُذُ إِلاَّ مَا أَعْطَيْتَ وَ قَدْ ذَكَرْتَ اَلْحَجَّ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَيْهِ عَلَى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ تُقَوِّيَنِي عَلَى مَا ضَعُفْتُ عَنْهُ وَ تَتَسَلَّمَ مِنِّي مَنَاسِكِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ وَ اِجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ اَلَّذِينَ رَضِيتَ وَ اِرْتَضَيْتَ وَ سَمَّيْتَ وَ كَتَبْتَ اَللَّهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَ أَنْفَقْتُ مَالِيَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللَّهُمَّ فَتَمِّمْ لِي حَجِّي اَللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ اَلتَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى اَلْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَإِنْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ يَحْبِسُنِي فَحُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ اَلَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ اَللَّهُمَّ إِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ عِظَامِي وَ مُخِّي وَ عَصَبِي مِنَ اَلنِّسَاءِ وَ اَلثِّيَابِ وَ اَلطِّيبِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَ اَلدَّارَ اَلْآخِرَةَ"

يُجْزِيكَ أَنْ تَقُولَ هَذَا مَرَّةً وَاحِدَةً حِينَ تُحْرِمُ ثُمَّ قُمْ فَامْشِ هُنَيْئَةً فَإِذَا اِسْتَوَتْ بِكَ اَلْأَرْضُ مَاشِياً كُنْتَ أَوْ رَاكِباً فَلَبِّ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احرام کسی فریضہ یا نافلہ نماز پڑھنے کے بعد ہی باندھا جائے گا اس کے بغیر نہیں باندھا جائے گا پس اگر نماز فریضہ کے بعد باندھا جائے تو سلام پڑھنے کے بعد باندھا جائے گا اور اگر نافلہ کے بعد ہو تو دو رکعت کے بعد ہوگا پس جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی حمد وثناء کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں شمار کرے جنہوں نے تیری دعوت قبول کی اور تیرے وعدے پر ایمان لائے اور تیرے حکم کی تعمیل کی اور میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر اپنی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق

---

[1] روضۃ المتقین: ۳۴۹/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۰۷/۷؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۷۸/۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳۵۶/۲؛ مدارک الاحکام: ۲۹۹/۷؛ مستمسک العروہ: ۳۶۶/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱۸/۱۰؛ کتاب الحج قمی: ۲۸۷/۲؛ ریاض المسائل: ۲۰۹/۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴۶۵/۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴۴۱/۹؛ الحج والعمرۃ ومعرفۃ الحرمین: ۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۳۳۹/۷

قائم و مستحکم رکھ اور جس موقع پر میں کمزور پڑوں تو مجھے قوت عطا کر اور میرے مناسک کو بآسانی و باعافیت ادا کرا اور اسے قبول فرما اور مجھے ان حاجیوں کے گروہ میں قرار دے جن سے تو راضی ہے اور جنہیں تو نے منتخب کیا ہے اور ان کا نام حاجی رکھا ہے اور حاجیوں کی فہرست میں لکھا ہے۔ اے اللہ! میں ایک دور دراز خطہ سے آیا ہوں اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ اے اللہ! تو میرے حج کو پورا اور مکمل فرما۔ اے اللہ! میں تیری کتاب اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق حج کے ساتھ عمرے سے متمتع ہونا چاہتا ہوں پس اگر کوئی مرض پیش آ جائے جو مجھے روک دے تو جس طرح وہ مرض پیش آیا ہے اسی طرح اپنی اس قدرت کے ساتھ جو تجھے مجھ پر ہے مجھے چھڑا دے۔ اے اللہ! اگر حج ممکن نہ ہو تو پھر عمرہ ہی صحیح۔ میں تیرے لئے حرام کرتا ہوں اپنے بال، اپنی کھال، اپنے گوشت، اپنے خون، اپنی ہڈی، اپنی ہڈیوں کے گودے پر اور اپنی رگوں پر عورت کو، کپڑے کو، خوشبو کو اور اس سے صرف تیری خوشنودی اور دار آخرت میں تیری طرف سے جزا چاہتا ہوں۔''

چنانچہ احرام باندھتے وقت اس کو ایک بار کہنا تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو بس جب پیدل یا سواری پر پوری طرح چلنے لگو تو تلبیہ کہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح او رکالصحیح ہے۔ [2]

{1646} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحَسَنِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ٱلْعَبْدِ ٱلصَّالِحِ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ أَحْرَمَ بِغَيْرِ صَلاَةٍ أَوْ بِغَيْرِ غُسْلٍ جَاهِلاً أَوْ عَالِماً مَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ وَ كَيْفَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْنَعَ فَكَتَبَ يُعِيدُهُ.

❁ حسین بن سعید نے اپنے بھائی حسن سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تا کہ ایک شخص نے لاعلمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر نماز پڑھے یا غسل کئے بغیر احرام باندھا تو اس سلسلے میں اس پر کیا ہے اور اسے کیا کرنا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ وہ اعادہ کرے گا۔ [3]

---

[1] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۲/۱۸ح۲۵۵۸؛ الکافی: ۴/۱۳۳ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/۷۷ح۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۰۳ح۱۶۴۶۲؛ الوافی: ۱۲/۵۳۰؛ الاستبصار: ۲/۱۶۶ح۵۴۸

[2] روضۃ المتقین: ۴/۳۴۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۰۲؛ جواہر الکلام: ۱۸/۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۵۸؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۳

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۷۸ح۲۶۰؛ الکافی: ۴/۳۲۷ح۵؛ الوافی: ۱۲/۵۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۴۷ح۱۶۴۷۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1647} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ أَصْحَابَنَا يَخْتَلِفُونَ فِي وَجْهَيْنِ مِنَ اَلْحَجِّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ أَحْرِمْ بِالْحَجِّ مُفْرِداً فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَ سَعَيْتَ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ فَأَحِلَّ وَ اِجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ أَحْرِمْ وَ اِنْوِ اَلْمُتْعَةَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى اَلْحَجِّ أَيُّ هَذَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ اِنْوِ اَلْمُتْعَةَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوابراہیم (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے عرض کیا کہ حج کے سلسلے میں دو چیزوں میں ہمارے اصحاب میں باہمی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ تنہا حج کی نیت کر کے احرام باندھے پس جب طواف کعبہ کر چکے اور صفا و مروہ کے درمیاں سعی بھی کر چکے تو محل ہو جائے اور اسے عمرہ قرار دے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عمرہ تمتع کی نیت کر کے احرام باندھے لہٰذا دو میں سے آپ علیہ السلام کو کون سا طریقہ زیادہ پسند ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (عمرہ) تمتع کی نیت کر کے باندھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1648} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ يُحْرِمُ اَلرَّجُلُ فِي اَلثَّوْبِ اَلْأَسْوَدِ قَالَ لاَ يُحْرِمُ فِي اَلثَّوْبِ اَلْأَسْوَدِ وَ لاَ يُكَفَّنُ بِهِ اَلْمَيِّتُ.

۞ حسین بن مختار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص سیاہ رنگ کے کپڑے میں احرام باندھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سیاہ رنگ کے کپڑے میں نہ احرام باندھا جائے اور نہ ہی میت کو کفن دیا جائے گا۔ [4]

---

[1] الحج فی الشریعہ: ۶۶۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰۹/۱۰؛ منتھی المطلب: ۲۰۶/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۸۶/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴۴/۱۲؛ شرح العروۃ: ۳۴/۲۷؛ سندالعروۃ کتاب الحج: ۳۴۸/۲؛ براھیم الفقہا: ۳۶۴/۲؛ ملاذ الاخیار: ۳۳۹/۷؛ مستمسک العروۃ: ۳۴۱/۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۴۰۳/۱

[2] الکافی: ۳۳۳/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۸۰/۵ ح ۲۶۵؛ الاستبصار: ۱۶۸/۲ ح ۵۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۸/۱۱ ح ۱۴۷۰۹ و ۳۴۸/۱۲ ح ۱۶۴۸۰؛ الوافی: ۵۳۵/۱۲

[3] مراۃ العقول: ۲۶۱/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۵۴/۲؛ الحج فی الشریعہ: ۵۷۱/۵؛ ملاذ الاخیار: ۳۴۱/۷

[4] الکافی: ۳۴۱/۴ ح ۱۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۶۶/۲ ح ۲۶۰۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۳۵/۱ ح ۱۳۹۵؛ الوافی: ۵۶۹/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۸/۱۲ ح ۱۶۵۰۴؛ بحارالانوار: ۳۳۰/۷۸؛ مستدرک الوسائل: ۲۲۵/۲ ح ۱۸۵۵؛ مکارم الاخلاق: ۱۰۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲۱۹/۵؛ تہذیب الاحکام: ۶۶/۵ ح ۲۱۴

تحقیق:

حدیث موثق اور موثق کالصحیح ہے۔[1]

{1649} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ ثَوْبٍ تُصَلِّي فِيهِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تُحْرِمَ فِيهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ کپڑا جس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[3]

{1650} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنَّ يُغَيِّرَ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ وَ لَكِنْ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ لَبِسَ ثَوْبَيَ إِحْرَامِهِ اَللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَ كُرِهَ أَنْ يَبِيعَهُمَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر محرم اپنے کپڑے تبدیل کرے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب مکہ میں داخل ہوجائے تو وہی کپڑے پہنے رکھے جن میں احرام باندھا اور ان کا فروخت کرنا مکروہ ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1651} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۹۳؛ کلمۃ التقویٰ: ۳/۲۹۵؛ الدلیل الفقہی: ۱۳۰؛ جواہر الکلام: ۱۸/۴۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۱۷؛ روضۃ المتقین: ۴/۳۹۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۵۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۳۶ح ۲۵۹۵؛ الکافی: ۴/۳۳۹ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۶۶ح ۲۱۲؛ الوافی: ۱۲/۵۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۵۹ح ۱۶۵۰۵

[3] روضۃ المتقین: ۴/۳۹۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۸۰؛ فقہ الحج: ۳/۱۲۱؛ سند العروہ کتاب الحج: ۲/۴۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۳۱۰ شرح العروۃ: ۲۸/۴۲۷؛ کتاب الحج قمی: ۲/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۱۶؛ منتہی المطلب: ۱۰/۲۶۰؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳/۱۹۷

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۴۱ح ۲۶۱۹؛ الکافی: ۴/۳۴۱ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۷۱ح ۲۳۳؛ الوافی: ۱۲/۵۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۶۳ح ۱۶۵۱۶؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۲۰

[5] روضۃ المتقین: ۴/۴۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۷۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۲۹۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۴۲۶؛ ذخیرۃ المعاد ۲/۵۸۲؛ مستند الشیعہ: ۱۱/۲۹۹

عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ يُقَارِنُ بَيْنَ ثِيَابِهِ وَ غَيْرِهَا اَلَّتِي أَحْرَمَ فِيهَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ طَاهِرَةً.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم ان کپڑوں کے ساتھ جن میں احرام باندھتا ہے اور کپڑوں کو بھی شامل کر لیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پاک ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1652} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْمَرْأَةُ تَلْبَسُ اَلْقَمِيصَ تَزُرُّهُ عَلَيْهَا وَ تَلْبَسُ اَلْحَرِيرَ وَ اَلْخَزَّ وَ اَلدِّيبَاجَ فَقَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ تَلْبَسُ اَلْخَلْخَالَيْنِ وَ اَلْمَسَكَ.

۞ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا عورت بٹن والی قمیض، ریشم کا بنا ہوا کپڑا، خز اور دیباج (جا کا تانا بانا ریشم کا ہو) پہن سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے نیز وہ خلخال (پازیب) اور کنگن بھی پہن سکتی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1653} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى اَلنِّسَاءِ جَهْرٌ بِالتَّلْبِيَةِ اَلْحَدِيثَ.

---

[1] روضۃ المتقین: ۴/۴۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۷۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۲۹۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۴۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۲؛ مستند الشیعہ: ۱۱/۲۹۹

[2] الکافی: ۴/۳۴۰ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۶۳ ح ۱۶۵۱۶؛ الوافی: ۱۲/۵۶۷

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۷۴ ح ۲۴۶؛ الوافی: ۱۲/۵۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۶۶ ح ۱۶۵۲۵؛ الاستبصار: ۲/۳۰۹ ح ۱۱۰۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۵۹

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۳۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۳۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۸۵؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۳۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/۱۴؛ جواہر الکلام: ۱۸/۲۴۲؛ غایۃ المرام: ۱/۴۲۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۴۳۰؛ فقہ الحج: ۳/۱۱۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳/۲۵۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/۲۳۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۵۹

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں پر بالجہر (بلند آواز سے) تلبیہ کہنا نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1654} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَاسِينَ اَلضَّرِيرِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَدِمَ حَاجّاً وَ كَانَ أَقْرَعَ اَلرَّأْسِ لاَ يُحْسِنُ أَنْ يُلَبِّيَ فَاسْتُفْتِيَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَمَرَ أَنْ يُلَبَّى عَنْهُ وَ يُمِرَّ اَلْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ اہل خراسان میں سے ایک شخص حج پر گیا جس کے سر پر بال نہ تھے اور وہ اچھی طرح سے تلبیہ نہیں کہہ سکتا تھا تو اس کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس کی طرف سے تلبیہ کہہ دیا جائے اور اس کے سر پر استرا پھیر دیا جائے تو یہ اس کے لیے کافی ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق یا معتبر ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[5]

{1655} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلاَتِكَ وَ عَقَدْتَ مَا تُرِيدُ فَقُمْ وَ اِمْشِ هُنَيْئَةً فَإِذَا اِسْتَوَتْ بِكَ اَلْأَرْضُ مَاشِياً كُنْتَ أَوْ رَاكِباً فَلَبِّ وَ اَلتَّلْبِيَةُ أَنْ تَقُولَ "(لَبَّيْكَ اَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ اَلْحَمْدَ وَ اَلنِّعْمَةَ لَكَ وَ اَلْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا اَلْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِياً إِلَى دَارِ اَلسَّلاَمِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ اَلذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ اَلتَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا اَلْجَلاَلِ وَ اَلْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَ اَلْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَ يُفْتَقَرُ إِلَيْكَ

---

[1] الکافی: ۴/۴۰۵ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۵/۹۳ ح ۳۰۴؛ الوافی: ۱۳/۸۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۳۸۰ ح ۱۶۵۶۴

[2] فقہ الحج: ۳/۷۸؛ التہذیب فی مناسک: ۲/۱۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۹

[3] الکافی: ۴/۵۰۴ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۴۴ ح ۸۲۸؛ الوافی: ۱۴/۱۲۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۳۰ ح ۱۹۰۶۱

[4] براھین الحج: ۴/۱۵؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۲۴۷ و ۲۲۹

[5] مراۃ العقول: ۱۸/۱۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۸/۹۲

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَ مَرْغُوباً إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ)" تَقُولُ هَذَا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ وَ حِينَ يَنْهَضُ بِكَ بَعِيرُكَ وَ إِذَا عَلَوْتَ شَرَفاً أَوْ هَبَطْتَ وَادِياً أَوْ لَقِيتَ رَاكِباً أَوِ اسْتَيْقَظْتَ مِنْ مَنَامِكَ وَ بِالْأَسْحَارِ وَ أَكْثِرْ مَا اسْتَطَعْتَ وَ اجْهَرْ بِهَا وَ إِنْ تَرَكْتَ بَعْضَ التَّلْبِيَةِ فَلاَ يَضُرُّكَ غَيْرَ أَنَّ تَمَامَهَا أَفْضَلُ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لاَ بُدَّ لَكَ مِنَ التَّلْبِيَاتِ الْأَرْبَعَةِ الَّتِي كُنَّ فِي أَوَّلِ الْكَلاَمِ وَ هِيَ الْفَرِيضَةُ وَ هِيَ التَّوْحِيدُ وَ بِهَا لَبَّى الْمُرْسَلُونَ وَ أَكْثِرْ مِنْ ذِي الْمَعَارِجِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يُكْثِرُ مِنْهَا وَ أَوَّلُ مَنْ لَبَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَدْعُوكُمْ إِلَى أَنْ تَحُجُّوا بَيْتَهُ فَأَجَابُوهُ بِالتَّلْبِيَةِ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ أُخِذَ مِيثَاقُهُ بِالْمُوَافَاةِ فِي ظَهْرِ رَجُلٍ وَ لاَ بَطْنِ امْرَأَةٍ إِلاَّ أَجَابَ بِالتَّلْبِيَةِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم (احرام کی) نماز سے فارغ ہو اور جو کچھ احرام باندھنا ہے وہ بھی باندھ چکو تو کھڑے ہو جاؤ اور پیدل ہو یا سوار، تھوڑا سا چلو اور راہ پر پڑ جاؤ تو پھر لبیک کہو اور تلبیہ اس طرح کہو:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِياً إِلَى دَارِ السَّلاَمِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلاَلِ وَ الْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِءُ وَ الْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَ يُفْتَقَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَ مَرْغُوباً إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ

اور یہ ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد، یا جب تمہارا اونٹ اٹھے یا کسی فرازی جگہ پر چڑھو یا نشیبی جگہ پر اترو یا کسی سوار سے ملاقات کرو اور اگر ان میں سے بعض اجزاء کو ترک کر دو تو بھی کوئی حرج نہیں ہے مگر مکمل کہنا افضل ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو اس تلبیہ کی ابتداء میں چار تلبیے ہیں[1] وہ فرض ہیں اور یہ توحید ہیں اور انہی کے ساتھ رسولوں نے تلبیہ کہا اور لفظ "ذی المعارج" کو بکثرت کہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت کہا کرتے تھے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تلبیہ کہا ہے اور کہا: اے لوگو! خدا تمہیں اپنے گھر کے حج کی طرف بلاتا ہے اس پر لوگوں نے لبیک کہہ کر جواب دیا۔ کوئی ایسا شخص باقی نہ رہ گیا جس

---

[1] یعنی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ سے لے کر ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تک

سے وفا کا عہد و پیمان لیا گیا تھا خواہ وہ ہنوز باپ کی پشت میں تھا یا ماں کے پیٹ میں تھا مگر یہ کہ اس نے لبیک کہی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1656} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْمُتَمَتِّعِ مَتَى يَقْطَعُ اَلتَّلْبِيَةَ قَالَ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَعْرَاشِ مَكَّةَ عَقَبَةَ ذِي طُوًى قُلْتُ بُيُوتُ مَكَّةَ قَالَ نَعَمْ .

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ حج تمتع کرنے والا محرم کب تلبیہ ختم کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عقبہ ذی طویٰ کے مقام پر عراش مکہ پر اس کی نگاہ پڑے۔

میں نے عرض کیا: یعنی مکہ کے گھروں پر؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1657} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ وَ قَوْمٌ يُلَبُّونَ حَوْلَ اَلْكَعْبَةِ فَقَالَ أَ تَرَى هَؤُلاَءِ اَلَّذِينَ يُلَبُّونَ وَ اَللَّهِ لَأَصْوَاتُهُمْ أَبْغَضُ إِلَى اَللَّهِ مِنْ أَصْوَاتِ اَلْحَمِيرِ .

۞ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ مسجد (الحرام) کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ کعبہ کے اردگرد تلبیہ کہہ رہے تھے پس امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ بخدا ان کی آوازیں اللہ کو گدھوں کی

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۹۱ح ۳۰۰؛ الکافی:۴/۳۳۵ح ۳؛ الوافی:۱۲/۵۵۰؛ وسائل الشیعہ:۱۲/۳۸۲ح ۱۶۵۵۶

[2] ملاذ الاخیار:۷/۳۶۱؛ فقہ الصادقؑ:۱۰/۲۵۸؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۵۷۸؛ مراۃ العقول:۱۷/۲۶۷

[3] الکافی:۴/۳۹۹ح ۴؛ تہذیب الاحکام:۵/۹۴ح ۳۱۰؛ الاستبصار:۲/۱۷۶ح ۵۸۴؛ الوافی:۱۳/۸۰۶؛ وسائل الشیعہ:۱۲/۳۸۹ح ۱۶۵۸۴

[4] مراۃ العقول:۱۸/۸؛ ملاذ الاخیار:۷/۳۶۵؛ الحج فی الشریعہ:۲/۷۸۷؛ منتھی المطلب:۱۰/۲۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۶/۴۲۶؛ جواہر الکلام:۱۸/۲۷۵؛ سندالعروۃ کتاب الحج:۲/۴۱۰؛ شرح العروۃ:۲۸/۲۶۶؛ معتمد العروۃ:۲/۵۵۰؛ فقہ الصادقؑ:۱۰/۳۲۲؛ تفصیل الشریعہ:۱۳/۲۴۹؛ براھین الحج:۳/۴۵؛ مستمسک العروۃ:۱۱/۴۱۸؛ المعتمد فی شرح المناسک:۳/۳۴۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۵۸۳

آوازوں سے بھی زیادہ ناپسند ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1658} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْحَائِضِ تُرِيدُ الْإِحْرَامَ قَالَ تَغْتَسِلُ وَ تَسْتَثْفِرُ وَ تَحْتَشِي بِالْكُرْسُفِ وَ تَلْبَسُ ثَوْباً دُونَ ثِيَابِ إِحْرَامِهَا وَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ لاَ تَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَ تُهِلُّ بِالْحَجِّ بِغَيْرِ صَلاَةٍ.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حیض والی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ احرام باندھنا چاہتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کرے گی اور اندام نہانی میں کپاس رکھے گی اور احرام کے دو کپڑوں کے اندر کوئی اور (سلا ہوا) کپڑا پہن لے گی اور قبلہ کی طرف منہ (کر کے ایسا) کرے گی اور مسجد میں داخل نہیں ہوگی اور وہ نماز (احرام) کے بغیر حج کا احرام باندھے گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1659} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ نَفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ أَحْرَمَتْ وَ لَبَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ الْحَدِيثَ.

---

[1] الکافی: ۴/ ۵۴۰ ح ۲؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۳۸۹ ح ۱۶۵۸۳

[2] شرح العروۃ: ۲۸/ ۲۶۹؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳/ ۳۴۹؛ فقہ الحج: ۳/ ۸۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/ ۴۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۴۹۳؛ جواہر الکلام: ۱۸/ ۲۷۵؛ مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۴۴

[3] الکافی: ۴/ ۴۴۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۸۸ ح ۱۳۴۴؛ الوافی: ۱۲/ ۵۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۳۹۹ ح ۱۶۶۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۲۲۹

[4] شرح العروۃ: ۲/ ۲۷۱؛ معتمد العروۃ: ۲/ ۳۴۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/ ۲۵۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/ ۲۶۶؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳/ ۲۵۷؛ الحج فی الشریعہ: ۲/ ۴۸۸؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۳۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۸/ ۹۰

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسماء بنت عمیس حجۃ الوداع کے موقع پر جب بیداء کے مقام پر (مسجد شجرہ کے قریب) پہنچیں تو محمد بن ابی بکرؓ کی ولادت کی وجہ سے نفساء ہوگئیں اور یہ چھبیس ذی القعدہ کا واقع ہے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق (احرام کے لئے) غسل کیا اور (اندام نہانی میں) کپاس رکھی اور احرام باندھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ساتھ تلبیہ کہا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1660} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلصَّلْتِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ يَوْمَ اَلتَّرْوِيَةِ فَاصْنَعْ كَمَا صَنَعْتَ حِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ وَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ وَ مِنْ أَظْفَارِكَ وَ عَانَتِكَ إِنْ كَانَ لَكَ شَعْرٌ وَ اِنْتِفْ إِبْطَكَ وَ اِغْتَسِلْ وَ اِلْبَسْ ثَوْبَيْكَ ثُمَّ اِئْتِ اَلْمَسْجِدَ اَلْحَرَامَ فَصَلِّ فِيهِ سِتَّ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ وَ تَدْعُو اَللَّهَ وَ تَسْأَلُهُ اَلْعَوْنَ وَ تَقُولُ-"(اَللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ اَلْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَ حُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ اَلَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ)"
وَ تَقُولُ:"أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي مِنَ اَلنِّسَاءِ وَ اَلثِّيَابِ وَ اَلطِّيبِ أُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَ اَلدَّارَ اَلْآخِرَةَ وَ حُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ اَلَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ".ثُمَّ تُلَبِّي مِنَ اَلْمَسْجِدِ اَلْحَرَامِ كَمَا لَبَّيْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ وَ تَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ تَمَامُهَا وَ بَلاَغُهَا عَلَيْكَ فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ يَكُونَ رَوَاحُكَ إِلَى مِنًى حِينَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ وَ إِلاَّ فَمَتَى تَيَسَّرَ لَكَ مِنْ يَوْمِ اَلتَّرْوِيَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ترویہ کے دن (حج تمتع کا) احرام باندھنا چاہو تو وہی کام کرو جو پہلے (عمرۂ تمتع کا) احرام باندھتے وقت کئے تھے یعنی مونچھیں اور ناخن کٹواؤ، اگر بال ہوں تو زیر ناف نورہ لگاؤ، بغلیں صاف کرو اور غسل کر کے احرام کے دو کپڑے پہنو پھر مسجد (الحرام) میں آجاؤ اور وہاں احرام باندھنے سے پہلے چھ رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے اعانت کرنے اور دوبارہ حج کرنے کی توفیق دینے کی دعا کرو اور کہو:

"اَللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ اَلْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَ حُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ اَلَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ"

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۸۰ح ۲۷۵۵؛ الوافی: ۱۲/۵۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۰۱ح ۱۶۶۲۱؛ مستدرک الوسائل: ۹/۱۹۰ح ۱۰۶۴۳؛ بحارالانوار: ۳۴۹/۹۶

[2] لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۷۶؛ سندالعروۃ کتاب الحج: ۲/۲۳۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲/۴۸۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۱۶۱؛ شرح العروۃ: ۲۷/۲۴۶؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۴۴۵؛ معتمد العروۃ: ۲/۳۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۸۷ و ۲/۵۸۸

اور یہ بھی کہے کہ:

"أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي مِنَ ٱلنِّسَاءِ وَ ٱلثِّيَابِ وَ ٱلطِّيبِ أُرِيدُ بِذَٰلِكَ وَجْهَكَ وَ ٱلدَّارَ ٱلْآخِرَةَ وَ حُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدَرِكَ ٱلَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ"

پھر مسجد الحرام سے ہی اسی طرح تلبیہ کہو جس طرح پہلے احرام (عمرۂ تمتع) باندھتے وقت کہا تھا اور پھر کہو: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ تَمَامُهَا وَ بَلاَغُهَا عَلَيْكَ پس اگر ہو سکے تو زوال آفتاب کے وقت منیٰ جاؤ تو بہتر ورنہ ترویہ کے دن کسی بھی وقت منیٰ جا سکتے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق اور قوی ہے۔[2]

{1661} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَخِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ قَبْلَ ٱلتَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ فَأَرَادَ ٱلْإِحْرَامَ بِٱلْحَجِّ فَأَخْطَأَ فَقَالَ ٱلْعُمْرَةَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلْيُعِدِ ٱلْإِحْرَامَ بِٱلْحَجِّ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ترویہ سے ایک دن پہلے (مکہ) پہنچا اور حج کا احرام باندھنا چاہا مگر غلطی سے عمرہ کہہ دیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے پس وہ حج کے احرام کا اعادہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1662} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَسْتَحِلَّنَّ شَيْئاً مِنَ ٱلصَّيْدِ وَ أَنْتَ حَرَامٌ وَ لاَ وَ أَنْتَ حَلاَلٌ فِي ٱلْحَرَمِ وَ لاَ تَدُلَّنَّ عَلَيْهِ مُحِلاًّ وَ لاَ مُحْرِماً فَيَصْطَادُوهُ وَ لاَ تُشِرْ إِلَيْهِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۶۸/۵ ح ۵۵۹؛ الکافی: ۴/ ۴۵۴ ح ۲؛ الوافی: ۱۰۰۸/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۴۰۹ ح ۱۶۶۴۱ و ۵۲۱/۱۳ ح ۱۸۳۵۰؛ الاستبصار: ۲۵۱/۲ ح ۸۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۷/ ۵۰۴؛ منتہی المطلب: ۱۰/ ۱۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۵۱/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۶۹/۵ ح ۵۶۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۴۱۰ ح ۱۶۶۴۲؛ الوافی: ۱۰۱۰/۱۳؛ قرب الاسناد: ۲۳۵؛ بحار الانوار: ۹۵/۹۶؛ ھدایۃ الامہ: ۲۳۲/۵

[4] ملاذ الاخیار: ۷/ ۵۰۶؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۶۲/۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۱۷۲/۳

فَيُسْتَحَلَّ مِنْ أَجْلِكَ فَإِنَّ فِيهِ فِدَاءً لِمَنْ تَعَمَّدَهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم نے احرام باندھا ہوا ہو تو کسی شکار کو حلال نہ سمجھو اور اگر محل بھی ہو تب بھی حرم میں شکار نہ کرو اور کسی محرم یا حل کو اس کی طرف اس طرح راہنمائی بھی نہ کرو کہ وہ شکار کر سکے اور اس کی طرف اشارہ بھی نہ کرو تا کہ تمہاری وجہ سے وہ اسے حلال نہ سمجھے کیونکہ جو عمداً ایسا کرے اسے فدیہ دینا پڑے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1663} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَمَّاكٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: (لاَ تَأْكُلْ شَيْئاً مِنَ الصَّيْدِ وَإِنْ صَادَهُ حَلاَلٌ الْحَدِيثَ).

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احرام کی حالت میں شکار کا گوشت نہ کھاؤ اگر چہ وہ شکار کسی محل ہی نے کیا ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1664} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَيْدٍ رُمِيَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أُدْخِلَ الْحَرَمَ وَهُوَ حَيٌّ فَقَالَ (إِذَا أَدْخَلَهُ الْحَرَمَ وَهُوَ حَيٌّ فَقَدْ حَرُمَ لَحْمُهُ وَإِمْسَاكُهُ وَقَالَ لاَ تَشْتَرِهِ فِي الْحَرَمِ إِلاَّ مَذْبُوحاً قَدْ ذُبِحَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أُدْخِلَ الْحَرَمَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شکار (حرم سے) حل میں پھینکا گیا پھر اسے حرم میں لایا گیا جبکہ وہ ہنوز زندہ تھا تو (اس کے کھانے کا کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۳۸۱/۴ ح۱؛ الوافی: ۱۱۷/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۵/۱۲ ح۱۶۶۵۱ و ۴۳/۱۳ ح۱۷۱۹۴؛ الفصول المہمہ: ۱۹۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲۳۵/۵

[2] کتاب الحج شاھرودی: ۹/۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۲۸/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳۹/۱۰؛ تنقیح مبانی الحج: ۲۲۱/۲؛ فقہ الحج ۱۵۶/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۷۳/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۳۰۴/۷؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳۶۲/۳؛ براھین الحج: ۵۸/۳؛ الموسوعہ الفقھیہ: ۱۹۴/۳؛ حدود الشریعہ: ۴۰۶/۱؛ ۴۰۶/۱؛ جواہر الکلام: ۳۸۶/۱۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۰۲/۹؛ ریاض المسائل: ۲۶۴/۷؛ مراۃ العقول: ۳۶۲/۱۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳۷۰/۵ ح۱۲۸۸؛ الوافی: ۷۳۸/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۹/۱۲ ح۱۶۶۶۲

[4] تعالیق مبسوطہ: ۱۲۹/۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۱۰/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵۱/۱۰؛ الحج فی الشریعہ: ۲۲/۳؛ فقہ الحج: ۱۳۹/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳۰/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۳۳۱/۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے زندہ حرم میں لایا گیا تو اس کا گوشت بھی حرام ہے اور اس کا روک رکھنا بھی حرام ہے (کیونکہ وہ حرم کا شکار ہے) پھر فرمایا: حرم میں نہ خریدو مگر اس (جنگلی) جانور کا گوشت جو حل میں ذبح کیا گیا ہو اور پھر ذبح کر کے حرم میں لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1665} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :اَلْجَرَادُ مِنَ اَلْبَحْرِ وَ كُلُّ شَيْءٍ أَصْلُهُ مِنَ اَلْبَحْرِ وَ يَكُونُ فِي اَلْبَرِّ وَ اَلْبَحْرِ فَلاَ يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَقْتُلَهُ فَإِنْ قَتَلَهُ فَعَلَيْهِ اَلْفِدَاءُ كَمَا قَالَ اَللَّهُ تَعَالَى.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ٹڈی سمندر (کے جانوروں) میں سے ہے اور ہر وہ چیز جس کی اصل سمندر سے ہو اور رہتی خشکی اور تری میں ہو تو محرم کو اسے قتل نہیں کرنا چاہیے پس اگر اسے قتل کرے اس پر فدیہ (کفارہ) واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1666} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُحْرِمُ يَتَنَكَّبُ اَلْجَرَادَ إِذَا كَانَ عَلَى اَلطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ بُدّاً فَقَتَلَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: محرم کو چاہیے کہ اگر اس کے راستہ میں ٹڈی پڑی ہو تو اس سے بچنے کی کوشش کرے اور اگر (لتاڑے بغیر) کوئی چارہ کار نہ ہو اور اس طرح (مجبوراً) قتل کرے تو اس پر کچھ

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۳۶۷ح ۱۳۱۳؛الوافی:۱۲/۱۱۸؛وسائل الشیعہ :۱۲/۲۳ ح ۱۶۶۷۲؛الاستبصار:۲/۲۱۴ح ۷۳۱؛الکافی:۴/۲۳۳ ح ۴

[2] ملاذ الاخیار:۸/۵۴۳؛منتہی المطلب:۱۲/۱۷۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۰۰؛فقہ الصادقؑ:۱۰/۳۵۰؛مدارک الاحکام:۸/۳۸۸؛براھین الحج:۱۳/۶۴؛کتاب الحج شاھرودی:۳/۳۶۳؛جواہر الکلام:۲۰/۳۰۷؛شرح فروع الکافی مازندرانی:۴/۴۴۳؛مراۃ العقول:۱۷/۸۵

[3] تہذیب الاحکام:۵/۳۶۸ح ۱۶۳۶؛الکافی:۴/۳۹۳ح ۲؛وسائل الشیعہ :۱۲/۴۲۶ح ۱۶۶۸۱؛الوافی:۱۳/۷۲۶؛الفصول المہمہ :۲/۱۹۳

[4] ملاذ الاخیار:۸/۵۲۸؛فقہ الحج:۳/۱۴۶؛کتاب الحج شاھرودی:۳/۴۰؛تفصیل الشریعہ:۱۳/۴۰۵؛جواہر الکلام:۱۸/۲۹۴؛جواہر الکلام فی ثوبہ:۹/۵۰۷؛سند العروۃ کتاب الحج:۳/۲۳

نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1667} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ ذَبَحَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ اَلْحَرَمِ قَالَ (عَلَيْهِ اَلْفِدَاءُ) قَالَ قُلْتُ فَيَأْكُلُهُ قَالَ لاَ قُلْتُ فَيَطْرَحُهُ قَالَ إِذاً يَكُونُ عَلَيْهِ فِدَاءٌ آخَرُ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَصْنَعُ بِهِ قَالَ يَدْفِنُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو ذبح کیا تھا کہ اس پر فدیہ واجب ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ کیا وہ اس کا گوشت کھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا کہ کیا وہ اسے پھینک سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اسے پھینکے گا تو اس پر ایک اور فدیہ واجب ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دفن کر دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1668} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُوسَى اَلْخَشَّابِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ جَعْفَرٍ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا ذَبَحَ اَلْمُحْرِمُ اَلصَّيْدَ فِي غَيْرِ اَلْحَرَمِ فَهُوَ مَيْتَةٌ لاَ يَأْكُلُهُ مُحِلٌّ وَ لاَ مُحْرِمٌ فَإِذَا ذَبَحَ اَلْمُحِلُّ اَلصَّيْدَ فِي جَوْفِ اَلْحَرَمِ فَهُوَ مَيْتَةٌ لاَ يَأْكُلُهُ مُحِلٌّ وَ لاَ مُحْرِمٌ.

---

[1] الکافی: ۳۹۳/۴ ح ۷؛ الوافی: ۷۲۹/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۱۲ ح ۱۶۶۸۶ و ۹۷/۱۳ ح ۱۷۲۷۹

[2] تفصیل الشریعہ: ۳۹۰/۱۳؛ الحج فی الشریعہ: ۴۰/۳؛ مراۃ العقول: ۳۸۷/۱۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۵۹/۲ ح ۲۳۵۶؛ الکافی: ۲۳۳/۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۳۸۷/۵ ح ۱۳۱۹؛ الاستبصار: ۲۱۵/۲ ح ۷۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۱/۱۲ ح ۱۶۶۹۴؛ الوافی: ۱۰۵/۱۲

[4] روضۃ المتقین: ۱۷۲/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۷۱/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۴/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۳۴۷/۸

۞ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی محرم شکار کو ذبح کرے تو نہ محل کھا سکے گا اور نہ محرم بلکہ وہ بمنزلہ مردار کے ہے اور جب کوئی شکار حرم کے اندر ذبح کیا تو وہ مردار ہے جسے نہ محل کھا سکتا ہے اور نہ ہی محرم۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[2]

{1669} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ حَالَ الْمُحْرِمِ ضَيِّقَةٌ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى غَيْرِ شَهْوَةٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمُ شَاةٍ وَ مَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى شَهْوَةٍ فَأَمْنَى فَعَلَيْهِ جَزُورٌ وَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَ مَنْ مَسَّ امْرَأَتَهُ بِيَدِهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ عَلَى شَهْوَةٍ فَعَلَيْهِ دَمُ شَاةٍ وَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَتِهِ نَظَرَ شَهْوَةٍ فَأَمْنَى فَعَلَيْهِ جَزُورٌ وَ مَنْ مَسَّ امْرَأَتَهُ أَوْ لاَزَمَهَا مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ مسمع ابو سیار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو سیار! محرم کی حالت بڑی تنگ ہے پس اگر وہ بغیر شہوت کے اپنی زوجہ کو بوسہ دے تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا لازم ہے اور اگر شہوت سے بوسہ دے اور پھر اسے منی بھی آ جائے تو اس پر اونٹنی کا بچہ ذبح کرنا واجب ہے اور اللہ سے طلب مغفرت کرے اور جو شخص احرام کی حالت میں اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھوئے تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے اور اگر شہوت کے بغیر اسے چھوئے یا گلے لگائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1670} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ النَّضْرِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ وَ حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: (لَيْسَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَ لاَ يُزَوِّجَ فَإِنْ تَزَوَّجَ أَوْ زَوَّجَ مُحِلاًّ فَتَزْوِيجُهُ بَاطِلٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرم کے لئے اپنی ترویج کرنا یا کسی کی تزویج کرنا جائز نہیں ہے اور اگر وہ اپنی تزویج

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۷۷ ح ۱۳۱۶؛ الاستبصار: ۲/۲۱۴ ح ۷۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۳۲ ح ۱۶۶۹۷؛ الوافی: ۱۳/۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۳۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۳۴۵؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۳۵؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/۲۲۵؛ حدود الشریعہ: ۲۵۵؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۴۹۲

[3] الکافی: ۴/۳۷۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۲۶ ح ۱۱۲۱؛ الاستبصار: ۲/۱۹۱ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۳۴ ح ۱۶۷۰۳؛ الوافی: ۱۳/۶۹۴

[4] مراۃ العقول: ۱۷/۳۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۸/۲۴۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۵۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۸۰

کرے یا کسی کی تزویج کرے تو اس کی تزویج باطل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1671} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَمَسَّ شَيْئاً مِنَ اَلطِّيبِ وَ أَنْتَ مُحْرِمٌ وَ لاَ مِنَ اَلدُّهْنِ وَ اِتَّقِ اَلطِّيبَ وَ أَمْسِكْ عَلَى أَنْفِكَ مِنَ اَلرِّيحِ اَلطَّيِّبَةِ وَ لاَ تُمْسِكْ عَلَيْهَا مِنَ اَلرِّيحِ اَلْمُنْتِنَةِ فَإِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَتَلَذَّذَ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَ اِتَّقِ اَلطِّيبَ فِي زَادِكَ فَمَنِ اُبْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُعِدْ غُسْلَهُ وَ لْيَتَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ بِقَدْرِ مَا صَنَعَ وَ إِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَيْكَ مِنَ اَلطِّيبِ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ اَلْمِسْكُ وَ اَلْعَنْبَرُ وَ اَلْوَرْسُ وَ اَلزَّعْفَرَانُ غَيْرَ أَنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَلْأَدْهَانُ اَلطَّيِّبَةُ إِلاَّ اَلْمُضْطَرَّ إِلَى اَلزَّيْتِ أَوْ شِبْهِهِ يَتَدَاوَى بِهِ).

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احرام کی حالت میں کسی خوشبو کو نہ چھوؤ اور نہ ہی گھی کو چھوؤ اور (اپنے طعام میں) خوشبو نہ ملاؤ اور اگر کہیں سے خوشبو آ رہی ہو تو ناک پر کوئی چیز رکھ لو مگر بدبو سے ناک پر کچھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محرم کو خوشبو سے لطف اندوز نہیں ہونا چاہیے اور اپنے زادسفر میں بھی خوشبو سے اجتناب کرو اور اگر کوئی شخص اس قسم کی کسی چیز میں مبتلا ہو جائے تو اسے دھوڈالے اور اپنے کئے پر اپنی طاقت کے مطابق صدقہ دے اور چار قسم کی خوشبو تم پر حرام ہے: کستوری، عنبر، ورس اور زعفران البتہ خوشبو دار تیل محرم کے لئے مکروہ ہیں سوائے مجبور کے لئے جو زیتون یا اس جیسی کسی چیز کو دوائی کے طور پر استعمال کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۳۳۰ح ۱۱۲۸؛من لایحضرہ الفقیہ:۲/۳۶۱ح ۲۷۰۹و۲۷۱۰؛الاستبصار:۲/۱۹۳ح ۶۴۷؛مستدرک الوسائل:۹/۲۰۸ح ۱۰۶۸۸؛وسائل الشیعہ:۱۲/۳۶ح ۱۶۷۰۶؛الوافی:۱۳/۶۷۵

[2] ملاذ الاخیار:۸/۲۴۵؛موسوعہ احکام الاطفال:۵/۳۱۵؛منتھی المطلب:۱۲/۱۹۹؛فقہ الحج:۳/۲۰۹؛ذخیرۃ المعاد:۲/۵۸۹؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۶/۵۴۴؛نظام النکاح فی الشریعہ:۲۲۳؛تفصیل الشریعہ کتاب الحج:۳/۳۶۱؛لوامع صاحبقرانی:۷/۲۷؛سداد العباد:۲۹۳؛مستمسک العروۃ:۱۴/۴۸۴

[3] تہذیب الاحکام:۵/۳۰۴ح ۱۰۳۹؛وسائل الشیعہ:۱۲/۴۴۴ح ۱۶۷۳۱؛الوافی:۱۲/۶۱۵

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۱۹۹؛ براھین الحج: ۱۳/۹۲؛ حدود الشریعہ: ۴۸۶؛ فقہ الحج: ۳/۲۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۱۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۲۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۱۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۲۵؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۴/۲۴؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/۲۹۰؛ مصباح الھدیٰ: ۱۲/۵۳۹؛التھذیب فی مناسک العمرۃ:۲/۲۷۴

{1672} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَدَّهِنْ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تُحْرِمَ بِدُهْنٍ فِيهِ مِسْكٌ وَ لاَ عَنْبَرٌ مِنْ أَجْلِ رَائِحَةٍ تَبْقَى فِي رَأْسِكَ بَعْدَ مَا تُحْرِمُ وَ ادَّهِنْ بِمَا شِئْتَ مِنَ الدُّهْنِ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تُحْرِمَ فَإِذَا أَحْرَمْتَ فَقَدْ حَرُمَ عَلَيْكَ الدُّهْنُ حَتَّى تُحِلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب احرام باندھنے کا ارادہ ہوتو کوئی ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو کیونکہ احرام باندھنے کے بعد اس کی خوشبو تمہارے سر میں باقی رہ جائے گی اور اس کے علاوہ احرام باندھتے وقت جو چاہو تیل لگاؤ پس جب احرام باندھو تو محل ہونے تک ہر قسم کا تیل لگانا حرام ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1673} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا أَحْرَمْتَ فَعَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ ذِكْرِ اللَّهِ وَ قِلَّةِ الْكَلاَمِ إِلاَّ بِخَيْرٍ فَإِنَّ تَمَامَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَنْ يَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَهُ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَ لاَ فُسُوقَ وَ لاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ فَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَ الْفُسُوقُ الْكَذِبُ وَ السِّبَابُ وَ الْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لاَ وَ اللَّهِ وَ بَلَى وَ اللَّهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم احرام باندھو تو تم پر تقوائے خداوندی اور اس کا ذکر اور سوائے خیر وخوبی کے عام حالات میں قلت کلام لازم ہے کیونکہ حج وعمرہ کی تمامیت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے سوائے خیر وخوبی کے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''پس جو ان میں حج بجالانے کا فیصلہ کرے تو پھر حج کے دوران ہمبستری نہ ہو اور نہ فسق وفجور اور نہ لڑائی جھگڑا۔ (البقرۃ:۱۹۷)'' پس رفث سے جماع، فسوق سے جھوٹ اور گالی اور جدال سے آدمی کا قول واللہ

[1] الکافی: ۴/۳۲۹ح۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۱۰ح۲۵۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۰۳ح۱۰۳۲؛ الاستبصار: ۲/۱۸۱ح۶۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۵۸ح۱۶۷۷۳؛ الوافی: ۱۲/۵۱۹؛ علل الشرائع: ۲/۴۵۱؛ بحار الانوار: ۹۶/۱۶۷

[2] الحج فی الشریعہ: ۳/۴۱۵؛ سداد العباد: ۲۹۷؛ کتاب الحج گلپایگانی: ۲/۱۷۰؛ براھین الحج: ۳/۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۵۹۰؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/۳۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۱۸۵؛ ریاض المسائل: ۶/۲۹۲؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۷۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۶۷؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۴۸؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۹۵

وبلی واللہ (یعنی خدا کے نام کی قسم کھانا) مراد ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1674} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُحْرِمُ لاَ يَكْتَحِلُ إِلاَّ مِنْ وَجَعٍ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ تَكْتَحِلَ وَ أَنْتَ مُحْرِمٌ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ يُوجَدُ رِيحُهُ فَأَمَّا لِلزِّينَةِ فَلاَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرم سرمہ نہ لگائے مگر یہ کہ آنکھ میں درد ہو۔

پھر فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ تم حالت احرام میں ایسا سرمہ لگاؤ جس میں خوشبو نہ ہو البتہ زینت کے لئے نہ لگاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1675} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَلْبَسْ ثَوْباً لَهُ أَزْرَارٌ وَ أَنْتَ مُحْرِمٌ إِلاَّ أَنْ تَنْكُسَهُ وَ لاَ ثَوْباً تَدَرَّعُهُ وَ لاَ سَرَاوِيلَ إِلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ لَكَ إِزَارٌ وَ لاَ خُفَّيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَكَ نَعْلاَنِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احرام کی حالت میں بٹن والا کپڑا نہ پہنو اور اگر ایسا کرو تو پھر اسے اوندھا کر دو اور نہ ہی قمیض پہنو اور نہ ہی شلوار مگر یہ کہ تمہارے پاس تہمند نہ ہو اور نہ ہی موزہ پہنو مگر یہ کہ تمہارے پاس جوتا نہ ہو۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۹۶/۵ ح ۱۰۰۳؛ الکافی: ۴/ ۳۳۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۶۳ ح ۱۶۷۸۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۱۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۸۹/۲ الوافی: ۱۳/ ۶۶۵؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۴۲۷

[2] ملاذ الاخیار: ۱۸۲/۸؛ کتاب الحج قمی: ۳۸۲/۲؛ براھین الحج: ۳/ ۱۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۸۹/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۳۶۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱۱۶/۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۳۴۱؛ جواہر الکلام: ۳۵۶/۱۸؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۳۴۰

[3] الکافی: ۴/ ۳۵۷ ح ۵؛ الوافی: ۱۲/ ۶۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۴۶۸ ح ۱۶۷۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۳۰۲/۵ ح ۱۰۲۸ (مختصر)

[4] براھین الحج: ۳/ ۱۱۳؛ فقہ الحج: ۳/ ۲۷۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶۱۵/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۴۳۰؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۳۳۵؛ تنقیح مبانی الحج: ۷/ ۳۰۴؛ الحج فی الشریعہ: ۳/ ۴۰۰؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/ ۳۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۹۳؛ مراۃ العقول: ۴/ ۳۵۷

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۴۰ ح ۲۶۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۶۹/۵ ح ۲۲۷؛ الکافی: ۴/ ۳۴۰ ح ۹؛ الوافی: ۱۲/ ۵۶۷ و ۵۷۶؛ وسایل الشیعہ: ۱۲/ ۴۷۳ ح ۱۶۸۱۵؛ الفصول المہمہ: ۱۹۵/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۲۴۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1676} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ تُصِيبُ ثَوْبَهُ اَلْجَنَابَةُ قَالَ لاَ يَلْبَسُهُ حَتَّى يَغْسِلَهُ وَإِحْرَامُهُ تَامٌّ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم کے کپڑے کو جنابت (منی) لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اسے دھو نہ لے اسے نہ پہنے اور (اگر پہن لے تو پھر) اس کا احرام تام اور مکمل ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1677} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ قَمِيصُهُ فَقَالَ يَنْزِعُهُ وَ لاَ يَشُقُّهُ وَ إِنْ كَانَ لَبِسَهُ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ شَقَّهُ وَأَخْرَجَهُ مِمَّا يَلِي رِجْلَيْهِ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے قمیض پہنے ہوئے احرام باندھا تھا تو وہ اسے اتار دے اور اسے نہ پھاڑے اور اس نے احرام باندھنے کے بعد پہنی ہے تو پھر اسے پھاڑ کر پاؤں سے باہر نکالے۔[4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۴/۴۰۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۶۷؛ فقہ الحج: ۳/۲۵۷؛ جواہر الکلام: ۱۸/۲۴۶؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۸۱۴؛ حدود الشریعہ: ۶۲۴؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۲۸؛ شرح العروۃ: ۲۸/۲۰۷؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳/۳۵۲؛ براھین الحج: ۳/۱۱۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۱۴۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۳۷؛ منتھی المطلب: ۱۰/۲۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۱۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۴۴۷؛ التہذیب فی مناسک: ۲/۲۹۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۲۲

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۴۱ ح ۲۶۲۴؛ الوافی: ۱۲/۵۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۷۶ ح ۱۶۸۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۴۸

[3] روضۃ المتقین: ۴/۴۰۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۷۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۲۹۹؛ فقہ الحج: ۳/۱۲۱؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۴۲۸؛ سداد العباد: ۲۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵/۱۵۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۴۶۸

[4] تہذیب الاحکام: ۵/۷۲ ح ۲۳۸؛ الکافی: ۴/۳۴۸ ح ۱؛ الوافی: ۱۲/۵۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۸۸ ح ۱۶۸۶۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1678} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَرَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِامْرَأَةٍ مُتَنَقِّبَةٍ وَ هِيَ مُحْرِمَةٌ فَقَالَ أَحْرِمِي وَ أَسْفِرِي وَ أَرْخِي ثَوْبَكِ مِنْ فَوْقِ رَأْسِكِ فَإِنَّكِ إِنْ تَنَقَّبْتِ لَمْ يَتَغَيَّرْ لَوْنُكِ فَقَالَ رَجُلٌ إِلَى أَيْنَ تُرْخِيهِ فَقَالَ تُغَطِّي عَيْنَيْهَا قَالَ قُلْتُ يَبْلُغُ فَمَهَا قَالَ نَعَمْ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْمُحْرِمَةُ لاَ تَلْبَسُ الْحُلِيَّ وَ لاَ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَاتِ إِلاَّ صِبْغٌ لاَ يَرْدَعُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار امام محمد باقر علیہ السلام ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو محرمہ تھی مگر اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: احرام باندھ اور چہرہ کھلا رکھ البتہ سر کے اوپر سے کپڑا لٹکا لے کیونکہ اگر تو نقاب اوڑھے گی تو تیرا رنگ متغیر نہیں ہوگا۔

ایک شخص نے عرض کیا: کہاں تک کپڑا لٹکائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو چھپا لے

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: چاہے اس کے منہ تک پہنچ جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرمہ عورت (زینت کے لئے) زیور اور رنگدار کپڑے نہ پہنے سوائے اس (ہلکے) رنگ کے جس میں خوشبو باقی نہ ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۳۲۶؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۸۰۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۳۰۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۴۶۳؛ منتھی المطلب: ۱۰/۲۷۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۷۷؛ معتمد العروۃ: ۲/۵۶۱؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/۴۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۱/۴۲۶؛ کتاب الحج گلپائیگانی: ۲۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۴/۴۴۳؛ سداد العباد: ۲۹۰؛ ماوراالفقہ: ۲/۳۲۶

[2] الکافی: ۴/۳۴۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۷۴ ح ۲۴۵؛ الوافی: ۱۲/۵۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۹۴ ح ۱۶۸۷۸ و ۴۹۶ ح ۱۶۸۸۷

[3] فقہ الصادقؑ: ۱۱/۶۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/۲۴۸؛ نہایۃ التقریر: ۲۶۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۲۰۰؛ فقہ الحج: ۳/۳۸۶؛ التہذیب فی مناسک: ۲/۳۲۳؛ براھین الحج: ۳/۱۵۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۲۵۲؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۸۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۸۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/۱۸؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۹۱؛ ملاذ الاخبار: ۷/۳۳۱

{1679} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ يَجِدُ اَلْبَرْدَ فِي أُذُنَيْهِ يُغَطِّيهِمَا قَالَ لاَ.

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم جسے کانوں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے تو کیا وہ ان کو ڈھانپ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1680} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُحْرِمَةُ لاَ تَتَنَقَّبُ لِأَنَّ إِحْرَامَ اَلْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامَ اَلرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت نقاب نہ اوڑھے کیونکہ عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے اور مرد کا احرام اس کے سر میں ہوتا ہے (لہٰذا مرد سر نہ ڈھانپے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن یا موثق ہے۔[4]

{1681} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ بَأْسَ بِالْقُبَّةِ عَلَى اَلنِّسَاءِ وَاَلصِّبْيَانِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَلاَ يَرْتَمِسُ اَلْمُحْرِمُ فِي اَلْمَاءِ وَلاَ اَلصَّائِمُ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں اور بچوں کے لئے احرام کی حالت میں قبہ (بنانے میں) کوئی حرج نہیں ہے اور

---

[1] الکافی: ۴/۳۴۹ح ۴؛ الوافی: ۱۲/۶۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۰۵ح۱۶۹۱۵؛ هدایۃ الامہ: ۵/۲۵۴

[2] مراۃ العقول: ۱۷/۳۰۰؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۴۶۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۵۷۰؛ فقہ الحج: ۳/۳۸۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۴۴؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۴؛

[3] الکافی: ۴/۳۴۵ح ۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۴۲ح ۲۶۲۷؛ الوافی: ۱۲/۵۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۰۵ح۱۶۹۱۶؛ مستدرک الوسائل: ۹/۲۲۴ح ۱۰۴۷۷؛ المقنع: ۴۴۵؛ هدایۃ الامہ: ۵/۲۵۲

[4] فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۵۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۲۱۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/۲۴۴؛ روضۃ المتقین: ۴/۴۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۵۷۲؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۰۲؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۸۲؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۴۵۳؛ حدود الشریعہ: ۶۸۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۱۹؛ مراۃ العقول: ۱۷/۲۹۲

محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے اور نہ ہی روزہ دار لگائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1682} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ بُدّاً فَلْيَحْتَجِمْ وَ لاَ يَحْلِقُ مَكَانَ الْمَحَاجِمِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا محرم پچھنے لگوا سکتا ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ کوئی خاص مجبوری ہو اور (اس صورت میں بھی) اس جگہ کے بال نہ منڈوائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1683} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لاَ يَأْخُذِ الْمُحْرِمُ مِنْ شَعْرِ الْحَلاَلِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرم کسی محل کے بال نہ لے (یعنی نہ کاٹے نہ مونڈھے)۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [6]

---

[1] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲/۵۴۳ح ۱۰۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۱۲ح ۱۰۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۰۹ح ۱۶۹۲۸ و ۱۲/۵۱۹ح ۱۶۹۶۷؛ الاستبصار: ۲/۸۴ح ۲۵۹

[2] روضۃ المتقین: ۴/۷۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۰۷؛ منتھی المطلب: ۱۲/۸۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/۳۴۳؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۵۰۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۲۹۵؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۲۵۷؛ تفصیل الشریعہ: کتاب الحج: ۳/۲۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۸/۲۱۴

[3] الکافی: ۴/۳۶۰ح ۱؛ الوافی: ۱۲/۶۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۱۲ح ۱۶۹۴۰

[4] تعالیق مبسوطہ: ۷/۲۶۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۹؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۷/۳۱۹

[5] تہذیب الاحکام: ۵/۳۴۰ح ۱۱۷۹؛ الکافی: ۴/۳۶۱ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۱۵ح ۱۶۹۵۱؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲/۳۵۷ح ۲۶۹۶؛ الوافی: ۱۲/۶۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۵۷

[6] ملاذ الاخیار: ۸/۲۷۰؛ منتھی المطلب: ۱۲/۲۵۸؛ حدود الشریعہ: ۳۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۵۵۶؛ روضۃ المتقین: ۴/۴۴۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۱۷؛ مراۃ العقول: ۱۷/۳۲۲

{1684} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أُظَلِّلُ وَ أَنَا مُحْرِمٌ قَالَ لاَ قُلْتُ فَأُظَلِّلُ وَ أُكَفِّرُ قَالَ لاَ قُلْتُ فَإِنْ مَرِضْتُ قَالَ ظَلِّلْ وَ كَفِّرْ ثُمَّ قَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ مَا مِنْ حَاجٍّ يَضْحَى مُلَبِّياً حَتَّى تَغِيبَ اَلشَّمْسُ إِلاَّ غَابَتْ ذُنُوبُهُ مَعَهَا.

❂ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا میں احرام کی حالت میں اپنے اوپر سایہ کرسکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: میں سایہ کروں تو کیا اس کا کفارہ ادا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں

پھر عرض کیا: اگر میں مریض ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سایہ کرو اور کفارہ دو۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص غروب آفتاب تک برابر دھوپ میں تلبیہ کہے تو سورج کے ڈوبنے کے ساتھ ہی اس کے گناہ غائب ہوجاتے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1685} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَمْشِيَ تَحْتَ ظِلِّ اَلْمَحْمِلِ فَكَتَبَ نَعَمْ قَالَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اَلظِّلاَلِ لِلْمُحْرِمِ مِنْ أَذَى مَطَرٍ أَوْ شَمْسٍ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْدِيَ شَاةً وَ يَذْبَحَهَا بِمِنًى.

❂ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی طرف لکھا کہ کیا محرم کے لئے جائز ہے کہ وہ محمل کے سائے کے نیچے چلے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۵۲ح ۲۶۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۳ح۱۰۷۵؛ الوافی: ۱۲/۶۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۱۶ح۱۶۹۵۵؛ علل الشرائع: ۲/۴۵۲؛ بحارالانوار: ۹۶/۱۷۸

[2] روضۃ المتقین: ۴/۴۳۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۰۳؛ سندالعروۃ کتاب الحج: ۳/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۲؛ فقہ الحج: ۳/۲۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳/۳۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۸/۲۱۶

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے محرم کے لئے سایہ کرنے کے بارے میں پوچھا جسے دھوپ یا گرمی اذیت دے؟

چنانچہ میں سن رہا تھا کہ آپ علیہ السلام نے اسے ایک بکری بطور فدیہ منی میں ذبح کرنے کا حکم دیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1686} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَكُونُ بِهِ الْجُرْحُ فَيَتَدَاوَى بِدَوَاءٍ فِيهِ زَعْفَرَانٌ قَالَ إِنْ كَانَ الْغَالِبَ عَلَى الدَّوَاءِ فَلاَ وَإِنْ كَانَتِ الْأَدْوِيَةُ الْغَالِبَةَ عَلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ.

❁ عمران حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر محرم آدمی زخمی ہو جائے تو کیا وہ دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں زعفران ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر زعفران غالب ہو تو پھر نہیں کر سکتا ہے اور اگر دوسرے اجزائے ادویہ غالب ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی محرم بیمار ہو جائے تو وہ ہر اس چیز سے علاج کر سکتا ہے جو وہ احرام کی حالت میں کھا سکتا ہے۔[5] (واللہ اعلم)

{1687} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُحْرِمِ كَيْفَ يَحُكُّ رَأْسَهُ قَالَ بِأَظَافِيرِهِ مَا لَمْ يُدْمِ أَوْ يَقْطَعِ الشَّعْرَ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم کے سر میں کھجلی ہو تو وہ کس طرح

---

[1] الکافی: ۳۵۱/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳۱۱/۵ ح ۱۰۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۵۲۴/۱۲ ح ۱۶۹۷۵ و ۱۵۵/۱۳ ح ۱۷۴۶۷؛ الوافی: ۶۰۲/۱۲

[2] مراۃ العقول: ۳۰۳/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۹۸/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۱۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۷/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۲/۸

[3] الکافی: ۳۵۹/۴ ح ۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۳۹/۲ ح ۲۶۵۴؛ الوافی: ۶۲۷/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵۲۷/۱۲ ح ۱۶۹۸۶؛

[4] منتھی المطلب: ۷۸۶/۱۲؛ الحج فی الشریعہ: ۲۵۷/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴۲۹/۱۰؛ فقہ الحج: ۲۴۹/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۹۲/۲؛ کتاب الحج شاھرودی: ۱۱۴/۳ روضۃ المتقین: ۴۱۹/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۸۹/۷

[5] الکافی: ۳۵۸/۴ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۴۹/۲ ح ۱۰۳۹؛ الوافی: ۶۲۷/۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵۲۷/۱۲ ح ۱۶۹۸۴

کھجلے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ناخنوں سے بشرطیکہ خون نہ نکالے اور بال نہ کاٹے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1688} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ اَلْمُحْرِمِ تَطُولُ أَظْفَارُهُ قَالَ لاَ يَقُصُّ شَيْئاً مِنْهَا إِنِ اِسْتَطَاعَ فَإِنْ كَانَتْ تُؤْذِيهِ فَلْيَقُصَّهَا وَ يُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ ظُفُرٍ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم ہے جس کے ناخن بہت بڑھ گئے ہیں تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک ممکن ہو انہیں نہ کاٹے البتہ اگر اسے تکلیف دیتے ہوں تو پھر انہیں کاٹ ڈالے مگر ہر ہر ناخن کے عوض مٹھی بھر طعام کسی مسکین کو کھلائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1689} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُحْرِمُ يُلْقِي عَنْهُ اَلدَّوَابَّ كُلَّهَا إِلاَّ اَلْقَمْلَةَ فَإِنَّهَا مِنْ جَسَدِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُحَوِّلَ قَمْلَةً مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ فَلاَ يَضُرُّهُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرم ہر قسم کے جاندار کو اپنے جسم سے دور پھینک سکتا ہے (جیسے مچھر یا کیڑے مکوڑے وغیرہ) سوائے جوں کے کیونکہ وہ اس کے جسم میں سے ہے البتہ اگر اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا چاہے تو اس میں کوئی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۱۳ ح ۱۰۷۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۲۹ ح ۱۰۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۵۳۳ ح ۱۷۰۰۴؛ الوافی: ۱۲/ ۶۶۰

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۲۱۶؛ الحج فی الشریعہ: ۳/ ۵۴۰؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۳۵۱؛ حدود الشریعہ: ۱۱/ ۳؛ منتھی المطلب: ۱۲/ ۱۰۹؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/ ۳۳۰؛ جواہر الکلام: ۱۸/ ۳۸۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۲۶۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/ ۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۵۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/ ۲۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۱۴ ح ۱۰۸۳؛ الکافی: ۴/ ۳۶۰ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۵۷ ح ۲۶۹۱؛ الوافی: ۱۲/ ۲۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۵۳۸ ح ۱۷۰۱۶

[4] ملاذ الاخیار: ۸/ ۲۱۸؛ فقہ الحج: ۳/ ۳۰۷؛ منتھی المطلب: ۱۲/ ۱۰۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/ ۳۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/ ۶۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/ ۲۲۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۵۹۴؛ الحج فی الشریعہ: ۳/ ۵۵۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/ ۲۸۲؛ التہذیب فی مناسک: ۲/ ۳۳۶؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۳۶۸؛ روضۃ المتقین: ۴/ ۴۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/ ۶۱۵

حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1690} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ أَلْقَى الْمُحْرِمُ الْقُرَادَ عَنْ بَعِيرِهِ فَلاَ بَأْسَ وَلاَ يُلْقِي الْحَلَمَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر محرم اپنے اونٹ سے چیچڑی کو دور پھینک دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر چمڑے کے کیڑے کو نہ پھینکے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1691} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَا يَخَافُ الْمُحْرِمُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ السِّبَاعِ وَ الْحَيَّاتِ وَ غَيْرِهَا فَلْيَقْتُلْهُ وَ إِنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلاَ تُرِدْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز از قسم درندہ اور سانپ وغیرہ جس سے محرم کو اپنی جان کا خطرہ ہو تو وہ بے شک اسے مار دے لیکن اگر وہ چیز تمہارا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۶۰ ح ۲۷۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۳۶ ح ۱۱۶۱؛ الوافی: ۱۲/۶۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۴۰ ح ۱۷۰۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۶۱؛ المقنع: ۲۳۹

[2] روضۃ المتقین: ۴/۴۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۲۳؛ براھین الفقہا: ۳/۱۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۷۴؛ منتھی المطلب: ۱۲/۱۱۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۱۶۳؛ جامع المقاصد: ۳/۳۰۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۳۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۵۶۲؛ ریاض المسائل: ۶/۲۸۹؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۳۸۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱۲/۵۶۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۳۶۴ ح ۲۷۱۹؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۳۸ ح ۱۱۶۷؛ الوافی: ۱۲/۶۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۴۲ ح ۱۷۰۲۸

[4] روضۃ المتقین: ۴/۴۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۶۳۲؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۱۹۷؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/۳۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۴۷۴؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۳۹۲؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۶۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۶۳۳

[5] تہذیب الاحکام: ۵/۳۶۵ ح ۱۲۷۲؛ الکافی: ۴/۳۶۳ ح ۱؛ الاستبصار: ۲/۲۰۸ ح ۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۴۴ ح ۱۷۰۳۵؛ الوافی: ۱۳/۷۰۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۹۶؛ ھدایۃ الامہ ۵/۲۶۲؛

[6] ملاذ الاخیار: ۸/۳۲۲؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۴۴؛ منتھی المطلب: ۱۲/۱۴۸؛ حدود الشریعہ: ۵۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۳۷؛ ریاض المسائل: ۷/۲۶۹؛ مناھج الاخبار: ۳/۴۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۸؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۳۹۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۲۹؛

{1692} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَنْبُتُ فِي الْحَرَمِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلاَّ مَا أَنْبَتَّهُ أَنْتَ وَ غَرَسْتَهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جو حرم میں خود بخود اُگے (جیسے گھاس اور درخت وغیرہ) تو وہ تمام لوگوں پر حرام ہے البتہ جو چیز تم خود اگاؤ یا جسے تم خود گاڑو (تو وہ حلال ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1693} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَ لاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَ لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا وَ لاَ تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلاَّ الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِلْقَبْرِ وَ الْبُيُوتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلاَّ الْإِذْخِرَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس دن سے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا ہے اس دن سے مکہ کو حرم قرار دیا ہے لہٰذا وہ خدا کے حرام قرار دینے سے قیامت تک حرام ہے پس نہ تو اس کے شکار کو بھگایا جاسکتا ہے، نہ اس کے درخت کو کاٹا جاسکتا ہے اور نہ اسے خالی چھوڑا جاسکتا ہے اور اس کا لقطہ جائز نہیں ہوتا مگر اس کے ڈھونڈنے والے کے لئے۔

عباس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سوائے اذخر کے کیونکہ وہ قبروں اور گھروں کے لئے ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں سوائے اذخر کے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۳۸۰ ح ۱۳۲۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۵۴ ح ۲۳۴۲؛ الوافی: ۱۳/۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۵۳ ح ۱۷۰۶۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۹۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۶۳

[2] فقہ الصادقؑ: ۱۱/۴۴؛ منتھی المطلب: ۱۲/۱۲۵؛ سدادلعباد: ۳۸۳؛ جواہر الکلام: ۱۸/۴۱۳؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۹؛ شرح العروۃ: ۲۸/۵۱۸؛ المعتمد: ۴/۲۶۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۳۰۶؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۵۷۵؛ مفاتیح الشرائع: ۳۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۸/۳۵۰؛ روضۃ المتقین: ۴/۱۶۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۲۶۲

[3] الکافی: ۴/۲۲۵ ح ۳؛ الوافی: ۱۲/۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۵۷ ح ۱۷۰۷۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۶۰۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۱۰۵؛ بحار الانوار: ۲۱/۱۳۵؛ عوالی اللئالی: ۱/۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۹/۳۴۴ ح ۱۰۸۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۴۶ ح ۲۳۱۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{1694} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ شَجَرَةٍ أَصْلُهَا فِي الْحَرَمِ وَ فَرْعُهَا فِي الْحِلِّ فَقَالَ حُرِّمَ فَرْعُهَا لِمَكَانِ أَصْلِهَا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ أَصْلَهَا فِي الْحِلِّ وَ فَرْعَهَا فِي قَالَ حُرِّمَ أَصْلُهَا لِمَكَانِ فَرْعِهَا

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس درخت کا کاٹنا کیسا ہے جس کی جڑ تو حرم کے اندر ہو مگر شاخ حل میں ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی جڑ کی وجہ سے اس کی شاخ کا کاٹنا بھی حرام ہوگا

میں نے عرض کیا: اور اگر اس کی جڑ حل میں ہو اور شاخ حرم میں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی شاخ کی وجہ سے اس کی جڑ بھی حرام ہوگی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1695} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: الْمَحْصُورُ غَيْرُ الْمَصْدُودِ وَ قَالَ الْمَحْصُورُ هُوَ الْمَرِيضُ وَ الْمَصْدُودُ هُوَ الَّذِي يَرُدُّهُ الْمُشْرِكُونَ كَمَا رَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابَهُ لَيْسَ مِنْ مَرَضٍ وَ الْمَصْدُودُ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَ الْمَحْصُورُ لاَ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محصور مصدور کا غیر ہوتا ہے اور محصود وہ ہے جو بیماری کی وجہ سے رک جائے اور مصدود

---

[1] الحج فی الشریعہ: ۳/۶۷۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۳۰۷؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۲۳۸؛ زاد المعاد: ۳/۱۰۸۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۴۱۷؛ مراۃ العقول: ۱۷/۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۸/۴۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۶؛ روضۃ المتقین: ۴/۱۳۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۲۳۰

[2] تہذیب الاحکام: ۵/۳۷۹ ح ۱۳۲۱؛ الکافی: ۴/۲۳۱ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۵۴ ح ۲۳۴۱؛ الوافی: ۱۲/۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۵۵۹ ح ۱۷۰۸۲؛ علل الشرائع: ۲/۴۵۳؛ بحار الانوار: ۹۶/۱۵۳

[3] ملاذ الاخیار: ۸/۳۴۸؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۹؛ شرح العروۃ: ۲۸/۵۱۹؛ منتھی المطلب: ۱۲/۱۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۷۳؛ تذکرۃ الفقہا: ۷/۳۷۲؛ براھیس الحج: ۳/۱۸۱؛ جواہر الکلام: ۱۸/۴۱۳؛ سداد العباد: ۳۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۹۵؛ فقہ الحج: ۳/۳۹۹؛ روضۃ المتقین: ۴/۱۶۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۲۶۲

وہ ہے جسے مشرک (دشمن) اس طرح روک دیں جس طرح انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا مصدود کے لئے عورتیں حلال ہوتی ہیں جبکہ محصور کے لئے حلال نہیں ہوتی ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1696} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنِّي لاَ أَخْلُصُ إِلَى ٱلْحَجَرِ ٱلْأَسْوَدِ فَقَالَ إِذَا طُفْتَ طَوَافَ ٱلْفَرِيضَةِ فَلاَ يَضُرُّكَ.

❂ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں (طواف کرتے ہوئے) حجر اسود تک نہیں پہنچ پاتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب فریضہ طواف ادا کرلو تو پھر کوئی ضرر وزیاں نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1697} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْخِصْيَانِ وَ ٱلْمَرْأَةِ ٱلْكَبِيرَةِ أَ عَلَيْهِمْ طَوَافُ ٱلنِّسَاءِ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِمُ ٱلطَّوَافُ كُلِّهِمْ.

❂ حسین بن علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خصیوں اور بوڑھی عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر بھی طواف النساء واجب ہے؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۵۱۴ح ۳۱۰۴؛ الکافی: ۴/۳۶۹ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۴۲۳ح ۱۴۶۷؛ تفسیر نورالثقلین: ۵/۶۹؛ معانی الاخبار: ۲۲۲؛ بحارالانوار: ۹۶/۳۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۱۷۷ح ۱۷۵۲۱

[2] روضۃ المتقین: ۵/۲۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۳۲۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۴۹؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/۳۸۵؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۳۴۴؛ منتھی المطلب: ۱۳/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۲۶۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۴۹۶؛ شرح مازندرانی: ۵/۸۶؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۸۵؛ جواہرالکلام: ۲۰/۱۱۲؛ مسالک الافہام: ۲/۱۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۸/۳۴۴

[3] الکافی: ۴/۴۰۵ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۰۳ح ۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۲۶ح ۱۷۸۵۸؛ الوافی: ۱۳/۸۱۹

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۱۹؛ منتھی المطلب: ۱۰/۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۸۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں سب پر یہ طواف واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1698} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَوْ لاَ مَا مَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى النَّاسِ مِنْ طَوَافِ النِّسَاءِ لَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ وَ لَيْسَ يَحِلُّ لَهُ أَهْلُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ نے لوگوں پر طواف النساء کے ذریعے احسان نہ کیا ہوتا تو آدمی (حاجی) اس حال میں واپس اپنے گھر لوٹتا کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہوتی۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1699} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَنَوْتَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَ احْمَدِ اللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكَ ثُمَّ اسْتَلِمِ الْحَجَرَ وَ قَبِّلْهُ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تُقَبِّلَهُ فَاسْتَلِمْهُ بِيَدِكَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَسْتَلِمَهُ بِيَدِكَ فَأَشِرْ إِلَيْهِ وَ قُلِ: اللَّهُمَّ أَمَانَتِي أَدَّيْتُهَا وَ مِيثَاقِي تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوَافَاةِ اللَّهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتَابِكَ وَ عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ وَ بِاللاَّتِ وَ الْعُزَّى وَ عِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَ عِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعَى مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَ هَذَا كُلَّهُ فَبَعْضَهُ وَ قُلِ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَ فِيمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِي فَاقْبَلْ مَسْحَتِي وَ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

---

[1] الکافی: ۴/۵۱۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۵۵ ح ۸۶۴؛ الوافی: ۱۴/۱۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۲۹۸ ح ۱۷۷۹۰؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۰۷

[2] مراۃ العقول: ۱۸/۲۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۹/۲۶۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۰۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۲۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۳۶۷؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۳۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۶۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۴۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۹/۲۶۰؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۳۸۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۶۵۶؛ براھین الحج: ۴/۱۲۲

[3] الکافی: ۴/۵۱۳ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۲۹۸ ح ۱۷۷۹۱؛ الوافی: ۱۴/۱۲۳۰

[4] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۴۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۰۳؛ شرح العروۃ: ۲۹/۳۵۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۰

مِنَ ٱلْكُفْرِ وَ ٱلْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ ٱلْخِزْيِ فِي ٱلدُّنْيَا وَ ٱلْآخِرَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم جب حجر اسود کے قریب جاؤ تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور اللہ سے قبولیت اعمال کی دعا کرو اور پھر حجر اسود کو ہاتھ لگاؤ اور بوسہ دو اور اگر بوسہ نہ دے سکو تو صرف ہاتھ سے ہی اسے چھولو اور اگر ہاتھ سے بھی نہ چھو سکو تو صرف اس کی طرف اشارہ ہی کر دو اور یہ دعا پڑھو:[1]

اَللّٰهُمَّ أَمَانَتِي أَدَّيْتُهَا وَمِيثَاقِي تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ ٱلطَّاغُوتِ وَ بِاللاَّتِ وَ ٱلْعُزَّى وَ عِبَادَةِ ٱلشَّيْطَانِ وَ عِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعَى مِنْ دُونِ ٱللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَ هَذَا كُلَّهُ فَبَعْضَهُ وَ قُلِ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَ فِيمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِي فَاقْبَلْ مَسْحَتِي وَ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ ٱلْكُفْرِ وَ ٱلْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ ٱلْخِزْيِ فِي ٱلدُّنْيَا وَ ٱلْآخِرَةِ

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1700} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَبَانُ هَلْ تَدْرِي مَا ثَوَابُ مَنْ طَافَ بِهَذَا ٱلْبَيْتِ أُسْبُوعاً فَقُلْتُ لاَ وَ ٱللّٰهِ مَا أَدْرِي قَالَ يُكْتَبُ لَهُ سِتَّةُ آلاَفِ حَسَنَةٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ سِتَّةُ آلاَفِ سَيِّئَةٍ وَ يُرْفَعُ لَهُ سِتَّةُ آلاَفِ دَرَجَةٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابان! تمہیں معلوم ہے کہ جو شخص اس گھر کے سات چکر لگائے اس کا اجر وثواب کیا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔ واللہ میں نہیں جانتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چھ ہزار گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے چھ ہزار درجے بلند ہوتے ہیں۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۴۰۲ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۰۱ح۳۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۱۳ح۱۷۸۲۶؛ الوافی: ۱۳/۸۱۵

[2] منتھی المطلب: ۱۰/۳۳۸؛ ریاض المسائل: ۷/۵۵؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۴۰؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۳۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۷۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۳۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۱۲۰ح۳۹۲؛ الوافی: ۱۳/۸۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۰۲ح۱۷۷۹۸

تحقیق:

حدیث صحیح یاقوی ہے۔[1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[2]

{1701} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اَلْبِلاَدِ عَنْ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ دَخَلْتُ اَلطَّوَافَ فَلَمْ يُفْتَحْ لِي شَيْءٌ مِنَ اَلدُّعَاءِ إِلاَّ اَلصَّلاَةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ سَعَيْتُ فَكَانَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِمَّنْ سَأَلَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيتَ.

❁ عبدالسلام بن عبدالرحمن بن نعیم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے طواف کرنا شروع کیا اور محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے سوا مجھے اور کوئی دعا میسر نہ آسکی اور اسی طرح جب سعی کی تو بھی یہی ہوا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جن لوگوں نے دعائیں کی ہیں تجھ سے بہتر کسی کو نہیں دیا گیا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

معصومین علیہم السلام نے دیگر دعائیں بھی ذکر فرمائی ہیں جن کو بوجہ طوالت ہم ترک کر رہے ہیں (واللہ اعلم)

{1702} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَاسِينَ اَلضَّرِيرِ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ اَلطَّوَافِ بِالْبَيْتِ اَلَّذِي مَنْ خَرَجَ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ طَائِفاً بِالْبَيْتِ قَالَ كَانَ اَلنَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَ اَلْمَقَامِ وَ أَنْتُمُ اَلْيَوْمَ تَطُوفُونَ بَيْنَ اَلْمَقَامِ وَ بَيْنَ اَلْبَيْتِ فَكَانَ اَلْحَدُّ مِنْ مَوْضِعِ اَلْمَقَامِ اَلْيَوْمَ فَمَنْ

---

[1] سدادالعباد:۳۱۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۶۳۸؛ فقہ الصادقؑ:۱۱/۳۱۳

[2] ملاذ الاخیار:۷/۴۱۵؛ تلخیص المرام فی فقہ حج (مناسک الحج):۱۲۱

[3] الکافی:۴/۴۰۷ح ۳؛ وسائل الشیعہ:۱۳/۳۳۶ح ۱۷۸۸۳؛ الوافی:۱۳/۸۲۹

[4] مجموعۃ الرسائل الفقہیہ صددی:۱۳۹؛ مراۃ العقول:۱۸/۲۲

جَازَهُ فَلَيْسَ بِطَائِفٍ وَ ٱلْحَدُّ قَبْلَ ٱلْيَوْمِ وَ ٱلْيَوْمَ وَاحِدٌ قَدْرَ مَا بَيْنَ ٱلْمَقَامِ وَ بَيْنَ ٱلْبَيْتِ وَ مِنْ نَوَاحِي ٱلْبَيْتِ كُلِّهَا فَمَنْ طَافَ فَتَبَاعَدَ مِنْ نَوَاحِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِقْدَارِ ذَلِكَ كَانَ طَائِفاً بِغَيْرِ ٱلْبَيْتِ بِمَنْزِلَةِ مَنْ طَافَ بِٱلْمَسْجِدِ لِأَنَّهُ طَافَ فِي غَيْرِ حَدٍّ وَ لاَ طَوَافَ لَهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ طواف کی وہ حد کون سی ہے کہ جو شخص اس حد سے باہر نکل جائے گا تو وہ طواف کرنے والا متصور نہ ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو لوگ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام تک طواف کرتے تھے مگر آج تم لوگ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کرتے ہو پس آج حد وہی مقام ابراہیم علیہ السلام ہے لہٰذا جو اس سے تجاوز کر جائے وہ طواف کنندہ نہیں ہے اور وہ حد آج اور آج سے پہلے ایک ہی تھی یعنی چاروں طرف سے اتنی مقدار جتنی مقام ابراہیم علیہ السلام اور کعبہ کے درمیان ہے پس جو شخص طواف کرتے ہوئے کعبہ کے اطراف و جوانب سے اس مقدار سے زیادہ دور ہو جائے تو وہ کعبہ کا طواف کرنے والا متصور نہ ہوگا اور وہ بمنزلہ اس شخص کے ہوگا جو مسجد کا طواف کرے کیونکہ اس نے حد سے باہر طواف کیا ہے لہٰذا اس کا کوئی طواف نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[3]

{1703} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ طَافَ بِٱلْبَيْتِ فَاخْتَصَرَ شَوْطاً وَاحِداً فِي ٱلْحِجْرِ قَالَ يُعِيدُ ذَلِكَ ٱلشَّوْطَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ حجر (حطیم) کے پاس ایک شوط (چکر) مختصر کر دیا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۴/۱۳/۴۱۳ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۰۸ح۳۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۵۰ح۱۷۹۲۰؛ الوافی: ۱۳/۸۴۱؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۱۰

[2] الحج فی الشریعہ: ۴/۱۰۲؛ رسائل ومقالات ناصر مکارم شیرازی: ۵/۵۱۴؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۴۴؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۲۰/۸۲؛ احکام ومناسک حج منتظری: ۳۹۰

[3] مراۃ العقول: ۱۸/۳۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس شوط (چکر) کا اعادہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1704} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: سَأَلَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَ أَنَا مَعَهُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ سِتَّةَ أَشْوَاطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ كَيْفَ طَافَ سِتَّةَ أَشْوَاطٍ قَالَ اِسْتَقْبَلَ اَلْحَجَرَ وَ قَالَ اَللَّهُ أَكْبَرُ وَ عَقَدَ وَاحِداً فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَطُوفُ شَوْطاً)فَقَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّهُ فَاتَهُ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ قَالَ يَأْمُرُ مَنْ يَطُوفُ عَنْهُ

۞ حسن بن عطیہ سے روایت ہے کہ سلیمان بن خالد نے ان (امام صادق علیہ السلام) سے سوال کیا جبکہ میں بھی ان کے ہمراہ تھا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کے صرف چھ چکر لگائے تو (کیا حکم ہے)؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کس طرح چھ چکر لگائے؟

اس نے عرض کیا: اس نے حجر اسود کی طرف منہ کر کے کہا: اللہ اکبر اور اسے ایک چکر شمار کیا (اور چھ چکر مزید لگائے)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ چکر اور لگائے۔

سلیمان نے عرض کیا: وہ تو اب واپس اپنے اہل وعیال کے پاس چلا گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص سے کہے جو اس کی طرف سے طواف کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1705} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ اَلْفَرِيضَةِ

[1] تہذیب الاحکام:۵/۱۰۹ح ۳۵۳؛من لایحضرہ الفقیہ :۲/۳۹۸ح ۲۸۰۶؛الوافی:۱۳/۸۷۶؛وسائل الشیعہ :۱۳/۳۵۶ح ۱۷۹۳۸

[2] ملاذ الاخیار:۷/۳۹۵؛کتاب الحج شاہرودی:۴/۳۱۰؛الحج فی الشریعہ:۴/۹۵؛مدارک الاحکام:۸/۱۲۹؛منتھی المطلب:۱۰/۳۶۱؛براھین الحج:۴/۳۹؛فقہ الصادقؑ:۱۱/۳۱۴؛جواہر الکلام:۱۹/۲۹۲؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۳۷

[3] تہذیب الاحکام:۵/۱۰۹ح ۳۵۴؛الکافی:۴/۴۱۸ح ۹؛من لایحضرہ الفقیہ :۲/۳۹۶ح ۲۸۰۳؛الوافی:۱۳/۸۶۷؛وسائل الشیعہ :۱۳/۳۵۷ح ۱۷۹۴۲

[4] ملاذ الاخیار:۷/۳۹۶؛الحج فی الشریعہ:۴/۸۱؛منتھی المطلب:۱۰/۳۲۳؛سند العروۃ کتاب الحج:۳/۳۰۶؛مدارک الاحکام:۸/۱۴۹؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۳۷؛ فقہ الحج:۴/۴۲؛فقہ الصادقؑ:۱۱/۳۱۴؛روضۃ المتقین:۴/۵۴۷؛لوامع صاحبقرانی:۸/۷

فَلَمْ يَدْرِ سِتَّةً طَافَ أَوْ سَبْعَةً قَالَ يَسْتَقْبِلُ قُلْتُ فَفَاتَهُ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

✿ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے طواف فریضہ کیا لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس نے چھ بار طواف کیا یا سات بار (یعنی اسے شک ہوا ہے کہ اس نے چھ چکر لگائے ہیں یا سات) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ از سر نو طواف کرے۔

میں نے عرض کیا: وہ شخص تو فوت ہو چکا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1706} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي طُفْتُ فَلَمْ أَدْرِ أَ سِتَّةً طُفْتُ أَوْ سَبْعَةً فَطُفْتُ طَوَافاً آخَرَ فَقَالَ هَلاَّ اِسْتَأْنَفْتَ قُلْتُ قَدْ طُفْتُ وَ ذَهَبْتُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

✿ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں طواف کر رہا تھا (کہ مجھے شک پڑ گیا اور) مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ چھ چکر لگائے یا سات تو میں نے ایک چکر اور لگا دیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو نے از سر نو طواف کیوں نہ کیا۔

میں نے عرض کیا: اب تو میں طواف کر کے چلا بھی گیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تجھ پر کچھ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1707} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ لاَ يَدْرِي سِتَّةً طَافَ أَوْ سَبْعَةً قَالَ يَبْنِي عَلَى يَقِينِهِ.

---

[1] الکافی: ۴/۴۱۷ ح ۳؛ الوافی: ۱۳/۸۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۶۱ ح ۱۷۹۵۳

[2] تعالیق مبسوطہ: ۷/۳۴۳؛ براھین الحج: ۴/۸۲؛ مراۃ العقول: ۱۸/۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۱۱۰ ح ۳۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۵۹ ح ۱۷۹۴۴؛ الوافی: ۱۳/۸۶۳

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۳۹۹؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۱۸۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۷۹؛ براھین الحج: ۴/۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۹۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/۵۱۴

❁ رفاعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے طواف کرتے ہوئے شک پڑ گیا کہ چھ چکر لگائے ہیں یا سات تو وہ اپنے یقین پر بنا رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1708} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ ثَمَانِيَةَ أَشْوَاطٍ ٱلْمَفْرُوضَ قَالَ يُعِيدُ حَتَّى يُثْبِتَهُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے واجبی طواف میں آٹھ چکر لگائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: طواف کا اعادہ کرے یہاں تک کہ اسے مکمل کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1709} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَلاَءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا طَافَ ٱلرَّجُلُ بِالْبَيْتِ ثَمَانِيَةَ أَشْوَاطٍ ٱلْفَرِيضَةَ وَاسْتَيْقَنَ ثَمَانِيَةً أَضَافَ إِلَيْهَا سِتّاً وَ كَذَا إِذَا اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ سَعَى ثَمَانِيَةً أَضَافَ إِلَيْهَا سِتّاً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ جب کوئی شخص فریضہ طواف میں آٹھ چکر لگائے اور اسے اس کا یقین ہو جائے تو ان کے ساتھ چھ چکر اور لگائے (تا کہ دو طواف مکمل ہو جائیں اور چار رکعت نماز بھی پڑھے) اور یہی حکم سعی کا ہے کہ جسے (سات کی بجائے) آٹھ کا یقین ہو جائے تو چھ عدد اور چکر کا اضافہ کر دے (تا کہ چودہ مکمل ہو جائے)۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۷۹۳ح ۲۸۰۴؛ الوافی: ۱۳/۸۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۶۰ح ۱۷۹۴۸

[2] روضۃ المتقین: ۴/۵۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۸؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۵/۱۳؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۱۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷/۱۳؛ براھین الحج: ۴/۸۵؛ ریاض المسائل: ۷/۸۶؛ شرح العروۃ: ۲۹/۸۲؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۸۰

[3] الکافی: ۴/۴۱۷ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۱۱ح ۳۶۱؛ الاستبصار: ۲/۲۱۷ح ۷۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۶۳ح ۱۷۹۵۷؛ الوافی: ۱۳/۸۶۸

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۰۰؛ منتھی المطلب: ۱۰/۳۷۵؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۱۴۰؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۴/۳۸۹

[5] تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۲ح ۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۶۶ح ۱۷۹۶۶؛ الوافی: ۱۳/۹۴۷؛ الاستبصار: ۲/۲۴۰ح ۸۳۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1710} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الْفَرِيضَةِ فَلَمْ يَدْرِ أَ سَبْعَةً طَافَ أَوْ ثَمَانِيَةً فَقَالَ أَمَّا السَّبْعَةُ فَقَدِ اسْتَيْقَنَ وَإِنَّمَا وَقَعَ وَهْمُهُ عَلَى الثَّامِنِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص طواف کر رہا تھا لیکن معلوم نہ ہوسکا کہ اس نے سات چکر لگائے ہیں یا آٹھ تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے سات کا تو یقین ہے اور جو اسے شک واقع ہوا ہے وہ آٹھویں پر ہے پس وہ (طواف مکمل سمجھتے ہوئے) دو رکعت نماز پڑھ دے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1711} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ تَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَالْوُضُوءُ أَفْضَلُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی (حاجی) تمام مناسک وضو کے بغیر بجالائے تو کوئی حرج نہیں ہے سوائے طواف کعبہ کے اور وضو افضل ہے [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۰۷ ۴؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۳۶۴؛ مدارک الاحکام: ۱۶۸/۸؛ سداد العباد: ۳۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/ ۳۰۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۶۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/ ۳۶؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/ ۱۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۲۸۵/۵؛ براھین الحج: ۴/ ۱۱۴

[2] تہذیب الاحکام: ۵/ ۱۱۴ ح ۳۷۰؛ الاستبصار: ۲/ ۲۲۰ ح ۷۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۳۶۸ ح ۱۷۹۴۷؛ الوافی: ۱۳/ ۸۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۲۱

[3] تفصیل الشریعہ: ۱۴/ ۵۰۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۳۷؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۳۷۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۰۵؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۱۷۸؛ منتھی المطلب: ۱۸/ ۱۳۸۰؛ الحج فی الشریعہ: ۴/ ۱۷۲؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/ ۴۲۱؛ براھین الحج: ۴/ ۸۳؛ التہذیب فی مناسک: ۳/ ۵۹؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/ ۲۳۱؛ فقہ الحج: ۴/ ۳۱۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۴۶؛ شرح العروۃ: ۲۹/ ۱۵۴؛ المعتمد: ۵/ ۱۰۰؛ تذکرۃ الفقہاء: ۸/ ۱۲۱

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۹۹ ح ۲۸۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۱۵۴ ح ۵۰۹؛ الوافی: ۱۳/ ۸۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۳۷۴ ح ۱۷۹۹۲؛ مستدرک الوسائل: ۹/ ۴۴۹ ح ۱۱۳۰۶؛ بحار الانوار: ۹۶/ ۳۵۴؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۱۲

[5] روضۃ المتقین: ۴/ ۵۵۲؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/ ۲۸۷؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۱۱۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۸۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۲۰۴؛ شرح مازندرانی: ۵/ ۲۴۳؛ الحج فی الشریعہ: ۵/ ۳۹؛ منتھی المطلب: ۱۰/ ۳۱۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۶۰؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/ ۲۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/ ۲۲۴؛ شرح العروۃ: ۶/ ۲۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۹۰؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۴۱۰؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۵/ ۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۷۵

{1712} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَطُوفَ اَلْمَرْأَةُ غَيْرَ مَخْفُوضَةٍ فَأَمَّا اَلرَّجُلُ فَلاَ يَطُوفَنَّ إِلاَّ وَ هُوَ مَخْتُونٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر عورت ختنہ کے بغیر طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر مرد ختنہ کے بغیر طواف نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1713} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي طَوَافِ اَلْفَرِيضَةِ وَ قَدْ طَافَ بَعْضَهُ قَالَ يَخْرُجُ فَيَتَوَضَّأُ فَإِنْ كَانَ جَازَ اَلنِّصْفَ بَنَى عَلَى طَوَافِهِ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ اَلنِّصْفِ أَعَادَ اَلطَّوَافَ.

ابن ابی عمیر اپنے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص طواف فریضہ کررہا تھا اور ابھی کچھ طواف کیا تھا کہ اس سے حدث سرزد ہوگیا تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: باہر جا کر وضو کرے پس اگر وہ نصف سے تجاوز کرچکا تھا تو اسی اپنے طواف پر بنا رکھے (اور اسے مکمل کرے) اور اگر نصف سے کم کیا تھا تو طواف کا اعادہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1714} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِيمَنْ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَيَعْرِضُ لَهُ دُخُولُ اَلْكَعْبَةِ فَدَخَلَهَا قَالَ يَسْتَقْبِلُ طَوَافَهُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۲۶ح ۴۱۴؛ الکافی: ۴/۲۸۱ح ۲؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲/۴۰۱ح ۲۸۱۴؛ الوافی: ۱۳/۸۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۷۷۳ح ۱۸۰۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۲۰۷

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۴۲۵؛ روضۃ المتقین: ۴/۵۵۵؛ منتھی المطلب: ۱۰/۳۱۷؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۶۶؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۱۷؛ شرح العروۃ: ۲۹/۳۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۳۰۱؛ المعتمد: ۴/۳۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۳۵؛ براھین الحج: ۴/۳۲؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۴/۳۳۷؛ فقہ الحج: ۴/۲۱

[3] الکافی: ۴/۴۱۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۱۸ح ۳۸۴؛ الوافی: ۱۳/۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۷۸ح ۱۸۰۰۴؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۲۱

[4] سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۲۷۰؛ ریاض المسائل: ۷/۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۳۹؛ مراۃ العقول: ۱۸/۳۳

۞ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو طواف کر رہا تھا اور اسے کعبہ کے اندر داخل ہونا پڑا؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ از سر نو طواف کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1715} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ شِهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ كَانَ فِي طَوَافِ فَرِيضَةٍ فَأَدْرَكَتْهُ صَلاَةٌ فَرِيضَةٌ قَالَ يَقْطَعُ طَوَافَهُ وَ يُصَلِّي اَلْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَعُودُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ طَوَافِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو فریضہ طواف کر رہا تھا کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ طواف کو قطع کر دے اور نماز فریضہ پڑھے بعد ازاں اپنے طواف کا باقیماندہ حصہ مکمل کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1716} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنِ اَللُّؤْلُؤِيِّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْضَ طَوَافِهِ طَوَافَ اَلْفَرِيضَةِ ثُمَّ اِعْتَلَّ عِلَّةً لاَ يَقْدِرُ مَعَهَا عَلَى تَمَامِ طَوَافِهِ قَالَ إِذَا طَافَ أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ أَمَرَ مَنْ يَطُوفُ عَنْهُ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ وَ قَدْ تَمَّ طَوَافُهُ وَ إِنْ كَانَ طَافَ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ وَ كَانَ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلتَّمَامِ فَإِنَّ هَذَا مِمَّا غَلَبَ اَللَّهُ عَلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَخِّرَهُ يَوْماً أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنْ كَانَتِ اَلْعَافِيَةُ وَ قَدَرَ عَلَى اَلطَّوَافِ طَافَ أُسْبُوعاً فَإِنْ طَالَتْ عِلَّتُهُ أَمَرَ مَنْ يَطُوفُ عَنْهُ أُسْبُوعاً وَ يُصَلِّي عَنْهُ وَ قَدْ خَرَجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَ فِي رَمْيِ اَلْجِمَارِ مِثْلَ ذَلِكَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فریضہ طواف کر رہا تھا کہ یکا یک

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۹۴ ح ۲۷۹۷؛ الوافی: ۱۳/۸۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۷۸ ح ۱۸۰۰۵

[2] روضۃ المتقین: ۴/۵۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۲۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۳۱۹؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۳۱۵؛ فقہ الحج: ۴/۳۵؛ رسائل آل طوق العطیفی: ۲/۲۸۱

[3] الکافی: ۴/۴۱۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۲۱ ح ۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۸۴ ح ۱۸۰۱۹؛ الوافی: ۱۳/۸۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۲۴

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۳۹

ایسا بیمار ہوا کہ طواف مکمل کرنے پر قادر نہ رہا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چار چکر لگا چکا تھا تو پھر کسی شخص سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے باقیماندہ تین چکر لگائے پس اس طرح کا طواف مکمل ہو جائے گا اور اگر اس نے ہنوز تین چکر لگائے اور بیمار ہو گیا جس کی وجہ سے اب طواف کرنے پر قادر نہیں رہا تو یہ ان امور میں سے ہے جہاں اللہ (عذر کو) غالب کر دیتا ہے لہٰذا یہ شخص ایک دو دن تک طواف مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں پس اگر بیماری نے اسے مہلت دی تو آ کر طواف پورا کر دے گا اور اگر بیماری طول پکڑ گئی تو پھر کسی کو کہے گا جو اس کی نیابت میں پورا طواف کرے گا اور اس کی طرف سے دو رکعت نماز پڑھے گا[1] اور پھر اس کی طرف سے سعی کرائی جائے گی اور وہ احرام سے نکل جائے گا (محل ہو جائے گا) اور سعی اور رمی الجمرات میں بھی ایسا ہی کیا جائیگا۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1717} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُعْيِي فِي اَلطَّوَافِ أَ لَهُ أَنْ يَسْتَرِيحَ قَالَ نَعَمْ يَسْتَرِيحُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَبْنِي عَلَى طَوَافِهِ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي سَعْيِهِ وَ جَمِيعِ مَنَاسِكِهِ.

⊙ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص طواف کرتے ہوئے تھک جاتا ہے تو کیا وہ آرام کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وہ آرام کرے اور پھر اٹھ کر وہیں سے بنا رکھے جہاں سے چھوڑا تھا چاہے فریضہ طواف ہو یا نافلہ اور ایسا ہی وہ سعی اور دوسرے مناسک حج میں کر سکتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] کافی کی روایت میں ہے کہ دو رکعت نماز (طواف) خود پڑھے گا۔

[2] تہذیب الاحکام:۵/۱۲۴ ح ۹۷؛ الکافی: ۴/۱۴۴ ح ۵؛ الاستبصار: ۲/۲۲۶ ح ۷۸۳؛ الوافی: ۱۳/۸۵۳ و ۸۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۸۶ ح ۱۸۰۲۴ هدایۃ الامہ: ۵/۳۲۲

[3] ملاذ الاخیار: ۷/۴۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۳۹؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۱۵۹؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۳۸۵

[4] الکافی: ۴/۴۱۶ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۳۸۸ ح ۱۸۰۲۶؛ الوافی: ۱۳/۸۵۶

[5] مرآۃ العقول: ۱۸/۷۳؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۱۹/۴۲۸؛ شرح العروۃ: ۲۹/۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۳۱۴؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۴۵

{1718} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ اَلْمَرِيضِ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَ لاَ يَأْتِيَ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ قَالَ يُطَافُ بِهِ مَحْمُولاً يَخُطُّ اَلْأَرْضَ بِرِجْلَيْهِ حَتَّى تَمَسَّ اَلْأَرْضُ قَدَمَيْهِ فِي اَلطَّوَافِ ثُمَّ يُوقَفُ بِهِ فِي أَصْلِ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ إِذَا كَانَ مُعْتَلاًّ.

❁ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مریض شخص مکہ پہنچتا ہے مگر وہ نہ طواف کرسکتا ہے اور نہ صفاومروہ کے درمیان سعی کرسکتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اٹھا کر اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر خط دیں اور زمین اس کے پاؤں کو مس کرے پھر اسے صفاومروہ کی بنیاد پر کھڑا کیا جائے جب وہ بیمار ہو (اور پھر اس کی نیابت میں سعی کی جائے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1719} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ جَهِلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ اَلْفَرِيضَةِ قَالَ إِنْ كَانَ عَلَى وَجْهِ جَهَالَةٍ فِي اَلْحَجِّ أَعَادَ وَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ.

❁ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے جہالت کی وجہ سے فریضہ طواف نہیں کیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ جہالت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو بھی حج کا اعادہ کرے اور اس پر ایک اونٹ بھی واجب ہے؟[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۲۳/۵ح ۴۰۱؛ الاستبصار: ۲۲۵/۲ح ۷۷۷؛ الوافی: ۸۹۳/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۹/۱۳ح ۱۸۰۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳۱۹/۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴۲۰/۷؛ الحج فی الشریعہ: ۲۷/۴؛ منتھی المطلب: ۳۸۴/۱۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۹۱؛ مدارک الاحکام: ۱۵۵/۸؛ تنقیح مبانی الحج: ۸۲/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۹۱/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۲۷/۵ح ۴۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۰۴/۱۳ح ۱۸۰۷۳؛ الوافی: ۹۰۴/۱۳؛ الاستبصار: ۲۲۸/۲ح ۷۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳۲۹/۵ح ۱۴۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴۲۹/۷؛ الحج فی الشریعہ: ۳۴۳/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳۴۲/۱۴؛ ۴۳۸/۱۵؛ منتھی المطلب: ۳۷/۱۰؛ براھین الحج: ۶۲/۴؛ المعتمد: ۲۸۹/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۸۱/۱۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۱۰/۵؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۶۲/۳؛ مدارک الاحکام: ۱۷۴/۸؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴۰۰/۴؛ سداد العباد: ۳۰۷؛ وال وجواب استفتات کاظم یزدی: ۱۰۱/۲؛ جواہر الکلام: ۳۷۰/۱۹

{1720} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَيَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ أَيَسْعَى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَسْعَى قَالَ لاَ بَلْ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْعَى.

❁ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور اس کے بعد نماز عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے تو کیا وہ پہلے سعی کرے اور پھر نماز پڑھے یا پہلے نماز پڑھے اور پھر سعی کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ پہلے نماز پڑھے اور پھر سعی کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1721} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَدَأَ بِالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَ يَرْجِعُ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ السَّعْيَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ قَدْ فَاتَهُ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ أَ لاَ تَرَى أَنَّكَ إِذَا غَسَلْتَ شِمَالَكَ قَبْلَ يَمِينِكَ كَانَ عَلَيْكَ أَنْ تُعِيدَ عَلَى شِمَالِكَ.

❁ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے (طواف سے) پہلے صفا و مروہ کے درمیان سعی شروع کر دی تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوٹ کر جائے پہلے طواف کرے اس کے بعد از سر نو سعی کرے۔

میں نے عرض کیا: اب اس کا وقت گزر چکا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر (بکری وغیرہ کا) خون بہانا لازم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر تم (وضو میں) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں سے شروع کر دو تو تم پر لازم نہیں ہوگا کہ بائیں کا اعادہ کرو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۴/۴۲۱ ح ۴؛ الوافی: ۱۳/ ۹۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۴۱۲ ح ۱۸۰۹۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۴۰۵ ح ۲۸۲۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۴۰

[2] مراۃ العقول: ۱۸/ ۴۷؛ روضۃ المتقین: ۴/ ۵۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/ ۳۴

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۱۲۹ ح ۴۲۷؛ الوافی: ۱۳/ ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۴۱۳ ح ۱۸۰۹۳؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۳۰

[4] ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۳۲؛ الحج فی الشریعہ: ۴/ ۱۸۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/ ۳۷؛ شرح مازندرانی: ۵/ ۲۴۹؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/ ۴۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/ ۵۲۵

{1722} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَطُوفُ اَلْمَرْأَةُ بِالْبَيْتِ وَ هِيَ مُتَنَقِّبَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت نقاب اوڑھ کر طواف نہ کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1723} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْ طَوَافِ اَلْفَرِيضَةِ خَلْفَ اَلْمَقَامِ حَيْثُ هُوَ اَلسَّاعَةَ أَوْ حَيْثُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ حَيْثُ هُوَ اَلسَّاعَةَ.

ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے وہاں پڑھوں جہاں اب ہے یا وہاں پڑھوں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہاں پڑھ جہاں اب ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1724} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ طَوَافِكَ فَائْتِ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ اِجْعَلْهُ أَمَاماً وَ اِقْرَأْ فِيهِمَا فِي اَلْأُولَى مِنْهُمَا سُورَةَ اَلتَّوْحِيدِ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَ فِي اَلثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا اَلْكَافِرُونَ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَ اِحْمَدِ اَللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِسْأَلْهُ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكَ وَ هَاتَانِ اَلرَّكْعَتَانِ هُمَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۶ ۷ ۴ ح ۷ ۷ ۱۶؛ الوافی: ۱۳/ ۳ ۴ ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۲۱ ۴ ح ۱۸۱۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۲۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۳ ۴ ۵؛ منتھی المطلب: ۱۳/ ۷ ۲۳

[3] الکافی: ۴/ ۳ ۲ ۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۷ ۱۳ ح ۵۳ ۴؛ الوافی: ۱۳/ ۹۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۲۲ ۴ ح ۱۸۱۱۲؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۲۲۹؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۳۲

[4] مراۃ العقول: ۱۸/ ۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۵ ۴ ۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۱ ۳؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲ ۱۳؛ فقہ الحج: ۴/ ۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/ ۲۵۳؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/ ۴ ۴ ۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۴/ ۹ ۴ ۵؛ ریاض المسائل: ۷/ ۲۰؛ جواھر الکلام: ۹/ ۳۱۵

اَلْفَرِيضَةُ لَيْسَ يُكْرَهُ لَكَ أَنْ تُصَلِّيَهُمَا فِي أَيِّ اَلسَّاعَاتِ شِئْتَ عِنْدَ طُلُوعِ اَلشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَ لاَ تُؤَخِّرْهُمَا سَاعَةَ تَطُوفُ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو پھر مقام ابراہیم علیہ السلام پر جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو اور مقام کو اپنے آگے رکھو پس پہلی رکعت میں سورۂ توحید اور دوسری میں سورہ قل یاایھا الکافرون پڑھو پھر تشہد (وسلام) پڑھو اور خدا کی حمد وثنا کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اس سے دعا کرو کہ وہ تم سے تمہارا عمل قبول فرمالے اور یہ دو رکعت فرض ہیں اور کسی بھی وقت ان کا پڑھنا مکروہ نہیں ہے جس وقت بھی پڑھنا چاہو طلوع آفتاب کے وقت ہو یا مغرب کے وقت جب طواف کرو تو ان کو مؤخر نہ کرو بلکہ جونہی اس سے فارغ ہو تو یہ پڑھو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1725} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِنْ كَانَ قَدْ مَضَى قَلِيلاً فَلْيَرْجِعْ فَلْيُصَلِّهِمَا أَوْ يَأْمُرُ بَعْضَ اَلنَّاسِ فَلْيُصَلِّهِمَا عَنْهُ.

✿ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دو رکعت نماز طواف پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ مکہ سے کوچ کر گیا تو اگر اس نے ہنوز تھوڑی مسافت طے کی ہے تو واپس پلٹ آئے اور (مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے) دو رکعت نماز پڑھے یا کسی شخص کو حکم دے جو اس کی طرف سے وہاں پڑھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1726} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ كَتَبَ أَبُو اَلْقَاسِمِ مُخَلَّدُ بْنُ مُوسَى اَلرَّازِيُّ إِلَى اَلرَّجُلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَسْأَلُهُ عَنِ اَلْعُمْرَةِ اَلْمَبْتُولَةِ هَلْ عَلَى صَاحِبِهَا طَوَافُ اَلنِّسَاءِ وَ عَنِ اَلْعُمْرَةِ اَلَّتِي يُتَمَتَّعُ بِهَا إِلَى اَلْحَجِّ فَكَتَبَ أَمَّا اَلْعُمْرَةُ اَلْمَبْتُولَةُ فَعَلَى صَاحِبِهَا طَوَافُ

---

[1] الکافی: ۴/۴۲۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۳۶ ح ۴۷۳؛ الوافی: ۱۳/۹۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۲۳ ح ۱۸۱۱۴؛ بحار الانوار: ۹۶/۲۳۱

[2] معتصم الشیعہ: ۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۳۴؛ مستند الشیعہ: ۱۲/۱۳۶؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/۹۴؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۸۷؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۰۱؛ مراۃ العقول: ۱۸/۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۶۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۰۸ ح ۲۸۳۲؛ الوافی: ۱۳/۹۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۲۷ ح ۱۸۱۲۳

[4] روضۃ المتقین: ۴/۵۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۴۴؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۰۵؛ کتاب الحج شاہرودی: ۴/۳۲۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۲۶۷؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۲۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۵۶؛ براھین الحج: ۴/۵۴؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۴/۴۴۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۳۷۳؛ تنقیح مبانی الحج: ۳۳۵

اَلنِّسَاءِ وَأَمَّا اَلَّتِي يُتَمَتَّعُ بِهَا إِلَى اَلْحَجِّ فَلَيْسَ عَلَى صَاحِبِهَا طَوَافُ اَلنِّسَاءِ .

۞ محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم مخلد بن موسیٰ رازی نے امام رجل (علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ سوال کیا تھا کہ کیا عمرہ مفردہ میں طواف النساء ہے اور کیا عمرہ تمتع میں بھی ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جہاں تک عمرہ مفردہ کا تعلق ہے تو اس کے کرنے والے پر طواف النساء واجب ہے مگر عمرہ تمتع کرنے والے پر طواف النساء نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1727} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ صَبِيحٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ وَ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ وَ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ صَالِحٍ كُلُّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمَرْأَةُ اَلْمُتَمَتِّعَةُ إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ ثُمَّ حَاضَتْ تُقِيمُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اَلتَّرْوِيَةِ فَإِنْ طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَ سَعَتْ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَإِنْ لَمْ تَطْهُرْ إِلَى يَوْمِ اَلتَّرْوِيَةِ اِغْتَسَلَتْ وَ اِحْتَشَتْ ثُمَّ سَعَتْ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى مِنًى فَإِذَا قَضَتِ اَلْمَنَاسِكَ وَ زَارَتِ اَلْبَيْتَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ طَوَافاً لِعُمْرَتِهَا ثُمَّ طَافَتْ طَوَافاً لِلْحَجِّ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَعَتْ فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ فَقَدْ أَحَلَّتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُحِلُّ مِنْهُ اَلْمُحْرِمُ إِلاَّ فِرَاشَ زَوْجِهَا فَإِذَا طَافَتْ أُسْبُوعاً آخَرَ حَلَّ لَهَا فِرَاشُ زَوْجِهَا .

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی حج تمتع کرنے والی عورت مکہ میں وارد ہو اور پھر اسے حیض آ جائے تو وہ اس دن سے لے کر ترویہ (آٹھویں ذالحجہ) تک انتظار کرے گی پس اگر اس دوران پاک ہوگئی تو (اعمال عمرہ بجالاتے ہوئے) پہلے طواف کرے گی (پھر دو رکعت نماز طواف پڑھے گی) بعد ازاں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گی (بعد ازاں تقصیر) اور اگر اس تاریخ تک پاک نہ ہوئی تو غسل کرے گی اور اندام نہانی میں کپاس رکھ کر اور صفا و مروہ میں سعی کر کے (اور باقی اعمال عمرہ تمتع چھوڑ کر اور قیام گاہ سے احرام حج باندھ کر) منیٰ چلی جائے گی اور جب (وہاں کے) تمام مناسک حج ادا کرے گی (اور اس وقت تک پاک بھی ہو جائے گی تو) خانہ کعبہ کی زیارت کرے گی اور دو طواف کرے گی ایک عمرہ کے لئے اور دوسرا اپنے حج

---

[1] الکافی: ۴/۵۳۸ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۶۳ ح ۵۴۵؛ الاستبصار: ۲/۲۳۲ ح ۸۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۴۲ ح ۱۸۱۷۰؛ الوافی: ۱۲/۴۶۳؛ مکاتیب الآئمہؑ: ۶/۱۲۵؛ السرائر: ۳/۶۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۴۲

[2] مراۃ العقول: ۱۸/۲۳۹؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۴۶۰؛ جواہر الکلام: ۱۹/۴۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲/۳۷۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۴۶۷؛ براھین الحج: ۴/۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۱

کے لئے اور بعدازاں (حج کے لئے) سعی کرے گی پس جب یہ کرے گی تو پھر اس پر ہر وہ چیز حلال ہوجائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی سوائے شوہر سے ہمبستری کرنے کے پس جب وہ طواف (النساء) کرے گی تو پھر شوہر سے مباشرت بھی حلال ہوجائے گی۔ (۱)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

{1728} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَتْ دَماً فَقَالَ تَحْفَظُ مَكَانَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ مِنْهُ وَ اعْتَدَّتْ بِمَا مَضَى.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورت نے ہنوز طواف کے تین یا اس سے بھی کم چکر لگائے تھے کہ اس نے خون دیکھ لیا (یعنی اسے حیض آ گیا) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ کو یاد رکھے پس جب پاک ہو تو وہیں سے طواف کو مکمل کرے اور سابقہ چکروں کو شمار کرے۔ (۳)

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۴)

{1729} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا فَرَغَ الرَّجُلُ مِنْ طَوَافِهِ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَلْيَأْتِ زَمْزَمَ وَ لْيَسْتَقِ مِنْهُ

---

(۱) الکافی: ۴/۵ ۴۴ح ۱؛ الوافی: ۱۳/ ۹۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۸ ۴۴ح ۱۸۱۸۶؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۳۳۶

(۲) مراۃ العقول: ۱۸/ ۹۲؛ براھین الحج: ۲/ ۲۸۲؛ کتاب الحج قمی: ۲/ ۱۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۱/ ۲۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/ ۱۵۵؛ الحج فی الشریعہ: ۵/ ۳۱۴؛ سند العروہ کتاب الحج: ۲/ ۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۵۳؛ شرح العروۃ: ۲۷/ ۲۴۸؛ النجعۃ فی شرح اللمعۃ: ۵/ ۸۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۰۰؛ التھذیب فی مناسک: ۲/ ۶۷؛ کتاب الحج گلپائیگانی: ۱۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲/ ۹۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/ ۲۸۶؛ ریاض المسائل: ۶/ ۱۱۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲/ ۲۴

(۳) من لایحضرہ الفقیہ: ۲/ ۳۸۳ح ۲۷۶۶؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۹۷ح ۱۳۸۰؛ الوافی: ۱۳/ ۹۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۴۵۴ح ۱۸۲۰۱؛ الاستبصار: ۲/ ۳۱۷ح ۱۱۲۱؛ مستدرک الوسائل: ۹/ ۴۲۴ح ۱۱۲۵۱

(۴) روضۃ المتقین: ۴/ ۵۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/ ۶۸۵؛ منتھی المطلب: ۱۰/ ۳۶۹؛ الحج فی الشریعہ: ۴/ ۱۵۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/ ۱۶۶؛ شرح العروۃ: ۲۹/ ۲۲؛ فقہ الحج: ۲/ ۳۴۷؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲/ ۲۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/ ۱۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۳۸۳؛ المعتمد فی شرح: ۴/ ۳۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۲/ ۵۰۴؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲/ ۲۵۱؛ ریاض المسائل: ۶/ ۱۲۰

ذَنُوباً أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَ لْيَشْرَبْ مِنْهُ وَ لْيَصُبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَ ظَهْرِهِ وَ بَطْنِهِ وَ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اِجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً وَ رِزْقاً وَاسِعاً وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ سُقْمٍ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى اَلْحَجَرِ اَلْأَسْوَدِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی طواف اور اس کی دو رکعت نماز پڑھنے سے فارغ ہو تو آب زمزم کے پاس جائے اور اس کے کئی ڈول یا دو ڈول کھینچے جس سے کچھ پیے اور کچھ اپنے سر اور پیٹھ اور پیٹ پر ڈالے اور اس وقت یہ دعا بھی پڑھے:

اَللَّهُمَّ اِجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً وَ رِزْقاً وَاسِعاً وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ سُقْمٍ

پھر حجر اسود کی طرف لوٹ کر جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1731} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ وَ رَكْعَتَيْهِ قَالَ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مِنْ إِتْيَانِ اَلصَّفَا إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: إِنَّ اَلصَّفٰا وَ اَلْمَرْوَةَ مِنْ شَعٰائِرِ اَللّٰهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ثُمَّ اُخْرُجْ إِلَى اَلصَّفَا مِنَ اَلْبَابِ اَلَّذِي خَرَجَ مِنْهُ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ اَلْبَابُ اَلَّذِي يُقَابِلُ اَلْحَجَرَ اَلْأَسْوَدَ حَتَّى تَقْطَعَ اَلْوَادِيَ وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ فَاصْعَدْ عَلَى اَلصَّفَا حَتَّى تَنْظُرَ إِلَى اَلْبَيْتِ وَ تَسْتَقْبِلَ اَلرُّكْنَ اَلَّذِي فِيهِ اَلْحَجَرُ اَلْأَسْوَدُ وَ اِحْمَدِ اَللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ اُذْكُرْ مِنَ آلاَئِهِ وَ بَلاَئِهِ وَ حُسْنِ مَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَا قَدَرْتَ عَلَى ذِكْرِهِ ثُمَّ كَبِّرِ اَللَّهَ سَبْعاً وَ اِحْمَدْهُ سَبْعاً وَ هَلِّلْهُ سَبْعاً وَ قُلْ: لاٰ إِلٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ لَهُ اَلْمُلْكُ وَ لَهُ اَلْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ وَ هُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قُلْ: اَللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْلاَنَا وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلْحَيِّ اَلْقَيُّومِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلْحَيِّ اَلدَّائِمِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ لاَ نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ اَلدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ اَلْمُشْرِكُونَ

---

[1] الکافی: ۴/۴۳۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۴۴ ح ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۷۳ ح ۱۸۲۳۹؛ الوافی: ۱۳/۹۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۴۵

[2] تذکرۃ الفقہا: ۸/۱۳۰؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۵؛ مراۃ العقول: ۱۸/۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۵۶

ثَلاَثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اَلْعَفْوَ وَ اَلْعَافِيَةَ وَ اَلْيَقِينَ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي اَلدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي اَلْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ اَلنَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ كَبِّرِ اَللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ هَلِّلْ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ اِحْمَدْ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ سَبِّحْ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ تَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ غَلَبَ اَلْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَ (لَهُ اَلْمُلْكُ وَ لَهُ اَلْحَمْدُ) وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي اَلْمَوْتِ وَ فِي مَا بَعْدَ اَلْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ اَلْقَبْرِ وَ وَحْشَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّكَ وَ أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَسْتَوْدِعَ رَبَّكَ دِينَكَ وَ نَفْسَكَ وَ أَهْلَكَ ثُمَّ تَقُولُ: أَسْتَوْدِعُ اَللّٰهَ اَلرَّحْمَنَ اَلرَّحِيمَ اَلَّذِي لاَ يَضِيعُ وَدَائِعُهُ نَفْسِي وَ دِينِي وَ أَهْلِي اَللّٰهُمَّ اِسْتَعْمِلْنِي عَلَى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَ أَعِذْنِي مِنَ اَلْفِتْنَةِ ثُمَّ تُكَبِّرُ ثَلاَثاً ثُمَّ تُعِيدُهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تُكَبِّرُ وَاحِدَةً ثُمَّ تُعِيدُهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ هَذَا فَبَعْضَهُ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَقِفُ عَلَى اَلصَّفَا بِقَدْرِ مَا يُقْرَأُ سُورَةُ اَلْبَقَرَةِ مُتَرَتِّلاً.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف اور اس کی دو رکعت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں اس سے ابتداء کرتا ہوں جس سے خدا نے ابتداء کی ہے چنانچہ فرماتا ہے: ''یقینا صفا و مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں (البقرۃ:۱۵۸)'' امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پس تم صفا کی طرف جاتے وقت اسی دروازہ سے نکلو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تھے اور وہ دروازہ حجر اسود کے بالمقابل ہے یہاں تک کہ تو وادی کو طے کرے اور سکینہ و وقار سے صفا پر چڑھو یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اور اس رکن کی طرف منہ کر کے جس میں حجر اسود نصب ہے اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اپنے اوپر اس کے انعامات و احسانات کا تذکرہ جس قدر ہو سکے کرو پھر سات بار اللہ کی تکبیر، سات بار اللہ کی حمد اور سات بار اس کی تحلیل کرو پھر تین بار یہ پڑھو۔

لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ اَلْمُلْكُ وَ لَهُ اَلْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو پھر تین بار یہ پڑھو۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَوْلاَنَا وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَيِّ اَلْقَيُّومِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَيِّ اَلدَّائِمِ

بعد از اں تین بار یہ پڑھو:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ لاَ نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ اَلدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ اَلْمُشْرِكُونَ

پھر تین بار کہو:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اَلْعَفْوَ وَ اَلْعَافِيَةَ وَ اَلْيَقِينَ فِي اَلدُّنْيَا وَ اَلْآخِرَةِ

پھر تین بار پڑھو:

اَللَّهُمَّ آتِنَا فِي اَلدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي اَلْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ اَلنَّارِ

پھر سو بار اللہ اکبر، سو بار لا الہ الا اللہ، سو بار الحمد للہ اور سو بار سبحان اللہ کہو بعد ازاں یہ دعا پڑھو:

لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ غَلَبَ اَلْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ اَلْمُلْكُ وَ لَهُ اَلْحَمْدُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي اَلْمَوْتِ وَ فِي مَا بَعْدَ اَلْمَوْتِ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ اَلْقَبْرِ وَ وَحْشَتِهِ اَللَّهُمَّ أَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّكَ

اور جس قدر ہو سکے اپنا دین و مذہب، اپنی جان و مال اور اپنے اہل و عیال خدا کے سپرد کرو پھر یہ پڑھو:

أَسْتَوْدِعُ اَللَّهَ اَلرَّحْمَنَ اَلرَّحِيمَ اَلَّذِي لاَ يَضِيعُ وَدَائِعُهُ نَفْسِي وَ دِينِي وَ أَهْلِي اَللَّهُمَّ اِسْتَعْمِلْنِي عَلَى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَ أَعِذْنِي مِنَ اَلْفِتْنَةِ

پھر تین بار اللہ اکبر کہو، پھر دو بار اس کا اعادہ کرو پھر ایک بار اللہ اکبر کہو اور اس کا اعادہ کرو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو بعض پر اکتفا کر لو۔

اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دیر صفا پر ٹھہرتے تھے جتنی دیر ترتیل کے ساتھ سورۂ بقرہ پڑھنے میں لگتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1731} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَمَّالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثُمَّ اِنْحَدِرْ مَاشِياً وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ حَتَّى تَأْتِيَ اَلْمَنَارَةَ وَ هِيَ طَرَفُ اَلْمَسْعَى فَاسْعَ مِلْأَ فُرُوجِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اَللَّهِ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ قُلِ: اَللَّهُمَّ اِغْفِرْ وَ اِرْحَمْ وَ اُعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اَلْأَعَزُّ اَلْأَكْرَمُ حَتَّى تَبْلُغَ اَلْمَنَارَةَ اَلْأُخْرَى قَالَ وَ كَانَ اَلْمَسْعَى أَوْسَعَ مِمَّا هُوَ اَلْيَوْمَ وَ لَكِنَّ اَلنَّاسَ ضَيَّقُوهُ ثُمَّ اِمْشِ وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ حَتَّى تَأْتِيَ اَلْمَرْوَةَ فَاصْعَدْ عَلَيْهَا

---

[1] الکافی: ۴/۴۳۱ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۴۵ ح۴۸۱؛ الوافی: ۱۳/۹۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۷۶ ح۱۸۲۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۴۶

[2] مراۃ العقول: ۱۸/۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۶۰

حَتّٰى يَبْدُوَ لَكَ ٱلْبَيْتُ فَاصْنَعْ عَلَيْهَا كَمَا صَنَعْتَ عَلَى ٱلصَّفَا ثُمَّ طُفْ بَيْنَهُمَا سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ تَبْدَأُ بِالصَّفَا وَ تَخْتِمُ بِالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَصِّ مِنْ رَأْسِكَ مِنْ جَوَانِبِهِ وَلِحْيَتِكَ وَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ وَ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَ أَبْقِ مِنْهَا لِحَجِّكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَحْلَلْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُحِلُّ مِنْهُ ٱلْمُحْرِمُ وَ أَحْرَمْتَ مِنْهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر (صفا سے) نیچے اترو اور سکینہ ووقار کے ساتھ چلتے ہوئے جب منارہ تک پہنچو تو سعی کرو اور اس وقت یہ پڑھو:

بِسْمِ ٱللّٰهِ وَ ٱللّٰهُ أَكْبَرُ وَ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ

پھر پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ ٱلْأَعَزُّ ٱلْأَكْرَمُ

یہاں تک کہ دوسرے منارے تک پہنچو

پھر فرمایا: پہلے دوڑنے کی جگہ موجود جگہ سے زیادہ کشادہ تھی پھر لوگوں نے اسے تنگ کر دیا۔ اس کے بعد پھر سکینہ ووقار سے چلو یہاں تک کہ مروہ پر اس طرح چڑھو کہ وہاں سے بیت اللہ نظر آئے پھر وہاں پر وہی سب کچھ کرو جو صفا پر کیا تھا اور اسی طرح ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سات چکر لگاؤ جن کی ابتداء صفا سے کرو اور اختتام مروہ پر کرو پھر اپنے سر کے کسی حصہ اور اپنی داڑھی اور اپنی مونچھ سے تقصیر کرو اور اپنے کچھ ناخن کاٹو اور کچھ کو اپنی حج کے اختتام پر باقی رکھو پس جب تم ایسا کر لو تو تمہارے لئے وہ سب کچھ حلال ہو جائے گا جس کا تم نے احرام باندھا تھا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{1732} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنِ ٱلنَّخَعِيِّ أَبِي ٱلْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ نَسِيَ ٱلسَّعْيَ بَيْنَ ٱلصَّفَا وَ ٱلْمَرْوَةِ قَالَ يُعِيدُ ٱلسَّعْيَ قُلْتُ فَإِنَّهُ خَرَجَ قَالَ يَرْجِعُ فَيُعِيدُ ٱلسَّعْيَ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ كَرَمْيِ ٱلْجِمَارِ إِنَّ ٱلرَّمْيَ سُنَّةٌ وَ ٱلسَّعْيَ بَيْنَ ٱلصَّفَا وَ ٱلْمَرْوَةِ فَرِيضَةٌ وَ قَالَ فِي رَجُلٍ تَرَكَ ٱلسَّعْيَ مُتَعَمِّداً قَالَ لَا حَجَّ لَهُ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا بھول گیا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۴۸ ح ۴۸۷؛ الوافی: ۱۳/۹۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۸۱ ح ۱۸۲۵۵؛ الکافی: ۴/۴۳۴ ح ۶؛ بحار الانوار: ۹۶/۲۳۸

[2] سداد العباد: ۳۲۹؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۷؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۰۸؛ جواہر الکلام: ۱۹/۴۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۶۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سعی کا اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ شخص وہاں سے چلا گیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوٹ کر واپس آئے اور سعی کا اعادہ کرے کیونکہ یہ رمی جمرات کی مانند نہیں ہے اس لیے کہ رمی سنت ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے۔

پھر فرمایا: جس شخص نے عمداً سعی ترک کر دی اس کا کوئی حج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [2]

{1733} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ اَلْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ شَيْئاً مِنَ اَلرَّمَلِ فِي سَعْيِهِ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ قَالَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ سعید الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی سعی میں کچھ دوڑنا چھوڑ گیا (بلکہ عام روش کے مطابق چلتا رہا) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1734} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَعَيْتُ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ أَنَا وَ عُبَيْدُ اَللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ فَقُلْتُ لَهُ تَحَفَّظْ عَلَيَّ فَجَعَلَ يَعُدُّ ذَاهِباً وَ جَائِياً شَوْطاً وَاحِداً فَبَلَغَ بِنَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَعُدُّ قَالَ ذَاهِباً وَ جَائِياً شَوْطاً وَاحِداً فَأَتْمَمْنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ شَوْطاً فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ قَدْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۰ ح ۴۹۲؛ الوافی: ۱۳/۹۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۸۵ ح ۱۸۲۶۴؛ الاستبصار: ۲/۲۳۸ ح ۸۲۹؛ الکافی: ۴/۴۸۴ ح ۱ (مختصر)

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۴۶۶؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۳۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۴؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۴۲۵؛ منتھی المطلب: ۱۱/۳۶۳؛ براھین الحج: ۴/۱۱۲؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۵۳

[3] الکافی: ۴/۴۳۶ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۰ ح ۴۹۴؛ الوافی: ۱۳/۹۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۸۶ ح ۱۸۲۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۴۷

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۶۷؛ سداد العباد: ۳۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۳۳۲

زَادُوا عَلَى مَا عَلَيْهِمْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے صفاومروہ کے درمیان سعی کی جبکہ عبیداللہ بن راشد بھی میرے ہمراہ تھے پس میں نے اس سے کہا کہ تم چکر شمار کرتے رہنا چنانچہ اس نے آنے جانے کو ایک چکر شمار کرنا شروع کر دیا پس اسی پر ہم نے بنا رکھی میں نے اس سے کہا: تم نے کس طرح شمار کیا ہے؟

اس نے کہا: آنے اور جانے کو ایک چکر شمار کیا ہے۔

چنانچہ اس طرح ہم نے (سات کی بجائے) چودہ چکر لگائے پس ہم نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ ان پر واجب تھا (انہوں نے وہ ادا کر کے) اس پر اضافہ کیا ہے لہٰذا ان پر کچھ واجب نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1735} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ مُتَمَتِّعٌ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سِتَّةَ أَشْوَاطٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ هُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ فَرَغَ مِنْهُ وَ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَ أَحَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ سَعَى سِتَّةَ أَشْوَاطٍ فَقَالَ لِي يَحْفَظُ أَنَّهُ قَدْ سَعَى سِتَّةَ أَشْوَاطٍ فَإِنْ كَانَ يَحْفَظُ أَنَّهُ قَدْ سَعَى سِتَّةَ أَشْوَاطٍ فَلْيَعُدْ وَ لْيُتِمَّ شَوْطاً وَ لْيُرِقْ دَماً فَقُلْتُ دَمَ مَا ذَا قَالَ بَقَرَةٍ قَالَ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ حَفِظَ أَنَّهُ سَعَى سِتَّةً فَلْيَعُدْ فَلْيَبْتَدِئِ السَّعْيَ حَتَّى يُكْمِلَ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ ثُمَّ لْيُرِقْ دَمَ بَقَرَةٍ.

۞ سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کیا اور صفاومروہ کے درمیان صرف چھ چکر لگائے جبکہ وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس نے پورے (سات) چکر لگائے ہیں اس لئے اپنے ناخن کٹوا کر اور محل ہو کر اپنی قیام گاہ پر چلا گیا پھر یاد آیا کہ اس نے تو کل چھ چکر لگائے ہیں تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے پوری طرح یاد ہے کہ صرف چھ چکر لگائے ہیں تو جائے اور مزید ایک چکر لگا کر سات مکمل کرے اور خون بھی بہائے

میں نے عرض کیا: کس کا خون بہائے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۵۲/۵ ح ۵۰۱؛ الاستبصار: ۲۳۹/۲ ح ۸۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۸۸/۱۳ ح ۱۸۲۷۵؛ الوافی: ۹۴۷/۱۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۴۸/۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴۰۷/۷؛ براھین الحج: ۱۱۵/۴؛ منتھی المطلب: ۴۰۸/۱۰؛ شرح العروۃ: ۱۴۱/۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳۲۸/۱۱؛ شرح فروع مازندرانی: ۲۸۵/۵ فقہ الحج: ۱۰۴/۴؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۱۷/۴؛ مدارک الاحکام: ۲۰۷/۸؛ مستند الشیعہ: ۱۶۹/۱۲؛ التھذیب فی مناسک: ۸۸/۳؛ سداد العباد: ۳۲۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گائے کا

پھر فرمایا: اور اگر چھ چکروں کا یقین نہ ہو تو از سر نو سات چکر لگائے اور پھر گائے کا خون بہائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1736} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْعَى بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ رَاكِباً قَالَ لاَ بَأْسَ وَ اَلْمَشْيُ أَفْضَلُ.

✿ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص صفا و مروہ کے درمیان سوار ہو کر سعی کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اور پیدل چل کر کرنا افضل ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1737} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ قَالَ: سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ سَعَيْتُ شَوْطاً ثُمَّ طَلَعَ اَلْفَجْرُ فَقَالَ صَلِّ ثُمَّ عُدْ فَأَتِمَّ سَعْيَكَ.

✿ محمد بن علی نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ میں سعی کر رہا تھا اور ہنوز ایک چکر لگایا تھا کہ فجر طلوع ہوگئی (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پہلے) نماز پڑھ پھر پلٹ کر اپنی سعی کو مکمل کر۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۳ ح ۵۰۴؛ الوافی: ۱۳/۹۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۹۲ ح ۱۸۲۸۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۶۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۴۹

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۳۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۲۴۳؛ شرح العروہ: ۲۹/۱۴۷؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۲۰؛ براھین الحج: ۴/۱۱۷؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۱۱۵؛ فقہ الحج: ۴/۱۰۶؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۱۰۳؛ سداد العباد: ۳۲۲؛

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۵ ح ۵۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۹۶ ح ۱۸۲۹۴؛ الوافی: ۱۳/۹۳۵؛ الکافی: ۴/۴۳۷ ح ۲

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۷۷۴؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۲۶۶؛ فقہ الحج: ۴/۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۳۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۶؛ المعتمد: ۵/۶۹؛ سداد العباد: ۳۲۶؛ شرح العروۃ: ۲۹/۱۲۹

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۱۸ ح ۲۸۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۶ ح ۵۱۸؛ الوافی: ۱۳/۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۹۹ ح ۱۸۳۰۲؛ عوالم العلوم: ۲۳/۴۳۸؛ الاستبصار: ۲/۲۲۷ ح ۷۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۵۱

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [1]

{1738} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَطُوفُ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ أَ يَسْتَرِيحُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ جَلَسَ عَلَى اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ وَ بَيْنَهُمَا فَيَجْلِسُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو کیا وہ آرام کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر وہ چاہے تو صفا و مروہ پر اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ سکتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1739} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى اَلنِّسَاءِ جَهْرٌ بِالتَّلْبِيَةِ وَ لاَ اِسْتِلاَمُ اَلْحَجَرِ وَ لاَ دُخُولُ اَلْبَيْتِ وَ لاَ سَعْيٌ بَيْنَ اَلصَّفَا وَ اَلْمَرْوَةِ يَعْنِي اَلْهَرْوَلَةَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں پر نہ بلند آواز سے تلبیہ کہنا ہے، نہ حجر اسود کا چھونا ہے، نہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا ہے اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دوڑنا ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

{1740} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ:

---

[1] روضۃ المتقین: ۵۸۶/۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶۶/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۳/۱۱؛ الحج فی الشریعہ: ۳۰۵/۴؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳۸۴/۱۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۲۸۹/۵؛ مدارک الاحکام: ۲۱۹/۸؛ جواہر الکلام: ۴۴۳/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۷/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۴۸/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱۵۶/۵ ح ۵۱۶؛ الکافی: ۴۳۷/۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۱/۱۳ ح ۱۸۳۰۶؛ الوافی: ۹۳۷/۱۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۵۳/۵

[3] ملاذ الاخیار: ۸۷/۷۴؛ مدارک الاحکام: ۲۱۰/۸؛ جواہر الکلام: ۴۲۸/۱۹؛ سداد العباد: ۳۲۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۳۸۱؛ منتھی المطلب: ۴۲۲/۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱۴/۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۴۸/۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۴۰/۸؛ المعتمد: ۱/۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۴/۱۵

[4] الکافی: ۴۰۵/۴ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۹/۱۳ ح ۱۷۸۶۷؛ الوافی: ۸۱۹/۱۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱۹۷/۵ و ۳۱۵

[5] التہذیب فی مناسک: ۱۸۰/۲؛ فقہ الحج: ۹۶/۴؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۸

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ مُتَمَتِّعٍ وَقَعَ عَلَى اِمْرَأَتِهِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فَقَالَ يَنْحَرُ جَزُوراً وَ قَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ ثُلِمَ حَجُّهُ إِنْ كَانَ عَالِماً وَإِنْ كَانَ جَاهِلاً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عمرہ تمتع کرنے والے شخص نے اپنی عورت سے مجامعت کر لی جبکہ اس نے تقصیر نہیں کی تھی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایک اونٹ نحر کرے گا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر وہ عالم تھا تو اس کے حج میں رخنہ پڑ جائے گا اور اگر جاہل تھا تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1741} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلتَّرْوِيَةِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ فَاغْتَسِلْ ثُمَّ اِلْبَسْ ثَوْبَيْكَ وَ اُدْخُلِ اَلْمَسْجِدَ حَافِياً وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَوْ فِي اَلْحِجْرِ ثُمَّ اُقْعُدْ حَتَّى تَزُولَ اَلشَّمْسُ فَصَلِّ اَلْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قُلْ فِي دُبُرِ صَلاَتِكَ كَمَا قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ مِنَ اَلشَّجَرَةِ فَأَحْرِمْ بِالْحَجِّ ثُمَّ اِمْضِ وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ وَ إِذَا اِنْتَهَيْتَ إِلَى اَلرَّقْطَاءِ دُونَ اَلرَّدْمِ فَلَبِّ فَإِذَا اِنْتَهَيْتَ إِلَى اَلرَّدْمِ وَ أَشْرَفْتَ عَلَى اَلْأَبْطَحِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى تَأْتِيَ مِنًى.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب یوم ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ کا دن) ہو انشاء اللہ تو غسل کرو اور احرام کے دو کپڑے زیب تن کرو اور ننگے پاؤں وقار اور سکینہ کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہو اور مقام ابراہیم علیہ السلام یا حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو اور پھر زوال آفتاب تک وہیں بیٹھو بعد ازاں نماز ظہر پڑھو اور اس کے بعد وہی کہو جو مسجد شجرہ سے احرام باندھتے وقت کہے تھے اور سکینہ و وقار کے ستھ احرام حج باندھو اور جب مقام روم کے اس رقطاء (رفضاء) کے مقام پر پہنچو تو تلبیہ کہو اور اگر تلبیہ کہے

---

[1] الکافی: ۴/۴۴۰ح۵؛من لایحضرہ الفقیہ:۲/۳۷۷ح۲۴۴۵؛تہذیب الاحکام:۵/۱۶۱ح۵۳۹؛الوافی:۱۳/۹۶۴؛وسائل الشیعہ:۱۳/۱۳۰ح۱۷۴۰۶

[2] سندالعروہ کتاب الحج:۴/۳۸؛الحج فی الشریعہ:۳/۹۳؛تعالیق مبسوطہ:۱۶۷؛شرح مازندرانی:۵/۱۳۰؛المعتمد:۵/۱۱۱؛تنقیح مبانی الحج:۳۱۲؛شرح العروۃ: ۲۹/۱۶۲؛ مدارک الاحکام: ۸/۴۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۴۸؛ تفصیل الشریعہ:۱۴/۳۶۹؛ حدودالشریعہ: ۲/۶۸۵؛ روضۃ المتقین: ۴/۴۹۵؛ لوامع صاحبقرانی:۷/۶۶۶؛مراۃ العقول:۱۸/۸۳؛منتھی المطلب:۱۰/۴۳۹؛تذکرۃ الفقہا:۸/۱۴۸؛جواہرالکلام:۱۹/۳۸۵؛کتاب الحج شاھرودی:۴/۴۲۶؛فقہ الصادقؑ:۱۱/۲۹۰

بغیر مقام روم تک پہنچ جاؤ اور نشیبی جگہ پر جھانکنے لگو تو بلند آواز کے ساتھ تلبیہ کہتے جاؤ یہاں تک کہ منیٰ تک پہنچ جاؤ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کا صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1742} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ أَخِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ اَلَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَتَقَدَّمَ فِيهِ اَلَّذِي لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ أَوَّلُ مِنْهُ قَالَ إِذَا زَالَتِ اَلشَّمْسُ وَ عَنِ اَلَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَتَخَلَّفَ بِمَكَّةَ عَشِيَّةَ اَلتَّرْوِيَةِ إِلَى أَيَّةِ سَاعَةٍ تَسَعُهُ أَنْ يَتَخَلَّفَ قَالَ (ذَلِكَ مُوَسَّعٌ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ بِمِنًى.

❁ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو شخص (احرام حج باندھ کر) منیٰ جانا چاہے اس کا وقت کون سا ہے جس سے پہلے کوئی وقت نہیں ہے اور اس کا آخری وقت کونسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلا وقت (ترویہ کے دن) زوال آفتاب ہے۔

اور امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو مکہ میں رہنا چاہتا ہے اور ترویہ سے لے کر نویں کے دن کی گھڑی آنے تک پیچھے رہتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس کے لئے وسعت ہے یہاں تک کہ (نویں کی) صبح منیٰ میں کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1743} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يُصَلِّيَ اَلظُّهْرَ يَوْمَ اَلتَّرْوِيَةِ إِلاَّ بِمِنًى وَ يَبِيتُ بِهَا إِلَى طُلُوعِ اَلشَّمْسِ.

❁ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: ترویہ کے دن امام (پیش نماز) کو منیٰ کے سوا ظہر کی نماز کسی اور جگہ نہیں

---

[1] الکافی: ۴/۴۵۴ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۶۷ ح۵۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۵۱۹ ح۱۸۳۴۸؛ الوافی: ۱۳/۱۰۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۵۷

[2] سداد العباد: ۳۳۳؛ کتاب الحج قمی: ۳/۵؛ منتھی المطلب: ۱۰/۱۷۰؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۰۲؛ براھین الحج: ۳/۲۲۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۳۶۲؛ الموسوعہ الفقھیہ: ۱۷۷؛ کلمۃ التقویٰ: ۳/۳۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۳۶۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۹/۱۱۹؛ التھذیب فی مناسک: ۳/۱۲۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۷۸؛ جواھر الکلام: ۹/۴۹۹ و ۱۸/۲۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۱۷۵ ح۵۸۷؛ الاستبصار: ۲/۲۵۲ ح۸۸۷؛ الوافی: ۱۳/۱۰۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۵۲۰ ح۱۸۳۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۵۷

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۵۱۸؛ مناھج الاخبار: ۳/۵۴۴؛ منتھی المطلب: ۱/۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۵۰؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/۳۲۵؛ جواھر الکلام: ۱۹/۳

پڑھنا چاہیے اور پھر طلوع آفتاب تک وہیں شب باشی کرے (اور پھر عرفات کی طرف جائے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1744} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: (إِذَا غَدَوْتَ إِلَى عَرَفَةَ فَقُلْ وَ أَنْتَ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهَا: اَللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ وَ إِيَّاكَ اِعْتَمَدْتُ وَ وَجْهَكَ أَرَدْتُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي رِحْلَتِي وَ أَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي وَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ اَلْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي ثُمَّ تُلَبِّي وَ أَنْتَ غَادٍ إِلَى عَرَفَاتٍ فَإِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى عَرَفَاتٍ فَاضْرِبْ خِبَاءَكَ بِنَمِرَةَ وَ هِيَ بَطْنُ عُرَنَةَ دُونَ الْمَوْقِفِ وَ دُونَ عَرَفَةَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاغْتَسِلْ وَ صَلِّ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ فَإِنَّمَا تُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَ تَجْمَعُ بَيْنَهُمَا لِتُفَرِّغَ نَفْسَكَ لِلدُّعَاءِ فَإِنَّهُ يَوْمُ دُعَاءٍ وَ مَسْأَلَةٍ قَالَ وَ حَدُّ عَرَفَةَ مِنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَ ثَوِيَّةَ وَ نَمِرَةَ إِلَى ذِي الْمَجَازِ وَ خَلْفَ الْجَبَلِ مَوْقِفٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب صبح (منیٰ سے) عرفات جانے لگو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہو: ''اَللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ وَ إِيَّاكَ اِعْتَمَدْتُ وَ وَجْهَكَ أَرَدْتُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي رِحْلَتِي وَ أَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي وَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ اَلْيَوْمَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي''

پھر تلبیہ کہو جبکہ تم عرفات کی طرف جا رہے ہو پس جب عرفات میں پہنچو تو نمرہ کے مقام پر خیمہ نصب کرو اور نمرہ بطن عرفہ میں ہے جو موقف اور عرف سے کچھ ادھر ہے اور جب عرفہ کے دن زوال شمس ہو جائے تو غسل کرو اور ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھو یعنی عصر کو جلدی اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو تا کہ تمہارا وقت دعا و پکار کے لئے بالکل فارغ ہو جائے کیونکہ یہ دن (خصوصاً) دعا اور سال کرنے کا ہے۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: عرفہ کی حد بطن عرفہ وثوبہ سے لے کر ذوالمجاز تک ہے اور پہاڑ (عرفہ) کے پس پشت وقوف کی جگہ ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۷۶ ح ۵۹۱؛ الاستبصار: ۲/۲۵۳ ح ۸۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۵۲۳ ح ۱۸۳۵۶

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۵۲۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۷۴۴؛ منتھی المطلب: ۱۱/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۸۸؛ کتاب الحج شاھرودی: ۳/۳۶۶؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/۳۲۶؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۳۳۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۳۸۷؛ براھین الحج: ۳/۲۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۵۰؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱۱۰

[3] الکافی: ۴/۴۶۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۷۹ ح ۶۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۵۲۸ ح ۱۸۳۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۳۶۰؛ الوافی: ۱۳/۱۰۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح یاحسن کالصحیح یاحسن ہے۔ [1]

{1745} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَأْتِي بَعْدَ مَا يُفِيضُ اَلنَّاسُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ فِي مَهَلٍ حَتَّى يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ مِنْ لَيْلَتِهِ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ فَيُدْرِكَ اَلنَّاسَ فِي اَلْمَشْعَرِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضُوا فَلاَ يَتِمُّ حَجُّهُ حَتَّى يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ وَ إِنْ قَدِمَ وَ قَدْ فَاتَتْهُ عَرَفَاتٌ فَلْيَقِفْ بِالْمَشْعَرِ اَلْحَرَامِ فَإِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى أَعْذَرُ لِعَبْدِهِ وَ قَدْ تَمَّ حَجُّهُ إِذَا أَدْرَكَ اَلْمَشْعَرَ اَلْحَرَامَ قَبْلَ طُلُوعِ اَلشَّمْسِ وَ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ اَلنَّاسُ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ اَلْمَشْعَرَ اَلْحَرَامَ فَقَدْ فَاتَهُ اَلْحَجُّ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً مُفْرَدَةً وَ عَلَيْهِ اَلْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس وقت عرفات پہنچا جب لوگ وہاں سے لوٹ چکے تھے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ عرفات جا کر رات میں سے کچھ وہاں وقوف کر کے پھر مشعر میں جا کر لوگوں کو درک کرے جبکہ وہ ابھی لوٹے نہ ہوں تو پھر تو اس کا حج مکمل نہ ہوگا جب تک کہ پہلے عرفات نہ آئے اور اگر کوئی خص اس وقت پہنچے جبکہ اس کا (وقوف) عرفات فوت ہو چکا ہو تو پھر وقوف مشعر الحرام کرے (اور اسی پر اکتفا کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا عذر قبول کرتا ہے پس جب اس نے طلوع شمس سے قبل اور لوگوں کے لوٹنے سے پہلے (وقوف) مشعر الحرام کو درک کر لیا تو اس کا حج مکمل ہے اور اگر وہ مشعر الحرام کو درک نہ کر سکے تو اس کا حج فوت ہو گیا پس وہ اسے عمرہ مفردہ قرار دے اور اس پر اگلے سال کا حج واجب ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1746} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ

---

[1] تذکرۃ الفقہا:۸/۱۶۷؛ منتھی المطلب:۱۱/۲۹؛ مراۃ العقول:۱۸/۱۱۸؛ ملاذ الاخیار:۷/۵۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۵/۳۳۱

[2] تہذیب الاحکام:۵/۲۸۹ ح۹۸۱؛ الاستبصار:۲/۳۰۱ ح۱۰۷۶؛ وسائل الشیعہ:۱۴/۳۶ ح۱۸۵۲۵؛ الوافی:۱۳/۱۰۶۶؛ ھدایۃ الامہ:۵/۳۷۶

[3] ملاذ الاخیار:۸/۱۷۰؛ جواہر الکلام:۱۹/۴۵؛ سداد العباد:۳۴۰؛ تعالیق مبسوطہ:۴۷۰؛ براھین الحج:۳/۲۴۳؛ تذکرۃ الفقہا:۸/۱۸۸؛ فقہ الصادق:۱۱/۳۶۱؛ الحج فی الشریعہ:۴/۳۷۴؛ منتھی المطلب:۱۱/۵۱؛ ریاض المسائل:۶/۳۵۷؛ تفصیل الشریعہ:۱۵/۱۰۶؛ مدارک الاحکام:۷/۴۰۱؛ کتاب الحج شاھرودی:۴/۶۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۵/۳۴۱؛ سند العروۃ کتاب الحج:۴/۷۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۶۵۹؛ تنقیح مبانی الحج:۳/۱۶۲

مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ قَبْلَ غُرُوبِ اَلشَّمْسِ قَالَ إِنْ كَانَ جَاهِلاً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ مُتَعَمِّداً فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ.

❁ مسمع بن عبدالملک سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے لوٹ گیا تھا، فرمایا: اگر وہ جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1747} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ حَمَّادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا غَرَبَتِ اَلشَّمْسُ فَأَفِضْ مَعَ اَلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ اَلسَّكِينَةَ وَ اَلْوَقَارَ وَ أَفِضْ (مِنْ حَيْثُ أَفٰاضَ اَلنّٰاسُ وَاسْتَغْفِرِ اَللّٰهَ إِنَّ اَللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) فَإِذَا اِنْتَهَيْتَ إِلَى اَلْكَثِيبِ اَلْأَحْمَرِ عَنْ يَمِينِ اَلطَّرِيقِ فَقُلِ اَللَّهُمَّ اِرْحَمْ مَوْقِفِي وَ زِدْ فِي عَمَلِي وَ سَلِّمْ لِي دِينِي وَ تَقَبَّلْ مَنَاسِكِي وَ إِيَّاكَ وَ اَلْوَضِيفَ اَلَّذِي يَصْنَعُهُ كَثِيرٌ مِنَ اَلنَّاسِ فَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ اَلْحَجَّ لَيْسَ بِوَضْفِ اَلْخَيْلِ وَ لاَ إِيضَاعِ اَلْإِبِلِ وَ لَكِنِ اِتَّقُوا اَللَّهَ وَ سِيرُوا سَيْراً جَمِيلاً وَ لاَ تُوَطِّئُوا ضَعِيفاً وَ لاَ تُوَطِّئُوا مُسْلِماً وَ اِقْتَصِدُوا فِي اَلسَّيْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَكُفُّ بِنَاقَتِهِ حَتَّى كَانَ يُصِيبُ رَأْسُهَا مُقَدَّمَ اَلرَّحْلِ وَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا اَلنَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالدَّعَةِ فَسُنَّةُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تُتَّبَعُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ أَعْتِقْنِي مِنَ اَلنَّارِ يُكَرِّرُهَا حَتَّى أَفَاضَ اَلنَّاسُ قُلْتُ أَ لاَ تُفِيضُ فَقَدْ أَفَاضَ اَلنَّاسُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ اَلزِّحَامَ وَ أَخَافُ أَنْ أَشْرَكَ فِي عَنَتِ إِنْسَانٍ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (بمقام عرفات) سورج ڈوب جائے تو سکینہ و وقار کے ساتھ لوگوں کے ہمراہ لوٹو اور اللہ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ غفور ورحیم ہے اور چلتے ہوئے جب ٹیلے کے قریب پہنچو جو راستے کے دائیں جانب ہے تو یہ پڑھو: اَللَّهُمَّ اِرْحَمْ مَوْقِفِي وَ زِدْ فِي عَمَلِي وَ سَلِّمْ لِي دِينِي وَ تَقَبَّلْ مَنَاسِكِي

خبردار! تیز تیز دوڑنے سے بچنا جس طرح کہ عام لوگ کرتے ہیں کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حج گھڑ دوڑ یا اونٹ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۸۷/۵ ح ۶۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۵۵۸/۱۳ ح ۱۸۴۳۷؛ الوافی: ۱۰۳۹/۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵۳۹/۷؛ سند العروہ کتاب الحج: ۶/۴ ۷؛ منتھی المطلب: ۵۹/۱۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۱۶۵/۳؛ مدارک الاحکام: ۳۹۷/۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳۳۸/۵؛ فقہ الحج: ۱۴۵/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶۴/۱۱

دوڑانے کے مانند نہیں ہے۔ خدا سے ڈرو اور احسن طریقے سے چلو اور کسی کمزور یا کسی مسلمان کو پاؤں کے نیچے نہ روندو اور چلنے میں میانہ روی سے کام لو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو (مہار کھینچ کر) اس طرح روک رہے تھے کہ اس کا سر پالان سے جا ٹکراتا تھا اور فرماتے تھے: اے لوگو! تم پر آرام وسکون لازم ہے پس آنحضرت ﷺ کی سنت اور ان کی روش کی پیروی کی جائے گی۔

معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ عرفات میں برابر یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے''۔ یہاں تک کہ لوگ لوٹ جاتے۔

میں نے عرض کیا: (مولا علیہ السلام!) کیا آپ علیہ السلام نہیں لوٹیں گے لوگ تو لوٹ گئے ہیں؟

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بھیڑ سے ڈرتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں کہ کسی انسان پر سختی کرنے میں شریک نہ ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1748} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنِ اَلنَّخَعِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى مِنًى فَلْيَرْجِعْ وَلْيَأْتِ جَمْعاً وَلْيَقِفْ بِهَا وَإِنْ كَانَ قَدْ وَجَدَ اَلنَّاسَ قَدْ أَفَاضُوا مِنْ جَمْعٍ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عرفات سے لوٹے اور منیٰ جانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ مزدلفہ جائے اور وہاں وقوف کرے اگرچہ لوگ وہاں سے جا چکے ہوں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1749} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَحَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: (لاَ تُصَلِّ اَلْمَغْرِبَ حَتَّى تَأْتِيَ جَمْعاً فَصَلِّ بِهَا اَلْمَغْرِبَ وَاَلْعِشَاءَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۱۸۷ ح ۶۲۳؛ الکافی: ۴/۴۶۷ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۵ ح ۱۸۴۴۸

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۵۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۱۲؛ مدارک الاحکام: ۷/۴۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱۲/۲۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۸۸ ح ۹۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۰ ح ۱۸۴۵۶؛ الوافی: ۱۳/۱۰۶۳؛ الکافی: ۴/۴۷۲ ح ۳

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۱۶۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۸۸؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۳۴۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۶۸؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/۹۶؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۷۳؛ سداد العباد: ۳۴۰؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/۳۴۱؛ مدارک الاحکام: ۷/۴۰۵

اَلْآخِرَةَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ انْزِلْ بَطْنَ اَلْوَادِي عَنْ يَمِينِ اَلطَّرِيقِ قَرِيباً مِنَ اَلْمَشْعَرِ وَ يُسْتَحَبُّ لِلصَّرُورَةِ أَنْ يَقِفَ عَلَى اَلْمَشْعَرِ وَ يَطَأَهُ بِرِجْلِهِ وَلاَ يُجَاوِزَ اَلْحِيَاضَ لَيْلَةَ اَلْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولَ اَللَّهُمَّ هَذِهِ جَمْعٌ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْمَعَ لِي فِيهَا جَوَامِعَ اَلْخَيْرِ اَللَّهُمَّ لاَ تُؤْيِسْنِي مِنَ اَلْخَيْرِ اَلَّذِي سَأَلْتُكَ أَنْ تَجْمَعَهُ لِي فِي قَلْبِي ثُمَّ أَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تُعَرِّفَنِي مَا عَرَّفْتَ أَوْلِيَاءَكَ فِي مَنْزِلِي هَذَا وَ أَنْ تَقِيَنِي جَوَامِعَ اَلشَّرِّ وَ إِنِ اِسْتَطَعْتَ أَنْ تُحْيِيَ تِلْكَ اَللَّيْلَةَ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ أَبْوَابَ اَلسَّمَاءِ لاَ تُغْلَقُ تِلْكَ اَللَّيْلَةَ لِأَصْوَاتِ اَلْمُؤْمِنِينَ لَهُمْ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ اَلنَّحْلِ يَقُولُ اَللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَا رَبُّكُمْ وَ أَنْتُمْ عِبَادِي أَدَّيْتُمْ حَقِّي وَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَسْتَجِيبَ لَكُمْ فَيَحُطُّ تِلْكَ اَللَّيْلَةَ عَمَّنْ أَرَادَ أَنْ يَحُطَّ عَنْهُ ذُنُوبَهُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز مغرب نہ پڑھ یہاں تک کہ جمعا (مشعر الحرام) کے مقام پر پہنچ کر مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھ اور راستہ کے دائیں جانب وسط وادی مشعر الحرام کے قریب اترا اور صرورہ کے لئے مستحب ہے کہ وہ مشعر الحرام کے اوپر وقوف کرے اور اسے اپنے پاؤں سے روندے اور مزدلفہ کی رات بمقام حیاض سے تجاوز نہ کر اور یہ دعا پڑھ: اَللَّهُمَّ هَذِهِ جَمْعٌ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْمَعَ لِي فِيهَا جَوَامِعَ اَلْخَيْرِ اَللَّهُمَّ لاَ تُؤْيِسْنِي مِنَ اَلْخَيْرِ اَلَّذِي سَأَلْتُكَ أَنْ تَجْمَعَهُ لِي فِي قَلْبِي ثُمَّ أَطْلُبُ إِلَيْكَ

اور اگر اس رات جاگنے کی استطاعت ہو تو جاگ کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ اس رات مومنین کی آوازوں کے لئے آسمان کے دروازے بند نہیں ہوتے (اور) ان کی یوں آوازیں بلند ہوتی ہیں جس طرح شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے (اس رات) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور تم میرے بندے ہو، تم نے میرا حق ادا کر دیا ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں پس وہ اس رات جس کے چاہتا ہے گناہ گرا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1750} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ وَقَفَ مَعَ اَلنَّاسِ بِجَمْعٍ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ اَلنَّاسُ قَالَ إِنْ كَانَ جَاهِلاً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ فَعَلَيْهِ دَمُ شَاةٍ.

---

[1] الکافی: ۴/۴۶۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۸۸ ح ۶۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۴ ح ۱۸۴۶۸ و ۱۶ ح ۱۸۴۷۵ و ۱۹ ح ۱۸۴۸۸؛ الوافی: ۱۳/۱۰۴۳

[2] کتاب الحج شاہرودی: ۴/۴۲؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۵۵

۞ مسمع سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے مشعر الحرام میں لوگوں کے ساتھ وقوف کیا مگر لوگوں کے لوٹنے سے پہلے لوٹ گیا، فرمایا: اگر وہ جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر (عمداً) طلوع فجر سے پہلے لوٹا ہے تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا لازم ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1751} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَمَرَّ بِالْمَشْعَرِ فَلَمْ يَقِفْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مِنًى فَرَمَى الْجَمْرَةَ وَلَمْ يَعْلَمْ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ قَالَ يَرْجِعُ إِلَى الْمَشْعَرِ فَيَقِفُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْمِي الْجَمْرَةَ.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص جو عرفات سے لوٹا اور مشعر الحرام سے گزرا مگر وہاں وقوف نہ کیا اور سیدھا منیٰ پہنچ کر جمرہ (عقبہ) کو کنکر مارے اور جب اسے (عدم وقوف کا) علم ہوا تو سورج بلند ہو چکا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی وقت مشعر الحرام جائے اور وہاں وقوف اور پھر واپس آ کر جمرہ کو کنکر مارے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1752} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ جَمْعاً فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَيُّمَا حَاجٍّ سَائِقٍ لِلْهَدْيِ أَوْ مُفْرِدٍ لِلْحَجِّ أَوْ مُتَمَتِّعٍ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَدِمَ وَ قَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۷۱۴ح ۲۹۹۴؛ الکافی: ۴/۳۷۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۹۳ح ۶۴۲؛ الاستبصار: ۲/۲۵۶ح ۹۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۷ح ۱۸۵۰۳؛ الوافی: ۱۳/۱۰۵۷

[2] روضۃ المتقین: ۵/۱۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۱۲۲؛ براھین الفقہا: ۳/۲۴۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۹۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۷؛ جواہر الکلام: ۱۹/۱۷

[3] الکافی: ۴/۴۷۲ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۶۹ح ۲۹۹۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۸۸ح ۹۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۵ح ۱۸۵۲۳؛ الوافی: ۱۳/۱۰۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۵/۶۷۳

[4] شرح العروۃ: ۲۹/۲۱۷؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۱۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۱۳؛ براھین الفقہا: ۳/۲۴۳؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۴۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۸؛ مدارک الاحکام: ۷/۴۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۳۴

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص (وقوف) جمعاً (مشعر الحرام) کو درک کرے تو اس نے حج کو درک کرلیا۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص حج قران یا حج افراد یا حج تمتع کر رہا ہو مگر وہ اس وقت مکہ پہنچے جب اس کا حج فوت ہو گیا ہو تو وہ اسے عمرہ (مفردہ) قرار دے اور اس پر اگلے سال حج واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1753} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :)خُذْ حَصَى اَلْجِمَارِ ثُمَّ اِئْتِ اَلْجَمْرَةَ اَلْقُصْوَى اَلَّتِي عِنْدَ اَلْعَقَبَةِ فَارْمِهَا مِنْ قِبَلِ وَجْهِهَا لاَ تَرْمِهَا مِنْ أَعْلاَهَا وَ تَقُولُ وَ اَلْحَصَى فِي يَدَيْكَ اَللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ حَصَيَاتِي فَأَحْصِهِنَّ لِي وَ اِرْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي ثُمَّ تَرْمِي فَتَقُولُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ اِدْحَرْ عَنِّي اَلشَّيْطَانَ وَ جُنُودَهُ اَللَّهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتَابِكَ وَ عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَللَّهُمَّ اِجْعَلْهُ حَجّاً مَبْرُوراً وَ عَمَلاً مَقْبُولاً وَ سَعْياً مَشْكُوراً وَ ذَنْباً مَغْفُوراً وَ لْيَكُنْ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَلْجَمْرَةِ قَدْرُ عَشْرَةِ أَذْرُعٍ أَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعاً فَإِذَا أَتَيْتَ رَحْلَكَ وَ رَجَعْتَ مِنَ اَلرَّمْيِ فَقُلِ اَللَّهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ اَلرَّبُّ وَ نِعْمَ اَلْمَوْلَى وَ نِعْمَ اَلنَّصِيرُ قَالَ وَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُرْمَى اَلْجِمَارُ عَلَى طُهْرٍ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رمی جمرات کے لئے کنکر لے کر جمرہ قصویٰ (عقبہ) کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے کی جانب سے اسے کنکر مارو اور اس کے اوپر سے نہ مارو اور جب کنکر تمہارے ہاتھ میں ہوں تو یہ پڑھو: اَللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ حَصَيَاتِي فَأَحْصِهِنَّ لِي وَ اِرْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي

پھر کنکر مارو اور ہر کنکر مارتے وقت یہ پڑھو: اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ اِدْحَرْ عَنِّي اَلشَّيْطَانَ وَ جُنُودَهُ اَللَّهُمَّ تَصْدِيقاً بِكِتَابِكَ وَ عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَللَّهُمَّ اِجْعَلْهُ حَجّاً مَبْرُوراً وَ عَمَلاً مَقْبُولاً وَ سَعْياً مَشْكُوراً وَ ذَنْباً مَغْفُوراً

اور تمہارے اور عقبہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے پس جب تم رمی سے فارغ ہو کر اپنی اقامت گاہ پر واپس آؤ تو یہ پڑھو: وَ لْيَكُنْ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَلْجَمْرَةِ قَدْرُ عَشْرَةِ أَذْرُعٍ أَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعاً فَإِذَا أَتَيْتَ

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۲۹۴ح ۹۹۸؛ الاستبصار: ۲/۳۰۷ح ۱۰۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۴۸ح ۱۸۵۵۸؛ الکافی: ۴/۴۷۶ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۷۱ح ۲۹۹۵؛ الوافی: ۱۳/۱۰۶۵

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۱۷۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۶۶؛ منتھی المطلب: ۱۳/۵۶؛ براھین الحج: ۳/۲۶۴؛ سداد العباد: ۳۴۷؛ مدارک الاحکام: ۷/۴۳۵؛ فقہ الحج: ۴/۱۷۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۱۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۴۰۲؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۱۶۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۳۴

رَحْلَكَ وَ رَجَعْتَ مِنَ ٱلرَّمْيِ فَقُلِ ٱللَّهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ ٱلرَّبُّ وَ (نِعْمَ ٱلْمَوْلىٰ وَ نِعْمَ ٱلنَّصِيرُ

پھر فرمایا: اور مستحب ہے کہ رمی جمرات باطہارت ہو کر کی جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1754} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: حَصَى ٱلْجِمَارِ إِنْ أَخَذْتَهُ مِنَ ٱلْحَرَمِ أَجْزَأَكَ وَ إِنْ أَخَذْتَهُ مِنْ غَيْرِ ٱلْحَرَمِ لَمْ يُجْزِئْكَ قَالَ وَ قَالَ لاَ تَرْمِ ٱلْجِمَارَ إِلاَّ بِالْحَصَى.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رمی جمرات کے کنکر اگر تم حرم کے اندر سے حاصل کرو تو تمہارے لئے کافی ہوں گے اور اگر حرم کے باہر سے حاصل کرو گے تو کافی نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا: رمی جمرات نہ کرو مگر یہ کہ (صرف) کنکر کے ساتھ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1755} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ أَخَذَ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ حَصَاةً فَرَمَى بِهَا فَزَادَ وَاحِدَةً فَلَمْ يَدْرِ مِنْ أَيَّتِهِنَّ نَقَصَتْ قَالَ فَلْيَرْجِعْ فَلْيَرْمِ كُلَّ وَاحِدَةٍ بِحَصَاةٍ فَإِنْ سَقَطَتْ مِنْ رَجُلٍ حَصَاةٌ فَلَمْ يَدْرِ أَيَّتُهُنَّ هِيَ قَالَ يَأْخُذُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ حَصَاةً فَيَرْمِي بِهَا قَالَ وَ إِنْ رَمَيْتَ بِحَصَاةٍ فَوَقَعَتْ فِي مَحْمِلٍ فَأَعِدْ مَكَانَهَا فَإِنْ هِيَ أَصَابَتْ إِنْسَاناً أَوْ جَمَلاً ثُمَّ وَقَعَتْ عَلَى ٱلْجِمَارِ أَجْزَأَكَ وَ قَالَ فِي رَجُلٍ رَمَى ٱلْجِمَارَ فَرَمَى ٱلْأُولَى بِأَرْبَعٍ وَ ٱلْأَخِيرَتَيْنِ بِسَبْعٍ سَبْعٍ قَالَ يَعُودُ فَيَرْمِي ٱلْأُولَى

---

[1] الکافی: ۴/۴۸۷ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۹۸ح۶۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۵۸ح۱۸۵۷۹؛ الوافی: ۱۳/۱۰۷۸

[2] مدارک الاحکام: ۸/۱۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۱۰۵؛ براھین الحج: ۳/۲۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۶۵

[3] الکافی: ۴/۴۷۷ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۹۶ح۶۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۲ح۱۸۵۱۴؛ الوافی: ۱۳/۱۰۷۵

[4] الحج فی الشریعہ: ۵/۱۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۹۰؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۱۳۹؛ سداد العباد: ۳۴۸؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۱۹۲؛ التھذیب فی مناسک: ۳/۱۶۹
تفصیل الشریعہ: ۱۵/۱۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۶۰

بِثَلاَثٍ وَ قَدْ فَرَغَ وَ إِنْ كَانَ رَمَى اَلْأُولَى بِثَلاَثٍ وَ رَمَى اَلْأَخِيرَتَيْنِ بِسَبْعٍ سَبْعٍ فَلْيَعُدْ وَ لْيَرْمِهِنَّ جَمِيعاً بِسَبْعٍ سَبْعٍ وَإِنْ كَانَ رَمَى اَلْوُسْطَى بِثَلاَثٍ ثُمَّ رَمَى اَلْأُخْرَى فَلْيَرْمِ اَلْوُسْطَى بِسَبْعٍ وَإِنْ كَانَ رَمَى اَلْوُسْطَى بِأَرْبَعٍ رَجَعَ فَرَمَى بِثَلاَثٍ قَالَ قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَنْكُسُ فِي رَمْيِ اَلْجِمَارِ فَيَبْدَأُ بِجَمْرَةِ اَلْعَقَبَةِ ثُمَّ اَلْوُسْطَى ثُمَّ اَلْعُظْمَى قَالَ يَعُودُ فَيَرْمِي اَلْوُسْطَى ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ اَلْعَقَبَةِ وَإِنْ كَانَ مِنَ اَلْغَدِ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس کل اکیس کنکر تھے پس جب رمی جمرات کر چکا تو اس کے پاس ایک کنکر بچ گیا اور اب اسے معلوم نہیں کہ کس جمرہ میں کمی واقع ہوئی ہے تو وہ پلٹ کر ایک ایک کنکر مارے اور اگر کسی شخص کے ہاتھ سے ایک کنکر گر جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کون سا ہے تو اپنے پاؤں کے نیچے سے ایک کنکر اُٹھائے اور مارے اور اگر تم کوئی کنکر مارو اور وہ کسی محمل کو لگے تو اس کا اعادہ کرو لیکن اگر وہ پہلے کسی انسان یا اونٹ کو لگے اور پھر وہاں سے اک کر جمرہ کو لگ جائے تو تمہارے لئے کافی ہے اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے پہلے جمرہ کو چار اور دوسرے دونوں کو سات سات کنکر مارے تھے تو وہ پلٹ کر پہلے کو تین کنکر اور مارے پس اس طرح وہ رمی سے فارغ ہو جائے گا اور اگر اس نے پہلے کو تین اور دوسرے دونوں کو سات سات کنکر مارے تھے تو پھر پلٹ کر سب کو سات سات کنکر مارے اور اگر وسطی کو تین اور آخری کو سات مارے تھے تو پھر وسطی کو سات مارے (اور پھر آخری کو) اور اگر اس نے وسطی کو چار کنکر مارے (اور پھر آخری کو) اور اگر اس نے وطی کو چار کنکر مارے (اور آخری کو سات) تو لوٹ کر وسطی کو تین اور مارے (اس طرح سات مکمل ہو جائیں گے) راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: ایک شخص (ترتیب کے) الٹ رمی جمرات کرتا ہے پس وہ ابتداء جمرہ عقبہ سے کرتا ہے پھر وسطی کو اور پھر بڑے کو مارتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اعادہ کرے گا کہ پہلے وسطی کو مارے پھر جمرہ عقبہ کو مارے اگر چہ دوسرے دن ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1756} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: قُلْتُ لَهُ إِلَى مَتَى يَكُونُ رَمْيُ اَلْجِمَارِ فَقَالَ مِنِ ارْتِفَاعِ اَلنَّهَارِ إِلَى غُرُوبِ اَلشَّمْسِ.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق ؑ سے عرض کیا کہ کب تک جمروں کو کنکر مارے جا سکتے ہیں؟

---

[1] الکافی: ۴/۴۸۳ ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۷۴ ح ۳۰۰۰ (بفرق الفاظ)؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۶۶ ح ۹۰۷ (مختصر)؛ الوافی: ۱۳/۱۰۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۶۰ ح ۱۸۵۸۴ و ۱۴/۲۶۶ ح ۱۹۱۶۱ و ۲۶۷ ح ۱۹۱۶۲

[2] کتاب الحج شاهرودی: ۴/۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۸۹؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۳۲؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۵۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سورج کے بلند ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک مارے جا سکتے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

صحیح معاویہ بن عمار میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زوال آفتاب کے وقت کنکر مارو اور وہی پڑھو جو جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے وقت پڑھا تھا۔ [3] چنانچہ ممکن ہے کہ اس کو استحباب اور فضیلت پر محمول کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

{1757} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْمِيَ بِاللَّيْلِ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَاطِبَةُ وَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي لاَ يَمْلِكُ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئاً وَ الْخَائِفُ وَ الْمَدِينُ وَ الْمَرِيضُ الَّذِي لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْمِيَ يُحْمَلُ إِلَى الْجِمَارِ فَإِنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يَرْمِيَ وَ إِلاَّ فَارْمِ عَنْهُ وَ هُوَ حَاضِرٌ.

✪ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص رات کے وقت رمی جمرات کر سکتے ہیں وہ کون کون سے لوگ ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لکڑہارا، وہ غلام جو اپنے کسی کام کا مالک نہیں ہے، خوف زدہ آدمی، مقروض آدمی اور وہ بیمار جو خود رمی جمرات نہیں کر سکتا بلکہ اسے اٹھا کر پہنچایا جاتا ہے پس اگر وہ مار سکے تو ٹھیک ورنہ اس کی موجودگی میں تم اس کی طرف سے مارو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [5]

{1758} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ:

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۸۱۴ح ۳۰۲۵؛ الوافی: ۱۴/۱۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۶۸ح ۱۸۶۰۷

[2] روضۃ المتقین: ۵/۱۴۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۴۳؛ سداد العباد: ۳۷۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/۶۳؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/۱۳۵؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۴۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۱۹۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۱۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۹۵

[3] الکافی: ۴/۴۸۰ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۶۱ح ۸۸۸؛ الاستبصار: ۲/۲۹۶ح ۱۰۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۶۸ح ۱۸۶۰۵؛ الوافی: ۱۳/۱۰۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۸۷؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۴۱

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۷۶ح ۳۰۰۴؛ الوافی: ۱۳/۱۰۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۷۲ح

[5] سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۳۱۲؛ شرح مازندرانی: ۵/۳۶۱؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۲۷

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى اِنْتَهَى إِلَى مِنًى فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَمْ يَرْمِ حَتَّى غَابَتِ اَلشَّمْسُ قَالَ يَرْمِي إِذَا أَصْبَحَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً لِمَا فَاتَهُ وَ اَلْأُخْرَى لِيَوْمِهِ اَلَّذِي يُصْبِحُ فِيهِ وَ لْيَفْرُقْ بَيْنَهُمَا يَكُونُ إِحْدَاهُمَا بُكْرَةً وَ هِيَ لِلْأَمْسِ وَ اَلْأُخْرَى عِنْدَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جمعاً (مزدلفہ) سے لوٹا یہاں تک کہ منیٰ پہنچا اور اسے کوئی ضروری کام پڑ گیا پس وہ رمی نہ کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دوسرے دن صبح ہو تو دوبارہ رمی کرے۔ ایک بار کل (کی قضا) کے لئے اور دوسری بار آج کے لئے اور ان کے درمیان اس طرح فاصلہ رکھے کہ کل کے لئے صبح کے وقت اور آج کے لئے زوال کے وقت مارے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1759} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلْمُتَمَتِّعِ كَمْ يُجْزِيهِ قَالَ شَاةٌ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُتَمَتِّعِ اَلْمَمْلُوكِ فَقَالَ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلَى اَلْحُرِّ إِمَّا أُضْحِيَّةٌ وَ إِمَّا صَوْمٌ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حج تمتع کرنے والے کے لئے کس قدر قربانی کافی ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ایک بکری کافی ہے۔

اور میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مملوک حج تمتع کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر وہی کچھ واجب ہے جو آزاد پر ہے کہ قربانی دے یا روزہ رکھے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1760} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَلرَّحْمَنِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۲۶۲ ح ۸۹۳؛ الکافی: ۴/۴۸۴ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۷۶ ح ۳۰۰۳؛ الوافی: ۱۳/۱۰۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۷۲ ح ۱۸۶۲۱

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۱۲۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۵۳؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۲۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۲۶؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۴۱۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۳۹۷؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۳۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۲۰۹؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/۳۶۶؛ براھین الحج: ۳/۲۷۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۱۹۳؛ التہذیب فی مناسک: ۳/۲۷۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۹۲؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۱۴۳؛ المعتمد: ۵/۱۹۷؛ شرح مازندرانی: ۵/۳۸۷؛ فقہ الحج: ۴/۱۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۹۰؛ شرح العروۃ: ۲۹/۴۰۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۱ ح ۶۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۷۹ ح ۱۸۶۳۹؛ الاستبصار: ۲/۲۶۲ ح ۹۲۶؛ الوافی: ۱۳/۱۱۰۷

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۹؛ منتھی المطلب: ۱۱/۱۶۰؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۷

اَلصَّبِيِّ يَصُومُ عَنْهُ وَلِيُّهُ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْياً.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قربانی کا جانور نہ مل سکے تو بچے کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{1761} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ اَلْبَجَلِيِّ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ اَلْقُمِّيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْأَضْحَى كَمْ هُوَ بِمِنًى فَقَالَ أَرْبَعَةُ أَيَّامٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْأَضْحَى فِي غَيْرِ مِنًى فَقَالَ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ مُسَافِرٍ قَدِمَ بَعْدَ اَلْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ أَ لَهُ أَنْ يُضَحِّيَ فِي اَلْيَوْمِ اَلثَّالِثِ قَالَ نَعَمْ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ منیٰ میں کتنے دنوں تک قربانی ہوسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چار دنوں تک

اور میں نے پوچھا کہ منیٰ کے علاوہ کتنے دنوں تک ہوسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین دنوں تک۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کہ عیدالاضحیٰ کے دو دن بعد واپس گھر پہنچا تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ تیسرے دن قربانی کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1762} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۱۲/۲ ح ۳۱۰۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۱۰/۵ ح ۱۴۲۶؛ الوافی: ۱۱۷۸/۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۸۷/۱۴ ح ۱۸۶۶۵؛

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳۲۴/۸؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲۴۶/۵؛ روضۃ المتقین: ۲۰۲/۵؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۶/۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲۰۲/۵ ح ۶۷۳؛ الاستبصار: ۲۶۴/۲ ح ۹۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۹۱/۱۴ ح ۱۸۶۷۵؛ الوافی: ۱۱۴۰/۱۴؛ اقبال الاعمال: ۴۵۰/۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱/۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۳۹۳/۵؛ سداد العباد: ۳۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۸/۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۷۸/۲؛ مناھج الاخبار: ۵۶۶/۳؛ جواہر الکلام: ۲۲۳/۱۹

عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلنَّحْرُ بِمِنًى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَنْ أَرَادَ اَلصَّوْمَ لَمْ يَصُمْ حَتَّى تَمْضِيَ اَلثَّلاَثَةُ اَلْأَيَّامِ وَ اَلنَّحْرُ بِالْأَمْصَارِ يَوْمٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ صَامَ مِنَ اَلْغَدِ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ منیٰ میں قربانی (یوم النحر کے بعد) تین دنوں تک (جائز) ہے اور جو (اس کے عوض) روزہ رکھنا چاہے تو وہ اس وقت تک نہ رکھے جب تک تین دن نہ گزر جائیں اور عام شہروں میں قربانی ایک دن ہے اور جو (اس کے عوض) روزہ رکھنا چاہے تو وہ دوسرے دن رکھ سکتا ہے[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1763} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْأَضْحَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قربانی تین دن تک ہوسکتی ہے مگر افضل پہلا دن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1764} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْأَضَاحِيِّ فَقَالَ أَفْضَلُ اَلْأَضَاحِيِّ فِي اَلْحَجِّ اَلْإِبِلُ وَ اَلْبَقَرُ وَ قَالَ ذَوُو اَلْأَرْحَامِ وَ لاَ يُضَحَّى بِثَوْرٍ وَ لاَ جَمَلٍ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے قربانی کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حج میں افضل قربانی اونٹ اور گائے ہے۔

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۲۰۳ح۶۷۸؛الاستبصار:۲/۲۶۵ح۹۳۵؛وسائل الشیعہ:۱۴/۹۳ح۱۸۶۷۹؛من لایحضرہ الفقیہ:۲/۴۸۷ح۳۰۲۹؛ الوافی:۱۴/۱۱۴۲؛ھدایۃ الامہ:۱۴/۲۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۱۳؛ سند العروۃ تاب الحج: ۴/۲۰۷؛ سداد العباد: ۳۶۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۳۹۴؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۲۴۵؛ جواہر الکلام:۱۹/۱۳۴؛روضۃ المتقین:۵/۱۴۸؛فقہ الصادقؑ:۱۲/۱۱۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۳ح۶۷۵؛من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۸۷ح۳۰۴۰؛ الاستبصار: ۲/۲۶۴ح۹۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۹۲ح۱۸۶۷۸؛ الوافی:۱۴/۱۱۴۱

[4] ملاذ الاخیار:۸/۱۲؛روضۃ المتقین:۵/۱۴۹

پھر فرمایا: مادہ ہو اور نر بیل اور نر اونٹ کی قربانی نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1765} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَفْضَلُ الْبُدْنِ ذَوَاتُ الْأَرْحَامِ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ قَدْ يُجْزِي الذُّكُورَةُ مِنَ الْبُدْنِ وَ الضَّحَايَا مِنَ الْغَنَمِ الْفُحُولَةُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گائے اور اونٹ میں سے مادہ کی قربانی افضل ہے اور اگر نر بھی قربان کئے جائیں تو کافی ہوں گے اور بھیڑ بکری میں سے نر کی قربانی (افضل) ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1766} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الثَّنِيَّةُ مِنَ الْإِبِلِ وَ الثَّنِيَّةُ مِنَ الْبَقَرِ وَ الثَّنِيَّةُ مِنَ الْمَعْزِ وَ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّأْنِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اونٹ میں سے ثنیہ [5] اور گائے سے بھی ثنیہ اور بھیڑ سے بھی ثنیہ ہو اور دنبہ سے جذعہ [6] ہو۔ [7]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [8]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۴ ح ۶۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۹۵ ح ۱۸۶۸۶؛ الوافی: ۱۳/۱۱۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۱۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۴ ح ۶۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۹۸ ح ۱۸۶۹۰؛ الوافی: ۱۳/۱۱۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۸۶ ح ۱۱۵۲۷؛ المقنعۃ: ۴۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۱۴؛ منتھی المطلب: ۱۱/۲۹۶؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۱۶۵؛ براھین الحج: ۳/۳۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۶۷

[5] ثنیہ اگر گائے یا بکری ہو تو اسے کہتے ہیں جس کی عمر ایک سال مکمل ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو اور اگر اونٹ ہے تو پانچ سال کا ہو اور مہینے میں داخل ہو (شرح لمعہ)

[6] جذعہ اسے کہتے ہیں جس کے چھ ماہ مکمل اور ساتویں میں داخل ہو۔

[7] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۶ ح ۶۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۰۳ ح ۱۸۷۰۶؛ الوافی: ۱۳/۱۱۱۲

[8] ملاذ الاخیار: ۸/۱۹؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۶۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۳۹۷؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۹؛ منتھی الطملب: ۱۱/۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۶۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۲۳۷؛ العروۃ الوثقیٰ: ۲۹/۲۴۶

{1767} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثُمَّ اِشْتَرِ هَدْيَكَ إِنْ كَانَ مِنَ اَلْبُدْنِ أَوْ مِنَ اَلْبَقَرِ وَ إِلاَّ فَاجْعَلْهُ كَبْشاً سَمِيناً فَحْلاً فَإِنْ لَمْ تَجِدْ كَبْشاً سَمِيناً فَحْلاً فَمُوجَأً مِنَ اَلضَّأْنِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَتَيْساً فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَمَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ وَ عَظِّمْ شَعَائِرَ اَللَّهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر اپنی قربانی خرید۔ اگر چہ اونٹ یا گائے کی قسم سے ہو ورنہ موٹے نر مینڈھے کی قربانی کر پس اگر وہ بھی نہ مل سکے اور اگر موٹا نر مینڈھا بھی نہ مل سکے تو دبلی بھیڑ کر اور اگر وہ بھی نہ مل سکے تو پھر تیس نر [1] کی قربانی کر اور اگر وہ بھی نہ مل سکے تو پھر جو تجھے میسر آئے وہی قربان کر اور شعائر اللہ کی تعظیم کر۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{1768} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُجْزِءُ فِي اَلْمُتْعَةِ شَاةٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حج تمتع میں ایک بکری کافی ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [5]

{1769} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْأُضْحِيَّةِ فَقَالَ أَقْرَنُ فَحْلٌ سَمِينٌ عَظِيمُ اَلْعَيْنِ وَ اَلْأُذُنِ وَ اَلْجَذَعُ مِنَ اَلضَّأْنِ يُجْزِي وَ اَلثَّنِيُّ مِنَ اَلْمَعْزِ وَ اَلْفَحْلُ مِنَ اَلضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ اَلْمَوْجُوءِ وَ اَلْمَوْجُوءُ خَيْرٌ مِنَ اَلنَّعْجَةِ وَ اَلنَّعْجَةُ خَيْرٌ مِنَ اَلْمَعْزِ وَ قَالَ إِنِ اِشْتَرَى أُضْحِيَّةً وَ هُوَ يَنْوِي أَنَّهَا سَمِينَةٌ

---

[1] تیس نر وہ ہوتا ہے جو ہرن اور بکری کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے یا کہ اس سے مراد بکرا بھی ہوسکتا ہے (واللہ اعلم)

[2] تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۴ ح ۶۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۹۵ ح ۱۸۶۸۴؛ الوافی: ۱۳/۱۱۱۴؛ الکافی: ۴/۹۱ ح ۱۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۸۴ ح

[3] سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۱۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۸/۱۴

[4] الکافی: ۴/۴۸۷ ح ۲؛ الوافی: ۱۳/۱۱۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۰۰ ح

[5] الحج فی الشریعہ: ۵/۶۹؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۵/۲۲۰؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۵۸

فَخَرَجَتْ مَهْزُولَةً أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَإِنْ نَوَاهَا مَهْزُولَةً فَخَرَجَتْ سَمِينَةً أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَإِنْ نَوَاهَا مَهْزُولَةً فَخَرَجَتْ مَهْزُولَةً لَمْ تُجْزِ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ عَظِيمٍ سَمِينٍ فَحْلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِذَا لَمْ تَجِدُوا مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً فَاللَّهُ أَوْلَى بِالْعُذْرِ وَقَالَ الْإِنَاثُ وَالذُّكُورُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ يُجْزِي وَسَأَلْتُهُ أَيُضَحَّى بِالْخَصِيِّ قَالَ لَا .

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے قربانی کے جانور کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سینگ والا ہو، نر ہو، موٹا ہو، بڑی آنکھوں والا اور بڑے کانوں والا ہو اور بھیڑ ہو تو جذعہ کافی ہے اور بکری ثنیہ ہو اور نر دنبہ خصیے کوٹے سے افضل ہے اور خصیہ کوٹا ہوا مادہ بھیڑ سے افضل ہے اور بھیڑ بکری سے افضل ہے۔

پھر فرمایا: اگر کوئی شخص قربانی کا جانور اس نیت سے خریدے کے وہ موٹا ہے مگر وہ کمزور نکل آئے تو مجزی ہے اور اگر کمزور سمجھ کر خریدے مگر وہ موٹا نکل آئے تو بھی مجزی ہے اور اگر کمزور سمجھ کر خریدے اور نکلے بھی کمزور تو پھر مجزی نہیں ہے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مینڈھے کی قربانی کرتے تھے جو سینگ والا، بڑا اور نر ہوتا تھا جو سیاہی میں کھاتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا اور اگر ایسا نہ مل سکے تو اللہ سب سے بڑا عذر قبول کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا: اونٹ اور گائے میں نر اور مادہ (دونوں) کافی ہیں اور میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا خصی کی قربانی کی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1770} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنِ الْجَامُوسِ عَنْ كَمْ يُجْزِي فِي الضَّحِيَّةِ فَجَاءَ فِي الْجَوَابِ إِنْ كَانَ ذَكَراً فَعَنْ وَاحِدٍ وَإِنْ كَانَ أُنْثَى فَعَنْ سَبْعَةٍ .

۞ علی بن ریان بن صلت سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الثالث (علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں بھینس کی قربانی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۰۵/۵؛ الوافی: ۱۱۱۸/۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۸/۸؛ منتھی المطلب: ۲۰۰/۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۶۷/۲؛ الحج فی الشریعہ: ۱۰۲/۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۶۴/۱۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۰۲/۵

امام علیہ السلام کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ اگر نر (بھینسا) ہے تو پھر صرف ایک آدمی کی طرف سے اور اگر مادہ (بھینس) ہے تو پھر سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1771} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ النَّفَرِ تُجْزِيهِمُ الْبَقَرَةُ فَقَالَ أَمَّا فِي الْهَدْيِ فَلاَ وَأَمَّا فِي الْأَضْحَى فَنَعَمْ وَيُجْزِي الْهَدْيُ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ

❁ محمد حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک گائے چند آدمیوں کے لئے کافی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: (منیٰ میں) ہدی کے لئے تو (کافی) نہیں ہے لیکن (مستحبی) قربانی کے لئے کافی ہے اور (مستحبی) قربانی کو ہدی قرار دے دینا کافی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1772} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ النَّخَعِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُجْزِي الْبَقَرَةُ عَنْ خَمْسَةٍ بِمِنًى إِذَا كَانُوا أَهْلَ خِوَانٍ وَاحِدٍ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بمقام منیٰ ایک گائے پانچ آدمیوں کی جانب سے کافی ہے بشرطیکہ وہ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے ہوں۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{1773} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ حُمْرَانَ

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۲۰۹ح۷۰۱؛الوافی:۱۴/۱۱۳۳؛وسائل الشیعہ:۱۴/۱۱۲ح۱۸۷۴۱؛الاستبصار:۲/۲۶۷ح۹۴۶

[2] ملاذ الاخیار:۸/۲۶؛منتھی المطلب:۱۱/۲۳۹؛سند العروۃ کتاب الحج:۴/۱۷۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲ /۴۹۸ح۳۰۶۴؛ الوافی: ۱۴ /۱۱۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۵ /۲۱۰ح۷۰۵؛ الاستبصار: ۲ /۲۶۸ح۹۵۰؛ وسائل الشیعہ:۱۴/۱۱۷ح۱۸۷۵۶؛

[4] روضۃ المتقین:۵/۱۷۲؛لوامع صاحبقرانی:۸/۲۸۶؛جواہر الکلام:۱۹/۱۲۲؛سند العروۃ کتاب الحج:۴/۱۷۰؛براھین الحج:۳/۲۹۷

[5] تہذیب الاحکام:۵/۲۰۸ح۶۹۷؛الاستبصار:۲/۲۶۶ح۹۴۲؛وسائل الشیعہ:۱۴/۱۱۸ح۱۸۷۵۸؛الوافی:۱۴/۱۱۳۲

[6] ملاذ الاخیار:۸/۲۴؛تفصیل الشریعہ کتاب الحج:۵/۲۱۵؛تعالیق مبسوطہ:۵۱۴؛الحج فی الشریعہ:۵/۶۰

قَالَ: عَزَّتِ ٱلْبُدْنُ سَنَةً بِمِنًى حَتَّى بَلَغَتِ ٱلْبَدَنَةُ مِائَةَ دِينَارٍ فَسُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ اِشْتَرِكُوا فِيهَا قَالَ قُلْتُ كَمْ قَالَ مَا خَفَّ هُوَ أَفْضَلُ قُلْتُ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ قَالَ عَنْ سَبْعِينَ.

۞ حمران سے روایت ہے کہ ایک سال منیٰ میں جانوروں کی قیمتیں اس قدر چڑھ گئیں کہ ایک ایک اونٹ سو دینار تک پہنچ گیا پس امام محمد باقر علیہ السلام سے اس بارے پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: قربانی میں باہم دیگر شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کس قدر؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس قدر کم ہو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کتنے آدمیوں سے ایک قربانی کافی ہے؟ فرمایا! ستر سے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1774} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي ٱلْخَطَّابِ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْبَدَنَةُ وَ ٱلْبَقَرَةُ تُجْزِي عَنْ سَبْعَةٍ إِذَا اِجْتَمَعُوا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ وَمِنْ غَيْرِهِمْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اونٹ اور گائے (مستحبی قربانی میں) سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے خواہ وہ ایک ہی خاندان سے ہوں یا مختلف خاندانوں سے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [4]

{1775} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ سَوَادَةَ ٱلْقَطَّانِ وَ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ جُعِلْنَا فِدَاكَ عَزَّتِ ٱلْأَضَاحِيُّ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ أَفَيُجْزِي اِثْنَيْنِ أَنْ يَشْتَرِكَا فِي شَاةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَ عَنْ سَبْعِينَ.

۞ سوادہ القطان اور علی بن رباط سے روایت ہے کہ ہم نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ہم آپ علیہ السلام پر فدا ہو جائیں! مکہ

---

[1] الکافی: ۴/۴۹۶ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۰۹ ح ۷۰۴؛ الاستبصار: ۲/۲۶۷ ح ۹۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۱۹ ح ۱۸۷۶۲؛ الوافی: ۱۴/۱۱۳۰

[2] سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۱۷۱؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۶۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۵۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۵؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۲۱۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۲۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۸/۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۰۸ح۶۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴ /۱۱۸ح ۱۸۷۵۸؛ الخصال: ۲ /۳۵۶؛ علل الشرائع: ۲ /۴۴۱؛ بحار الانوار: ۹۶ /۲۹۵؛ الوافی: ۱۴/۱۱۳۳؛ الاستبصار: ۲/۲۶۶ ح ۹۴۴

[4] شرح مازندرانی: ۵/۴۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۸/۲۵؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۵۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۷۰

میں قربانی کے جانور کمیاب ہو گئے ہیں لہٰذا اگر دو آدمی ایک بکری میں شریک ہو جائیں تو کیا ان کی طرف سے مجزی ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بلکہ ستر سے مجزی ہے؟[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1776} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْكَبْشُ يُجْزِي عَنِ اَلرَّجُلِ وَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُضَحِّي بِهِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مینڈھا ایک آدمی اور اس کے افراد خانہ کی طرف سے مجزی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{1777} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: عَنِ اَلرَّجُلِ يَشْتَرِي اَلضَّحِيَّةَ عَوْرَاءَ فَلاَ يَعْلَمُ إِلاَّ بَعْدَ شِرَائِهَا هَلْ تُجْزِي عَنْهُ قَالَ نَعَمْ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ هَدْياً فَإِنَّهُ لاَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ نَاقِصاً.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (مستحبی) قربانی کے لئے ناقص جانور خریدتا ہے جس کے نقص کا اسے خریدنے کے بعد پتا چلتا ہے تو کیا وہ مجزی ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں مگر یہ کہ قربانی واجب ہو تو اس میں ناقص جائز نہیں ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۰۹/۵ ح ۷۰۴؛ الاستبصار: ۲۶۷/۲ ح ۹۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۹/۱۴ ح ۱۸۷۶۲؛ الوافی: ۱۱۳۳/۱۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۲۶/۲

[2] ملاذ الاخیار: ۲۷/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۶۵/۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۹۱/۲ ح ۳۰۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۱۴ ح ۱۸۷۶۸؛ الوافی: ۱۱۳۴/۱۴

[4] ذخیرۃ المعاد: ۶۸۰/۲؛ روضۃ المتقین: ۱۵۴/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۷۰/۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۹۶/۲ ح ۳۰۵۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۳/۵ ح ۷۱۹؛ الاستبصار: ۲۶۸/۲ ح ۹۵۲؛ قرب الاسناد: ۲۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۰/۱۴ ح ۱۸۷۹۲؛ الوافی: ۱۱۲۵/۱۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۶۲؛ بحار الانوار: ۲۹۴/۹۶ و ۲۴۹/۱۰؛ ہدایۃ الامہ: ۳۹۷/۵

[6] روضۃ المتقین: ۱۶۸/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۸۰/۸؛ مناہج الاخبار: ۵۶۹/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۴/۸؛ الحج فی الشریعہ: ۶۶/۵؛ براھین الحج: ۳۱۵/۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۱۷۷/۴؛ منتھی المطلب: ۱۹۶/۱۱؛ کتاب الحج شاھرودی: ۱۴۰/۴؛ شرح مازندرانی: ۴۰۸/۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۲۶۶/۸؛ جواہر الکلام: ۱۳۹/۱۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۵۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶۶/۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۵۹/۱۵؛ المعتمد: ۲۲۹/۵؛ شرح العروۃ: ۲۵۰/۲۹

{1778} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْمَقْطُوعِ اَلْقَرْنِ أَوِ اَلْمَكْسُورِ اَلْقَرْنِ إِذَا كَانَ اَلْقَرْنُ اَلدَّاخِلُ صَحِيحاً فَلاَ بَأْسَ وَإِنْ كَانَ اَلْقَرْنُ اَلظَّاهِرُ اَلْخَارِجُ مَقْطُوعاً.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سینگ کٹے ہوئے یا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کے بارے میں فرمایا کہ جب اس کے کان کا اندروجہ حصہ صحیح وسالم ہوتو کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس کا ظاہری حصہ کٹا ہوا بھی ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1779} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلضَّحِيَّةِ تَكُونُ اَلْأُذُنُ مَشْقُوقَةً فَقَالَ إِنْ كَانَ شَقُّهَا وَسْماً فَلاَ بَأْسَ وَإِنْ كَانَ شَقّاً فَلاَ يَصْلُحُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ جانور جس کا کان پھٹا ہوا ہو اس کی قربانی کیسی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر علامت کے طور پر کٹا ہوا ہوتو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ویسے پھٹا ہوا ہوتو پھر درست نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

صحیح احمد بن محمد بن ابی نصر میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب تک کان بالکل کٹا ہوا نہ ہوتب تک کوئی حرج نہیں ہے۔

---

[1] تہذیب الاحکام:۵ /۲۱۳ح ۷۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴ /۱۲۸ح ۱۸۷۸۷؛ الوافی:۱۳ /۱۱۲۵؛ الکافی: ۴ /۴۹۱ح ۱۳(بفرق الفاظ)؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ:۲/ ۴۹۶ح ۳۰۲۶(ایضاً)

[2] منتھی المطلب:۱۱/ ۱۹۰؛ مدارک الاحکام:۸/ ۳۲؛ کتاب الحج شاہرودی:۴/ ۱۴۵؛ تنقیح مبانی الحج:۳/ ۲۲۳؛ فقہ الحج:۴/ ۲۳۰؛ جواہر الکلام:۱۹/ ۱۴۱؛ تعالیق مبسوطہ:۸/ ۵۱۸؛ سند العروۃ کتاب الحج:۴/ ۱۷۸؛ فقہ الصادقؑ:۱۲/ ۶۸؛ روضۃ المتقین:۵/ ۱۶۹؛ لوامع صاحبقرانی:۸/ ۲۸۲؛ سداد العباد:۳۵۵

[3] الکافی:۴/ ۴۹۱ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ:۱۴/ ۱۲۹ح ۱۸۷۸۹؛ الوافی:۱۳/ ۱۱۲۲

[4] الحج فی الشریعہ:۵/ ۸۳؛ فقہ الحج:۴/ ۲۳۱؛ تفصیل الشریعہ:۱۵/ ۲۵۲؛ فقہ الصادقؑ:۱۲/ ۶۹؛ مراۃ العقول:۱۸/ ۱۶۵؛ مدارک الاحکام:۸/ ۳۳؛ جواہر الکلام:۱۹/ ۱۴۳؛ ذخیرۃ المعاد:۲/ ۶۶۷

[1] لہٰذا ممکن ہے کہ حکم اولیٰ فضیلت یا کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{1780} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْهَدْيِ اَلَّذِي يُقَلَّدُ أَوْ يُشْعَرُ ثُمَّ يَعْطَبُ قَالَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً فَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَ إِنْ كَانَ جَزَاءً أَوْ نَذْراً فَعَلَيْهِ بَدَلُهُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ قربانی کا وہ جانور جسے اشعار و تقلید کی جائے پھر (مذبح تک پہنچنے سے پہلے) ہلاک ہو جائے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مستحبی قربانی ہے تو پھر اس پر دوسرا جانور لازم نہیں ہے اور اگر کفارہ یا منت کی قربانی ہے تو اس پر اس کا بدلہ لازم ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1781} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْهَدْيِ اَلْوَاجِبِ إِذَا أَصَابَهُ كَسْرٌ أَوْ عَطَبٌ أَ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ وَ يَسْتَعِينُ بِثَمَنِهِ فِي هَدْيٍ آخَرَ قَالَ لاَ يَبِيعُهُ فَإِنْ بَاعَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ وَ لْيُهْدِ هَدْياً آخَرَ وَ قَالَ إِذَا وَجَدَ اَلرَّجُلُ هَدْياً ضَالاًّ فَلْيُعَرِّفْهُ يَوْمَ اَلنَّحْرِ وَ اَلْيَوْمَ اَلثَّانِيَ وَ اَلثَّالِثَ ثُمَّ لْيَذْبَحْهَا عَنْ صَاحِبِهَا عَشِيَّةَ اَلثَّالِثِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر واجبی قربانی کے جانور کا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا ہلاکت کے قریب ہو جائے تو کیا اس کا مالک اسے فروخت کر کے اس کی قیمت سے کوئی دوسرا جانور خرید سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے فروخت نہ کرے اور اگر فروخت کر دے تو اس کی قیمت صدقہ میں دے دے اور اس کی جگہ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵ /۲۱۳ح ۷۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴ /۱۲۹ح ۱۸۷۸۸؛ الوافی: ۱۳ /۱۱۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲ /۶۸؛ مدارک الاحکام: ۸ /۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۷

[2] تہذیب الاحکام: ۵/۲۱۵ح ۷۲۴؛ الاستبصار: ۲/۲۲۹ح ۹۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۳۱ح ۱۸۷۹۴؛ الوافی: ۱۴/۱۱۴۴

[3] ملاذ الاخیار: ۸/۳۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۳۴۳؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/۲۸۶؛ سداد العباد: ۳۵۸؛ مدارک الاحکام: ۸/۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۱۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۴۱۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۲۲۴؛ جواہر الکلام: ۱۹/۱۹۷

دوسرے کی قربانی کرے۔

پھر فرمایا: جب کسی شخص کو قربانی کا گمشدہ جانور ملے تو وہ نحر والے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن تک اس کا اعلان کرے (پس اگر مالک مل جائے تو ٹھیک ورنہ) پھر تیسرے دن کی شام کو اسے اس کے مالک کی طرف سے ذبح کر دے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1782} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَاذْكُرُوا اِسْمَ اَللهِ عَلَيْهَا صَوٰافَّ قَالَ ذَلِكَ حِينَ تَصُفُّ لِلنَّحْرِ تَرْبُطُ يَدَيْهَا مَا بَيْنَ اَلْخُفِّ إِلَى اَلرُّكْبَةِ وَ وُجُوبُ جُنُوبِهَا إِذَا وَقَعَتْ عَلَى اَلْأَرْضِ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''ان پر اللہ کا نام ذکر کرو جبکہ وہ صف بستہ کھڑے ہوں۔ (الحج:۳۶)'' کے بارے میں فرمایا کہ جب اونٹ نحر کے لئے کھڑے ہوں تو ان کے اگلے پاؤں تلووں سے گھٹنوں تک باندھ دیئے جائیں اور واجب ہے کہ وہ پہلو کے بل زمین پر گریں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

ایک حدیث میں ہے کہ چاہے تو کھڑا کر کے نحر کرے اور چاہے تو بٹھا کر کرے[5] (واللہ اعلم)

{1783} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلنَّحْرُ فِي اَللَّبَّةِ وَ اَلذَّبْحُ فِي اَلْحَلْقِ.

---

[1] تہذیب الاحکام:۵/۲۱۷ح ۷۳۱؛الوافی:۱۴/۸ ۱۱۴؛وسائل الشیعہ :۱۴/۶ ۱۳ح ۱۸۸۰۷و ۱۳ح ۱۸۸۰۹؛

[2] ملاذ الاخیار:۸/۴۰؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۷۶؛شرح فروع مازندرانی:۵/۴۲۵؛مدارک الاحکام:۸/۷۰؛سداد العباد:۳۵۶؛کتاب الحج شاھرودی:۴/۲۲۹؛ سند العروۃ کتاب الحج:۴/۱۹۳

[3] الکافی: ۴/ ۴۹۷ح۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۲/ ۵۰۳ح ۳۰۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۲۰ح ۷۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۱۴۸ح ۱۸۸۳۸؛ الوافی:۱۴/۱۱۵۵؛بحار الانوار:۶۲/۳۰۱؛تفسیر نوار الثقلین:۳/۴۹۷؛تفسیر البرہان:۳/۸۸۴؛تفسیر کنز الدقائق:۹/۹۶؛ہدایۃ الامہ:۵/۴۰۴

[4] مراۃ العقول:۱۸/۱۷۷؛مدارک الاحکام:۸/۴۱؛براھین الحج:۳/۳۲۸؛منتھی المطلب:۱۱/۱۷۰؛ذخیرۃ المعاد:۲/۶۶۹؛روضۃ المتقین:۵/۱۸۰؛لوامع صاحبقرانی:۸/۲۹۹؛ملاذ الاخیار:۸/۴۷

[5] مسائل علی بن جعفرؑ :۱۷۲؛قرب الاسناد:۲۳۵؛وسائل الشیعہ :۱۴/۱۵۰ح ۱۸۸۴۲؛بحار الانوار:۶۲/۳۲۷و ۹۶/۲۸۵

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نحر سینہ سے ہوتا ہے اور ذبح حلق سے کیا جاتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1784} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَذْبَحْ لَكَ اَلْيَهُودِيُّ وَ لاَ اَلنَّصْرَانِيُّ أُضْحِيَّتَكَ وَ إِنْ كَانَتِ اِمْرَأَةً فَلْتَذْبَحْ لِنَفْسِهَا وَ تَسْتَقْبِلُ اَلْقِبْلَةَ وَ تَقُولُ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری قربانی کا جانور یہودی اور نصرانی ذبح نہ کرے پس اگر (مالکہ) عورت ہے تو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور رو بہ قبلہ ہوکر یہ پڑھے: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ[3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[4]

{1785} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَضَعُ اَلسِّكِّينَ فِي يَدِ اَلصَّبِيِّ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى يَدَيْهِ اَلرَّجُلُ فَيَذْبَحُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام زین العابدین علیہ السلام بچے کے ہاتھ میں چھری پکڑواتے تھے اور پھر ذبح کرنے والا اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر جانور کو ذبح کرتا تھا۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۰۲ ح ۳۰۷۹؛ الکافی: ۴/۴۹۷ ح ۳؛ الوافی: ۱۴/۱۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۵۰ ح ۱۸۸۴۳

[2] روضۃ المتقین: ۵/۱۷۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۷؛ منتھی المطلب: ۱۱/۲۷۳؛ براھین الحج: ۳/۳۲۸؛ مدارک الاحکام: ۷/۳۶۱؛ شرح مازندرانی: ۵/۲۹؛ الحج فی الشریعہ: ۵/۴۵۱؛ التھذیب فی مناسک: ۵/۳۲۵؛ تنقیح مبانی الحج: ۸/۳۳۳؛ شرح العروۃ: ۲۹/۱۵۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۳۹۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۰۳ ح ۳۰۸۱؛ الکافی: ۴/۴۹۷ ح ۴؛ الوافی: ۱۴/۱۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۵۰

[4] روضۃ المتقین: ۵/۱۷۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۹۸؛ سداد العباد: ۳۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۸/۱۷۸

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۳۴ ح ۲۸۹۶؛ الکافی: ۴/۴۹۷ ح ۵؛ الوافی: ۱۴/۱۱۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۵۱

[6] روضۃ المتقین: ۵/۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۱۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۸/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۸۵؛ فقہ الحج: ۲/۴۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۵۸؛ جواھر الکلام: ۹/۹۷۴؛ کتاب الحج شاھرودی: ۵۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۲۳۱؛ کتاب الحج قمی: ۵۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۱/۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۲۵۸؛ الحج فی الشریعہ: ۲/۵۲۳؛ سند العروہ کتاب الحج: ۲/۲۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۱۴۲

{1786} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اِشْتَرَيْتَ هَدْيَكَ فَاسْتَقْبِلْ بِهِ اَلْقِبْلَةَ وَ اِنْحَرْهُ أَوِ اِذْبَحْهُ وَ قُلْ: (وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمٰاوٰاتِ وَ اَلْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مٰا أَنَا مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاٰتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيٰايَ وَ مَمٰاتِي لِلّٰهِ رَبِّ اَلْعٰالَمِينَ لاٰ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اَللَّهِ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي) ثُمَّ أَمِرَّ اَلسِّكِّينَ وَ لاَ تَنْخَعْهَا حَتَّى تَمُوتَ).

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اپنی قربانی کا جانور خرید و تو روبقبلہ ہو کر اسے نحر کرو یا ذبح کرو اور کہو: پھر (اس کے گلہ پر) چھری پھیرو اور جب تک مر نہ جائے اس کی گردن جدا نہ کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1787} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ ذَبْحِ اَلْبَقَرِ مِنَ اَلْمَنْحَرِ فَقَالَ لِلْبَقَرِ اَلذَّبْحُ وَ مَا نُحِرَ فَلَيْسَ بِذَكِيٍّ.

۞ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر گائے کو سینہ کے بالائی حصہ سے (اونٹ کی طرح) نحر کیا جائے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گائے کے لئے ذبح (مقرر) ہے اور اگر اسے نحر کیا جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

اس کی وضاحت اس حدیث میں ہے جسے شیخ صدوق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲ /۵۰۳ح ۳۰۸۴؛ الکافی: ۴ /۴۹۸ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۵ /۲۲۱ح ۷۴۶؛ الوافی: ۱۴ /۱۱۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۵۲ح ۱۸۸۴۹

[2] روضۃ المتقین: ۵/۱۸۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۳۰۱؛ ریاض المسائل: ۶/۴۲۷؛ سداد العباد: ۳۶۱؛ کلمۃ التقویٰ: ۳/۴۳۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۷۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۱۶۸؛ مدارک الاحکام: ۸/۴۱؛ منتھی المطلب: ۱۱/۱۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۹؛ مستند الشیعہ: ۱۲/۳۲۵؛ ملاذ الاخیار: ۸/۴۸

[3] الکافی: ۶/۲۲۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۵۳ح ۶۱۸؛ الوافی: ۱۹/۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۴ح ۲۹۸۶۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۱۳۳ح ۱۹۳۷۷؛ ھدایۃ الامہ: ۸/۳۲

[4] تفصیل الشریعہ: ۲۰/۳۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۵۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۲۸؛ مراۃ العقول: ۲۲/۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۲۲

فرمایا: ہر وہ جانور (جیسے اونٹ) جسے نحر کرنا ہے اگر اسے ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے اور ہر وہ جانور جسے ذبح کرنا ہے اگر اسے نحر کیا جائے تو وہ حرام ہے۔ [1] اور شیخ صدوق نے اسے مرسل روایت کیا ہے لیکن معلوم ہونا چاہیے کہ من لایحضرہ کی مراسیل کو صحاح مانا جاتا ہے اس حوالے سے تفصیل کے لیے ''الوافی مترجم'' جلد اول میں درج میری مقدمات کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

{1788} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي اَلصَّبَّاحِ اَلْكِنَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ لُحُومِ اَلْأَضَاحِيِّ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ وَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَتَصَدَّقَانِ بِثُلُثٍ عَلَى جِيرَانِهِمْ وَ ثُلُثٍ عَلَى اَلسُّؤَّالِ وَ ثُلُثٌ يُمْسِكُونَهُ لِأَهْلِ اَلْبَيْتِ.

✪ ابوصباح کنانی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قربانی کے جانوروں کے گوشت (کی تقسیم) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام اس کا ایک تہائی پڑوسیوں کو دیتے تھے اور ایک تہائی سائلوں پر صدقہ کرتے تھے اور ایک تہائی اپنے گھر والوں کے لئے رکھتے تھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [4]

{1789} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۰۳ ح ۳۰۸۰ و ۳/۳۲۹ ح ۴۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۵۴ ح ۱۸۸۵۳ و ۱۴/۲۴ ح ۲۹۸۶۴؛ الوافی: ۱۴/۱۱۵۷ و ۱۹/۲۱۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۲۲

[2] الکافی: ۴/۴۹۹ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۹۳ ح ۳۰۵۴؛ الوافی: ۱۴/۱۱۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۶۳ ح ۱۸۸۷۷؛ بحارالانوار: ۹۶/۳۰۰؛ عوالم العلوم: ۱۸/۱۳۴؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۱۱۳ ح ۱۱۶۱۴؛ اقبال الاعمال: ۱/۴۵۱؛ علل الشرائع: ۲/۴۳۸

[3] سداد العباد: ۳۶۱؛ جواہر الکلام: ۱۹/۱۵۸؛ ریاض المسائل: ۶/۴۲۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۵/۲۷۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۲۷۳؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۴۸۲؛ سند العروہ (الحج): ۳/۲۵۷؛ جامع المدارک: ۲/۴۶۱؛ آیات الاحکام نجفی: ۵/۵۷؛ مدارک العروۃ: ۲۵/۳۲۶؛ کتاب الحج شبیری: ۹/۱۶۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۹۸

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۱۸۱

عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى أَنْ تُحْبَسَ لُحُومُ ٱلْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَجْلِ ٱلْحَاجَةِ فَأَمَّا ٱلْيَوْمَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجب مندوں کی (کثرت کی) وجہ سے ممانعت فرمائی تھی کہ تین دن سے زیادہ عرصہ تک قربانی کا گوشت نہ رکھیں لیکن آج (جبکہ حاجب مند کم ہوں تو) تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1790} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ وَ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْإِهَابِ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ أَوْ تَجْعَلُهُ مُصَلًّى يُنْتَفَعُ بِهِ فِي ٱلْبَيْتِ وَ لاَ تُعْطِي ٱلْجَزَّارِينَ وَ قَالَ نَهَى رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُعْطِيَ جِلاَلَهَا وَ جُلُودَهَا وَ قَلاَئِدَهَا ٱلْجَزَّارِينَ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے (قربانی کے) چمڑے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے صدقہ کردے یا اس کی مصلی بنادے جس سے گھر میں فائدہ اٹھا سکے اور یہ قصابوں کو نہ دے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کے چمڑے، جلال، چمڑا اور ہار قصابوں کو دینے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ان چیزوں کو صدقہ کردیا جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] علل الشرائع: ۲/۴۳۸ باب ۱۸۱؛ المحاسن: ۲/۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۶۹ ح ۱۸۸۹۵؛ بحارالانوار: ۹۶/۲۸۵؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۸۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۱۱۵ ح ۱۱۶۱۹

[2] جواہرالکلام: ۱۹/۲۲۶؛ نظریۃ السنۃ فی الفکر الامامی: ۲۱۷؛ بدیع البحوث: ۵/۲۱۰؛ شرح حلقات الاصول حیدری: ۱۹/۲۸۷؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۲۴۵؛ حجیۃ السنہ فی الفکر الاسلامی حب اللہ: ۶۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۲۸ ح ۷۷۱؛ الاستبصار: ۲/۲۷۶ ح ۹۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۷۴ ح ۱۸۹۰۹؛ الوافی: ۱۴/۱۱۷۰

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۶۲؛ ریاض المسائل: ۶/۴۶۲؛ جواہرالکلام: ۱۹/۱۳۲؛ منتھی المطلب: ۱۱/۲۷۴؛ مدارک الاحکام: ۸/۷۶؛ مفاتیح الشرائع: ۳۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۶۶؛ کتاب الحج شاھرودی: ۴/۱۳۴

{1791} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُتَمَتِّعِ لاَ يَجِدُ الْهَدْيَ قَالَ فَلْيَصُمْ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ وَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَ يَوْمَ عَرَفَةَ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدِمَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَ التَّشْرِيقِ قُلْتُ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ جَمَّالُهُ قَالَ يَصُومُ يَوْمَ الْحَصْبَةِ وَ بَعْدَهُ بِيَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَ مَا الْحَصْبَةُ قَالَ يَوْمُ نَفْرِهِ قُلْتُ يَصُومُ وَ هُوَ مُسَافِرٌ قَالَ نَعَمْ أَ فَلَيْسَ هُوَ يَوْمَ عَرَفَةَ مُسَافِراً إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ نَقُولُ ذَلِكَ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ نَقُولُ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

✪ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: حج تمتع کرنے والا ایک شخص ہے جسے (کسی بھی وجہ سے) قربانی دستیاب نہ ہوسکی تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تین دن اس طرح روزے رکھے کہ ایک روز ترویہ سے پہلے، دوسرا ترویہ کے دن اور تیسرا عرفہ کے دن ہو۔

میں نے عرض کیا: وہ آیا ہی ترویہ کے دن ہو تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایام تشریق کے بعد تین روزے رکھے۔

میں نے عرض کیا: اتنی مدت شتربان نہ ٹھہرے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلا روزہ حصبہ کے دن رکھے اور اس کے بعد دو دن مزید۔

میں نے عرض کیا: حصبہ (کا دن) کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے (منیٰ سے) واپس لوٹنے کا دن (یعنی بارہ ذی الحجہ)

میں نے عرض کیا: تو کیا وہ سفر کی حالت میں روزہ رکھے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیا وہ عرفہ کے دن (اگر روزہ رکھتا تو) مسافر نہیں تھا؟ یقیناً ہم اہلبیت علیہ السلام اللہ کے اس قول کے مطابق کہتے ہیں کہ: ”تین روزے ایام حج میں (البقرۃ:۱۹۶)“۔ اور ہم ذی الحجہ میں کہتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] الکافی: ۵۰۶/۴ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۸/۵ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷۸/۱۴ ح۱۸۹۱۹؛ الوافی: ۱۱۸۳/۱۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۸۱/۲؛ تفسیر البرہان: ۴۲۱/۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱۹۰/۱

[2] مراۃ العقول: ۱۹۶/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۲۵۸/۷؛ سند العروہ کتاب الحج: ۲۱۲/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸۷/۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲۳/۹؛ مسالک الافہام: ۱۷۴/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۷۲/۲؛ غنایم الایام: ۲۵۰/۵

{1792} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَمَتَّعَ وَ لَمْ يَجِدْ هَدْياً قَالَ يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ وَ سَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يَسْتَطِعِ اَلْمُقَامَ بِمَكَّةَ فَلْيَصُمْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ).

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے حج تمتع کیا مگر اسے قربانی نہ مل سکی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین دن مکہ میں اور سات دن واپس گھر پہنچ کر روزے رکھے اور اگر اس کے ساتھی نہ رکیں اور وہ مکہ میں قیام نہ کر سکے تو پھر دس روزے ہی واپس گھر پہنچ کر رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

قربانی کے عوض دس روزے اسی طرح رکھنے کا حکم قرآن کی سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۶ میں دیا گیا ہے (واللہ اعلم)

{1793} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُوَيْدٌ اَلْقَلاَّءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْأُضْحِيَّةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ وَجَدَ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ وَ هِيَ سُنَّةٌ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: (عام شہروں میں) قربانی ہر اس بڑے اور چھوٹے پر واجب ہے جسے دستیاب ہو اور یہی سنت ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

نیز ایک اور روایت ہے جسے شیخ صدوق نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ایک بار جناب ام سلمہؓ رسول

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۳۳/۵ ح ۷۸۹؛ الاستبصار: ۲۸۲/۲ ح ۱۰۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸۰/۱۴ ح ۱۸۹۲۵؛ الوافی: ۱۱۸۷/۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱۷/۸؛ مدارک الاحکام: ۵۸/۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۱۱/۴؛ براھین الحج: ۳۴۲/۳؛ المعتمد: ۲۷۶/۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۵۴۸/۸؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲۱۰/۴؛ شرح العروۃ: ۲۹۳/۲۹؛ جواہر الکلام: ۱۸۶/۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۷۲/۲؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳۴۰/۱۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۸۸/۲ ح ۳۰۴۳؛ اقبال الاعمال: ۴۴۹/۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۵/۱۴ ح ۱۸۹۸۸؛ الوافی: ۱۱۰۸/۱۳

[4] روضۃ المتقین: ۱۵۰/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲۶۲/۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۹۳/۱۳؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲۴۳/۴؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴۲۱/۳؛ مدارک الاحکام: ۸۱/۸

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! عید قربان آجاتی ہے مگر میرے پاس قربانی کے لئے رقم نہیں ہے تو کیا میں قرض لے کر قربانی کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں قرض لے (کر بھی کرو) کیونکہ یہ وہ قرضہ ہے (منجانب اللہ) ادا کیا جائے گا۔[1] اور علماء میں وجوب سے مراد سنت مؤکدہ مشہور ہے۔ نیز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کسی جانور کو پال پوس کر ذبح کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔[2] (واللہ اعلم)

{1794} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا ذَبَحْتَ أُضْحِيَّتَكَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَ اِغْتَسِلْ وَ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (جب جانور ذبح کر چکو تو) پھر اپنا سر منڈواؤ اور غسل کرو اور اپنے ناخن کاٹو اور اپنی مونچھیں ترشواؤ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[5]

{1795} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ زَارَ اَلْبَيْتَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ إِنْ كَانَ زَارَ اَلْبَيْتَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَ هُوَ عَالِمٌ أَنَّ ذَلِكَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَمَ شَاةٍ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے (منیٰ میں) سر منڈوانے سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کی (طواف الزیارۃ کیا) تو اگر اس نے جانتے ہوئے کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے، ایسا کیا ہے تو

---

[1] علل الشرائع: ۲/۴۴۰ باب ۱۸۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۲۱۳ ح۲۱۹۱ و۲۱۹۲؛ الوافی: ۱۳/۱۱۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۱۰؛ بحارالانوار: ۹۶/۲۹۷؛ اقبال الاعمال: ۱/۴۵۰

[2] الکافی: ۴/۵۴۴ ح۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/۸۳ ح۱۵۷۸؛ الوافی: ۱۳/۱۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۰۸ ح۱۸۹۹۸؛ و۲۴/۹۱ ح

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۲۴۰ ح۸۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۱۱ ح۱۹۰۰۵؛ الوافی: ۱۴/۱۲۰۹

[4] سدادالعباد: ۳۶۶؛ براھین الحج: ۴/۴؛ سندالعروہ (الحج): ۴/۲۳۵؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۳۵۴؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۳۶۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۲۳۸

[5] ملاذالاخیار: ۸/۸۲

پھر اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1796} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ رَمَتْ وَ ذَبَحَتْ وَ لَمْ تُقَصِّرْ حَتَّى زَارَتِ اَلْبَيْتَ فَطَافَتْ وَ سَعَتْ مِنَ اَللَّيْلِ مَا حَالُهَا وَ مَا حَالُ اَلرَّجُلِ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ يُقَصِّرُ وَ يَطُوفُ لِلْحَجِّ ثُمَّ يَطُوفُ لِلزِّيَارَةِ ثُمَّ قَدْ أَحَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے رمی (جمرہ) کیا اور جانور ذبح کیا مگر تقصیر نہیں کی یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کی زیارت کی اور رات کے وقت سعی بھی کی تو اس کا کیا حال ہوگا اور جب کوئی مرد ایسا کرے تو اس کا کیا حال ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی حج درست ہے) وہ (پہلے) تقصیر کرے اور (پھر) خانہ کعبہ کا طواف حج کرے پھر طواف زیارت کرے بعد ازاں وہ ہر چیز سے محل ہوجائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1797} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ يَدْفِنُ شَعْرَهُ فِي فُسْطَاطِهِ بِمِنًى وَ يَقُولُ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ ذَلِكَ قَالَ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَكْرَهُ أَنْ يُخْرَجَ اَلشَّعْرُ مِنْ مِنًى يَقُولُ مَنْ أَخْرَجَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُ.

---

[1] الکافی: ۵۰۵/۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۴۰/۵ ح ۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۸/۱۴ ح ۱۹۰۸۶؛ الوافی: ۱۲۴۰/۱۴؛ نزھۃ الناظر: ۶۹

[2] مراۃ العقول: ۱۹۱/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۸۳/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۳/۱۲؛ الحج فی الشریعہ: ۲۶۱/۵؛ فقہ الحج: ۲۸۷/۴؛ سند العروہ کتاب الحج: ۲۵۵/۴؛ التہذیب فی مناسک: ۱۸۰/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۸۷/۱۵؛ تنقیح مبانی الحج: ۲۷۸/۳؛ مدارک الاحکام: ۹۳/۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲۴۱/۵ ح ۸۱۱؛ الوافی: ۱۲۳۹/۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۷/۱۴ ح ۱۹۰۲۲؛

[4] ملاذ الاخیار: ۸۵/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۶۸۳/۲؛ فقہ الحج: ۲۸۷/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۱/۱۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۲۱۴/۳؛ تذکرۃ الفقہا: ۳۳۸/۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۱۵۴/۴؛ منتھی المطلب: ۳۳۶/۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵۰۰؛ شرح مازندرانی: ۴۵۵/۵؛ براھین الحج: ۱۲/۴؛ مدارک الاحکام: ۹۳/۸؛ جواہر الکلام: ۲۴۰/۱۹

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام زین العابدین علیہ السلام (حلق یا تقصیر کرا کے) اپنے بالوں کو بمقام منیٰ اپنے خیمہ کے اندر دفن کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ (سابقہ لوگ) اسے مستحب جانتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام بالوں کو منیٰ سے باہر لے جانا مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو باہر لے جائے اس پر لازم ہے کہ وہ واپس پلٹائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1798} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي لِلصَّرُورَةِ أَنْ يَحْلِقَ وَإِنْ كَانَ قَدْ حَجَّ فَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ وَإِنْ شَاءَ حَلَقَ قَالَ وَإِذَا لَبَّدَ شَعْرَهُ أَوْ عَقَصَهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَلْقَ وَلَيْسَ لَهُ التَّقْصِيرُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صرورہ (پہلی بار حج کرنے والے) کو چاہیے کہ وہ سر منڈوائے اور اگر اس نے (پہلے بھی) حج کیا ہوا ہے تو پھر چاہے تو تقصیر کرے اور چاہے تو حلق کرے اور اگر اس کے بال جڑے ہوئے ہوں یا اس نے جوڑا بنا رکھا ہو تو اس پر حلق لازم ہے اور اس کے لئے تقصیر (جائز) نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1799} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ وَعَلَيْهِنَّ التَّقْصِيرُ الْحَدِيثَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں پر سر منڈوانا لازم نہیں بلکہ ان پر تقصیر کرنا لازم ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۴۲ح ۸۱۵؛ الاستبصار: ۲/ ۲۸۶ح ۱۰۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۲۲۰ح ۱۹۰۳۳؛ الوافی: ۱۴/ ۱۲۰۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۱۳۴ح ۱۱۶۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۸۷؛ موسوعہ شہید اول: ۱/ ۳۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۲۴۳؛ براھین الحج: ۴/ ۱۴؛ ریاض المسائل: ۶/ ۴۷۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۵/ ۴۵۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۵۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۶۸۲؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۹۷؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/ ۳۳۹

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۴۳ح ۱۷۲۶؛ الکافی: ۴/ ۵۰۲ح ۶؛ الوافی: ۱۴/ ۱۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۲۲۱ح ۱۹۰۳۷؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۴۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۸/ ۸۹؛ منتھی المطلب: ۱۱/ ۳۳۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/ ۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/ ۱۳۰؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۹۰؛ فقہ الحج: ۴/ ۲۷۳؛ شرح مازندرانی: ۵/ ۴۴۷؛ براھین الحج: ۴/ ۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/ ۳۵۷؛ شرح العروۃ: ۲۹/ ۱۶۰؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/ ۲۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/ ۶۴۹؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۲۳۵

[5] تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۹۰ح ۱۳۶۴؛ الوافی: ۱۳/ ۹۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۱/ ۲۹۷ح ۱۴۸۴۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۱]

{1801} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي اَلْحَلْقِ أَنْ يَبْلُغَ اَلْعَظْمَيْنِ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: سرمنڈوانے میں سنت یہ ہے کہ سر کی دونوں بڑی ہڈیوں تک پہنچ جائے۔ [۲]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۳]

{1801} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُتَمَتِّعٍ أَرَادَ أَنْ يُقَصِّرَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ يُهَرِيقُهُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ اَلنَّحْرِ أَمَرَّ اَلْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَحْلِقَ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص عمرہ تمتع کر رہا ہے اور اس کا ارادہ ہوا کہ تقصیر کرے مگر اس نے سارا سر منڈوالیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ایک (جانور کا) خون بہانا لازم ہے اور جب (حج میں) قربانی کا دن آئے تو جس وقت سر منڈوانے کا ارادہ کرے تو (چاہے پہلے ہی گنجا ہو چکا ہو پھر بھی) اپنے سر پر استرا پھرالے۔ [۴]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [۵]

{1802} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْحَاجِّ يَوْمَ اَلنَّحْرِ مَا يَحِلُّ لَهُ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ اَلنِّسَاءَ وَ عَنِ

---

[۱] ملاذ الاخیار: ۳۷۲/۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۳۰/۲

[۲] الکافی: ۵۰۳/۴ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۲۴۴/۵ ح ۸۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۹/۱۴ ح ۱۹۰۵۸؛ الوافی: ۱۲۰۸/۱۴

[۳] مراۃ العقول: ۱۸۸/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۹۱/۸؛ سداد العباد: ۳۶۵

[۴] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۷۷/۲ ح ۲۷۴۶؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۸/۵ ح ۵۲۵؛ الاستبصار: ۲۴۲/۲ ح ۸۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۹/۱۴ ح ۱۹۰۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۶ ح ۱۱۳۲۲؛ الوافی: ۹۵۷/۱۳؛ ہدایۃ الامہ: ۳۵۴/۵؛ المقنع: ۲۶۱

[۵] لوامع صاحبقرانی: ۶۶۶/۷؛ روضۃ المتقین: ۴۹۶/۴؛ الحج فی الشریعہ: ۲۲۸/۵؛ سداد العباد: ۳۳۰؛ منتہی المطلب: ۴۴۲/۱۰

اَلْمُتَمَتِّعِ مَا يَحِلُّ لَهُ يَوْمَ اَلنَّحْرِ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ اَلنِّسَاءَ وَ اَلطِّيبَ.

❁ محمد بن حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جس حاجی کا تمتع نہ ہو اس کے لئے قربانی والے دن کیا حلال ہو جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں کے سوا باقی ہر چیز حلال ہو جاتی ہے پھر اس کے بارے پوچھا جس کا حج تمتع ہو کہ اس پر قربانی والے کن کیا حلال ہو جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں اور خوشبو کے سوا باقی ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1803} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي زِيَارَةِ اَلْبَيْتِ يَوْمَ اَلنَّحْرِ قَالَ)زُرْهُ فَإِنْ شُغِلْتَ فَلاَ يَضُرُّكَ أَنْ تَزُورَ اَلْبَيْتَ مِنَ اَلْغَدِ وَ لاَ تُؤَخِّرْ أَنْ تَزُورَ مِنْ يَوْمِكَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُتَمَتِّعِ أَنْ يُؤَخِّرَ وَ مُوَسَّعٌ لِلْمُفْرِدِ أَنْ يُؤَخِّرَهُ فَإِذَا أَتَيْتَ اَلْبَيْتَ يَوْمَ اَلنَّحْرِ فَقُمْتَ عَلَى بَابِ اَلْمَسْجِدِ قُلْتَ: "اَللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى نُسُكِكَ وَ سَلِّمْنِي لَهُ وَ سَلِّمْهُ لِي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ اَلْقَلِيلِ اَلذَّلِيلِ اَلْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ أَنْ تَغْفِرَ ذُنُوبِي وَ أَنْ تَرْجِعَنِي بِحَاجَتِي اَللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ اَلْبَلَدُ بَلَدُكَ وَ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ أَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعاً لِأَمْرِكَ رَاضِياً بِقَدَرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ اَلْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ اَلْمُطِيعِ لِأَمْرِكَ اَلْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ اَلْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ أَنْ تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ وَ تُجِيرَنِي مِنَ اَلنَّارِ بِرَحْمَتِكَ"

ثُمَّ تَأْتِي اَلْحَجَرَ اَلْأَسْوَدَ فَتَسْتَلِمُهُ وَ تُقَبِّلُهُ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاسْتَلِمْهُ بِيَدِكَ وَ قَبِّلْ يَدَكَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاسْتَقْبِلْهُ وَ كَبِّرْ وَ قُلْ كَمَا قُلْتَ حِينَ طُفْتَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ قَدِمْتَ مَكَّةَ ثُمَّ طُفْ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ يَوْمَ قَدِمْتَ مَكَّةَ ثُمَّ صَلِّ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَكْعَتَيْنِ تَقْرَأُ فِيهِمَا بِقُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا اَلْكَافِرُونَ ثُمَّ اِرْجِعْ إِلَى اَلْحَجَرِ اَلْأَسْوَدِ فَقَبِّلْهُ إِنِ اِسْتَطَعْتَ وَ اِسْتَقْبِلْهُ وَ كَبِّرْ ثُمَّ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۴۷ ح ۸۳۵؛ الاستبصار: ۲/ ۲۸۹ ح ۱۰۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۲۳۶ ح ۱۹۰۸۲؛ الوافی: ۱۴/ ۱۲۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۰۳

[2] تعالیق مبسوطہ: ۵۸۰؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/ ۲۷۰؛ المعتمد: ۵/ ۳۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۶۸۳؛ شرح العروۃ: ۲۹/ ۳۱۷؛ الحج فی الشریعہ: ۵/ ۲۵۰؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/ ۲۴۷؛ فقہ الحج: ۴/ ۲۷۵

أُخْرُجْ إِلَى ٱلصَّفَا فَاصْعَدْ عَلَيْهِ وَ ٱصْنَعْ كَمَا صَنَعْتَ يَوْمَ دَخَلْتَ مَكَّةَ ثُمَّ ٱئْتِ ٱلْمَرْوَةَ فَاصْعَدْ عَلَيْهَا وَ طُفْ بَيْنَهُمَا سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ تَبْدَأُ بِالصَّفَا وَ تَخْتِمُ بِالْمَرْوَةِ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَحْلَلْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَحْرَمْتَ مِنْهُ إِلاَّ ٱلنِّسَاءَ ثُمَّ ٱرْجِعْ إِلَى ٱلْبَيْتِ وَ طُفْ بِهِ أُسْبُوعاً آخَرَ ثُمَّ تُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ثُمَّ قَدْ أَحْلَلْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ فَرَغْتَ مِنْ حَجِّكَ كُلِّهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ أَحْرَمْتَ مِنْهُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قربانی والے دن (طواف زیارت کے لئے) مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچو تو وہاں کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى نُسُكِكَ وَ سَلِّمْنِي لَهُ وَ تَسَلَّمْهُ لِي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ ٱلْقَلِيلِ ٱلذَّلِيلِ ٱلْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ أَنْ تَغْفِرَ ذُنُوبِي وَ أَنْ تَرْجِعَنِي بِحَاجَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ ٱلْبَلَدُ بَلَدُكَ وَ ٱلْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ أَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعاً لِأَمْرِكَ رَاضِياً بِقَدَرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ ٱلْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ ٱلْمُطِيعِ لِأَمْرِكَ ٱلْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ ٱلْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ أَنْ تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ وَ تُجِيرَنِي مِنَ ٱلنَّارِ بِرَحْمَتِكَ پھر حجر اسود کے پاس جاؤ، اسے چھوؤ اور بوسہ دو اور اگر بوسہ نہ دے سکو تو پھر اسے ہاتھ سے چھو کر اپنے ہاتھ کو چومو اور اگر ہاتھ بھی نہ لگا سکو تو پھر اس طرف منہ کر کے تکبیر کہو اور وہی دعا پڑھو جو پہلی بار مکہ پہنچ کر طواف کرتے وقت پڑھی تھی اور پھر بیت اللہ کے سات چکر لگاؤ جس طرح کہ مکہ پہنچ کر لگائے تھے بعد از اں مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعت نماز پڑھو جس میں (پہلی رکعت میں) قل ھو اللہ احد اور (دوسری رکعت میں) قل یا ایھا الکافرون پڑھو اور پھر حجر اسود کے پاس جاؤ اور ہو سکے تو اسے بوسہ دو اور اس کی جانب منہ کر کے تکبیر کہو، پھر کوہ صفا کی طرف جاؤ اور اس پر چڑھو اور پھر مروہ پر چڑھو اور ان کے درمیان سات چکر لگاؤ جس کی ابتداء صفا سے کرو اور اختتام مروہ پر کرو۔ جب تم یہ اعمال بجالا چکو گے تو تم پر عورتوں کے سوا باقی ہر چیز حلال ہوجائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی۔ پھر خانہ کعبہ کے ساتھ چکر لگاؤ (یعنی طواف النساء کرو) بعد از اں مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز پڑھو پس اس کے بعد تم پر ہر چیز حلال ہوجائے گی اور تم حج سے فارغ ہوجاؤ گے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1804} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ ٱلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ طَوَافِكَ لِلْحَجِّ وَ طَوَافِ ٱلنِّسَاءِ فَلاَ تَبِيتُ إِلاَّ بِمِنًى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ

[1] الکافی: ۵۱۱/۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲۵۱/۵ ح ۸۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۹/۱۴ ح ۱۹۱۱۷؛ الوافی: ۱۲۲۶/۱۴

[2] مدارک الاحکام: ۱۱۳/۸؛ جواہر الکلام: ۲۶۷/۱۹؛ مراۃ العقول: ۲۰۱/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۰۶/۸

شُغُلُكَ فِي نُسُكِكَ وَإِنْ خَرَجْتَ بَعْدَ نِصْفِ اَللَّيْلِ فَلاَ يَضُرُّكَ أَنْ تَبِيتَ فِي غَيْرِ مِنًى.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب طواف حج اور طواف النساء سے فارغ ہو جاؤ تو منیٰ کے سوا کسی اور جگہ شب باشی نہ کرو مگر یہ کہ (مکہ میں رہ کر) مشغول عبادت رہو یا نصف شب کے بعد (منیٰ سے نکلو کہ اس صورت میں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ شب باشی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1805} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنُ اَلْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: عَنْ رَجُلٍ بَاتَ بِمَكَّةَ فِي لَيَالِي مِنًى حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ إِنْ كَانَ أَتَاهَا نَهَاراً فَبَاتَ فِيهَا حَتَّى أَصْبَحَ فَعَلَيْهِ دَمٌ يُهَرِيقُهُ).

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے منیٰ والی راتیں (شبہائے تشریق) صبح تک مکہ میں گزاریں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ دن کے وقت وہاں گیا تھا اور پھر صبح تک وہاں رہا تو اس پر ایک جانور کا خون بہانا لازم ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1806} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ يَنْفِرْ حَتَّى تَزُولَ اَلشَّمْسُ فَإِنْ أَدْرَكَهُ اَلْمَسَاءُ بَاتَ وَلَمْ يَنْفِرْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دو دنوں (۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں سے جلدی کرنا چاہتا ہے (یعنی ۱۲ کو جانا چاہتا ہے) تو زوال سے پہلے نہ جائے اور اگر اسے وہیں رات داخل ہو جائے تو وہ رات وہیں گزارے اور کہیں نہ جائے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۵۶/۵ ح ۸۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۱/۱۴ ح ۱۹۱۱۸؛ الوافی: ۱۲۵۰/۱۴؛ ھدایۃ الامہ: ۴۲۸/۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱۴/۸؛ الحج فی الشریعہ: ۳۵۱/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷۱/۱۲؛ منتھی المطلب: ۳۷۲/۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۲۲؛ براھین الحج: ۱۴۰/۴؛ تذکرۃ الفقہا: ۳۵۵/۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲۵۷/۵ ح ۸۷۳؛ الاستبصار: ۲۹۲/۲ ح ۱۰۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۱/۱۴ ح ۱۹۱۱۹؛ الوافی: ۱۲۵۲/۱۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۷۹؛ قرب الاسناد: ۲۴۲؛ بحار الانوار: ۱۱۶/۸۰؛ ہدایۃ الامہ: ۴۳۲/۵

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱۵/۸؛ براھین الحج: ۱۴۰/۴؛ مدارک الاحکام: ۲۲۳/۸؛ منتھی المطلب: ۳۷۵/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷۲/۱۲؛ جواہر الکلام: ۵/۲۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۱۵؛ الحج فی الشریعہ: ۳۷۵/۵

[5] الکافی: ۵۲۰/۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲۷۲/۵ ح ۹۲۹؛ الوافی: ۱۲۷۰/۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۷/۱۴ ح ۱۹۱۹۱

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{1807} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ فَتَأْتِيَ أَهْلَكَ فَوَدِّعِ الْبَيْتَ وَ طُفْ أُسْبُوعاً وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْتَلِمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فِي كُلِّ شَوْطٍ فَافْعَلْ وَ إِلاَّ فَافْتَتِحْ بِهِ وَ اخْتِمْ بِهِ وَ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ ذَلِكَ فَمُوَسَّعٌ عَلَيْكَ ثُمَّ تَأْتِي الْمُسْتَجَارَ فَتَصْنَعُ عِنْدَهُ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ يَوْمَ قَدِمْتَ مَكَّةَ ثُمَّ تَخَيَّرْ لِنَفْسِكَ مِنَ الدُّعَاءِ ثُمَّ اسْتَلِمِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ثُمَّ أَلْصِقْ بَطْنَكَ بِالْبَيْتِ وَ احْمَدِ اللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ أَمِينِكَ وَ حَبِيبِكَ وَ نَجِيبِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ وَ صَدَعَ بِأَمْرِكَ وَ أُوذِيَ فِيكَ وَ فِي جَنْبِكَ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ اللَّهُمَّ اقْلِبْنِي مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً لِي بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَ الْبَرَكَةِ وَ الرِّضْوَانِ وَ الْعَافِيَةِ مِمَّا يَسَعُنِي أَنْ أَطْلُبَ أَنْ تُعْطِيَنِي مِثْلَ الَّذِي أَعْطَيْتَهُ أَفْضَلَ مَنْ عِنْدَكَ وَ تَزِيدَنِي عَلَيْهِ اللَّهُمَّ إِنْ أَمَتَّنِي فَاغْفِرْ لِي وَ إِنْ أَحْيَيْتَنِي فَارْزُقْنِيهِ مِنْ قَابِلٍ اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ حَمَلْتَنِي عَلَى دَابَّتِكَ وَ سَيَّرْتَنِي فِي بِلاَدِكَ حَتَّى أَدْخَلْتَنِي حَرَمَكَ وَ أَمْنَكَ وَ قَدْ كَانَ فِي حُسْنِ ظَنِّي بِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي فَإِنْ كُنْتَ قَدْ غَفَرْتَ لِي ذُنُوبِي فَازْدَدْ عَنِّي رِضًا وَ قَرِّبْنِي إِلَيْكَ زُلْفَى وَ لاَ تُبَاعِدْنِي وَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَمِنَ الْآنَ فَاغْفِرْ لِي قَبْلَ أَنْ تَنْأَى عَنْ بَيْتِكَ دَارِي وَ هَذَا أَوَانُ انْصِرَافِي إِنْ كُنْتَ أَذِنْتَ لِي فَغَيْرُ رَاغِبٍ عَنْكَ وَ لاَ عَنْ بَيْتِكَ وَ لاَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَ لاَ بِهِ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي حَتَّى تُبَلِّغَنِي أَهْلِي وَ اكْفِنِي مَئُونَةَ عِبَادِكَ وَ عِيَالِي فَإِنَّكَ وَلِيُّ ذَلِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ مِنِّي ثُمَّ ائْتِ زَمْزَمَ فَاشْرَبْ مِنْهَا ثُمَّ اخْرُجْ فَقُلْ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَبَّنَا رَاغِبُونَ إِلَى رَبِّنَا رَاجِعُونَ فَإِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا أَنْ وَدَّعَهَا وَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ خَرَّ سَاجِداً عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ طَوِيلاً ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ.

---

[1] سند العروۃ کتاب الحج: ۲۸۸/۴؛ الحج فی الشریعۃ: ۳۶۴/۵؛ سداد العباد: ۳۷۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۶۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۵/۱۲؛ تفصیل الشریعۃ: ۴۴۶/۱۵؛ فقہ الحج: ۳۵۴/۴؛ منتھی المطلب: ۴۱۴/۱۱؛ براھین الحج: ۱۵۰/۴؛ مراۃ العقول: ۲۱۴/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۲/۸

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مکہ چھوڑ کر اپنے اہل وعیال کے پاس جانے کا ارادہ کرو تو بیت اللہ کو الوداع کہو یعنی طواف کرو اور اگر ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے سکو تو دو ورنہ صرف ابتداء اور اختتام میں دینے پر اکتفا کرو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو بھی گنجائش ہے۔ پھر مستجار کے پاس جاؤ تو وہاں پہنچ کر اسی طرح کرو جس طرح مکہ آنے کے وقت کیا تھا پھر جو پسند ہو وہ دعا کرو پھر حجر اسود کو بوسہ دو پھر اپنا پیٹ بیت اللہ سے چمٹاؤ اور خدا کی حمد وثنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد پر درود وسلام پڑھو پھر کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ أَمِينِكَ وَ حَبِيبِكَ وَ نَجِيبِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ وَ صَدَعَ بِأَمْرِكَ وَ أُوذِيَ فِيكَ وَ فِي جَنْبِكَ حَتَّى أَتَاهُ اَلْيَقِينُ اَللّٰهُمَّ اِقْلِبْنِي مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً لِي بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ اَلْمَغْفِرَةِ وَ اَلْبَرَكَةِ وَ اَلرِّضْوَانِ وَ اَلْعَافِيَةِ مِمَّا يَسَعُنِي أَنْ أَطْلُبَ أَنْ تُعْطِيَنِي مِثْلَ اَلَّذِي أَعْطَيْتَهُ أَفْضَلَ مَنْ عِنْدَكَ وَ تَزِيدَنِي عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ إِنْ أَمَتَّنِي فَاغْفِرْ لِي وَ إِنْ أَحْيَيْتَنِي فَارْزُقْنِيهِ مِنْ قَابِلٍ اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ اَلْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ اِبْنُ عَبْدِكَ وَ اِبْنُ أَمَتِكَ حَمَلْتَنِي عَلَى دَابَّتِكَ وَ سَيَّرْتَنِي فِي بِلاَدِكَ حَتَّى أَدْخَلْتَنِي حَرَمَكَ وَ أَمْنَكَ وَ قَدْ كَانَ فِي حُسْنِ ظَنِّي بِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي فَإِنْ كُنْتَ قَدْ غَفَرْتَ لِي ذُنُوبِي فَازْدَدْ عَنِّي رِضًا وَ قَرِّبْنِي إِلَيْكَ زُلْفَى وَ لاَ تُبَاعِدْنِي وَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَمِنَ اَلْآنَ فَاغْفِرْ لِي قَبْلَ أَنْ تَنْأَى عَنْ بَيْتِكَ دَارِي وَ هَذَا أَوَانُ اِنْصِرَافِي إِنْ كُنْتَ أَذِنْتَ لِي فَغَيْرُ رَاغِبٍ عَنْكَ وَ لاَ عَنْ بَيْتِكَ وَ لاَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَ لاَ بِهِ اَللّٰهُمَّ اِحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي حَتَّى تُبَلِّغَنِي أَهْلِي وَ اِكْفِنِي مَئُونَةَ عِبَادِكَ وَ عِيَالِي فَإِنَّكَ وَلِيُّ ذَلِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ مِنِّي

پھر زمزم کے پاس جاؤ اور اس کا پانی پیو پھر باہر نکلو اور کہو: آئِبُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَبِّنَا رَاغِبُونَ إِلَى رَبِّنَا رَاجِعُونَ

کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جیسے کعبۃ اللہ کو الوداع کیا اور باہر نکلنا چاہا تو مسجد کے دروازے کے پس بہت دیر تک سجدے میں گرے رہے اور بعد ازاں باہر نکلے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1808} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرَ اَلنَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هَذِهِ اَلْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُخْبِرُونَا بِوَلاَيَتِهِمْ وَ يَعْرِضُوا عَلَيْنَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸۰/۵ ح ۹۵۷؛ الکافی: ۵۳۰/۴ ح ۱؛ الوافی: ۱۲۹۱/۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۷/۱۴ ح ۱۹۲۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۱۵۶/۸؛ جواہر الکلام: ۵۳/۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۱/۱۲؛ مستند الشیعہ: ۸۹/۱۳؛ التہذیب فی مناسک: ۳۵۰/۳؛ منتھی المطلب: ۸۸۰/۲

نَصۡرَهُمۡ .

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سوائے اس کے نہیں کہ لوگوں کو ان پتھروں (خانہ کعبہ) کے پاس آنے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ آئیں اور ان کا طواف کریں پھر ہمارے پاس حاضر ہوں اور ہمیں اپنی محبت و ولایت سے آگاہ کریں اور ہمیں اپنی نصرت وامداد کی پیشکش کریں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1809} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عِدَّةٌ مِنۡ أَصۡحَابِنَا عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ مُحَمَّدٍ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ ٱلۡحَكَمِ عَنۡ زِيَادِ بۡنِ أَبِي ٱلۡحَلاَّلِ عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنۡ نَبِيٍّ وَ لاَ وَصِيِّ نَبِيٍّ يَبۡقَى فِي ٱلۡأَرۡضِ أَكۡثَرَ مِنۡ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى تُرۡفَعَ رُوحُهُ وَ عَظۡمُهُ وَ لَحۡمُهُ إِلَى ٱلسَّمَاءِ وَ إِنَّمَا تُؤۡتَى مَوَاضِعُ آثَارِهِمۡ وَ يُبَلِّغُونَهُمۡ مِنۡ بَعِيدٍ ٱلسَّلاَمَ وَ يُسۡمِعُونَهُمۡ فِي مَوَاضِعِ آثَارِهِمۡ مِنۡ قَرِيبٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی نبی اور کوئی نبی کا وصی (دفن کے بعد) تین دن سے زیادہ زمین میں نہیں رہتا یہاں تک کہ اس کی روح، اس کی ہڈیاں اور اس کا گوشت آسمان کی طرف اٹھا لیا جاتا ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ ان کے آثار (یعنی ان کی قبروں) کی زیارت کی جاتی ہے اور دور سے سلام ان کی طرف پہنچائے جاتے ہیں اور وہ قریب سے اپنی قبروں کی جگہوں میں سن لیتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1810} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عِدَّةٌ مِنۡ أَصۡحَابِنَا عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى عَنِ ٱبۡنِ أَبِي نَجۡرَانَ قَالَ:

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۵۸ ح۳۱۳۹؛ الکافی: ۴/۵۴۹ ح۱؛ علل الشرائع: ۲/۴۵۹ باب ۲۲۱؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۲ باب ۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۲۰ ح۱۹۳۱۰؛ الوافی: ۱۴۰۱۳۲۰؛ بحار الانوار: ۹۶/۳۷۴

[2] روضۃ المتقین: ۵/۳۱۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۴۷۰؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱۱۱؛ سداد العباد: ۴۰۰

[3] الکافی: ۴/۵۶۷ ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۷۷ ح۳۱۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۰۶ ح ؛ کامل الزیارات: ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۲۳ ح۱۹۳۱۵؛ الوافی: ۱۴/۱۳۳۷؛ بحار الانوار: ۱۱/۶۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۱۸۸ ح۱۸۶؛ کتاب المزار: ۲۲۰؛ بصائر الدرجات: ۴۴۵؛ الجزء التاسع باب ۱۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۱۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۲/۴۰۲؛ بحار الانوار: ۲۷/۲۹۹ و ۹۷/۱۲۹

[4] مراۃ العقول: ۱۸/۲۸۴؛ روضۃ المتقین: ۵/۳۶۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/۵۲۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۲۸۸؛ البضاعۃ المزجاۃ: ۲/۴۵۸

قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا لِمَنْ زَارَ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُتَعَمِّداً فَقَالَ لَهُ اَلْجَنَّةُ.

❁ ابن ابی نجران سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! جو شخص ارادے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے تو (اس کے لئے کیا درجہ ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے جنت ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1811} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: صَلُّوا إِلَى جَنْبِ قَبْرِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ إِنْ كَانَتْ صَلاَةُ اَلْمُؤْمِنِينَ تَبْلُغُهُ أَيْنَمَا كَانُوا.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پہلو میں درود بھیجو اور مومنین کا درود (وسلام) ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1812} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: (إِذَا دَخَلْتَ اَلْمَدِينَةَ فَاغْتَسِلْ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا أَوْ حِينَ تَدْخُلُهَا ثُمَّ تَأْتِي قَبْرَ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَتُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تَقُومُ عِنْدَ اَلْأُسْطُوَانَةِ اَلْمُقَدَّمَةِ مِنْ جَانِبِ اَلْقَبْرِ

---

[1] الکافی: ۴ /۵۴۸ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶ /۳ح۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۴ /۳۳۲ح۱۹۳۳۵؛ الوافی: ۱۴ /۱۳۲۶؛ کامل الزیارات:۱۲؛ عوالم العلوم: ۲/۲۳ ۴۴۲؛ بحارالانوار: ۱۴۲/۹۷

[2] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۵۷؛ مدارک الاحکام: ۴۶۹/۸؛ التتمۃ فی تواریخ الآئمۃ: ۱۵۱؛ تلخیص المرام (مناسک الحج) ابن شہید ثانی: ۸۷؛ میقاب الحج جمعی از نویسندگان: ۲۹/۱۵

[3] الکافی: ۴/ ۵۵۳ح۷؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۳۳۷ح۱۹۳۴۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۷ح۱۱؛ بحارالانوار: ۹۷/ ۱۵۶ و ۱۸۲

[4] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۸/۹؛ التتمۃ فی تواریخ الآئمۃ: ۱۵۱

اَلْأَيْمَنِ عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ وَ أَنْتَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ وَ مَنْكِبُكَ الْأَيْسَرُ إِلَى جَانِبِ الْقَبْرِ وَ مَنْكِبُكَ الْأَيْمَنُ مِمَّا يَلِي الْمِنْبَرَ فَإِنَّهُ مَوْضِعُ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ تَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاَتِ رَبِّكَ وَ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَ جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ أَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَ أَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ غَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكْرَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ الضَّلاَلَةِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ صَلاَتَكَ وَ صَلاَةَ مَلاَئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ مَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ أَمِينِكَ وَ نَجِيبِكَ وَ حَبِيبِكَ وَ خَاصَّتِكَ وَ صَفِيِّكَ وَ صَفْوَتِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ أَعْطِهِ الدَّرَجَةَ وَ آتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً وَ إِنِّي أَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِراً تَائِباً مِنْ ذُنُوبِي وَ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَبِّي وَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَ إِنْ كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاجْعَلْ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَلْفَ كَتِفَيْكَ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ ارْفَعْ يَدَيْكَ وَ سَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّهَا أَحْرَى أَنْ تُقْضَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مدینہ میں داخل ہوتو داخل ہونے سے پہلے یا داخل ہوتے وقت غسل کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر (مبارک) کے پاس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرو اور پھر قبر کی دائیں جانب سراقدس کے قریب اسطوانہ کے نزدیک روبقبلہ ہوکر جبکہ تمہارا بایاں کندھا قبر کی بائیں جانب ہو اور دایاں کندھا منبر کی طرف کرو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراقدس کا مقام ہے اور اس وقت یہ (زیارت) پڑھو: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاَتِ رَبِّكَ وَ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَ جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ أَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَ أَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ غَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكْرَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ الضَّلاَلَةِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ صَلاَتَكَ وَ صَلاَةَ مَلاَئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ مَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ أَمِينِكَ وَ نَجِيبِكَ وَ حَبِيبِكَ وَ خَاصَّتِكَ وَ صَفِيِّكَ وَ صَفْوَتِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللَّهُمَّ أَعْطِهِ اَلدَّرَجَةَ وَ آتِهِ اَلْوَسِيلَةَ مِنَ اَلْجَنَّةِ وَ اِبْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ اَلْأَوَّلُونَ وَ اَلْآخِرُونَ اَللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اَللّٰهَ وَ اِسْتَغْفَرَ لَهُمُ اَلرَّسُولُ لَوَجَدُوا اَللّٰهَ تَوّٰاباً رَحِيماً وَ إِنِّي أَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِراً تَائِباً مِنْ ذُنُوبِي وَ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَبِّي وَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي

اور اگر تمہیں کوئی حاجت در پیش ہو تو آنحضرت ﷺ کی قبر کو اپنے کندھوں کے پیچھے قرار دے اور روبقبلہ ہو کر اور ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجت طلب کرے جو کہ پوری ہو گی ان شاء اللہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1813} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ اَلدُّعَاءِ عِنْدَ اَلْقَبْرِ فَأْتِ اَلْمِنْبَرَ فَامْسَحْهُ بِيَدَيْكَ وَ خُذْ بِرُمَّانَتَيْهِ وَ هُمَا اَلسُّفْلاَوَانِ فَامْسَحْ عَيْنَيْكَ وَ وَجْهَكَ فَإِنَّهُ يُقَالُ إِنَّهُ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَ قُمْ عِنْدَهُ فَاحْمَدِ اَللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ سَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَ بَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ اَلْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ اَلْجَنَّةِ) وَ اَلتُّرْعَةُ هِيَ اَلْبَابُ اَلصَّغِيرُ ثُمَّ تَأْتِي مَقَامَ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَتُصَلِّي فِيهِ مَا بَدَا لَكَ فَإِذَا دَخَلْتَ اَلْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ إِذَا خَرَجْتَ فَاصْنَعْ مِثْلَ ذَلِكَ وَ أَكْثِرْ مِنَ اَلصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دعا کرنے سے فارغ ہو جاؤ تو منبر کے پاس جاؤ اور اسے اپنے ہاتھ سے چھوؤ اور اس کے نچلے حصے کو پکڑو اور اس پر آنکھیں اور چہرہ رگڑو کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور وہاں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا کرو اور اپنی حاجب طلب کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] الکافی: ۴/۵۵۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۵ ح۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۱۰ (مختصر)؛ الوافی: ۱۴/۱۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۴۱ ح ۱۹۳۵۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۴۵۶ (مختصر)؛ بحار الانوار: ۹۷/۱۵۰؛ کامل الزیارات: ۱۵

[2] مدارک الاحکام: ۸/۴۰۷؛ کلمۃ التقویٰ: ۳/۵۰۴؛ منتهی المطلب: ۲/۸۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۹/۱۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۵۲۴

فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھر (یا میری قبر) کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے ترعہ میں سے ایک ترعہ پر قائم ہے اور ترعہ ایک چھوٹا دروازہ ہے۔ پھر مقام نبی صلى الله عليه وآله وسلم کے پاس جاؤ اور وہاں جس قدر چاہو نماز پڑھو پس جب مسجد (نبوی) میں داخل ہو تو رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم پر درود پڑھو اور جب نکلنے لگو تو بھی اسی طرح کرو اور مسجد رسول صلى الله عليه وآله وسلم (نبوی) میں بکثرت صلاۃ پڑھو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1814} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ عَنْ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :)لاَ تَدَعْ إِتْيَانَ اَلْمَشَاهِدِ كُلِّهَا مَسْجِدِ قُبَاءَ فَإِنَّهُ اَلْمَسْجِدُ اَلَّذِي)أُسِّسَ عَلَى اَلتَّقْوىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ (وَ مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ مَسْجِدِ اَلْفَضِيخِ وَ قُبُورِ اَلشُّهَدَاءِ وَ مَسْجِدِ اَلْأَحْزَابِ وَ هُوَ مَسْجِدُ اَلْفَتْحِ (قَالَ)وَ بَلَغَنَا أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ إِذَا أَتَى قُبُورَ اَلشُّهَدَاءِ قَالَ:اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى اَلدّٰارِ

وَ لْيَكُنْ فِيمَا تَقُولُ عِنْدَ مَسْجِدِ اَلْفَتْحِ: ا يَا صَرِيخَ اَلْمَكْرُوبِينَ وَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ اَلْمُضْطَرِّينَ اِكْشِفْ هَمِّي وَ غَمِّي وَ كَرْبِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَ غَمَّهُ وَ كَرْبَهُ وَ كَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هَذَا اَلْمَكَانِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (مدینہ میں) جس قدر مشاہد (مقدسہ) ہیں ان میں جانا ترک نہ کرو جیسے مسجد قبا ہے کیونکہ یہ وہ مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد تقویٰ پر رکھا گیا ہے، مشربہ ام ابراہیم، مسجد فضیخ اور شہداء (احد) کے قبور اور مسجد احزاب جو کہ فتح مکہ والی مسجد ہے۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! جب شہداء کی قبروں پر جاتے تھے تو کہتے تھے: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى اَلدّٰارِ

اور مسجد فتح کے پاس یہ دعا پڑھو: يَا صَرِيخَ اَلْمَكْرُوبِينَ وَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ اَلْمُضْطَرِّينَ اِكْشِفْ هَمِّي وَ غَمِّي وَ

---

[1] الکافی: ۴/۵۵۳؛ الوافی: ۱۴/۱۳۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۶/۷ ح ۱۲؛ کامل الزیارات: ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۴۴ ح ۱۹۳۵۸؛ بحارالانوار: ۱۶۹/۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۹۵/۱۰ ح ۱۱۸۳۱؛ سفینۃ البحار: ۱۷۲/۸

[2] مدارک الاحکام: ۸/۲۷۱؛ این قبر فاطمہؑ: ۱۶۲؛ منتھی المطلب: ۲/۸۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۰۷؛ ریاض المسائل: ۷/۱۹۸؛ مراۃ العقول: ۲۶۵/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۹/۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۵۳۰

كَرْبِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَ غَمَّهُ وَ كَرْبَهُ وَ كَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[2]

{1815} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَاغْتَسِلْ ثُمَّ ائْتِ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعْدَ مَا تَفْرُغُ مِنْ حَوَائِجِكَ فَوَدِّعْهُ وَ اصْنَعْ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ عِنْدَ دُخُولِكَ وَ قُلِ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مدینہ سے باہر جانا چاہو تو غسل کرو اور اپنے حوائج سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مقدس کے پاس جاؤ اور ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الوداع کرو اور اس طرح عمل کرو (یعنی درود و سلام بھیجو) جیسے داخل ہوتے وقت کیا تھا اور کہو: اَللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1816} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَقَالَ دُفِنَتْ فِي بَيْتِهَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمَيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

---

[1] الکافی: ۴/۵۶۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۷ ح۳۸؛ کامل الزیارات: ۲۴؛ بحارالانوار: ۲۱/۲۵۶ و ۹۷/۲۱۴؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۰۸؛ الوافی: ۱۴/۱۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۵۲ ح۱۹۳۷۳

[2] جواہرالکلام: ۲۰/۱۰۸؛ منتھی المطلب: ۱۳/۲۷۲؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۸۳؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۵۳۸

[3] الکافی: ۴/۵۶۳ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۱ ح۲۰؛ کامل الزیارات: ۲۶؛ الوافی: ۱۴/۱۴۰۱؛ بحارالانوار: ۹۷/۱۵۸؛ ہدایۃ الامہ: ۵/۴۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۵۸ ح۱۹۳۸۳

[4] مستند الشیعہ: ۱۳/۴۱ ۳؛ منتھی المطلب: ۱۳/۲۶۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۹/۳۰؛ مناسک الحج والعمرۃ یعقوبی: ۲۸۱

❁ احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنے گھر میں دفن کی گئی تھیں اور جب بنوامیہ نے مسجد (نبوی) میں اضافہ کیا تو پھر وجگہ مسجد میں آ گئی [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

اسی حدیث پر اکثریت کا عمل ہے اور شیخ صدوق نے بھی اسے ہی صحیح قرار دیا ہے، شیخ مفید اور شیخ طوسی نے بھی اسی طرح کا افادہ کیا ہے اور شیخ حر عاملی نے بھی اسی حدیث کو ترجیح دی ہے اور بقیہ کو عامہ کے موافق ہونے کی وجہ سے تقصیر پر محمول گردانا ہے۔ چنانچہ اگر یہی صحیح ہے تو پھر ممکن ہے کہ جو قبر جنت البقیع میں ہے وہ والدہ امیر المومنین علیہ السلام جناب فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کی ہو (واللہ اعلم)۔

﴿خرید وفروخت کے احکام﴾

{1817} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ: مَنِ اِتَّجَرَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِرْتَطَمَ فِي اَلرِّبَا ثُمَّ اِرْتَطَمَ قَالَ وَ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ لاَ يَقْعُدَنَّ فِي اَلسُّوقِ إِلاَّ مَنْ يَعْقِلُ اَلشِّرَاءَ وَ اَلْبَيْعَ.

❁ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بغیر علم کے تجارت کرے وہ اس طرح سود میں پھنس جاتا ہے جس سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے

اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بازار میں صرف وہ شخص بیٹھے (اور کاروبار کرے) جو خرید وفروخت (کے مسائل) کو سمجھتا ہو۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۵ح ۷۰۵؛ الکافی: ۱/۴۶۱ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲۹ح ۶۸۵؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/۳۱۱باب ۲۸؛ معانی الاخبار: ۲۶۸؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۳/۳۶۵؛ الوافی: ۱۴/۱۳۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۳۶۹ح ۱۹۴۰۶؛ بحار الانوار: ۴۳/۱۸۵و۱۹۱/۹۷؛ تسلیۃ المجالس: ۲/۵۷؛ عوالم العلوم: ۱۱/۱۱۱۴؛ ذکری الشیعہ: ۳/۱۳۲؛ ہدایۃ الامہ: ۵/۴۶۲

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۸۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۷۴؛ این قبر فاطمۃؑ: ۱۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۰۷؛ شرح مازندرانی: ۵/۵۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۲۴۴؛ کتاب الحج شاہرودی: ۵/۱۶۹

[3] الکافی: ۵/۱۵۴ح ۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۵ح ۱۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۹۳ح ۳۷۲۵؛ الوافی: ۱۷/۳۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۸۲ح ۲۲۷۹۵ و ۲۲۷۹۶

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف کالموثق ہے۔ [2]

{1818} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَوْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تِسْعَةُ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ.

روح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق یا پھر حسن ہے۔ [4]

{1819} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَرْكُ التِّجَارَةِ يَنْقُصُ الْعَقْلَ.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تجارت کو ترک کرنا عقل کو کم کرتا ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [6]

{1820} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ فُضَيْلٍ الْأَعْوَرِ قَالَ: شَهِدْتُ مُعَاذَ بْنَ كَثِيرٍ وَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي قَدْ أَيْسَرْتُ فَأَدَعُ التِّجَارَةَ فَقَالَ إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ عَقْلُكَ أَوْ نَحْوَهُ.

---

[1] روضۃ المتقین: ۱۱/۷

[2] مراۃ العقول: ۱۴۰/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۵۸/۱۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۳۳/۳ ح ۳۸۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷ ح ۲۱۸۴۵؛ الخصال: ۴۴۶/۲؛ الکافی: ۱۴۸/۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۷ ح ؛الوافی: ۱۲۱/۱۷؛ بحار الانوار: ۱۱۸/۶۱ و ۱۰۰/۵

[4] روضۃ المتقین: ۱۴۸/۷

[5] الکافی: ۱۴۸/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷ ح ۱؛ الوافی: ۱۲۱/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۱۷ ح ۲۱۸۵۶

[6] سداد العباد: ۶۵۴؛ مراۃ العقول: ۱۲۹/۱۹

❁ فضیل الاعور سے روایت ہے کہ میرے روبرو معاذ بن کثیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں چونکہ مالدار ہوگیا ہوں لہٰذا اب تجارت چھوڑنا چاہتا ہوں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری عقل کم ہوگی یا اس جیسے الفاظ فرمائے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{1821} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يَفْسُدَ وَ هُوَ يَحْمِلُ الْمَسَائِلَ لِأَصْحَابِنَا وَ يَجِيءُ بِجَوَابَاتِهَا رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اِشْتَرُوا وَإِنْ كَانَ غَالِياً فَإِنَّ الرِّزْقَ يَنْزِلُ مَعَ الشِّرَاءِ.

❁ علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ ابوخطاب بدعقیدہ ہونے سے پہلے ہمارے اصحاب کے سوالات لے جاتے تھے اور (امام علیہ السلام سے) ان کے جوابات لاتے تھے۔اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریداری کیا کرو اگرچہ مہنگی ہو کیونکہ خریداری کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔[4]

{1822} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ غَلاَءُ السِّعْرِ فَقَالَ وَمَا عَلَيَّ مِنْ غَلاَئِهِ إِنْ غَلاَ فَهُوَ عَلَيْهِ وَإِنْ رَخُصَ فَهُوَ عَلَيْهِ.

❁ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے سامنے مہنگائی کا تذکرہ کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس مہنگائی سے مجھے کیا (سروکار) ہے کیونکہ اگر مہنگا ہے تو بھی اسی (اللہ) پر ہے اور اگر سستا ہے تو بھی (معاملہ) اسی پر ہے[5]

---

[1] الکافی:۵/۱۴۸ح۴؛تہذیب الاحکام:۷/۲ح۲؛الوافی:۱۷/۱۲۲؛وسائل الشیعہ:۱۷/۱۴ح۲۱۸۵۸

[2] مراۃ العقول:۱۹/۱۲۹

[3] الکافی:۵/۱۵۰ح۱۳؛من لایحضرہ الفقیہ:۳/۲۶۸ح۳۹۶۷؛تہذیب الاحکام:۷/۴ح۹؛الوافی: ۱۷/۱۲۵؛وسائل الشیعہ:۱۷/۱۸ح۲۱۸۷۰

[4] مراۃ العقول:۱۹/۱۳۲

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۷ح۳۹۶۶؛الکافی: ۵/۸۱ح۷؛تہذیب الاحکام:۶/۳۲۱ح۸۸۱؛التوحید:۳۸۸باب۶۰؛عوالم العلوم:۱۸/۹۷؛وسائل الشیعہ:۱۷/۵۷ح۲۹۶۸؛بحارالانوار:۴۶/۵۵؛الوافی:۱۷/۳۹۷

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔ [1]

﴿خرید وفروخت کے مستحبات﴾

{1823} أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَلنُّعْمَانِ اَلْمُفِيدُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي اَلْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عِنْدَكُمْ بِالْكُوفَةِ يَغْتَدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنَ اَلْقَصْرِ فَيَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ اَلْكُوفَةِ سُوقاً سُوقاً وَ مَعَهُ اَلدِّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ كَانَ لَهَا طَرَفَانِ وَ كَانَتْ تُسَمَّى اَلسَّبِيبَةَ قَالَ فَيَقِفُ عَلَى أَهْلِ كُلِّ سُوقٍ فَيُنَادِي فِيهِمْ يَا مَعْشَرَ اَلتُّجَّارِ قَدِّمُوا اَلاِسْتِخَارَةَ وَ تَبَرَّكُوا بِالسُّهُولَةِ وَ اِقْتَرِبُوا مِنَ اَلْمُبْتَاعِينَ وَ تَزَيَّنُوا بِالْحِلْمِ وَ تَنَاهَوْا عَنِ اَلْيَمِينِ وَ جَانِبُوا اَلْكَذِبَ وَ تَجَافَوْا عَنِ اَلظُّلْمِ وَ أَنْصِفُوا اَلْمَظْلُومِينَ وَ لاَ تَقْرَبُوا اَلرِّبَا وَ أَوْفُوا اَلْكَيْلَ وَ اَلْمِيزَانَ وَ لاَ تَبْخَسُوا اَلنَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَ لاَ تَعْثَوْا فِي اَلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ قَالَ فَيَطُوفُ فِي جَمِيعِ اَلْأَسْوَاقِ أَسْوَاقِ اَلْكُوفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ الحديث.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امیر المومنین علیہ السلام تمہارے پاس کوفہ میں تھے تو وہ ہر صبح سویرے اپنے قصر سے نکلتے تھے اور کوفہ کے تمام بازاروں کی اس طرح گشت فرماتے تھے کہ آپ علیہ السلام کا درہ آپ علیہ السلام کے کندھے پر ہوتا تھا جس کے دو کنارے تھے اور آپ علیہ السلام ہر بازار والوں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے تھے: اے گروہ تاجران! سب سے پہلے تو خیر طلب کرو اور اس سے برکت حاصل کرو، خریداروں کے نزدیک جاؤ، حلم و بردباری کے ساتھ اپنے آپ کو زینت دو، قسم کھانے سے رکو، غلط بیانی کرنے سے کنارہ کشی کرو، ظلم و جور سے دوری اختیار کرو، مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو، سود کے قریب بھی مت جاؤ، ناپ تول پورا پورا کرو، لوگوں کو ان کی چیزیں دینے میں کمی نہ کرو اور زمین خدا میں فساد نہ پھیلاؤ۔ پس اسی طرح تمام بازاروں کی گشت لگا کر (مسجد کوفہ میں) لوگوں (کے فیصلوں اور مسائل حل کرنے) کے لئے بیٹھے تھے۔ [2]

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۲۵۶

[2] امالی مفید: ۱۹۷ مجلس ۲۳؛ الکافی: ۵/۱۵۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۶ ح ۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۹۳ ح ۲۷۲۶؛ الوافی: ۱۷/۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۸۲ ح ۲۲۷۹۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۲۴۹ ح ۱۵۲۷۱؛ تفسیر جابر الجعفی: ۲۵۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

شیخ کلینی کی سند علامہ مجلسی کے نزدیک ضعیف ہے[2] لیکن بعض نے اسے موثق قرار دیا ہے۔[3]

{1824} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَالَ لَكَ الرَّجُلُ اشْتَرِ لِي فَلاَ تُعْطِهِ مِنْ عِنْدِكَ وَإِنْ كَانَ الَّذِي عِنْدَكَ خَيْراً مِنْهُ.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص تمہیں کہے کہ میرے لئے (کوئی چیز) خرید دو تو اپنے پاس سے (یعنی اپنے مال سے) اسے مت دو چاہے تمہارے پاس اس (کے مطلوبہ مال) سے بہتر ہی کیوں نہ ہو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[5]

{1825} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَكُونُ الْوَفَاءُ حَتَّى يَرْجَحَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت تک (ناپ تول) پورا نہیں ہوتا جب تک ترازو میں قدرے جھکاؤ نہ ہو۔[6]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[7]

---

[1] الآراء الفقهیہ: ۳۸۲

[2] مراۃ العقول: ۱۹/ ۱۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/ ۶۲

[3] مہذب الاحکام: ۱۶/ ۲۲

[4] الکافی: ۵/ ۱۵۱ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۳۵۲ ح ۹۹۸ و ۷/ ۶ ح ۱۹؛ الوافی: ۱۷/ ۴۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۳۸۹ ح ۲۲۸۱۴

[5] الانوار اللوامع: ۱۳/ ۱۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۳۲۰ و ۴۶۳

[6] تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۱۰ ح ۴۷۵؛ الکافی: ۵/ ۱۶۰ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۱۹۸ ح ۳۷۴۸؛ الوافی: ۱۷/ ۴۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۳۹۲ ح ۲۲۸۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۱۱ ح ۴۳

[7] ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۱۳۲؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۲۶؛ مراۃ العقول: ۱۹/ ۱۴۸؛ منتهی المطلب: ۱۵/ ۲۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۴۷۴

{1826} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُذَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ بَيْعٌ فَسَعَّرَهُ سِعْراً مَعْلُوماً فَمَنْ سَكَتَ عَنْهُ مِمَّنْ يَشْتَرِي مِنْهُ بَاعَهُ بِذَلِكَ اَلسِّعْرِ وَ مَنْ مَاكَسَهُ وَ أَبَى أَنْ يَبْتَاعَ مِنْهُ زَادَهُ قَالَ لَوْ كَانَ يَزِيدُ اَلرَّجُلَيْنِ وَ اَلثَّلاَثَةَ لَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَأَمَّا أَنْ يَفْعَلَهُ بِمَنْ أَبَى عَلَيْهِ وَ كَايَسَهُ وَ يَمْنَعُهُ مِمَّنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلاَ يُعْجِبُنِي إِلاَّ أَنْ يَبِيعَهُ بَيْعاً وَاحِداً .

✪ عامر بن جذامہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب اس سے ایک چیز کا بھاؤ پوچھا جائے تو وہ بتاتا ہے پس جو خریدار خاموش ہوجائے تو اسے اسی بھاؤ پردے دیتا ہے اور جو اس سے الجھے اور اس بھاؤ پر خریدنے سے انکار کرے تو اسے کم قیمت پردے دیتا ہے تو (کیا وہ صحیح کرتا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر دونوں سے زیادہ لے لیتا تو کوئی حرج نہیں تھا مگر اس کا خاموش رہنے والے اور جھگڑنے والے میں تفریق کرنا مجھے پسند نہیں ہے بلکہ سب سے ایک جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ [1]

تحقیق:

حدیث ضعیف ہے [2] لیکن اس پر فتویٰ موجود ہے کہ خریداروں کے درمیان فرق نہ کرنا مستحب ہے [3]

{1827} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا أَبَا اَلْفَضْلِ أَ مَا لَكَ مَكَانٌ تَقْعُدُ فِيهِ فَتُعَامِلَ اَلنَّاسَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يَرُوحُ أَوْ يَغْدُو إِلَى مَجْلِسِهِ أَوْ سُوقِهِ فَيَقُولُ حِينَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي اَلسُّوقِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا إِلاَّ وَكَّلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَنْ يَحْفَظُهُ وَ يَحْفَظُ عَلَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَهُ قَدْ أُجِرْتَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا يَوْمَكَ هَذَا بِإِذْنِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ رُزِقْتَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ أَهْلِهَا فِي يَوْمِكَ هَذَا فَإِذَا جَلَسَ مَجْلِسَهُ قَالَ حِينَ يَجْلِسُ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلاَلاً طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ لَهُ اَلْمَلَكُ اَلْمُوَكَّلُ بِهِ أَبْشِرْ فَمَا فِي

---

[1] الکافی: ۱۵۲/۵ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۸/۷ ح ۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۸/۱۷ ح ۲۲۸۳۸؛ الوافی: ۴۵۶/۱۷

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۶۶/۱۰

[3] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۳۰۲ ف ۲۰۱۰

سُوقِكَ اَلْيَوْمَ أَحَدٌ أَوْفَرَ مِنْكَ حَظّاً قَدْ تَعَجَّلْتَ اَلْحَسَنَاتِ وَ مُحِيَتْ عَنْكَ اَلسَّيِّئَاتُ وَ سَيَأْتِيكَ مَا قَسَمَ اَللَّهُ لَكَ مُوَفَّراً حَلاَلاً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ.

❁ حنان نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابوالفضل! کیا بازار میں تمہاری کوئی دوکان نہیں ہے جس میں بیٹھ کر لوگوں سے معاملہ کرو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں (دوکان ہے)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (سنو!) جو شخص بھی صبح وشام اپنے بازار (اور اس میں) اپنی نشست گاہ کی طرف جائے اور جب بازار میں داخل ہو تو اس میں اپنا پاؤں رکھتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک ایسے (فرشتے) کو مؤکل کر دیتا ہے جو اس کی اور اس کے مال اس کے واپس گھر جانے تک حفاظت کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں نے اللہ کے اذن سے آج کے دن تک تمہیں اس بازار والوں کے شر سے پناہ دے دی ہے اور آج تمہیں اس بازار اور بازار والوں کی خیر وبھلائی حاصل ہے اور جب اپنی نشست گاہ میں بیٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلاَلاً طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ پس جب وہ یہ دعا پڑھتا ہے تو وہ ملک موکل اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری ہو کہ آج کے دن اس بازار میں تم سے زیادہ کوئی نصیب والا نہیں ہے۔ تو نے جلدی جلدی بہت سی نیکیاں کمائی ہیں اور تیری برائیاں مٹائی گئی ہیں اور تمہارا مقررہ رزق تمہارے پاس وافر آئے گا جو اللہ نے تقسیم کیا ہے جو حلال وطیب ہوگا اور اس میں برکت ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1828} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: إِذَا اِشْتَرَيْتَ مَتَاعاً فَكَبِّرِ اَللَّهَ ثَلاَثاً ثُمَّ قُلِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ خَيْراً اَللَّهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ (فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ) فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلاً اَللَّهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً ثُمَّ أَعِدْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

---

[1] الکافی: ۱۵۵/۵ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۰۰/۳ ح ۳۷۵۴؛ الوافی: ۴۴۹/۱۷ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۰۶/۱۷ ح ۲۲۸۵۳

[2] مراۃ العقول: ۱۴۲/۱۹؛ روضۃ المتقین: ۴۰۱/۷

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: جب کچھ سامان خرید و تو تین بار تکبیر کہو اس کے بعد یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ خَيْراً اَللّٰهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ (فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ) فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلاً اَللّٰهُمَّ إِنِّي اِشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً پھر ہر ایک کو تین بار دہراؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[2]

{1829} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ مُسْلِمٍ أَقَالَ مُسْلِماً فِي بَيْعٍ أَقَالَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۞ ہارون بن حمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی مسلمان کا معاملہ (اس کے پشیمان ہونے پر) فسخ کر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔[4]

﴿مکروہ معاملات﴾

{1830} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ لَوْنَانِ مِنْ طَعَامٍ وَاحِدٍ قَدْ سَعَّرَهُمَا بِشَيْءٍ وَ أَحَدُهُمَا خَيْرٌ مِنَ الْآخَرِ فَيَخْلِطُهُمَا جَمِيعاً ثُمَّ يَبِيعُهُمَا بِسِعْرٍ وَاحِدٍ قَالَ لاَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ يَغُشُّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۰ح ۳۷۵۷؛ الکافی: ۵/۱۵۶ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۹ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۴۱۰ح ۲۲۸۶۲؛ الوافی: ۱۷/۴۵۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۰۴؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۹۲

[2] روضۃ المتقین: ۷/۴۲؛ منتہی المطلب: ۱۵/۲۹۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۱۲۴؛ سداد العباد: ۴۹۲؛ جواہر الکلام: ۲۲/۴۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۷۰؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۴۳

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۸ح ۲۶؛ الکافی: ۵/۱۵۳ح ۱۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۹۶ح ۳۷۳۸؛ الوافی: ۱۷/۴۴۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۸۶ح ۲۲۸۰۶؛ مصادقۃ الاخوان: ۷۲؛ ہدایۃ الامہ: ۶/۱۱۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۶۶

يُبَيِّنَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس دو قسم کا طعام (مال) ہے جس میں سے ایک کی قیمت کچھ کم ہے اور دوسرے کی اس سے زیادہ ہے پس وہ دونوں باہم ملا کر ایک نفع کے ساتھ فروخت کرتا ہے تو اس کے لئے ایسا کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینا درست نہیں جب تک کہ مال کی حقیقت حال واضح نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [2]

{1831} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيِّ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَفَعَهُ قَالَ: قَامَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَلَى دَارِ اِبْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَ كَانَ تُقَامُ فِيهَا ٱلْإِبِلُ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ ٱلسَّمَاسِرَةِ أَقِلُّوا ٱلْأَيْمَانَ فَإِنَّهَا مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ.

۞ ابوحمزہ نے مرفوع روایت کیا ہے کہ ایک بار امیرالمومنین علیہ السلام نے ابن ابی معیط کے گھر جہاں اونٹوں کا بازار لگتا تھا، کھڑے ہو کر فرمایا: اے گروہ دلالاں! قسمیں کم کھاؤ کیونکہ ان سے اگرچہ مال تجارت تو صرف ہو جاتا ہے مگر نفع مٹ جاتا ہے (یعنی برکت نہیں رہتی)۔ [3]

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے [4] اور اسی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ سودا میں سچی قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹی قسم کھائے تو حرام ہے۔ [5]

{1832} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى ٱلْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ أَبِي ٱلْعَلاَءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَخَبَّرْتُهُ أَنَّهُ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۷ ح ۳۷۷۴؛ الکافی: ۵/۱۸۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۴ ح ۱۴۰؛ الوافی: ۱۷/۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۱۲ ح ۲۳۲۶۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/۶۳؛ فقہ الطب: ۲۸۷؛ ارشاد الطالب: ۴/۳۲۰؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۲۳

[3] الکافی: ۵/۱۶۲ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۴۱۹ ح ۲۲۸۸۸؛ الوافی: ۱۷/۴۳۷

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۵۱

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۳۰۳ ف ۲۰۱۱

فَقَالَ أَلاَ سَمَّيْتَهُ مُحَمَّداً قَالَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَلاَ تَضْرِبْ مُحَمَّداً وَ لاَ تَسُبَّهُ جَعَلَهُ اَللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ لَكَ فِي حَيَاتِكَ وَ خَلَفَ صِدْقٍ مِنْ بَعْدِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي أَيِّ اَلْأَعْمَالِ أَضَعُهُ قَالَ إِذَا عَدَلْتَهُ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ لاَ تُسْلِمْهُ صَيْرَفِيّاً فَإِنَّ اَلصَّيْرَفِيَّ لاَ يَسْلَمُ مِنَ اَلرِّبَا وَ لاَ تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ اَلْأَكْفَانِ فَإِنَّ صَاحِبَ اَلْأَكْفَانِ يَسُرُّهُ اَلْوَبَاءُ إِذَا كَانَ وَ لاَ تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ اَلطَّعَامِ فَإِنَّهُ لاَ يَسْلَمُ مِنَ اَلاِحْتِكَارِ وَ لاَ تُسْلِمْهُ جَزَّاراً فَإِنَّ اَلْجَزَّارَ تُسْلَبُ مِنْهُ اَلرَّحْمَةُ وَ لاَ تُسْلِمْهُ نَخَّاساً فَإِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ شَرُّ اَلنَّاسِ مَنْ بَاعَ اَلنَّاسَ.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو اطلاع دی کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے اس کا نام محمد نہیں رکھا؟

میں نے عرض کیا: ہاں رکھا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس اس کو نہ مارنا اور نہ ہی اسے گالی دینا۔اللہ اسے تمہاری زندگی میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور تمہارے بعد تمہارا اچھا جانشین بنائے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں اسے کس کام میں لگاؤں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اسے پانچ کاموں سے الگ تھلگ کرلو تو پھر جس کام میں چاہو لگاؤ (وہ پانچ کام یہ ہیں): اسے کسی زرگر کے حوالے نہ کرنا کیونکہ زرگر سود سے بچ نہیں سکتا؛ اسے کبھی کفن فروش نہ کرنا کیونکہ کفن فروش وبا سے خوش ہوتا ہے، اسے کسی خوراک فروش کے حوالے نہ کرنا کیونکہ خوراک فروش احتکار (گراں فروشی کے لئے روک رکھنے) سے محفوظ نہیں رہتا، اسے کسی قصاب کے حوالے نہ کرنا کیونکہ قصاب کے دل سے رؤفت و محبت سلب کرلی جاتی ہے اور اسے کسی نخاس (غلام بیچنے والے) کے حوالے نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین انسان وہ ہے جو انسان فروخت کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

---

[1] الکافی: ۵/۱۱۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۱ ح ۱۰۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۳۵ ح ۲۲۱۸۶؛ الاستبصار: ۳/۶۲ ح ۲۰۸؛ علل الشرائع: ۲/۵۳۰ باب ۳۱۴؛ بحارالانوار: ۴۲/۲۵۹ و ۷۵/۳۸۳ و ۱۰۰/۷۷

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۳۴۵

{1833} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ رَفَعَهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِ السَّوْمِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ.

۞ علی بن اسباط نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان بھاؤ مقرر کرنے کی مناہی فرمائی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے[2] اور اسی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔[3]

{1834} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: لاَ يَتَلَقَّى أَحَدُكُمْ تِجَارَةً خَارِجاً مِنَ الْمِصْرِ وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَالْمُسْلِمُونَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۞ عروہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص شہر سے باہر جا کر تجارت (کے قافلے) کا استقبال نہ کرے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کا نمائندہ بن کر اس کا مال فروخت نہ کرے اور اللہ بعض مسلمانوں کو دوسرے بعض سے روزی دیتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[5]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے[6] اور فتویٰ اسی کے مطابق موجود ہے کہ جو شخص اسی شہر کا باشندہ ہے اور باہر سے آنے والے مسافر تاجروں کا وکیل بنے تا کہ ان کے لئے خرید و فروخت کرے (تو یہ مکروہ ہے) بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے

---

[1] الکافی: ۵ /۱۵۲ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۸ح ۲۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۱۹۶ح ۳۷۴۱؛ الوافی: ۱۷ /۴۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۷ /۳۹۹ح ۲۲۸۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۱۲۴

[2] مراۃ العقول: ۱۹/ ۱۳۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۴۶۷

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۳۰۳ف ۲۰۱۱

[4] الکافی: ۵ /۱۶۸ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۷۳ح ۳۹۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۱۵۸ح ۶۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۷ /۴۴۴ح ۲۲۹۵۳؛ الوافی: ۱۷/ ۳۹۹

[5] روضۃ المتقین: ۷/ ۲۶۹

[6] مراۃ العقول: ۱۹/ ۱۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۲۶۴

کہ اسے ترک کرے۔ [1]

﴿حرام معاملات﴾

{1835} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْخَمْرَ وَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُشْتَرِيَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ آكِلَ ثَمَنِهَا وَ شَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَ اَلْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ.

❁ زید بن علی علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پر؛ اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدار پر، اس کے پلانے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اور جس کے لئے اٹھا کر لے جایا جائے اس پر لعنت کی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1836} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي شُرْبِ اَلْفُقَّاعِ فَقَالَ خَمْرٌ مَجْهُولٌ يَا سُلَيْمَانُ فَلاَ تَشْرَبْهُ أَمَا إِنَّهُ يَا سُلَيْمَانُ لَوْ كَانَ اَلْحُكْمُ لِي وَ اَلدَّارُ لِي لَجَلَدْتُ شَارِبَهُ وَ لَقَتَلْتُ بَائِعَهُ.

❁ سلیمان بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام فقاع کے پینے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے سلیمان! یہ مجہول قسم کی شراب ہے اسے مت پئیں اور اے سلیمان! اگر میرا حکم چلتا اور گھر بھی میرا ہوتا تو میں اس کے پینے والے پر حد جاری کرتا اور اس کے فروخت کرنے والے کو قتل کر دیتا۔ [4]

---

[1] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۳۰۳ ف ۲۰۱۱

[2] الکافی: ۳۹۸/۶ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام ۱۰۴/۹ ح ۴۵۱؛ الوافی: ۶۱۳/۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۵/۲۵ ح ۳۲۱۶۴؛ بحار الانوار: ۴۹۴/۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۸۲/۱۳ ح ۱۵۰۴۲؛ دعائم الاسلام: ۱۳۱/۲

[3] مراۃ العقول: ۲۵۴/۲۲؛ الآراء الفقہیہ: ۹۸؛ ارشاد الطالب: ۳۳

[4] الکافی: ۴۲۳/۶ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۴/۹ ح ۵۳۹؛ الوافی: ۶۶۳/۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۸۴/۱۳ ح ۱۵۰۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۵/۱۷ ح ۲۲۳۹۰؛ الاستبصار: ۹۵/۴ ح ۲۴؛ الکافی: ۴۲۲/۶ ح ۱؛ الوافی: ۶۵۹/۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1837} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَمَنُ اَلْكَلْبِ اَلَّذِي لاَ يَصِيدُ سُحْتٌ قَالَ وَ لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ اَلْهِرِّ.

❁ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے قیمت حرام ہے۔ پھر فرمایا: اور بلی کی قیمت میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[3]

{1838} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ وَ عِنْدَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ هَلْ يَبِيعُ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ وَ يَقْضِي دَيْنَهُ قَالَ لاَ.

❁ ابن ابی نجران اپنے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک نصرانی شخص مسلمان ہوا جس کے پاس کچھ شراب تھی اور کچھ خنزیر تھے اور وہ مقروض بھی تھا تو کیا انہیں فروخت کرکے اس کا قرضہ ادا کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[4]

تحقیق:

حدیث مرسل ابن ابی نجران امام علی رضا علیہ السلام کی طرف صحیح ہے[5] اور فتویٰ بھی اس کے مطابق ہے۔[6]

---

[1] الآراء الفقھیہ: ۱۰۵/۱

[2] تہذیب الاحکام: ۳۵۶/۶ ح ۱۰۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۹/۱۷ ح ۲۲۱۳۷؛ الوافی: ۲۷۹/۱۷

[3] الآراء الفقھیہ: ۲۹ و ۳۲۲؛ ارشاد الطالب: ۱۰۹؛ انوار الفقاھۃ کتاب التجارۃ: ۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۳۲/۱۰

[4] الکافی: ۲۳۲/۵ ح ۱۴ و ۲۳۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۶/۱۷ ح ۲۲۳۹۲؛ الوافی: ۲۵۱/۱۷

[5] جواہر الکلام: ۵۲/۲۵

[6] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۳۰۳ ف ۲۰۱۲

{1839} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حُبِّ دُهْنٍ مَاتَتْ فِيهِ فَأْرَةٌ قَالَ لاَ تَدَّهِنْ بِهِ وَ لاَ تَبِعْهُ مِنْ مُسْلِمٍ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ تیل کے مٹکے میں چوہا مر گیا (اور وہ نجس ہو گیا) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ یہ تیل لگاؤ اور نہ ہی کسی مسلمان کے ہاتھ اسے فروخت کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1840} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ اِشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ ضَيْعَةً أَوْ خَادِماً بِمَالٍ أَخَذَهُ مِنْ قَطْعِ اَلطَّرِيقِ أَوْ مِنْ سَرِقَةٍ هَلْ يَحِلُّ لَهُ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ ثَمَرَةِ هَذِهِ اَلضَّيْعَةِ أَوْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَ هَذَا اَلْفَرْجَ اَلَّذِي اِشْتَرَاهُ مِنْ سَرِقَةٍ أَوْ مِنْ قَطْعِ طَرِيقٍ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ خَيْرَ فِي شَيْءٍ أَصْلُهُ حَرَامٌ وَ لاَ يَحِلُّ اِسْتِعْمَالُهُ.

۞ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ محمد بن حسن نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے کچھ جائیداد یا خادم کچھ مال سے خریدا ہے جو اس نے ڈاکہ زنی یا چوری سے حاصل کیا تھا تو وہ اس جائیداد کا پھل کھا سکتا ہے اور اس کنیز سے مباشرت کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ اس چیز میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے جس کی اصل حرام ہے اور اس کا استعمال حلال نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1841} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو

---

[1] قرب الاسناد: ۲۶۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ ۲۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۰۰ ح ۲۲۰۸۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۷۴

[2] الانوار اللوامع: ۱۱/۲۸۰

[3] الکافی: ۵/۱۲۵ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۹۶ ح ۱۰۶۷ و ۷/۱۳۸ ح ۶۱۴؛ الاستبصار: ۳/۶۷ ح ۲۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۸۶ ح ۲۲۰۴۸؛ الوافی: ۱۷/۶۴

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۳۶۹ و ۱۱/۲۰۸

عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: كُلُّ شَيْءٍ يَكُونُ فِيهِ حَلاَلٌ وَ حَرَامٌ فَهُوَ لَكَ حَلاَلٌ أَبَداً حَتَّى تَعْرِفَ اَلْحَرَامَ مِنْهُ بِعَيْنِهِ فَتَدَعَهُ.

✿ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہروہ چیز جس میں حلال وحرام (دونوں) موجود ہوں تو اس وقت تک تمہارے لئے حلال ہے جب تک تمہارے لئے حرام کی پہچان نہ ہوجائے اور جب (پہچان) ہوجائے تو اسے ترک کردو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1842} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْغُلُولِ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ غُلَّ مِنَ اَلْإِمَامِ فَهُوَ سُحْتٌ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ وَ شِبْهُهُ سُحْتٌ وَ اَلسُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا أُجُورُ اَلْفَوَاجِرِ وَ ثَمَنُ اَلْخَمْرِ وَ اَلنَّبِيذِ اَلْمُسْكِرِ وَ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ فَأَمَّا اَلرِّشَا فِي اَلْحُكْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ اَلْكُفْرُ بِاللَّهِ اَلْعَظِيمِ وَ بِرَسُولِهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

✿ عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے غلول (مال غنیمت میں سے خیانت کے ساتھ حاصل کردہ مال) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہروہ چیز جو امام سے چرائی جائے وہ حرام ہے اور یتیم کا مال کھانا یا اس جیسا مال بھی حرام ہے اور حرام کی بہت سی قسمیں ہیں اور فاجر عورت کی اجرت، شراب ونبیذ اور مسکر (ہر نشہ آور چیز) کی قیمت اور بینہ کے بعد سود بھی انہی قسموں میں سے ہیں اور جہاں تک حکم (فیصلہ) میں رشوت لینے کا تعلق ہے تو وہ خدائے عظیم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر ہے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۴۱ح۴۲۰۸؛ الکافی: ۵/۳۱۳ح۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۲۶ح۹۸۸و ۹/۷۹ح ۳۳۷؛الوافی: ۱۷/۶۱؛ السرائر: ۳/۵۹۴؛عوالی اللئالی: ۳/۴۶۵؛مستدرک الوسائل: ۱۳/۶۸؛وسائل الشیعہ : ۱۷/۸۷ح۲۲۰۵۰؛الفصول المہمہ : ۲/۳۶۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۷۴؛رسالہ فی اللباس المشکوک: ۵۱؛الوافیۃ: ۲۰۷؛الآراالفقہیہ : ۳/۳۲۵؛منہاج الاصول: ۲/۳۱؛عمدۃ الاصول: ۵/۴۸۳؛ حدودالشریعہ: ۴۷۷؛المرتقی الی الفقہ : ۱۲۶؛ کفایۃ الاصول: ۵/۱۰۳؛ سندالعروۃ کتاب الطہارۃ: ۳۲۴؛جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۸۷؛منتھی المطلب: ۱۵/۴۶۶؛قواعدالفقیہ : ۱۳۳؛الاصول الاصیلہ : ۷۴؛منتھی الدرایۃ: ۵/۲۴۱؛تتمیم کتاب اصول الفقہ : ۳۹؛رسائل المیر زاقمی: ۷/۲۸۷؛بحرالفوائد: ۴/۲۹۰؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۲۴۵

[3] الکافی: ۵/۱۲۶ح۱؛تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۸ح۱۰۶۲؛وسائل الشیعہ : ۱۷/۹۲ح۲۲۰۵۷؛تفسیر البرہان: ۲/۳۰۲؛تفسیر کنزالدقائق: ۴/۱۲۰؛تفسیر نورالثقلین: ۱/۶۳۳؛الوافی: ۱۷/۲۸۰؛تفسیر الصافی: ۲/۳۷؛فقہ القرآن: ۲/۲۶؛تفسیر العیاشی: ۱/۳۲۱؛ہدایۃ الامہ: ۱/۵۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۱]

{1843} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ: اَلسُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا كَسْبُ الْحَجَّامِ وَ أَجْرُ الزَّانِيَةِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ امام (جعفر صادق علیہ السلام) نے فرمایا: حرام کی کئی قسمیں ہیں اور حجام کی کمائی؛ زانیہ عورت کی اجرت اور شراب کی قیمت انہی قسموں میں سے ہیں۔ [۲]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۳]

قول مؤلف:

کافی اور تہذیب کی ایک روایت میں حجام کی کمائی کے بارے میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ جب وہ طے کرے تب منع ہے۔ [۴] (واللہ اعلم)

{1844} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ الْمِيثَمِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي جُرَذٍ مَاتَ فِي زَيْتٍ مَا تَقُولُ فِي بَيْعِ ذَلِكَ قَالَ بِعْهُ وَ بَيِّنْهُ لِمَنِ اشْتَرَاهُ لِيَسْتَصْبِحَ بِهِ.

معاویہ بن وہب وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک بڑا چوہا تیل میں مر گیا تو آپ علیہ السلام اس کی فروخت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے فروخت کر اور خریدار کو صورت حال واضح کر دے تا کہ وہ اس سے چراغ جلائے۔ [۵]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [۶]

---

[۱] مراۃ العقول: ۹۲/۱۹؛ الآراء الفقہیہ: ۹۹؛ مسالک الافہام: ۱۰/۳؛ کتاب القضا گلپائے گانی: ۱۰۱؛ القضا والشہادات: ۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۵/۱۰

[۲] تہذیب الاحکام: ۳۵۵/۶ ح ۱۰۱۳؛ الاستبصار: ۵۹/۳ ح ۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۹۳/۱۷ ح ۲۲۰۶۲؛ الکافی: ۱۲۷/۵ ح ۳؛ الوافی: ۹۰۷/۱۶

[۳] ملاذ الاخیار: ۳۳۰/۱۰؛ الآراء الفقہیہ: ۱۴۸/۲

[۴] الکافی: ۱۲۷/۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳۵۵/۶ ح ۲۲۰۸۷؛ الوافی: ۹۰۷/۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۹۲/۱۷ ح ۲۲۰۵۸

[۵] تہذیب الاحکام: ۱۲۹/۷ ح ۵۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹۸/۱۷ ح ۲۲۰۸۷؛ الوافی: ۲۸۵/۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۸۵/۹ ح

[۶] فقہ الصادقؑ: ۹۵/۱۴؛ منہاج الفقاہۃ: ۱۰۹؛ حدود الشریعہ: ۳۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۲۹۹/۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳۲۹/۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۷۸/۱۱؛ الآراء الفقہیہ: ۱۳۳؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۲۶۸

{1845} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ كَسْبِ ٱلْمُغَنِّيَاتِ فَقَالَ ٱلَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا ٱلرِّجَالُ حَرَامٌ وَ ٱلَّتِي تُدْعَى إِلَى ٱلْأَعْرَاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ هُوَ قَوْلُ ٱللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ ٱلنَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ ٱللّٰهِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گانے والی عورتوں کی کمائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ جن پر مرد داخل ہوتے ہیں (اور سنتے ہیں) وہ حرام ہے اور وہ (گانے والیاں) جن کو شادی بیاہ میں بلایا جاتا ہے (تاکہ دلہن کو رخصت کریں) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسی بارے میں اللہ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ ''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو لہوالحدیث کو خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی سبیل سے گمراہ کریں (لقمان:٦)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے[3] یا پھر موثق یا ضعیف ہے[4]

{1846} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ ٱلْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَجْرُ ٱلْمُغَنِّيَةِ ٱلَّتِي تَزُفُّ ٱلْعَرَائِسَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ لَيْسَتْ بِٱلَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا ٱلرِّجَالُ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس مغنیہ کی اجرت میں کوئی حرج نہیں ہے جو دلہنوں کو رخصت کرتی ہے کیونکہ یہ وہ ہے جس پر مردوں کا داخلہ نہیں ہوتا ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۱۱۹/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵۸/۶ ح ۱۰۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۰/۱۷ ح ۲۲۱۴۴؛ الاستبصار: ۶۲/۳ ح ۲۰۷؛ الوافی: ۲۰۵/۱۷؛ تفسیر نورالثقلین: ۱۹۳/۴؛ تفسیر کنزالدقائق: ۲۲۹/۱۰؛ تفسیر الصافی: ۱۴۰/۴

[2] غناء موسیقی مختاری: ۴۰۷/۱؛ المواهب فی تحریر احکام المکاسب: ۵۵۳، بحوث فقہیہ مکارم ۴۳

[3] مراۃ العقول: ۸۰/۱۹

[4] ملاذ الاخیار: ۳۳۶/۱۰

[5] الکافی: ۱۲۰/۵ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۱/۳ ح ۳۵۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۳۵۷/۶ ح ۱۰۲۲؛ الاستبصار: ۶۲/۳ ح ۲۰۵؛ الوافی: ۲۰۶/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۱۷ ح ۲۲۱۴۶؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1847} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْغِنَاءِ هَلْ يَصْلُحُ فِي اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى وَ اَلْفَرَحِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يُعْصَ بِهِ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور فرح وسرور (خوشی) کے موقع پر غناء (موسیقی) جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ اس میں گناہ نہ کیا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1848} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ اَلْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا هَاجَرَتِ اَلنِّسَاءُ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ هَاجَرَتْ فِيهِنَّ اِمْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ حَبِيبٍ وَ كَانَتْ خَافِضَةً تَخْفِضُ اَلْجَوَارِيَ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لَهَا يَا أُمَّ حَبِيبٍ اَلْعَمَلُ اَلَّذِي كَانَ فِي يَدِكِ هُوَ فِي يَدِكِ اَلْيَوْمَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اَللَّهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ حَرَاماً فَتَنْهَانِي عَنْهُ فَقَالَ لاَ بَلْ حَلاَلٌ فَادْنِي مِنِّي حَتَّى أُعَلِّمَكِ قَالَتْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا أُمَّ حَبِيبٍ إِذَا أَنْتِ فَعَلْتِ فَلاَ تَنْهَكِي أَيْ لاَ تَسْتَأْصِلِي وَ أَشِمِّي فَإِنَّهُ أَشْرَقُ لِلْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ اَلزَّوْجِ قَالَ وَ كَانَ لِأُمِّ حَبِيبٍ أُخْتٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ وَ كَانَتْ مُقَيِّنَةً يَعْنِي مَاشِطَةً فَلَمَّا اِنْصَرَفَتْ أُمُّ حَبِيبٍ إِلَى أُخْتِهَا أَخْبَرَتْهَا بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَقْبَلَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ إِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَتْ لَهَا أُخْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اُدْنِي مِنِّي يَا أُمَّ عَطِيَّةَ إِذَا أَنْتِ قَيَّنْتِ اَلْجَارِيَةَ فَلاَ تَغْسِلِي وَجْهَهَا بِالْخِرْقَةِ فَإِنَّ اَلْخِرْقَةَ تَشْرَبُ مَاءَ اَلْوَجْهِ.

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۸۰؛ روضۃ المتقین:۶/۴۲۲؛ ملاذ الاخیار:۱۰/۳۳۵؛ فقہ الصادقؑ:۱۴/۳۲۹

[2] قرب الاسناد:۲۹۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۱۵۶؛ وسائل الشیعہ:۱۷/۱۲۲ ح ۲۲۱۴۸؛ بحار الانوار:۷۶/۲۵۵

[3] الآراء الفقہیہ:۲/۳۰۵؛ سداد العباد:۴۲۸؛ مصباح الفقاہۃ:۳۰۹

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورتیں ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان میں ایک ام حبیب نامی عورت بھی تھی جو ختنہ گر تھی اور لڑکیوں کا ختنہ کیا کرتی تھی پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر اس پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام حبیب! جو کام تو کل کرتی تھی وہ آج بھی کرتی ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! البتہ اگر یہ کام حرام ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس سے روک دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ حلال ہے اور میرے قریب آؤ تا کہ میں تمہیں سمجھاؤں۔

ام حبیب کا بیان ہے کہ میں جب نزدیک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو یہ کام (یعنی ختنہ) کرے تو اس ٹکڑے کا جو کاٹا جاتا ہے بالکل نہ کاٹ (یعنی کاٹنے میں مبالغہ نہ کر) اور کچھ چھوڑ کر کچھ کاٹ کیونکہ ایسا کرنا چہرہ کی رونق اور شوہر سے زیادہ لذت اندوہ ہونے کا باعث ہوتا ہے۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اور اس ام حبیب کی ام عطیہ نامی ایک بہن تھی جو کنگھی پٹی کرنے کا پیشہ کرتی تھی۔ تو جب ام حبیب اس کے پاس لوٹ کی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے (ختنہ کے بارے میں) جو کچھ فرمایا تھا اس نے اپنی بہن کو بتایا تو وہ سیدھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور جو کچھ اس کی بہن نے اسے بتایا تھا وہ گوش گزار کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے ام عطیہ! میرے نزدیک آ (پھر اس سے فرمایا) جب تو کسی لڑکی کی کنگھی کرے تو اس کے منہ کو کپڑے کے چیتھڑے سے نہ دھو کیونکہ چیتھڑا چہرہ کے پانی کو پی جاتی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1849} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: سَاحِرُ اَلْمُسْلِمِينَ يُقْتَلُ وَ سَاحِرُ اَلْكُفَّارِ لاَ يُقْتَلُ قِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ لِمَ لاَ يُقْتَلُ سَاحِرُ اَلْكُفَّارِ قَالَ لِأَنَّ اَلشِّرْكَ أَعْظَمُ مِنَ اَلسِّحْرِ وَ لِأَنَّ اَلسِّحْرَ وَ اَلشِّرْكَ مَقْرُونَانِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کا جادوگر قتل کیا جائے گا اور کافروں کا جادوگر قتل نہیں کیا جائے گا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کا جادوگر کیوں قتل نہیں کیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ شرک جادو سے بڑا (گناہ) ہے جبکہ جادو اور شرک دونوں آپس میں جڑے ہوئے

---

[1] الکافی: ۱۱۸/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۶۰/۶ ح ۱۰۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۱/۱۷ ح ۲۲۱۷۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۰؛ الوافی: ۲۰۱/۱۷؛ بحارالانوار: ۱۳۲/۲۲ و ۱۲۴/۱۰۱

[2] مراۃ العقول: ۷۸/۱۹؛ مسالک الافہام: ۴۰۵/۸؛ ملاذ الاخیار: ۳۴۳/۱۰

ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح یا قوی یا موثق یا معتبر ہے۔ [2]

{1850} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَأَى قَاصّاً فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَ طَرَدَهُ.

✪ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ایک قصہ گو کو مسجد میں قصہ گوئی کرتے ہوئے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے اسے دُرہ سے مارا اور بھگا دیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{1851} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِيسَى وَ هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ فَقَالَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تُقَامِرُ الرَّجُلَ بِأَهْلِهِ وَ مَالِهِ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ.

✪ زیاد بن عیسیٰ یعنی ابوعبیدہ الحزاء سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اپنے مالوں کو باطل طریقہ سے نہ کھاؤ (البقرۃ:۱۱۸)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: قریش اپنی بیویوں اور مالوں سے قمار بازی کرتے تھے (یعنی جوا سے کماتے تھے) تو اللہ نے انہیں اس کی ممانعت فرما دی۔ [5]

تحقیق:

---

[1] من لایحضرہُ الفقیہ : ۳/۵۶۷ح ۴۹۵۲؛ الکافی: ۷/۲۶۰ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۱۴۷ح ۵۸۳؛ علل الشرائع: ۲/۵۴۶؛ وسائل الشیعہ : ۱۷/۱۴۶ح ۲۲۲۰۸؛ الوافی: ۱۵/۴۷۷

[2] روضۃ المتقین: ۹/۲۷۵؛ المواھب فی تحریر: ۴۹۱؛ الآراَالفقہیہ : ۲/۲۱۹؛ مبانی تکملۃ المنھاج: ۳۲۳

[3] الکافی: ۷/۲۶۳ح ۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۱۴۹ح ۵۹۵؛ الوافی: ۱۵/۵۱۲؛ وسائل الشیعہ : ۱۷/۱۵۳ح ۲۲۲۲۱؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۷و۶۹/۲۶۵

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۴۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۶/۲۹۶؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۷

[5] الکافی: ۵/۱۲۲ح ۱؛ وسائل الشیعہ : ۱۷/۱۶۶ح ۲۲۲۶۲؛ الوافی: ۱۷/۲۲۵؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۰۱؛ تفسیر کنزالدقائق: ۲/۲۵۷؛ تفسیر نورالثقلین: ۱/۱۷۵؛ بحارالانوار: ۷۶/۲۳۴؛ تفسیر العیاشی: ۱/۸۴

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1852} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ أَبِي مِسْمَعٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ الْعَذِرَةَ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ حَرَامٌ بَيْعُهَا وَ ثَمَنُهَا وَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْعَذِرَةِ.

✪ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو پاخانہ فروخت کرتا ہوں تو آپ علیہ السلام اس بارے کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی فروخت اور اس کی قیمت حرام ہے۔

پھر فرمایا: گوبر بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1853} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى الْقُمِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التُّوتِ أَبِيعُهُ يُصْنَعُ بِهِ الصَّلِيبُ وَ الصَّنَمُ قَالَ لاَ.

✪ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں توت (کی لکڑی) سے صلیب اور بت بنا کر بیچتا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ (جائز نہیں ہے)۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۹/ ۸۴؛ الآراء الفقہیہ: ۳/ ۱۱

[2] تہذیب الاحکام: ۶/ ۳۷۲ ح ۱۰۸۱؛ الاستبصار: ۳/ ۵۶ ح ۱۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۱۷۵ ح ۲۲۲۸۵؛ الوافی: ۱۷/ ۲۸۳

[3] ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۳۷۸؛ ارشاد الطالب: ۱/ ۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۶۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/ ۱۶؛ المکاسب الحرمہ خمینی: ۱/ ۶۸؛ منہاج الفقاہۃ: ۱/ ۳۹؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۳۲۱؛ مختلف الشیعہ: ۵/ ۷؛ بدایع البحوث: ۵/ ۲۹۵؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/ ۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۴۲

[4] الکافی: ۵/ ۲۲۶ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۳۷۳ ح ۱۰۸۴ و ۷/ ۱۳۴ ح ۵۹۱؛ الوافی: ۱۷/ ۲۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۱۷۶ ح ۲۲۲۸۸

[5] المکاسب المحرمہ لنکرانی: ۱۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/ ۲۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴/ ۱۷۱؛ المواھب فی تحریر احکام المکاسب سبحانی: ۲۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/ ۱۲۰؛ منہاج الفقاہۃ: ۱/ ۲۰۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۷/ ۲۲۰ مراۃ العقول: ۱۹/ ۲۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۳۸۱ و ۱۱/ ۱۹۷

{1854} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَقَالَ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُ رُبَّمَا أَصَابَ الرَّجُلَ مِنَّا الضَّيقُ أَوِ الشِّدَّةُ فَيُدْعَى إِلَى الْبِنَاءِ يَبْنِيهِ أَوْ لِلنَّهَرِ يَكْرِيهِ أَوِ الْمُسَنَّاةِ يُصْلِحُهَا فَمَا تَقُولُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا أُحِبُّ أَنِّي عَقَدْتُ لَهُمْ عُقْدَةً أَوْ وَكَيْتُ لَهُمْ وِكَاءً وَأَنَّ لِي مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا لاَ وَلاَ مَدَّةً بِقَلَمٍ إِنَّ أَعْوَانَ الظَّلَمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سُرَادِقٍ مِنْ نَارٍ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ الْعِبَادِ.

❂ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر قربان ہوں! بسا اوقات ہم میں سے کوئی شخص تنگی (معیشت) میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے بلایا جاتا ہے کہ ان (ظالموں) کا مکان بنائے یا نہر کی کھدائی کرے یا اونٹنی کو سدھائے (اور اجرت وصول کرے) تو آپ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ان کے لئے ایک گرہ بھی دوں یا مشکیزے کو بندھن سے باندھوں اگرچہ اس کے عوض مجھے وہ کچھ دے دیا جائے جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ بالکل نہیں اور میں تو ان کی خاطر ایک بار قلم کو بھی دوات میں نہیں ڈبوؤں گا کیونکہ ظالموں کے مددگار قیامت کے دن آگ کے دھوئیں میں رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

قول مؤلف:

اغیار کے ہاں نوکری کرنے کے بارے میں مزید تین احادیث ذکر کی جارہی ہیں تاکہ وضاحت ہوجائے:

(۱) صحیح ولید بن صبیح میں ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ زرارہ وہاں سے نکل رہا تھا۔ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ولید! تم زرارہ سے تعجب نہیں کرتے جو مجھ سے ان لوگوں (یعنی حکام جور) کے اعمال (کاروبار اور ملازمت کرنے) کے بارے میں پوچھ رہے تھے (کہ کیا یہ جائز ہے؟) وہ کیا چاہتا تھا؟ کیا اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اسے ناجائز (حرام) کہہ دوں اور وہ اسے روایت کریں؟ پھر فرمایا: اے ولید! شیعہ ان لوگوں کا کاروبار (نوکری وغیرہ)

---

[1] تہذیب الاحکام:۶/۳۳۱ح۹۱۹؛ الکافی:۵/۱۰۷ح۷؛ الوافی:۱۷/۱۵۵؛ وسائل الشیعہ:۱۷/۱۷۹ح۲۲۲۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق:۸/۷۰

[2] الانوار اللوامع:۱۱/۳۵؛ المکاسب المحرمہ خمینی:۲/۱۷۱؛ الحدائق الناضرۃ:۸/۱۲۲؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوی:۴۷؛ الآراء الفقہیہ:۳/۱۷۶؛ فقہ المشارکۃ یعقوبی:۴۹؛ مصباح المنہاج (التجارۃ):۱/۱۶۶؛ المواہب فی تحریر احکام المکاسب:۶۷۵؛ سداد العباد:۴۴۴؛ ریاض المسائل:۸/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار:۱۰/۲۷۳؛ منتہی المطلب:۱۵/۳۸۰؛ الانوار النعمانیہ:۳/۳۰؛ التحفۃ السنیہ:۵۶؛ مجمع الفائدۃ:۸/۶۴

کرنے کے بارے میں کب پوچھا کرتے تھے بلکہ وہ تو یہ پوچھتے تھے کہ کیا ان کا کھانا کھایا جا سکتا ہے اور ان کا پانی پیا جا سکتا ہے اور کیا ان کے سایہ کے نیچے بیٹھا جا سکتا ہے؟ وہ یہ کب پوچھتے تھے (جو زرارہ پوچھ رہا تھا)؟[1]

(۲) صحیح یا حسن ابن مسلم میں ہے کہ ہم مدینہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے در اقدس پر ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ علیہ السلام نے لوگوں کی طرف دیکھا کہ وہ قطار اندر قطار گزر رہے ہیں تو امام علیہ السلام نے بعض حاضرین سے فرمایا: کیا آج مدینہ میں کوئی خاص واقعہ رونما ہوا ہے؟ عرض کیا: اصلحک اللہ! مدینہ کا نیا حاکم مقرر ہوا ہے تو لوگ اسے مبارکباد دینے کے لیے جا رہے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کو ایسے امر کی وجہ سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے جو کہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہو؟[2]

(۳) صحیح یا موثق حمید میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں (حکام جور کا) ایک عہدہ لے بیٹھا ہوں تو کیا اس سے نکلنے کا راستہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کس قدر زیادہ ایسے لوگ ہیں جو نکلنے کا راستہ تو معلوم کرتے ہیں مگر ان کے لیے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام اس بارے کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری رائے تو یہ ہے کہ خدا سے ڈرو اور (اس کی طرف) عود نہ کرو۔[3]

{1855} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ بَيْعِ عَصِيرِ الْعِنَبِ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ حَرَاماً فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ تَبِيعُهُ حَلاَلاً فَيَجْعَلُهُ [ذَاكَ] حَرَاماً فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَ أَسْحَقَهُ.

۞ محمد حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ انگور کا رس اس شخص کے ہاتھ فروخت کرنا کیسا ہے جو اس کا حرام (شراب) بناتا ہے؟

---

[1] الکافی :۵ /۱۰۵ح۲؛تہذیب الاحکام:۶ /۳۳۰ح۹۱۷؛وسائل الشیعہ :۱۷ /۱۸۷ح۲۲۳۱۴؛الوافی:۱۷ /۱۵۱ح۱۷۰۹۲؛حدائق الناضرۃ: ۱۲۲/۱۸؛الرسائل الاعتقادیہ خواجوی:۶۷؛المکاسب المحرمہ خمینی:۱۷۱/۲؛مصباح المنہاج (التجارۃ):۱۶۶/۱؛الآراء الفقہیہ :۱۷۶/۳

[2] الکافی :۵ /۱۰۷ح۶؛الوافی: ۱۷ /۱۵۴ح۱۷۰۳۳؛وسائل الشیعہ :۱۷ /۱۸۸ح۲۲۳۱۵؛حدود الشریعہ:۱ /۵۵۷؛فقہ المشارکہ یعقوبی:۴۹؛تفصیل الشریعہ:۲۶۴/۱۷؛الآراء الفقہیہ :۱۷۶/۳؛مراۃ العقول:۶۳/۱۹؛فقہ الصادقؑ :۳۷۴/۱۴؛منہاج الفقاھۃ :۱۸۴/۲

[3] الکافی: ۵ /۱۰۹ح۱۵؛تہذیب الاحکام:۹۲۲ /۳۳۲ح۹۲۲؛وسائل الشیعہ :۱۷ /۱۸۹ح۲۲۳۱۸؛الوافی:۱۷ /۱۵۹ح۱۷۰۴۳؛فقہ المشارکہ یعقوبی: ۷۲؛الآراالفقہیہ :۱۷۶/۳؛مصباح المنہاج (التجارۃ):۱۶۸/۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تم نے حلال مال فروخت کیا ہے پس اگر وہ اس سے حرام بناتا ہے تو اللہ اسے ہلاک و برباد کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1856} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ نَصْرَانِيَّيْنِ بَاعَ أَحَدُهُمَا خَمْراً أَوْ خِنْزِيراً إِلَى أَجَلٍ فَأَسْلَمَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَا اَلثَّمَنَ هَلْ يَحِلُّ لَهُمَا ثَمَنُهُ بَعْدَ اَلْإِسْلاَمِ قَالَ إِنَّمَا لَهُ اَلثَّمَنُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ دو نصرانی شخص تھے جن میں سے ایک نے خمر و خنزیر ادھار پر فروخت کیا اور پھر قیمت وصول کرنے سے پہلے اسلام لے آیا تو کیا اسلام لانے کے بعد اس کے لئے وہ قیمت وصول کرنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قیمت کا مالک ہے (نہ کہ مال حرام کا) پس وہ اسے وصول کرسکتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح موثق ہے[4]

{1857} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَجْلاَنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَكْلِ مَالِ اَلْيَتِيمِ فَقَالَ هُوَ كَمَا قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّ اَلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوٰالَ اَلْيَتٰامىٰ ظُلْماً إِنَّمٰا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نٰاراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ مَنْ عَالَ يَتِيماً حَتَّى يَنْقَطِعَ يُتْمُهُ أَوْ يَسْتَغْنِيَ بِنَفْسِهِ أَوْجَبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ اَلْجَنَّةَ كَمَا أَوْجَبَ اَلنَّارَ لِمَنْ أَكَلَ مَالَ اَلْيَتِيمِ.

۞ عجلان ابی صالح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یتیم کا مال کھانے کے بارے میں سوال کیا تو

---

[1] الکافی: ۵/۲۳۱ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۳۶ ح ۶۰۴؛ الاستبصار: ۳/۱۰۵ ح ۱۷۳؛ الوافی: ۱۷/۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۲۳۰ ح ۲۲۴۰۱

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۰۳؛ حدود الشریعہ: ۳۳۴؛ الآراْ الفقہیہ: ۲۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/۱۲۰؛ المسائل المتحدثہ: ۲۵۲

[3] قرب الاسناد: ۲۶۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۲۳۴ ح ۲۲۴۱۳؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۴۹ و ۱۰۰/۷۲؛ الوافی: ۱۷/۲۵۵

[4] تنقیح مبانی الاحکام: ۳۱۱؛ الآراْ الفقہیہ: ۸۵؛ سداد العباد: ۴۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴/۷۶؛ منہاج الفقاہۃ: ۷۷؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/۲۳؛ مبانی منہاج الصالحین طباطبائی قمی: ۹/۹۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایسا ہے جیسا اللہ فرماتا ہے کہ: ''جو لوگ ظلم و جور سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ جھونکتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کا مزہ چکھیں گے (النساء:۱۰)''

پھر آپ علیہ السلام نے میرے سوال کئے بغیر فرمایا: جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے یہاں تک کہ اس کی یتیمی ختم ہو جائے یا وہ خود کفیل ہو جائے تو اللہ اس شخص کے لئے جنت واجب قرار دیتا ہے جس طرح اس شخص کے لئے جہنم واجب قرار دیتا ہے جو یتیم کا مال کھائے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{1858} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ اَلسَّابِرِيَّ فِي اَلظِّلاَلِ فَمَرَّ بِي أَبُو اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَاكِباً فَقَالَ لِي يَا هِشَامُ إِنَّ اَلْبَيْعَ فِي اَلظِّلاَلِ غِشٌّ وَ اَلْغِشُّ لاَ يَحِلُّ.

۞ ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ میں سائے میں سابری (بڑھیا کھجور یا عمدہ زرہ) بیچ رہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام وہاں سے سوار ہو کر گزرے تو مجھ سے فرمایا: اے ہشام! زیر سایہ چیز فروخت کرنا دھوکہ ہے اور دھوکہ دہی جائز نہیں ہے[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1859} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ سَجَّادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَإِذَا دَنَانِيرُ مَصْبُوبَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَظَرَ إِلَى دِينَارٍ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي أَلْقِهِ فِي اَلْبَالُوعَةِ حَتَّى لاَ يُبَاعَ شَيْءٌ فِيهِ غِشٌّ.

۞ موسیٰ بن بکر سے روایت ہے کہ ہم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے اور بہت سے دینار آپ علیہ السلام کے سامنے پڑے تھے کہ اچانک آپ علیہ السلام نے ایک دینار پر نگاہ ڈالی اور اسے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا:

---

[1] الکافی: ۱۲۸/۵ ح ۲؛ تفسیر العیاشی: ۲۲۴/۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۹۲/۱۳ ح ۱۵۰۷۰؛ الوافی: ۳۰۵/۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۴/۱۷ ح ۲۲۴۳۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۴۳/۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۴۴۹/۱؛ بحار الانوار: ۲/۷۶؛ تفسیر البرہان: ۲۹/۲

[2] مراۃ العقول: ۹۵/۱۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۷۱/۳ ح ۳۹۸۰؛ الکافی: ۱۶۰/۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱۳/۷ ح ۵۴؛ الوافی: ۴۶۷/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۰/۱۷ ح ۲۲۵۲۱

[4] روضۃ المتقین: ۲۶۵/۷؛ سداد العباد: ۵۰۰؛ الآراء الفقہیہ: ۲۵۶/۲؛ حدود الشریعہ: ۵۰۳؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱۸۹/۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲۲/۱۷

اسے گندی نالی میں ڈال دوتا کہ وہ چیز فروخت نہ کی جاسکے جس میں کھوٹ (دھوکہ) ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا معتبر ہے۔[2]

{1860} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي اَلْجَوْزَاءِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً بِهِ تَأْنِيثٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ لَهُ اُخْرُجْ مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اَللَّهِ يَا مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اَللَّهِ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ لَعَنَ اَللَّهُ اَلْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ اَلرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ اَلْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ اَلنِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

✪ زید بن علی علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جس میں زنانہ پن تھا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے وہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے! مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکل جا۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ ان مردوں پر لعنت کرے جو اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہہ بنائیں اور ان عورتوں پر لعنت کرے جو اپنے آپ کو مردوں کے مشابہہ بنائیں۔[3]

تحقیق:

حدیث معتبر بلکہ موثق ہے۔[4]

{1861} أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ اَلْبَرْقِيُّ عَنْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ تَمَاثِيلِ اَلشَّجَرِ وَ اَلشَّمْسِ وَ اَلْقَمَرِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مِنَ اَلْحَيَوَانِ.

---

[1] الکافی: ۱۶۰/۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱۲/۷ ح ۵۰؛ الوافی: ۴۶۶/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۰/۱۷ ح ۲۲۵۲۳؛ عوالم العلوم: ۷۶/۲۱

[2] الآراء الفقہیہ: ۲۵۹/۲ و ۲۵۳

[3] علل الشرائع: ۶۰۲/۲ باب ۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۴/۱۷ ح ۲۲۵۳۲ و ۲۰/۳۳۷ ح ۲۵۷۶۵؛ بحارالانوار: ۶۴/۷۶ و ۲۵۸/۱۰۰؛ الکافی: ۶۹/۸ ح ۲۷ (بفرق الفاظ)؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال: ۲۶۷؛ المحاسن: ۱۱۳/۱

[4] الآراء الفقہیہ: ۲۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۱۶۶/۲

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے درخت، سورج اور چاند کی تماثیل (تصویریں) بنانے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ حیوان (جاندار) کی نہ ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1862} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ ٱللَّهِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ٱلْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يَعْمَلُونَ لَهُ مٰا يَشٰاءُ مِنْ مَحٰارِيبَ وَ تَمٰاثِيلَ فَقَالَ وَ ٱللَّهِ مَا هِيَ تَمَاثِيلَ ٱلرِّجَالِ وَ ٱلنِّسَاءِ وَ لَكِنَّهَا ٱلشَّجَرُ وَ شِبْهُهُ.

✪ ابی العباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”سلیمان جو چاہتے تھے یہ جنات ان کے لئے بنا دیتے تھے بڑی مقدس عمارات اور تماثیل (سبا: ۱۳)“ کے بارے میں فرمایا: واللہ! وہ مردوں اور عورتوں کی تصویریں نہیں تھیں بلکہ درختوں اور ان جیسی چیزوں کی تھیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{1863} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ ٱللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: فَاجْتَنِبُوا ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلْأَوْثَانِ وَ اِجْتَنِبُوا قَوْلَ ٱلزُّورِ قَالَ ٱلرِّجْسُ مِنَ ٱلْأَوْثَانِ هُوَ ٱلشِّطْرَنْجُ وَ قَوْلُ ٱلزُّورِ ٱلْغِنَاءُ.

✪ ابن ابی عمیر نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”پس تم لوگ بتوں کی پلیدی سے اجتناب کرو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو (الحج: ۳۰)“ کی تفسیر میں فرمایا کہ بتوں کی پلیدی سے مراد شطرنج اور جھوٹی بات سے مراد غناء (گانا) ہے۔[5]

---

[1] المحاسن: ۲/۵۸۴ ح ۲۵۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۰۷ ح ۲۲۵۳۲ و ۱۷/۲۹۶ ح ۲۵۷۶۵؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۴۶ و ۲۸۸/۷۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۴۱؛ مکارم الاخلاق: ۱۳۲؛

[2] المواهب فی تحریر: ۴۰۵؛ منهاج الفقاهۃ: ۲۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴/۲۲۱؛ الآرا الفقہیہ: ۳۶۱؛ جواہر الکلام: ۲۲/۴۱؛ المسائل المستحدثہ: ۲۸۶؛ حدود الشریعہ: ۴۱۹؛ محاضرات فی الفقہ: ۲۳۲؛ ارشاد الطالب: ۲۱۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/۱۵۰؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/۲۲۲

[3] الکافی: ۶/۵۲۷ ح ۷؛ المحاسن: ۲/۵۸۴ ح ۲۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۲۹۵ ح ۲۲۵۶۹؛ الوافی: ۲۰/۸۰۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۲۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۴۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۷۶

[4] سداد العباد: ۴۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴/۲۴۲؛ مصباح الفقاهۃ: ۳۵۰؛ المسائل المستحدثہ: ۲۸۵؛ مراۃ العقول: ۲۲/۴۳۹

[5] الکافی: ۶/۴۳۶ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۵۸ ح ۵۰۹۳؛ الوافی: ۱۷/۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۱۸ ح ۲۲۶۴۶؛ تفسیر البرہان: ۳/۸۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۲۲۲ ح ۱۵۱۸۶؛ بحار الانوار: ۷۶/۲۴۴؛ الامالی طوسی: ۲۹۴ مجلس ۱۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۹۱؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۱۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۴۹۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{1864} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَقْعُدُ مَعَ قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالشِّطْرَنْجِ وَلَسْتُ أَلْعَبُ بِهَا وَلَكِنْ أَنْظُرُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِمَجْلِسٍ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِهِ.

❁ حماد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ بصرہ کا رہنے والا ایک شخص امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں ان لوگوں کے پاس بیٹھتا ہوں جو شطرنج کھیلتے ہیں مگر میں خود نہیں کھیلتا البتہ دیکھتا ضرور ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں اس بزم سے کیا سروکار جس کے اہل کی طرف اللہ نگاہ رحمت نہیں کرتا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1865} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلنَّرْدُ وَ الشِّطْرَنْجُ وَ الْأَرْبَعَةَ عَشَرَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَ كُلُّ مَا قُومِرَ عَلَيْهِ فَهُوَ مَيْسِرٌ.

❁ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: نرد، شطرنج اور چودہ (گوٹیاں) سب برابر ہیں اور ہر وہ (کھیل) جس پر بازی لگائی جائے وہ جوا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1866} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ

---

[1] الآراء الفقہیہ: ۲۸۶/۲؛ تفصیل الشریعہ المکاسب المحرمہ: ۱۶۸؛ مراۃ العقول: ۳۰۸/۲۲

[2] الکافی: ۶/ ۴۳۷ ح ۱۲؛ الوافی: ۲۳۰/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۲2/۱۷ ح ۲۲۶۶۱

[3] تنقیح مبانی الاحکام: ۴۵۷؛ الآراء الفقہیہ: ۳۶/۳؛ حدود الشریعہ: ۳۹۹؛ مراۃ العقول: ۳۰۹/۲۲

[4] الکافی: ۶/ ۴۳۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۳۲۳ ح ۲۲۶۶۵؛ الوافی: ۱۷/ ۲۲۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۲۱۰؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۴۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۲۲/۲

[5] مراۃ العقول: ۲۲/ ۳۰۷؛ منہاج الفقاہۃ: ۸۶/۲؛ المسائل المستحدثہ: ۱۱۱؛ الانوار اللوامع: ۲۹/۱۱؛ مسالک الافہام: ۱۴/ ۱۷۷؛ المواہب: ۲۵۵؛ الآرا الفقہیہ: ۱۶۹؛ سداد العباد: ۴۲۶؛ ارشاد الطالب: ۴۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۲۴۷

هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: دِرْهَمٌ رِبًا أَشَدُّ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سود کا ایک درہم ان ستر زناؤں سے زیادہ سخت ہے جو محارم سے کئے جائیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1867} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ اَلرِّبَا وَ يُسَمِّيهِ اَللِّبَأَ فَقَالَ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اَللَّهُ مِنْهُ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ.

❂ ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تک یہ بات پہنچی کہ ایک شخص سود کھاتا ہے اور اس کا نام ''لبا'' رکھتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ مجھے اس پر قدرت دے تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1868} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: آكِلُ اَلرِّبَا وَ مُؤْكِلُهُ وَ كَاتِبُهُ وَ شَاهِدَاهُ فِيهِ سَوَاءٌ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: سود کھانے والا، کھلانے والا، لکھنے والا اور اس کا گواہ اس میں سب برابر ہیں۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۱۴۴ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷۴ح ۳۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴ح ۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۱۷ح ۲۳۲۰۷؛ تفسیر الصافی: ۱/۳۰۴؛ تفسیر البرہان: ۱/۵۵۷؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۶۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۳۶؛ تفسیر القمی: ۱/۹۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۴۵۴

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۱۲۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۷۱؛ مسالک الافہام: ۳/۴۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲/۶۲؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۰؛ حدود الشریعہ: ۲۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۸۱

[3] الکافی: ۵/۱۴۷ح ۱۱؛ الوافی: ۱۷/۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۲۵ح ۲۳۲۹۴

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۲۶؛ الآراالفقہیہ: ۲/۶۳

[5] الکافی: ۵/۱۴۴ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷۴ح ۳۹۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۲۶ح ۲۳۲۹۷؛ الوافی: ۱۷/۳۷۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کا لصحیح یا حسن ہے۔[1]

{1869} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ ٱلرِّبَا إِلاَّ فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سود نہیں ہوتا مگر اس چیز میں جو ناپی یا تولی جاتی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1870} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ بَيَّاعِ ٱلسَّابِرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ ٱلنَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ ٱلرِّبْحَ عَلَى ٱلْمُضْطَرِّ حَرَامٌ وَ هُوَ مِنَ ٱلرِّبَا فَقَالَ وَ هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً اِشْتَرَى غَنِيّاً أَوْ فَقِيراً إِلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ يَا عُمَرُ قَدْ أَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَ حَرَّمَ ٱلرِّبَا فَارْبَحْ وَ لاَ تُرْبِهِ قُلْتُ وَ مَا ٱلرِّبَا قَالَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ مِثْلاَنِ بِمِثْلٍ (وَ حِنْطَةٌ بِحِنْطَةٍ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ).

✪ عمر بن یزید کھجور فروش سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مفطر (ضرورت مند/ مجبور) سے نفع لینا حرام ہے اور یہ سود میں سے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے کبھی کسی کو دیکھا ہے وہ امیر ہو یا غریب کہ اس نے کبھی کچھ بغیر ضرورت کے خریدا ہو؟ اے عمر! اللہ نے فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے پس تم نفع لو اور سود نہ لو۔

میں نے عرض کیا: اور سود کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چند درہموں کے عوض اسی کے مثل دو برابر درہم لینا اور گندم کی ایک مقدار اس کی دو برابر مقدار کے عوض لینا۔[4]

---

[1] فقہ المعارف والنقود: ۱۳؛ الانوار اللوامع: ۱۱/ ۳۳؛ سداد العباد: ۵۶۰؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۲۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۹/ ۱۲۲

[2] تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۹ ح ۸۱؛ الکافی: ۵/ ۱۴۶ ح ۱۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۷۵ ح ۳۹۹۶؛ الوافی: ۱۸/ ۵۸۹؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۵۵۴؛ النوادر للاشعری: ۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۳۱ ح ۲۳۳۱۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱۰۰۹۴/؛ الانوار الوامع: ۱۱/ ۳۴۷؛ الآرأ الفقہیہ: ۲/ ۹۱؛ حدود الشریعہ: ۲۶۸؛ المسائل المستحدثہ: ۴۸؛ سداد العباد: ۵۵۴؛ جواہر الکلام: ۲۳/ ۳۵۹

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۷۸ ح ۴۰۰۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۸ ح ۷۸؛ الاستبصار: ۳/ ۷۲ ح ۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۴۴۷ ح ۲۲۹۶۳؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۵۵۳؛ الوافی: ۱۷/ ۴۵۹؛ تفسیر المیزان: ۲/ ۴۲۴؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۱۱۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1871} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ وَ الْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ قَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ كَيْلاً أَوْ وَزْناً.

۞ منصور سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک بکری کے عوض دو بکریاں اور ایک انڈے کے بدلے دو انڈے لینا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ ناپی یا تولی جانے والی چیز نہ ہو۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح اور حسن ہے۔[3]

{1872} عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلاً مِائَةَ دِرْهَمٍ (يَعْمَلُ بِهَا) عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ هَذَا الرِّبَا الْمَحْضُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو (کاروبار کے لئے) سو درہم اس شرط پر دیئے کہ وہ ان پر اسے پانچ درہم یا کم و بیش (ہر ماہ) دے گا تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ خالص سود ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۸۷۲؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۷۰۱؛ الآرأ الفقہیہ: ۱۲

[2] الکافی: ۵/۱۹۱ ح ۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۸۱ ح ۴۰۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۱۸ ح ۵۱۳؛ الاستبصار: ۳/۱۰۰ ح ۳۴۹؛ الوافی: ۱۸/۵۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۳۴ ح ۲۳۳۱۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۲۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۲۱

[3] مراۃ العقول: ۱۹/۲۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۵۰؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۵۴؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۹۱؛ الآرأ الفقہیہ: ۹۲

[4] قرب الاسناد: ۲۶۵؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۵۹ ح ۲۳۸۴۷؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۵۷ و ۱۰/۲۴۹

[5] فقہ المعارف: ۱۶۵؛ الآرأ الفقہیہ: ۲/۶۶؛ سداد العباد: ۵۶۲؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۲۵۷

{1873} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلَ الطَّعَامَ الْأَكْرَارَ فَلاَ يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُتِمُّ لَهُ مَا بَاعَهُ فَيَقُولُ لَهُ خُذْ مِنِّي مَكَانَ كُلِّ قَفِيزِ حِنْطَةٍ قَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ قَالَ لاَ يَصْلُحُ لِأَنَّ أَصْلَ الشَّعِيرِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ لَكِنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ خوارک کے کئی کُر (ایک خاص پیمانہ) فروخت کیے مگر اس کے پاس وہ خوراک اتنی نہ نکل سکی جتنی اس نے فروخت کی تھی اور اس نے کہا کہ مجھ سے گندم کی ایک بوری کے عوض جو کی دو بوریاں لیتا جائے ہاں تک کہ اپنی مطلوبہ مقدار پوری کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جَو کی اصل بھی تو گندم ہی ہے البتہ جس قدر جنس کم ہوگئی ہے اس کے حساب سے اسے درہم واپس کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1874} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلاَ بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الدَّقِيقِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلاَ بَأْسَ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے گندم اور جو کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب برابر برابر ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے گندم اور آٹے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب برابر برابر ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۱۸۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۹۶ ح ۴۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۳۷ ح ۲۳۳۲۶؛ الوافی: ۱۸/۵۷۷

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۱۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۰۰؛ جواہر الکلام: ۲۳/۳۴۵؛ حدود الشریعہ: ۲۷۷؛ النجعہ: ۷/۲۶۹؛ الآراء الفقہیہ: ۲/۸۴

[3] الکافی: ۵/۱۸۸ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۹۵ ح ۴۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۳۹ ح ۲۳۳۳۱؛ الوافی: ۱۸/۵۷۸

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۹۹؛ فقہ المعارف: ۱۸۵

{1875} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَرِهَ اللَّحْمَ بِالْحَيَوَانِ.

۞ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام گوشت کی فروخت کو حیوان کے عوض ناپسندیدہ جانتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{1876} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ وَ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ مُخْتَلِفٍ أَوْ مَتَاعٍ أَوْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَتَفَاضَلُ فَلاَ بَأْسَ بِبَيْعِهِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَأَمَّا نَظِرَةً فَلاَ يَصْلُحُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی کے پاس مختلف قسم کا طعام یا کوئی مال ومتاع یا دیگر کوئی چیز جو ایک دوسرے سے بہتر ہوں تو ایک مثل کو دو مثل سے نقد فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو پھر درست نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1877} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَ الدَّابَّةُ بِالدَّابَّتَيْنِ يَداً بِيَدٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِالثَّوْبِ بِالثَّوْبَيْنِ يَداً

---

[1] الکافی: ۵ /۱۹۱ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۷۸ ح ۴۰۰۴؛ تہذیب الاحکام؛ ۷ /۴۵ ح ۱۹۴ و ۱۲۰ ح ۵۲۵؛ الوافی: ۱۸ /۵۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸ /۱۴۳ ح ۲۳۳۴۱

[2] روضۃ المتقین: ۷ /۲۸۰؛ الانوار اللوامع: ۱۴ /۲۶۱؛ مراۃ العقول: ۱۹ /۲۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱ /۱۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۷ /۹۳ ح ۳۹۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۷۹ ح ۴۰۰۶؛ الکافی: ۵ /۱۹۱ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸ /۱۵۷ ح ۲۳۳۸۰؛ الوافی: ۱۸ /۵۹۲؛ عوالی اللئالی: ۳ /۲۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱ /۹۶؛ فقہ المعارف: ۱۳۱؛ حدود الشریعہ: ۲۸۷؛ التفسیر الموضوعی: ۲۸ /۴۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸ /۱۲۹؛ غایۃ المراد: ۲ /۱۱۸؛ روضۃ المتقین: ۷ /۲۸۱

بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً إِذَا وَصَفْتَهُمَا .

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک اونٹ دو اونٹ کے عوض اور ایک حیوان دو حیوانوں کے عوض نقد فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: ایک کپڑا دو کپڑوں کے عوض نقد فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور (اسی طرح) جب (کپڑوں کی) کیفیت بیان کر دو تو ادھار میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

سود کے متعلق معصوم علیہ السلام کی یہ تفسیر کافی مفید ہے جو ہم یہاں درج کرتے ہیں چنانچہ حفص بن غیاث نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سود کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم حلال ہے اور دوسری قسم حرام ہے اور حلال قسم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس لالچ پر قرض دے کہ وہ ادائیگی کے وقت کچھ زیادہ واپس کرے مگر شرط مقرر نہ کرے اور مقروض بوقت ادائیگی کچھ زیادہ دے تو اس کا لینا مباح ہے مگر قرضہ دینے والے کے لئے اللہ کے ہاں اجر و ثواب نہیں ہوگا اور یہی قول خداوندی ہے کہ ''پس وہ اللہ کے نزدیک افزائش نہیں پاتا (الروم: ۹۳)''

اور حرام سود یہ ہے کہ آدمی کسی کو کچھ قرضہ دیتے وقت مقروض سے یہ شرط مقرر کرے کہ وہ اس سے زیادہ واپس کرے گا تو یہ سود حرام ہے۔ [3]

﴿ملاوٹ کے مختلف موارد ہوتے ہیں﴾

قول مؤلف:

یہ موارد ہم نے پہلے ذکر کر دیئے ہیں اور ان میں اکثر وہی ہیں جو حرام معاملات میں ذکر کئے گئے ہیں اور بعض دیگر آئندہ

---

[1] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۲۷۹ح ۴۰۰۷؛ الکافی: ۵/۱۹۰ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۱۸ح ۵۱۱؛ الوافی: ۱۸/۵۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۵۵ح ۲۳۳۷۲؛ الاستبصار: ۳/۱۰۰ح ۱۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۸۲؛ جواہر الکلام: ۲۳/۳۵۹؛ تکملۃ العروۃ: ۱/۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۱۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۵۰؛ فقہ المعارف: ۱۲۳؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۵۵؛ سداد العباد: ۵۵۶؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۵/۱۰۲

[3] تفسیر القمی: ۲/۱۵۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۲۱۰؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۵۷؛ تفسیر الصافی: ۴/۱۳۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۱۸۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۳۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۶۰ح ۲۳۳۸۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۵۴

ذکر کئے جائیں گے انشااللہ (واللہ اعلم)

﴿بیچنے والے اور خریدار کی شرائط﴾

{1878} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ فِي يَدِهِ دَارٌ لَيْسَتْ لَهُ وَ لَمْ تَزَلْ فِي يَدِهِ وَ يَدِ آبَائِهِ مِنْ قَبْلِهِ قَدْ أَعْلَمَهُ مَنْ مَضَى مِنْ آبَائِهِ أَنَّهَا لَيْسَتْ لَهُمْ وَ لاَ يَدْرُونَ لِمَنْ هِيَ فَيَبِيعُهَا وَ يَأْخُذُ ثَمَنَهَا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَبِيعَ مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَعْرِفُ صَاحِبَهَا وَ لاَ يَدْرِي لِمَنْ هِيَ وَ لاَ أَظُنُّهُ يَجِيءُ لَهَا رَبٌّ أَبَداً قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَبِيعَ مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ فَيَبِيعُ سُكْنَاهَا أَوْ مَكَانَهَا فِي يَدِهِ فَيَقُولُ لِصَاحِبِهِ أَبِيعُكَ سُكْنَايَ وَ تَكُونُ فِي يَدِكَ كَمَا هِيَ فِي يَدِي قَالَ نَعَمْ يَبِيعُهَا عَلَى هَذَا.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے قبضہ میں ایک مکان ہے مگر وہ اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس سے پہلے مکان اس کے آباؤاجداد کے قبضہ میں تھا مگر وہ برابر کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہ ان کی ملکیت نہیں ہے اور اس کے اصلی مالک کا پتہ بھی نہیں ہے تو کیا وہ اس مکان کو فروخت کر کے اس کی قیمت لے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسی چیز کو فروخت کرے جو اس کی ملکیت نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ نہ اس کے اصل مالک کو پہچانتا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ کس کا ہے اور نہ ہی اس کے ملنے کی کوئی امید ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسی چیز کو فروخت کرے جو اس کی ملکیت نہیں ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کیا وہ اس مکان کی سکونت یا اس کا قبضہ فروخت کر سکتا ہے یعنی وہ یوں کہے کہ میں اس کی سکونت فروخت کرتا ہوں کہ اب وہ اسی طرح تیرے قبضے میں رہے گا جس طرح پہلے میری قبضے میں تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس طرح فروخت کر سکتا ہے [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1879} عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۳۰ ح ۵۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۳۵ ح ۲۲۶۹۶؛ الوافی: ۱۸/۷۶۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۸۴؛ جواہر الکلام: ۲۲/۳۸۱؛ سداد العباد: ۴۶۵؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۵۲؛ المسائل المستحدثہ: ۳۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۲۱

سَرَقَ جَارِيَةً ثُمَّ بَاعَهَا، يَحِلُّ فَرْجُهَا لِمَنِ اشْتَرَاهَا؟ قَالَ: إِذَا أَنْبَأَهُمْ أَنَّهَا سَرِقَةٌ فَلاَ يَحِلُّ، وَإِنْ لَمْ يُعْلِمْ فَلاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک کنیز چرا کر فروخت کر دی تو کیا وہ خریدار کے لئے حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس (فروخت کنندہ) نے اسے بتا دیا تھا کہ یہ چوری کی ہے تو پھر حلال نہیں ہے۔ اور اگر خریدار کو معلوم نہ تھا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1880} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي رَجُلٍ بَاعَ قِطَاعَ أَرَضِينَ فَحَضَرَهُ اَلْخُرُوجُ إِلَى مَكَّةَ وَ اَلْقَرْيَةُ عَلَى مَرَاحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَلَمْ يُؤْتِ بِحُدُودِ أَرْضِهِ وَ عَرَّفَ حُدُودَ اَلْقَرْيَةِ اَلْأَرْبَعَةَ فَقَالَ لِلشُّهُودِ اِشْهَدُوا أَنِّي قَدْ بِعْتُ مِنْ فُلاَنٍ جَمِيعَ اَلْقَرْيَةِ اَلَّتِي حَدٌّ مِنْهَا كَذَا وَ اَلثَّانِي وَ اَلثَّالِثُ وَ اَلرَّابِعُ وَإِنَّمَا لَهُ فِي هَذِهِ اَلْقَرْيَةِ قِطَاعُ أَرَضِينَ فَهَلْ يَصْلُحُ لِلْمُشْتَرِي ذَلِكَ وَإِنَّمَا لَهُ بَعْضُ هَذِهِ اَلْقَرْيَةِ وَ قَدْ أَقَرَّ لَهُ بِكُلِّهَا فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَجُوزُ بَيْعُ مَا لَيْسَ يَمْلِكُ وَ قَدْ وَجَبَ اَلشِّرَاءُ عَلَى اَلْبَائِعِ عَلَى مَا يَمْلِكُ.

۞ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ محمد بن حسن (الصفار) نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص کے ایک دیہات میں زمین کے کچھ ٹکڑے ہیں اور اس کے مکہ جانے کا وقت قریب آ گیا ہے مگر اس کا دیہات اس کے گھر سے کچھ فاصلہ پر ہے اور اس کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ دیہات جا کر اپنی زمین کے ٹکڑوں کی حدود معلوم کر سکے لہٰذا وہ یوں کرتا ہے کہ کچھ گواہ مقرر کر کے ان سے کہتا ہے کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے فلاں شخص کو فلاں فلاں دیہات اتنی قیمت میں فروخت کر دیا ہے جس کے حدود اربعہ یہ ہیں تو کیا مشتری کے لئے اس طرح کرنا جائز ہے جبکہ وہ فروخت کرنے والا پورے دیہات کا مالک نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ حصہ کا مالک ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جو چیز مملوکہ نہ ہو اس کا بیچنا جائز نہیں ہے اور فروخت کرنے والے کے لئے واجب ہے

---

[1] قرب الاسناد: ۲۶۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۷۷ ح ۲۳۶۶۳؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۱۲۸؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۹۶

[2] الانوار اللوامع: ۱۱/۲۵۳؛ سداد العباد: ۴۶۶

کہ وہ اپنی ملکیت کے مطابق بیچے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1881} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً عِدْلاً بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ وَإِنَّ صَاحِبَهُ قَالَ لِلْمُشْتَرِي ابْتَعْ مِنِّي هَذَا الْعِدْلَ الْآخَرَ بِغَيْرِ كَيْلٍ فَإِنَّ فِيهِ مَا فِي الْآخَرِ الَّذِي ابْتَعْتَهُ قَالَ لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ بِكَيْلٍ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سَمَّيْتَ فِيهِ كَيْلاً فَإِنَّهُ لاَ يَصْلُحُ مُجَازَفَةً هَذَا مِمَّا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک آدمی سے ایک کیل (پیمانہ) کے برابر اناج (طعام) خرید کیا اور پھر اناج والے نے خریدار سے کہا کہ یہ دوسرا ڈھیر بغیر ناپے (تولے) خرید لو یہ بھی اسی کے برابر ہے جو تم نے (پہلے) خریدا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ناپے تولے بغیر (خرید و فروخت) درست نہیں ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس خوراک کا تعلق پیمانے سے ناپنے سے ہے اس کی تخمینہ سے خرید و فروخت درست نہیں ہے۔ یہ چیز اناج کی فروخت میں مکروہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1882} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ يُصَغِّرُونَ الْقُفْزَانَ يَبِيعُونَ بِهَا قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَبْخَسُونَ النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ.

---

[1] الکافی: ۷/۲۰۲ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۴۲ ح ۳۸۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۷۷ ح ۷۵۸؛ الوافی: ۱۷/۵۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۳۹ ح ۲۲۷۰۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۲۳۰ ح ۱۵۲۱۱

[2] مراۃ العقول: ۲۴/۲۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۱۶۰؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۵۱؛ سداد العباد: ۴۶۶؛ رسائل المیر زاقمی: ۲۹؛ جامع الشتات: ۲/۲۷۰؛ عمدۃ الطالب: ۲/۳۵۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۹ ح ۳۷۸۱؛ الکافی: ۵/۱۷۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۶ ح ۱۴۸؛ الوافی: ۱۸/۶۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۴۲ ح ۲۲۷۰۷

[4] روضۃ المتقین: ۷/۲۰۷؛ المکاسب المحرمہ اراکی: ۳۳؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۰۲؛ کتاب البیع اراکی: ۲/۲۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۲۷۵؛ منہاج القاھہ: ۵/۴۲؛ سداد العباد: ۴۷۲؛ محاضرات فی الفقہ الجعفری: ۳/۲۹۶؛ التنقیح فی شرح المکاسب: ۲/۳۶۴؛ ارشاد الطالب: ۳/۱۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۲۸

✿ سعد بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کہ کچھ لوگ پیمانوں کو چھوٹا بنا کر مال فروخت کرتے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو ان کی چیزیں کم دیتے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

حدیث میں امام علیہ السلام نے قرآن مجید سورہ اعراف کی آیت ۸۵ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے (واللہ اعلم)

{1883} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ قَالَ: اَلْجَارِيَةُ إِذَا تَزَوَّجَتْ وَ دُخِلَ بِهَا وَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ ذَهَبَ عَنْهَا الْيُتْمُ وَ دُفِعَ إِلَيْهَا مَالُهَا وَ جَازَ أَمْرُهَا فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ قَالَ وَ الْغُلاَمُ لاَ يَجُوزُ أَمْرُهُ فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ وَ لاَ يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً أَوْ يَحْتَلِمَ أَوْ يُشْعِرَ أَوْ يُنْبِتَ قَبْلَ ذَلِكَ.

✿ حمران سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لڑکی لڑکے کی طرح نہیں ہے لہٰذا جب لڑکی نو سال کی ہو جائے اور اس کی شادی ہو جائے اور مدخولہ بھی ہو جائے تو اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا مال اس کے حوالے کیا جائے گا اور اس کی خرید و فروخت نافذ ہو گی اور اس پر حد جاری کی جائے گی اور اس کا مواخذہ کیا جائے اور وہ مواخذہ کر سکے گی مگر لڑکے کا معاملہ خرید و فروخت میں نافذ نہ ہو گا اور نہ ہی اس کی یتیمی ختم ہو گی جب تک پندرہ سال کا نہ ہو جائے یا اسے احتلام نہ آئے یا اس سے پہلے اس کے زیر ناف بال نہ اُگ آئیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۱۸۴ ح ۳؛ الوافی: ۱۷/۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۴۳ ح ۲۲۰۱۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۹۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۶/۲۲۳

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۱۸۹

[3] الکافی: ۷/۱۹۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۳۸ ح ۱۳۲؛ الوافی: ۱۵/۳۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۳ ح ۷۲ و ۱۷/۳۶۰ ح ۲۲۷۵۱ و ۱۸/۴۱۰ ح ۲۳۹۴۶؛ السرائر: ۳/۵۹۶

[4] براھین الحج: ۲۴

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے [1] البتہ اس حدیث کو محمد بن ادریس نے کتاب المشیخہ حسن بن محبوب سے نقل کیا ہے جو اصول میں شامل ہے نیز یہ کہ اسی کے مطابق فتویٰ بھی دیا گیا ہے کہ عاقل اور بالغ ہونا فروخت کرنے والے اور خریدار کی شرائط میں سے ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

{1884} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِنْقِطَاعُ يُتْمِ اَلْيَتِيمِ بِالاِحْتِلاَمِ وَ هُوَ أَشُدُّهُ وَإِنِ احْتَلَمَ وَ لَمْ يُؤْنَسْ مِنْهُ رُشْدٌ وَ كَانَ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً فَلْيُمْسِكْ عَنْهُ وَلِيُّهُ مَالَهُ.

✿ ہشام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی یتیم کی یتیمی احتلام آنے سے ختم ہوجاتی ہے اور اسے ہی رشد (عقل پختگی) کہا جاتا ہے اور اگر اسے احتلام تو آئے مگر اس کی عقلمندی مکمل نہ ہو بلکہ سفیہ (بیوقوف) یا ضعیف العقل ہو تو اس کا ولی اس کا مال اس کے حوالے نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1885} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِشْتَرَيْتُ أَرْضاً إِلَى جَنْبِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَلَمَّا وَفَّرْتُ اَلْمَالَ خُبِّرْتُ أَنَّ اَلْأَرْضَ وَقْفٌ فَقَالَ لاَ يَجُوزُ شِرَاءُ اَلْوَقْفِ وَ لاَ تُدْخِلِ اَلْغَلَّةَ فِي مَالِكَ اِدْفَعْهَا إِلَى مَنْ وُقِفَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ لاَ أَعْرِفُ لَهَا رَبّاً قَالَ تَصَدَّقْ بِغَلَّتِهَا.

✿ ابو علی بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں نے دو ہزار درہم میں کچھ زمین خریدی ہے جو میری جائیداد کے پہلو میں تھی پس جب میں قیمت ادا کر چکا تو مجھے خبر ہوئی کہ یہ زمین وقف

---

[1] مراۃ العقول: ۳۰۱/۲۳

[2] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۳۰۸ ف ۲۰۴۰

[3] الکافی: ۷/۶۸ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۲۲/۴ ح ۵۵/۷؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۳/۹ ح ۷۳۷؛ الوافی: ۱۳۹۲/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۳/۱۹ ح ۲۴۷۶۹؛ تفسیر الصافی: ۱۷۰/۲؛ الفصول المہمہ: ۲۷۱/۲

[4] الانوار اللوامع: ۱۴۵/۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۱۱/۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۳۳۸۳/۱۰؛ حدود الشریعہ: ۱۳/۲؛ مراۃ العقول: ۱۰۸/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۱۱۲/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۶۳/۱۵

ہےتو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقف کی خریداری جائز نہیں ہے اور اس کا غلہ اپنے مال میں داخل نہ کرو بلکہ اسے ان لوگوں کو لوٹا دو جن پر وقف ہے

میں نے عرض کیا: مجھے اس کے مالک (جس پر وقف ہے) کا کوئی علم نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کے غلہ کو صدقہ کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1886} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ اَلنَّخَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ سَاوَمْتُ رَجُلاً بِجَارِيَةٍ لَهُ فَبَاعَنِيهَا بِحُكْمِي فَقَبَضْتُهَا مِنْهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قُلْتُ لَهُ هَذِهِ اَلْأَلْفُ حُكْمِي عَلَيْكَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا مِنِّي وَ قَدْ كُنْتُ مَسِسْتُهَا قَبْلَ أَنْ أَبْعَثَ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ فَقَالَ أَرَى أَنْ تُقَوَّمَ اَلْجَارِيَةُ بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ فَإِنْ كَانَ ثَمَنُهَا أَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتَ إِلَيْهِ كَانَ عَلَيْكَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنَ اَلْقِيمَةِ وَ إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهَا أَقَلَّ مِمَّا بَعَثْتَ بِهِ إِلَيْهِ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَصَبْتُ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا مَسِسْتُهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَرُدَّهَا وَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ قِيمَةَ مَا بَيْنَ اَلصِّحَّةِ وَ اَلْعَيْبِ.

۞ رفاعہ النخاس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے ایک شخص سے اس کی کنیز کا سودا کرنا چاہا اور اس سے قیمت پوچھی تو اس نے میری صوابدید پر میرے ہاتھ فروخت کردی چنانچہ میں نے کنیز لے لی اور پھر اس کے پاس ایک ہزار درہم بھجوادیا اور کہلا بھیجا کہ تو نے میری صوابدید پر فروخت کی تھی تو میرا فیصلہ ایک ہزار درہم ہے لہٰذا اسے قبول کریں مگر اس نے یہ قیمت وصول کرنے سے انکار کردیا جبکہ میں یہ رقم بھیجنے سے پہلے اس کنیز سے ہمبستری کرچکا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری نظر میں اس کنیز کی از سر نو عادلانہ قیمت لگوائی جائے پس اگر اس کی قیمت سے زیادہ لگتی ہے جتنی تم نے اسے بھیجی ہے تو قیمت سے جس قدر کم ہے تم پر اس کا دینا فرض ہے اور اگر اس سے کم لگتی ہے جتنی تم پر اس کا دینا فرض

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۴۲ ح ۵۵۷۶؛ الکافی: ۷/۳۷ ح ۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۳۰ ح ۵۵۶؛ الاستبصار: ۴/۹۷ ح ۳۷۷؛ الوافی: ۱۰/۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۸۵ ح ۲۴۴۰۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۰۴

[2] روضۃ المتقین: ۱۱/۱۵۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۷/۳۹۸؛ مراۃ العقول: ۲۳/۶۳

ہے اور اگر اس سے کم لگتی ہے جتنی تم نے اس کو بھیجی ہے تو وہ اس کے لئے ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر اس سے مباشرت کرنے کے بعد میں نے اس میں کوئی عیب پایا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تمہیں اس کے واپس کرنے کا حق نہیں ہے البتہ تم صرف یہ کر سکتے ہو کہ صحیح اور عیب دار کے درمیان کی قیمت میں جو فرق ہو وہ اسے سے لے لو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1887} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ عَنِ اَلسَّابَاطِيِّ وَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُمْ سَأَلُوهُمَا عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ اَلدَّهَاقِينِ مِنْ أَرْضِ اَلْجِزْيَةِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ اُنْتُزِعَتْ مِنْكَ أَوْ تُؤَدِّيَ عَنْهَا مَا عَلَيْهَا مِنَ اَلْخَرَاجِ قَالَ عَمَّارٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِشْتَرِهَا فَإِنَّ لَكَ مِنَ اَلْحَقِّ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

❂ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور عمار ساباطی اور زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے، ان سب کا بیان ہے کہ ہم نے ان دونوں آئمہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جزیہ والی زمین زمینداروں سے خرید کرنا کیسا ہے؟

انہوں نے فرمایا: جب ایسا کرو گے تو وہ زمین تم سے زبردستی لے لی جائے گی یا تمہیں اس کا خراج ادا کرنا پڑے گا۔

عمار ساباطی کا بیان ہے کہ پھر امام علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم خرید لو کیونکہ تمہارا حق اس سے زیادہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{1888} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ اَلذِّمَّةِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهَا فَتَكُونُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِهِمْ تُؤَدِّي عَنْهَا كَمَا يُؤَدُّونَ قَالَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اَلنِّيلِ عَنْ

---

[1] الکافی: ۵۹۰۲/ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۰ ۲۳ح ۳۸۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۶۹ح ۲۹۷؛ الوافی: ۱۸/۶ ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۶۴ ۳ح ۲۲۷۵۸

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۴ ۲۳؛ سداد العباد: ۰ ۷ ۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۸ ۳۳؛ منہاج الفقاہۃ: ۵/۹ ۳؛ مصباح الفقاہۃ: ۵/۱۹ ۳؛ ہدی الطالب: ۳/۷ ۵۴؛ نہج الفقاہۃ: ۹ ۰ ۴؛ کتاب البیع اراکی: ۲/۳ ۲۵

[3] الکافی: ۵/۲۸۲ح ۳؛ الوافی: ۱۸/۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۶۸ ۳ح ۲۲۷۶۴

[4] المواہب فی تحریر احکام المکاسب: ۸ ۹۳؛ ارشاد الطالب: ۳/۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۹/۷۷ ۳

أَرْضٍ اِشْتَرَاهَا بِفَمِ اَلنِّيلِ فَأَهْلُ اَلْأَرْضِ يَقُولُونَ هِيَ أَرْضُهُمْ وَ أَهْلُ اَلْأُسْتَانِ يَقُولُونَ هِيَ مِنْ أَرْضِنَا قَالَ لاَ تَشْتَرِهَا إِلاَّ بِرِضَا أَهْلِهَا.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اہل ذمہ کی زمین خریدنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اب تم بمنزلہ ان کے ہوجاؤ گے اور جو کچھ وہ ادا کرتے تھے اب تم ادا کروگے۔

راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام سے نیل کے رہنے والے ایک شخص نے سوال کیا کہ اس نے (دریائے) نیل کے دہانے پر کچھ زمین خریدی ہے اور بیچنے والے کہتے ہیں کہ ان کی ملکیت ہے اور اسنان والے کہتے ہیں کہ وہ زمین ہماری زمین میں سے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے (اصلی) مالکوں کی رضامندی کے بغیر خرید نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1889} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ اَلْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ اَلشِّرْبُ مَعَ قَوْمٍ فِي قَنَاةٍ فِيهَا شُرَكَاءُ فَيَسْتَغْنِي بَعْضُهُمْ عَنْ شِرْبِهِ أَيَبِيعُ شِرْبَهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِوَرِقٍ وَإِنْ شَاءَ بِكَيْلِ حِنْطَةٍ.

۞ سعید الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی دوسرے چند آدمیوں کے ساتھ ایک چشمہ سے پانی پینے میں شریک ہے پس اگر وہ اس پانی سے بے نیاز ہوجائے تو کیا وہ اپنا حصہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں اگر چاہے تو چاندی کے عوض فروخت کرے اور اگر چاہے تو گندم کے عوض فروخت کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۸۳ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۹ح ۶۶۲؛ الوافی: ۱۹/۹۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۰۷ ۳ح ۲۲۷۱ ۲؛ الاستبصار: ۳/۱۱۰ح ۱۵۹ (مختصراً)

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۸۷ ۳؛ ارشاد الطالب: ۳/۱ ۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳ ۲۴

[3] الکافی: ۵/۲۷۷ح ۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۲۳۶ح ۳۸۶۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۳۹ح ۶۱۶؛ الاستبصار: ۳/۱۰۶ح ۳۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۷۳ح ۲۲۷۸ ۳ و ۲۵/۱۸۴ح ۳۲۲۵۳؛ الوافی: ۱۸/۱۰۰۹

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۶۵؛ سداد العباد: ۴۸۳؛ جواہر الکلام: ۳۸/۱۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۲۷۴؛ مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۲/۴۹۸؛ مفاتیح الشرائع: ۳/۲۶؛ ریاض المسائل: ۱۴/۱۳۰؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۱۰

قول مؤلف:

موثق یا موثق کالصحیح ابوبصیر میں اور موثق عبدالرحمن البصری میں معصوم علیہ السلام نے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے اپنے (دینی) بھائی یا پڑوسی کو عاریتاً دے دو۔[1]

لہٰذا جس حدیث پر چاہے عمل کرے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ممانعت کسی دوسری صورت پر محمول ہو جیسے یہ کہ پانی اس کی ملکیت نہ ہو بلکہ مسلمانوں کا مشترکہ ہو (واللہ اعلم)

{1890} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ بِصَاعٍ غَيْرِ صَاعِ الْمِصْرِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کے لئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے شہر کے صاع (پیمانے) کے علاوہ کسی دوسرے صاع (پیمانے) سے فروخت کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[3]

{1891} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ ابْنِ رِبَاطٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ هَلْ يُؤْخَذُ مِنْهُ شَيْءٌ إِذَا لَمْ يُضِرَّ بِالطَّرِيقِ قَالَ لاَ.

✪ ابوالعباس البقباق سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر راستہ کشادہ ہو تو کیا اس میں سے کچھ لیا جا سکتا ہے جبکہ رستہ کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے؟

---

[1] اکافی: ۵/۲۷۷ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۰ح ۶۱۸؛ الاستبصار: ۳/۱۰۷ح ۳۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۴۷ح ۲۲۷۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۳ح ۶۳۸؛ الوافی: ۱۸/۱۰۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۵۷ح ۲۲۷۸۱؛ موروداالانام کاشف الغطاءؒ: ۱/۲۷؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۰۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۱۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۴۷؛ جواھر الکلام: ۱۱۹/۳۸؛ سداد العباد: ۴۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/۴۹۵؛ جامع المدارک: ۳/۲۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۹/۳۵۲

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۷ح ۳۷۷۶؛ الکافی: ۵/۱۸۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰ح ۱۶۹؛ الوافی: ۱۷/۴۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۷۷ح ۲۲۷۸۶؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۹۸

[3] روضۃ المتقین: ۷/۶۷؛ منہاج الفقاھہ: ۵/۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۲۸۲؛ سداد العباد: ۴۷۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۸۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۳۹؛ جواہر الکلام: ۲۲/۴۱۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1892} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ دَارٌ بَيْنَ قَوْمٍ اقْتَسَمُوهَا وَ تَرَكُوا بَيْنَهُمْ سَاحَةً فِيهَا مَمَرُّهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاشْتَرَى نَصِيبَ بَعْضِهِمْ أَلَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ يَسُدُّ بَابَهُ وَ يَفْتَحُ بَاباً إِلَى الطَّرِيقِ أَوْ يَنْزِلُ مِنْ فَوْقِ الْبَيْتِ فَإِنْ أَرَادَ شَرِيكُهُمْ أَنْ يَبِيعَ مَنْقَلَ قَدَمَيْهِ فَإِنَّهُمْ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ أَرَادَ يَجِيءُ حَتَّى يَقْعُدَ عَلَى الْبَابِ الْمَسْدُودِ الَّذِي بَاعَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُ.

✿ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک مکان کچھ لوگوں کا مشترکہ تھا جسے انہوں نے باہم تقسیم کیا اور وہاں کچھ خالی جگہ اپنے گزرنے کے لئے مشترکہ طور پر چھوڑ دی اور ایک آدمی آیا جس نے ان میں سے بعض کا حصہ جو اس گزرگاہ سے متصل تھا وہ خرید لیا تو کیا وہ ایسا کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (وہ بیچ سکتا ہے) مگر وہ (گزرگاہ سے اپنا حصہ فروخت کرنے کے بعد) اپنا دروازہ بند کردے (جو اس گزرگاہ کی طرف کھلتا تھا) اور دوسرے (عام) راستہ کی طرف کھولے یا پھر مکان کی چھت سے اترے اور اگر ان کا (نیا) شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو دوسرے شرکا اس کے زیادہ حقدار ہیں اور اگر وہ شخص جس نے اپنا حصہ فروخت کردیا تھا اگر وہ شخص جس نے اپنا حصہ فروخت کردیا تھا آکر اپنے دروازہ پر بیٹھنا چاہے تو ان لوگوں کو اسے روکنے کا حق نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۲۹ ح ۵۶۶؛ الوافی: ۱۸/۱۰۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۸ ح ۲۲۷۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۸۱؛ سداد العباد: ۴۸۵

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۱۶۷ ح ۷۴۳؛ الکافی: ۵/۲۸۱ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۹ ح ۲۲۷۹۲ و ۲۵/۳۹۹ ح ۳۲۲۱۶؛ الوافی: ۱۸/۷۶۹؛ الاستبصار: ۳/۱۱۷ ح ۴۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۰۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۸۸؛ سداد العباد: ۴۸۵

﴿جنس اور اس کے عوض کی شرائط﴾

قول مؤلف:

یہ سارے احکام وہی ہیں جو ہم قبل ازیں ذکر کر آئے ہیں اور کچھ آئندہ ذکر کئے جائیں گے لہٰذا یہاں الگ سے مکرر ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوں گے (واللہ اعلم)

﴿خرید و فروخت کا صیغہ﴾

قول مؤلف:

خرید و فروخت کے لئے کوئی مخصوص صیغہ ہمیں نہیں مل سکا ہے اور فتوے میں جس صیغے کا ذکر کیا گیا ہے اس کا کہنا بھی ہرگز ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے بغیر بھی سودا صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

﴿پھلوں کی خرید و فروخت﴾

{1893} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ (يَعْنِي اَلصَّفَّارَ) قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ (يَعْنِي اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلْعَسْكَرِيَّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ) فِي رَجُلٍ بَاعَ بُسْتَاناً لَهُ فِيهِ شَجَرٌ وَ كَرْمٌ فَاسْتَثْنَى شَجَرَةً مِنْهَا هَلْ لَهُ مَمَرٌّ إِلَى اَلْبُسْتَانِ إِلَى مَوْضِعِ شَجَرَتِهِ اَلَّتِي اِسْتَثْنَاهَا وَ كَمْ لِهَذِهِ اَلشَّجَرَةِ اَلَّتِي اِسْتَثْنَاهَا مِنَ اَلْأَرْضِ اَلَّتِي حَوْلَهَا بِقَدْرِ أَغْصَانِهَا أَوْ بِقَدْرِ مَوْضِعِهَا اَلَّتِي هِيَ نَابِتَةٌ فِيهِ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى حَسَبِ مَا بَاعَ وَ أَمْسَكَ فَلاَ يَتَعَدَّى اَلْحَقَّ فِي ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

۞ محمد بن حسن (الصفار) سے روایت ہے کہ میں نے ان کی طرف (یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف) خط لکھا کہ ایک شخص نے اپنا باغ فروخت کیا جس میں درخت اور انگور کی بیلیں ہیں اور اس میں سے ایک درخت کا استثنیٰ کیا تو کیا وہ اس درخت کی طرف آ جا سکتا ہے اور اس مستثنیٰ درخت کے لئے کس قدر زمین ہوگی بقدر تنا ہوگی یا اس کی شاخوں کے پھیلاؤ تک ہوگی؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ اس کو اپنے درخت اور استثنیٰ کے مطابق حق حاصل ہے اور اپنے اس حق سے آگے نہ بڑھے انشااللہ۔ [1]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۹۰ ح ۳۸۱؛ الوافی: ۱۷/۵۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۹۰ ح ۲۳۲۱۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1894} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أَبَّرَهُ فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ایسی کھجور فروخت کرے جس نے بُور دیا ہو تو اس کا پھل اسی کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط مقرر کرے۔

پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1895} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ رِبَاطٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: الْعُهْدَةُ فِيمَا يَفْسُدُ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلِ الْبُقُولِ وَالْبِطِّيخِ وَالْفَوَاكِهِ يَوْمٌ إِلَى اللَّيْلِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو چیزیں ایک دن میں خراب ہوجاتی ہیں جیسے سبزیاں، خربوزہ، اور پھل وغیرہ تو ان کی (بیع کی) مدت (دن سے) رات تک ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{1896} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ شِرَاءِ النَّخْلِ وَ الْكَرْمِ وَ الثِّمَارِ ثَلاَثَ سِنِينَ أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۸۵/۱۱

[2] الکافی: ۱۷۷/۵ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۸۷/۷ ح ۳۶۹؛ الوافی: ۵۲۹/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۹۳/۱۸ ح ۲۳۲۲۴

[3] مراۃ العقول: ۱۷۷/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۷۷/۱۱

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۰۳/۳ ح ۳۷۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۱۸ ح ۲۳۰۵۸؛ الوافی: ۵۱۵/۱۷

[5] سداد العباد: ۵۱۴

قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ يَقُولُ إِنْ لَمْ يُخْرِجْ فِي هَذِهِ اَلسَّنَةِ أَخْرَجَ فِي قَابِلٍ وَ إِنِ اِشْتَرَيْتَهُ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَلاَ تَشْتَرِهِ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِنِ اِشْتَرَيْتَهُ ثَلاَثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ فَلاَ بَأْسَ وَ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَشْتَرِي اَلثَّمَرَةَ اَلْمُسَمَّاةَ مِنْ أَرْضٍ فَهَلَكَ ثَمَرَةُ تِلْكَ اَلْأَرْضِ كُلُّهَا فَقَالَ قَدِ اِخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَكَانُوا يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَآهُمْ لاَ يَدَعُونَ اَلْخُصُومَةَ نَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ اَلْبَيْعِ حَتَّى تَبْلُغَ اَلثَّمَرَةُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَ لَكِنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ خُصُومَتِهِمْ .

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کھجور، انگور اور دیگر پھلوں کا تین یا چار سال کے لئے خریدنا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم کہہ سکتے ہو کہ اگر اس سال پھل نہیں لگا تو اگلے سال لگ جائے گا اور اگر صرف ایک سال کے لئے خریدو تو پھر تب تک نہ خریدو جب تک پھل اپنی انتہا کو نہ پہنچ جائے اور اگر تین سال کے لئے خریدو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک مخصوص زمین کا مخصوص پھل خریدا اور وہ پھل خراب ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی قسم کے ایک معاملہ میں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا اور وہ برابر جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جھگڑے کو دیکھا تو فرمایا: جب تک پھل برآمد نہ ہو تب تک نہ خریدا کریں مگر اسے حرام قرار نہ دیا لیکن اس لین دین سے منع اس لئے فرمایا کیونکہ وہ جھگڑا ختم کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1897} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَجُوزُ بَيْعُ اَلنَّخْلِ إِذَا حَمَلَ قَالَ لاَ يَجُوزُ بَيْعُهُ حَتَّى يَزْهُوَ قُلْتُ وَ مَا اَلزَّهْوُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يَحْمَرُّ وَ يَصْفَرُّ وَ شِبْهُ ذَلِكَ.

۞ حسن بن علی بنت الیاس سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب کھجور پھلدار ہو جائے تو کیا اس کا فروخت کرنا جائز ہے؟

---

[1] الکافی: ۵/۱۷۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۸۵ح ۳۶۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۱۱ح ۳۷۸۷؛ الوافی: ۱۷/۳۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۱۰ح ۲۳۵۱۲؛ الاستبصار: ۳/۸۷ح ۲۹۹؛

[2] فقہ الصادقؑ: ۱۸/۱۹۶؛ جواہر الکلام: ۲۴/۶۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۷۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز نہیں جب تک کہ وہ زھو نہ ہو جائے۔
میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! زھو کا کیا مطلب ہے؟
فرمایا: سرخ اور زرد ہونا یا اس جیسا ہونا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1898} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْكَرْمِ مَتَى يَحِلُّ بَيْعُهُ قالَ إِذَا عَقَدَ وَ صَارَ عُرُوقاً.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ انگور کی خرید کب جائز ہوتی ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کا گچھا بن جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1899} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا كَانَ الْحَائِطُ فِيهِ ثِمَارٌ مُخْتَلِفَةٌ فَأَدْرَكَ بَعْضُهَا فَلاَ بَأْسَ بِبَيْعِهَا جَمِيعاً.

✪ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی باغ میں مختلف قسم کے پھل ہوں اور ان میں سے بعض بک جائیں تو پھر سب کے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۳/۲۱۲ ح ۳۷۹۱؛ الکافی: ۵/۱۷۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۸۵ ح ۳۶۳؛ الاستبصار: ۳/۸۷ ح ۸۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۱۱ ح ۲۳۵۱۳؛ الوافی: ۱۷/۵۳۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/۸۰

[3] الکافی: ۵/۱۷۸ ح ۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۸۴ ح ۳۵۸؛ الوافی: ۱۷/۵۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۱۲ ح ۲۳۵۱۶

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۷۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۶۹

[5] الکافی: ۵/۱۷۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۸۵ ح ۳۶۲؛ الاستبصار: ۳/۸۷ ح ۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۱۷ ح ۲۳۵۳۳؛ الوافی: ۷/۵۳۵

[6] مراۃ العقول: ۱۹/۱۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۷۳

{1900} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ اَلثَّمَرَةِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهَا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ طَلْعُهَا فَقَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِيَ مَعَهَا شَيْئاً غَيْرَهَا رَطْبَةً أَوْ بَقْلاً فَيَقُولَ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذِهِ اَلرُّطْبَةَ وَ هَذَا اَلنَّخْلَ وَ هَذَا اَلشَّجَرَ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ تَخْرُجِ اَلثَّمَرَةُ كَانَ رَأْسُ مَالِ اَلْمُشْتَرِي فِي اَلرُّطْبَةِ وَ اَلْبَقْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ وَرَقِ اَلشَّجَرِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهُ ثَلاَثَ خَرَطَاتٍ أَوْ أَرْبَعَ خَرَطَاتٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ اَلْوَرَقَ فِي شَجَرَةٍ فَاشْتَرِ فِيهِ مَا شِئْتَ مِنْ خَرْطَةٍ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا پھل کا شگوفہ نکلنے سے پہلے اس کا فروخت کرنا جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ اس کے ہمراہ اس کے علاوہ کوئی کھجور یا سبزی وغیرہ خریدے پس یوں کہے کہ میں تم سے اس قدر و قیمت کے عوض یہ تازہ کھجور اور کھجور کا یہ درخت خریدتا ہوں لہٰذا اگر اس پھل پر درخت نہ لگا تو خریدار کی رقم اس تازہ کھجور اور سبزی کی قیمت قرار پائے گی۔

اور میں نے ان (امام علیہ السلام) سے درخت (جیسے مہندی اور توت وغیرہ) کے پتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے تین یا چار بار کاٹنے پر خریدنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم درخت میں پتے دیکھ لو تو جتنی بار چاہو کاٹنے پر خرید سکتے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1901} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَشْتَرِ اَلزَّرْعَ مَا لَمْ يُسَنْبِلْ فَإِذَا كُنْتَ تَشْتَرِي أَصْلَهُ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ أَوِ اِبْتَعْتَ نَخْلاً فَابْتَعْتَ أَصْلَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ حَمْلٌ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تک زراعت (گندم یا جَو) کی بالی نہ نکلے تب تک اسے نہ خریدو البتہ اگر اصل زراعت کو بھی اس کے ساتھ خریدو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے یا پھل کے ساتھ اصل درخت خرما بھی خریدو تو پھر چاہے اس میں پھل نہ آیا ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۱۷۶/۵ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۱۲/۳ ح ۳۷۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۸۴/۷ ح ۳۶۰؛ الاستبصار: ۸۶/۳ ح ۲۹۵؛ الوافی: ۵۳۶/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۹/۱۸ ح ۲۳۵۳۸

[2] مراۃ العقول: ۱۷۴/۱۹؛ روضۃ المتقین: ۸/۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۱؛ جواہر الکلام: ۵۹/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۹/۱۸؛ ریاض المسائل: ۶/۹ (موثق کا لصحیح)

[3] تہذیب الاحکام: ۱۴۴/۷ ح ۶۳؛ الاستبصار: ۱۱۳/۳ ح ۴۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۰/۱۸ ح ۲۳۵۴۰؛ الوافی: ۵۵۱/۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۱۸۸/۶

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{1902} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ قُلْتُ لَهُ أُعْطِي الرَّجُلَ لَهُ الثَّمَرَةُ عِشْرِينَ دِينَاراً عَلَى أَنِّي أَقُولُ لَهُ إِذَا قَامَتْ ثَمَرَتُكَ بِشَيْءٍ فَهِيَ لِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ إِنْ رَضِيتَ أَخَذْتُ وَ إِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُ فَقَالَ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ لاَ تَشْتَرِطَ شَيْئاً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لاَ يُسَمِّي شَيْئاً وَ اللَّهُ يَعْلَمُ مِنْ نِيَّتِهِ ذَلِكَ قَالَ لاَ يَصْلُحُ إِذَا كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ [ذَلِكَ].

❁ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس کچھ پھل ہے پس میں اسے بیس دینار دیتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ جب تمہارا پھل کسی قابل ہوگا تو وہ اس رقم کے عوض میرا ہے اگر تم راضی ہو گئے تو میں لے لوں گا اور اگر تم راضی نہ ہوئے تو میں چھوڑ دوں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم شرط کے بغیر اسے یہ رقم دے نہیں سکتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! وہ کچھ مقرر نہیں کرتا اب اس کی نیت کیا ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کی نیت یہ ہے تو پھر ایسا کرنا درست نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1904} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ بِعْنِي ثَمَرَةَ نَخْلِكَ هَذَا الَّذِي فِيهَا بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ يُسَمِّي مَا شَاءَ فَبَاعَهُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ التَّمْرُ وَ الْبُسْرُ مِنْ نَخْلَةٍ وَاحِدَةٍ لاَ بَأْسَ فَأَمَّا أَنْ يَخْتَلِطَ التَّمْرُ الْعَتِيقُ وَ الْبُسْرُ فَلاَ يَصْلُحُ وَ الزَّبِيبُ وَ الْعِنَبُ مِثْلُ ذَلِكَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کہا تھا کہ تو اس

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۲۲۵

[2] الکافی: ۵/۱۷۶ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۱۲ ح ۳۷۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۸۹ ح ۳۷۸؛ الوافی: ۱۷/۵۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۲۱ ح ۲۳۵۴۴

[3] مراۃ العقول: ۱۹/۱۷۵؛ رسائل المیرزا القمی: ۱۳۰؛ روضۃ المتقین: ۷/۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۸۲

درخت خرما کا پھل دو قفیر (مخصوص پیمانہ) کھجور پر یا اس سے کم وبیش پر جو بھی تم چاہو مجھے بیچ دو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: ایک ہی (درخت) خرما کی کچی اور پکی کھجوروں (کی فروخت) میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر (پرانی) کھجور اور رنگ پکڑنے والی (نئی کھجور) کو مخلوط کر دیا جائے تو پھر درست نہیں ہے اور یہی حکم خشک اور تازہ انگور کا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1904} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ ثُمَّ يَبِيعُهَا قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِنْ وَجَدَ رِبْحاً فَلْيَبِعْ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کوئی پھل خریدتا ہے اور قبضہ سے پہلے اسے آگے نفع پر فروخت کر دیتا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اسے نفع ملتا ہے تو فروخت کر دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1905} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالنَّخْلِ وَ السُّنْبُلِ وَ الثَّمَرِ فَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا مِنْ غَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا مِنْ ضَرُورَةٍ أَوْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ ابن ابی عمیر نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کھجور، سنبل اور کسی دیگر پھل کے پاس سے گزرتا ہے تو کیا اس کے لئے مالک کی اجازت کے بغیر ضرورت کے تحت یا بلا ضرورت اس

---

[1] الکافی: ۱۸۸/۵ ح ۶ و ۱۷۶/۵ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۸۹/۷ ح ۳۷۹؛ الاستبصار: ۹۱/۳ ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۳/۱۸ ح ۲۳۵۴۶؛ الوافی: ۵۴۴/۱۸

[2] جواہر الکلام: ۹۶/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۰/۱۸؛ مراۃ العقول: ۱۹۶/۱۹ و ۱۷۶/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۸۳/۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۸۸/۷ ح ۳۷۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۱۱/۳ ح ۳۷۸؛ الوافی: ۴۹۴/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۶۵/۱۸ ح ۲۳۱۵۶ و ۲۲۵ ح ۲۳۵۵۰

[4] ملاذ الاخیار: ۸۱/۱۱؛ ارشاد الطالب: ۶۰۰/۴ و ۴۶۸/۷؛ تذکرۃ الفقہا: ۴۰۸/۱۰؛ روضۃ المتقین: ۵/۷؛ جواہر الکلام: ۶۲/۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۶/۱۸

سے کھانا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اسی سلسلے میں امام زمانہ علیہ السلام کا فرمان بھی وارد ہوا ہے چنانچہ محمد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ انہوں نے جناب محمد بن عثمان عمری کی خدمت میں چند مسائل بھیجے اور ناحیہ مقدسہ کی طرف سے ان کے جوابات موصول ہوئے پس منجملہ ان مسائل کے ایک سوال و جواب یہ تھا کہ تم نے جو ہمارے مال میں سے پھلوں کے بارے میں سوال کیا ہے کہ کیا گزرنے والے کے لئے ان سے کھانا حلال ہے تو اس کے لئے کھانا تو حلال ہے مگر ہمراہ اٹھا کر لے جانا حرام ہے۔[3]

اور اسی طرح عبداللہ بن سنان سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص پھل کے پاس سے گزرے تو اس کے لئے اس میں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اسے خراب نہ کرے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے باغات کے اردگرد دیواریں بنانے کی اسی لئے ممانعت فرمائی تھی تاکہ گزرنے والے پھل کھا سکیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجوریں پک جاتی تھیں تو گزرنے والوں کی خاطر اب دیواریں گرادیتے تھے۔[4] (واللہ اعلم)

{1906} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي النَّخْلَ لِيَقْطَعَهُ لِلْجُذُوعِ فَيَغِيبُ الرَّجُلُ وَ يَدَعُ النَّخْلَ كَهَيْئَتِهِ لَمْ يُقْطَعْ فَيَقْدَمُ الرَّجُلُ وَ قَدْ حَمَلَ النَّخْلُ فَقَالَ لَهُ الْحَمْلُ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ صَاحِبُ النَّخْلِ كَانَ يَسْقِيهِ وَ يَقُومُ عَلَيْهِ.

۞ ہارون بن حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے درخت خرما خریدا تاکہ اسے کاٹ کر اس کے تنے سے فائدہ اٹھائے مگر وہ درخت کو اپنی حالت پر چھوڑ کر کہیں غائب ہوگیا اور اس وقت آیا جب

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۹۳ ح ۳۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۲۶ ح ۲۳۵۵۴؛ الوافی: ۱۸/۱۰۷۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۵۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۹۳؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۰/۴۰۹؛ مسالک الافہام: ۳/۱۷۳؛ ریاض المسائل: ۹/۴۵

[3] کمال الدین وتمام النعمۃ: ۲/۵۲۰؛ الاحتجاج: ۲/۴۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۲۸ ح ۲۳۵۶۰؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۸۲ و ۱۰۰/۱۸۳

[4] المحاسن: ۲/۵۲۸ باب ۱۰۹؛ الکافی: ۳/۵۶۹ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۰۳ ح ۱۱۸۴۴؛ الوافی: ۱۸/۱۰۷۷؛ بحار الانوار: ۱۶/۲۷۴ و ۱۰۰/۷۵

درخت ثمر آور ہو چکا تھا تو (اب کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پھل اسی (خریدار) کا ہے جس طرح چاہے اس میں تصرف کرے مگر یہ کہ اصلی مالک نے اسے پانی سے سیراب کیا ہو اور اس کی نگرانی کی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ [2]

{1907} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى اَلْآخَرِ مِائَةُ كُرٍّ تَمْرٍ وَ لَهُ نَخْلٌ فَيَأْتِيهِ فَيَقُولُ أَعْطِنِي نَخْلَكَ هَذَا بِمَا عَلَيْكَ فَكَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلَيْنِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا اَلنَّخْلُ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِمَّا أَنْ تَأْخُذَ هَذَا اَلنَّخْلَ بِكَذَا وَ كَذَا كَيْلاً مُسَمًّى أَوْ تُعْطِيَنِي نِصْفَ هَذَا اَلْكَيْلِ إِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ وَ إِمَّا أَنْ آخُذَهُ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✿ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے سے سوکُر (ایک خاص پیمانہ) کھجوریں لینی تھیں اور اس کے پاس کچھ درخت خرما ہیں تو یہ اس سے جا کر کہتا ہے کہ میں نے تم سے جو کھجوریں لینی ہیں ان کے عوض مجھے یہ کھجوریں دے دیں تو (کیا یہ درست ہے)؟

پس امام علیہ السلام نے اسے ناپسند فرمایا:

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ دو شخص ہیں اور ان کی ملکیت میں ایک درخت خرما ہے اور ان میں سے ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو یا تو اتنے اتنے وزن (خرما) پر یہ درخت لے لو اور اس وزن کا نصف مجھے دے دو چاہے کم ہو یا زیادہ یا اتنے وزن پر میں درخت لے لیتا ہوں (اور اس کا نصف مجھ سے لے لو) تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۵/۲۹۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۶ ح ۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۳۰ ح ۲۳۵۶۴؛ الوافی: ۱۸/۱۰۷۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۳۷ ح ۳۸۶۹

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۴۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۸۷

[3] الکافی: ۵/۲۹۱ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۲۵ ح ۳۸۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۹۱ ح ۳۸۹ و ۱۲۵ ح ۵۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۲۳ ح ۲۳۵۴۷ و ۲۳۱ ح ۲۳۵۶۷؛ الوافی: ۱۸/۵۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1908} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ يَحِلُّ شِرَاءُ اَلزَّرْعِ أَخْضَرَ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ بکر بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا سبز فصل کا خریدنا نا جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{1909} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً أَخْضَرَ ثُمَّ تَتْرُكَهُ حَتَّى تَحْصُدَهُ إِنْ شِئْتَ أَوْ تَعْلِفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَنْبِلَ وَ هُوَ حَشِيشٌ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَيْضاً أَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً قَدْ سَنْبَلَ وَ بَلَغَ بِحِنْطَةٍ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم سبز فصل خرید لو اور پھر اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اپنی خواہش کے مطابق کاٹو یا بالی نکلنے سے پہلے اسے حیوانات کو کھلا دو کیونکہ وہ گھاس (کی مانند) ہے۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تم ایسی فصل کو خرید لو جس کی بالیوں میں گندم نظر آنے لگے۔[4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[5]

{1910} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً جُرْبَاناً مَعْلُومَةً

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۲۰۶؛النجعہ:۷/۲۱۱؛تفصیل الشریعہ:۱۹/۱۶۴؛روضۃ المتقین:۷/۱۲۲؛ملاذ الاخیار:۱۱/۱۶۸

[2] الکافی:۵/۲۷۴ح۲؛تہذیب الاحکام:۷/۱۴۲ح۶۳۰؛الاستبصار:۳/۱۱۳ح۳۹۹؛وسائل الشیعہ:۱۸/۲۳۴ح۲۳۵۷۳؛

[3] فقہ الصادقؑ:۱۸/۲۰۸؛مراۃ العقول:۱۹/۳۶۰؛ملاذ الاخیار:۱۱/۲۲۲

[4] الکافی: ۵/۲۷۴ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۲ح۶۲۹؛ الاستبصار:۳/۱۱۲ح۳۹۵؛وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۳۴ح۲۳۵۷۲و۲۳۶ح۲۳۵۸۲؛ الوافی:۱۸/۷۵۴

[5] مراۃ العقول:۱۹/۳۵۹؛النجعہ:۷/۲۱۵؛ملاذ الاخیار:۱۱/۲۲۱

بِمِائَةِ كُرٍّ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنِ اشْتَرَى مِنْهُ الْأَرْضَ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ وَ حِنْطَةٍ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ لَا بَأْسَ.

❁ حسن بن علی الوشا سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین کی چند جریبیں اسی زمین سے حاصل شدہ سو کُر گندم کے عوض خریدی ہیں (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حرام ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں اس سے زمین خریدتا ہوں اور اس کے عوض اس زمین کے علاوہ حاصل شدہ گندم اور کچھ مخصوص ناپ دیتا ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1911} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ أَنْ تَشْتَرِيَ حَمْلَ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَ الزَّرْعَ بِالْحِنْطَةِ.

❁ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت فرمائی ہے۔

میں نے عرض کیا: ان سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: محاقلہ کھجور کا پھل (اسی سے حاصل شدہ) خرما کے عوض اور مزابنہ گندم کی بالیوں کا (اسی سے حاصل شدہ) گندم کے عوض فروخت کرنا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۶۵ ح ۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۴۰ ح ۳۸۷۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۵ ح ۶۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۳۷ ح ۲۳۵۸۳؛ الوافی: ۱۸/۵۹۸

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۴۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۶۰

[3] الکافی: ۵/۲۷۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۳ ح ۶۳۳؛ الاستبصار: ۳/۹۱ ح ۳۰۸؛ الوافی: ۱۸/۵۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۳۹ ح ۲۳۵۸۶

[4] بحوث فی الفقہ الزراعی: ۲۲۲؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۶۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/۳۵۱؛ جواہر الکلام: ۲۴/۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۲۱۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۱۴؛ مسالک الافہام: ۳/۳۶۳؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۲۳

﴿نقد اور ادھار کے احکام﴾

{1912} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ : أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ هَذَا اَلْجَبَلَ قَدْ فُتِحَ عَلَى اَلنَّاسِ مِنْهُ بَابُ رِزْقٍ فَقَالَ إِنْ أَرَدْتَ اَلْخُرُوجَ فَاخْرُجْ فَإِنَّهَا سَنَةٌ مُضْطَرِبٌ وَ لَيْسَ لِلنَّاسِ بُدٌّ مِنْ مَعَاشِهِمْ فَلاَ تَدَعِ اَلطَّلَبَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَوْمٌ مِلاَءٌ وَ نَحْنُ نَحْتَمِلُ اَلتَّأْخِيرَ فَنُبَايِعُهُمْ بِتَأْخِيرِ سَنَةٍ قَالَ بِعْهُمْ قُلْتُ سَنَتَيْنِ قَالَ بِعْهُمْ قُلْتُ ثَلاَثِ سِنِينَ قَالَ لاَ يَكُونُ لَكَ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِ سِنِينَ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس پہاڑ سے لوگوں کے لئے روزی کا دروازہ کھل گیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم جانا چاہو تو ضرور جاؤ کیونکہ یہ قحط سالی کا سال ہے اور لوگوں کے لئے حصول معاش کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا ضروری ہے پس تم جستجو ترک نہ کرو۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ مالدار نہیں ہیں اور ہم ایک سال کے ادھار پر مال فروخت کرتے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو فروخت کرو (یہ درست ہے)

میں نے عرض کیا: دو سال تک (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو فروخت کرو (درست ہے)

میں نے عرض کیا: تین سال تک (کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے تین سال سے زیادہ کا حق نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1913} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : مَنْ بَاعَ سِلْعَةً وَ قَالَ إِنَّ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا يَداً بِيَدٍ وَ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا نَظِرَةً فَخُذْهَا بِأَيِّ ثَمَنٍ شِئْتَ وَ اِجْعَلْ صَفْقَتَهَا وَاحِدَةً فَلَيْسَ

---

[1] قرب الاسناد: ۳۷۰؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۲ح ۲۱۹۰۷ و ۱۸/۳۶ح ۲۳۰۸۱

[2] ارشاد الطالب: ۴/۵۴۴ و ۷/۳۵۶

لَهُ إِلاَّ أَقَلُّهُمَا وَ إِنْ كَانَتْ نَظِرَةً قَالَ وَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَنْ سَاوَمَ بِثَمَنَيْنِ أَحَدِهِمَا عَاجِلاً وَ اَلْآخَرِ نَظِرَةً فَلْيُسَمِّ أَحَدَهُمَا قَبْلَ اَلصَّفْقَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنا مال اس طرح فروخت کرے کہ نقد پہ نقد اس کی قیمت یہ ہے (یعنی کم ہے) اور ادھار پر یہ ہے (یعنی زیادہ ہے) تو تم جس قیمت پر چاہو وہ مال خرید لو اور دونوں میں سودا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے پس ان دونوں میں جو قیمت کم ہو اسے وہی لینی چاہئے خواہ ادھار ہی کیوں نہ ہو

راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کے نقد اور ادھار الگ الگ بھاؤ مقرر کرے تو ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے پہلے (یعنی فوراً) ان میں سے ایک کو نامزد کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1914} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ سَلَفٍ وَ بَيْعٍ وَ عَنْ بَيْعَيْنِ فِي بَيْعٍ وَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

سلیمان بن صالح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک ہی معاملہ میں) نقد و ادھار (کی شرط لگانے) سے، ایک بیع میں دو بیعوں سے، اس چیز کے فروخت کرنے سے جو تمہارے قبضے میں نہ ہو اور اس چیز سے نفع حاصل کرنے جس کی ضمانت نہ ہو منع فرمایا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ ایک ہی چیز کی نقد اور ادھار الگ الگ قیمت مقرر کرنا فروخت کنندہ کے لئے ممانعت ہو جبکہ اگر خریدار خرید کرے تو اس کے لئے یہ جائز ہو جیسا کہ اس سے پہلی حدیث میں ذکر ہے اور فروخت کنندہ کے لئے ادھار پر زیادہ رقم لینے کی

---

[1] الکافی: ۲۰۶/۵ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۸۳/۳ ح ۴۰۲۲؛ الوافی: ۷۳۱/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۶/۱۸ ح ۲۳۰۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۷/۷ ح ۲۰۱

[2] ارشاد الطالب: ۵۴۶/۴؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳۱۳/۷؛ مراۃ العقول: ۲۲۹/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۵۵۵/۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲۳۰/۷ ح ۱۰۰۵؛ الوافی: ۷۰۶/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۷/۱۸ ح ۲۳۰۸۵؛ بحار الانوار: ۱۸۰/۱۰۰؛ امالی صدوق: ۴۲۲ مجلس ۶۶

[4] وسائل المیرزا قمی: ۲۹؛ ھدی الطالب: ۶۱۰/۷؛ جامع الشتات: ۲۷۰/۲؛ ملاذ الاخیار: ۴۴۴/۱۱

ممانعت ہو (واللہ اعلم)

{1915} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي رَجُلٍ أَمَرَهُ نَفَرٌ لِيَبْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً بِنَقْدٍ وَ يَزِيدُونَهُ فَوْقَ ذَلِكَ نَظِرَةً فَابْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً وَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَمَنَعَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ فَوْقَ وَرِقِهِ نَظِرَةً.

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے لئے فیصلہ کیا تھا جسے کچھ لوگوں نے حکم دیا تھا کہ وہ ان کے لئے نقد رقم پر اونٹ خریدے اور وہ اس سے ادھار پر زیادہ رقم پر خریدیں گے پس اس شخص نے ان لوگوں میں سے بعض کی موجودگی میں ایک اونٹ خریدا تو آپ علیہ السلام نے اسے ادھار پر زیادہ رقم لینے سے روک دیا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1916} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْعِينَةِ فَقُلْتُ يَأْتِينِي اَلرَّجُلُ فَيَقُولُ اِشْتَرِ اَلْمَتَاعَ وَ ارْبَحْ فِيهِ كَذَا وَ كَذَا أُرَاضِيهِ عَلَى اَلشَّيْءِ مِنَ اَلرِّبْحِ فَنَتَرَاضَى بِهِ ثُمَّ أَنْطَلِقُ فَأَشْتَرِي اَلْمَتَاعَ مِنْ أَجْلِهِ لَوْ لاَ مَكَانُهُ لَمْ أُرِدْهُ ثُمَّ آتِيهِ بِهِ فَأَبِيعُهُ قَالَ مَا أَرَى بِهَذَا بَأْساً لَوْ هَلَكَ مِنْهُ اَلْمَتَاعُ قَبْلَ أَنْ تَبِيعَهُ إِيَّاهُ كَانَ مِنْ مَالِكَ وَ هَذَا عَلَيْكَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ اِشْتَرَاهُ مِنْكَ بَعْدَ مَا تَأْتِيهِ وَ إِنْ شَاءَ رَدَّهُ فَلَسْتُ أَرَى بِهِ بَأْساً.

عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ادھار کے بارے میں سوال کیا کہ میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے لئے فلاں مال ومتاع خریدو اور میں تمہیں اس قدر نفع دوں گا چنانچہ ہم نفع کی مقدار پر متفق ہوجاتے ہیں۔ پھر میں جا کر اس کی خاطر و مال ومتاع خریدتا اور پھر آ کر اس کے ہاتھوں فروخت کرتا ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اگر تمہارے فروخت کرنے سے پہلے وہ مال تلف

---

[1] الکافی: ۵/۲۰۷ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۸۳ ح ۴۰۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۷ ح ۲۰۲؛ الوافی: ۱۸/۳۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۸ ح ۲۳۰۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۴۴

[2] سداد العباد: ۵۳۲؛ جامع الشتات: ۲/۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۵۶؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۹۵ (حسن کالصحیح)

ہوجاتا تو وہ تمہارا ہوتا اور اس شخص کو بھی اختیار ہے چاہے تو خرید ے اور چاہے تو نہ خرید ے لہٰذا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1917} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْمِلُ الْمَتَاعَ لِأَهْلِ السُّوقِ وَ قَدْ قَوَّمُوا عَلَيْهِ قِيمَةً وَ يَقُولُونَ بِعْ فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ وَ لَكِنْ لاَ يَبِيعُهُمْ مُرَابَحَةً

❁ ابوالصباح کنانی اور سماعہ دونوں سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کچھ ساز وسامان لے کر بازار گیا اور لوگوں نے اس کی کچھ قیمت مقرر کی اور اس سے کہا کہ اگر اس سے زیادہ پر بکا تو وہ زیادتی بھی تمہاری ہوگی (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر وہ ان کے ہاتھ مرابحہ[3] نہ کرے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[5]

{1918} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ حَنَانٍ مَا تَقُولُ فِي الْعِينَةِ فِي رَجُلٍ يُبَايِعُ رَجُلاً فَيَقُولُ لَهُ أُبَايِعُكَ بِدَهْ دَوَازْدَهْ وَ بِدَهْ يَازْدَهْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَذَا فَاسِدٌ وَ لَكِنْ يَقُولُ أَرْبَحُ عَلَيْكَ فِي جَمِيعِ الدَّرَاهِمِ كَذَا وَ كَذَا وَ يُسَاوِمُهُ عَلَى هَذَا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ قَالَ أُسَاوِمُهُ وَ لَيْسَ عِنْدِي مَتَاعٌ قَالَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۵۱ ح ۲۲۱؛ الوافی: ۱۸/۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۵۱ ح ۲۳۱۱۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۶۶؛ فقہ المعارف: ۱۱/۳؛ کتاب الاجارہ: ۱۷؛ قرأت فقہیہ: ۲/۲۳۸

[3] جب فروخت کرنے والا خریدار کو مال کی اصل قیمت خرید بتادے اور پھر نفع پر فروخت کرے تو اسے بیع مرابحہ کہا جاتا ہے۔

[4] تہذیب الاحکام: ۷/۵۴ ح ۲۳۳؛ الکافی: ۵/۱۹۵ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۱۵ ح ۳۷۹۹؛ الوافی: ۱۸/۶۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۵۷ ح ۲۳۱۳۴؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۴۹

[5] ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۷۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۸۹؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۹۲

لَا بَأْسَ.

۞ حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ جعفر بن حنان نے عرض کیا: (مولا علیہ السلام!) آپ علیہ السلام اس ادھار بیع وسرا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے ہاتھ مال فروخت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں دوازدہ (دس ہزار کے ساتھ دو ہزار) اور وہ یازدہ کے طور پر فروخت کرتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ فاسد ہے بلکہ ارجح یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں اس تمام مال ومتاع پر اس قدر نفع لوں گا اور بطور بیع مساومت [1] فروخت کرے۔

راوی نے عرض کیا: اگر میں اس متاع کو بطور بیع مساومت فروخت کروں جو میرے پاس موجود ہی نہ ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1919} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اشْتَرَيْتَ مَتَاعاً فِيهِ كَيْلٌ أَوْ وَزْنٌ فَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ إِلاَّ أَنْ تُوَلِّيَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ كَيْلٌ أَوْ وَزْنٌ فَبِعْهُ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی ناپی یا تولی جانے والی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک پہلے اس کا قبضہ نہ لے لو مگر یہ کہ تم بیع تولیہ [4] کرو اور اگر وہ چیز ناپی یا تولی نہ جاتی ہو تو پھر اسے فروخت کر سکتے ہو۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] جب بائع خریدار کو اپنے مال کی قیمت خرید نہ بتائے اور مناسب داموں پر فروخت کرے تو اسے بیع مساومت کہتے ہیں۔

[2] الکافی: ۵/ ۲۰۴ ح ۶؛ الوافی: ۱۸/ ۱۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۶۳ ح ۲۳۱۴۸

[3] مراۃ العقول: ۱۹/ ۲۲۶

[4] جب بیع مال کو اصلی قیمت خرید پر فروخت کرے تو اسے بیع تولیہ کہا جاتا ہے

[5] تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۵ ح ۱۴۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۰۶ ح ۳۷۷۲؛ الوافی: ۱۷/ ۴۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۶۵ ح ۲۳۱۵۳ و ۶۸ ح ۲۳۱۶۴ و ۲۰۳ ح ۲۳۱۹۷؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۵۰؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۲۱۰

[6] ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۵۲۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/ ۳۳۶؛ الانوار اللوامع: ۱/ ۳۳۰؛ ارشاد الطالب: ۷/ ۴۶۳؛ جواہر الکلام: ۲۳/ ۱۶۷؛ النجعہ: ۷/ ۳۲۱؛ منہاج الفقاھۃ: ۶/ ۵۳۶؛ کتاب المکاسب: ۶/ ۲۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷/ ۴۳۷

{1920} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُيَسِّرٍ بَيَّاعِ الزُّطِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّا نَشْتَرِي الْمَتَاعَ بِنَظِرَةٍ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ بِكَمْ تَقَوَّمَ عَلَيْكَ فَأَقُولُ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَبِيعُهُ بِرِبْحٍ فَقَالَ إِذَا بِعْتَهُ مُرَابَحَةً كَانَ لَهُ مِنَ النَّظِرَةِ مِثْلُ مَا لَكَ قَالَ فَاسْتَرْجَعْتُ وَ قُلْتُ هَلَكْنَا فَقَالَ مِمَّ فَقُلْتُ لِأَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ ثَوْبٌ إِلاَّ أَبِيعُهُ مُرَابَحَةً يُشْتَرَى مِنِّي وَ لَوْ وُضِعْتُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ حَتَّى أَقُولَ بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ فَلَمَّا رَأَى مَا شَقَّ عَلَيَّ قَالَ أَ فَلاَ أَفْتَحُ لَكَ بَاباً يَكُونُ لَكَ فِيهِ فَرَجٌ قُلْ قَامَ عَلَيَّ بِكَذَا وَ كَذَا وَ أَبِيعُكَ بِزِيَادَةِ كَذَا وَ كَذَا وَ لاَ تَقُلْ بِرِبْحٍ.

۞ میسر بیاع الزطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم کچھ سامان کچھ مہلت پر خریدتے ہیں پس ایک شخص (خریدار) آ کر پوچھتا ہے کہ تمہیں یہ مال کتنے کا پڑا ہے تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ اتنے اتنے میں (پڑا ہے) چنانچہ میں اسے نفع پر فروخت کر دیتا ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس مال کو نفع پر فروخت کرتے ہو تو پھر اس کو بھی (قیمت کی ادائیگی میں) اتنی مہلت ہوگی جتنی تمہیں تھی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے اِناللہِ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے ہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیوں؟

میں نے عرض کیا: زمین خدا میں کوئی ایسا کپڑا نہیں جسے میں نے (ادھار لے کر) نفع پر (نقد) فروخت نہ کیا ہو اور اگر میں قیمت خرید سے کچھ کم کرتا تو کہتا کہ اتنے اتنے میں فروخت کروں گا (تو بہتر ہوتا)۔

پس امام علیہ السلام نے میری پریشانی دیکھی تو فرمایا: کیا میں تمہارے لئے ایسا دروازہ نہ کھولوں جس میں تمہارے لئے کشائش ہو؟ تو (خریدار سے) کہہ کہ مجھے یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اتنی اتنی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہوں اور تو نفع کا نام ہی نہ لے (تاکہ بیع مرابحہ نہ بنے)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] الکافی: ۱۹۸/۵ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۱۳/۳ ح ۳۷۹۴؛ تہذیب الاحکام: ۵۶/۷ ح ۲۴۵؛ الوافی: ۶۸۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۲/۱۸ ح ۲۳۲۰۱؛ عوالی اللئالی: ۲۸۲/۲؛

[2] روضۃ المتقین: ۸۵/۷

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[1]

{1921} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ اِبْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ فَأَخَذَ نِصْفَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدِ ارْتَفَعَ الطَّعَامُ أَوْ نَقَصَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَوْمَ اِبْتَاعَهُ سَاعَرَهُ بِكَذَا وَ كَذَا فَهُوَ ذَاكَ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ سَاعَرَهُ فَإِنَّمَا لَهُ سِعْرُ يَوْمِهِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی سے چند درہموں کے عوض کچھ غلہ خریدا اور آدھا اپنے قبضہ میں لے لیا (جبکہ آدھے کا قبضہ ہنوز باقی تھا) پس جب وہ (باقی کا قبضہ لینے آیا) تو اس کا نرخ بڑھ گیا تھا یا گھٹ گیا تھا تو اگر اس نے خریداری والے دن بھاؤ مقرر کرلیا تھا تو پھر وہی بھاؤ ہوگا اور اگر کوئی بھاؤ مقرر نہیں کیا تھا تو پھر بھاؤ طے کیا جائے گا۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

﴿معاملہ سلف کی شرائط﴾

قول مؤلف:

معاملہ سلف سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص نقد رقم لے کر پورا مال مقررہ مدت کے بعد تحویل میں دینے کی شرط کے ساتھ بیچ دے لہٰذا اگر خریدار کہے کہ میں یہ رقم دے رہا ہوں تا کہ مثلاً چھ ماہ بعد فلاں چیز لے لوں اور بیچنے والا کہے کہ میں نے قبول کیا یا بیچنے والا رقم لے لے اور کہے کہ میں نے فلاں چیز بیچی اور اس کا قبضہ چھ ماہ بعد دوں گا تو سودا صحیح ہے۔[4]

{1922} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۲۱۷؛ ملاذ الاخیار:۱۰/۵۸۰

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۷ح ۳۷۷۴؛ الکافی: ۵/۱۸۱ح۱؛ تہذیب الاحکام:۷/۳۴ح ۱۴۲؛ الوافی: ۱۷/۴۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۸۳ح ۲۳۲۰۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۳۲۰ح ۱۸۴۷۴

[3] روضۃ المتقین: ۷/۶۳؛ فقہ الطالب: ۲۸۷؛ ارشاد الطالب: ۴/۳۲۰

[4] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۱۳ف ۲۰۶۹

اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَشْتَرِي اَلطَّعَامَ مِنَ اَلرَّجُلِ لَيْسَ عِنْدَهُ فَيَشْتَرِي مِنْهُ حَالاًّ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ إِنَّهُمْ يُفْسِدُونَهُ عِنْدَنَا قَالَ وَ أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُونَ فِي اَلسَّلَمِ قُلْتُ لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْساً يَقُولُونَ هَذَا إِلَى أَجَلٍ فَإِذَا كَانَ إِلَى غَيْرِ أَجَلٍ وَ لَيْسَ عِنْدَ صَاحِبِهِ فَلاَ يَصْلُحُ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَجَلٌ كَانَ أَجْوَدَ ثُمَّ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ اَلطَّعَامَ وَ لَيْسَ هُوَ عِنْدَ صَاحِبِهِ إِلَى أَجَلٍ فَقَالَ لاَ يُسَمِّي لَهُ أَجَلاً إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعاً لاَ يُوجَدُ مِثْلَ اَلْعِنَبِ وَ اَلْبِطِّيخِ وَ شِبْهِهِ فِي غَيْرِ زَمَانِهِ فَلاَ يَنْبَغِي شِرَاءُ ذَلِكَ حَالاًّ.

✪ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک آدمی سے خوراک خریدتا ہے جو مال حاضر میں اس کے پاس موجود نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں لوگ تو اسے باطل کہتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیع سلف کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے کیونکہ اس کی فروخت تو ایک مدت کے بعد ہوتی ہے مگر جب فروخت فی الحال کی جائے اور وہ چیز بائع کے پاس موجود نہ ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کی فروختگی مدت تک نہ ہو تو پھر وہ جواز کی زیادہ مستحق ہے۔

پھر فرمایا: جب کوئی شخص کسی سے ابھی یا کچھ وقت کے بعد ایسا طعام خریدے جو فی الحال بائع کے پاس نہ ہو تو اس کی خریداری میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ وہ چیز ایسی ہو جو اس وقت موجود ہی نہ ہو جیسے بے موسے انگور، خربوزہ وغیرہ تو ان کی حال حاضر میں فروخت جائز نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1923} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِيَ اِشْتَرِ لِي هَذَا اَلثَّوْبَ وَ هَذِهِ اَلدَّابَّةَ وَ يُعَيِّنُهَا وَ أُرْبِحَكَ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ لَيَشْتَرِيهَا وَ لاَ تُوَاجِبْهُ اَلْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهَا أَوْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۹ ح ۲۱۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۸۲ ح ۴۰۲۱؛ الوافی: ۱۸/۷۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۶ ح ۲۳۱۰۶؛ الکافی: ۵/۲۰۰ ح ۴

[2] جواہر الکلام: ۲۴/۳۰۱ و ۲۲/۳۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۲۷۹؛ ارشاد الطالب: ۲/۳۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۶۱

تَشْتَرِيَهَا.

۞ یحییٰ بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے کپڑا اور یہ گھوڑا خریدو پھر اسے میرے ہاتھ فروخت کرو تو میں تمہیں اتنا اتنا نفع دوں گا (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: ان چیزوں کو خریدو مگر جب تک پہلے اپنے لئے یہ بیع واجب نہ کرو اس وقت تک اس کے لئے بھی واجب نہ کرو یا اس کے لئے بھی نہ خریدو (بعد ازاں اسے فروخت کرو)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1924} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ تَبِيعَ الرَّجُلَ الْمَتَاعَ لَيْسَ عِنْدَكَ تُسَاوِمُهُ ثُمَّ تَشْتَرِي لَهُ نَحْوَ الَّذِي طَلَبَ ثُمَّ تُوجِبُهُ عَلَى نَفْسِكَ ثُمَّ تَبِيعُهُ مِنْهُ بَعْدُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر تم کسی شخص کو وہ مال و متاع اس کا بھاؤ طے کر کے فروخت کرو جو ہنوز تمہارے پاس نہ ہو پھر اس کے لئے ویسا ہی خریدلو جیسا مطالبہ کیا گیا ہو پھر تم اپنے اوپر واجب قرار دو کہ مال لانے کے بعد مذکورہ شخص کو فروخت کردو گے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1925} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْمَتَاعِ إِذَا وَصَفْتَ الطُّولَ وَالْعَرْضَ وَفِي الْحَيَوَانِ إِذَا وَصَفْتَ أَسْنَانَهُ.

---

[1] الکافی: ۵/۱۹۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۵۸ ح ۲۵۰؛ الوافی: ۱۸/۶۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۵۲ ح ۲۳۱۲۳

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۲۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/۱۷؛ کتاب المکاسب: ۳/۷۴۴؛ منہاج الفقاہہ: ۴/۱۴۶؛ رسائل المیرزا القمی: ۷/۱۰۷؛ جامع الشتات: ۲/۳۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۸۴

[3] الکافی: ۵/۲۰۱ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۹ ح ۲۱۲؛ الوافی: ۱۸/۷۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۸ ح ۲۳۱۱۱؛ ہدایۃ الامہ: ۶/۱۴۷

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۲۲۱؛ فقہ المصارف: ۳۰۷؛ ھدی الطلب: ۵/۳۰۸؛ سداد العباد: ۵۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۶۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۱/۲۵۵؛ کتاب المکاسب: ۳/۶۵؛ بلغۃ الطالب: ۱/۱۲۳

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس مال ومتاع میں بیع سلف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کا طول وعرض (یعنی اس کا وصف) بیان کردیا جائے اور حیوان میں بھی کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کے سن وسال (وغیرہ) بیان کردو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1926} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي غَيْرِ زَرْعٍ وَ لاَ نَخْلٍ قَالَ يُسَمِّي كَيْلاً مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ اَلْحَدِيثَ

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فصل اور خرما کے علاوہ کسی اور چیز میں بیع سلم (وسلف) کرتا ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وزن معلوم اور مدت معلوم کا نام لے (تو پھر درست ہے)[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

{1927} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُسْلِمَ فِي اَلطَّعَامِ عِنْدَ رَجُلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ طَعَامٌ وَ لاَ حَيَوَانٌ إِلاَّ أَنَّهُ إِذَا جَاءَ اَلْأَجَلُ اِشْتَرَاهُ وَ أَوْفَاهُ قَالَ إِذَا ضَمِنَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلاَ بَأْسَ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَوْفَانِي بَعْضاً وَ أَخَّرَ بَعْضاً أَ يَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس طعام میں بیع سلم کرتا ہے جو اس کے پاس موجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی حیوان موجود ہے مگر یہ کہ جب وقت آئے گا تو وہ اس کو خرید کر اس کی ادائیگی کردے گا تو کیا یہ درست ہے؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۵ ح ۳۹۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۱ ح ۱۷۵؛ الوافی: ۱۸/۵۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۸۶ ح ۲۳۶۸۱؛ فقہ القرآن: ۲/۵۲

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۴۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۱/۲۸۶؛ سداد العباد: ۵۳۵؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۴۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۹ ح ۳۹۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۸۸ ح ۲۳۶۸۶؛ الوافی: ۱۸/۵۵۵

[4] سداد العباد: ۵۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۲۷۵؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۲۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ مقررہ مدت پر ادائیگی کا ضامن ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کی نظر میں کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کچھ وعدہ پورا کردے اور کچھ مؤخر کردے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے) [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1928} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلسَّلَمِ فِي ٱلطَّعَامِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا طعام کا خاص پیمانہ سے وزن کر کے مقررہ وقت تک فروخت کرنا صحیح ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1929} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَ لاَ يُسْلَمُ إِلَى دِيَاسٍ وَ لاَ حَصَادٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خاص پیمانہ سے وزن کر کے مقررہ وقت تک بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اناج کو گاہنے تک اور کھیتی کی کٹائی تک بیع سلم نہ کرو (کیونکہ اس میں کمی وبیشی کا احتمال ہوتا ہے)۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۴ح ۳۹۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴ح ۱۷۲؛ الکافی: ۵/۱۸۵ح ۳؛ الوافی: ۱۸/۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۹۳ح ۲۳۶۹۷

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۴۰؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۴۱

[3] الکافی: ۵/۱۸۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸ح ۱۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۹۵ح ۲۳۷۰۲؛ الوافی: ۱۸/۵۵۴

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۸۹؛ سداد العباد: ۵۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۱۳

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۴ح ۲۹۵۰؛ الکافی: ۵/۱۸۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۷ح ۱۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۸۹ح ۲۳۶۹۰؛ الوافی: ۱۹/۵۵۳؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۴۸

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [1]

﴿معاملہ سلف کے احکام﴾

{1930} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ غَنَمٌ يَحْلُبُهَا لَهَا أَلْبَانٌ كَثِيرَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَا تَقُولُ فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُ الْخَمْسَمِائَةِ رِطْلٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الْمِائَةَ رِطْلٍ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَيَأْخُذُ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَرْطَالاً حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مَا يَشْتَرِي مِنْهُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهَذَا وَ نَحْوِهِ.

❁ ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس بکریاں ہیں اور وہ روزانہ ان سے بہت سا دودھ دوہتا ہے تو اس شخص کے متعلق آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں جو اس سے پانچ سو رطل یا اس سے زیادہ کا دودھ اتنے اتنے (یعنی مخصوص) درہموں پر خریدتا ہے اور روزانہ کچھ مخصوص درہم دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس نے جو کچھ خریدا اس کا حساب برابر ہو جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس جیسے کسی دیگر معاملے میں کوئی حرج ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1931} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلاً زَيْتاً عَلَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ سَمْناً قَالَ لاَ يَصْلُحُ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے کو زیتون کا تیل بطور سلف دیا اور اس کے عوض اس سے گھی لیا تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۲۳۹؛ سداد العباد: ۵۳۰؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۱۱

[2] الکافی: ۵/۲۲۲ ح ۱۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۳۰ ح ۳۸۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۲۶ ح ۵۵۲؛ الوافی: ۱۸/۵۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۹۱ ح ۲۳۶۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۰۰

[3] مراۃ العقول: ۱۹/۲۵۸؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۴۱

[4] تہذیب الاحکام: ۷/۴۳ ح ۱۸۲ و ۷/۹۷ ح ۴۱۴؛ الکافی: ۵/۱۸۹ ح ۱۴؛ الاستبصار: ۳/۷۹ ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۴۷ ح ۲۳۳۴۸؛ الوافی: ۱۸/۵۶۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1932} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي وُصَفَاءِ أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ وَ لَوْنٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ يُعْطِي دُونَ شَرْطِهِ أَوْ فَوْقَهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ عَنْ طِيبَةِ نَفْسٍ مِنْكَ وَ مِنْهُ فَلاَ بَأْسَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کسی (جانور) کی بیع سلف کرتا ہے اور اس کے سن وسال اور رنگ وغیرہ متعین کر دیتا ہے اور پھر (سپردگی کے وقت) اس وصف سے کم یا اس سے زیادہ پیش کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر معاملہ دونوں کی رضامندی سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1933} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْغَنَمِ ثُنْيَانٍ وَ جُذْعَانٍ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ لاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ الْغَنَمُ عَلَى جَمِيعِ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الْغَنَمِ نِصْفَهَا أَوْ ثُلُثَهَا أَوْ ثُلُثَيْهَا وَ يَأْخُذُوا رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنَ الْغَنَمِ دَرَاهِمَ وَ يَأْخُذُوا دُونَ شَرْطِهِمْ وَ لاَ يَأْخُذُونَ فَوْقَ شَرْطِهِمْ وَ الْأَكْسِيَةُ أَيْضاً مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ الزَّعْفَرَانِ وَ الْغَنَمِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسال یا ایک سال وغیرہ کی بکریوں میں ایک مدت تک بیع سلم کی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اگر بیچنے والا تعین کردہ سن وسال والا حیوان دینے پر قادر نہ ہو تو خریدار بیچنے والے سے ان حیوانوں کے نصف یا ایک تہائی حصہ یا دو تہائی حصہ لے لے اور جو درہم حیوانات واپس لینے کے بعد باقی رہ گئے ہیں وہ بھی وصول کرے البتہ طے شدہ شرط سے ادنیٰ قیمت والا لے اور اعلیٰ قیمت والا نہ لے اور کمبلوں کا حکم بھی گندم، جَو،

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۴۵ و ۱۱/۱۰۳؛ جواہر الکلام: ۲۴/۲۷۳؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۴۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/۲۴۸؛ سداد العباد: ۵۴۳؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۹۸

[2] الکافی: ۵/۲۲۱ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶ ح ۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۹۹ ح ۲۳۱۷؛ الوافی: ۱۸/۵۷۱

[3] مراۃ العقول: ۱۹/۲۵۶؛ منہاج الفقاہۃ: ۶/۲۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۱۲؛ سداد العباد: ۵۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۵۴

زعفران اور بکریوں جیسا ہی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1934} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلاً دَرَاهِمَ بِحِنْطَةٍ حَتَّى إِذَا حَضَرَ الْأَجَلُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ طَعَامٌ وَ وَجَدَ عِنْدَهُ دَوَابّاً [دَوَابَّ] وَ رَقِيقاً وَ مَتَاعاً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ عُرُوضِهِ تِلْكَ بِطَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يُسَمِّي كَذَا وَ كَذَا بِكَذَا وَ كَذَا صَاعاً.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے چند مخصوص درہم کے عوض گندم کی بیع سلف کی مگر جب ادائیگی کا وقت آیا تو اس کے پاس گندم نہ تھی مگر اس کے پاس کچھ جانور، کچھ سامان اور کچھ غلام پائے گئے تو کیا خریدار کے لئے جائز ہے کہ اپنی گندم کے عوض ان چیزوں میں سے کچھ لے لے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ وہ نام لیتا جائے کہ یہ اتنے صاع (گندم) کے عوض ہے اور یہ اس کے عوض ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1935} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الزَّرْعِ فَيَأْخُذُ بَعْضَ طَعَامِهِ وَ يَبْقَى بَعْضٌ لاَ يَجِدُ وَفَاءً فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ رَأْسَ مَالِهِ قَالَ يَأْخُذُهُ فَإِنَّهُ حَلاَلٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَبِيعُ مَا قَبَضَ مِنَ الطَّعَامِ فَيُضْعِفُ قَالَ وَ إِنْ فَعَلَ فَإِنَّهُ حَلاَلٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُسْلِمُ فِي غَيْرِ زَرْعٍ وَ لاَ نَخْلٍ قَالَ يُسَمِّي شَيْئاً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فصل کی بیع سلف کرتا ہے پس

---

[1] الکافی: ۵ /۲۲۱ح۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۶۲ح۳۹۴۶؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۳۲ح۱۳۲؛الاستبصار: ۳ /۷۴ح۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۰۳ح۲۳۷۲۱؛الوافی: ۱۸/۵۷۰؛ھدایۃ الامہ: ۶/۲۱۰

[2] سداد العباد: ۵۴۲؛ جواہر الکلام: ۳۲۹/۲۴؛ النجعہ: ۲۴۰/۷؛ مراۃ العقول: ۲۵۶/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۵۲۰/۱۰

[3] الکافی: ۵ /۱۸۶ح۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۶۰ح۳۹۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۳۱ح۱۳۰؛الاستبصار: ۳ /۷۶ح۲۰۴؛وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۰۵ح۲۳۷۲۶؛الوافی: ۵۵۷/۱۸

[4] مراۃ العقول: ۱۹۲/۱۹؛ النجعہ: ۲۴۹/۷؛ سداد العباد: ۵۴۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۳۵۰/۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۷۹/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۲۳۱/۷؛ ملاذ الاخیار: ۵۱۸/۱۰

مقررہ وقت پر وہ خوراک کا کچھ حصہ تو لے لیتا ہے مگر باقی حصہ اسے نہیں ملتا اور خریدار اس پر اس کی اصل قیمت پیش کرتا ہے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے حاصل کرے کیونکہ یہ اس کے لئے حلال ہے۔ میں نے عرض کیا: خریدار نے جو طعام وصول کیا اس کو قیمت خرید سے اضافی قیمت پر بیچتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرے تو یہ اس کے لئے حلال ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص زراعت اور کھجور کے علاوہ چیزوں میں بیع سلف کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چیز کا نام لے اور مدت مقررہ کا بھی نام لے (اور معین کرے تو درست ہے)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1936} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَبَانٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْأَجَلُ تَقَاضَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي دَرَاهِمُ خُذْ مِنِّي طَعَاماً قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا لَهُ دَرَاهِمُ يَأْخُذُ بِهَا مَا شَاءَ.

✿ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کچھ طعام (وغیرہ بطور بیع سلف) چند درہم کے عوض فروخت کیا اور جب ادائیگی کا وقت آیا تو خریدار نے تقاضا کیا مگر اس نے کہا کہ میرے پاس طعام نہیں ہے لہٰذا تو اپنے درہم (واپس) لے لے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے اس کے درہم ہیں ان سے جو چاہے حاصل کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۱۸۵ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۹ح ۱۲۳؛ الوافی: ۱۸/۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۰۴ح ۲۳۷۲۳ و ۲۸۵ح ۲۳۶۷۶

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۱۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۱۴؛ سداد العباد: ۲/۵۴۲؛ النجعہ: ۷/۲۴۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۲ح ۳۹۴۴؛ الکافی: ۵/۱۸۶ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۳ح ۱۳۶؛ الاستبصار: ۳/۷۷ح ۲۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۰۷ح ۲۳۷۳۰؛ الوافی: ۱۸/۵۷۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۱۳

[4] الانوار اللوامع: ۱۱/۴۴۰؛ ارشاد الطالب: ۴/۶۰۳؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۳۵؛ جواہر الکلام: ۲۳/۱۱۲

﴿سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا﴾

{1937} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَ لاَ نَظِرَةٌ اَلزَّائِدُ وَ الْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ.

✿ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاندی چاندی کے ساتھ مثل بمثل ہو اور سونا سونے کے ساتھ مثل بمثل ہو (یعنی دونوں برابر ہوں) اس میں زیادتی نہ ہو اور نہ ہی کمی ہو اور جو زیادتی کرے گا یا جس کے لئے زیادتی کی جائے گی وہ آگ میں ہے (یعنی جہنمی ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1938} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ يَبْتَاعُ رَجُلٌ فِضَّةً بِذَهَبٍ إِلاَّ يَداً بِيَدٍ وَ لاَ يَبْتَاعُ ذَهَباً بِفِضَّةٍ إِلاَّ يَداً بِيَدٍ.

✿ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی شخص سونے کے عوض چاندی نہ خریدے مگر دست بدست اور کوئی شخص چاندی کے عوض سونا نہ خریدے مگر دست بدست۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1939} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۸۸ح ۴۰۳۷؛ الوافی: ۱۸/ ۶۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/ ۳۴۷ح ۱۵۵۶۳؛ دعائم الاسلام: ۲/ ۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۶۵ح ۲۳۳۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۱۷۷

[2] روضۃ المتقین: ۷/ ۳۱۵؛ کتاب الاجارہ محمود الہاشمی: ۲/ ۳۱۹؛ حدود الشریعہ: ۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/ ۱۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۷/ ۹۹ح ۴۲۶؛ الکافی: ۵/ ۲۵۱ح ۳۱؛ الاستبصار: ۳/ ۹۳ح ۳۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۶۸ح ۲۳۴۰۳؛ الوافی: ۱۸/ ۶۱۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۱۰۶؛ الانوار اللوامع: ۱۱/ ۳۷۰؛ سداد العباد: ۵۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/ ۱۶۴

يَشْتَرِي مِنَ ٱلرَّجُلِ ٱلدَّرَاهِمَ بِالدَّنَانِيرِ فَيَزِنُهَا وَ يَنْقُدُهَا وَ يَحْسُبُ ثَمَنَهَا كَمْ هُوَ دِينَاراً ثُمَّ يَقُولُ أَرْسِلْ غُلاَمَكَ مَعِي حَتَّى أُعْطِيَهُ ٱلدَّنَانِيرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ حَتَّى يَأْخُذَ ٱلدَّنَانِيرَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ فِي دَارٍ وَحْدَهُ وَ أَمْكِنَتُهُمْ قَرِيبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ هَذَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وَزْنِهَا وَ إِنْقَادِهَا فَلْيَأْمُرِ ٱلْغُلاَمَ ٱلَّذِي يُرْسِلُهُ أَنْ يَكُونَ هُوَ ٱلَّذِي يُبَايِعُهُ وَ يَدْفَعُ إِلَيْهِ ٱلْوَرِقَ وَ يَقْبِضُ مِنْهُ ٱلدَّنَانِيرَ حَيْثُ يَدْفَعُ إِلَيْهِ ٱلْوَرِقَ.

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص دینار دے کر دوسرے سے درہم خریدتا ہے اور وہ ان (دراہم) کو تولتا ہے، پرکھتا ہے اور قیمت کا حساب کرتا ہے کہ وہ کتنے دینار کے برابر بنتے ہیں پھر بائع سے کہتا ہے کہ اپنے غلام کو میرے ہمراہ بھیجو تا کہ میں اسے دینا دے دوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دینار کا قبضہ لینے تک میں اس کی جدائی پسند نہیں کرتا۔

میں نے عرض کیا: وہ دونوں ایک ہی (بڑے) گھر میں رہتے ہیں اور ان کے مکان قریب قریب ہیں اور یہ (قبض واقباض) پرشاق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ (خریدار) ان درہموں کے تولنے اور پرکھنے سے فارغ ہو تو جس غلام کو دینار لینے کے لئے بھیجنا تھا اسے ہی وکیل بنادے تا کہ وہی معاملہ کرے اور جا کر چاندی (درہم) دے کر سونا (دینار) وصول کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1940} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ دَنَانِيرُ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ بِثَمَنِهَا دَرَاهِمَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ایک شخص کے ذمے کچھ دینار ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ان کے عوض تم درہم لے لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] الکافی:۵/۲۵۲ح۳۲؛تہذیب الاحکام:۷/۹۹ح۴۲۹؛الاستبصار:۳/۹۴ح۳۲۰؛وسائل الشیعہ:۱۸/۱۶۷ح۲۳۴۰۱؛الوافی:۱۸/۶۱۳

[2] مراۃ العقول:۱۹/۳۱۶؛فقہ الصادقؑ:۱۸/۱۶۴؛سداد العباد:۵۶۵؛الانوار اللوامع:۱۱/۳۰۷؛ملاذ الاخیار:۱۱/۱۰۷

[3] تہذیب الاحکام:۷/۱۰۲ح۴۳۷؛الکافی:۵/۲۴۵ح۴؛الوافی:۱۸/۶۳۰؛وسائل الشیعہ:۱۸/۱۷۲ح۲۳۴۱۶؛الاستبصار:۳/۹۶ح۳۲۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۱]

{1941} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ عِنْدِيَ الدَّرَاهِمُ فَيَلْقَانِي فَيَقُولُ كَيْفَ سِعْرُ الْوَضَحِ الْيَوْمَ فَأَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ أَ لَيْسَ لِي عِنْدَكَ كَذَا وَ كَذَا أَلْفَ دِرْهَماً وَضَحاً فَأَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ حَوِّلْهَا لِي دَنَانِيرَ بِهَذَا السِّعْرِ وَ أَثْبِتْهَا لِي عِنْدَكَ فَمَا تَرَى فِي هَذَا فَقَالَ لِي إِذَا كُنْتَ قَدِ اسْتَقْصَيْتَ لَهُ السِّعْرَ يَوْمَئِذٍ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَمْ أُوَازِنْهُ وَ لَمْ أُنَاقِدْهُ وَ إِنَّمَا كَانَ كَلاَمٌ مِنِّي وَ مِنْهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ الدَّرَاهِمُ مِنْ عِنْدِكَ وَ الدَّنَانِيرُ مِنْ عِنْدِكَ (قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلاَ بَأْسَ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے مجھ سے کچھ کھرے درہم لینے ہیں پس وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آج کل کھرے درہموں کا ریٹ کیا ہے؟ تو میں اسے بتاتا ہوں کہ اتنا اتنا ہے۔ پھر وہ مجھ سے کہتا ہے کہ کیا تمہارے پاس میرے چند ہزار کھرے درہم نہیں ہیں؟

میں کہتا ہوں کہ ہاں ہیں۔ اس پر وہ مجھ سے کہتا ہے کہ تم انہیں دیناروں سے تبدیل کردو اور میرے لئے اپنے پاس محفوظ رکھ تو اس معاملے میں کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے اس کے لئے اس دن کے نرخ کے بارے میں پوری تحقیق وجستجو کی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: میں نے اس دن نہ درہموں کو تولا اور نہ ہی پرکھا بس یونہی میرے اور اس کے درمیان بات چیت ہوگئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا درہم اور دینار تمہارے ہی پاس نہیں تھے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۲]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [۳]

---

[۱] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۱۰

[۲] تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۲ ح ۴۴۱؛ الکافی: ۵/۲۴۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۱ ح ۴۰۴۶؛ الوافی: ۱۸/۶۲۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۷۴ ح ۲۳۴۲۳

[۳] فقہ الصادقؑ: ۱۸/۱۷۰؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۵۱؛ جواہر الکلام: ۲۴/۱۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۱۲؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۰۳؛ فقہ الطب: ۲۹۲

{1942} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ دِينَارَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِيهَا دِينَارَانِ أَوْ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایک ہزار ایک درہم کو ایک ہزار درہم اور دو دیناروں کے عوض فروخت کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جب درمیان میں دو دینار یا کم وبیش آجائیں تو پھر اس معاملہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1943} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَبْدِلُ الشَّامِيَّةَ بِالْكُوفِيَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ فَيَقُولُ الصَّيْرَفِيُّ لاَ أُبَدِّلُ لَكَ حَتَّى تُبَدِّلَنِي يُوسُفِيَّةً بِغِلَّةٍ وَزْناً بِوَزْنٍ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ فَقُلْنَا إِنَّ الصَّيْرَفِيَّ إِنَّمَا طَلَبَ فَضْلَ الْيُوسُفِيَّةِ عَلَى الْغِلَّةِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کوفی درہم شامی درہم کے ساتھ برابر برابر تبدیل کرنا چاہتا ہے مگر صراف کہتا ہے کہ میں اس وقت تک اس طرح تبادلہ نہیں کروں گا جب تک تم کوفی درہم کا غلہ سے برابر برابر تبادلہ نہ کرو۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم نے عرض کیا کہ صراف نے اس طرح مطالبہ کر کے غلہ پر کوفی درہم کی برتری چاہی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۶ ح ۴۵۶؛ الوافی: ۱۸/۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۰ ح ۲۳۴۳۴ و ۲۰۸ ح ۲۳۵۰۹؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۲۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲/۱۱۹؛ سداد العباد: ۵۶۴؛ جواہر الکلام: ۲۳/۳۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸/۱۴۸

[3] الکافی: ۵/۲۴۷ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۴ ح ۴۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۱ ح ۲۳۴۳۸؛ الوافی: ۱۸/۶۰۵؛ دعائم الاسلام: ۲/۳۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۳۵۰ ح ۱۵۵۷۴

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۰۷؛ سداد العباد: ۵۷۵؛ النجعہ: ۷/۲۲۹؛ ریاض المسائل: ۸/۴۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۱۸

{1944} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْوَرِقَ مِنَ الرَّجُلِ وَ يَزِنُهَا وَ يَعْلَمُ وَزْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَمْسِكْهَا عِنْدَكَ كَهَيْئَتِهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ وَ أَنَا بِالْخِيَارِ عَلَيْكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ بِالْخِيَارِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ وَإِلاَّ فَلاَ.

❁ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی سے چاندی خرید کرتا ہے، اس کو تولتا ہے اور اس کا وزن معلوم کرتا ہے پھر اس (مالک) سے کہتا ہے کہ اسے جوں کا توں اپنے پاس رکھ یہاں تک کہ میں پلٹ کر واپس آجاؤں اور مجھے تم پر (سودا توڑنے کا) اختیار ہوگا (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خیار کی شرط مقرر کر لی تھی تو وہ اس سے خرید سکتا ہے ورنہ نہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1945} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الْمَالُ فَيَقْضِينِي بَعْضاً دَنَانِيرَ وَ بَعْضاً دَرَاهِمَ فَإِذَا جَاءَ يُحَاسِبُنِي لِيُوَفِّيَنِي يَكُونُ قَدْ تَغَيَّرَ سِعْرُ الدَّنَانِيرِ أَيَّ السِّعْرَيْنِ أَحْسُبُ لَهُ سِعْرَ الَّذِي كَانَ يَوْمَ أَعْطَانِي الدَّنَانِيرَ أَوْ سِعْرَ يَوْمِيَ الَّذِي أُحَاسِبُهُ فَقَالَ سِعْرَ يَوْمَ أَعْطَاكَ الدَّنَانِيرَ لِأَنَّكَ حَبَسْتَ مَنْفَعَتَهَا عَنْهُ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے ایک شخص سے کچھ مال لینا تھا جس کے عوض وہ مجھے کبھی کچھ دینار دے دیتا ہے اور کبھی کچھ درہم اور جس دن وہ میرے پاس حساب بے باق کرنے آتا ہے تو دینار کا بھاؤ بدل جاتا ہے تو کس دن کا بھاؤ معتبر سمجھا جائے گا جس دن اس نے دینار دیئے تھے اس دن کا یا جس دن حساب بے باق کیا جا رہا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خیار کی شرط مقرر کر لی تھی تو وہ اس سے خرید سکتا ہے ورنہ نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۶ ح ۴۵۴؛ الوافی: ۱۸/۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۲ ح ۲۳۴۴۲؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۱۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۲۱

[3] الکافی: ۵/۲۴۸ ح ۱۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۰ ح ۴۰۴۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۷ ح ۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۳ ح ۲۳۴۴۴؛ الوافی: ۱۸/۶۳۵

[4] فقہ المعارف والنقود: ۲/۵۷؛ فقہ الطلب: ۲۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۰۹؛ ریاض المسائل: ۹/۱۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۲۳

{1946} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنِ اَلْفَضْلِ أَبِي اَلْعَبَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلدَّرَاهِمِ اَلْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ مَا يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ اَلْبَلَدِ فَلاَ بَأْسَ وَإِنْ أَنْفَقْتَ مَا لاَ يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ اَلْبَلَدِ فَلاَ.

۞ فضل بن العباس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملمع شدہ (کھوٹے) درہموں کے چلانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر شہر والوں کے درمیان جائز سمجھے جاتے ہوں (یعنی رائج ہوں) تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر شہر والوں کے درمیان رائج نہ ہوں تو پھر (درست) نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1947} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ شِرَاءِ اَلْفِضَّةِ فِيهَا اَلرَّصَاصُ بِالْوَرِقِ وَإِذَا خَلَصَتْ نَقَصَتْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ دِرْهَمَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً قَالَ لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ بِالذَّهَبِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ اَلذَّهَبِ فِيهِ اَلْفِضَّةُ وَ اَلزِّيْبَقُ وَ اَلتُّرَابُ بِالدَّنَانِيرِ وَ اَلْوَرِقِ فَقَالَ لاَ تُصَارِفْهُ إِلاَّ بِالْوَرِقِ.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسی چاندی خریدنے کے بارے میں پوچھا جس میں سیسہ اور تانبہ کی ملاوٹ ہو اور اگر اسے خالص کیا جائے تو ہر دس درہم میں دو یا تین درہم کا نقصان ہوتا ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوائے سونے کے عوض درست نہیں ہے

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اس سونے کی خریداری جس میں چاندی، پارہ اور مٹی کی ملاوٹ ہے کیا دیناروں اور درہموں کے عوض جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی خریداری مت کرو مگر صرف چاندی کے عوض۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1948} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنُ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ اَلدَّرَاهِمَ اَلْبِيضَ عَدَداً وَ يَقْضِي سُوداً وَزْناً وَ قَدْ عَرَفَ أَنَّهَا أَثْقَلُ مِمَّا

---

[1] الکافی: ۵/۲۵۳ ح ۴؛ الوافی: ۱۸/۶۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۸ ح ۲۳۴۵۶

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۱۹؛ الآراء الفقہیہ: ۷/۱۷۷؛ قرأت فقہیہ: ۲۸؛ سداد العباد: ۵۷۲

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۱۰۹ ح ۴۶۸؛ الکافی: ۵/۲۴۹ ح ۲۱؛ الوافی: ۱۸/۶۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸۸ ح ۲۳۴۵۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۱ ح ۴۰۴۵

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۲۷؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۰/۴۲۱؛ سداد العباد: ۵۶۷؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۲۳

أَخَذَ وَ تَطِيبُ بِهَا نَفْسُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ فَضْلَهَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرْطٌ وَ لَوْ وَهَبَهَا لَهُ كُلَّهَا صَلَحَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شمار کئے ہوئے سفید درہم قرض لیتا ہے اور سیاہ درہم تول کر واپس کرتا ہے جبکہ اسے معلوم ہے کہ جو کچھ اس نے لیا تھا اس نے یہ زیادہ وزنی ہیں اور وہ اپنے دل میں خوش ہے کہ اس نے (قرض دینے والے کو) زیادہ واپس کیا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک پیشگی شرط نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر وہ ساری (زائد مقدار) اسے ہبہ کر دے تو صحیح ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1949} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يُسْلِفُ اَلرَّجُلُ اَلرَّجُلَ اَلْوَرِقَ عَلَى أَنْ يَنْقُدَهَا إِيَّاهُ بِأَرْضٍ أُخْرَى وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص بیع سلف کے طور پر کسی سے چاندی کا تبادلہ کرتا ہے اور یہ شرط لگاتا ہے کہ وہ کسی اور سرزمین پر اس کا قبضہ دے گا (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1950} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْعَلَوِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْفِضَّةِ فِي اَلْخِوَانِ وَ اَلْقَصْعَةِ وَ اَلسَّيْفِ وَ اَلْمِنْطَقَةِ وَ اَلسَّرْجِ وَ اَللِّجَامِ يُبَاعُ بِدَرَاهِمَ أَقَلَّ مِنَ اَلْفِضَّةِ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ يُبَاعُ اَلْفِضَّةُ بِدَنَانِيرَ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ بِدَرَاهِمَ.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۸۴ ح ۴۰۲۵؛ الکافی: ۵/۲۵۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۰۰ ح ۴۴۸ و ۷/۱۰۹ ح ۴۷۰؛ الوافی: ۸/۶۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۹۱ ح ۲۳۴۶۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۹۷؛ سداد العباد: ۵۷۳؛ الآراالفقہیہ: ۶۷؛ رسائل المیر زالقمی: ۲۲۵؛ المرتقی الی الفقہ: ۲/۱۳۴؛ حدود الشریعہ: ۲۷۶؛ الانوار النعمانیہ: ۳/۴۵؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۲۵۹؛ فقہ المصارف: ۱۶۱

[3] الکافی: ۵/۲۵۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۰۳ ح ۴۵۹؛ الوافی: ۱۸/۶۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۷ ح ۲۳۴۸۰

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۲۲۳؛ فقہ المصارف: ۱۷۱؛ سداد العباد: ۵۷۴؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۷/۲۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۳۸

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ بعض اوقات دسترخوان، کاسا، تلوار، کمربند، زین اور لگام میں چاندی لگی ہوئی ہوتی ہے تو کیا ان چیزوں کو درہموں کے عوض خریدا جاسکتا ہے خواہ وہ چاندی سے زیادہ ہوں یا کم؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو چاندی ہے اسے دیناروں (یعنی سونے) کے عوض خریدا جائے اور جو اس کے علاوہ ہے اسے درہموں کے عوض خریدا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1951} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبٍ اَلْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ بَيْعِ اَلسَّيْفِ اَلْمُحَلَّى بِالنَّقْدِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِهِ بِالنَّسِيئَةِ فَقَالَ إِذَا نَقَدَ مِثْلَ مَا فِي فِضَّتِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ أَوْ لَيُعْطِ اَلطَّعَامَ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا سونے اور چاندی سے مزین تلوار نقد پر فروخت کی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ادھار پر فروخت کرنا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کی چاندی کی مقدار کے برابر نقد دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے یا اس کے ہمراہ کوئی طعام (وغیرہ) دے دے؟[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1952} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلْأُسْرُبِّ يُشْتَرَى بِالْفِضَّةِ قَالَ إِنْ كَانَ اَلْغَالِبُ عَلَيْهِ اَلْأُسْرُبَّ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سیسہ کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کے بارے

---

[1] قرب الاسناد: ۲۶۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۵۳؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۴۹ و ۱۰۰/۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۰۱ ح ۲۳۴۹۲

[2] سداد العباد: ۵۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۸۱

[3] الکافی: ۵/۲۴۹ ح ۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۱۲ ح ۴۸۵؛ الاستبصار: ۳/۹۷ ح ۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۹۹ ح ۲۳۴۸۷؛ الوافی: ۱۸/۶۲۲

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۱۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲/۱۱۸؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۷/۲۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۳۷

میں فرمایا کہ اس پر سیسہ غالب ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1953} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ تَجِيئُنِي اَلدَّرَاهِمُ بَيْنَهَا اَلْفَضْلُ فَنَشْتَرِيهِ بِالْفُلُوسِ فَقَالَ لاَ يَجُوزُ وَ لَكِنِ اُنْظُرْ فَضْلَ مَا بَيْنَهُمَا فَزِنْ نُحَاساً وَزِنِ اَلْفَضْلَ فَاجْعَلْهُ مَعَ اَلدَّرَاهِمِ اَلْجِيَادِ وَ خُذْ وَزْناً بِوَزْنٍ.

✿ اسحٰق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ درہم آتے ہیں جن میں کچھ زیادتی (ملاوٹ) ہوتی ہے پس ہم انہیں پیسے کے عوض خریدتے ہیں (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز نہیں ہے بلکہ پہلے یہ دیکھو کہ زیادتی کس قدر ہے لہٰذا تانبہ کا اور پھر چاندی کا وزن کرو اور پھر اصل چاندی کو درہم کے عوض برابر قرار دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1954} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ ثَلاَثَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ تِلْكَ اَلدَّرَاهِمُ تَنْفُقُ بَيْنَ اَلنَّاسِ تِلْكَ اَلْأَيَّامَ وَ لَيْسَتْ تَنْفُقُ اَلْيَوْمَ فَلِي عَلَيْهِ تِلْكَ اَلدَّرَاهِمُ بِأَعْيَانِهَا أَوْ مَا يَنْفُقُ اَلْيَوْمَ بَيْنَ اَلنَّاسِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ اَلنَّاسِ كَمَا أَعْطَيْتَهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ اَلنَّاسِ.

✿ یونس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط لکھا کہ میرے ایک شخص کے پاس تین ہزار درہم تھے جو اس وقت لوگوں میں رائج تھے مگر اب وہ رائج نہیں ہیں تو کیا میں اس سے اپنے وہی اصل درہم لینے کا روادار ہوں یا ان کا جو اس وقت لوگوں میں رائج ہیں۔

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ تم اس سے وہ درہم لے سکتے ہو جو لوگوں کے درمیان رائج ہیں جس طرح تو نے وہ درہم

---

[1] الکافی: ۵/۲۴۸ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۱۱ ح ۴۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۰۳ ح ۲۳۴۹۶؛ الوافی: ۱۸/۶۲۲

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۳۵

[3] الکافی: ۵/۲۵۰ ح ۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۱۴ ح ۴۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۰۴ ح ۲۳۴۹۸؛ الوافی: ۱۸/۶۰۵

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۴۱

دیئے تھے جو اس وقت لوگوں میں رائج تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1955} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ دَرَاهِمُ وَ أَنَّ السُّلْطَانَ أَسْقَطَ تِلْكَ الدَّرَاهِمَ وَ جَاءَ بِدَرَاهِمَ أَعْلَى مِنْ تِلْكَ الدَّرَاهِمِ الْأُولَى وَ لَهُمُ الْيَوْمَ وَضِيعَةٌ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي عَلَيْهِ الْأُولَى الَّتِي أَسْقَطَهَا السُّلْطَانُ أَوِ الدَّرَاهِمُ الَّتِي أَجَازَهَا السُّلْطَانُ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ) الدَّرَاهِمُ الْأُولَى(.

۞ یونس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط لکھا کہ میں نے ایک شخص سے دس ہزار درہم لینے تھے مگر بادشاہ نے ان کو ساقط کر دیا اور ان کی جگہ ان سے اعلیٰ کوالٹی کے درہم جاری کر دیئے لہٰذا آج وہ کم قیمت پر چلتے ہیں تو اب میں اس سے کن درہموں کے لینے کا حقدار ہوں وہ پہلے والے جو ساقط ہو گئے ہیں یا دوسرے جو رائج ہیں؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ تم پہلے والے درہموں کے حقدار ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے بلکہ دونوں میں مختلف حکم بیان ہوا ہے۔ پہلی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ وہ پہلے والے درہم بالکل متروک ہو چکے ہیں لہٰذا رائج الوقت لئے جائیں گے جبکہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ پہلے والے درہم رائج تو ہیں مگر قیمت کم ہو گئی ہے تو ایسی صورت میں اصلی درہم ہی لئے جائیں گے (واللہ اعلم)

﴿معاملہ فسق کئے جانے کی صورتیں﴾

{1956} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ

---

[1] الکافی: ۲۵۲/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۱۶/۷ ح ۲۰۵؛ الوافی: ۶۳۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۶/۱۸ ح ۲۳۵۰۳؛ الاستبصار: ۱۰۰/۳ ح ۳۴۵

[2] مراۃ العقول: ۳۱۷/۱۹؛ فقہ المعارف: ۵۷۶؛ فقہ الطب: ۲۷۵؛ الانوار اللوامع: ۲۷۳/۱۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱۱۷/۷ ح ۵۰۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۹۱/۳ ح ۳۷۱۶؛ الاستبصار: ۹۹/۳ ح ۳۴۳؛ الوافی: ۶۴۰/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۶/۱۸ ح ۲۳۵۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴۸/۱۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۵۰/۱۳؛ فقہ المعارف: ۵۷۶؛ الانوار اللوامع: ۲۷۳/۱۲؛ سداد العباد: ۴۷۵؛ عمدۃ الاصول: ۴۶۵/۶

حَتَّى يَفْتَرِقَا وَصَاحِبُ الْحَيَوَانِ بِالْخِيَارِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خرید وفروخت کرنے والے فریقین جب تک ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوجائیں تب تک ان کو (معاملہ توڑنے کا) اختیار ہے اور حیوان والے کے لئے یہ اختیار تین دن تک ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1957} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ:اِبْتَعْتُ أَرْضاً فَلَمَّا اِسْتَوْجَبْتُهَا قُمْتُ فَمَشَيْتُ خُطًا ثُمَّ رَجَعْتُ أَرَدْتُ أَنْ يَجِبَ الْبَيْعُ حِينَ الاِفْتِرَاقِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے (ایک شخص سے) زمین خریدی پس جب ایجاب قبول ہو چکا تو میں اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک قدم چل کر واپس اپنی جگہ پر آ گیا اور میں چاہتا تھا کہ اس افتراق (علیحدہ ہونے) سے بیع واجب ہوجائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1958} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:فِي الْحَيَوَانِ كُلِّهِ شَرْطُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِيهَا إِنِ اشْتَرَطَ أَوْ لَمْ يَشْتَرِطْ.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر قسم کے حیوان میں خریدار کو تین دن تک معاملہ توڑنے کا اختیار ہے خواہ پہلے شرط کی ہو یا نہ کی ہو۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی:۵/۱۷۰ح۵؛الوافی:۱۷/۵۰۶؛وسائل الشیعہ:۱۸/۵ح

[2] مراۃ العقول:۱۹/۱۶۴؛الخیارات اراکی:۸۳؛فقہ الامامیہ قسم الخیارات:۲۳۳؛الانوار اللوامع:۱۱/۴۰۵؛فقہ الصادقؑ:۱۷/۹۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ:۳/۲۰۴ح۳۷۶۹؛الکافی:۵/۱۷۱ح۸؛تہذیب الاحکام:۷/۲۰ح۸۴؛الاستبصار:۳/۷۲ح۲۳۹؛وسائل الشیعہ:۱۸/۸ح ۲۳۰۱۹؛الوافی:۱۷/۵۰۸

[4] روضۃ المتقین:۷/۵۲؛سداد العباد:۵۰۴؛ملاذ الاخیار:۱۰/۴۹۲

[5] من لایحضرہ الفقیہ:۳/۲۰۱ح۳۷۶۱؛تہذیب الاحکام:۷/۲۴ح۱۰۷؛الوافی:۱۷/۵۱۵؛وسائل الشیعہ:۱۸/۱۱ح۲۳۰۳۶

[6] روضۃ المتقین:۷/۴۴؛فقہ الصادقؑ:۱۷/۸۹؛جواہر الکلام:۲۳/۲۵؛النجعہ:۷/۲۸۷؛ارشاد العقول:۲/۴۰۷؛المحصول فی علم الاصول جعفر سبحانی: ۲/۴۴۴؛ارشاد الطالب:۵/۴۰۷؛ملاذ الاخیار:۱۰/۵۰۱

{1959} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلشَّرْطُ فِي اَلْحَيَوَانِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي اِشْتَرَطَ أَمْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ أَحْدَثَ اَلْمُشْتَرِي فِيمَا اِشْتَرَى حَدَثاً قَبْلَ اَلثَّلاَثَةِ اَلْأَيَّامِ فَذَلِكَ رِضًا مِنْهُ فَلاَ شَرْطَ قِيلَ لَهُ وَمَا اَلْحَدَثُ قَالَ إِنْ لاَمَسَ أَوْ قَبَّلَ أَوْ نَظَرَ مِنْهَا إِلَى مَا كَانَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَلشِّرَاءِ.

❁ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حیوان میں خریدار کو تین دن تک اختیار ہے خواہ پہلے شرط کرے یا نہ کرے البتہ جب خریدار اس خریدے ہوئے جاندار میں تین دن کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد کرے تو یہ اس کی طرف سے اس معاملہ کے باقی رکھنے پر رضامندی ہوگی لہٰذا اختیار ختم ہوجائے گا۔

آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ یہ نئی چیز (ایجاد کرنا) کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جیسے اسے مس کرے، بوسہ دے یا اس کے اس حصہ پر نگاہ کرے جس پر نگاہ کرنا خریداری سے پہلے اس پر حرام تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1960} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّا نُخَالِطُ أُنَاساً مِنْ أَهْلِ اَلسَّوَادِ وَ غَيْرِهِمْ فَنَبِيعُهُمْ وَ نَرْبَحُ عَلَيْهِمُ اَلْعَشَرَةَ اِثْنَا عَشَرَ وَ اَلْعَشَرَةَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ وَ نُؤَخِّرُ ذَلِكَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ اَلسَّنَةَ وَ نَحْوَهَا وَ يَكْتُبُ لَنَا اَلرَّجُلُ عَلَى دَارِهِ أَوْ أَرْضِهِ بِذَلِكَ اَلْمَالِ اَلَّذِي فِيهِ اَلْفَضْلُ اَلَّذِي أَخَذَ مِنَّا شِرَاءً وَ قَدْ بَاعَ وَ قَبَضَ اَلثَّمَنَ مِنْهُ فَنَعِدُهُ إِنْ هُوَ جَاءَ بِالْمَالِ إِلَى وَقْتٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ اَلشِّرَاءَ فَإِنْ جَاءَ اَلْوَقْتُ وَ لَمْ يَأْتِنَا بِالدَّرَاهِمِ فَهُوَ لَنَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ اَلشِّرَاءِ قَالَ أَرَى أَنَّهُ لَكَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ وَ إِنْ جَاءَ بِالْمَالِ لِلْوَقْتِ فَرُدَّ عَلَيْهِ.

❁ سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم اہل سواد (دیہاتیوں) وغیرہ سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں اور سال تک وصولی مؤخر کرتے ہیں اور وہ شخص (بطور گروی) اپنا مکان یا زمین لکھ دیتا ہے کہ اگر وہ مدت مقررہ تک مال لے کر آجائے تو ہم اس کا گھر یا زمین واپس کردیتے ہیں اور اگر وہ رقم نہ لائے تو

---

[1] الکافی: ۱۶۹/۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۴/۷ ح ۱۰۲؛ الوافی: ۵۰۴/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۱۸ ح ۲۳۰۳۲

[2] مراۃ العقول: ۱۶۲/۱۹؛ جواہر الکلام: ۲۵/۲۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۸۶/۱۲؛ المختار فی احکام الخیار: ۵۸؛ ارشاد الطالب: ۱۰۰/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰۹/۱۷؛ مستند الشیعہ: ۳۷۲/۱۴؛ مفاتیح الشرائع: ۶۹/۳؛ سداد العباد: ۵۰۵؛ کتاب المکاسب: ۹۷/۵؛ محاضرات: ۱۴۴/۴؛ ملاذ الاخیار: ۵۰۲/۱۰

پھر وہ گھر یا زمین ہماری ہوجاتی ہے تو کیا ایسا معاملہ جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری نظر میں اگر وہ رقم نہ لائے تو وہ تمہارا مال سمجھا جائے گا اور اگر بروقت مال لے آئے تو اس کا (گروی شدہ) مال واپس کر دیا جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1961} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّابَّةَ أَوِ الْعَبْدَ وَ يَشْتَرِطُ إِلَى يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَيَمُوتُ الْعَبْدُ أَوِ الدَّابَّةُ وَ يُحْدِثُ فِيهِ الْحَدَثَ عَلَى مَنْ ضَمَانُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى الْبَائِعِ حَتَّى يَنْقَضِيَ الشَّرْطُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ يَصِيرَ الْمَبِيعُ لِلْمُشْتَرِي شَرَطَ لَهُ الْبَائِعُ أَوْ لَمْ يَشْتَرِطْ قَالَ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شَرْطٌ أَيَّاماً مَعْدُودَةً فَهَلَكَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ الشَّرْطُ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

❁ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کوئی جانور یا غلام خریدتا ہے اور ایک یا دو دن کی شرط رکھتا ہے (کہ اسے معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہوگا) پس غلام یا جانور مرجاتا ہے یا اس میں کچھ نیا پیدا ہوجاتا ہے (یعنی کوئی عیب وغیرہ ظاہر ہوجاتا ہے) تو یہ کس کے ذمے ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک تین دن کی شرط نہ گزر جائے تب تک بائع پر ہوگا اور مشتری (خریدار) کو اس کی قیمت ملے گی چاہے بائع نے کوئی شرط رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔ پھر فرمایا: اگر ان دونوں (بائع ومشتری) کے درمیان چند دنوں کی شرط ہو اور ان دنوں کے گزرنے سے پہلے وہ مشتری کے ہاتھ میں ہلاک ہوجائے تو وہ (نقصان) بائع کے مال میں سے ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۱۷۱/۵/ح ۱۴؛ من لایحضرۂ الفقیہ: ۲۰۴/۳ح ۳۷۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۲۲/۷ح ۹۵؛ الوافی: ۵۱۰/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۸ح ۲۳۰۴۵

[2] مراۃ العقول: ۱۶۷/۱۹؛ دراسات موجزہ: ۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۸/۱۷؛ منہاج الفقاھہ: ۳۵۶/۵؛ سداد العباد: ۵۰۷؛ ارشاد الطالب: ۱۲۲/۴؛ الانوار اللوامع: ۴۱۱/۱۱؛ روضۃ المتقین: ۵۳/۷؛ ملاذ الاخیار: ۴۹۸/۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲۴/۷ح ۱۰۳؛ الوافی: ۵۰۴/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۸ح ۲۳۰۳۶ و ۲۰ح ۲۳۰۴۸؛ الکافی: ۱۶۹/۵ح ۳ (مختصراً)؛ من لایحضرۂ الفقیہ: ۲۰۲/۳ح ۳۷۶۳

[4] ملاذ الاخیار: ۵۰۲/۱۰؛ جواہر الکلام: ۸۱/۲۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱۳۱/۲؛ سداد العباد: ۵۰۹؛ منہاج الفقاھہ: ۴۲۳/۶؛ المکاسب: ۹۴/۳؛ ارشاد الطالب: ۵۲۵/۴؛ المختار: ۱۲۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۱/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۵/۱۷؛ النجعہ: ۲۸۷/۷

{1962} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي مِنَ اَلرَّجُلِ اَلْمَتَاعَ ثُمَّ يَدَعُهُ عِنْدَهُ يَقُولُ حَتَّى آتِيَكَ بِثَمَنِهِ فَقَالَ إِنْ جَاءَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلاَّ فَلاَ بَيْعَ لَهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کسی سے کچھ مال خریدتا ہے اور اسے اسی کے پاس چھوڑ دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ جب تک میں قیمت نہ لاؤں یہ مال یہیں رہے گا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تین دنوں تک واپس آ گیا تو ٹھیک ورنہ بیع ختم ہو جائے گی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1963} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِشْتَرَى مَتَاعاً مِنْ رَجُلٍ وَ أَوْجَبَهُ غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ اَلْمَتَاعَ عِنْدَهُ وَ لَمْ يَقْبِضْهُ قَالَ آتِيكَ غَداً إِنْ شَاءَ اَللَّهُ فَسُرِقَ اَلْمَتَاعُ مِنْ مَالِ مَنْ يَكُونُ قَالَ مِنْ مَالِ صَاحِبِ اَلْمَتَاعِ اَلَّذِي هُوَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يُقَبِّضَ اَلْمَتَاعَ وَ يُخْرِجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَإِذَا أَخْرَجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَالْمُبْتَاعُ ضَامِنٌ لِحَقِّهِ حَتَّى يَرُدَّ مَالَهُ إِلَيْهِ.

۞ عقبہ بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی سے کچھ مال و متاع خریدا اور اسے واجب بھی کر دیا (یعنی قیمت ادا کر دی) مگر وہ مال اٹھایا نہیں بلکہ کہا کہ کل اٹھا کر لے جاؤں گا انشاءاللہ۔ اسی اثنا میں وہ مال چوری ہو گیا تو وہ اصلی مالک کا ہے جس کے گھر سے چوری ہوا ہے جب تک اس کا قبضہ دے کر اسے اپنے گھر سے باہر نہ کر دے ہاں جب ایسا کر دے تو پھر خریدار اپنے حق کا ضامن ہو گا۔[3]

تحقیق:

حدیث معتبر ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۲ ح ۳۷۶۶؛ الکافی: ۵/۱۷۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۱ ح ۸۸؛ الوافی: ۱۷/۵۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۱ ح ۲۳۰۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۱۱؛ الاستبصار: ۳/۷۷ ح ۲۷

[2] روضۃ المتقین: ۷/۵۰؛ منہاج الفقاھہ: ۶/۶؛ کتاب المکاسب: ۵/۲۱۸؛ ارشاد الطالب: ۶/۲۱۳؛ جواہر الکلام: ۲۳/۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷/۲۳۴؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۷۴۴؛ فقہ الامامیہ قسم الخیارات: ۵۴۴

[3] الکافی: ۵/۱۷۱ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۱ ح ۸۹؛ الوافی: ۱۷/۵۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۳ ح ۲۳۰۵۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۱۶

[4] المختار فی احکام الخیار: ۲۹۰؛ ارشاد الطالب: ۶/۲۴۵؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۳۹۸

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [۱]

{1964} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عُمَرُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ بَاعَ أَرْضاً عَلَى أَنَّ فِيهَا عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ فَاشْتَرَى الْمُشْتَرِي ذَلِكَ مِنْهُ بِحُدُودِهِ وَ نَقَدَ الثَّمَنَ وَ أَوْقَعَ صَفْقَةَ الْبَيْعِ وَافْتَرَقَا فَلَمَّا مَسَحَ الْأَرْضَ إِذَا هِيَ خَمْسَةُ أَجْرِبَةٍ قَالَ إِنْ شَاءَ اسْتَرْجَعَ فَضْلَ مَالِهِ وَأَخَذَ الْأَرْضَ وَ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْبَيْعَ وَ أَخَذَ مَالَهُ كُلَّهُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ إِلَى جَنْبِ تِلْكَ الْأَرْضِ لَهُ أَيْضاً أَرَضُونَ فَيُوَفِّيَهُ وَ يَكُونُ الْبَيْعُ لاَزِماً لَهُ وَ الْوَفَاءُ لَهُ بِتَمَامِ الْمَبِيعِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ غَيْرُ الَّذِي بَاعَ فَإِنْ شَاءَ الْمُشْتَرِي أَخَذَ الْأَرْضَ وَاسْتَرْجَعَ فَضْلَ مَالِهِ وَإِنْ شَاءَ رَدَّ وَأَخَذَ الْمَالَ كُلَّهُ.

❁ عمر بن حنظلہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کچھ زمین اس شرط پر فروخت کی تھی کہ وہ دس جریب ہے پس خریدار نے نقد قیمت ادا کر کے اس رقبہ کو اس کے حدود و قیود کے ساتھ خرید لیا اور دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ بھی ہو گئے مگر جب خریدار نے زمین کی پیائش کی تو وہ صرف پانچ جریب نکلی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: خریدار کو حق حاصل ہے کہ اگر چاہے تو زمین اپنے پاس رکھ کر زائد قیمت واپس لے لے یا چاہے تو پورا سودا توڑ دے مگر یہ کہ اس زمین کے پہلو میں بائع کی کچھ زمین ہو تو پھر اس سے اپنی زمین کی پیائش پوری کرے پھر بیع لازم ہو جائے گی اور اس کو زمین پوری کرنا لازم ہو گی اور اگر اس کی کوئی زمین اس کے سوا نہیں ہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ اس زمین کو لے لے اور فاضل قیمت کے لئے اس سے رجوع کرے اور چاہے تو زمین دے کر اپنی پوری قیمت واپس حاصل کرے۔ [۲]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۳]

{1965} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ضَيْعَةً وَ قَدْ كَانَ يَدْخُلُهَا وَ يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَنْ نَقَدَ الْمَالَ صَارَ إِلَى الضَّيْعَةِ فَفَتَّشَهَا ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَقَالَ صَاحِبَهُ فَلَمْ يُقِلْهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَوْ قَلَّبَهَا وَ نَظَرَ مِنْهَا إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِينَ قِطْعَةً ثُمَّ بَقِيَ مِنْهَا قِطْعَةٌ لَمْ يَرَهَا لَكَانَ لَهُ فِي ذَلِكَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ.

---

[۱] مراۃ العقول:۱۹/۱۶۶؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۴۴۲

[۲] من لایحضرہ الفقیہ:۳/۲۳۹ح۳۸۷۵؛ تہذیب الاحکام:۷/۱۵۳ح۶۷۵؛ الوافی:۱۷/۵۲۰؛ وسائل الشیعہ:۱۸/۲۷ح۲۳۰۶۴؛ عوالی اللئالی:۳/۲۱۹

[۳] روضۃ المتقین:۷/۱۶۳

۞ جمیل بن درج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے زمین کے کچھ ٹکڑے خریدے جہاں وہ مسلسل آتا جاتا رہتا تھا اور جب اس نے اس کی قیمت ادا کی تو ان قطعات اراضی میں گیا اور تفصیلی یا تفتیشی چکر لگایا (مگر اراضی پسند نہ آئی) پھر جب واپس آیا تو مالک سے کہا کہ معاملہ فسخ کر دو مگر وہ کچھ نہ بولا (تو اب کیا حکم ہے)؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے ننانوے فیصد زمین کے قطعات دیکھ لئے تھے اور ایک فیصد نہیں دیکھا تب بھی اسے خیار رؤیت حاصل ہے (کہ دیکھنے کے بعد لے یا نہ لے)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1966} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بِالْمَدِينَةِ فَبَاعَ عُمَرُ جِرَاباً هَرَوِيّاً كُلَّ ثَوْبٍ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَخَذُوهُ فَاقْتَسَمُوهُ فَوَجَدُوا ثَوْباً فِيهِ عَيْبٌ فَرَدُّوهُ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أُعْطِيكُمْ ثَمَنَهُ الَّذِي بِعْتُكُمْ بِهِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ نَأْخُذُ مِنْكَ قِيمَةَ الثَّوْبِ فَذَكَرَ عُمَرُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ يَلْزَمُهُ ذَلِكَ

۞ حسن بن عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور عمر (بن یزید) مدینہ میں موجود تھے اور عمر نے کچھ ہروی کپڑے فروخت کئے جو ہر کپڑا ایک مخصوص قیمت پر بیچا پس انہوں نے ان کو باہم تقسیم کر لیا پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک کپڑے میں عیب ہے تو اسے واپس کیا گیا۔ عمر نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اس کی وہ قیمت دے دیتا ہوں جس کے عوض فروخت کیا ہے تو کہ ہم تو تمام کپڑوں کی قیمت واپس لیں گے۔ چنانچہ عمر نے اس کا تذکرہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: لازم ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{1967} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى شَيْئاً وَ بِهِ عَيْبٌ أَوْ عَوَارٌ وَ

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷۰ ح ۳۹۷۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶ ح ۱۱۲؛ الوافی: ۷/۵۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۸ ح ۲۳۰۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۷/۲۶۲؛ حاشیہ مجمع الفائدہ وحید بہبہانی: ۱۲۵؛ منہاج الفقاہہ: ۶/۴۶؛ کتاب المکاسب: ۵/۲۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷/۲۹۶؛ التنقیح فی شرح المکاسب: ۴/۳۷؛ المختار: ۳۰۱؛ الخیارات اراکی: ۲۸۶؛ جواہر الکلام: ۲۳/۹۵؛ ریاض المسائل: ۸/۳۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۵/۳۸۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۵۰۹

[3] الکافی: ۵/۲۰۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۶۰ ح ۲۵۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۱۶ ح ۳۸۰۲؛ الوافی: ۱۸/۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۹ ح ۲۳۰۶۷

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۲۲۹؛ سداد العباد: ۵۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۶؛ روضۃ المتقین: ۷/۹۳

لَمْ يَتَبَرَّأْ إِلَيْهِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُ فَأَحْدَثَ فِيهِ بَعْدَ مَا قَبَضَهُ شَيْئاً ثُمَّ عَلِمَ بِذَلِكَ الْعَوَارِ أَوْ بِذَلِكَ الدَّاءِ إِنَّهُ يُمْضَى عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا يَنْقُصُ مِنْ ذَلِكَ الدَّاءِ وَالْعَيْبِ مِنْ ثَمَنِ ذَلِكَ لَوْ لَمْ يَكُنْ بِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص کوئی چیز خریدے اور اس میں عیب پائے یا (حیوان) کانا ہو اور بیچنے والا اس کے عیب سے خود کو بری الذمہ نہ ٹھہرائے یا اسے کھول کر بیان نہ کرے اور اس عیب کو خریدار چیز کو قبضہ میں لینے کے بعد پائے اور اس کے کانا ہونے وجانے یا اسی طرح کا نقص (یا بیماری) ہو تو فروخت صحیح ہوگی لیکن بیچنے والے کو اتنی رقم واپس کرنا ہوگی جو ایک تندرست اور بیمار یا عیب دار جانور کی قیمتوں کا فرق ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔[2]

﴿متفرق مسائل﴾

{1968} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَوْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:)تِسْعَةُ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ(.

۞ روح سی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رزق کے دسویں حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1969} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ قُلْتُ مَا أُعَالِجُ الْيَوْمَ شَيْئاً فَقَالَ كَذَلِكَ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ.

۞ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: آج کل کیا کام کرتے ہو؟

---

[1] الکافی: ۵/۲۰۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۶۰ ح ۲۵۷؛ الوافی: ۱۸/۷۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۰ ح ۲۳۰۶۸

......

[2] فقہ الصادقؑ: ۱۷/۳۳۳؛ منہاج الفقاھہ: ۶/۱۲۶؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الخیارات: ۲/۶۱؛ دراستنا من الفقہ: ۴/۳۱۰؛ جواہر الکلام: ۲۳/۲۳۷ (حسن اور صحیح)؛ ریاض المسائل: ۸/۳۸۱؛ ارشاد الطالب: ۴/۲۷۹

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۳۹ ح ۳۸۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۳ ح ۶۷۵؛ الوافی: ۱۷/۵۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۷ ح ۲۳۰۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۱۹

[4] روضۃ المتقین: ۷/۱۴۸

میں نے عرض کیا: آج کل کچھ نہیں کرتا ہوں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح تمہارے اموال ضائع ہوجاتے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس بات پر خوب سختی کی۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{1970} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يَفْسُدَ وَ هُوَ يَحْمِلُ الْمَسَائِلَ لِأَصْحَابِنَا وَ يَجِيءُ بِجَوَابَاتِهَا رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ اِشْتَرِ وَإِنْ كَانَ غَالِياً فَإِنَّ الرِّزْقَ يَنْزِلُ مَعَ الشِّرَاءِ.

۞ علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ ابوخطاب بدعقیدہ ہونے سے پہلے ہمارے اصحاب کے سوالات لے جاتا تھا اور (امام علیہ السلام سے) جوابات لے آتا تھا چنانچہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریداری کیا کرو اگرچہ مہنگی ہو کیونکہ خریداری کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ [4]

{1971} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَحْتَطِبُ وَ يَسْتَقِي وَ يَكْنُسُ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَطْحَنُ وَ تَعْجِنُ وَ تَخْبِزُ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام لکڑیاں اکٹھی کرتے، پانی کھینچ کر لاتے اور گھر میں جھاڑو دیتے تھے جبکہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام آٹا پیستی تھیں اور روٹی پکاتی تھیں۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی: ۵/۱۴۸ ح ۵؛ الوافی: ۱۷/۱۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۳ ح ۲۱۸۵۷

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۱۲۹

[3] الکافی: ۵/۱۵۰ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۸ ح ۳۹۶۷؛ الوافی: ۱۷/۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۸ ح ۲۱۸۷۰

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۱۳۲

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۶۹ ح ۳۶۴۰؛ الکافی: ۵/۸۶ ح ۱؛ الوافی: ۱۷/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۶۲ ح ۲۱۹۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۰۰؛ بحار الانوار: ۴۳/۱۵۱؛ عوالم العلوم: ۱۱/۵۰۱

[6] روضۃ المتقین: ۶/۴۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۹۴ و ۱۱/۷؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۴۸

{1972} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:)أَيُّمَا عَبْدٍ مُسْلِمٍ أَقَالَ مُسْلِماً فِي بَيْعٍ أَقَالَهُ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَثْرَتَهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ(.

ہارون بن حمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی مسلمان بندہ کسی مسلمان کے کہنے پر (پشیمان ہونے پر) فروخت کا معاملہ فسخ کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو فسخ کردے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح الظاہر ہے۔[2]

{1973} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اَلْمُتَوَكِّلِ عَنِ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ اَلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى عَرَضَ عَلَى آدَمَ أَسْمَاءَ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ أَعْمَارَهُمْ قَالَ فَمَرَّ آدَمُ بِاسْمِ دَاوُدَ اَلنَّبِيِّ فَإِذَا عُمُرُهُ فِي اَلْعَالَمِ أَرْبَعُونَ سَنَةً فَقَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَا رَبِّ مَا أَقَلَّ عُمُرَ دَاوُدَ وَ مَا أَكْثَرَ عُمُرِي يَا رَبِّ إِنْ أَنَا زِدْتُ دَاوُدَ مِنْ عُمُرِي ثَلاَثِينَ سَنَةً أَثْبَتَّ ذَلِكَ لَهُ قَالَ يَا آدَمُ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي قَدْ زِدْتُهُ مِنْ عُمُرِي ثَلاَثِينَ سَنَةً فَأَنْفِذْ ذَلِكَ لَهُ وَ أَثْبِتْهَا لَهُ عِنْدَكَ وَ اِطْرَحْهَا مِنْ عُمُرِي قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَثْبَتَ اَللَّهُ تَعَالَى لِدَاوُدَ فِي عُمُرِهِ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ اَللَّهِ مُثْبَتَةً فَلِذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ تَعَالَى يَمْحُوا اَللّٰهُ مٰا يَشٰاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ اَلْكِتٰابِ قَالَ فَمَحَا اَللَّهُ مَا كَانَ عِنْدَهُ مُثْبَتاً لِآدَمَ وَ أَثْبَتَ لِدَاوُدَ مَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مُثْبَتاً قَالَ فَمَضَى عُمُرُ آدَمَ فَهَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكُ اَلْمَوْتِ لِقَبْضِ رُوحِهِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مَلَكَ اَلْمَوْتِ إِنَّهُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِي ثَلاَثِينَ سَنَةً فَقَالَ لَهُ مَلَكُ اَلْمَوْتِ يَا آدَمُ أَ لَمْ تَجْعَلْهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ اَلنَّبِيِّ وَ طَرَحْتَهَا مِنْ عُمُرِكَ حِينَ عُرِضَ عَلَيْكَ أَسْمَاءُ اَلْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ عُرِضَتْ عَلَيْكَ أَعْمَارُهُمْ وَ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي اَلدَّخْيَاءِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ مَا أَذْكُرُ هَذَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مَلَكُ اَلْمَوْتِ يَا آدَمُ لاَ تَجْحَدْ أَلَمْ تَسْأَلِ اَللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُثْبِتَهَا لِدَاوُدَ وَ يَمْحُوَهَا مِنْ عُمُرِكَ فَأَثْبَتَهَا لِدَاوُدَ فِي اَلزَّبُورِ وَ مَحَاهَا مِنْ عُمُرِكَ فِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۸ح۲۶؛ الکافی: ۵/۱۵۳ح۱۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۹۶ح۳۷۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۸۶ح۲۲۸۰۶؛ الوافی: ۱۷/۴۴۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۴۶؛ مصادقۃ الاخوان: ۲۷؛ کتاب المومن اہوازی: ۵۱؛ بحار الانوار: ۲/۲۵۶؛ شرح فارسی شہاب الاخبار: ۱۸۶؛ صحیفۃ الامام الرضاؑ: ۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۶۶

الذِّكْرِ قَالَ آدَمُ حَتَّى أَعْلَمَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ كَانَ آدَمُ صَادِقاً لَمْ يَذْكُرْ وَ لَمْ يَجْحَدْ فَمِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْعِبَادَ أَنْ يَكْتُبُوا بَيْنَهُمْ إِذَا تَدَايَنُوا وَ تَعَامَلُوا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لِنِسْيَانِ آدَمَ وَ جُحُودِهِ مَا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ.

۞ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کے سامنے تمام انبیاء کے نام اور ان کی مدت عمر پیش کی پس جب حضرت آدم علیہ السلام جناب داؤد علیہ السلام کے نام پر پہنچے تو ان کی عمر صرف چالیس سال تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! داؤد علیہ السلام کی عمر اتنی کم اور میری عمر اتنی زیادہ کیوں ہے؟ تو اے پروردگار! اگر میں اپنی عمر میں سے تیس سال نکال کر داؤد علیہ السلام کی عمر بڑھادوں تو کیا تو اس کو ثبت کرے گا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! ایسا ممکن ہے۔

آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے تیس سال داؤد علیہ السلام کو دیئے لہٰذا تو میری عمر میں سے تیس سال گھٹا دے اور اس کی عمر میں تیس سال بڑھا دے اور اپنے پاس اس کو ثبت کرے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان کے کہنے پر اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر میں سے تیس سال گھٹا کر حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر میں تیس سال بڑھا دیئے اور اسے ثبت کر دیا اور ایک محو و اثبات کی کتاب اللہ کے پاس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ جسے چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے (الرعد:۳۹)''

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے مٹا دیا جو اس کے پاس حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ثبت تھا اور حضرت داؤد کے لئے وہ ثبت کر دیا جو اس کے لئے ثبت نہ تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کی مدت عمر تمام ہوئی اور ملک الموت ان کی روح قبض کرنے پہنچے تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ابھی تو میری عمر کے تیس سال باقی ہیں؟

ملک الموت نے کہا: اے آدم علیہ السلام: کیا آپ علیہ السلام نے اپنی عمر میں سے تیس گھٹا کر اپنے فرزند داؤد علیہ السلام کو نہیں دیئے ہیں جبکہ آپ علیہ السلام وادی دخیا میں تھے اور آپ علیہ السلام کے سامنے آپ علیہ السلام کی ذریت کے نام اور ان کی مدت عمر پیش ہوئی تھی؟

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: مگر مجھے تو یہ یاد نہیں ہے۔

ملک الموت نے کہا: اے آدم علیہ السلام! آپ علیہ السلام اس سے انکار نہ کریں۔ کیا آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست نہیں کی تھی کہ آپ علیہ السلام کی عمر میں سے تیس سال گھٹا کر داؤد علیہ السلام کی عمر میں لکھ دیئے جائیں؟

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میں اسے یاد کرتا ہوں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آدم سچے تھے ان کو یاد ہی نہیں تھا اور نہ ہی وہ انکار کر رہے تھے پس اس دن سے اللہ تعالیٰ نے آدم کے نسیاں پر اور جو کام خود انجام دیا اس کے انکار کی وجہ سے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ جب وہ آپس میں لین دین یا کوئی

معاملہ کریں تو مدت معینہ کو لکھ لیا کریں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1974} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ تُخَالِطُوا وَ لاَ تُعَامِلُوا إِلاَّ مَنْ نَشَأَ فِي الْخَيْرِ.

ظریف بن ناصح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ میل جول رکھو اور نہ ہی معاملہ کرو مگر صرف اس شخص سے جس کی تربیت اچھی ہوئی ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1975} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا أَدْخَلَ طَعَامَ سَنَتِهِ خَفَّ ظَهْرُهُ وَ اسْتَرَاحَ وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لاَ يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً حَتَّى يُحْرِزَا طَعَامَ سَنَتِهِمَا .

حسن بن جہم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی سال بھر کا غلہ گھر میں رکھ لیتا ہے تو اس کی پشت ہلکی ہو جاتی ہے اور وہ سکون کا سانس لیتا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام وامام جعفر صادق علیہ السلام دونوں اس وقت تک جائیداد یا زمین نہیں خریدتے تھے جب تک سال بھر کی خوارک جمع نہیں کر لیتے تھے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{1976} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ غَلاَءٌ وَ قَحْطٌ حَتَّى أَقْبَلَ الرَّجُلُ الْمُوسِرُ يَخْلِطُ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَ

---

[1] علل الشرائع: ۲/۵۵۳ باب ۳۴۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۴۶۳؛ بحار الانوار: ۱۰۲/۴ و ۲۵۸/۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۹۸/۱؛ تفسیر البرہان: ۲۶۵/۳ و ۲۷۰؛ تفسیر الصافی: ۳۰۵/۱

[2] الانوار اللوامع: ۱۲۸/۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۱۰ ح ۳۷؛ الکافی: ۱۵۸/۵ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۶۴/۳ ح ۳۶۰۱؛ الوافی: ۴۱۱/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۷ ح ۲۲۸۷۲

[4] سداد العباد: ۲۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۷/۱۰؛ روضۃ المتقین: ۴۳۹/۶؛ مراۃ العقول: ۱۴۶/۱۹

[5] الکافی: ۸۹/۵ ح ۱؛ الوافی: ۹۳/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۴/۱۷ ح ۲۲۹۲۷؛ قرب الاسناد: ۳۹۲ (مختصراً)

[6] مراۃ العقول: ۳۸/۱۹

يَأْكُلُهُ وَ يَشْتَرِي بِبَعْضِ اَلطَّعَامِ وَ كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ طَعَامٌ جَيِّدٌ قَدِ اِشْتَرَاهُ أَوَّلَ اَلسَّنَةِ فَقَالَ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ اِشْتَرِ لَنَا شَعِيراً فَاخْلِطْ بِهَذَا اَلطَّعَامِ أَوْ بِعْهُ فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَأْكُلَ جَيِّداً وَ يَأْكُلُ اَلنَّاسُ رَدِيّاً.

✿ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک بار مدینہ میں قحط پڑ گیا یہاں تک کہ بڑے بڑے مالدار بھی گندم میں جو ملا کر کھانے لگے جبکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس عمدہ قسم کی گندم موجود تھی جسے آپ علیہ السلام نے سال کی ابتدا میں خرید کر رکھ لیا تھا پس امام علیہ السلام نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ کچھ جَو خرید کر لاؤ اور انہیں اس گندم کے ساتھ ملا دو یا پھر اس (گندم) کو فروخت کر دو کیونکہ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ہم اعلیٰ قسم کی گندم کھائیں جبکہ لوگ ردی کھا رہے ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1977} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَا اَلْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يَا أَبَا اَلصَّبَّاحِ شِرَاءُ اَلدَّقِيقِ ذُلٌّ وَ شِرَاءُ اَلْحِنْطَةِ عِزٌّ وَ شِرَاءُ اَلْخُبْزِ فَقْرٌ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ اَلْفَقْرِ.

✿ ابو الصباح کنانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو الصباح! آٹا کا خریدنا ذلت ہے اور گندم کا خریدنا عزت ہے اور روٹی کا خریدنا فقر ہے پس تم لوگ فقر و فاقہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق یا قوی کالصحیح ہے۔ [4]

{1978} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْمُثَنَّى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ ضَاقَ عَلَيْهِ اَلْمَعَاشُ أَوْ قَالَ اَلرِّزْقُ فَلْيَشْتَرِ صِغَاراً وَ لْيَبِعْ كِبَاراً

✿ ہشام بن مثنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کی روزی تنگ ہو جائے اسے چاہیے کہ چھوٹے جانور خریدے اور انہیں بڑا کر کے فروخت کرے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۱۶۶/۵ ح ا؛ تہذیب الاحکام: ۱۶۰/۷ ح ۷۰۹؛ الوافی: ۸۹/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۶/۱۷ ح ۲۲۹۳۱؛ عوالم العلوم: ۲۰۱/۲۰

[2] مراۃ العقول: ۱۵۶/۱۹؛ سداد العباد: ۴۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۲۶۹/۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱۶۳/۷ ح ۷۲۰؛ الکافی: ۱۶۷/۵ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۶۸/۳ ح ۳۹۷۱؛ الوافی: ۹۲/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۸/۱۷ ح ۲۲۹۳۵

[4] ملاذ الاخیار: ۲۷۴/۱۱؛ سداد العباد: ۴۹۸؛ روضۃ المتقین: ۲۵۸/۷

[5] الکافی: ۳۰۵/۵ ح ۶؛ الوافی: ۱۸۷/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۷/۱۷ ح ۲۲۹۸۷

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن علی الظاہر ہے [1]

{1979} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ السَّابِرِيَّ فِي الظِّلاَلِ فَمَرَّ بِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَاكِباً فَقَالَ لِي)يَا هِشَامُ إِنَّ الْبَيْعَ فِي الظِّلاَلِ غِشٌّ وَ الْغِشُّ لاَ يَحِلُّ(.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ میں سابری (عمدہ کھجور) کے زیر سایہ مال فروخت کرر ہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے پاس سے سواری پر سوار ہو کر گزرے اور فرمایا: اے ہشام! زیر سایہ مال فروخت کرنا دھوکہ ہے اور دھوکہ حلال نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1980} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَيْتاً فِي دَارٍ لَهُ بِجَمِيعِ حُقُوقِهِ وَ فَوْقَهُ بَيْتٌ آخَرُ هَلْ يَدْخُلُ الْبَيْتُ الْأَعْلَى فِي حُقُوقِ الْبَيْتِ الْأَسْفَلِ أَمْ لاَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَيْسَ لَهُ إِلاَّ مَا اِشْتَرَاهُ بِاسْمِهِ وَ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۞ محمد بن حسن الصفار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی سے اس کے گھر کا نچلا حصہ تمام حقوق کے ساتھ خریدا جس کے اوپر ایک اور منزل ہے تو کیا اوپر کی منزل والا نیچے کی منزل والے کے حقوق میں داخل ہوسکتا ہے یا نہیں؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس کے لئے صرف وہی ہے جو اس نے جگہ اور حصہ معین کر کے خریدا ہے انشااللہ۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1981} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

---

[1] الانوار الوامع: ۱۲۶/۱۱؛ مراۃ العقول: ۴۱۸/۱۹

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۷۲/۳ ح ۳۹۸۰؛ الکافی: ۱۶۰/۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱۳/۷ ح ۵۴؛ الوافی: ۴۶۷/۱۷؛ وسائل الشیعہ ۴۶۶/۱۷ ح ۲۳۰۰۷

[3] روضۃ المتقین: ۲۶۵/۷؛ سداد العباد: ۵۰۰؛ الآرا الفقیہ: ۲۵۶/۲؛ حدود الشریعہ: ۵۰۳؛ الفقہ وسائل طیبہ: ۱۸۹/۱

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۴۲/۳ ح ۳۸۸۴؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۰/۷ ح ۶۶۴؛ الوافی: ۵۲۶/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۹۱/۱۸ ح ۲۳۲۲۰؛ موسوعہ الامام العسکریؑ: ۴۰۵/۲

[5] روضۃ المتقین: ۱۷۶/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴۳۲/۱۷؛ ریاض المسائل: ۳۵۰/۸؛ جواہر الکلام: ۱۳۰/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۲۴۴/۱۱

عَنِ ٱلرَّجُلِ يَشْتَرِي طَعَاماً فَيَكُونُ أَحْسَنَ لَهُ وَ أَنْفَقَ أَنْ يَبُلَّهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ زِيَادَةً فَقَالَ إِنْ كَانَ لاَ يُصْلِحُهُ إِلاَّ ذَلِكَ وَ لاَ يُنْفِقُهُ غَيْرُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ فِيهِ ٱلزِّيَادَةَ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَغُشُّ بِهِ ٱلْمُسْلِمِينَ فَلاَ يَصْلُحُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کچھ طعام خرید تا ہے پس اگر وہ اس کو پانی سے تر کرے تو اس طرح اس کا مال بآسانی فروخت ہو جائے گا اور اس سے اس کا مقصد مال کو زیادہ وزنی کرنا نہیں ہے (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے مال کی اس میں اصلاح ہے اور وہ اس طرح مال کو زیادہ نہیں کرنا چاہتا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اور اگر وہ اس طرح کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو پھر (ایسا کرنا) جائز نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1982} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ ٱلصَّفَّارُ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُنَبِّهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَ ٱللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ فَقَالَ لَهُ وَ لَكِنِّي أُبْغِضُكَ لِلَّهِ قَالَ وَ لِمَ قَالَ لِأَنَّكَ تَبْغِي فِي ٱلْأَذَانِ وَ تَأْخُذُ عَلَى تَعْلِيمِ ٱلْقُرْآنِ أَجْراً وَ سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ عَلَى تَعْلِيمِ ٱلْقُرْآنِ أَجْراً كَانَ حَظَّهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ.

۞ زید بن علی نے اپنے والد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنا آبائے طاہرین علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! بخدا میں آپ علیہ السلام سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: لیکن میں اللہ کی خاطر تجھ سے عداوت رکھتا ہوں۔

اس نے عرض کیا: وہ کیوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ تو اذان دینے اور قرآن پڑھانے پر اجرت لیتا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص پر قرآن پڑھانے پر اجرت لے گا تو قیامت کے دن وہی اس کا حصہ ہوگا۔[3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۰۸ ح ۳۷۷۸؛ الکافی: ۵/۱۸۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۴ ح ۱۴۱؛ الوافی: ۱۷/۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۱۱۳ ح ۲۳۲۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۷/۶۶؛ حدود الشریعہ: ۵۰۴؛ الآراء الفقہیہ: ۲/۲۵۵؛ ریاض المسائل: ۸/۱۷۲؛ ارشاد الطالب: ۱/۳۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۶/۳۷۶ ح ۱۰۹۹؛ الوافی: ۱۷/۲۳۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۷۸ ح ۳۶۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۵۷ ح ۲۲۲۳۴؛ الاستبصار: ۳/۶۵ ح ۲۱۵

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{1983} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَبِيعُوا الْمَصَاحِفَ فَإِنَّ بَيْعَهَا حَرَامٌ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِي شِرَائِهَا قَالَ اشْتَرِ مِنْهُ الدَّفَّتَيْنِ وَ الْحَدِيدَ وَ الْغِلاَفَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَشْتَرِيَ الْوَرَقَ وَفِيهِ الْقُرْآنُ مَكْتُوبٌ فَيَكُونَ عَلَيْكَ حَرَاماً وَعَلَى مَنْ بَاعَهُ حَرَاماً.

❂ سماعہ بن مھران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ مصاحف (قرآن مجید) کو فروخت نہ کرو کیونکہ اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام اس کی خریدار کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس (بائع) سے صرف دو دفتیاں (جلدی گتے) لوہا اور غلاف خرید کرو اور خبردار! وہ ورق مت خریدو جن پر قرآن لکھا ہوا ہو کیونکہ وہ تم پر حرام ہوگا اور جو فروخت کرے گا اس پر بھی حرام ہوگا۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔[4]

﴿شراکت کے احکام﴾

{1984} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُشَارِكُهُ الرَّجُلُ فِي السِّلْعَةِ قَالَ إِنْ رَبِحَ فَلَهُ وَإِنْ وُضِعَ فَعَلَيْهِ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ مال تجارت میں شرکت کرتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نفع ہوا تو بھی اس کے لئے اور اگر نقصان ہوا تو بھی اس کے لئے ہوگا (یعنی نفع ونقصان میں

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۸۹/۱۰؛ الآراء الفقہیہ: ۲۵۲/۳؛ ارشاد الطالب: ۱۵۲/۲؛ روضۃ المتقین: ۵۱۱/۶

[2] تہذیب الاحکام: ۳۶۶/۶ ح ۱۰۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۰/۱۷ ح ۲۲۲۴۵؛ الوافی: ۲۴۷/۱۷

[3] المکاسب شیخ انصاری: ۱۵۵/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴۴۵/۱۱

شریک ہوگا)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1985} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِشْتَرَى دَابَّةً فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ثَمَنُهَا فَأَتَى رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا فُلاَنُ أُنْقُدْ عَنِّي وَ اَلرِّبْحُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَيَنْقُدُ عَنْهُ فَنَفَقَتِ اَلدَّابَّةُ قَالَ اَلثَّمَنُ عَلَيْهِمَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ رِبْحٌ كَانَ بَيْنَهُمَا.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کوئی جانور خریدتا ہے مگر اس کے پاس رقم نہیں ہوتی تو اس کے احباب میں سے ایک شخص آجاتا ہے اور یہ اس سے کہتا ہے کہ تو اس جانور کی قیمت ادا کردے (اور فروخت کے بعد) جو نفع حاصل ہوگا وہ تیرے اور میرے درمیان مشترکہ ہوگا چنانچہ اس نے رقم ادا کردی مگر اس میں نقصان ہوگیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی قیمت دونوں پر ہوگی جس طرح کہ اگر (وہ زندہ رہتا اور) اسی سے نفع حاصل ہوتا تو دونوں کا ہوتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور موثق ہے۔ [4]

{1986} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَلْمُسْلِمِ أَنْ يُشَارِكَ اَلذِّمِّيَّ وَ لاَ يُبْضِعَهُ بِضَاعَةً وَ لاَ يُودِعَهُ وَدِيعَةً وَ لاَ يُصَافِيَهُ اَلْمَوَدَّةَ.

۞ ابن رئاب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان شخص کو چاہیے کہ کسی ذمی سے مشارکت نہ کرے اور نہ ہی اس کے پاس پونجی رکھے، نہ ہی اس کے پاس امانت رکھے اور نہ ہی اس سے مودت رکھے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۵ ح ۸۱۷ و ۱۸۷ ح ۸۲۵ و ۲۰۰/۶ ح ۴۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹ ح ۲۴۰۳۱ و ح ۲۴۰۳۵؛ الوافی: ۹۰۱/۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲۸۳/۲

[2] شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۸۴/۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۹۴/۱۹؛ سداد العباد: ۵۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳۳۳/۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۶۸/۷ ح ۲۹۲ و ۳۴ ح ۱۸۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۱۹/۳ ح ۳۸۱۳؛ الوافی: ۹۰۲/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹ ح ۲۴۰۳۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۱۷/۲؛ سداد العباد: ۵۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۰/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۶/۱۰؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۱۲؛ جواہر الکلام: ۲۹۶/۲۶

[5] الکافی: ۲۸۶/۵ ح ۱؛ قرب الاسناد: ۱۶۷؛ دعائم الاسلام: ۸۶/۲؛ مستدرک الوسائل: ۴۴۹/۱۳ ح ۱۵۸۶۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۲۹/۳ ح ۳۸۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۵/۷ ح ۸۱۵؛ الوافی: ۴۱۳/۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹ ح ۲۴۰۳۹؛ الفصول المہمہ: ۲۸۳/۲؛ بحار الانوار: ۳۸۹/۷۲ و ۱۷۸/۱۰۰؛ فقہ القرآن: ۶۸/۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1987} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الشَّرِيكُ فَيَظْهَرُ عَلَيْهِ قَدِ اخْتَانَ شَيْئاً أَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخَذَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُ فَقَالَ شَوْهٌ إِنَّمَا اشْتَرَكَا بِأَمَانَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَ إِنِّي لَأُحِبُّ لَهُ إِنْ رَأَى شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ وَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً بِغَيْرِ عِلْمِهِ.

✪ حسین بن مختار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شریک پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے شریک کار نے خیانت کی ہے تو کیا وہ بھی دوسرے کی اطلاع کے بغیر اس میں سے اپنا حق وصول کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بگاڑ ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی امانت میں باہم شریک ہوئے تھے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کی بات (یعنی خیانت) دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ خود دوسرے کے علم کے بغیر اس سے کوئی چیز لے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1988} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا مَالٌ مِنْهُ بِأَيْدِيهِمَا وَ مِنْهُ غَائِبٌ عَنْهُمَا فَاقْتَسَمَا الَّذِي بِأَيْدِيهِمَا وَ أَحَالَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِنَصِيبِهِ فَقَبَضَ أَحَدُهُمَا وَ لَمْ يَقْبِضِ الْآخَرُ فَقَالَ مَا قَبَضَ أَحَدُهُمَا فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَ مَا ذَهَبَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا.

✪ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والدگرامی علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہ السلام سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے دو شخصوں کے متعلق روایت کیا ہے کہ جن کا کچھ مشترکہ مال تھا جس میں سے کچھ تو ان دونوں کے قبضہ میں تھا اور کچھ ان کے قبضہ میں نہ تھا پس جو ان کے قبضہ میں تھا اس کو ان دونوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور جو ابھی قبضہ میں نہیں آیا تھا اس کا بھی انہوں نے ایک دوسرے کو حوالہ دے دیا (کہ فلاں تمہارا ہے اور فلاں میرا ہے) مگر ایک نے تو وصول کر لیا اور دوسرا وصول نہیں کر سکا؟

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۸۲ ۳؛روضۃ المتقین:۷/۸ ۱۳؛الانوار اللوامع:۱۱/۸۶؛ملاذ الاخیار:۱۱/۲ ۳۳

[2] تہذیب الاحکام:۶/۵۰ ۳ح ۹۹۲؛وسائل الشیعہ:۱۹/۱۱ح ۲۴۰۴۴؛الوافی:۱۸/۷ ۸۲؛تہذیب الاحکام:۷/۱۹۲ح ۸۴۹؛ھدایۃ الامہ:۶/۲۶۵

[3] ملاذ الاخیار:۱۰/۱۷ ۳وا۱۱/۸ ۳۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو وصول ہوا ہے اس میں بھی دونوں شریک ہیں اور جو چلا گیا اس میں بھی دونوں شریک ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1989} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَ لَهُمَا مَالٌ مِنْهُ بِأَيْدِيهِمَا وَ مِنْهُ مُتَفَرِّقٌ عَنْهُمَا فَاقْتَسَمَا بِالسَّوِيَّةِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمَا وَ مَا كَانَ غَائِباً فَهَلَكَ نَصِيبُ أَحَدِهِمَا مِمَّا كَانَ عَنْهُ غَائِباً وَ اسْتَوْفَى الْآخَرُ أَ يَرُدُّ عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ نَعَمْ مَا يَذْهَبُ بِمَالِهِ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دو آدمی ہیں جن کا کچھ مشترکہ مال ہے مگر اس میں سے کچھ تو ان دونوں کے قبضہ میں موجود تھا اس کو ان دونوں نے آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیا مگر جو غائب تھا اس میں سے ایک آدمی کا حصہ ضائع ہو گیا اور دوسرے نے اپنا پورا حصہ لے لیا تو اب کیا وہ اپنے ساتھی کا حصہ واپس کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جو اس کے مال سے لیا ہے (اسے واپس کرے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1990} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ يَدُلُّ الرَّجُلَ عَلَى السِّلْعَةِ وَ يَقُولُ اشْتَرِهَا وَ لِي نِصْفُهَا فَيَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ يَنْقُدُ مِنْ مَالِهِ قَالَ لَهُ نِصْفُ الرِّبْحِ قُلْتُ فَإِنْ وُضِعَ لَحِقَهُ مِنَ الْوَضِيعَةِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْهِ الْوَضِيعَةُ كَمَا يَأْخُذُ الرِّبْحَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص دوسرے کو مال تجارت کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو اسے خریدے اور اس میں آدھا مال میرا ہوگا چنانچہ وہ شخص اپنے پاس سے وہ مال خرید

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۷ح ۳۴۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۹۵ح ۴۳۰ و ۲۱۲ح ۵۰۰؛ الوافی: ۱۸/۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۲ح ۲۴۰۴۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۸۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۶ح ۸۱۹ و ح ۸۲۰

[2] روضۃ المتقین: ۶/۲۲۹؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۷۱۷؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۸/۲۴؛ اسس القضاء والشہادۃ: ۲۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۱۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۳ح ۳۲۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۰۷ح ۴۷۷ و ۷/۱۸۶ح ۸۲۱؛ الوافی: ۱۸/۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۷۰ح ۲۳۸۷۲ و ۱۹/۱۲ح ۲۴۰۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۲۵

[4] روضۃ المتقین: ۶/۱۰۱؛ القواعد الفقہیہ: ۷/۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۲۵/۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۹/۲۰۲؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۷۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۴۸

لیتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے آدھا نفع ملے گا۔

میں نے عرض کیا: اور اگر نقصان ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس پر نقصان بھی اسی طرح ہے جس طرح وہ نفع حاصل کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

اور امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ تم لوگ مشارکت اس شخص سے کرو جس کی طرف رزق متوجہ ہو کیونکہ اس میں دولت حاصل کرنے کا زیادہ امکان اور خوش نصیبی کا زیادہ قرینہ ہے۔[3]

نیز اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ۔ (واللہ اعلم)

﴿صلح کے احکام﴾

{1991} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَأَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں دو شخصوں میں صلح کرا دوں تو یہ بات مجھے دو دینار صدقہ دینے سے زیادہ پسند ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

اور صحیح ابوحمزہ ثمالی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر میں دو شخصوں

---

[1] من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۲۲ح ۳۸۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۷ح ۸۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۶ح ۲۴۰۳۴؛ الوافی: ۱۸/۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۶۶ح ۲۳۶۴۵

[2] الانوار اللوامع: ۱۲/۱۳؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۱۲؛ فقہ المعارف: ۲۶۰؛ جواہر الکلام: ۲۴/۱۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۳۶

[3] نہج البلاغہ: ۵۰۹ حکم ۲۳۰؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۴ح ۲۱۸۷۵ و ۱۹/۱۳ح ۲۴۰۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۶۵

[4] الکافی: ۲/۲۰۹ح ۲؛ الوافی: ۵/۵۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۳۹ح ۲۴۰۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۶۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۸۸؛ تفسیر الصافی: ۵/۵۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۸۰؛ بحار الانوار: ۷۳/۴۴؛ مشکاۃ الانوار: ۱۹۰

[5] مراۃ العقول: ۹/۱۴۵

میں صلح کرادوں تو یہ بات مجھے دو دینار صدقہ دینے سے زیادہ پسند ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانا عام (یعنی مستحبی) نماز اور روزہ سے افضل ہے۔[1] (واللہ اعلم)

{1992} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: أَبْلِغْ عَنِّي كَذَا وَ كَذَا فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا قُلْتُ فَأُبَلِّغُهُمْ عَنْكَ وَ أَقُولُ عَنِّي مَا قُلْتَ لِي وَ غَيْرَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ إِنَّمَا هُوَ الصُّلْحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ.

❁ معاویہ بن وھب یا معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ چیزوں کے بارے حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے ایسے ایسے پیغام پہنچانا۔

میں نے عرض کیا: ان کو آپ علیہ السلام کی طرف سے پیغام پہنچاؤں جس طرح آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا ہے یا اپنی طرف سے بھی کچھ کہہ دوں جو آپ کے کہنے کے علاوہ ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کہہ دینا) کیونکہ صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا اور یہ صلح ہے جس میں جھوٹ (جھوٹ) نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1993} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلَيْنِ اِشْتَرَكَا فِي مَالٍ فَرَبِحَا رِبْحاً وَ كَانَ مِنَ الْمَالِ دَيْنٌ وَ عَيْنٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعْطِنِي رَأْسَ الْمَالِ وَ الرِّبْحُ لَكَ وَ مَا تَوِيَ فَعَلَيَّ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا اِشْتَرَطَا وَ إِنْ كَانَ شَرْطاً يُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ رُدَّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

❁ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ دو شخص باہم مال میں شریک تھے اور ان کو نفع حاصل ہوا جبکہ اس مال میں سے کچھ ادھار تھا اور کچھ اصل مال تھا پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو مجھے اپنا راس المال دے دے تو نفع تیرا ہوا اور جو نقصان ہوا وہ میرے ذمے ہوا؟

---

[1] ثواب الاعمال: ۱۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۴۰ ح ۲۴۰۰۵

[2] الکافی: ۲/۲۱۰ ح ۷؛ الوافی: ۵/۵۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۴۲ ح ۲۴۰۰۸؛ بحار الانوار: ۷۳/۳۴۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۲/۳۳۸

[3] مراۃ العقول: ۹/۱۴۸

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ باہم شرط طے کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ان کی شرط کتاب اللہ کے مخالف ہوئی تو وہ کتاب اللہ کی طرف پلٹا دی جائے گی (اور جو موافق ہوئی اس پر عمل کیا جائے گا)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1194} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي أَرْبَعَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ فَمَاتَ أَلِي أَنْ أُصَالِحَ وَرَثَتَهُ وَلاَ أُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ قَالَ لاَ يَجُوزُ حَتَّى تُخْبِرَهُمْ.

۞ علی بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک یہودی یا نصرانی شخص کے چار ہزار درہم میرے پاس تھے پس وہ مرگیا تو کیا میں اس کے (بعض) وارثوں سے مصالحت کرسکتا ہوں جبکہ مجھے ان کے بارے معلوم نہیں ہے کہ وہ کس قدر ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک ان (سب) کو اطلاع نہ دے دو تب تک جائز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{1995} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي رَجُلَيْنِ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَعَامٌ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَ لاَ يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ لَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ لَكَ مَا عِنْدَكَ وَلِي مَا عِنْدِي فَقَالَ)لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا تَرَاضَيَا وَ طَابَتْ أَنْفُسُهُمَا(.

۞ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان دو آدمیوں کے متعلق روایت کی ہے جن میں سے ہر ایک کے پاس دوسرے کا کچھ طعام تھا مگر کسی کو معلوم نہیں تھا کہ کس کا کتنا طعام ہے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ جس کے پاس جتنا ہے وہ اس کے لئے مباح

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۲۹/۳ ح ۳۸۴۸؛ الکافی: ۲۵۸/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۷/۶ ح ۴۷۶ و ۱۸۶/۷ ح ۸۲۳؛ الوافی: ۸۸۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۳/۱۸ ح ۲۴۰۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۵/۶

[2] روضۃ المتقین: ۱۳/۷؛ جواہر الکلام: ۲۱۹/۲۶؛ تذکرۃ الفقہا: ۳۹/۱۶؛ فقہ المعارف: ۲۵۷؛ الشروط اوالالتزامات: ۷/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۷/۲۰؛ الانوار اللوامع: ۲۴۳/۱۲؛ جامع المقاصد: ۴۱۳/۵؛ ملاذ الاخیار: ۵۴/۹

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۳/۳ ح ۳۲۶۹؛ الکافی: ۲۵۹/۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۶/۶ ح ۴۷۲؛ الوافی: ۸۹۷/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۵/۱۸ ح ۲۴۰۱۴؛ الفصول المہمہ: ۲۸۰/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۵/۶

[4] الرسائل الاحمدیہ: ۳۴۳/۲؛ ریاض المسائل: ۳۰۴/۹؛ روضۃ المتقین: ۹۳/۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۵/۹

ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں اس پر دل وجان سے راضی ہیں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1996} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِدَيْنٍ فَلاَ يَزَالُ يَجِيءُ مَنْ يَدَّعِي عَلَيْهِ الشَّيْءَ فَيُقِيمُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ أَوْ يَحْلِفُ كَيْفَ تَأْمُرُ فِيهِ فَقَالَ أَرَى أَنْ يُصَالِحَ عَلَيْهِ حَتَّى يُؤَدِّيَ أَمَانَتَهُ.

✪ محمد بن سہل نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (مرتے وقت) کچھ قرضہ (ادا کرنے) کی وصیت کر گیا تو اب یکے بعد دیگرے مختلف لوگ آتے ہیں اور اس پر قرضہ کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا وہ بینہ قائم کرے یا قسم لے آپ علیہ السلام اس میں کیسے حکم فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری نظر میں وہ ان سے مصالحت کرے گا یہاں تک کہ اس کی امانت کو ادا کر دے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

{1997} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُعْطِي أَقْفِزَةً مِنْ حِنْطَةٍ مَعْلُومَةٍ يَطْحَنُونَ بِالدَّرَاهِمِ فَلَمَّا فَرَغَ الطَّحَّانُ مِنْ طَحْنِهِ نَقَدَهُ الدَّرَاهِمَ وَ قَفِيزاً مِنْهُ وَهُوَ شَيْءٌ قَدِ اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَاعَرَهُ عَلَى ذَلِكَ.

✪ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے گندم کی چند بوریاں چند درہم کے عوض (آٹا) پیسنے والے کو دیں اور جب وہ آٹا پیس کر فارغ ہوا تو اس نے چند درہم نقد دے دیئے نیز ایک بوری گندم بھی دی جو ان لوگوں نے آپس میں مصالحت (یا رسم) بنالی تھی؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳ح ۳۲۶۸؛ الکافی: ۵/۲۵۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام؛۶/۲۰۶ح ۷ ۴و ۷/۱۸۷ح ۸۲۶؛الوافی:۱۸/ ۸۹۲؛ وسائل الشیعہ :۱۸/۵ ۴۴ح ۲۴۰۱۳؛ ھدایۃ الامہ:۶/۲۵۵

[2] روضۃ المتقین :۶/۹۲؛ منہاج الفقاھہ :۵/۵ ۳؛ مدارک العروۃ کتاب الاجارہ:۸۹۱؛ الانوار اللوامع :۱۲/۲۳۸؛ فقہ الصادقؑ :۲۰/۱۹۵؛ مشارق الاحکام: ۲۳۷؛ جواہر الکلام: ۲۲/۲۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۳۵؛ مفاتیح الشرائع: ۳/۱۲۱؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/۳۳۷؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۴۴

[3] تہذیب الاحکام:۶/۱۸۹ح ۴۰۳؛ وسائل الشیعہ :۱۸/۴۴۷ح ۲۴۰۱۸؛ الوافی :۱۸/۹۶۷

[4] ملاذ الاخیار:۹/۵۰۳

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر ان دونوں نے اس کا کوئی نرخ مقرر نہ کیا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1998} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلَيْنِ كَانَ مَعَهُمَا دِرْهَمَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا الدِّرْهَمَانِ لِي وَ قَالَ الْآخَرُ هُمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ هُمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَقَدْ أَقَرَّ بِأَنَّ أَحَدَ الدِّرْهَمَيْنِ لَيْسَ لَهُ وَ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ وَ يُقْسَمُ الْآخَرُ بَيْنَهُمَا.

❂ عبداللہ بن مغیرہ نے ہمارے متعدد اصحاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں روایت کیا ہے جن کے پاس دو درہم تھے پس ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ دونوں درہم میرے ہیں اور دوسرا کہتا تھا کہ دونوں درہم میرے اور تمہارے درمیان مشترک ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو یہ کہتا ہے کہ یہ دونوں درہم ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہیں تو گو یا وہ اقرار کرتا ہے کہ ان میں ایک درہم اس کا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھی کا ہے اور دوسرا درہم ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مرسل کالصحیح ہے۔ [5]

{1999} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْعَلاَءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُبْضِعُهُ الرَّجُلُ ثَلاَثِينَ دِرْهَماً فِي ثَوْبٍ وَ آخَرُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فِي ثَوْبٍ فَيَبْعَثُ الثَّوْبَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا ثَوْبَهُ وَ لاَ هَذَا ثَوْبَهُ قَالَ يُبَاعُ الثَّوْبَانِ فَيُعْطَى صَاحِبُ الثَّلاَثِينَ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسِ الثَّمَنِ وَ الْآخَرُ خُمُسَيِ الثَّمَنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ صَاحِبَ الْعِشْرِينَ قَالَ لِصَاحِبِ الثَّلاَثِينَ اِخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۳ ح ۳۲۷۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۰۷ ح ۴۸۷؛ الوافی: ۱۸/ ۹۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۴۴۹ ح ۲۴۰۲۱

[2] روضۃ المتقین: ۶/ ۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۵۴۹

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۵ ح ۳۲۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۰۸ ح ۴۸۱؛ الوافی: ۱۶/ ۱۱۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۴۵۰ ح ۲۴۰۲۲

[4] الآراء الفقیہ: ۳/ ۳۵۹؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۳۲۸؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۳۹۶؛ اسس القضاء: ۳۹۹؛ انوار الفقاہہ کتاب الخمس: ۲۲۸؛ نظام القضا: ۲/ ۱۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۲۰۰؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۵۰۰؛

[5] ملاذ الاخیار: ۹/ ۵۵۰

قَالَ قَدْ أَنْصَفَهُ.

۞ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے کپڑے کی خریداری کے لئے تیس درہم اور دوسرے شخص نے بیس درہم بھیجے اور وہاں سے دو کپڑے آئے اور ان دونوں میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کا کپڑا ہے اور وہ اس کا کپڑا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دونوں کپڑے فروخت کر کے تیس درہم والے کو ۳/۵ حصہ اور بیس والے کو ۵/۸ حصہ دیا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: بیس درہم والے نے تیس درہم والے سے کہا کہ ان دو کپڑوں میں سے تو جو چاہے وہ لے لے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے انصاف کیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{2000} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ خُصٍّ بَيْنَ دَارَيْنِ فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَضَى بِهِ لِصَاحِبِ اَلدَّارِ اَلَّذِي مِنْ قِبَلِهِ وَجْهُ اَلْقِمَاطِ.

۞ منصور بن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دو گھروں کے درمیان سرکنڈے کی اس دیوار کے بارے میں پوچھا جس میں ان کے درمیان نزاع ہو جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ایسے ہی واقعہ میں اس کا فیصلہ اس شخص کے حق میں کیا تھا جس طرف رسیوں کی گرہیں تھیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2001} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ وَ اَلْمِيثَمِيِّ وَ اَلْحَسَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ اَلْبَقْبَاقِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَشَاحَّ قَوْمٌ فِي طَرِيقٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

---

[1] تہذیب الاحکام:۶/۲۰۸ح ۴۸۲؛من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۶ح ۳۲۷۷؛ تہذیب الاحکام:۶/۳۰۳ح ۸۴۷؛الوافی:۱۶/۱۱۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۵۱ح ۲۴۰۲۴؛الکافی:۷/۴۲۱ح ۲؛المقنع:۳۶۷؛ھدایۃ الامہ:۶/۲۵۸

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۳۳۸؛ملاذ الاخیار:۹/۵۵۱؛الآرأ الفقہیہ:۳/۳۶۱؛المختار فی احکام الخیار:۲۵۰

[3] الکافی: ۵/۲۹۶ح۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۰۰ح ۳۴۱۲؛ تہذیب الاحکام:۷/۱۴۶ح ۶۴۹؛الوافی:۱۸/۱۰۶۵؛ وسائل الشیعہ:۱۸/۴۵۴ح ۲۴۰۲۷

[4] مراۃ العقول:۱۹/۴۰۴؛روضۃ المتقین:۶/۲۳۵؛جواہر الکلام:۲۶/۲۶۴؛ریاض المسائل:۱۵/۱۸۵؛ملاذ الاخیار:۱۱/۲۳۴

سَبْعُ أَذْرُعٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ أَرْبَعُ أَذْرُعٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ بَلْ خَمْسُ أَذْرُعٍ.

۞ ابوالعباس البقباق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی گروہ راستہ (کی چوڑائی) کے بارے میں باہم نزاع کرے اور ان میں سے بعض کہیں کہ سات ہاتھ ہونا چاہیے اور بعض چار ہاتھ کہیں تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ پانچ ہاتھ ہونا چاہیے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2002} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لاٰ تَجْعَلُوا اَللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمٰانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ تُصْلِحُوا بَيْنَ اَلنّٰاسِ قَالَ إِذَا دُعِيتَ لِصُلْحٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ فَلاَ تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينٌ أَلاَّ أَفْعَلَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ”اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ جن سے نیکی کرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح و آشتی کرانے سے باز رہنا مقصود ہو (البقرۃ: ۲۲۴)“ کے بارے میں فرمایا: اگر تمہیں دو (لڑنے والوں) کے درمیان صلح کرنے کرانے کی طرف بلایا جائے تو یہ مت کہو کہ میں نے تو قسم کھائی ہے کہ ایسا نہیں کروں گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے۔ [4]

﴿ کرائے کے احکام ﴾

{2003} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ اَلْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي بَعْضِ اَلْحَاجَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِيَ اِنْصَرِفْ مَعِي فَبِتْ عِنْدِيَ اَللَّيْلَةَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ إِلَى دَارِهِ مَعَ اَلْمُعَتِّبِ فَنَظَرَ إِلَى غِلْمَانِهِ يَعْمَلُونَ بِالطِّينِ أَوَارِيَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۳۰ ح ۵۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۵۵ ح ۲۴۰۲۹؛ الوافی: ۱۸/۱۰۶۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۸۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۳۴۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۸۳؛ مسالک الافہام: ۱۲/۴۰۸؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۱۷۴

[3] الکافی: ۲/۲۱۰ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۹ ح ۱۰۶۶؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۶۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۴۰ ح ۲۴۰۰۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۳۳۷؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۵۵؛ بحار الانوار: ۷۳/۴۶؛ الوافی: ۵/۵۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۵۴

[4] مراۃ العقول: ۹/۱۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۴

اَلدَّوَابِّ وَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَ إِذاً مَعَهُمْ أَسْوَدُ لَيْسَ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا هٰذَا الرَّجُلُ مَعَكُمْ فَقَالُوا يُعَاوِنُنَا وَ نُعْطِيهِ شَيْئاً قَالَ قَاطَعْتُمُوهُ عَلَى أُجْرَتِهِ فَقَالُوا لاَ هُوَ يَرْضَى مِنَّا بِمَا نُعْطِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَضْرِبُهُمْ بِالسَّوْطِ وَ غَضِبَ لِذٰلِكَ غَضَباً شَدِيداً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ تُدْخِلُ عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ نَهَيْتُهُمْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ يَعْمَلَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى يُقَاطِعُوهُ أُجْرَتَهُ وَ اِعْلَمْ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَعْمَلُ لَكَ شَيْئاً بِغَيْرِ مُقَاطَعَةٍ ثُمَّ زِدْتَهُ لِذٰلِكَ الشَّيْءِ ثَلاَثَةَ أَضْعَافٍ عَلَى أُجْرَتِهِ إِلاَّ ظَنَّ أَنَّكَ قَدْ نَقَصْتَهُ أُجْرَتَهُ وَ إِذَا قَاطَعْتَهُ ثُمَّ أَعْطَيْتَهُ أُجْرَتَهُ حَمِدَكَ عَلَى الْوَفَاءِ فَإِنْ زِدْتَهُ حَبَّةً عَرَفَ ذٰلِكَ لَكَ وَ رَأَى أَنَّكَ قَدْ زِدْتَهُ.

✪ سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت ہے کہ میں بعض کاموں کے سلسلہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور چاہا کہ اپنے گھر واپس جاؤں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے ساتھ چلو اور آج رات میرے پاس ٹھہرو چنانچہ میں آپ علیہ السلام کے ہمراہ چلا گیا۔ جب آپ علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ علیہ السلام کے غلام آپ علیہ السلام کے چوپاؤں کے لئے رہائشی جگہ مٹی سے بنا رہے ہیں اور ان کے ساتھ ایک سیام فام آدمی بھی کام کر رہا ہے۔

آپ علیہ السلام نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟

انہوں نے عرض کیا: یہ ہمارے ساتھ کام کرتا ہے اور ہم اسے کچھ مزدوری دے دیتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا اس سے مزدوری طے کر لی ہے؟

انہوں نے کہا: (نہیں بلکہ) ہم اسے جو کچھ دے دیں یہ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔

یہ سن کر آپ علیہ السلام نے ان کو چابک سے مارنا شروع کر دیا اور سخت ناراض ہوئے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام اس قدر غضبناک کیوں ہو رہے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ان کو کئی بار اجرت طے کئے بغیر مزدور بنانے سے منع کیا ہے (تو پھر انہوں نے ایسا کیوں کیا؟)

پھر فرمایا: جان لو کہ جب کوئی شخص طے کئے بغیر تمہارا کام کرے گا بعد ازاں اگر تم اسے اس کی مزدوری تین گنا بھی زیادہ دے دو گے تو وہ تب بھی یہی گمان کرے گا کہ تم نے اسے مزدوری کم دی ہے اور اگر پہلے طے کر لو گے تو جب تم اس کی مزدوری دے دو گے تو وہ تمہارا شکریہ ادا کرے گا اور اگر ایک دانہ بھی زیادہ دو گے تو وہ تمہارا احسان جانے گا اور سمجھے گا کہ تم نے اسے زیادہ دیا ہے۔[1]

[1] الکافی: ۵ /۲۸۸ح۱؛ تہذیب الاحکام؛ ۷ /۲۱۲ح ۹۳۲؛ الوافی: ۱۸ /۹۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹ /۱۰۴ح ۲۴۲۴۷؛ بحارالانوار: ۴۹ /۱۰۶؛ عوالم العلوم: ۲۲/۲۱۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2004} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلْحَمَّالِ وَ اَلْأَجِيرِ قَالَ لاَ يَجِفُّ عَرَقُهُ حَتَّى تُعْطِيَهُ أُجْرَتَهُ.

ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے شتربان اور مزدور کے بارے میں فرمایا کہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی اجرت ادا کردو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2005} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ اَلْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ أَجِيراً فَلَمْ يَأْمَنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَوَضَعَ اَلْأَجْرَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ فَهَلَكَ ذَلِكَ اَلرَّجُلُ وَ لَمْ يَدَعْ وَفَاءً وَ اُسْتُهْلِكَ اَلْأَجْرُ فَقَالَ اَلْمُسْتَأْجِرُ ضَامِنٌ لِأَجْرِ اَلْأَجِيرِ حَتَّى يَقْضِيَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اَلْأَجِيرُ دَعَاهُ إِلَى ذَلِكَ فَرَضِيَ بِهِ فَإِنْ فَعَلَ فَحَقُّهُ حَيْثُ وَضَعَهُ وَ رَضِيَ بِهِ.

ہارون بن حمزہ غنوی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی کو مزدور بنایا مگر کسی کو کسی پر اعتماد نہیں تھا لہٰذا مزدوری کی رقم ایک تیسرے شخص کے ہاتھ پر رکھی گئی اور (اتفاق سے) وہ شخص مر گیا اور بقدر ادائیگی قرض کچھ مال بھی نہ چھوڑا چنانچہ اجرت والی رقم بھی ضائع ہوگئی (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اجرت پر مزدور لانے والا اجرت کا ضامن ہے کہ وہ ادا کرے مگر یہ کہ خود مزدور نے (کسی تیسرے کے ہاتھ رقم رکھنے کی) خواہش کی ہو تو اس صورت میں اس کا حق وہیں ہوگا جہاں وہ رکھنے پر راضی تھا۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۳۸۷؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۴۰۰

[2] الکافی:۲/۲۸۹؛ تہذیب الاحکام:۷/۲۱۱ح۹۲۹؛ الوافی:۱۸/۹۴۶؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۰۶ح۲۴۲۵۰؛ مستدرک الوسائل:۱۴/۲۹ح۱۶۰۱۷؛ صحیفۃ الامام الرضاؑ:۸۸؛ عوالی اللئالی:۳/۲۵۳

[3] الانوار اللوامع:۱۱/۱۷۱و۱۲/۱۸۸؛ مراۃ العقول:۱۹/۳۸۷؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۳۹۸

[4] من لا یحضرہ الفقیہ:۳/۱۷۴ح۳۶۵۸؛ الکافی:۷/۴۳۱ح۱۷؛ تہذیب الاحکام:۶/۲۸۹ح۸۰۱؛ الوافی:۱۸/۹۴۳؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۰۹ح۲۴۲۵۸

[5] روضۃ المتقین:۶/۴۸۳؛ ریاض المسائل:۱۵/۱۷۱؛ مراۃ العقول:۲۴/۳۰۴؛ ملاذ الاخیار:۱۰/۱۸۵

{2006} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ اَلرَّجُلَ بِأُجْرَةٍ مَعْلُومَةٍ فَيَبْعَثُهُ فِي ضَيْعَةٍ فَيُعْطِيهِ رَجُلٌ آخَرُ دَرَاهِمَ وَ يَقُولُ اِشْتَرِ بِهَذَا كَذَا وَ كَذَا وَ مَا رَبِحْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَقَالَ إِذَا أَذِنَ لَهُ اَلَّذِي اِسْتَأْجَرَهُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی آدمی کو مزدوری پر لے جاتا ہے اور اسے اپنی جائے داد کی اصلاح کرنے کے لئے بھیجتا ہے اور اسے ایک اور شخص کچھ درہم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس رقم سے فلاں فلاں مال خریدو اور جو نفع ہوگا وہ میرے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگا (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے مزدوری پر رکھنے والا اجازت دے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2007} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ رَجُلاً بِنَفَقَةٍ وَ دَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ فَلَمَّا أَنْ قَدِمَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَدْعُوهُ إِلَى مَنْزِلِهِ اَلشَّهْرَ وَ اَلشَّهْرَيْنِ فَيُصِيبُ عِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ عَنْ نَفَقَةِ اَلْمُسْتَأْجِرِ فَنَظَرَ اَلْأَجِيرُ إِلَى مَا كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ فِي اَلشَّهْرِ إِذَا هُوَ لَمْ يَدْعُهُ فَكَافَأَهُ اَلَّذِي يَدْعُوهُ فَمِنْ مَالِ مَنْ تِلْكَ اَلْمُكَافَأَةُ أَ مِنْ مَالِ اَلْأَجِيرِ أَوْ مِنْ مَالِ اَلْمُسْتَأْجِرِ قَالَ إِنْ كَانَ فِي مَصْلَحَةِ اَلْمُسْتَأْجِرِ فَهُوَ مِنْ مَالِهِ وَ إِلاَّ فَهُوَ عَلَى اَلْأَجِيرِ وَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ رَجُلاً بِنَفَقَةٍ مُسَمَّاةٍ وَ لَمْ يُفَسِّرْ شَيْئاً عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ أُخْرَى فَمَا كَانَ مِنْ مَئُونَةِ اَلْأَجِيرِ مِنْ غَسْلِ اَلثِّيَابِ وَ اَلْحَمَّامِ فَعَلَى مَنْ قَالَ عَلَى اَلْمُسْتَأْجِرِ.

۞ سلیمان بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو اپنی زمین پر بھیجنے (اور وہاں کام کرنے کے لئے) چار معین درہم اور خرچہ کے ساتھ مزدور بنایا اور جب مزدور وہاں پہنچا تو وہاں اس کا ایک ساتھ رہتا تھا پس وہ برابر ایک دو ماہ تک اسے اپنے گھر بلاتا رہا اور اس کا خرچہ برداشت کرتا رہا تو مزدور نے دیکھا کہ اس نے ایک ماہ کے عرصہ میں اس پر کس قدر خرچہ کیا ہوگا تو اس نے اتنا مال اسے پیش کر دیا۔ اب یہ مال کس کا متصور ہوگا مزدور بنانے

---

[1] الکافی: ۵/۲۸۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۸۱ ح ۱۱۲۵ و ۷/۲۱۳ ح ۹۳۵؛ الوافی: ۱۸/۹۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۱۲ ح ۲۴۲۶۱

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۴۰۲؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۵۹

والے کا یا خود مزدور کا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس میں مزدور بنانے والے کی مصلحت ہوئی تو اس کے مال سے ورنہ خود مزدور کے مال سے ہوگا۔

پھر سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو مقررہ عوض پر اور مجمل خرچہ پر مزدور بنایا تا کہ اسے اپنی زمین پر بھیجے تو اس طرح مزدور کا جو خرچہ ہوگا جیسے کپڑوں کی دھلائی اور حمام جانے کا صرفہ وہ کس کے سر پر ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مزدور بنانے والے پر۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [3]

{2008} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَأْتِي اَلرَّجُلَ فَيَقُولُ اُكْتُبْ لِي بِدَرَاهِمَ فَيَقُولُ لَهُ آخُذُ مِنْكَ وَ أَكْتُبُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ مَمْلُوكاً فَقَالَ اَلْمَمْلُوكُ أَرْضِ مَوْلاَيَ بِمَا شِئْتَ وَ لِي عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا دَرَاهِمَ مُسَمَّاةً فَهَلْ يَلْزَمُ اَلْمُسْتَأْجِرَ وَ هَلْ يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ قَالَ لاَ يَلْزَمُ اَلْمُسْتَأْجِرَ وَ لاَ يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ.

❂ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کسی کے پاس جاتا ہے کہ اتنے درہم لے کر میرے لیے کتابت کرو۔ پس وہ کہتا ہے کہ میں درہم لوں گا اور تمہارے سامنے لکھوں گا (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے کسی کے غلام کو مزدور بنایا اور غلام نے اس سے کہا کہ تم میرے مالک کو جس قدر مزدوری پر چاہو راضی کرلو مگر تمہیں مجھے بھی اس قدر درہم دینا ہوں گے تو کیا اس شخص پر یہ درہم لازم ہیں اور کیا غلام کے لئے وہ حلال ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ مستاجر پر لازم ہیں اور نہ ہی غلام کے لئے حلال ہیں۔ [4]

---

[1] الکافی: ۲۸۷/۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۲/۷ ح ۹۳۳؛ الوافی: ۹۴۱/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۲/۱۹ ح ۲۴۲۶۲

[2] جواہر الکلام: ۳۲۹/۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵۵/۱۹

[3] مراۃ العقول: ۳۸۵/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۲/۱۱

[4] الکافی: ۲۸۸/۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۳/۷ ح ۹۳۴؛ الوافی: ۹۴۲/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۳/۱۹ ح ۲۴۲۶۳

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر یا حسن ہے۔ [۱]

{2009} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ وَ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ غُلاَمٌ فَاسْتَأْجَرَهُ مِنْهُ صَائِغٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ إِنْ كَانَ ضَيَّعَ شَيْئاً أَوْ أَبَقَ مِنْهُ فَمَوَالِيهِ ضَامِنُونَ.

✪ زرارہ اور ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کا ایک غلام تھا جسے ایک کاریگر وغیرہ نے مزدوری پر لیا، کے بارے میں فرمایا: اگر اس نے کچھ نقصان کیا یا بھاگ گیا تو اس کا مالک ضامن ہوگا۔ [۲]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [۳]

{2010} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: رَجُلٌ يُبَذْرِقُ الْقَوَافِلَ مِنْ غَيْرِ أَمْرِ السُّلْطَانِ فِي مَوْضِعٍ مُخِيفٍ وَ يُشَارِطُونَهُ عَلَى شَيْءٍ مُسَمًّى أَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهُمْ أَمْ لاَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا آجَرَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مَعْرُوفٍ أَخَذَ حَقَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

✪ محمد بن حسن الصفار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص حاکم کے حکم کے بغیر مخصوص مزدوری لے کر خطرناک مقام سے قافلے گزارتا ہے تو کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جب معلوم ومعروف اجرت لے کر وہ یہ کام کرے تو اپنا حق لے گا انشا اللہ۔ [۴]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۵]

---

[۱] مراۃ العقول:۱۹/۳۸۶؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۴۰۲

[۲] الکافی:۵/۳۰۲ح۱؛ تہذیب الاحکام:۷/۲۱۳؛ الوافی:۱۸/۹۲۰؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۱۴ح۲۴۲۶۴و۲۹/۲۴۵ح۳۵۵۴۸

[۳] کتاب الاجارہ اصفہانی:۲/۸۷؛ مدارک العروہ کتاب الاجارہ:۷/۵۰؛ مراۃ العقول:۱۹/۴۱۳؛ ملاذ الاخیار

[۴] من لایحضرہ الفقیہ:۳/۱۷۳ح۳۶۵۳؛ تہذیب الاحکام:۶/۳۸۵ح۱۱۴۱؛ الوافی:۱۷/۴۰۷؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۱۷ح۲۴۲۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۳۰۳

[۵] روضۃ المتقین:۶/۴۸۱؛ ملاذ الاخیار:۱۰/۴۱۲

{2011} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ٱلْيَقْطِينِيِّ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ٱلْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ دَفَعَ ٱبْنَهُ إِلَى رَجُلٍ وَ سَلَّمَهُ مِنْهُ سَنَةً بِأُجْرَةٍ مَعْلُومَةٍ لِيَخِيطَ لَهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ سَلِّمِ ٱبْنَكَ مِنِّي سَنَةً بِزِيَادَةٍ هَلْ لَهُ ٱلْخِيَارُ فِي ذَلِكَ وَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَفْسَخَ مَا وَافَقَ عَلَيْهِ ٱلْأَوَّلُ أَمْ لاَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ بِخَطِّهِ يَجِبُ عَلَيْهِ ٱلْوَفَاءُ لِلْأَوَّلِ مَا لَمْ يَعْرِضْ لِابْنِهِ مَرَضٌ أَوْ ضَعْفٌ.

❁ محمد بن عیسیٰ بن عبید یقطینی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ اس نے اپنا بیٹا ایک شخص کے حوالے کیا تا کہ معلوم اجرت پر ایک سال تک اس کے ہاں خیاطت کا کام کرے اس کے بعد اس کے پاس ایک اور شخص آ گیا جس نے کہا کہ مجھ سے یادہ مزدوری لے لو اور اپنا یہ بیٹا میرے حوالے کر دو تو کیا اس کے لئے یہ معاملہ کرنے اور پہلا معاملہ توڑنا جائز ہے یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے جواب لکھا کہ اس شخص پر پہلے آدمی سے کئے گئے معاملہ کی وفا واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿کرائے پر دیئے جانے والے مال کی شرائط﴾

{2012} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكْتَرِي ٱلدَّابَّةَ فَيَقُولُ اِكْتَرَيْتُهَا مِنْكَ إِلَى مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ جَاوَزْتُهُ فَلَكَ كَذَا وَ كَذَا زِيَادَةً وَ يُسَمِّي ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ كُلِّهِ

❁ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جانور (گھوڑا یا گدھا وغیرہ) کرایہ پر لیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں اسے فلاں فلاں جگہ تک لے جاؤں گا اور اگر اس سے آگے کیا تو اتنی اجرت مزید دوں گا اور اسے معین کرتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان جملہ باتوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۷۳ ح ۳۶۵۴؛ الوافی: ۱۸/۹۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۱۸ ح ۲۴۲۷۰

[2] روضۃ المتقین: ۶/۴۸۱

[3] الکافی: ۵/۲۸۹ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۱۴ ح ۹۳۸؛ الوافی: ۱۸/۹۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۱۱ ح ۲۴۲۶۰؛ الوافی: ۱۸/۹۲۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

اس طرح کی مختلف شرائط کچھ پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی لہٰذا یہاں مکرر نقل نہیں کی جارہی ہیں۔ (واللہ اعلم)

﴿کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادہ کی شرائط﴾

{2013} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً فَقَالَ آجِرْنِيهَا بِكَذَا وَ كَذَا إِنْ زَرَعْتُهَا أَوْ لَمْ أَزْرَعْهَا أُعْطِيكَ ذَلِكَ فَلَمْ يَزْرَعِ الرَّجُلُ قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ بِمَالِهِ إِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَتْرُكْ.

۞ اسماعیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی سے کچھ زمین مستاجری پر لی اور یوں کہا کہ تو مجھے یہ زمین ایسے ایسے (معین اجرت پر) دے دے۔ میں چاہے اس میں کاشت کروں یا نہ کروں بہر حال تجھے اس قدر اجرت دوں گا چنانچہ اس نے اس زمین میں کچھ کاشت نہیں کیا (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس (زمین کے مالک) کا مال (اجرت) اس کے لئے (جائز) ہے اگر چاہے تو چھوڑ دے اور اگر چاہے تو نہ چھوڑے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [3]

{2014} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ بِالرُّبُعِ فَأُقَبِّلُهَا بِالنِّصْفِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَأَتَقَبَّلُهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ أُقَبِّلُهَا بِأَلْفَيْنِ قَالَ لاَ يَجُوزُ قُلْتُ كَيْفَ جَازَ الْأَوَّلُ وَلَمْ يَجُزِ الثَّانِي قَالَ لِأَنَّ هَذَا مَضْمُونٌ وَ ذَلِكَ غَيْرُ مَضْمُونٍ.

---

[1] مراۃ العقول: ۳۸۹/۱۹؛ شرح العروۃ: ۲/۳۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۸۵/۱۸؛ مدارک العروۃ کتاب الاجارہ: ۱۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۵/۱۱

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۴۵/۳ ح ۳۸۹۴؛ الکافی: ۲۶۵/۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱۹۶/۷ ح ۸۶۷؛ الوافی: ۱۰۲۶/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۳/۹ ح ۲۴۲۷۵؛ مستدرک الوسائل: ۳۳/۱۴ ح ۱۶۰۲۹

[3] الانوار اللوامع: ۱۹۰/۱۲؛ روضۃ المتقین: ۱۸۷/۷

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک تہائی یا چوتھائی بٹائی پر زمین مستاجری پر لیتا ہوں اور آگے نصف بٹائی پر دیتا ہوں (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: میں ایک ہزار درہم پر لیتا ہوں اور آگے دو ہزار درہم پر دیتا ہوں (تو یہ کیا جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: پہلا معاملہ کیسے جائز ہے اور دوسرا معاملہ کیسے ناجائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ یہ مضمون ہے اور وہ (نصف وثلث پر بٹائی) مضمون نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{2015} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَلْفَضْلِ اَلْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ مِنَ اَلسُّلْطَانِ مِنْ أَرْضِ اَلْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مُسَمًّى ثُمَّ آجَرَهَا وَ شَرَطَ لِمَنْ يَزْرَعُهَا أَنْ يُقَاسِمَهُ اَلنِّصْفَ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَهُ فِي اَلْأَرْضِ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ أَ يَصْلُحُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا حَفَرَ نَهَراً أَوْ عَمِلَ لَهُمْ شَيْئاً يُعِينُهُمْ بِذَلِكَ فَلَهُ ذَلِكَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ اِسْتَأْجَرَ أَرْضاً مِنْ أَرْضِ اَلْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مَعْلُومٍ فَيُؤَاجِرُهَا قِطْعَةً قِطْعَةً أَوْ جَرِيباً جَرِيباً بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَيَكُونُ لَهُ فَضْلٌ فِيمَا اِسْتَأْجَرَهُ مِنَ اَلسُّلْطَانِ وَ لاَ يُنْفِقُ شَيْئاً أَوْ يُؤَاجِرُ تِلْكَ اَلْأَرْضَ قِطَعاً عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُمُ اَلْبَذْرَ وَ اَلنَّفَقَةَ فَيَكُونُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ عَلَى إِجَارَتِهِ وَ لَهُ تُرْبَةُ اَلْأَرْضِ أَوْ لَيْسَتْ لَهُ فَقَالَ إِذَا اِسْتَأْجَرْتَ أَرْضاً فَأَنْفَقْتَ فِيهَا شَيْئاً أَوْ رَمَمْتَ فِيهَا فَلاَ بَأْسَ بِمَا ذَكَرْتَ.

❁ اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص خراجی زمین حاکم سے مخصوص درہم یا مخصوص طعام کے عوض مستاجری پر لیتا ہے اور آگے بٹائی پر دے دیتا ہے اور مزارع سے یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ وہ نصف یا اس سے کم وبیش کی بٹائی کرائے گا اور اسے زمین سے کچھ اضافہ بھی ملے گا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے) جبکہ وہ زمین میں کوئی نہر جاری کرے یا کوئی اور اس قسم کا کام کرے جو کاشتکاروں کے لئے مددگار ثابت ہو تو پھر اس کے لئے ایسا کرنا روا ہے۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۴ ح ۱؛ الکافی: ۵/۲۷۲ ح ۶؛ الاستبصار: ۳/۱۳۰ ح ۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۲۶ ح ۲۴۲۸۵؛ الوافی: ۱۸/۱۰۴۳

[2] شرح العروۃ: ۳۰/۲۸۷؛ کتاب الاجار: ۲/۱۲۵؛ مدارک العروۃ کتاب الاجارۃ: ۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۸۱

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: ایک شخص خراجی زمین مخصوص درہم یا مخصوص طعام کے عوض مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اسے آگے ٹکڑے کر کے یا جریب کے حساب سے مخصوص عاریہ پر آگے دیتا ہے کہ اس طرح اسے اس اجرت سے زیادہ اجرت ملتی ہے جو اس نے حاکم کو ادا کی تھی جبکہ اس نے (زمین پر) کچھ خرچ نہیں کیا یا یہ شخص اس زمین کو آگے اس شرط پر مستاجری پر دیتا ہے کہ بیج اور خرچہ یہ مہیا کرے گا پس اس طرح اسے اصل معاوضہ سے زیادہ معاوضہ مل جاتا ہے اور اصل زمین اسی کی رہے گی (تو کیا یہ معاملہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مستاجری پر زمین لو اور پھر اس میں کچھ رقم صرف کرو یا اس میں کوئی مرمت (اصلاح) کرو تو پھر اوپر مذکور طریقہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا قوی کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [3]

{2016} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ اَلنُّمَيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِكْتَرَى دَاراً وَ فِيهَا بُسْتَانٌ فَزَرَعَ فِي اَلْبُسْتَانِ وَ غَرَسَ نَخْلاً وَ أَشْجَاراً وَ فَوَاكِهَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَسْتَأْمِرْ فِي ذَلِكَ صَاحِبَ اَلْبُسْتَانِ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلْكِرَاءُ وَ يُقَوِّمُ صَاحِبُ اَلدَّارِ اَلْغَرْسَ وَ اَلزَّرْعَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْطِيهِ اَلْغَارِسَ وَ إِنْ كَانَ اِسْتَأْمَرَ فَعَلَيْهِ اَلْكِرَاءُ وَ لَهُ اَلْغَرْسُ وَ اَلزَّرْعُ يَقْلَعُهُ وَ يَذْهَبُ بِهِ حَيْثُ شَاءَ.

❂ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے ایک ایسا مکان کرائے پر لیا جس میں باغیچہ تھا چنانچہ اس نے اس باغیچہ میں کچھ کاشت کر دیا اور اس میں ایک کھجور لگا دی اور کئی قسم کے اشجار اور میوہ جات کے درخت لگا دیئے مگر صاحب مکان سے اجازت طلب نہیں کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص پر مکان کا کرایہ تو بہرحال واجب ہے اور اگر کرایہ دار نے وہ زراعت اور درخت وغیرہ مالک کی اجازت سے لگائے ہیں تو مالک ان کی منصفانہ قیمت مقرر کرے گا اور لگانے والا اسے ادا کرے گا اور اگر اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے تو کرایہ پر دے گا اور یہ کاشت اور درخت وغیرہ مالک کے

---

[1] الکافی: ۵/۲۷۲ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۳ح ۸۹۶؛ الوافی: ۱۸/۱۰۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۲۷ح ۲۱۹۳۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۸ح ۳۹۰۵

[2] جواہر الکلام: ۲۲/۱۸۷؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۹۵؛ کتاب الاجارہ: ۲/۲۱۹؛ مدارک العروۃ کتاب الاجارہ: ۵۷۰و۵۹۶

[3] مراۃ العقول: ۱۹/۳۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۸۰

متصور ہوں گے وہ اسے جب چاہے اکھاڑ پھینکے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{2017} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ اَلْمَدِينَةِ فَأَتَاهُ رَجُلاَنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي اِكْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا دَابَّةً لِيُبَلِّغَنِي عَلَيْهَا مِنْ كَذَا وَ كَذَا إِلَى كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يُبَلِّغْنِي اَلْمَوْضِعَ فَقَالَ اَلْقَاضِي لِصَاحِبِ اَلدَّابَّةِ بَلَّغْتَهُ إِلَى اَلْمَوْضِعِ قَالَ لاَ قَدْ أَعْيَتْ دَابَّتِي فَلَمْ تَبْلُغْ فَقَالَ لَهُ اَلْقَاضِي لَيْسَ لَكَ كِرَاءٌ إِذْ لَمْ تُبَلِّغْهُ إِلَى اَلْمَوْضِعِ اَلَّذِي اِكْتَرَى دَابَّتَكَ إِلَيْهِ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ)فَدَعَوْتُهُمَا إِلَيَّ فَقُلْتُ لِلَّذِي اِكْتَرَى لَيْسَ لَكَ يَا عَبْدَ اَللَّهِ أَنْ تَذْهَبَ بِكِرَاءِ دَابَّةِ اَلرَّجُلِ كُلِّهِ وَ قُلْتُ لِلْآخَرِ يَا عَبْدَ اَللَّهِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ كِرَاءَ دَابَّتِكَ كُلَّهُ وَ لَكِنِ اُنْظُرْ قَدْرَ مَا بَقِيَ مِنَ اَلْمَوْضِعِ وَ قَدْرَ مَا رَكِبْتَهُ فَاصْطَلِحَا عَلَيْهِ فَفَعَلاَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار میں مدینہ کے ایک قاضی کے پاس بیٹھا تا کہ اس کے پاس دو شخص آئے اور ایک نے دعویٰ کیا (اور کہا) کہ میں نے اس سے گدھا کرائے پر لیا کہ اس پر فلاں جگہ سے فلاں جگہ پر جاؤں گا مگر وہ مجھے فلاں جگہ تک بھی نہ پہنچا سکا۔ قاضی نے دوسرے شخص سے پوچھا: کیا تو نے اسے فلاں جگہ تک پہنچایا؟ اس نے کہا: گدھا عاجز ہو گیا تھا لہٰذا وہاں تک نہ پہنچ سکا۔

قاضی نے کہا: جبکہ تو نے اسے اس مقررہ جگہ تک نہیں پہنچایا لہٰذا تیار کوئی کرایہ نہیں بنتا۔

امام فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو اپنے پاس بلایا اور کرایہ پر لینے والے سے کہا کہ بندۂ خدا! تمہیں تمام کرایہ دبانے کا کوئی حق نہیں ہے اور مالک سے کہا کہ اے بندۂ خدا! تمہیں پورا کرایہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے بلکہ دیکھو کہ تم نے کتنی مسافت طے کی اور کتنی باقی رہ گئی تھی پس اسی نسبت سے کرایہ کا حساب کر لو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۲۹۷/۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۴۶/۳ ح ۳۸۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۶/۷ ح ۹۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۶/۱۹ ح ۲۴۳۶۱ و ۳۸۷/۲۵ ح ۳۲۱۹۳؛ الوافی: ۱۰۷۵/۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳۱۰/۶

[2] روضۃ المتقین: ۱۹۰/۷؛ مراۃ العقول: ۴۰۵/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۳۸۵/۱۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۴/۳ ح ۳۲۷۲؛ الکافی: ۲۹۰/۵ ح ۴؛ الوافی: ۹۳۰/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۵/۱۹ ح ۲۴۲۶۶

[4] روضۃ المتقین: ۹۹/۶؛ کتاب الاجارہ: ۳۶۶/۲؛ براھین الحج ۱۵۳/۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۸۹/۱ و ۲۸۸/۱۹

{2018} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ قَاضٍ مِنَ اَلْقُضَاةِ وَ عِنْدَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جَالِسٌ فَأَتَاهُ رَجُلاَنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي تَكَارَيْتُ إِبِلَ هَذَا اَلرَّجُلِ لِيَحْمِلَ لِي مَتَاعاً إِلَى بَعْضِ اَلْمَعَادِنِ فَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُدْخِلَنِي اَلْمَعْدِنَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا لِأَنَّهَا سُوقٌ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَفُوتَنِي فَإِنِ احْتُبِسْتُ عَنْ ذَلِكَ حَطَطْتُ مِنَ اَلْكِرَاءِ لِكُلِّ يَوْمٍ أَحْتَبِسُهُ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ حَبَسَنِي عَنْ ذَلِكَ اَلْوَقْتِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَقَالَ اَلْقَاضِي هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ وَفِّهِ كِرَاهُ فَلَمَّا قَامَ اَلرَّجُلُ أَقْبَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ شَرْطُهُ هَذَا جَائِزٌ مَا لَمْ يُحِطَّ بِجَمِيعِ كِرَاهُ.

۞ محمد حلبی سے روایت ہے کہ میں ایک قاضی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی وہاں تشریف فرما تھے کہ اس کے پاس دو شخص مقدمہ لائے۔ پس ایک نے کہا کہ میں نے اس شخص سے اونٹ کرائے پر لیا تھا تا کہ یہ میرا کچھ سامان فلاں دوکان تک پہنچائے کیونکہ وہاں بازار لگتا ہے اور مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ وقت فوت نہ ہو جائے اس لئے اس نے کہا کہ اگر تو نے فلاں دن نہ پہنچایا تو تمہارے یومیہ کرایہ سے اتنا اتنا کرایہ کم ہو جائے گا چنانچہ اس نے مجھے اس مقررہ دن نہیں پہنچایا؟

قاضی نے کہا: یہ شرط ہی فاسد ہے لہٰذا اسے پورا کرایہ دو پس جب وہ شخص اٹھا تو امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس کی شرط جائز ہے لہٰذا اس کی تمام مزدوری کو ختم نہ کر دے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2019} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ دَابَّةً فَأَعْطَاهَا غَيْرَهُ فَنَفَقَتْ مَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ شَرَطَ أَنْ لاَ يَرْكَبَهَا غَيْرُهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا وَ إِنْ لَمْ يُسَمِّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی آدمی سے گدھا کرایہ پر لیا اور (سواری کے لئے) ایک اور شخص کے حوالے کر دیا (جس کی وجہ سے) وہ ہلاک ہو گیا تو اس پر کیا تاوان ہے؟

---

[1] الکافی: ۲۹۰/۵ ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۵/۳ ۳ ح ۳۲۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۴/۷ ح ۹۴۰؛ الوافی: ۹۳۱/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۶/۱۹ ح ۲۴۲۶۸

[2] تذکرۃ الفقہا: ۴۳/۱۸؛ شرح العروۃ: ۹۹/۳۰؛ کتاب الاجارہ: ۱۹۰/۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۹/۴؛ مراۃ العقول: ۳۹۰/۱۹؛ روضۃ المتقین: ۹۹/۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۵/۱۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے یہ شرط عائد کی تھی کہ اس پر کوئی اور سوار نہ ہوگا تو پھر وہ اس کا ضامن ہے اور اگر یہ شرط نہیں کی تھی تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2020} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ اَلْحَنَّاطِ قَالَ: اِكْتَرَيْتُ بَغْلاً إِلَى قَصْرِ اِبْنِ هُبَيْرَةَ ذَاهِباً وَ جَائِياً بِكَذَا وَ كَذَا وَ خَرَجْتُ فِي طَلَبِ غَرِيمٍ لِي فَلَمَّا صِرْتُ قُرْبَ قَنْطَرَةِ اَلْكُوفَةِ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى اَلنِّيلِ فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ اَلنِّيلِ فَلَمَّا أَتَيْتُ اَلنِّيلَ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى بَغْدَادَ فَاتَّبَعْتُهُ وَ ظَفِرْتُ بِهِ وَ فَرَغْتُ مِمَّا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ رَجَعْنَا إِلَى اَلْكُوفَةِ وَ كَانَ ذَهَابِي وَ مَجِيئِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَأَخْبَرْتُ صَاحِبَ اَلْبَغْلِ بِعُذْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَحَلَّلَ مِنْهُ مِمَّا صَنَعْتُ وَ أُرْضِيَهُ فَبَذَلْتُ لَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَماً فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَتَرَاضَيْنَا بِأَبِي حَنِيفَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْقِصَّةِ وَ أَخْبَرَهُ اَلرَّجُلُ فَقَالَ لِي وَ مَا صَنَعْتَ بِالْبَغْلِ فَقُلْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ سَلِيماً قَالَ نَعَمْ بَعْدَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا تُرِيدُ مِنَ اَلرَّجُلِ قَالَ أُرِيدُ كِرَاءَ بَغْلِي فَقَدْ حَبَسَهُ عَلَيَّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا أَرَى لَكَ حَقّاً لِأَنَّهُ اِكْتَرَاهُ إِلَى قَصْرِ اِبْنِ هُبَيْرَةَ فَخَالَفَ وَ رَكِبَهُ إِلَى اَلنِّيلِ وَ إِلَى بَغْدَادَ فَضَمِنَ قِيمَةَ اَلْبَغْلِ وَ سَقَطَ اَلْكِرَاءُ فَلَمَّا رَدَّ اَلْبَغْلَ سَلِيماً وَ قَبَضْتَهُ لَمْ يَلْزَمْهُ اَلْكِرَاءُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَ جَعَلَ صَاحِبُ اَلْبَغْلِ يَسْتَرْجِعُ فَرَحِمْتُهُ مِمَّا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَأَعْطَيْتُهُ شَيْئاً وَ تَحَلَّلْتُ مِنْهُ فَحَجَجْتُ تِلْكَ اَلسَّنَةَ فَأَخْبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِمَا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا اَلْقَضَاءِ وَ شِبْهِهِ تَحْبِسُ اَلسَّمَاءُ مَاءَهَا وَ تَمْنَعُ اَلْأَرْضُ بَرَكَتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَمَا تَرَى أَنْتَ قَالَ أَرَى لَهُ عَلَيْكَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ ذَاهِباً مِنَ اَلْكُوفَةِ إِلَى اَلنِّيلِ وَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ رَاكِباً مِنَ اَلنِّيلِ إِلَى بَغْدَادَ وَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ مِنْ بَغْدَادَ إِلَى اَلْكُوفَةِ تُوَفِّيهِ إِيَّاهُ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ عَلَفْتُهُ بِدَرَاهِمَ فَلِي عَلَيْهِ عَلَفُهُ فَقَالَ لاَ لِأَنَّكَ غَاصِبٌ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ عَطِبَ اَلْبَغْلُ وَ نَفَقَ أَلَيْسَ كَانَ يَلْزَمُنِي قَالَ نَعَمْ قِيمَةُ بَغْلٍ يَوْمَ خَالَفْتَهُ قُلْتُ

---

[1] الکافی: ۵ /۲۹۱ح۷؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۲۱۵ح۹۴۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ :۱۹۶؛ الوافی: ۱۸ /۹۳۴؛ وسائل الشیعہ :۱۹ /۱۱۸ح۲۴۲۷۱؛ بحارالانوار:۱۰/۲۸۳؛ ھدایۃ الامہ:۶/۳۰۳

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۹۳؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۴۰۸؛ کتاب الاجارہ: ۲/۷؛ جواہر الکلام: ۲۷/۲۵۹؛ فقہ الصادقؑ :۱۹/۸۰؛ النجعہ :۸/۱۳۷؛ مدارک العروۃ: کتاب الاجارہ:۶۰۰؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۳۵؛ تفصیل الشریعہ:۱۸/۳۹۶؛ تذکرۃ الفقہا:۱۸/۲۳۴؛ شرح العروۃ:۳۰/۲۷۴؛ جامع الشتات: ۳/۴۸۴

فَإِنْ أَصَابَ الْبَغْلَ كَسْرٌ أَوْ دَبَرٌ أَوْ غَمْزٌ فَقَالَ عَلَيْكَ قِيمَةُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ يَوْمَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَنْ يَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ وَ هُوَ إِمَّا أَنْ يَحْلِفَ هُوَ عَلَى الْقِيمَةِ فَتَلْزَمَكَ فَإِنْ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَيْكَ فَحَلَفْتَ عَلَى الْقِيمَةِ لَزِمَهُ ذَلِكَ أَوْ يَأْتِيَ صَاحِبُ الْبَغْلِ بِشُهُودٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ قِيمَةَ الْبَغْلِ حِينَ أَكْرَى كَذَا وَ كَذَا فَيَلْزَمَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ دَرَاهِمَ وَ رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَنِي فَقَالَ إِنَّمَا رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَكَ حِينَ قَضَى عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْجَوْرِ وَ الظُّلْمِ وَ لَكِنِ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَأَخْبِرْهُ بِمَا أَفْتَيْتُكَ بِهِ فَإِنْ جَعَلَكَ فِي حِلٍّ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْكَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو وَلاَّدٍ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ وَجْهِي ذَلِكَ لَقِيتُ الْمُكَارِيَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا أَفْتَانِي بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ قُلْتُ لَهُ قُلْ مَا شِئْتَ حَتَّى أُعْطِيَكَهُ فَقَالَ قَدْ حَبَّبْتَ إِلَيَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ وَقَعَ فِي قَلْبِي لَهُ التَّفْضِيلُ وَ أَنْتَ فِي حِلٍّ وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ الَّذِي أَخَذْتُ مِنْكَ فَعَلْتُ.

❂ ابوولادحناط سے روایت ہے کہ میں نے ایک خچر کو قصر ابن ہبیرہ تک آنے جانے کے لئے معین کرائے پر لیا اور اپنے مقروض کی تلاش میں نکلا پس جب میں کوفہ کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ نیل کی طرف گیا ہے چنانچہ میں نیل کی طرف گیا اور جب میں وہاں پہنچا تو خبر دی گئی کہ وہ بغداد چلا گیا ہے۔ میں نے اس کا تعاقب کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور جب مجھے مقروض کے معاملہ سے فراغت ہوئی تو ہم کوفہ کی طرف واپس آئے اور آنے جانے میں پندرہ دن گزر گئے تو میں نے خچر کے مالک سے اپنی مجبوری ظاہر کی اور اسے پندرہ درہم دیئے جو اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پس دونوں نے اس پر اتفاق کیا کہ ابوحنیفہ سے فیصلہ کرائیں گے میں نے قاضی کو واقعہ سے آگاہ کیا اور خچر والے نے بھی اپنا موقف پیش کیا تو قاضی ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا: تم نے خچر کے ساتھ کیا (سلوک) کیا؟

میں نے کہا: میں نے خچر کو صحیح وسالم حالت میں مالک کو واپس کر دیا۔

(قاضی نے خچر کے مالک سے پوچھا کہ ایسا ہی ہے؟ تو) اس نے کہا: ہاں لیکن پندرہ دن کے بعد میرے سپرد کیا ہے۔

قاضی نے خچر کے مالک سے کہا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟

خچر کے مالک نے کہا: میں اپنے خچر کا پندرہ روزہ کا کرایہ چاہتا ہوں جو اس نے روک رکھا ہے۔

قاضی نے کہا: میری رائے ہے کہ تم کرایہ کے حقدار نہیں ہو اس لیے کہ اس نے خچر کو قصر ابن ہبیرہ تک کے لئے کہا تھا پس اس نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقام نیل اور اس کے بعد بغداد تک بطور سواری کے کام لیا تو وہ خچر کی قیمت کا ضامن اور ذمہ دار ہوا اور کرایہ ساقط ہو گیا لیکن جب اس نے خچر کو صحیح وسالم تمہارے سپرد کر دیا اور تم نے قبضہ لے لیا تو اس پر تمہیں (پندرہ دن کا) کرایہ دینا واجب نہیں رہا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم ابوحنیفہ کے یہاں سے چلے آئے اور خچر کے مالک نے میری طرف رجوع کیا تو مجھے ابوحنیفہ کے فتویٰ

کی وجہ سے اس پر ترس آیا پس میں نے اسے کچھ دے کر راضی کر لیا۔

پھر اسی سال حج کے موقع پر میں نے اس مسئلہ کو جس کے متعلق ابوحنیفہ نے فتویٰ دیا تھا، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قسم کے فیصلوں کی وجہ سے آسمان بارش روک لیتا ہے اور زمین اپنی برکت روک لیتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس مسئلہ پر آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ خچر والے کو جیسا کوفہ سے نیل تک کا کرایہ اور نیل سے بغداد تک کی سواری کا کرایہ ہے ویسا ہی بغداد سے کوفہ تک کرایہ دو۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں نے بھی اس جانور کے چارہ پر خرچہ کیا ہے تو کیا جانور کا نفقہ میرے ذمے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر نہیں ہے اس لئے کہ تم غاصب ہو۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اگر خچر ہلاک ہوجاتا اور مرجاتا تو کیا اس کی ذمہ داری میرے اوپر نہ تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ خچر کی قیمت (تمہارے ذمہ تھی) جس دن سے تم نے (معاہدہ کی) خلاف ورزی کی تھی۔

میں نے عرض کیا: اگر خچر سست یا زخمی یا لنگڑا ہوجاتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اور وہ (مالک) یا اگر وہ قیمت پر قسم کھالیتا تو تم پر اس کی ادائیگی لازم ہوتی اور اگر وہ تم سے ہی قسم کھانے کو کہے تو پھر اسے تمہاری قسم کے مطابق ادئیگی قبول کرنی ہوگی یا پھر خچر والا گواہوں کو لائے جو گواہی دیں کہ جب خچر کو کرائے پر لیا گیا تو اس کی قیمت اتنی اتنی تھی تب تم پر اس کی ادئیگی لازم ہوگی۔

میں نے عرض کیا: میں نے اسے درہم دیئے تو وہ راضی ہوگیا اور میرے لیے حلال کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ ابوحنیفہ نے جور اور ظلم سے جو فیصلہ کیا تھا اس کے بعد وہ اس پر راضی ہوا اور تمہارے لئے حلال کیا لیکن اب اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ جو میں نے تمہیں فتویٰ دیا ہے اور پھر یہ جاننے کے بعد بھی وہ تمہارے لیے حلال رکھے تو تم پر کوئی شئے نہیں ہے۔

ابوولاد کا بیان ہے کہ اس فیصلہ کے بعد میں واپس ہوا اور اس سے کہا کہ جو تم چاہو وہ میں تمہیں دوں گا۔

وہ کہنے لگا: میرے نزدیک جعفر بن محمد علیہ السلام محبوب قرار پاچکے ہیں اور ان کی فضیلت میرے دل میں بیٹھ چکی ہے اور جو کچھ ہو چکا وہ تم پر حلال ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے تم سے لیا تھا وہ تمہیں واپس کر دوں پس اس نے ایسا ہی کیا۔ [1]

[1] الکافی: ۲۹۰/۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۵/۷ ح ۹۴۳؛ الاستبصار: ۱۳۴/۳ ح ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۹/۱۹ ح ۲۴۲۲۷؛ الوافی: ۹۳۱/۱۸؛ بحارالانوار: ۳۷۵/۴۷؛ عوالم العلوم: ۱۰۹۴/۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2021} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ أَرْضاً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ آجَرَ بَعْضَهَا بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَاحِبُ اَلْأَرْضِ اَلَّذِي آجَرَهُ أَنَا أَدْخُلُ مَعَكَ فِيهَا بِمَا اِسْتَأْجَرْتَ فَنُنْفِقُ جَمِيعاً فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ فَضْلٍ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ قَالَ)لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ(.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک ہزار درہم کے عوض زمین مستاجری پر لی اور پھر اس میں سے کچھ حصہ دوسو درہم پر آگے مستاجری پر دے دیا پھر مالک زمین نے اس سے کہا کہ میں خود بھی تیرے ساتھ شامل ہوتا اور خرچہ اکٹھے کرتے ہیں تو اس طرح جو کچھ نفع ہوگا وہ تیرے اور میرے درمیان برابر برابر ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2022} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي اَلرَّبِيعِ اَلشَّامِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ اَلْأَرْضَ مِنَ اَلدَّهَاقِينِ فَيُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا يَتَقَبَّلُهَا وَ يَقُومُ فِيهَا بِحَظِّ اَلسُّلْطَانِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِنَّ اَلْأَرْضَ لَيْسَتْ مِثْلَ اَلْأَجِيرِ وَ لاَ مِثْلَ اَلْبَيْتِ إِنَّ فَضْلَ اَلْأَجِيرِ وَ اَلْبَيْتِ حَرَامٌ.

❂ ابوربیع شامی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص دیہاتیوں سے کچھ زمین پٹہ پر لیتا ہے اور اسے آگے زیادہ اجرت پر دیتا ہے اور اس میں سے حاکم کا حصہ خود ادا کرتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ زمین کا معاملہ مزدور اور مکان کی مانند نہیں ہے اور مزدور و مکان کی اجرت میں اضافہ حرام ہے۔[4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۹۲ ۳؛النجعہ :۱۰/۹۵؛القواعد الفقہیہ :۲/ ۱۳۲؛کتاب الغصب حبیب اللہ الرشتی:۶۵؛المکاسب:۱/۷ ۴۱؛ملاذ الاخیار:۱۱/۱۰ ۴

[2] من لایحضرہٗ الفقیہ :۳/ ۲۴۵ح ۳۸۹۳؛تہذیب الاحکام:۷/ ۲۰۰ح ۸۸۳؛الوافی:۱۸/ ۱۰۳۴؛وسائل الشیعہ :۱۹/ ۱۲۴ح ۲۴۲۷۹

[3] روضۃ المتقین:۷/ ۱۸۶؛الانوار اللوامع:۱۲/ ۱۳۶؛ملاذ الاخیار:۱۱/ ۳۷۲

[4] الکافی:۵/ ۲۷۱ح ۱؛من لایحضرہٗ الفقیہ :۳/ ۲۴۸ح ۳۹۰۰؛تہذیب الاحکام:۷/ ۲۰۳ح ۸۹۴؛وسائل الشیعہ :۱۹/ ۱۲۵ح ۲۴۲۸۱؛الوافی:۱۸/ ۱۰۴۱؛ الاستبصار:۳/ ۱۲۹ح

تحقیق:

حدیث حسن اور معتبر ہے [1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [2]

{2023} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَأْجِرَ اَلرَّحَى وَحْدَهَا ثُمَّ أُؤَاجِرَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اِسْتَأْجَرْتُهَا إِلاَّ أَنْ أُحْدِثَ فِيهَا حَدَثاً أَوْ أُغْرَمَ فِيهَا غُرْماً.

❂ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں کہ صرف چکی کرایہ پر لوں اور پھر اسے اس سے زیادہ اجرت پر دوں مگر یہ کہ میں اس میں کچھ اضافہ کروں یا تاوان ادا کروں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{2024} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُوسَى اَلْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَسْتَأْجِرَ اَلرَّجُلُ اَلدَّارَ أَوِ اَلْأَرْضَ أَوِ اَلسَّفِينَةَ ثُمَّ يُؤَاجِرَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اِسْتَأْجَرَهَا بِهِ إِذَا أَصْلَحَ فِيهَا شَيْئاً

❂ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد گرامی (امام زین العابدین علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص کوئی مکان، زمین یا کشتی مستاجری پر لے اور پھر اس کی اس اجرت سے زیادہ کرایہ پر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اس میں کوئی اصلاح کرے۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

---

[1] الآراء الفقھیہ: ۴۰۹/۳؛ ماوراٗ الفقہ: ۲۹۲/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹۶/۱۹؛ شرح العروۃ: ۲۸۳/۳۰؛ مدارک العروہ کتاب الاجارۃ: ۵۸۰؛ کتاب الاجارہ: ۱۲۴/۲

[2] مراۃ العقول: ۳۵۵/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۳۷۹/۱۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۳۵/۳ ح ۳۸۶۴؛ الکافی: ۲۷۳/۵ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۴/۷ ح ۹۰۰؛ الوافی: ۹۳۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۴/۱۹ ح ۲۴۲۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳۰۵/۶

[4] مدارک العروۃ کتاب الاجارۃ: ۵۷۷؛ شرح العروۃ: ۲۸۵/۳۰؛ الانوار اللوامع: ۱۳۶/۱۲؛ روضۃ المتقین: ۱۵۴/۷

[5] تہذیب الاحکام: ۲۲۳/۷ ح ۹۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۹/۱۹ ح ۲۴۲۹۲؛ الوافی: ۹۳۹/۱۸

[6] کتاب الاجارہ: ۱۲۰/۲؛ شرح العروۃ: ۲۸۴/۳۰؛ مدارک العروۃ کتاب الاجارہ: ۵۸۹

﴿کرایہ کے متفرق مسائل﴾

{2025} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْهَمَذَانِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَلرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلْهَمَذَانِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اِمْرَأَةٍ آجَرَتْ ضَيْعَتَهَا عَشْرَ سِنِينَ عَلَى أَنْ تُعْطَى اَلْأُجْرَةَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِنْدَ اِنْقِضَائِهَا لاَ يُقَدَّمُ لَهَا شَيْءٌ مِنَ اَلْأُجْرَةِ مَا لَمْ يَمْضِ اَلْوَقْتُ فَمَاتَتْ قَبْلَ ثَلاَثِ سِنِينَ أَوْ بَعْدَهَا هَلْ يَجِبُ عَلَى وَرَثَتِهَا إِنْفَاذُ اَلْإِجَارَةِ إِلَى اَلْوَقْتِ أَمْ تَكُونُ اَلْإِجَارَةُ مُنْتَقِضَةً بِمَوْتِ اَلْمَرْأَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنْ كَانَ لَهَا وَقْتٌ مُسَمًّى لَمْ يَبْلُغْ فَمَاتَتْ فَلِوَرَثَتِهَا تِلْكَ اَلْإِجَارَةُ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ اَلْوَقْتَ وَ بَلَغَتْ ثُلُثَهُ أَوْ نِصْفَهُ أَوْ شَيْئاً مِنْهُ فَيُعْطَى وَرَثَتُهَا بِقَدْرِ مَا بَلَغَتْ مِنْ ذَلِكَ اَلْوَقْتِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

ابراہیم الھمذانی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا اور دریافت کیا کہ ایک عورت اپنی جائیداد کو دس سال کے لئے اجارہ پر دیتی ہے اس شرط پر کہ ہر ایک سال کے اختتام پر اجارہ (اجرت) لیا جائے گا اور اس سے قبل اجارہ نہیں لیا جائے پس تین سال سے قبل یا بعد عورت کی موت واقع ہوگئی تو کیا عورت کے ورثا پر مدت اجارہ کی تکمیل تک اجارہ کے معاہدہ کو برقرار و جاری رکھنا واجب ہے یا اس عورت کی موت سے اجارہ کا معاہدہ ختم ہو جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ اگر مدت اجارہ معین کی گئی ہو اور مدت پوری ہونے سے قبل عورت کی موت واقع ہوگئی تو اس کے ورثا پر ہے کہ مدت اجارہ پوری کریں پس اگر مدت اجارہ پوری نہیں ہوئی تو مدت اجارہ کے ایک تہائی حصہ یا نصف حصہ یا کچھ مدت گزرنے کے بعد (عورت کی موت واقع ہوئی ہو) تو عورت کے ورثا کو اسی مدت کا اجارہ دیا جائے گا انشا اللہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2026} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِالْعَمَلِ فَلاَ يَعْمَلُ فِيهِ وَ يَدْفَعُهُ إِلَى

---

[1] الکافی: ۵/۲۷۰ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۷ح ۹۱۲؛ الوافی: ۱۸/۷۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۳۶ح ۲۴۳۱۱

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۵۲؛ جواہر الکلام: ۲۷/۲۰۸؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۷۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۱۲/۳۴

آخَرَ فَيَرْبَحُ فِيهِ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِيهِ شَيْئاً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کوئی اجرت پر لیتا ہے اور وہ کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دیتا ہے اور نفع کماتا ہے (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (جائز نہیں ہے) مگر یہ کہ وہ اس میں کچھ کام کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2027} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ سُكْنَى دَارِهِ لِرَجُلٍ أَيَّامَ حَيَاتِهِ أَوْ جَعَلَهَا لَهُ وَ لِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ هِيَ لَهُ وَ لِعَقِبِهِ كَمَا شَرَطَ قُلْتُ فَإِنِ اِحْتَاجَ إِلَى بَيْعِهَا يَبِيعُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيَنْقُضُ بَيْعُهُ اَلدَّارَ اَلسُّكْنَى قَالَ لاَ يَنْقُضُ اَلْبَيْعُ اَلسُّكْنَى كَذَلِكَ سَمِعْتُ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَنْقُضُ اَلْبَيْعُ اَلْإِجَارَةَ وَ لاَ اَلسُّكْنَى وَ لَكِنَّهُ يَبِيعُهُ عَلَى أَنَّ اَلَّذِي يَشْتَرِيهِ لاَ يَمْلِكُ مَا اِشْتَرَى حَتَّى يَنْقَضِيَ اَلسُّكْنَى عَلَى مَا شَرَطَ وَ اَلْإِجَارَةُ قُلْتُ فَإِنْ رَدَّ عَلَى اَلْمُسْتَأْجِرِ مَالَهُ وَ جَمِيعَ مَا لَزِمَهُ فِي اَلنَّفَقَةِ وَ اَلْعِمَارَةِ فِيمَا اِسْتَأْجَرَ قَالَ عَلَى طِيبَةِ اَلنَّفْسِ وَ رِضَا اَلْمُسْتَأْجِرِ بِذَلِكَ لاَ بَأْسَ.

۞ حسین بن نعیم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنا گھر ایک آدمی کو تاحیات اس کو اور اس کے بعد اس کی اولاد کو سکونت (اجارہ) پر دیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو اور اس کی اولاد کو شرط معاہدہ کے مطابق اس میں سکونت کا حق حاصل ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر مالک کو مکان کے فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ فروخت کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

(پھر پوچھا کہ) فروخت کرنے کی وجہ سے سکونت کا معاہدہ ختم ہو جائے گا (یا نہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فروخت کرنے کی وجہ سے سکونت (اجارہ) کا معاہدہ ختم نہیں ہوتا چنانچہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بیع اور فروخت نہ کرایہ داری کو ختم کرتا ہے اور نہ سکنی کو لیکن فروخت کرے تو اس شرط پر کہ وہ خریدار اس کا مالک (قابض) اس وقت ہوگا جب سکنی اور اجارہ دار کا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔

---

[1] الکافی: ۲۷۳/۵ ح ۱؛ الوافی: ۹۴۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۲/۱۹ ح ۲۴۲۹۹ و ۱۹۱/۲۳ ح ۲۹۳۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۰/۷ ح

[2] مراۃ العقول: ۳۵۸/۱۹؛ مدارک العروہ کتاب الاجارہ: ۶۰۳؛ جواہر الکلام: ۳۱۸/۲۷؛ کتاب الاجارہ: ۱۲۲/۲؛ ماوراالفقہ: ۲۹۲/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰۱/۱۹؛ الانوار اللوامع: ۱۴۰/۱۲؛ النجعہ: ۱۲۸/۸؛ تفصیل الشریعہ: ۳۸۳/۱۸

میں نے عرض کیا: اور اگر کرایہ دار کو اس کی رقم اور جو کچھ اس نے اس کی تعمیر وغیرہ پر خرچ کیا ہے واپس کر دے تو؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ چاہتا ہے اور کرایہ دار اس پر راضی ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[2]

{2028} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَسْتَأْجِرِ اَلْأَرْضَ بِالتَّمْرِ وَ لاَ بِالْحِنْطَةِ وَ لاَ بِالشَّعِيرِ وَ لاَ بِالْأَرْبِعَاءِ وَ لاَ بِالنِّطَافِ قُلْتُ وَ مَا اَلْأَرْبِعَاءُ قَالَ اَلشِّرْبُ وَ اَلنِّطَافُ فَضْلُ اَلْمَاءِ وَ لَكِنْ تَقَبَّلْهَا بِالذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ وَ اَلنِّصْفِ وَ اَلثُّلُثِ وَ اَلرُّبُعِ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کھجور، گندم، جَو، اربعا اور نطاف کے عوض زمین اجارہ پر نہ دو۔

میں نے عرض کیا: یہ اربعا (اور نطاف) سے کیا مراد ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: (اربعا سے مراد) پانی پلانا اور نطاف سے مراد پانی کا منافع ہے۔
البتہ سونے اور چاندی اور (حاصل سے) نصف، ثلث اور چوتھائی پر دو۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{2029} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ أُتِيَ بِصَاحِبِ حَمَّامٍ وُضِعَتْ عِنْدَهُ اَلثِّيَابُ فَضَاعَتْ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَمِينٌ.

غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک حمام والے کو لایا گیا جس کے پاس کپڑے رکھے گئے تھے اور وہ ضائع ہو گئے تھے مگر آپ علیہ السلام نے اسے ضامن نہیں ٹھہرایا اور فرمایا کہ وہ (تو صرف) امین ہے (جو بغیر کوتاہی

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۵۱ح ۵۵۹۵؛ الکافی: ۷/ ۸ ۳ح ۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۴۱ح ۵۹۳؛ الاستبصار: ۴/ ۱۰۴ح ۳۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۱۳۵ح ۲۴۳۰۸؛ الوافی: ۱۰/ ۵۴۱

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۳۶۷؛ دراستنا من الفقہ الجعفری: ۳/ ۲۸۹؛ ارشاد الطالب: ۳/ ۱۵۶؛ مصباح الفقاہہ: ۵/ ۲۳۶؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۱۸۸؛ مراۃ العقول: ۲۳/ ۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۴۲۴

[3] الکافی: ۵/ ۲۶۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۹۵ح ۸۶۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۴۶ح ۳۸۹۵؛ الوافی: ۱۸/ ۱۰۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۱۳۸ح ۲۴۳۱۲؛ الاستبصار: ۳/ ۱۲۸ح ۴۵۸؛ معانی الاخبار: ۱۶۲؛ بحار الانوار: ۱۰۰/ ۱۶۷

[4] مراۃ العقول: ۵/ ۲۶۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۸/ ۵۴۴؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۱۸۸

کے ضائع شدہ مال کا ضامن نہیں ہوتا)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق یا معتبر ہے۔[2]

{2030} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَصَّارِ يُفْسِدُ قَالَ كُلُّ أَجِيرٍ يُعْطَى الْأَجْرَ عَلَى أَنْ يُصْلِحَ فَيُفْسِدُ فَهُوَ ضَامِنٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ دھوبی کپڑا خراب کر دیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر مزدور جسے کسی چیز کی اصلاح کے لئے مزدور بنایا جائے اور وہ الٹا اسے خراب کر دے تو وہ ضامن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2031} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:)لاَ يُضَمَّنُ الصَّائِغُ وَ لاَ الْقَصَّارُ وَ لاَ الْحَائِكُ إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا مُتَّهَمِينَ فَيُخَوَّفُ بِالْبَيِّنَةِ وَ يُسْتَحْلَفُ لَعَلَّهُ يَسْتَخْرِجُ مِنْهُ شَيْئاً (وَفِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ حَمَّالاً فَكَسَرَ الَّذِي يَحْمِلُ أَوْ يُهَرِيقُهُ فَقَالَ)عَلَى نَحْوٍ مِنَ الْعَامِلِ إِنْ كَانَ مَأْمُوناً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَأْمُونٍ فَهُوَ ضَامِنٌ(.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سنار، دھوبی اور جولاہا (مال کی تلفی کی صورت میں) ضامن نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ متہم (نا قابل اعتبار) ہوں پس اس صورت میں انہیں گواہوں کے ذریعے ڈرایا جائے اور ان سے حلف لیا جائے شاید ان سے کچھ نکل آئے۔

نیز آپ علیہ السلام نے اس شتربان کے بارے میں فرمایا جسے کچھ سامان اٹھانے کے متعلق مزدور بنایا گیا اور اس نے وہ مال

---

[1] الکافی: ۲۴۲/۵ ح ۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۵۷/۳ ح ۳۹۲۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۸/۷ ح ۹۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۹/۱۹ ح ۲۴۳۱۴؛ الوافی: ۹۱۹/۱۸

[2] روضۃ المتقین: ۲۲۱/۷؛ الانوار اللوامع: ۱۸۴/۱۲؛ مراۃ العقول: ۲۹۸/۱۹؛ کتاب الاجارہ: ۹۵/۲؛ ھدی الطالب: ۱۸۹/۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰۶/۴؛ المبسوط فی فقہ المسائل الطبیہ: ۵۲/۲؛ ملاذ الاخیار: ۴۱۶/۱۱

[3] الکافی: ۲۴۱/۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۹/۷ ح ۹۵۵؛؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۱/۱۹ ح ۲۴۳۱۷؛ الفصول المہمہ: ۳۰۱/۲؛ الوافی: ۹۰۵/۱۸

[4] المبسوط فی فقہ المسائل الطبیہ: ۴۵/۲؛ موسوعہ الفقہ: ۲۲۳/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۶۲۰/۱۸؛ مراۃ العقول: ۲۹۵/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴۱۷/۱۱

توڑ دیا یا انڈیل دیا؟ تو اگر وہ امین ہے تو ضامن نہیں ہے اور اگر امین نہیں ہے تو ضامن ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2032} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي جَمَّالٍ يَحْمِلُ مَعَهُ الزَّيْتَ فَيَقُولُ قَدْ ذَهَبَ أَوْ أُهْرِقَ أَوْ قُطِعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ فَإِنْ جَاءَ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ أَنَّهُ قُطِعَ عَلَيْهِ أَوْ ذَهَبَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِلاَّ ضَمِنَ وَ فِي رَجُلٍ حَمَلَ مَعَهُ رَجُلٌ فِي سَفِينَتِهِ طَعَاماً فَنَقَصَ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ رُبَّمَا زَادَ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لاَ قَالَ هُوَ لَكَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو شتربان ہے اور اپنے ساتھ کسی کا تیل لاد کے لے جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ جاتا رہا یا راستہ میں ڈاکہ پڑ گیا تو اگر اس کے پاس عادل گواہ ہیں کہ واقعتاً ڈاکہ پڑ گیا یا جاتا رہا تو اس پر کچھ نہیں ورنہ ضامن ہوگا۔

اور آپ علیہ السلام نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا جس کی کشتی پر کسی آدمی نے اناج لادا اور وہ کم ہو گیا تو وہ اس کا ضامن ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اس میں کچھ زیادہ ہے۔

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تمہارا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اور اسی سلسلے میں وہ حدیث بھی ہے جسے شیخ صدوق نے نقل کیا ہے چنانچہ محمد طیار سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں وارد ہوا اور گھر کرایہ پر لینے کے لئے تلاش کیا چنانچہ ایک گھر میں دو حجرے تھے اور ان دونوں کے درمیان ایک دروازہ لگا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۲۱۸ ح۹۵۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۷ ح۳۹۲۸ و۳۲۲۳؛ الوافی: ۱۸/۹۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۴۴ ح۲۴۳۲۷؛ هدایۃ الامہ: ۶/۳۰۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۴۱۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۴۳۲؛ شرح العروۃ: ۳۰/۴۳۶؛ مدارک العروہ کتاب الاجارۃ: ۴۳۲؛ کتاب الاجارۃ: ۲/۳۵۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۲۲۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۴ ح۳۹۲۰؛ الوافی: ۱۸/۹۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۵۳ ح۲۴۳۵۵ و۱۴۹ ح۲۴۳۴۱

[4] روضۃ المتقین: ۷/۲۱۷؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۸۳

ہوا تھا اور اس میں ایک عورت رہتی تھی۔اس نے پوچھا کہ تم یہ کرائے پر لو گے؟

میں نے کہا: مگر ان دونوں کے درمیان ایک دروازہ ہے اور میں جوان آدمی ہوں۔

اس نے کہا: میں دروازہ بند کرلوں گی۔

چنانچہ میں نے اس حجرے میں اپنا سامان منتقل کیا اور اب اس سے کہا کہ دروازہ بند کرلو۔

اس عورت نے کہا: چونکہ اس دروازہ سے ہوا آتی ہے لہٰذا اسے کھلا ہی چھوڑ دو۔

میں نے کہا نہیں میں بھی جوان ہوں اور تم بھی لہٰذا اسے بند کرلو۔اس نے کہا: تم اپنے حجرے میں بیٹھو میں تمہارے پاس نہیں آؤں گی اور نہ قریب ہوں گی پس یہ کہ کر اس نے دروازہ بند کرنے سے انکار کر دیا۔پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہاں سے منتقل ہو جاؤ کیونکہ جب ایک مرد اور ایک عورت گھر میں تنہا رہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان رہتا ہے؟[1] (واللہ اعلم)

{2033} عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ دَابَّةً فَوَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَانْكَسَرَتْ مَا عَلَيْهِ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ إِنْ كَانَ لَمْ يَسْتَوْثِقْ مِنْهَا فَإِنْ أَقَامَ اَلْبَيِّنَةَ أَنَّهُ رَبَطَهَا فَاسْتَوْثَقَ مِنْهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی آدمی سے جانور (گھوڑا یا گدھا وغیرہ) کرائے پر لے گیا پس وہ کنویں میں گر گیا اور (اس کا کوئی عضو) ٹوٹ گیا تو اس پر کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے اسے باندھا نہیں تھا تو پھر وہ ضامن ہے لیکن اگر وہ بینہ پیش کردے کہ اس نے اسے باندھا تھا (مگر پھر بھی وہ گر گیا) تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2034} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ اَلْمَحَامِلِيِّ اَلرِّفَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ رَجُلاً عَنْ حَفْرِ بِئْرٍ عَشْرَ قَامَاتٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَحَفَرَ قَامَةً ثُمَّ عَجَزَ عَنْهَا فَقَالَ لَهُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَ خَمْسِينَ جُزْءاً مِنَ اَلْعَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۲ ح ۳۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۵۴ ح ۲۴۳۶۰؛ الوافی: ۲۲/۸۷۱

[2] مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۵۶ ح ۲۴۳۶۰؛ بحارالانوار: ۱۰/۲۸۲

[3] المبسوط فی فقہ المسائل الطبیہ: ۲/۶۷

۞ ابوشعیب المحاملی الرفاعی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو دس درہم کے عوض دس قامت کنواں کھودنے کے لئے مزدور بنایا مگر وہ ایک قامت کھود کر عاجز ہوگیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دس درہم کے پچپن اجزا میں سے ایک جز دیا جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2035} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى مِنَ الرَّجُلِ الْبَيْتَ وَ السَّفِينَةَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقَلَّ فَقَالَ)الْكِرَاءُ لاَزِمٌ لَهُ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي تَكَارَى إِلَيْهِ وَ الْخِيَارُ فِي أَخْذِ الْكِرَاءِ إِلَى رَبِّهَا إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ(.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی گھر یا کشتی کو ایک سال یا اس سے کم و بیش مدت کے لئے کرائے پر لیتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت تک کرائے پر لیا ہے تب تک کا کرایہ اس پر لازم ہے البتہ کرایہ لینے کا حق مالک کو ہے اگر وہ چاہے تو لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

﴾جعالہ کے احکام﴿

قول مؤلف:

---

[1] الکافی:۲۲۴/۷/ح ۳؛ وسائل الشیعہ:۱۵۹/۱۹ح ۲۴۳۶۵؛ الوافی:۱۱۱۰/۱۶؛ تہذیب الاحکام:۲۸۷/۶ح ۷۹۴؛ بحارالانوار:۱۶۹/۱۰۰؛ المناقب ابن شہر آشوب:۲۵۴/۴

[2] مراۃ العقول:۲۹۲/۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲۰۹/۷ح ۹۲۰ و ۲۱۰ح ۹۲۲؛ الکافی: ۲۹۲/۵ح ۱ و ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۵۱/۳ح ۳۹۱۰؛ الوافی: ۹۳/۱۸؛ وسائل الشیعہ:۱۱۰/۱۹ح ۲۴۲۵۹؛ ھدایۃ الامہ:۳۰۰/۶

[4] ملاذ الاخیار:۱۱۵۹۳/و ۳۹۶؛ تذکرۃ الفقہا:۲۱۹/۱۸؛ شرح مکاسب:۲۱۳/۴؛ الانوار اللوامع:۱۲۳/۱۲؛ ارشاد الطالب:۵۵/۲؛ تفصیل الشریعہ:۱۳۱/۱۸؛ مراۃ العقول:۳۹۳/۱۹

جعالہ سے مراد یہ ہے کہ انسان وعدہ کرے کہ ایک کام اس کے لئے انجام دیا جائے گا تو وہ اس کے بدلے کچھ مال بطور انعام دے گا مثلاً یہ کہے کہ جو اس کی گمشدہ چیز برآمد کرے گا وہ اسے دس روپے (انعام) دے گا تو جو شخص اس قسم کا وعدہ کرے اسے جاعل اور جو شخص وہ کام انجام دے اسے عامل کہتے ہیں۔ اجارے اور جعالے میں بعض لحاظ سے فرق ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اجارے میں صیغہ پڑھنے کے بعد اجیر کے لئے ضروری ہے کہ کام انجام دے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہو وہ اجرت کے لئے اس کا مقروض ہو جاتا ہے لیکن جعالہ میں اگرچہ عامل ایک معین شخص ہوتا ہم ہو سکتا ہے کہ وہ کام میں مشغول نہ ہو پس جب تک وہ کام انجام نہ دے جاعل اس کا مقروض نہیں ہوتا۔ [1]

{2036} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ جُعْلِ الْآبِقِ وَ الضَّالَّةِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بھگوڑے غلام یا گمشدہ مال پر انعام مقرر کرنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2037} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ مَكْرُوهٌ لَهُ أَنْ يُشَارِطَ وَ لاَ بَأْسَ عَلَيْكَ أَنْ تُشَارِطَهُ وَ تُمَاكِسَهُ وَ إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُ وَ لاَ بَأْسَ عَلَيْكَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حجام کے کسب کے باب میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ مک مکا کرے تو اس کے لئے مکروہ ہے لیکن اگر تم مک مکا کرو اور (اجرت میں کمی کے لئے) حیل و حجت کرو تو مکروہ نہیں ہے۔ یہ صرف اس کے لئے مکروہ ہے تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

---

[1] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۳۳۲ ف ۲۱۷۷

[2] الکافی: ۲۰۱/۶ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۹۲/۳ ح ۴۰۶۰؛ تہذیب الاحکام: ۳۹۶/۶ ح ۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸۹/۲۳ ح ۲۹۳۴۶؛ قرب الاسناد: ۲۹۵؛ بحار الانوار: ۱۸۰/۱۰۰؛ الوافی: ۴۰۵/۱۷

[3] مراۃ العقول: ۳۳۳/۲۱؛ الانوار اللوامع: ۱۹۶/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۴۹۲/۱۳

[4] الکافی: ۱۱۶/۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳۵۵/۶ ح ۱۰۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۰/۲۳ ح ۲۹۳۴۷؛ الاستبصار: ۵۹/۳ ح ۱۹۶؛ الوافی: ۱۹۲/۱۷

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [1]

{2038} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِالْعَمَلِ فَلاَ يَعْمَلُ فِيهِ وَ يَدْفَعُهُ إِلَى آخَرَ فَيَرْبَحُ فِيهِ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِيهِ شَيْئاً.

محمد بن مسلم نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جو (مخصوص اجرت پر) کوئی کام کرنا قبول کرتا ہے لیکن پھر وہ کام خود نہیں کرتا اور کسی دوسرے کو نفع پر دے دیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ اس نے اس میں کچھ کام کیا ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2039} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي رَجُلٍ أَكَلَ وَ أَصْحَابٌ لَهُ شَاةً فَقَالَ إِنْ أَكَلْتُمُوهَا فَهِيَ لَكُمْ وَ إِنْ لَمْ تَأْكُلُوهَا فَعَلَيْكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَقَضَى فِيهِ أَنَّ ذَلِكَ بَاطِلٌ لاَ شَيْءَ فِي الْمُؤَاكَلَةِ مِنَ الطَّعَامِ مَا قَلَّ مِنْهُ وَ مَا كَثُرَ وَ مَنَعَ غَرَامَتَهُ فِيهِ.

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کے عہد میں کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں سے کہا کہ اگر تم یہ بکری کھا جاؤ تو یہ تمہاری ہے اور اگر نہ کھا سکے تو تمہیں اتنا اتنا تاوان ادا کرنا پڑے گا چنانچہ وہ کھا گئے تو امیر المومنین علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کھانے کے سلسلے میں یہ معاملہ باطل ہے چاہے کم ہو یا زیادہ اور اس سلسلے میں تاون لینے کے بھی ممانعت فرمائی۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۵۷؛الانوار اللوامع:۱۱/۷۷؛سداد العباد:۴۵۰؛ملاذ الاخیار:۱۰/۳۲۹

[2] الکافی:۵/۲۷۳ح۱؛تہذیب الاحکام:۷/۲۱۰ح۹۲۴؛الوافی:۱۸/۹۴۹؛وسائل الشیعہ:۱۹/۱۳۲ح۲۴۲۹۹و۲۳/۱۹۱ح۲۹۳۴۹؛ھدایۃ الامہ:۶/۳۰۷

[3] مراۃ العقول:۱۹/۳۵۸؛مدارک العروۃ کتاب الاجارہ:۶۰۳؛جواہر الکلام:۲۷/۳۱۸؛فقہ الصادقؑ:۱۹/۱۰۱؛الانوار اللوامع:۱۲/۱۴۰؛النجعہ:۸/۱۲۸؛تفصیل الشریعہ:۱۸/۳۸۳؛کتاب الاجارہ:۲/۱۲۲

[4] الکافی:۷/۴۲۸ح۱۱؛تہذیب الاحکام:۶/۲۹۰ح۶۸۸؛وسائل الشیعہ:۲۳/۱۹۲ح۲۹۳۵۰

[5] مراۃ العقول:۲۴/۳۰۰؛الآرأالفقہیہ:۳/۲۱؛فقہ الصادقؑ:۱۹/۲۳۸؛المسائل المستحدثہ:۳۲۸

{2040} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ رُبَّمَا أَمَرْنَا الرَّجُلَ فَيَشْتَرِي لَنَا الْأَرْضَ وَ الدَّارَ وَ الْغُلاَمَ وَ الْجَارِيَةَ وَ نَجْعَلُ لَهُ جُعْلاً قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ بعض اوقات ہم ایک شخص کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے زمین، گھر، غلام یا کنیز خرید ے اور پھر اسے کچھ رقم بطور انعام مقرر کر کے دیتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

اس طرح کی دیگر احادیث قبل ازیں اجارہ کے احکام میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی انشاءاللہ (واللہ اعلم)۔

﴿مزارعہ کے احکام﴾

قول مؤلف:

مزارعہ سے مراد یہ ہے کہ (زمین کا) مالک کاشتکار (مزارع) سے معاہدہ کر کے اپنی زمین اس کے اختیار میں دے تا کہ وہ اس میں کاشتکاری کرے اور پیداوار کا کچھ حصہ مالک کو دے۔ [3]

{2041} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ أَرْضَ آخَرَ فَيَشْتَرِطُ لِلْبَذْرِ ثُلُثاً وَ لِلْبَقَرِ ثُلُثاً قَالَ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يُسَمِّيَ بَذْراً وَ لاَ بَقَراً فَإِنَّمَا يُحَرِّمُ الْكَلاَمُ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مزارعت پر دوسرے شخص کی زمین لیتا ہے اور ایک تہائی بیج کے لئے اور ایک تہائی بیل (گائے) کے لئے مشروط کرتا ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بیج اور بیل (گائے) کا نام نہیں لینا چاہئے کیونکہ کلام ہی (کسی معاملہ کو) حرام کرتا ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۸۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۶ ح ۶۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۱۹۱ ح ۲۹۳۵۰؛ الوافی: ۱۷/۴۰۳

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۸۱؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۶۰

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۳۳ ف ۲۱۸۷

[4] تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۷ ح ۸۷۳؛ الاکافی: ۵/۲۶۷ ح ۶؛ الوافی: ۱۸/۱۰۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۱ ح ۲۴۱۱۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2042} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُقَبِّلِ الْأَرْضَ بِحِنْطَةٍ مُسَمَّاةٍ وَلَكِنْ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ لاَ بَأْسَ بِهِ وَقَالَ لاَ بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زمین مخصوص مقدار گندم پر بٹائی پر نہ دی جائے بلکہ نصف، تہائی، چوتھائی یا پانچویں حصہ پر دی جائے۔

نیز فرمایا: ایک تہائی، ایک چوتھائی اور پانچویں حصہ پر بٹائی پر زمین دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [3]

{2043} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُزَارَعَةِ أَهْلِ الْخَرَاجِ بِالرُّبُعِ وَ الثُّلُثِ وَ النِّصْفِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ قَدْ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَهْلَ خَيْبَرَ أَعْطَاهَا الْيَهُودَ حِينَ فُتِحَتْ عَلَيْهِ بِالْخَبْرِ وَ الْخَبْرُ هُوَ النِّصْفُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اہل اخراج کی چوتھائی، تہائی اور نصف پر مزارعت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد خیبر کے یہودیوں کو اس کی زمین نصف بٹائی پر دے دی تھی۔ [4]

تحقیق: حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2044} عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِى الْأَرْضَ عَلَى أَنْ يَعْمُرَهَا وَيَكْرِىَ أَنْهَارَهَا بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۶۵؛ بحوث فی الفقہ الزراعی: ۴۳؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۸۳؛ شرح العروۃ: ۳۱/۳۱۵؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۴۵

[2] الکافی: ۵/۲۶۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۷ ح ۸۷۱؛ الاستبصار: ۳/۱۲۸ ح ۴۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۱ ح ۲۴۱۰۹؛ الوافی: ۱۸/۱۰۲۰

[3] تفصیل الشریعہ: ۱۹/۱۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۳/۵۵؛ شرح العروۃ: ۳۱/۲۲۶؛ مبانی العروۃ: ۳/۲۸۷؛ بحوث فی الفقہ: ۳۴؛ فقہ المعارف: ۷/۲۳؛ کتاب الاجارہ: ۲/۳۹۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۸۴؛ کلمۃ التقویٰ: ۵/۲۴۶؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۶۵

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۰ ح ۳۹۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۱ ح ۸۸۸؛ الوافی: ۱۸/۱۰۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۲ ح ۲۴۱۱۴

[5] روضۃ المتقین: ۷/۲۰۰؛ بحوث فی الفقہ الزراعی: ۲۶۰؛ فقہ المعارف: ۸/۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۱۳/۶۳؛ جواہر الکلام: ۲۷/۵؛ رسائل المیرزا القمی: ۲۶۰؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۷۶

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی (بنجر) زمین کسی کو آباد کرنے کے لئے دیتا ہے اور اس کی نہروں کو کسی مخصوص معاوضہ کے عوض کرایہ پر دے دیتا ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2045} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: اَلْقَبَالَةُ أَنْ تَأْتِيَ الْأَرْضَ الْخَرِبَةَ فَتَتَقَبَّلَهَا مِنْ أَهْلِهَا عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ فَتَعْمُرَهَا وَ تُؤَدِّيَ مَا خَرَجَ عَلَيْهَا فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبالہ (پٹہ) یہ ہے کہ تم بنجر (غیر آباد) زمین اس کے مالکوں سے بیس سال یا کم یا زیادہ پر لو اور اسے آباد کرو اور اس کا خراج تم ادا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔ [4]

{2046} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُزَارَعَةِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكَ فَيَكُونُ مِنْ عِنْدِ الْمُسْلِمِ الْبَذْرُ وَ الْبَقَرُ وَ تَكُونُ الْأَرْضُ وَ الْمَاءُ وَ الْخَرَاجُ وَ الْعَمَلُ عَلَى الْعِلْجِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ قُلْتُ الرَّجُلُ يَبْذُرُ فِي الْأَرْضِ مِائَةَ جَرِيبٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ طَعَاماً أَوْ غَيْرَهُ فَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ خُذْ مِنِّي نِصْفَ ثَمَنِ هَذَا الْبَذْرِ الَّذِي زَرَعْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَ نِصْفُ نَفَقَتِكَ عَلَيَّ وَ أَشْرِكْنِي فِيهِ قَالَ لاَ بَأْسَ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي يَبْذُرُ فِيهِ لَمْ يَشْتَرِهِ بِثَمَنٍ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَانَ عِنْدَهُ قَالَ فَلْيُقَوِّمْهُ قِيمَةً كَمَا يُبَاعُ يَوْمَئِذٍ فَلْيَأْخُذْ نِصْفَ الثَّمَنِ وَ نِصْفَ النَّفَقَةِ وَ يُشَارِكُهُ.

---

[1] مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۳ ح ۲۴۲۱۱؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۴۹

[2] الانوار اللوامع: ۱۲/۹۶

[3] الکافی: ۵/۲۶۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۷ ح ۸۷۵؛ الوافی: ۱۸/۱۰۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۶ ح ۲۴۲۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۸۰

[4] کتاب الاجارۃ: ۲/۹۳ ۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۸/۶۳۶؛ القواعد الاصولیہ: ۶ ۴۳؛ شرح العروۃ: ۳۰/۴۹۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۹۲؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۶۶

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام) سے مسلم اور مشرک (کے اشتراک سے زراعت) کے متعلق پوچھا کہ مسلم کے پس بیج اور (کھیت جوتنے کے لئے) بیل ہے اور زمین، پانی، خراج اور دیگر کام کافر کے ذمہ ہیں (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور میں نے ایسی زراعت کے بارے میں پوچھا جس میں ایک سو جریب یا اس سے کم یا زیادہ میں گندم یا کسی اور چیز کا بیج بویا گیا ہے تو ایک شخص کاشتکار کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ سے اس بیج کی آدھی قیمت لے لو جو تم نے اس زمین میں بویا ہے اور تمہارے آدھے مصارف میرے ذمے ہوں گے تم مجھے اپنا شریک بنالو (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: جو بیج اس نے ڈالے ہیں وہ اگر اس نے نہ خریدے ہوں بلکہ اس کے پاس پہلے سے ہوں (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس دن اس کی قیمت کا اندازہ لگائے اور اس کا آدھا وصول کرے نیز آدھے مصارف بھی لے اور اسے شریک کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2047} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ لَهُ الْحَرَّاثُ الزَّعْفَرَانَ وَ يَضْمَنُ لَهُ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ فِي جَرِيبِ أَرْضٍ يَمْسَحُ عَلَيْهِ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَرُبَّمَا نَقَصَ وَ غَرِمَ وَ رُبَّمَا زَادَ قَالَ)لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا تَرَاضَيَا(.

محمد بن سہل نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی زمین میں کوئی آدمی زعفران کاشت کرتا ہے اور اس سے طے کر لیتا ہے کہ ایک جریب زمین سے وہ اس قدر درہم (مالک کو) دے گا تو بعض اوقات زعفران کم ہوتا ہے اور اسے تاوان دینا پڑتا ہے اور بعض اوقات زیادہ ہوتا (تو اسے فائدہ ہوتا ہے تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دونوں راضی ہیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۲۶۸/۵ ح ۴؛ الوافی: ۱۰۲۹/۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۰/۷ ح ۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۴/۱۹ ح ۲۴۱۲۴ و ۴۸ ح ۲۴۱۲۶

[2] مراۃ العقول: ۳۴۸/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۸/۱۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲۵۱/۳ ح ۳۹۰۹؛ الکافی: ۲۶۶/۵ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱۹۶/۷ ح ۸۶۹؛ الوافی: ۱۰۲۷/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۹/۱۹ ح ۲۴۱۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۲۸۰/۶

[4] روضۃ المتقین: ۲۰۳/۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۲/۱۱

{2048} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَلاَءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُمْضِي مَا خُرِصَ عَلَيْهِ فِي اَلنَّخْلِ قَالَ)نَعَمْ (قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَصَ عَلَيْهِ اَلْخَارِصُ أَ يُجْزِيهِ ذَلِكَ قَالَ (نَعَمْ).

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کھجور کے معاملہ میں عامل پر جو تخمینہ لگایا جائے تو کیا وہ نافذ العمل ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اگر تخمینہ سے اصل (پھل) افضل واعلیٰ ہو تو تب بھی مجزی ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2049} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَلْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:)لاَ بَأْسَ أَنْ تَسْتَأْجِرَ اَلْأَرْضَ بِدَرَاهِمَ وَ تُزَارِعَ اَلنَّاسَ عَلَى اَلثُّلُثِ وَ اَلرُّبُعِ وَ أَقَلَّ وَ أَكْثَرَ إِذَا كُنْتَ لاَ تَأْخُذُ اَلرَّجُلَ إِلاَّ بِمَا أَخْرَجَتْ أَرْضُكَ(.

❁ اسماعیل بن فضل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم اجرت مقرر کر کے زمین پٹہ پر لو اور آگے تہائی یا چوتھائی یا کم وبیش (مقدار) پر مزارعت پر دے دو تو کوئی حرج نہیں ہے جبکہ مزارع کا وہی حصہ ہے جو زمین سے برآمد ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{2050} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ اَلْأَرْضُ عَلَيْهَا

---

[1] تہذیب الاحکام؛ ۷/۲۰۵ ح ۹۰۵؛ الوافی: ۱۸/۱۰۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۵۰ ح ۲۴۱۲۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۸۴

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۴ ح ۸۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۵۲ ح ۲۴۱۳۲؛ الوافی: ۱۸/۱۰۲۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۸۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۴۷۰ ح ۱۵۹۲۳

[4] الانوار اللوامع: ۱۲/۱۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۵۷

خَرَاجٌ مَعْلُومٌ وَ رُبَّمَا زَادَ وَ رُبَّمَا نَقَصَ فَيَدْفَعُهَا إِلَى رَجُلٍ عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ خَرَاجَهَا وَ يُعْطِيَهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فِي اَلسَّنَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ داؤد بن سرحان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس کے پاس خراجی زمین ہے جس پر مخصوص مالیہ لگتا ہے اور کبھی کبھار کم وزائد بھی ہوتا رہتا ہے تو وہ ایک شخص کو اس شرط پر مستاجری پر دیتا ہے کہ مالیہ بھی (کم یا زیادہ) وہ ادا کرے گا اور اسے (مالک کو) سالانہ دوسو درہم ادا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2051} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ اَلْأَرْضَ بِطِيبَةِ نَفْسِ أَهْلِهَا عَلَى شَرْطٍ يُشَارِطُهُمْ عَلَيْهِ وَ إِنْ هُوَ رَمَّ فِيهَا مَرَمَّةً أَوْ جَدَّدَ فِيهَا بِنَاءً فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ بُيُوتِهَا إِلاَّ اَلَّذِي كَانَ فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا أَوَّلاً قَالَ إِذَا كَانَ قَدْ دَخَلَ فِي قَبَالَةِ اَلْأَرْضِ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ فَلاَ يَعْرِضُ لِمَا فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدِ اِشْتَرَطَ عَلَى أَصْحَابِ اَلْأَرْضِ مَا فِي أَيْدِي اَلدَّهَاقِينِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو صاحبانِ زمین کی رضا ورغبت سے ان کی زمین لیتا ہے اور ان پر یہ شرط لگا رکھی ہے کہ وہ شخص اس زمین کی مرمت وتعمیر کرے یا کوئی نیا مکان بنائے تو ان سے اس کی اجرت لے گا سوائے ان گھروں کے جو مزارعین کے قبضے میں پہلے سے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے یہ شرط قبالہ زمین میں امر معلوم کی بنا پر داخل کی ہو تو اسے مزارعین کے قبضہ میں موجود گھروں کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے مگر اس صورت میں کہ صاحبان زمین کے قبالہ میں مزارعین کے قبضہ والے مکانات کی شمولیت کی بھی شرط رکھی ہو تو اس صورت میں وہ ان سے اجرت لے سکتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۶۲ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۴۴ ح ۳۸۹۰؛ الوافی: ۱۸/۱۰۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۵۷ ح

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۴۰؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۴۰۸؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۱۰۸؛ شرح العروۃ: ۳۰/۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۱۸۸؛ بحوث فی الفقہ الزراعی: ۲۵۳؛ کتاب الاجارہ: ۲/۳۶۹؛ تذکرۃ الفقہا: ۲/۳۴۱؛ جواہر الکلام: ۲۷/۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۱۳/۱۲۰؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۶۲

[3] الکافی: ۵/۲۶۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۹ ح ۸۸۰؛ الوافی: ۱۸/۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۵۹ ح ۲۴۱۵۰

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۷۰

{2052} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ وَ فِيهَا نَخْلٌ أَوْ ثَمَرَةٌ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثاً فَقَالَ) إِنْ كَانَ يَسْتَأْجِرُهَا حِينَ يَبِينُ طَلْعُ الثَّمَرَةِ وَ يَعْقِدُ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنِ اسْتَأْجَرَهَا سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثاً فَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يَسْتَأْجِرَهَا قَبْلَ أَنْ تُطْعَمَ (.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص ایسی زمین دو یا تین سال کے لئے مزارعت پر دیتا ہے جس میں کھجور یا کوئی اور پھلدار درخت موجود ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پھل کا شگوفہ برآمد ہو چکے اور دانہ بندھ جائے تب اس کے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر دو یا تین سال کے لئے دے تو کھانے کے قابل ہونے سے قبل اجارہ پر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2053} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ لاَ تُسَخِّرُوا الْمُسْلِمِينَ وَ مَنْ سَأَلَكُمْ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ فَقَدِ اعْتَدَى فَلاَ تُعْطُوهُ وَ كَانَ يَكْتُبُ يُوصِي بِالْفَلاَّحِينَ خَيْراً وَ هُمُ الْأَكَّارُونَ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام اپنے عمال کو لکھا کرتے تھے کہ کسی مسلمان سے بیگار نہ لو اور جو تم سے اپنے حق سے زیادہ طلب کرے تو وہ زیادتی کا مرتکب ہوا ہے پس اسے (اس کے حق سے زیادہ) مت دو اور آپ علیہ السلام یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ میں کسانوں سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ محنت کش ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2054} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ النُّزُولِ عَلَى أَهْلِ الْخَرَاجِ فَقَالَ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ رُوِيَ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اہل خراج کے ہاں مہمان بننے کے بارے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۱ ح ۸۸۵؛ الوافی: ۱۸/۱۰۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۶۱ ح ۲۴۱۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۸۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۴۷۳

[3] الکافی: ۵/۲۸۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۴ ح ۶۸۱؛ الوافی: ۱۸/۱۰۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۶۲ ح ۲۴۱۵۸

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۳۸۰؛ حدود الشریعہ: ۳۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۵۵

میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین دن اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2055} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ اِبْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْمَعُ قَوْماً يَقُولُونَ إِنَّ اَلزِّرَاعَةَ مَكْرُوهَةٌ فَقَالَ اِزْرَعُوا وَ اِغْرِسُوا فَلاَ وَ اَللَّهِ مَا عَمِلَ اَلنَّاسُ عَمَلاً أَحَلَّ وَ أَطْيَبَ مِنْهُ وَ اَللَّهِ لَيَزْرَعُنَّ اَلزَّرْعَ وَ اَلنَّخْلَ بَعْدَ خُرُوجِ اَلدَّجَّالِ.

ابن سیابہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! کچھ لوگوں سے سنا گیا ہے جو کہتے ہیں کہ زراعت کرنا مکروہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: زراعت کرو اور درخت لگاؤ۔ بخدا! لوگ جو بھی جائز کام کرتے ہیں زراعت سے زیادہ حلال اور پاکیزہ کوئی کام نہیں ہے۔ بخدا! دجال کے خروج کے بعد صرف زراعت کی جائے گی اور درخت لگائے جائیں گے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [5] نیز اس موضوع کی بعض احادیث اجارہ کے احکام میں گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ۔ (واللہ اعلم)

﴾ مساقات اور مفارسہ کے احکام ﴿

قول مؤلف:

اگر انسان کسی کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرے مثلاً پھلدار درختوں کو جن کا پھل خود اس کا مال ہو یا اس پھل پر اس کا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۵۳ ح ۶۷۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۴۱ ح ۳۸۸۲؛ الوافی: ۱۸/۱۰۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۶۴ ح ۲۴۱۶۴؛ النہایہ شیخ طوسی: ۴۲۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۵۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۱۷۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۵۰ ح ۳۹۰۷؛ الکافی: ۵/۲۶۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۸۴ ح ۱۱۳۹؛ الوافی: ۱۷/۱۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۲ ح ۲۴۰۸۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۰۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۸۷

[4] روضۃ المتقین: ۷/۲۰۱

[5] مراۃ العقول: ۱۹/۳۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۴۵۹

اختیار ہو ایک مقررہ مدت کے لئے کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دے تا کہ وہ ان کی نگہداشت کرے اور انہیں پانی دے اور جتنی مقدار وہ آپس میں طے کریں اس کے مطابق وہ ان درختوں کا پھل لے لے تو ایسا معاملہ ''مساقات'' (آبیاری) کہلاتا ہے۔[1]

{2056} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ اَلْأَرْضُ مِنْ أَرْضِ اَلْخَرَاجِ فَيَدْفَعُهَا إِلَى اَلرَّجُلِ عَلَى أَنْ يَعْمُرَهَا وَ يُصْلِحَهَا وَ يُؤَدِّيَ خَرَاجَهَا وَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا قَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُعْطِي اَلرَّجُلَ أَرْضَهُ وَفِيهَا رُمَّانٌ أَوْ نَخْلٌ أَوْ فَاكِهَةٌ فَيَقُولُ اِسْقِ هَذَا مِنَ اَلْمَاءِ وَ اُعْمُرْهُ وَ لَكَ نِصْفُ مَا أُخْرِجَ قَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُعْطِي اَلرَّجُلَ اَلْأَرْضَ فَيَقُولُ اُعْمُرْهَا وَ هِيَ لَكَ ثَلاَثُ سِنِينَ أَوْ خَمْسُ سِنِينَ أَوْ مَا شَاءَ اَللَّهُ قَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَلنَّفَقَةُ مِنْكَ وَ اَلْأَرْضُ لِصَاحِبِهَا فَمَا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ قُسِمَ عَلَى اَلشَّطْرِ وَ كَذَلِكَ أَعْطَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَهْلَ خَيْبَرَ حِينَ أَتَوْهُ فَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهَا عَلَى أَنْ يَعْمُرُوهَا وَلَهُمُ اَلنِّصْفُ مِمَّا أَخْرَجَتْ.

✪ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے پاس خراج کی زمین ہے اور وہ اسے ایک اور شخص کو اس لیے دیتا ہے کہ وہ اسے آباد کر دے، اس کی اصلاح کرے اور اس کا خراج بھی ادا کرے اور اس کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ دونوں میں تقسیم ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

پھر میں نے ایک شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی ایسی زمین کسی کو دیتا ہے جس میں انار، کھجور اور دیگر پھلوں کے درخت ہیں اور باغ کا مالک کہتا ہے کہ ان درختوں کو پانی دو اور اسے آباد کرو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

پھر میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی زمین کسی کو دے کر کہتا ہے کہ اسے آباد کرو تو یہ زمین تین یا پانچ سال یا جب تک اللہ چاہے تمہارے لئے ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

پھر میں نے آپ علیہ السلام سے بٹائی کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اخراجات تمہاری طرف سے اور زمین مالک کی رہے گی اور زمین سے جو پیداوار اللہ دے گا وہ دونوں میں آدھی آدھی تقسیم ہوگی اور اسی طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کو جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو ان کو زمین دی اس بات پر کہ وہ اسے آباد کریں اور پیداوار کا آدھا ان کا ہوگا۔[2]

---

[1] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۶۳۳ف ۲۱۹۷

[2] الکافی: ۵۸۶۲/ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۹۸ح ۸۷۶؛ الوافی: ۱۸/۱۰۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۴ح ۲۴۱۱۹ و ۴۵ح ۲۴۱۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۷۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2057} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ اَلْأَرْضَ وَفِيهَا اَلثَّمَرَةُ فَقَالَ)إِذَا كُنْتَ تُنْفِقُ عَلَيْهَا شَيْئاً فَلاَ بَأْسَ اَلْحَدِيثَ (

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص ایسی زمین مزارعت پر دیتا ہے جس میں پھل موجود ہیں (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم اس (پھل) پر کچھ خرچ کرتے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

قول مؤلف:

اس موضوع کے بعض احکام وہی ہیں جو پچھلے عنوان کے تحت گزر چکے ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گے ان شاء اللہ (واللہ اعلم)

﴿وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے﴾

{2058} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِنْقِطَاعُ يُتْمِ اَلْيَتِيمِ بِالاِحْتِلاَمِ وَ هُوَ أَشُدُّهُ وَ إِنِ اِحْتَلَمَ وَ لَمْ يُؤْنَسْ مِنْهُ رُشْدٌ وَ كَانَ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً فَلْيُمْسِكْ عَنْهُ وَلِيُّهُ مَالَهُ.

❁ ہشام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہوجاتی ہے اور یہی عمر اس کی ''رشد'' ہے (جس کا قرآن میں تذکرہ ہے) اور اگر اسے احتلام آئے مگر اس سے رشد (عقلمندی) کا احساس نہ ہو بلکہ وہ بے وقوف ہو یا ضعیف (العقل) ہو تو اس کا ولی اس کا مال اس سے باز رکھے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۸/۳۴۴؛ تذکرۃ الفقہا:۱۸/۵/۴۴؛ مجموعہ فتاویٰ ابن جنید:۲۲۰؛ جواہر الکلام:۲۷/۳؛ شرح العروۃ:۳۱/۲۲۳؛ الانوار اللوامع:۱۲/۹۶؛ مبانی العروۃ:۳/۲۸۴؛ مستمسک العروۃ:۱۳/۵۰؛ عوالی اللئالی:۳/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار:۱۱/۳۶۸

[2] تہذیب الاحکام:۷/۲۰۰ ح ۸۸۴؛ الوافی:۱۸/۱۰۳۵؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۶۱ ح ۲۴۱۵۵؛ ھدایۃ الامہ:۶/۲۸۰

[3] ملاذ الاخیار:۱۱/۳۷۳؛ بحوث فی الفقہ:۱۴۸

[4] الکافی:۷/۶۸ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ:۴/۲۲۰ ح ۵۵۱۷؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۸۳ ح ۷۳۷؛ الوافی:۲۳/۱۳۹۲؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۳۶۳ ح ۲۴۷۶۹ تفسیر الصافی:۲/۱۷۰؛ الفصول المہمہ:۲/۱۷۲؛ ھدایۃ الامہ:۶/۲۳۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2059} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْيَتِيمَةِ مَتَى يُدْفَعُ إِلَيْهَا مَالُهَا قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّهَا لاَ تُفْسِدُ وَ لاَ تُضَيِّعُ فَسَأَلْتُهُ إِنْ كَانَتْ قَدْ تَزَوَّجَتْ فَقَالَ إِذَا زُوِّجَتْ فَقَدِ انْقَطَعَ مُلْكُ ٱلْوَصِيِّ عَنْهَا.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یتیم لڑکی کا مال کب اس کے حوالے کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں علم ہوجائے کہ وہ مال خراب اور ضائع نہیں کرے گی۔

میں نے پھر پوچھا کہ اگر اس کی تزویج ہوجائے تو (کیا حکم ہے)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کی تزویج ہوجائے تو پھر اس سے وصی کی حاکمیت ختم ہوجاتی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

نیز اسی سلسلے میں حدیث نمبر 1883 کی طرف بھی رجوع کیا جائے جس میں وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

{2060} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَمُوتُ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَ لَهُ ثُلُثُ مَالِهِ وَلِلْمَرْأَةِ أَيْضاً.

۞ شعیب بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مر رہا ہے تو اس کے مال میں سے اس کے لئے (وصیت کرنے کے لئے) کتنا مال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے مال کا تیسرا حصہ اور یہی حکم عورت کا ہے۔ [4]

---

[1] الانوار اللوامع: ۱۳/ ۱۴۵ و ۱۱/ ۲۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۴۱۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۰/ ۳۳۸۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۱۳؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۱۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۶۳؛ مراۃ العقول: ۲۳/ ۱۰۸

[2] تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۸۴ ح ۷۴۰؛ الکافی: ۷/ ۶۸ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۲۱ ح ۵۵۲۰؛ الوافی: ۲۳/ ۱۳۹۲؛ فقہ القرآن: ۲/ ۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۰/ ۴ ح ۲۳۹۴۴ و ۱۹/ ۳۶۶ ح ۲۴۷۷۳؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۵

[3] ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۶۴؛ الانوار اللوامع: ۱۱/ ۲۴۷؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۰/ ۳۳۸۷؛ حدود الشریعہ: ۲۴۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۱۱۴

[4] الکافی: ۷/ ۱۱ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۱۸۵ ح ۵۴۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۹۱ ح ۷۷۰؛ الوافی: ۲۴/ ۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۲/ ۴ ح ۲۳۹۵۱ و ۱۹/ ۲۷۲ ح ۲۴۵۷۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۷۲؛ الاستبصار: ۴/ ۱۱۹ ح ۴۵۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2061} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ٱلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُكَاتَبُ لاَ يَجُوزُ لَهُ عِتْقٌ وَ لاَ هِبَةٌ وَ لاَ تَزْوِيجٌ حَتَّى يُؤَدِّيَ مَا عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مَوْلاَهُ شَرَطَ عَلَيْهِ إِنْ هُوَ عَجَزَ فَهُوَ رَدٌّ فِي ٱلرِّقِّ ٱلْحَدِيثَ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ غلام جس سے اس کا مالک مکاتبہ کر لے (کہ جو اپنی مقررہ قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا) مگر مشروط ہو (کہ اگر تھوڑی سی قیمت نہ کی) تو پھر وہ غلام ہی متصور ہوگا اس کے لئے کسی کو آزاد کرنا، ہبہ کرنا اور تزویج کرنا (اور شہادت دینا اور حج کرنا) جائز نہیں ہے جب تک اپنی تمام قیمت ادا نہ کرے ورنہ عجز کیصورت میں وہ غلام متصور ہوگا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2062} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَن جَمِيلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ: فِي رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعاً مِنْ رَجُلٍ فَقَبَضَ ٱلْمُشْتَرِي ٱلْمَتَاعَ وَ لَمْ يَدْفَعِ ٱلثَّمَنَ ثُمَّ مَاتَ ٱلْمُشْتَرِي وَ ٱلْمَتَاعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ قَالَ)إِذَا كَانَ ٱلْمَتَاعُ قَائِماً بِعَيْنِهِ رُدَّ إِلَى صَاحِبِ ٱلْمَتَاعِ(وَ قَالَ)لَيْسَ لِلْغُرَمَاءِ أَنْ يُحَاصُّوهُ(.

❂ جمیل بعض اصحاب سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی آدمی کے ہاتھ اپنا کچھ سامان فروخت کیا اور خریدار نے وہ مال اپنے قبضہ میں لے لیا مگر ہنوز قیمت ادا نہیں کی تھی کہ وہ مر گیا اور وہ (خریدا ہوا) مال اسی حال میں موجود تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اصل مال موجود ہے تو اس کے اصلی مالک کو لوٹایا جائے گا اور مرنے والے کے قرض خواہ اس کے ساتھ حصہ دار نہیں بنیں گے۔ [4]

---

[1] الرسائل الفقہیہ: ۲/۵۰۱؛ تذکرۃ الفقہا: ۲۱/۷ ۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۸۳؛ مراۃ العقول: ۲۳/ ۲۰؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۱۰۰۱؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۲۴؛ الدرر النجفیۃ: ۳/۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۱۱۷؛ جامع المقاص: ۱۱/ ۹۴؛ غایۃ المراد: ۲/۵۲۱؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۲۸۲

[2] تہذیب الاحکام: ۸/۲۷۵ح ۱۰۰۱؛ الکافی: ۶/۱۸۶ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۶۸ح ۹۷۶؛ الوافی: ۱۰/۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۷ ۱۴ح ۲۹۲۸۴

[3] ملاذ الاخیار: ۱۳/۵۴۶؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۹۵؛ ریاض المسائل: ۱۳/۱۰۰

[4] تہذیب الاحکام: ۹/۱۶۶ح ۶۷۷؛ الکافی: ۷/ ۲۴ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۲۵ح ۵۵۳۱؛ الوافی: ۱۸/ ۸۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۱۴ح ۲۳۹۵۴؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۳۹؛ الاستبصار: ۴/۱۱۶ح ۴۴۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2063} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَحْبِسُ الرَّجُلَ إِذَا الْتَوَى عَلَى غُرَمَائِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ فَيَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ فَإِنْ أَبَى بَاعَهُ فَيَقْسِمُ يَعْنِي مَالَهُ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام مقروض کو قرض ادا کرنے سے التواء پر جیل میں بند کر دیا کرتے تھے اور پھر مقروض کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے مال کو قرض خواہوں کے حصوں کے حساب سے تقسیم کر کے دے دو اور اگر مقروض (فیصلہ پر عمل کرنے سے) انکار کرتا تو خود فروخت کر کے ان کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{2064} مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ فَإِنْ تَبَيَّنَ لَهُ إِفْلاَسٌ وَ حَاجَةٌ خَلَّى سَبِيلَهُ حَتَّى يَسْتَفِيدَ مَالاً.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام قرض کے سلسلہ میں (نادہندہ کو) قید کر دیتے تھے اور اگر ظاہر ہوتا کہ وہ غریب و نادار ہے تو اسے رہا کر دیتے تا کہ وہ کچھ مال و دولت کما سکے۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] ماوراۂ الفقہیہ: ۴/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۱۳۱؛ منہاج الفقاہہ: ۶/۴۷۳

[2] الکافی: ۵/۱۰۲ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۹۱ح۴۱۲؛ الوافی: ۱۸/۷۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۱۶ح ۲۳۹۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۹۹ح ۸۳۳؛ الاستبصار: ۳/۷ح۱۵

[3] موسوعہ احکام الاطفال: ۴۳۴؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۲/۴۸۵؛ فقہ القضاۂ: ۲/۸۸؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۵/۱۰۹؛ جواہر الکلام: ۴۰/۱۶۴؛ مفاتیح الشرائع: ۳/۱۲۸؛ مراۃ العقول: ۱۹/۵۵

[4] تہذیب الاحکام: ۶/۲۹۹ح ۸۳۴؛ الوافی: ۱۶/۱۰۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۱۸ح ۲۳۹۶۰؛ الاستبصار: ۳/۴۷ح ۱۵۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۷۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۹۶ح ۴۳۳

[5] ملاذ الاخیار: ۱۰/۲۰۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۲۸۹؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۸۳؛ اسس القضاۂ: ۱۴۰

﴿وکالت کے احکام﴾

{2065} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَكَّلَ رَجُلاً عَلَى إِمْضَاءِ أَمْرٍ مِنَ اَلْأُمُورِ فَالْوَكَالَةُ ثَابِتَةٌ أَبَداً حَتَّى يُعْلِمَهُ بِالْخُرُوجِ مِنْهَا، كَمَا أَعْلَمَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا .

۞ جابر بن یزید اور معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی آدمی کو کسی کام کی انجام دہی کے لئے وکیل بنائے تو جب وہ اسے معزول کرنے کی اس طرح اطلاع نہ دے جس طرح اسے وکیل بنانے کی اطلاع دی تھی تب وہ ہمیشہ کے لئے اس کا وکیل سمجھا جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کا صحیح ہے۔ [2]

{2066} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ وَكَّلَ آخَرَ عَلَى وَكَالَةٍ فِي أَمْرٍ مِنَ اَلْأُمُورِ وَ أَشْهَدَ لَهُ بِذَلِكَ شَاهِدَيْنِ فَقَامَ اَلْوَكِيلُ فَخَرَجَ لِإِمْضَاءِ اَلْأَمْرِ فَقَالَ اِشْهَدُوا أَنِّي قَدْ عَزَلْتُ فُلاَناً عَنِ اَلْوَكَالَةِ فَقَالَ إِنْ كَانَ اَلْوَكِيلُ أَمْضَى اَلْأَمْرَ اَلَّذِي وُكِّلَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ اَلْوَكَالَةِ فَإِنَّ اَلْأَمْرَ وَاقِعٌ مَاضٍ عَلَى مَا أَمْضَاهُ اَلْوَكِيلُ كَرِهَ اَلْمُوَكِّلُ أَمْ رَضِيَ قُلْتُ فَإِنَّ اَلْوَكِيلَ أَمْضَى اَلْأَمْرَ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ بِالْعَزْلِ أَوْ يَبْلُغَهُ أَنَّهُ قَدْ عُزِلَ عَنِ اَلْوَكَالَةِ فَالْأَمْرُ عَلَى مَا أَمْضَاهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنْ بَلَغَهُ اَلْعَزْلُ قَبْلَ أَنْ يُمْضِيَ اَلْأَمْرَ ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى أَمْضَاهُ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ إِنَّ اَلْوَكِيلَ إِذَا وُكِّلَ ثُمَّ قَامَ عَنِ اَلْمَجْلِسِ فَأَمْرُهُ مَاضٍ أَبَداً وَ اَلْوَكَالَةُ ثَابِتَةٌ حَتَّى يَبْلُغَهُ اَلْعَزْلُ عَنِ اَلْوَكَالَةِ بِثِقَةٍ يُبَلِّغُهُ أَوْ يُشَافَهَ بِالْعَزْلِ عَنِ اَلْوَكَالَةِ.

۞ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس نے اپنے کسی کام کے لئے ایک آدمی کو اپنا وکیل بنایا اور اس پر دو آدمیوں کو گواہ کرلیا پس اس کے بعد وکیل وہاں سے اس کام کے انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑا

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ : ۳/۸۳ح ۳۳۸۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۱۳ح ۵۰۲؛الوافی: ۱۸/۹۵۹؛ وسائل الشیعہ : ۱۹/۱۶۱ح ۲۴۳۶۷؛ الفصول المہمہ : ۲/۳۰۳؛ ھدایۃ الامہ:۶/۳۱۵

[2] تہذیب الاصول: ۳/۱۶۰؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ : ۲/۱۷۴؛التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۲۸۴؛ نظام القضا: ۹۸؛الرسائل الاربع: ۱۳/۵۹؛القواعد الاصولیہ : ۳/۶۵۱؛ جواہر الکلام: ۲۷/۳۵۸؛فقہ الصادقؑ: ۲۰/۲۴۴؛ ریاض المسائل: ۱۰/۵۸؛روضۃ المتقین: ۶/۲۰۶

ہوا۔ادھر اس شخص نے کہا کہ تم لوگ گواہ ہو کہ میں نے فلاں شخص کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس وکیل نے وکالت سے معزول ہونے سے پہلے وہ کام انجام دے دیا ہے تو جو کچھ وکیل نے کیا ہے وہ کام انجام شدہ تسلیم کیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: اگر کام کی انجام دہی سے پہلے اس کو معزولیت کی اطلاع پہنچ گئی ہو اور اس کے بعد وہ جائے اور وہ کام کر دے تو وہ کوئی کام نہیں ہوا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔کسی وکیل کو جس وقت وکیل کیا جائے پھر وہ اپنی نشست سے اٹھ کر چلا جائے تو اس کی وکالت ہمیشہ جاری رہے گی جب تک کہ اس کو کسی موثق ذریعہ سے یا بالمشافہ وکالت سے معزول ہونے کی اطلاع نہ پہنچ جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2067} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ وَلَّتْهُ اِمْرَأَةٌ أَمْرَهَا إِمَّا ذَاتُ قَرَابَةٍ أَوْ جَارَةٌ لَهُ لاَ يَعْلَمُ دَخِيلَةَ أَمْرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ دَلَّسَتْ عَيْباً هُوَ بِهَا قَالَ يُؤْخَذُ اَلْمَهْرُ مِنْهَا وَ لاَ يَكُونُ عَلَى اَلَّذِي زَوَّجَهَا شَيْءٌ وَ قَالَ فِي اِمْرَأَةٍ وَلَّتْ أَمْرَهَا رَجُلاً فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فُلاَناً قَالَ لاَ زَوَّجْتُكِ حَتَّى تُشْهِدِي بِأَنَّ أَمْرَكِ بِيَدِي فَأَشْهَدَتْ لَهُ فَقَالَ عِنْدَ اَلتَّزْوِيجِ لِلَّذِي يَخْطُبُهَا يَا فُلاَنُ عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هُوَ لِلْقَوْمِ اِشْهَدُوا أَنَّ ذَلِكَ لَهَا عِنْدِي وَ قَدْ زَوَّجْتُهَا مِنْ نَفْسِي فَقَالَتِ اَلْمَرْأَةُ مَا كُنْتُ أَتَزَوَّجُكَ وَ لاَ كَرَامَةَ وَ لاَ أَمْرِي إِلاَّ بِيَدِي وَ مَا وَلَّيْتُكَ أَمْرِي إِلاَّ حَيَاءً مِنَ اَلْكَلاَمِ قَالَ تُنْزَعُ مِنْهُ وَ يُوجَعُ رَأْسُهُ.

❁ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے مرد کے متعلق روایت کیا ہے جس کو ایک عورت نے اپنے معاملہ کا ولی بنا لیا خواہ وہ عورت قرابتدار یا پڑوسی ہو جس کے داخلی معاملہ کا اس شخص کو علم نہ ہو مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس عورت نے اپنے عیب کو چھپایا تھا جو اس کے اندر تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت سے مہر واپس لیا جائے گا اور اس کے شوہر پر کچھ عائد نہیں ہوگا۔

نیز آپ علیہ السلام نے ایک ایسی عورت کے متعلق فرمایا جس نے ایک شخص کو اپنے معاملہ کا ولی بنایا اور کہا کہ میرا نکاح

---

[1] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۸۶/۳ح ۳۳۸۵؛تہذیب الاحکام: ۲۱۳/۶ح ۵۰۳؛الوافی: ۹۵۹/۱۸؛وسائل الشیعہ: ۱۶۲/۱۹ح ۲۴۳۶۸

[2] روضۃ المتقین: ۲۱۰/۶؛ تذکرۃ الفقہاء: ۱۵۴/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴۴/۲۰؛ ریاض المسائل: ۵۸/۱۰؛ جامع المقاصد: ۲۷۸/۸؛ الرسائل آغا خمینی: ۱۱۹/۲؛ ملاذ الاخیار: ۵۶۸/۹

فلاں سے کردے۔اس نے کہا کہ میں تیرا نکاح اس وقت تک نہ پڑھوں گا جب تک تو گواہوں کے سامنے یہ نہ کہہ دے کہ میرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ اس نے اس پر گواہ بھی بنا دیا۔اب جس شخص سے شادی طے تھی اس سے نکاح کا وقت آیا تو اس وکیل نے کہا: اے فلاں! تجھ کو اتنا اتنا ادا کرنا ہے۔

اس نے کہا۔ہاں (ٹھیک ہے)

اس کے بعد وہ وکیل مجمع سے مخاطب ہوا اور کہا: بھائیو! گواہ رہو کہ اس عورت کے نکاح کا اختیار میرے پاس ہے اور اب اس عورت کا نکاح خود اپنے ساتھ کرلیا ہے۔ یہ سن کر عورت بول اٹھی کہ تیرا ناس ہوجائے میں تو تجھ سے نکاح نہیں کرتی۔ میرے نکاح کا اختیار خود میرے ہاتھ میں ہے چونکہ اپنے نکاح کی بات کرنے میں مجھے حیا آرہی تھی اس لئے میں نے تجھے ولی بنایا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت اس کے چنگل سے چھڑالی جائے اور اس شخص کے سر پر مارا جائے (تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2068} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ قَبَضَ صَدَاقَ اِبْنَتِهِ مِنْ زَوْجِهَا ثُمَّ مَاتَ هَلْ لَهَا أَنْ تُطَالِبَ زَوْجَهَا بِصَدَاقِهَا أَوْ قَبْضُ أَبِيهَا قَبْضُهَا فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنْ كَانَتْ وَكَّلَتْهُ بِقَبْضِ صَدَاقِهَا مِنْ زَوْجِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُطَالِبَهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ وَكَّلَتْهُ فَلَهَا ذَلِكَ وَيَرْجِعُ اَلزَّوْجُ عَلَى وَرَثَةِ أَبِيهَا بِذَلِكَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حِينَئِذٍ صَبِيَّةً فِي حَجْرِهِ فَيَجُوزُ لِأَبِيهَا أَنْ يَقْبِضَ صَدَاقَهَا عَنْهَا وَمَتَى طَلَّقَهَا قَبْلَ اَلدُّخُولِ بِهَا فَلِأَبِيهَا أَنْ يَعْفُوَ عَنْ بَعْضِ اَلصَّدَاقِ وَيَأْخُذَ بَعْضاً وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَدَعَ كُلَّهُ وَذَلِكَ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا اَلَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ اَلنِّكَاحِ يَعْنِي اَلْأَبَ وَ اَلَّذِي تُوَكِّلُهُ اَلْمَرْأَةُ وَ تُوَلِّيهِ أَمْرَهَا مِنْ أَخٍ أَوْ قَرَابَةٍ أَوْ غَيْرِهِمَا.

✿ محمد بن ابی عمیر نے متعدد اصحاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے اپنی بیٹی کے مہر کی رقم وصول کرلی اور اس کے بعد مرگیا تو کیا اس کی لڑکی کو حق ہے کہ وہ اپنے شوہر سے اپنے مہر کا مطالبہ

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۸۷ح ۳۳۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۲۱۶/۶ح ۵۰۸؛ الکافی: ۵/۳۹۷ح ۱؛ الوافی: ۲۱/۴۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۶۷ح ۲۴۳۳۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۲۰ح ۱۶۸۲۷

[2] روضۃ المتقین: ۲۱۱/۶؛ ارشاد الطالب: ۳/۲۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۷۷؛ مراۃ العقول: ۳۶/۲۰

کرے یا اس کے باپ کی وصولی تسلیم کر لی جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس لڑکی نے اپنے باپ کو مہر کی وصول کے لئے اپنا وکیل بنالیا تھا تو پھر لڑکی کو حق نہیں کہ وہ شوہر سے مطالبہ کرے اور اگر اس نے اپنے باپ کو مہر کی وصولی کے لئے وکیل نہیں بنایا تھا تو اس کو حق ہے کہ وہ شہور سے مہر کا مطالبہ کرے اور اس کا شوہر اس کے باپ کے وارثوں سے مہر کی رقم کے لئے رجوع کرے گا لیکن اگر وہ لڑکی نابالغ اور کمسن تھی اور اس کی پرورش میں تھی تو اس کے باپ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے اس کا مہر وصول کرے اور جب اس کا شوہر اس کو قبل دنوں طلاق دے تو اس کا باپ اس کے مہر کا کچھ حصہ معاف کر سکتا ہے اور باقی وصول کرے گا (کیونکہ) اس کو حق نہیں کہ اس کا پورا مہر معاف کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''لیکن یہ کہ وہ عورتیں خود معاف کر دیں یا وہ کہ جس کے اختیار میں اس عورت کا نکاح ہو (البقرۃ: ۲۳۷)'' یعنی باپ یا وہ کہ جس کو اس عورت نے اختیار دیا ہے اور اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا ہے چاہے وہ اس کا بھائی ہو یا اس کا کوئی قرابتدار یا کوئی اس کے علاوہ ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿قرض کے احکام﴾

{2069} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّهُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ رَجُلاً مِنَ ٱلْأَنْصَارِ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دِينَارَانِ دَيْناً فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ حَتَّى ضَمِنَهُمَا [عَنْهُ] بَعْضُ قَرَابَتِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ذَلِكَ ٱلْحَقُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِيَتَّعِظُوا وَ لِيَرُدَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ لِئَلاَّ يَسْتَخِفُّوا بِالدَّيْنِ وَ قَدْ مَاتَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَ مَاتَ ٱلْحَسَنُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَ قُتِلَ ٱلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ.

❁ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایک انصاری کا انتقال ہوا اور اس پر دو دینار کا قرضہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز نہیں پڑھی تھی البتہ (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اپنے ساتھ پر نماز پڑھو یہاں تک کہ اس کے رشتہ داروں کی طرف سے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی گئی۔

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۸۸ ح ۳۳۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۱۵ ح ۵۰۷؛ الوافی: ۲۲/۶۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۶۸ ح ۲۴۳۴۷ و ۲۱/۲۷۲ ح ۲۷۰۷۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۰۴

[2] روضۃ المتقین: ۶/۲۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۷۶

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ سچ ہے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اس لئے کیا تا کہ لوگ اس سے سبق سیکھیں اور ایک دوسرے کے حق کو ادا کریں اور قرضہ کے بے وقعت اور حقیر نہ سمجھیں ورجہ (قرضہ لینا بوقت ضرورت حرام نہیں ہے اور) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقروض تھے اور جب امام حسن علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو وہ بھی مقروض تھے اور جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تو آپ علیہ السلام بھی مقروض تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2070} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ ذَنْبٍ يُكَفِّرُهُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلاَّ الدَّيْنَ لاَ كَفَّارَةَ لَهُ إِلاَّ أَدَاؤُهُ أَوْ يَقْضِيَ صَاحِبُهُ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ.

❁ حنان بن سدیر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرضہ کے کہ اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے مگر یہ کہ مقروض اسے ادا کرے یا قرض خواہ اسے معاف کر دے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے۔[4]

{2071} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَدَّعِي عَلَى الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ دَيْناً عَلَيْهِ فَقَالَ ذَهَبَ بِحَقِّي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ذَهَبَ بِحَقِّكَ الَّذِي قَتَلَهُ ثُمَّ قَالَ لِلْوَلِيدِ قُمْ إِلَى الرَّجُلِ فَاقْضِهِ مِنْ حَقِّهِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُبَرِّدَ عَلَيْهِ جِلْدَهُ الَّذِي كَانَ بَارِداً.

❁ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعویٰ کیا کہ اس کا معلّٰی بن

[1] الکافی: ۵/۹۳ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۸۲ح ۳۶۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۸۳ح ۳۷۸؛ الوافی: ۱۷/۱۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۱۹ح ۲۳۷۵۸

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۴۳؛ روضۃ المتقین: ۶/۵۱۷؛ النجع فی شرح اللمعہ: ۸/۳؛ تحریر الاحکام الشرعیہ: ۲/۴۴۶؛ شرح دعا ابی حمزہ الثمالی الشیخ علی الاحمدی المیانجی: ۲۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۸۸

[3] الکافی: ۵/۹۴ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۸۷ح ۳۳۴۳؛ الوافی: ۱۸/۷۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۸۴ح ۳۸۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۲۴ح ۲۳۷۷۱؛ علل الشرائع: ۲/۵۲۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۱۷؛ بحار الانوار: ۹۷/۱۰و۱۰۰/۱۴۱؛ الخصال: ۱/۱۲

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۸۸

خنیس (مقتول) کے ذمہ کچھ قرضہ ہے اور وہ میرا حق لے کر چلا گیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا حق وہ لے گیا جس نے اسے قتل کیا (یعنی داؤد عباسی) پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ولید کو حکم دیا کہ اٹھو اور اس کا حق ادا کر دو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس کے چمڑے کو ٹھنڈا کروں (یعنی اسے بری الذمہ کروں) اگرچہ وہ پہلے ہی ٹھنڈا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2072} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُبَاعُ اَلدَّارُ وَ لاَ اَلْجَارِيَةُ فِي اَلدَّيْنِ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لاَ بُدَّ لِلرَّجُلِ مِنْ ظِلٍّ يَسْكُنُهُ وَ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرض (ادئیگی) کے سلسلہ میں مکان اور کنیز کو فروخت نہیں کیا جائے گا کیونکہ رہائش کے لئے مکان اور خدمت کے لئے کنیز ضروری ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [4]

{2073} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَضْمَنُهُ ضَامِنٌ لِلْغُرَمَاءِ فَقَالَ إِذَا رَضِيَ بِهِ اَلْغُرَمَاءُ فَقَدْ بَرِئَتْ ذِمَّةُ اَلْمَيِّتِ.

۞ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو مر جائے اور اس کے ذمے قرضہ ہو اور اس کی ادائیگی کا کوئی شخص ضامن بن جائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس پر قرض خواہ راضی ہو جائے تو میت

---

[1] الکافی: ۵/۲۹۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۸۶ ح ۳۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۳۵ ح ۲۳۷۹۴؛ بحارالانوار: ۴۷/۱۴۳ و ۱۰۰/۱۴۳؛ الوافی: ۱۸/۷۸۶؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۰۳۲؛ علل الشرائع: ۲/۵۲۸

[2] الانوار اللوامع: ۱۲/۲۷۹؛ مراۃ العقول: ۱۹/۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۹۳

[3] الکافی: ۵/۹۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۸۶ ح ۳۸۷؛ الاستبصار: ۳/۶ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۳۹ ح ۲۳۸۰۱؛ الوافی: ۱۸/۷۹۱؛ علل الشرائع: ۲/۵۲۹؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۱۵۵

[4] حدود الشریعہ: ۲/۵۰۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۲۲؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۲۸۵؛ تذکرۃ الفقہاءؒ: ۱۳/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۱۳۷؛ مراۃ العقول: ۱۹/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۹۴

بریٔ الذمہ ہو جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{**2074**} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحُسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ بِقَدْرِ كَفَنِهِ قَالَ)يُكَفَّنُ بِمَا تَرَكَ إِلاَّ أَنْ يَتَّجِرَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ فَيُكَفِّنَهُ وَ يُقْضَى بِمَا تَرَكَ دَيْنُهُ(.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فوت ہوگیا اور اس پر اتنا قرضہ ہے جتنا اس کے کفن پر خرچ ہوتا ہے (اور مال بھی اتنا ہے تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ترکہ سے اسے کفن دیا جائے گا مگر یہ کہ کوئی شخص اسے کفن دے دے تو پھر اس کے ترکہ سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا؟[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{**2075**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْزِلُ عَلَى اَلرَّجُلِ وَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ لاَ يَأْكُلُ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئاً.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس شخص کے ہاں مہمان بنتا ہے جس سے اس نے قرضہ لینا ہے تو کیا وہ اس سے طعام کھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وہ اس سے تین دن طعام کھا سکتا ہے پھر اس کے بعد کچھ نہ کھائے۔[5]

---

[1] الکافی: ۵۹۹/ح ۲ و ۷/۲۵ ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۲۵/۴ ح ۵۵۳۰ و ۱۸۹/۳ ح ۳۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۸ ح ۲۳۹۶۴؛ الوافی: ۷۹۰/۱۸

[2] مراۃ العقول: ۵۲/۱۹؛ شرح العروۃ: ۴۱۱/۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۶/۲۰؛ النجعہ: ۶۴/۸؛ الانوار اللوامع: ۳۵۴/۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۲۴۸/۱۳؛ جامع الشتات: ۵۷/۳؛ مراۃ العقول: ۴۱/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۱۲۴/۱۱ و ۵۴۰/۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۹۸/۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱۸۷/۶ ح ۳۹۱ و ۱۷۱/۹ ح ۶۹۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۹۴/۴ ح ۵۴۴۱؛ الکافی: ۲۳/۷ ح ۲؛ الوافی: ۷۹۴/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۵/۱۸ ح ۲۳۸۱۴؛ المعتبر: ۳۰۸/۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴۹۷/۹؛ حدود الشریعہ: ۶۴۹/۲؛ الانوار اللوامع: ۴۲۶/۱۲؛ مراۃ العقول: ۳/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۵۷/۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۳۴۴/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۸۹/۱؛ جواہر الکلام: ۵۳۶/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۹/۲۰؛ براھین الحج: ۲۷۲/۲؛ رسالہ فی الارث اراکی: ۲۶؛ مدارک الاحکام: ۱۱۹/۲

[5] الکافی: ۱۰۲/۵ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۸۸/۳ ح ۳۷۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۸/۶ ح ۳۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۱/۱۸ ح ۲۳۸۲۸؛ الوافی: ۶۶۳/۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۲۲۲/۶

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{2076} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَقْرَضْتَ الدَّرَاهِمَ ثُمَّ أَتَاكَ بِخَيْرٍ مِنْهَا فَلاَ بَأْسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَكُمَا شَرْطٌ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کسی کو چند درہم قرضہ دو پھر وہ تمہیں ان سے بہتر ادا کرے تو اگر ان دونوں کے درمیان (پیشگی) شرط نہ ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2077} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَفُقِدَ وَ لاَ يُدْرَى أَ حَيٌّ هُوَ أَمْ مَيِّتٌ وَ لاَ يُعْرَفُ لَهُ وَارِثٌ وَ لاَ نَسَبٌ وَ لاَ بَلَدٌ قَالَ اُطْلُبْهُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ قَدْ طَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ اُطْلُبْهُ.

❁ معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے ذمے کسی شخص کا کچھ حق (قرض) تھا اور وہ گم ہوگیا اور اب معلوم نہیں ہے کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا اور نہ ہی اس کے وارث کا کوئی پتہ ہے اور نہ ہی خاندان کا اور نہ ہی گاؤں کا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ہی تلاش کرو۔

عرض کیا: بہت عرصہ گزر چکا تو کیا میں وہ مال صدقہ کردوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ہی تلاش کرو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول:۱۹/۵۶؛ حدودالشریعہ:۲/۵۱۲؛ الانوار اللوامع:۱۲/۳۰۷؛ ملاذ الاخیار:۹/۴۹۹؛ روضۃ المتقین:۶/۵۳

[2] الکافی:۵/۲۵۴ح ۳؛ تہذیب الاحکام:۶/۲۰۱ح ۴۴۹؛ الوافی:۱۸/۶۵۲؛ وسائل الشیعہ:۱۸/۳۶۰ح ۲۳۸۴۹

[3] القواعدالفقہیہ:۷/۲۴۲؛ فقہ المعارف:۱۶۲؛ مراۃ العقول:۱۹/۳۲۰؛ ملاذ الاخیار:۹/۵۳۳

[4] تہذیب الاحکام:۶/۱۸۸ح ۳۹۶و۹/۳۸۹ح ۱۳۸۸؛ الکافی:۷/۱۵۳ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ:۴/۳۳۱ح ۵۷۱۰؛ الوافی:۱۷/۳۵۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۴۰؛ الاستبصار:۴/۱۹۶ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ:۱۸/۳۶۲ح ۲۳۸۵۴

[5] ملاذ الاخیار:۹/۵۰۰؛ میراث حوزہ اصفہان:۱۱/۱۹۱؛ حدودالشریعہ:۲/۵۱۱؛ شرح العروۃ:۲۵/۱۵۷؛ النجعہ:۸/۱۱؛ منہاج الفقاہہ:۲/۳۳۴؛ فقہ الصادق: ۱۵/۱۲۹؛ تفصیل الشریعہ الخمس والانفال:۲۳۸

{2078} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ دَيْناً عَلَى رَجُلٍ قَدْ مَاتَ وَ قَدْ كَلَّمْنَاهُ أَنْ يُحَلِّلَهُ فَأَبَى فَقَالَ وَيْحَهُ أَمَا يَعْلَمُ أَنَّ لَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرَةً إِذَا حَلَّلَهُ فَإِذَا لَمْ يُحَلِّلْهُ فَإِنَّمَا لَهُ دِرْهَمٌ بَدَلَ دِرْهَمٍ.

✪ حسن بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ عبدالرحمٰن بن سیابہ نے ایک شخص سے قرضہ لینا تھا جو کہ مر گیا تو ہم نے ان سے بات کی کہ وہ اسے بریٔ الذمہ کر دیں مگر انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر افسوس ہے! کیا وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ اسے بخش دے تو اسے ہر درہم کے عوض دس درہم ملیں گے اور اگر نہیں بخشے گا تو ایک درہم کے عوض ایک درہم ملے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{2079} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْأَزْرَقِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ قُتِلَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَ لَمْ يَتْرُكْ مَالاً فَأَخَذَ أَهْلُهُ الدِّيَةَ مِنْ قَاتِلِهِ عَلَيْهِمْ يَقْضُونَ دَيْنَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ هُوَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً قَالَ إِنَّمَا أَخَذُوا الدِّيَةَ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْضُوا دَيْنَهُ.

✪ یحییٰ رزاق نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جو قتل ہو گیا اور اس کے ذمے قرض تھا جبکہ اس کے اولیا نے قاتل سے دیت لے لی تو کیا ان پر لازم ہے کہ اس کا قرضہ ادا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اس (مقتول) نے کچھ بھی مال نہیں چھوڑا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے اس کی دیت وصول کر لی ہے لہٰذا ان پر واجب ہے کہ اس کا قرضہ ادا کریں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۴/۶/۳ح۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۱۸۹ح ۳۷۱۲و ۲/۵۹ح ۱۷۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۹۵ح ۴۲۷؛ الوافی: ۱۰/۴۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۶۳ح ۲۳۸۵۶؛ ثواب الاحکام: ۱۴۵؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۱۵۰

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۶۵؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۳۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۱۸؛ روضۃ المتقین: ۶/۵۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۶۱

[3] الکافی: ۷/۲۵ح ۶و ۱۳۹ح ۷؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۴/۲۲۵ح ۵۵۳۲؛ تہذیب الاحکام؛ ۶/۱۹۲ح ۴۱۶و ۹/۱۶۷ح ۶۸۱و ۲۴۵ح ۹۵۲؛ الوافی: ۱۸/۷۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۶۴ح ۲۳۸۵۸و ۱۹/۳۳۶ح

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۴۱؛ نظام الارث: ۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۴؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۱۲۷؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۸۴۲

{2080} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَلْ يَجْزِي اَلْوَلَدُ وَالِدَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ فِي خَصْلَتَيْنِ يَكُونُ اَلْوَالِدُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيهِ اِبْنُهُ فَيُعْتِقُهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيهِ عَنْهُ.

۞ حنان بن سدیر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا بیٹا اپنے باپ کو جزا (بدلہ) دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے کوئی جزا نہیں ہے سوائے دو خصلتوں کے کہ اگر باپ غلام ہو تو بیٹا اس کی قیمت دے کر اسے آزاد کرائے یا اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ اس کی طرف سے ادا کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے۔ [2]

{2081} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَيَأْتِيهِ غَرِيمُهُ فَيَقُولُ أُنْقُدْنِي كَذَا وَ كَذَا وَ أَضَعُ عَنْكَ بَقِيَّتَهُ أَوْ يَقُولُ أُنْقُدْنِي بَعْضَهُ وَ أَمُدُّ لَكَ فِي اَلْأَجَلِ فِيمَا بَقِيَ عَلَيْكَ قَالَ لاَ أَرَى بِهِ بَأْساً إِنَّهُ لَمْ يَزْدَدْ عَلَى رَأْسِ مَالِهِ قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ:)فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لاٰ تَظْلِمُونَ وَ لاٰ تُظْلَمُونَ).

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ذمے مدت معینہ کے لئے ایک قرض ہے پس اس کے پاس قرض آتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اتنا اتنا ادا کردو اور بقیہ میں چھوڑ دوں گا یا کہتا ہے کہ مجھے کچھ ادائیگی کردو تو میں تمہارے لئے باقی رقم کی مدت بڑھادوں گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری نظر میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس نے اصل مال میں کوئی اضافہ نہیں کیا (جو حرام ہے چنانچہ) اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ: ''پس تم اپنے اصل سرمائے کے حقدار ہو، نہ تم ظلم کروگے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا (البقرة:۲۷۹)'' [3]

---

[1] الکافی: ۱۶/۲۳۶/ح۱۹؛ الوافی: ۵/۵۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۷/ح۲۳۸۷۵؛ کتاب الزھد: ۴۰؛ امالی صدوق: ۴۶۲ مجلس ۷۰؛ بحار الانوار: ۷۱/۵۸ و۶۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۲۰۳ ح۱۸۰۱۳

[2] مراۃ العقول: ۸/۴۲۹

[3] الکافی: ۵/۲۵۹ ح۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳ح۳۲۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۰۷ح۴۷۵؛ فقہ القرآن: ۱/۳۹۵؛ تفسیر البرہان: ۱/۵۵۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۹۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۴۵۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۵۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۲۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۴۱۴ ح۱۵۷۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۴۸ح۲۴۰۱۹؛ الوافی: ۱۸/۸۹۳

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

﴿حوالہ دینے کے احکام﴾

قول مؤلف:

اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کر وہ اپنا قرض ایک اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کرے۔۔۔تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہو جائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔[2] اور جب دونوں اس معاملہ پر راضی ہو جائیں تو اس کے دیگر احکام وہی ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں اور کچھ آئندہ (ضامن ہونے کے احکام کے تحت) گزریں گے ان شاءاللہ (واللہ اعلم)

﴿رہن کے احکام﴾

قول مؤلف:

رہن یہ ہے کہ انسان قرض کے بدلے یا ضامن بن کر اپنا مال کسی کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر رہن رکھوانے والا قرضہ کو نہ لوٹا سکے یا رہن نہ چھڑوا سکے تو رہن لینے والا شخص اس کا عوض اس مال سے لے سکے۔[3]

{2082} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّهْنِ وَ الْكَفِيلِ فِي بَيْعِ النَّسِيئَةِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ادھار بیع میں رہن اور کفیل (ضمانت) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] جواہر الکلام: ۳۶/۲۵ ؛ فقہ الصادقؑ: ۲۹/۱۷ ؛ کتاب المکاسب: ۲۲۲/۶ ؛ الانوار اللوامع: ۳۰۲/۱۲ ؛ المختار: ۶۷۰ ؛ المسائل المستحدثہ: ۷۰ ؛ ارشاد الطالب: ۳۸۷/۷ ؛ مراۃ العقول: ۳۲۹/۱۹

[2] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۴۳ ف ۲۲۴۹

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۴۳ ف ۲۲۴۹

[4] الکافی: ۲۳۳/۵ ح ۱ ؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۶۴ ح ۳۹۵۲ ؛ تہذیب الاحکام: ۱۶۸/۷ ح ۷۴۴ و ۱۷۹ ح ۷۸۶ ؛ الوافی: ۸۳۹/۱۸ ؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۰/۱۸ ح ۲۳۸۸۸ ؛ ھدایۃ الامہ: ۲۲۶/۶

[5] مراۃ العقول: ۱۹/ ۲۷۷ ؛ روضۃ المتقین: ۲۴۱/۷ ؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۳/۱۵ ؛ الانوار اللوامع: ۱۲۰/۲۶۳ ؛ تذکرۃ الفقہاء: ۳۴۶/۱۱ ؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۸۵/۲

{2083} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ رَهْنَ إِلاَّ مَقْبُوضاً.

۞ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قبضہ کے بغیر کوئی رہن نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2084} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الرَّهْنُ فَلاَ يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لاَ أُحِبُّ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ قُلْتُ لاَ يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ نُقْصَانٌ فَهُوَ أَهْوَنُ يَبِيعُهُ فَيُؤْجَرُ فِيمَا نَقَصَ مِنْ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ فَهُوَ أَشَدُّهُمَا عَلَيْهِ يَبِيعُهُ وَ يُمْسِكُ فَضْلَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس کے پاس رہن ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ وہ لوگوں میں سے کس کی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اسے فروخت کرے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے۔

میں نے عرض کیا: وہ تو جانتا ہی نہیں کہ وہ لوگوں میں سے کس کی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ (قرضہ سے) زائد ہے یا کم ہے؟

میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ زائد ہو یا کم ہو (دونوں صورت کا حکم بیان فرمادیجئے)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کم ہو تو اس کا بیچنا بہت آسان ہے پس جو اس کے قرض سے کم ہو گیا تو اسے اجر دیا جائے گا اور اگر وہ زائد ہو تو اس کا بیچنا مشکل ہے (بہرحال) وہ اسے بیچ دے اور جو (قرضہ سے) زائد ہوا سے محفوظ رکھے یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۶ ح ۷۷۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۵۶؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۱۵۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۱۳؛ الفصول المھمہ: ۲/۲۶۸؛ الوافی: ۱۸/۸۴۳؛ تفسیر البرہان: ۱/۵۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۸۳ ح ۲۳۸۹۳؛ تفسیر الصافی: ۱/۳۰۸؛ دعائم الاسلام: ۲/۸۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۴۱۹ ح ؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۱۷۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۳۰۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۵۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۴۷

[3] الکافی: ۵/۲۳۳ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۹ ح ۴۱۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۶۸ ح ۷۴۷؛ الوافی: ۱۸/۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۸۴ ح ۲۳۸۹۶

[4] الانوار اللوامع: ۱۲/۳۴۴؛ ریاض المسائل: ۹/۲۲۸؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۶۸؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۹۰

{2085} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ [مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ خ ل] عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَهْناً إِلَى غَيْرِ وَقْتٍ مُسَمًّى ثُمَّ غَابَ هَلْ لَهُ وَقْتٌ يُبَاعُ فِيهِ رَهْنُهُ قَالَ لاَ حَتَّى يَجِيءَ [صَاحِبُهُ].

۞ عبید بن زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس کے غیر معینہ مدت کے لئے مال رہن رکھا اور پھر غائب ہو گیا تو کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے کہ اس کی رہن کو بیچ دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ اس کا مالک خود آجائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2086} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الرَّهْنِ إِذَا ضَاعَ مِنْ عِنْدِ الْمُرْتَهِنِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَهْلِكَهُ رَجَعَ بِحَقِّهِ عَلَى الرَّاهِنِ فَأَخَذَهُ وَ إِنِ اسْتَهْلَكَهُ تَرَادَّا الْفَضْلَ بَيْنَهُمَا.

۞ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے رہن کے بارے میں فرمایا: اگر رہن مرتہن (جس کے پاس رہن رکھی ہو) کے پاس ضائع ہو جائے جبکہ اس نے ہلاک (تباہ) نہ کیا ہو (یعنی اس کی غفلت کی وجہ سے نہ ہو) تو وہ اپنے حق کے لئے راہن (رہن رکھنے والے) کی طرف رجوع کرے اور اس سے حاصل کرے اور اگر اس نے اسے ہلاک (تباہ) کیا (یعنی اس کی غفلت سے مال رہن تباہ ہوا) تو (قرضہ سے) زائد (قیمت) کا وہ باہمی تبادلہ کریں گے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

یعنی جو قیمت قرضہ سے زیادہ ہوگی وہ راہن کو ادا کرے گا (واللہ اعلم)

{2087} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ

---

[1] الکافی: ۵/ ۲۳۴ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۰۹ ح ۴۱۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۶۹ ح ۷۴۹؛ الوافی: ۱۸/ ۸۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۳۸۴ ح ۲۳۸۹۵؛ موسوعہ شہید اول: ۱۴/ ۲۶۸

[2] روضۃ المتقین: ۷/ ۳۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۲/ ۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۲۵/ ۲۱۸؛ جامع الشتات: ۲/ ۴۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۹/ ۲۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۲۹۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۰۸ ح ۴۱۰۲؛ الکافی: ۵/ ۲۳۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۷۲ ح ۷۶۵؛ الاستبصار: ۳/ ۱۲۰ ح ۴۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۳۸۶ ح ۲۳۸۹۹؛ الوافی: ۱۸/ ۸۵۵؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۲۲۷

[4] الانوار اللوامع: ۱۲/ ۳۳۳؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۳۶۷

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ رَهَنَ عِنْدَ رَجُلٍ رَهْناً فَضَاعَ اَلرَّهْنُ قَالَ هُوَ مِنْ مَالِ اَلرَّاهِنِ وَ يَرْتَجِعُ اَلْمُرْتَهَنُ عَلَيْهِ بِمَالِهِ.

❂ جمیل بن دراج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس کے ایک آدمی کے پاس کوئی چیز رہن رکھی اور وہ رہن ضائع ہوگئی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ راہن (رہن رکھنے والے) کا مال ہے اور مرتہن (رہن لینے والا) اپنے مال کا اس سے مطالبہ کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2088} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ اَلْبَزَنْطِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ رَهَنَ عِنْدَهُ آخَرُ عَبْدَيْنِ فَهَلَكَ أَحَدُهُمَا أَ يَكُونُ حَقُّهُ فِي اَلْآخَرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَوْ دَاراً فَاحْتَرَقَتْ أَ يَكُونُ حَقُّهُ فِي اَلتُّرْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَوْ دَابَّتَيْنِ فَهَلَكَتْ إِحْدَاهُمَا أَ يَكُونُ حَقُّهُ فِي اَلْأُخْرَى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَوْ مَتَاعاً فَهَلَكَ مِنْ طُولِ مَا تَرَكَهُ أَوْ طَعَاماً فَفَسَدَ أَوْ غُلاَماً فَأَصَابَهُ جُدَرِيٌّ فَعَمِيَ أَوْ ثِيَاباً تَرَكَهَا مَطْوِيَّةً لَمْ يَتَعَاهَدْهَا وَ لَمْ يَنْشُرْهَا حَتَّى هَلَكَتْ قَالَ هَذَا نَحْوُ وَاحِدٍ يَكُونُ حَقُّهُ عَلَيْهِ.

❂ ابوالعباس فضل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس دو غلاموں میں سے ایک آخر کا غلام رہن تھا مگر ان دونوں میں سے ایک مر گیا تو کیا دوسرے میں اس کا حق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: یا ایک گھر تھا جو رہن تھا اور وہ جل گیا تو کیا زمین میں اس کا حق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: یا سواری کے دو گھوڑے ہیں ان دونوں میں سے ایک مر گیا تو کیا دوسرے میں اس کا حق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: کوئی مال تھا جو عرصہ تک چھوڑ دینے کی وجہ سے تباہ ہوگیا یا کھانے کی کوئی شیئ تھی جو فاسد ہوگئی یا ایک غلام تھا کہ چیچک نکلنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں یا کوئی کپڑا تھا جو تہہ کیا ہوا پڑا تھا اور اس کی دیکھ بھال نہیں کی گئی اور نہ اس کو پھیلایا گیا یہاں تک کہ وہ تباہ ہوگیا؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۵ ح ۴۰۹۴؛ الوافی: ۱۸/۸۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۸۵ ح ۲۳۸۹۸

[2] روضۃ المتقین: ۷/۶۳؛ جواہر الکلام: ۲۵/۱۷۵؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۳۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۸۲؛ التفسیر الموضوعی الفرقان: ۲۳/۵۷۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب ایک ہی طرح کا معاملہ ہے جس پر اس کا حق ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2089} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ اَلْفَضْلَ فَقَالَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ يَتَرَادَّانِ فَقَالَ إِنْ كَانَ اَلرَّهْنُ أَفْضَلَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ثُمَّ عَطِبَ رَدَّ اَلْمُرْتَهِنُ اَلْفَضْلَ عَلَى صَاحِبِهِ وَ إِنْ كَانَ لاَ يَسْوَى رَدَّ اَلرَّاهِنُ مَا نَقَصَ مِنْ حَقِّ اَلْمُرْتَهِنِ قَالَ وَ كَذَلِكَ كَانَ قَوْلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلْحَيَوَانِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ.

❁ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رہن کے متعلق امیر المومنین علیہ السلام کے فرمان کے بارے میں پوچھا کہ دونوں (راہن و مرتہن) زائد (قیمت) کا باہمی تبادلہ کریں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام اسی طرح فرماتے تھے۔

میں نے عرض کیا: وہ دونوں کیسے باہمی تبادلہ کریں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر رہن (گروی رکھی جانے والی چیز) کی مالیت قرض کی رقم سے زیادہ ہو تو مرتہن (گروی لینے والا) اصل مالک کو لوٹا دے اور اگر دونوں (رہن اور قرضہ) برابر نہ ہوں (بلکہ رہن کی مالیت کم ہو) تو راہن (گروی رکھنے والا) مرتہن کی جو کمی ہو وہ پوری کرے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور حیوان وغیرہ کے بارے میں بھی امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان اسی طرح ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2090} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَرْهَنُ اَلْعَبْدَ أَوِ اَلثَّوْبَ أَوِ اَلْحُلِيَّ أَوْ مَتَاعاً مِنْ مَتَاعِ اَلْبَيْتِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۱۱ح ۳۱۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۷۵ح ۷۷۳؛ الوافی: ۱۸/ ۸۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۳۸۹ح ۲۳۹۰۷؛ الاستبصار: ۳/۱۱۹ح ۴۲۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/ ۱۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۳۰۵

[3] الکافی: ۵/ ۲۳۴ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۱۷۱ح ۷۶۱؛ الوافی: ۱۸/ ۸۶۰؛ الاستبصار: ۳/۱۱۹ح ۴۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۳۹۰ح ۲۳۹۰۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۶/ ۲۲۹

[4] مراۃ العقول: ۱۹/ ۲۷۹؛ ریاض المسائل: ۹/ ۲۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/ ۲۹۷

فَيَقُولُ صَاحِبُ الْمَتَاعِ لِلْمُرْتَهِنِ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ لُبْسِ هَذَا الثَّوْبِ فَالْبَسِ الثَّوْبَ وَ انْتَفِعْ بِالْمَتَاعِ وَ اِسْتَخْدِمِ الْخَادِمَ قَالَ هُوَ لَهُ حَلاَلٌ إِذَا أَحَلَّهُ وَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ قُلْتُ فَارْتَهَنَ دَاراً لَهَا غَلَّةٌ لِمَنِ الْغَلَّةُ قَالَ لِصَاحِبِ الدَّارِ قُلْتُ فَارْتَهَنَ أَرْضاً بَيْضَاءَ فَقَالَ صَاحِبُ الْأَرْضِ اِزْرَعْهَا لِنَفْسِكَ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا مِثْلَ هَذَا يَزْرَعُهَا لِنَفْسِهِ فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ كَمَا أَحَلَّهُ لَهُ إِلاَّ أَنَّهُ يَزْرَعُ بِمَالِهِ وَ يَعْمُرُهَا.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنا غلام، لباس یا زیورات یا گھر کے سامانوں میں سے کوئی سامان کسی کو رہن میں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم کو یہ لباس پہننا حلال ہے پس وہ لباس پہن لیتا ہے اور سامان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور خادم سے خدمت لیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس کے لئے حلال ہے کیونکہ اس کے لئے حلال کر دیا گیا ہے البتہ میں پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے۔

میں نے عرض کیا: ایسا گھر رہن رکھا جاتا ہے جس میں فائدہ ہے تو فائدہ کس کا ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھر کے مالک کا۔

میں نے عرض کیا: اس نے چٹیل زمین رہن رکھی اور زمین کے مالک نے (مرتہن سے) کہا کہ اس میں اپنے لئے کھیتی باڑی کرلو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس طرح نہیں ہے کہ اپنے لئے زراعت کرے تو وہ اس کے لئے حلال ہو جائے کیونکہ اسے اس کے لئے حلال قرار دیا گیا ہے مگر یہ کہ وہ اپنے مال سے زراعت کرے اور زمین کو آباد کرے (تو پھر حلال ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2091} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ كَيْفَ يَكُونُ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ إِذَا كَانَ حَيَوَاناً أَوْ دَابَّةً أَوْ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً أَوْ مَتَاعاً وَ أَصَابَهُ جَائِحَةٌ حَرِيقٌ أَوْ لُصُوصٌ فَهَلَكَ مَالُهُ أَجْمَعُ سِوَى ذَلِكَ وَ قَدْ هَلَكَ مِنْ بَيْنِ مَتَاعِهِ وَ لَيْسَ لَهُ عَلَى مُصِيبَتِهِ بَيِّنَةٌ قَالَ إِذَا ذَهَبَ مَتَاعُهُ كُلُّهُ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ قَالَ إِنْ ذَهَبَ مِنْ بَيْنِ مَالِهِ وَ لَهُ مَالٌ فَلاَ يُصَدَّقُ.

---

[1] الکافی: ۵/۲۳۵ ح ۱۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۱۲ ح ۴۱۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۳ ح ۷۶۷؛ الوافی: ۱۸/۸۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۹۲ ح ۲۳۹۱۴؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۲۹

[2] روضۃ المتقین: ۷/۳۷۵؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۰۱

۞ ابوالعباس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی حیوان، چوپایہ، سونا، چاندی یا کوئی اور مال ومتاع رہن ہو اور اس پر کوئی مصیبت نازل ہو اور وہ جل جائے یا چور لے جائیں اور اس کا تمام مال تلف ہو جائے یا اس میں کمی آجائے مگر اس کے پاس اس آفت زدگی پر کوئی بینہ نہ ہو تو رہن کا فیصلہ کیسے ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کا سارا مال چلا جائے اور اس کے پاس کچھ باقی نہ بچے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے (یعنی وہ ضامن نہیں ہے) پھر فرمایا: اگر اس کا کچھ مال جاتا رہے اور کچھ باقی بچ جائے (اور وہ کہے کہ رہن والا مال تلف ہو گیا ہے) تو اس کو سچ نہیں سمجھا جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{2092} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ فِي كُلِّ رَهْنٍ لَهُ غَلَّةٌ أَنَّ غَلَّتَهُ تُحْسَبُ لِصَاحِبِ اَلرَّهْنِ مِمَّا عَلَيْهِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ہر اس رہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس میں آمدنی ہے کہ اس کی آمدنی صاحب رہن کے حساب میں ہوگی جو اس پر ہے [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{2093} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَأْخُذُ اَلدَّابَّةَ وَ اَلْبَعِيرَ رَهْناً بِمَالِهِ أَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَعْلِفُهُ فَلَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ وَإِنْ كَانَ اَلَّذِي رَهَنَهُ عِنْدَهُ يَعْلِفُهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ.

۞ ابوولاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص گھوڑا یا اونٹ رہن لیتا ہے تو کیا وہ اس

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۵ح ۷۷۳؛ من لایحضرۂ الفقیہ: ۳/۳۱۰ح ۴۱۱۲؛ الوافی: ۱۸/۷۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۹۳ح ۲۳۹۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۲۳۰/۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۰۵؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۳۴۹؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۷۰

[3] الکافی: ۵/۲۳۵ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۶۹ح ۷۵۰؛ من لایحضرۂ الفقیہ: ۳/۳۱۱ح ۴۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۳۹۴ح ۲۳۹۱۶؛ الوافی: ۱۸/۸۴۸

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۲۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۲۹۲

پر سوار ہوسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے یہ چارا کھلاتا تو پھر سوار ہوسکتا ہے اور اگر چارا راہن کھلاتا ہے تو پھر سوار نہیں ہوسکتا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2094} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ اَلدَّيْنُ عَلَى اَلرَّجُلِ وَ مَعَهُ اَلرَّهْنُ أَ يَشْتَرِي اَلرَّهْنَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا دوسرے شخص پر قرض ہے اور اس کے پاس (قرضہ کے عوض) رہن بھی ہے تو کیا وہ اس (رہن رکھنے والے) سے رہن (کا مال) خرید سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2095} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ رَهَنَ عِنْدَ صَاحِبِهِ رَهْناً لاَ بَيِّنَةَ بَيْنَهُمَا فِيهِ اِدَّعَى اَلَّذِي عِنْدَهُ اَلرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَالَ صَاحِبُ اَلرَّهْنِ أَنَّهُ بِمِائَةٍ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى اَلَّذِي عِنْدَهُ اَلرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَعَلَى اَلرَّاهِنِ اَلْيَمِينُ وَ قَالَ فِي رَجُلٍ رَهَنَ عِنْدَ صَاحِبِهِ رَهْناً فَقَالَ اَلَّذِي عِنْدَهُ اَلرَّهْنُ اِرْتَهَنْتُهُ عِنْدِي بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَالَ اَلْآخَرُ إِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ وَدِيعَةٌ فَقَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى اَلَّذِي عِنْدَهُ اَلرَّهْنُ أَنَّهُ يَكُونُ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَعَلَى اَلَّذِي لَهُ اَلرَّهْنُ اَلْيَمِينُ.

۞ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس نے اپنے دوست کے پاس کچھ رہن رکھا مگر اس سلسلے میں دونوں نے کوئی گواہ مقرر نہ کیا پس جس مرتہن (جس کے پاس رہن تھا) نے کہا کہ یہ مال ایک ہزار درہم کے عوض

---

[1] الکافی: ۲۳۶/۵ ح ۱۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۰۷/۳ ح ۴۰۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۷۶/۷ ح ۷۷۸؛ الوافی: ۸۴۹/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۷/۱۸ ح ۲۳۹۲۴

[2] مراۃ العقول: ۲۸۲/۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۸۰/۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۶۳۴/۱۴؛ الانوار اللوامع: ۳۳/۱۲؛ روضۃ المتقین: ۳۶۵/۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۰۸/۱۱

[3] الکافی: ۲۳۷/۵ ح ۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۷۵/۷ ح ۷۷۵ و ۱۲۳ ح ۵۳۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۲۶/۳ ح ۳۸۳۷؛ الوافی: ۸۵۲/۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۹/۱۸ ح ۲۳۹۲۷

[4] مراۃ العقول: ۲۸۵/۱۹؛ الانوار اللوامع: ۳۴۴/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۹۴/۱۱

ہے مگر راہن (جس نے رہن رکھتا تھا) نے کہا کہ سو درہم کے عوض ہے (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بینہ اس شخص پر ہے جس کے پاس رہن ہے (یعنی مرتہن پر) کہ وہ مال ہزار درہم کے عوض ہے اور اگر اس کے پاس بینہ نہ ہو تو پھر راہن قسم کھائے گا اور اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے دوست کے پاس کچھ رہن رکھا پس جس کے پاس رہن ہے وہ کہتا ہے کہ اس نے اتنے اتنے (قرض) کے عوض یہ مال میرے پاس رہن رکھا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مال تمہارے پاس ودیعت (امانت) ہے (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بینہ اس پر ہے جس کے پاس رہن ہے کہ اتنے اتنے مال کے عوض ہے اور اگر اس کے بینہ نہ ہو تو پھر مالک کو (اس کے امانت ہونے پر) قسم کھانا پڑے گی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿ضامن ہونے کے احکام﴾

{2096} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ ضَمِنَ عَلَى رَجُلٍ ضَمَاناً ثُمَّ صَالَحَ عَلَيْهِ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلاَّ الَّذِي صَالَحَ عَلَيْهِ.

❁ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی آدمی کا ضامن بنا اور پھر اس نے (صاحب حق سے) مصالحت کر لی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے نہیں ہے مگر وہی مال جس پر اس نے مصالحت کی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{2097} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَبْطَأْتُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۴ ح ۷۶۹؛ الوافی: ۱۸/۸۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۰۰ ح ۲۳۹۳۰ و ۴۰۲ ح ۲۳۹۳۳؛ الاستبصار: ۳/۱۲۳ ح ۴۳۸

[2] ملاذ الاخیار: ۱۱/۱۷۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۳۴۹؛ جواہر الکلام: ۲۵/۲۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۹۱

[3] تہذیب الاحکام: ۶/۲۱۰ ح ۴۹۰؛ الکافی: ۵/۲۵۹ ح ۷؛ الوافی: ۱۸/۸۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۲۷ ح ۲۳۹۷۲؛ السرائر: ۳/۶۳۲؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۷۶

[4] ملاذ الاخیار: ۹/۵۵۸؛ شرح العروۃ: ۳۱/۴۲۵؛ مبانی العروۃ: ۴/۱۴۶؛ الانوار اللوامع: ۱۱۲/۲۲۷؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/۳۳۷؛ ریاض المسائل: ۹/۲۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۹/۳۳۰

اَلسَّلاَمُ مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنِ اَلْحَجِّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَكَفَّلْتُ بِرَجُلٍ فَخَفَرَ بِي فَقَالَ مَا لَكَ وَ اَلْكَفَالاَتِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا أَهْلَكَتِ اَلْقُرُونَ اَلْأُولَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَوْماً أَذْنَبُوا ذُنُوباً كَثِيرَةً فَأَشْفَقُوا مِنْهَا وَ خَافُوا خَوْفاً شَدِيداً وَ جَاءَ آخَرُونَ فَقَالُوا ذُنُوبُكُمْ عَلَيْنَا فَأَنْزَلَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمُ اَلْعَذَابَ ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَافُونِي وَ اِجْتَرَأْتُمْ عَلَيَّ.

✪ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ میں نے حج کی ادائیگی میں دیر کی تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تمہیں حج میں تاخیر کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں ایک آدمی کا کفیل ہوا تھا پس اس نے مجھے بہت تنگ کیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کفالتوں سے کیا مطلب؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہی (کفالتوں) نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ پھر فرمایا: کچھ لوگوں نے بہت گناہ کئے پھر ان پر نادم ہوئے اور (ان کی سنگینی سے) شدید خوفزدہ ہو گئے اور کچھ دوسرے لوگوں نے آ کر ان سے کہا کہ تمہارے گناہ ہم پر ہیں (یعنی ان کے گناہوں کے کفیل و ضامن بن گئے) پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ تو مجھ سے ڈر گئے لیکن تم لوگوں نے مجھ پر جسارت کی۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2098} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: عَنِ اَلْكَفِيلِ وَ اَلرَّهْنِ فِي بَيْعِ اَلنَّسِيئَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

✪ داود بن سرحان سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ادھار بیع میں کفیل (ضامن) بننے اور رہن کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵/۱۰۳ح۱؛ المحاسن: ۱/۱۱۶؛ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال: ۲۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۲۸ح۲۳۹۷۴؛ الوافی: ۱۸/۸۳۳؛ بحارالانوار: ۱۴/۵۰۸و۶۷/۳۸۶

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۵۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۹۷ح۳۴۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۱۰ح۴۹۱؛ الوافی: ۱۸/۸۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۳۰ح۲۳۹۸۲؛ دعائم الاسلام: ۲/۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۴۱۷ح۱۵۷۷۰

[4] روضۃ المتقین: ۶/۲۲۸؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۳۹۱؛ دراسات فقہیہ: ۲۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۱۵

{2099} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبِ بْنِ فَيْهَسٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَفَلَ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ فَأُخِذَ بِالْمَكْفُولِ فَقَالَ اِحْبِسُوهُ حَتَّى يَأْتِيَ بِصَاحِبِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے ایک خاص شخص کی کفالت (ضمانت) دی تھی پس اسے مکفول کے عوض اخذ کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے قید کردو۔ یہاں تک کہ اپنے ساتھ کو حاضر کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[2]

{2100} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكْفُلُ بِنَفْسِ الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ فَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِهِ فَعَلَيْهِ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً قَالَ إِنْ جَاءَ بِهِ إِلَى أَجَلٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ مَالٌ وَ هُوَ كَفِيلٌ بِنَفْسِهِ أَبَداً إِلاَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالدَّرَاهِمِ فَإِنْ بَدَأَ بِالدَّرَاهِمِ فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِهِ إِلَى الْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ.

۞ ابوالعباس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی شخص کی ذات کا ایک مدت تک کا کفیل بنا (اور کہا) کہ اگر اس نے اسے فلاں وقت تک حاضر نہ کیا تو اس پر اتنے اتنے درہم لازم ہوں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اسے مقررہ وقت تک حاضر کردے تو اس پر مال لازم نہیں ہے کیونکہ وہ اس شخص کو حاضر کرنے کا کفیل ہے مگر یہ کہ وہ (کفیل بنتے وقت) ابتدا ہی درہموں سے کرے پس اگر اس نے ابتدا درہموں سے کی تو اگر اسے مقررہ وقت تک حاضر نہ کیا تو پھر اس کا ضامن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۷ ح ۳۴۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۱۰ ح ۴۹۱؛ الوافی: ۱۸/۸۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۳۰ ح ۲۳۹۸۲؛ دعائم الاسلام: ۲/۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۳/۴۱۷ ح ۱۵۷۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۹/۵۵۶

[3] تہذیب الاحکام: ۶/۲۰۹ ح ۴۸۸؛ السرائر: ۳/۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۳۲ ح ۲۳۹۸۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۴۲؛ الوافی: ۱۸/۸۳۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۶ ح ۳۴۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۴۸

[4] التشریح الاسلامی: ۹/۳۰۹؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۴۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۵۶؛ روضۃ المتقین: ۶/۲۲۷

{2101} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنِ الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ بِالْمَالِ أَ يَرْجِعُ عَلَيْهِ قَالَ لاَ يَرْجِعُ عَلَيْهِ أَبَداً إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَفْلَسَ قَبْلَ ذَلِكَ.

✪ ابوایوب خزاز سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مال کے عوض ایک شخص کا حوالہ دے دیتا ہے تو کیا اس سے رجوع کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے کبھی رجوع نہیں کیا جا سکتا مگر یہ کہ اس (حوالہ دینے) سے پہلے وہ (جس کی طرف حوالہ دیا گیا) مفلس اور دیوالیہ ہو چکا ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2102} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ بِمَالٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ فَيَقُولُ لَهُ الَّذِي احْتَالَ بَرِئْتَ مِنْ مَالِي عَلَيْكَ قَالَ) إِذَا أَبْرَأَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَيْهِ وَ أَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الَّذِي أَحَالَهُ(.

✪ زرارہ نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جو (اپنے قرض خواہ کو) کسی شخص کا حوالہ دیتا ہے جس کے پاس اس کا مال ہے اور جو کو حوالہ دیا جا رہا ہے وہ کہتا ہے کہ جو (قرض) میرا تم پر تم اس سے بری ہو (میں اس سے لے لوں گا جس کا تم نے حوالہ دے دیا ہے تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے اسے بری الذمہ قرار دے دیا تو وہ اس کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور اگر اس نے اسے بری الذمہ قرار نہیں دیا ہے تو پھر وہ اس کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس نے اسے (کسی شخص کا) حوالہ دیا تھا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2103} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: رَجُلٌ يَكُونُ لَهُ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۸ح ۳۲۵۹و ۹۸/ ۳۴۰۸؛ الکافی: ۵/ ۱۰۴ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۳۲ح ۵۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۴۳۳ح ۲۳۹۹۰؛ الوافی: ۱۸/ ۸۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲۴۸/۶

[2] روضۃ المتقین: ۸۵/۶؛ شرح العروۃ: ۵۰۸/۳۱؛ مبانی العروۃ: ۲۶۵/۴؛ الانوار اللوامع: ۳۸۲/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۵۰/۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۱۱ح ۴۹۶؛ الکافی: ۵/ ۱۰۶ح ۲؛ الوافی: ۱۸/ ۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/ ۴۳۳ح ۲۳۹۹۱؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۴۲؛ دعائم الاسلام: ۶۳/۲؛

[4] ملاذ الاخیار: ۹۳۶۵/؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۱۷۲؛ تذکرۃ الفقہاؒ: ۱۴/ ۴۴۱؛ مراۃ العقول: ۵۸/۱۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۴۲

عَلَى رَجُلٍ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَيَلْزَمُهُ فَيَقُولُ لَهُ أَنْصَرِفُ إِلَيْكَ إِلَى عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ أَقْضِي حَاجَتَكَ فَإِنْ لَمْ أَنْصَرِفْ فَلَكَ عَلَيَّ أَلْفُ دِرْهَمٍ حَالَّةً مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ وَ أَشْهَدَ بِذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اَلشَّهَادَةِ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَ لاَ يَنْبَغِي لِصَاحِبِ اَلدَّيْنِ أَنْ يَأْخُذَ إِلاَّ اَلْحَقَّ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

❁ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ محمد (بن حسن الصفار) نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص پر دوسرے شخص کا سو درہم قرض ہے چنانچہ قرض خواہ مقروض کو پکڑتا ہے تو مقروض اس سے کہتا ہے کہ میں دس دن کے بعد تمہارے پاس واپس آؤں گا اور تمہارے مقصد کو پورا کروں گا اور اگر میں واپس نہ آیا تو میرے ذمہ تمہارے لئے ایک ہزار درہم نقد کی صورت میں غیر مشروط طور پر واجب الادا ہوگا اور تم اس اقرار کے لئے گواہ بھی لے آؤ پس اس کے بعد اس نے گواہ بھی پیش کر دیئے۔

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ گواہوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ بغیر حق کے گواہی دیں اور قرض خواہ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ بغیر حق کے (قرض سے زیادہ) لے ان شاء اللہ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2104} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً عَمْداً فَرُفِعَ إِلَى اَلْوَالِي فَدَفَعَهُ اَلْوَالِي إِلَى أَوْلِيَاءِ اَلْمَقْتُولِ لِيَقْتُلُوهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِمْ قَوْمٌ فَخَلَّصُوا اَلْقَاتِلَ مِنْ أَيْدِي اَلْأَوْلِيَاءِ فَقَالَ أَرَى أَنْ يُحْبَسَ اَلَّذِينَ خَلَّصُوا اَلْقَاتِلَ مِنْ أَيْدِي اَلْأَوْلِيَاءِ حَتَّى يَأْتُوا بِالْقَاتِلِ قِيلَ فَإِنْ مَاتَ اَلْقَاتِلُ وَ هُمْ فِي اَلسِّجْنِ قَالَ فَإِنْ مَاتَ فَعَلَيْهِمُ اَلدِّيَةُ يُؤَدُّونَهَا جَمِيعاً إِلَى أَوْلِيَاءِ اَلْمَقْتُولِ.

❁ حریز سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو عمداً قتل کر دیا اور جب یہ معاملہ حاکم تک پہنچا تو اس نے قاتل کو مقتول کے اولیاؑ کے حوالے کر دیا تا کہ وہ اسے قتل کر دیں تو کچھ لوگوں نے حملہ کر کے اسے مقتول کے اولیاؑ کے ہاتھوں سے جبراً چھڑوا لیا (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ چھڑوانے والوں کو اس وقت تک قید و بند میں رکھا جائے جب تک قاتل کو پیش نہ کریں۔

عرض کیا گیا: اگر یہ صورت حال پیش آجائے کہ میں قید میں ہوں اور قاتل مرجائے تو (کیا حکم ہوگا)؟

---

[1] الکافی: ۵/۷۰۳ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۹۲ ح ۴۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۵۸ ح ۲۳۸۴۳ و ۲۳۸۴۶ ح ۲۳۹۹۶؛ الوافی: ۱۸/۷۹۶

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۴۲۱؛ فقہ المعارف: ۱۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۵۱۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں پر مقتول کی دیت ادا کرنا واجب ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

﴿کفالت کے احکام﴾

قول مؤلف:

کفالت سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ذمہ لے کہ جس وقت قرض خواہ چاہے گا وہ مقروض کو اس کے سپرد کر دے گا۔ جو شخص اس قسم کی ذمے داری قبول کرے اسے کفیل کہتے ہیں۔ [۳] اور یہ وہی احکام ہیں جو گزشتہ عنوان (ضامن ہونے کے احکام) کے تحت ہم نے ذکر کر دیئے ہیں یہاں مکرر ذکر نہیں کر رہے ہیں۔ (واللہ اعلم)

﴿امانت کے احکام﴾

{2105} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَغْتَرُّوا بِصَلاَتِهِمْ وَ لاَ بِصِيَامِهِمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهِجَ بِالصَّلاَةِ وَ الصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اِسْتَوْحَشَ وَلَكِنِ اِخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

✪ اسحاق بن عمار وغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کی نمازوں اور ان کے روزوں سے دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بعض اوقات آدمی کو نماز اور روزے کی حرص ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ اسے ترک کرے تو وحشت ہوتی ہے البتہ ان لوگوں کی جانچ گفتگو کی سچائی اور امانت کی ادائیگی سے کرو۔ [۴]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۵]

---

[۱] الکافی: ۷/۲۸۶ح۱؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۴/۱۰۹ح۵۲۰۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۲۲۳ح ۸۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۴۳۷ح۲۳۹۹۷؛ الوافی: ۸۳۱/۱۶؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۰/۶

[۲] مراۃ العقول: ۲۴/ ۳۸؛ مبانی تکملۃ النہاج: ۲/ ۱۵۵؛ حدود الشریعہ: ۲۳۰؛ کتاب القصاص للفقہاءٔ: ۱۸۸؛ النجعہ: ۸/ ۷۳؛ فقہ الصادق ؑ: ۲۰/ ۱۸۵؛ جواہر الکلام: ۱۹۹/۲۶؛ ریاض المسائل: ۹/۲۹۷؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۴۰۱؛ روضۃ المتقین: ۱۰/۳۲۸

[۳] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۹۳ف ۲۲۸۲

[۴] الکافی: ۲/۱۰۴ح ۲؛ الوافی: ۴/۴۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۶۷ح ۲۴۱۶۷؛ بحار الانوار: ۲/۶۸

[۵] مراۃ العقول: ۸/۱۸۱؛ تفسیر اثنیٰ عشری: ۴/۳۲۶

{2106} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَاحِبُ الْوَدِيعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ مُؤْتَمَنَانِ وَ قَالَ إِذَا هَلَكَتِ الْعَارِيَّةُ عِنْدَ الْمُسْتَعِيرِ لَمْ يَضْمَنْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صاحب امانت یا جس کے پاس پونجی رکھی جائے تو وہ دونوں امین ہیں۔

پھر فرمایا: جس نے مال عاریہ استفادہ کے لئے لیا ہے اگر اس سے تلف ہوجائے تو وہ ضامن نہیں ہوگا مگر یہ کہ انہوں نے اس پر شرط عائد کی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{2107} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ وَدِيعَةً فَوَضَعَهَا فِي مَنْزِلِ جَارِهِ فَضَاعَتْ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا خَالَفَ أَمْرَهُ وَ أَخْرَجَهَا مِنْ مِلْكِهِ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هُوَ ضَامِنٌ لَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۞ محمد بن حسن سے روایت ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو اس شخص کے متعلق خط لکھا جس نے کسی شخص کے پاس امانت رکھی پس اس نے اس کو اپنے پڑوسی کے گھر رکھ دیا جہاں وہ ضائع ہوگئی تو کیا اس پر (اس کی ادائیگی) واجب ہے جبکہ اس کے حکم کی خلاف ورزی اور اس کو اپنے قبضہ سے نکال کر رکھا؟

امام علیہ السلام نے جواب میں (اپنے دستخطوں سے) اسے لکھا کہ وہ اس کا ضامن ہے ان شاء اللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2108} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ رَجُلاً أَلْفَ دِرْهَمٍ فَضَاعَتْ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ إِنَّمَا كَانَتْ عَلَيْهِ قَرْضاً وَ قَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا كَانَتْ وَدِيعَةً فَقَالَ (الْمَالُ لاَزِمٌ لَهُ إِلاَّ أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ إِنَّمَا كَانَتْ وَدِيعَةً).

---

[1] الکافی: ۵/۲۳۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۳ ح ۸۰۵؛ الاستبصار: ۳/۱۲۶ ح ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۷۹ ح ۲۴۱۹۶ و ۹۱ ح ۲۴۲۲۳

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۲۸۸؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۶/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۲۸

[3] الکافی: ۵/۲۳۹ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۴ ح ۴۰۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۸۱ ح ۲۴۲۰۶؛ الوافی: ۱۸/۸۷۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۰ ح ۷۹۱

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۱۹؛ النجعۃ: ۸/۹۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۱؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۱۸؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۶۰

❁ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس نے ایک ہزار درہم ایک آدمی کے پاس رکھے تو وہ ضائع ہو گئے پس جس نے (وہ مال) رکھا تھا اس نے کہا کہ وہ مال قرض تھا اور دوسرے نے کہا کہ وہ امانت ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس پر مال لازم ہے مگر یہ کہ وہ بینہ قائم کرے کہ وہ امانت تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2109} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ وَدِيعَةً يَأْخُذُ مِنْهُ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ قَالَ لاَ يَأْخُذُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَفَاءٌ وَ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ وَجَدَ مَنْ يَضْمَنُهُ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَفَاءٌ وَ أَشْهَدَ عَلَى نَفْسِهِ الَّذِي يَضْمَنُهُ يَأْخُذُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ.

❁ حبیب الخثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس کچھ رقم ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ مالک کی اجازت کے بغیر کچھ لیتا ہے (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ لائے مگر یہ کہ وہ اسے پورا کر سکتا ہو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: جس کی امانت رکھی ہے اگر وہ مل جائے اور اس نے رقم پوری نہ کی ہو اور اس کا اقرار کرے کہ اتنی میرے پاس امانت ہے تو کیا آپ علیہ السلام کی نظر میں وہ اس رقم میں سے لے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2110} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَتَّهِمَ مَنِ ائْتَمَنْتَهُ وَ لاَ تَأْتَمِنَ الْخَائِنَ وَ قَدْ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۵ح ۴۰۹۲؛ الکافی: ۵/۲۳۹ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۹ ح۷۸۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۸۵ ح ۲۴۲۱۲؛ الوافی: ۱۸/۸۷۵

[2] شرح العروۃ: ۳۱/۱۴۰؛ القواعد الاصولیہ: ۲۳۴؛ مبانی العروۃ: ۳/۱۸۴؛ ریاض المسائل: ۹/۴۳۵؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۳۲۲؛ جواہر الکلام: ۳۵/۶۶؛ موسوعہ علامہ البلاغی: ۷/۲۳۲؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۱۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۴ح ۴۰۹۰؛ تہذیب الاحکام؛ ۷/۱۸۰ح ۷۹۲؛ الوافی: ۱۸/۸۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۸۶ح ۲۴۲۱۳

[4] روضۃ المتقین: ۷/۳۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۱۴۷؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۳۵؛ ریاض المسائل: ۹/۲۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۲۰

جَرَّبْتَهُ.

۞ مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جس کو امین بناؤ اُسے قہم کرو اور نہ یہ کہ خائن کو امین بناؤ جبکہ تمہیں اس کا تجربہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿عاریہ کے احکام﴾

قول مؤلف:

عاریہ سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تا کہ وہ اس مال سے بغیر کسی معاوضے کے استفادہ کرے۔ [3]

{2111} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْعَارِيَّةِ فَقَالَ لاَ غُرْمَ عَلَى مُسْتَعِيرِ عَارِيَّةٍ إِذَا هَلَكَتْ إِذَا كَانَ مَأْمُوناً.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عاریہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عاریۃً دینے والی چیز تباہ ہو جائے تو عاریہ لینے والا شخص اس کا ذمہ دار نہیں جبکہ وہ امین ہو (یعنی دیکھ بھال میں کوتاہی کرنے والا نہ ہو)۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2112} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْعَارِيَّةُ مَضْمُونَةٌ فَقَالَ جَمِيعُ مَا اسْتَعَرْتَهُ فَتَوِيَ فَلاَ يَلْزَمُكَ [مَا] تَوَاهُ إِلاَّ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ فَإِنَّهُمَا يَلْزَمَانِ إِلاَّ أَنْ يُشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَتَى مَا تَوِيَ لَمْ يَلْزَمْكَ تَوَاهُ وَ كَذَلِكَ جَمِيعُ

---

[1] الکافی: ۵/۲۹۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۳۲ ح ۱۰۱۱؛ الوافی: ۱۸/۹۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۸۷ ح ۲۴۲۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۹۳؛ عوالم العلوم: ۲۰/۸۱۱؛ قرب الاسناد: ۲۷؛ بحار الانوار: ۷۲/۱۹۴

[2] الانوار اللوامع: ۱۳/۳۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۱

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۵۲۳ ف ۲۳۰۴

[4] تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۲ ح ۸۰۱؛ الکافی: ۵/۲۳۹ ح ۵؛ الوافی: ۱۸/۸۶۹؛ الاستبصار: ۳/۱۲۴ ح ۴۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۹۲ ح ۲۴۲۲۵

[5] ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۲۶؛ الذخر الفاخر: ۲۴۲؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۴۴

مَا اِسْتَعَرْتَ فَاشْتُرِطَ عَلَيْكَ لَزِمَكَ وَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ لاَزِمٌ لَكَ وَ إِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ عَلَيْكَ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا عاریہ کی ضمانت ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جو تم عاریۃً کسی سے لو اور پھر (بغیر کوتاہی کے) تلف ہو جائے تو اس کی ضمانت تمہیں لازم نہیں ہے ماسوائے سونے اور چاندی کے کہ ان کی ضمانت لازم ہوتی ہے مگر جبکہ عدم ضمانت کی شرط عائد کر لی جائے۔ اسی طرح ہر وہ عاریہ جس کی ضمانت کی شرط عائد کر لی جائے (تو وہ لازم ہو جاتی ہے) مگر سونے اور چاندی کی ضمانت لازم ہوتی ہے اگرچہ ان کی (ضمانت کی) شرط نہ لگائی جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2113} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَوْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَارِيَّةُ لَيْسَ عَلَى مُسْتَعِيرِهَا ضَمَانٌ إِلاَّ أَنْ يُشْتَرَطَ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّهُمَا مَضْمُونَتَانِ اُشْتُرِطَا أَوْ لَمْ يُشْتَرَطَا وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا اُسْتُعِيرَتْ عَارِيَّةٌ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا فَهَلَكَتْ فَالْمُسْتَعِيرُ ضَامِنٌ.

✿ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: عاریت لی ہوئی چیز کی عاریت لینے والے کی کوئی ذمہ داری اور ضمانت نہیں جب تک کہ وہ اس کی ضمانت نہ کرے سوائے سونے اور چاندی کی چیزوں کے اس لئے کہ وہ اس کا ضامن ہے خواہ شرط کرے یا نہ کرے۔

پھر فرمایا: جب کوئی شئے مالک کی اجازت کے بغیر عاریتاً لی جائے اور وہ ہلاک وتباہ ہو جائے تو عاریۃً لینے والا اس کا ضامن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۳۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۳ ح ۸۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۹۶ ح ۲۴۲۳۷؛ الوافی: ۱۸/۸۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۹۲؛ الاستبصار: ۳/۱۲۶ ح ۴۴۸

[2] جواہر الکلام: ۲۷/۱۸۴؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۳۵۰؛ جواہر العقول: ۲۶۹؛ مسالک الافہام: ۵/۱۵۵؛ التنقیح الرائع: ۲/۲۴۸؛ قلائد الفرائد: ۲/۴۸۲؛ تذکرۃ الفقہا: ۱۶/۲۴۴؛ النجعہ: ۸/۱۰۹؛ مراۃ العقول: ۱۹/۲۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۲۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۲ ح ۴۰۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۴ ح ۸۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۹۷ ح ۲۴۲۳۹؛ الوافی: ۱۸/۸۷۱

[4] روضۃ المتقین: ۷/۳۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۳۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۳۲۹

{2114} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِسْتَعَارَ ثَوْباً ثُمَّ عَمَدَ إِلَيْهِ فَرَهَنَهُ فَجَاءَ أَهْلُ الْمَتَاعِ إِلَى مَتَاعِهِمْ فَقَالَ) يَأْخُذُونَ مَتَاعَهُمْ (.

۞ حریز نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس نے کپڑے والوں سے کچھ کپڑے مستعار لئے پھر اس کی نیت خراب ہوگئی اور اس نے ان کپڑوں کو رہن رکھ دیا تو کپڑے والے اپنے کپڑوں کی طرف آئے (تاکہ اپنے کپڑے لے جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنا مال لے لیں گے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

﴿نکاح کے احکام﴾

{2115} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلاَثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلاَ مِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِمِلْكِ الْيَمِينِ.

۞ حسین بن زید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ شرمگاہ تین طرح سے حلال ہوتی ہے: میراث والے نکاح (دائمی) سے، بے میراث نکاح (متعہ) سے اور نکاح ملک یمین (کنیزی) سے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

{2116} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيهَا أَعْزَبُ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۰۲ح۴۰۸۵؛ الکافی: ۵/۲۳۹ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۸۴ح۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۹۸ح۲۴۲۴۱؛ الوافی: ۱۸/۸۴۲؛ ھدایۃ الامہ: ۶/۲۳۳

[2] الانوار اللوامع: ۱۳/۵۳؛ ریاض المسائل: ۹/۴۵۵؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۵۷

[3] الکافی: ۵/۳۶۴ح۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۸۲ح۴۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۸۵ح۲۵۰۹۷و۲۶/۲۳۰ح۳۲۸۹۳؛ الوافی: ۲۱/۳۲۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۴۰ح۱۰۴۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۳۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۹۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۱۶۳؛ تفسیر الصافی: ۳/۳۹۴؛ الخصال: ۱/۱۱۹

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۲

❁ ابن القداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو رکعت نماز جو شادی شدہ آدمی پڑھے وہ غیر شادی شدہ آدمی کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2117} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:)جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ)هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ (فَقَالَ لاَ فَقَالَ إِنِّي مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ إِنِّي بِتُّ لَيْلَةً لَيْسَتْ لِي زَوْجَةٌ ثُمَّ قَالَ الرَّكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا رَجُلٌ مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ رَجُلٍ أَعْزَبَ يَقُومُ لَيْلَهُ وَ يَصُومُ نَهَارَهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ أَبِي سَبْعَةَ دَنَانِيرَ قَالَ لَهُ تَزَوَّجْ بِهَذِهِ ثُمَّ قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اتَّخِذُوا الْأَهْلَ فَإِنَّهُ أَرْزَقُ لَكُمْ.

❁ ابن ابی القداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اس سے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں ہے۔

انہوں نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ (سب) ہو لیکن میں ایک رات اپنی بیوی کے بغیر گزاروں۔

پھر فرمایا: شادی شدہ آدمی کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی شب بھر کی نماز اور دن بھر کے روزہ سے افضل ہے۔

پھر میرے والد بزرگوار علیہ السلام نے اسے سات دینار عطا کئے اور فرمایا کہ اس (رقم) سے شادی کرو۔

پھر میرے والد بزرگوار علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیوی حاصل کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے رزق میں زیادتی کا باعث ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۵ /۳۲۸ ح ۱ ؛من لا یحضرہٗ الفقیہ : ۳ /۳۸۴ ح ۴۳۴۶ ؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۲۳۹ ح ۱۰۴۴ ؛وسائل الشیعہ : ۲۰ /۱۸ ح ۲۴۹۱۳ ؛ الوافی: ۲۱ /۱۳ ؛تفسیر کنز الدقائق: ۹ /۲۸۸ ؛تفسیر نور الثقلین: ۳ /۵۹۶ ؛ ثوب الاعمال وعقاب الاعمال: ۴۰ ؛ روضۃ المتقین: ۲ /۳۷۴ ؛ المقنعہ : ۴۹۷ ؛ بحار الانوار: ۱۰۰/ ۲۱۹ ؛مکارم الاخلاق: ۱۹۷ ؛الخصال: ۱/ ۱۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۸/ ۸۵ ؛جواہر الکلام: ۲۹/ ۱۲ ؛ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۷ ؛مراۃ العقول: ۲۰/ ۱۷

[3] تہذیب الاحکام: ۷/ ۲۳۹ ح ۱۰۴۶ ؛الکافی: ۵/ ۳۲۹ ح ۶ ؛وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۹ ح ۲۴۹۱۶ ؛الوافی: ۲۱/ ۳۵ ؛تفسیر کنز الدقائق: ۹/ ۲۹۰ ؛تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۵۹۷ ؛بحار الانوار: ۱۰۰/ ۲۱۷ ؛عوالی اللئالی: ۳/ ۲۸۲ ؛قرب الاسناد: ۲۰

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{2118} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ أَسَاءَ بِاللَّهِ الظَّنَّ.

۞ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے فقر وفاقہ کے خوف سے شادی ترک کی تو گویا اس نے اللہ سے بدگمانی کی۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[3]

{2119} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ تَزَوَّجْ فَتَزَوَّجَ فَوُسِّعَ عَلَيْهِ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی غربت کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم شادی کرو پس اس نے شادی کی تو اس کی روزی کشادہ ہوگئی۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{2120} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ زَوَّجَ أَعْزَبَ كَانَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۹/۱۲

[2] الکافی: ۵/۳۳۰ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۸۵ح۴۳۵۷؛ الوافی: ۲۱/۳۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۸۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۵؛ مکارم الاخلاق: ۱۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۲ح۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۸۱؛ تفسیر البرہان: ۴/۶۳؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۷۲؛

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۱۸

[4] الکافی: ۵/۳۳۰ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۳ح۲۴۹۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۹۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۸۱؛ الوافی: ۲۱/۳۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۶؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۲

[5] مراۃ العقول: ۲۰/۱۹

اَلْقِيَامَةِ.

✿ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی غیر شادی شدہ شخص کی شادی کرائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر (کرم) کرے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

﴿احکام عقد﴾

{2121} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثٰاقاً غَلِيظاً (قَالَ اَلْمِيثَاقُ هِيَ اَلْكَلِمَةُ اَلَّتِي عُقِدَ بِهَا اَلنِّكَاحُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ)غَلِيظاً(فَهُوَ مَاءُ اَلرَّجُلِ يُفْضِيهِ إِلَى اِمْرَأَتِهِ.

✿ برید عجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول: ''اور وہ (عورتیں) تم سے شدید عہد و قرار لے چکی ہوں (النسا:۲۱)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میثاق وہ کلمہ ہے جس سے عقد نکاح کیا جاتا ہے اور ''غلیظ'' سے مراد وہ پانی ہے جو مرد اس (کے رحم) تک پہنچاتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2122} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْمَرْأَةِ اَلثَّيِّبِ تَخْطُبُ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا تُوَلِّي أَمْرَهَا مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَ كُفْواً بَعْدَ أَنْ تَكُونَ قَدْ نَكَحَتْ رَجُلاً قَبْلَهُ.

✿ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق روایت کیا ہے جو شوہر سے خالی ہو اور اپنے آپ علیہ السلام سے شادی

---

[1] الکافی: ۵/۳۳۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۴ ح ۱۶۱۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۳؛ بحارالانوار: ۷/۲۹۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۵ ح ۲۴۹۹۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۳۴

[3] الکافی: ۵/۵۶۰ ح ۱۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۶۲ ح ۲۰۵۷۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۱۲ ح ۱۶۸۰۰؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۳۵ ۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۶۱ ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۶۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۴۸؛ الوافی: ۲۲/۸۶۹

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۴۱۴

کا پیغام دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اپنے نفس کی مالک ہے جسے چاہے اپنا امر سپرد کرے جبکہ وہ اس کا ہمسر ہو بعد اس کے کہ اس نے اس سے پہلے بھی کسی شخص سے نکاح کیا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2123} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَنْقُضُ اَلنِّكَاحَ إِلاَّ اَلْأَبُ.

✪ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نکاح کو سوائے باپ کے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2124} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُسْتَأْمَرُ اَلْجَارِيَةُ إِذَا كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا لَيْسَ لَهَا مَعَ اَلْأَبِ أَمْرٌ وَ قَالَ يَسْتَأْمِرُهَا كُلُّ أَحَدٍ مَا عَدَا اَلْأَبَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: جب لڑکی ماں باپ کے گھر میں موجود ہو تو اس سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ باپ کی موجودگی میں اس کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

نیز فرمایا: لڑکی سے ہر شخص مشورہ کرے گا سوائے باپ کے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۳۹۲ح ۳؛من لایحضرہٗ الفقیہ : ۳/۳۹۶ح ۴۳۹۵؛تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۵ح ۱۵۴۶؛الاستبصار: ۳/۲۳۳ح ۸۴۳؛وسائل الشیعہ : ۲۰/۱۰۰ح ۲۵۱۳۹؛الوافی: ۲۱/۴۲۷

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۶۴؛مراۃ العقول: ۲۰/۱۲۷؛روضۃ المتقین: ۸/۱۴۳؛ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۷۶

[3] الکافی: ۵/۳۹۲ح ۸؛تہذیب الاحکام: ۷/۳۷۹ح ۱۵۳۳؛الاستبصار: ۳/۲۳۵ح ۸۴۹؛وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۳ح ۲۵۶۱۱؛الوافی: ۲۱/۴۰۸

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۲۷؛کتاب نکاح شبیری: ۱۱/۳۸۱۲؛کتاب النکاح مکارم: ۲/۱۵

[5] الکافی: ۵/۳۹۳ح ۲؛تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۰ح ۱۵۳۷؛الاستبصار: ۳/۲۳۵ح ۸۴۹؛عوالی اللئالی: ۲/۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۳ ح ۲۵۶۱۱؛الوافی: ۲۱/۴۰۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2125} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلْمَرْأَةِ ٱلْبِكْرِ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ ٱلثَّيِّبِ أَمْرُهَا إِلَيْهَا .

محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: باکرہ لڑکی کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ثیبہ (شوہر دیدہ) کا معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2126} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلصَّبِيَّةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَتَكْبَرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَ يَجُوزُ عَلَيْهَا ٱلتَّزْوِيجُ أَوِ ٱلْأَمْرُ إِلَيْهَا قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ أَبِيهَا .

محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچا کہ ایک چھوٹی لڑکی کا عقد اس کے باپ نے (کسی لڑکے سے) کردیا پھر (شادی سے پہلے) مر گیا چنانچہ اب لڑکی جوان ہو چکی ہے تو دخول سے پہلے اس کا نکاح پختہ رہے گا یا اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے (کہ نکاح کو فسخ کردے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے باپ والا نکاح نافذ ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۲۸/۲۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۳۸۲۶/۱۱؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۵۶۱؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱۷۷؛ الموسوعہ الفقھیہ: ۲۰۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۶/۲۱؛ غایۃ المراد: ۲۷/۳؛ ملاذ الاخیار: ۲۸۲/۱۲

[2] الکافی: ۳۹۴/۵ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۴/۲۰ ح ۲۵۶۱۵؛ الوافی: ۴۳۱/۲۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۶۴/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۳۸/۷

[3] فقہ الصادقؑ: ۱۸۱/۲۱؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۵۴/۳؛ جواہر الکلام: ۲۰۳/۲۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰۱/۸؛ مراۃ العقول: ۱۳۰/۲۰

[4] الکافی: /۳۹۴ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۹۵/۳ ح ۴۳۹۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۸۱/۷ ح ۱۵۴۱؛ الاستبصار: ۲۳۶/۳ ح ۸۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۵/۲۰ ح ۲۵۶۱۸؛ بحار الانوار: ۳۲۹/۱۰۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱۸/۲ ح ۴۴

[5] مراۃ العقول: ۱۳۰/۲۰؛ نظام النکاح: ۱۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۹۰/۲۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۴۱۲۲/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۹/۲۱؛ مسالک الافہام: ۱۷۵/۷؛ روضۃ المتقین: ۱۳۵/۸

{2127} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ ٱلْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ بَعْضُ بَنِي عَمِّي إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ٱلثَّانِي عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي صَبِيَّةٍ زَوَّجَهَا عَمُّهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ أَبَتِ ٱلتَّزْوِيجَ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ لاَ تُكْرَهُ عَلَى ذٰلِكَ وَٱلْأَمْرُ أَمْرُهَا .

۞ محمد بن حسن اشعری سے روایت ہے کہ میرے بعض چچازاد بھائیوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ آپ علیہ السلام اس بچی کے (عقد کے) بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس کے چچا نے (اس کی نابالغی میں) اس کا نکاح کر دیا مگر جب وہ بالغ ہوئی تو اس نے نکاح کا انکار کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے لکھا کہ اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا اور معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2128} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ دَاوُدُ بْنُ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ قَالَ) يُؤَامِرُهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِقْرَارُهَا وَإِنْ أَبَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا فَإِنْ قَالَتْ زَوِّجْنِي فُلاَناً فَلْيُزَوِّجْهَا مِمَّنْ تَرْضَى وَٱلْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ ٱلرَّجُلِ لاَ يُزَوِّجُهَا إِلاَّ مِمَّنْ تَرْضَى.

۞ داؤد بن سرحان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کیا ہے جو اپنی بہن کی تزویج کرنا چاہتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس کی رائے معلوم کرے پس اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کا اقرار ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کی تزویج نہ کرے اور اگر وہ کہے کہ میری فلاں شخص سے شادی کر دو تو پھر اسی شخص سے اس کی شادی کرے اور وہ یتیم لڑکی جو کسی کی گود میں پلی ہو وہ اس کی مرضی کے بغیر اس کی تزویج نہیں کر سکتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2129} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ

---

[1] الکافی: ۵/۳۹۴ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۶ ح ۲۵۶۱۹؛ الوافی: ۲۱/۴۳۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۶ ح ۱۵۵۱؛ الاستبصار: ۳/۲۳۹ ح ۸۵۷؛ عوالم العلوم: ۲۳/۴۱۳ و ۴۷۵

[2] جواہر الکلام: ۲۹/۱۷۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۳۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵۵۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۳۲۶؛ مسالک الافہام: ۷/۱۶۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۷ ح ۴۳۹۶؛ الکافی: ۵/۳۹۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۶ ح ۱۵۵۰؛ الاستبصار: ۳/۲۳۹ ح ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸۰ ح ۲۵۶۲۷؛ الوافی: ۲۱/۴۳۱

[4] روضۃ المتقین: ۸/۱۴۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲/۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۳۳۱؛ عوائد الایام: ۵۷۳

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ اَلنِّكَاحِ فَقَالَ اَلْوَلِيُّ اَلَّذِي يَأْخُذُ بَعْضاً وَ يَتْرُكُ بَعْضاً وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَدَعَ كُلَّهُ.

۞ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''وہ جس کے ہاتھ میں عقد کی گرہ ہے (البقرۃ: ۲۳۷)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ولی کو بعض لینے اور بعض چھوڑنے کا حق ہے لیکن وہ پورا (حق مہر) معاف نہیں کر سکتا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2130} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:)تُسْتَأْمَرُ اَلْبِكْرُ وَ غَيْرُهَا وَ لاَ تُنْكَحُ إِلاَّ بِأَمْرِهَا(.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

باکرہ وغیرہ کی اجازت حاصل کی جائے اور اس کے حکم کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2131} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اِمْرَأَةٍ تَكُونُ فِي أَهْلِ بَيْتٍ فَتَكْرَهُ أَنْ يَعْلَمَ بِهَا أَهْلُ بَيْتِهَا أَ يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُوَكِّلَ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا تَقُولُ لَهُ قَدْ وَكَّلْتُكَ فَأَشْهِدْ عَلَى تَزْوِيجِي قَالَ لاَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ إِنْ كَانَتْ أَيِّماً قَالَ وَ إِنْ كَانَتْ أَيِّماً قُلْتُ فَإِنْ وَكَّلَتْ غَيْرَهُ بِتَزْوِيجِهَا مِنْهُ قَالَ نَعَمْ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۲ ح ۱۵۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸۲ ح ۲۵۶۳۳؛ الوافی: ۲۱/۴۹۰؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۹۵؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۳۶۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۳۴؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۶۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۹۳ ح ۱۷۶۴۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۵۸

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۰۵؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۲۵؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۳/۷۳۷۷؛ عوائد الایام: ۵۷۷؛ جواہر الکلام: ۳۱/۱۱۳؛ مسالک الافہام: ۳/۲۵۱

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۰ ح ۱۵۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۱ ح ۲۵۶۰۳؛ الوافی: ۲۱/۴۰۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۸۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۱/۳۹۴۹؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۹۴؛ عوائد الایام: ۵۷۳؛ کتاب نکاح تراث الانصاری: ۱۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۴۴۱

۞ عمار سابطی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ایک خانوادہ میں رہتی ہے (اور شادی کرنا چاہتی ہے) مگر وہ اس بات کو ناپسند کرتی ہے کہ اس کے خانوادہ کو پتہ چلے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کو اپنا وکیل بنائے جو اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اس سے کہے کہ میں نے تمہیں اپنا وکیل بنایا ہے پس تو میری تزویج کی گواہی دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں اگر وہ عورت بیوہ بھی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ہاں) اگر چہ وہ بیوہ بھی ہو (پھر بھی جائز نہیں ہے)

میں نے عرض کیا: اگر وہ اس شخص کے علاوہ کسی کو وکیل بنائے جو اس کی اس سے تزویج کرا دے تو (کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (یہ جائز ہے)۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 2067 کی طرف رجوع کیجئے (واللہ اعلم)

{2132} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ [جَمِيعاً] عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا زَوَّجَ اَلْأَبُ وَ اَلْجَدُّ كَانَ اَلتَّزْوِيجُ لِلْأَوَّلِ فَإِنْ كَانَ جَمِيعاً فِي حَالٍ وَاحِدَةٍ فَالْجَدُّ أَوْلَى.

۞ ہشام بن سالم اور محمد بن حکیم (دونوں) سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب باپ اور دادا دونوں کسی لڑکی کا (الگ الگ) نکاح پڑھا دیں تو تزویج پہلے والے کی (نافذ) ہوگی اور اگر دونوں بیک وقت پڑھائیں تو پھر دادا مقدم ہوگا۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۸۷ ح ۱۵۲۹؛ الاستبصار: ۳/۲۳۳ ح ۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸۸ ح ۲۵۶۴۸؛ الوافی: ۲۱/۴۳۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۷۷؛ الحدائق الناضرہ: ۱۸/۴۱۷؛ سند العروہ (النکاح): ۲/۹۴؛ ارشاد الطالب: ۵/۲۴۵؛ جواہر الکلام: ۲۲/۳۳۰؛ ریاض المسائل: ۱۱/۱۰۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۲/۴۳۸۴؛ انوار الفقاھۃ: ۱۹/۲۹؛ غایۃ الآمال: ۳/۴۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۲۸۸؛ مستند الشیعہ: ۱۶/۱۴۶؛ الحاشیہ علی الروضۃ البہیہ: ۲۶۹؛ المکاسب مامقانی: ۶/۲۳۳؛ دروس تمہیدیہ: ۲/۲۹۸

[3] الکافی: ۵/۳۹۵ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۵ ح ۴۳۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸۹ ح ۲۵۶۵۱؛ الوافی: ۲۱/۴۳۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۰ ح ۱۵۶۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2133} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَإِنَّ أَبَوَيَّ أَرَادَا غَيْرَهَا قَالَ تَزَوَّجِ الَّتِي هَوِيتَ وَدَعِ الَّتِي يَهْوَى أَبَوَاكَ.

✪ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جبکہ میرے والدین کسی اور عورت سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اس عورت سے شادی کر جو تجھے پسند ہے اور اسے چھوڑ دو جسے تیرے والدین پسند کرتے ہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{2134} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ امْرَأَةٍ ابْتُلِيَتْ بِشُرْبِ نَبِيذٍ فَسَكِرَتْ فَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا رَجُلاً فِي سُكْرِهَا ثُمَّ أَفَاقَتْ فَأَنْكَرَتْ ذَلِكَ ثُمَّ ظَنَّتْ أَنَّهُ يَلْزَمُهَا فَوَرِعَتْ مِنْهُ فَأَقَامَتْ مَعَ الرَّجُلِ عَلَى ذَلِكَ التَّزْوِيجِ أَحَلاَلٌ هُوَ لَهَا أَوِ التَّزْوِيجُ فَاسِدٌ لِمَكَانِ السُّكْرِ وَ لاَ سَبِيلَ لِلرَّجُلِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا أَقَامَتْ مَعَهُ بَعْدَ مَا أَفَاقَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، فَقُلْتُ وَهَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ التَّزْوِيجُ عَلَيْهَا فَقَالَ نَعَمْ.

✪ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت جو کہ نبید پیتی ہے اور حالت نشہ میں ایک شخص سے خود اپنا نکاح پڑھتی ہے پھر جب نشہ اترتا ہے تو اس کا انکار کر دیتی ہے لیکن پھر خیال کیا کہ شاید وہ نکاح لازم ہو لہٰذا وہ ڈر گئی اور اسی نکاح پر اس مرد کے ساتھ قیام پذیر ہو گئی تو کیا وہ شخص اس کے لئے حلال ہے یا نشہ میں ہونے کی وجہ سے وہ نکاح باطل ہے اور اس آدمی کے لئے اس عورت پر کوئی سبیل نہیں ہے؟

---

[1] موسوعہ الفقہ الاسلام:۸/۳۰۲؛ موسوعہ احکام الاطفال:۵۷۰؛ کتاب نکاح شبیری:۱۱/۳۹۷۲؛ کتاب النکاح الانصاری:۱۷۹؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲۲۲؛ فقہ الصادقؑ:۲۱/۱۳۸

[2] الکافی: ۵/۴۰۱ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۲ح۲۵۶۵۸؛ الوافی: ۲۱/۴۴۱؛ بحارالانوار:۱۰۰/۲۳۵؛ مکام الاخلاق: ۲۳۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۲ح۱۵۶۸؛ مستدرک الوسائل:۱۴/۲۱۳ح۱۶۸۳۲

[3] نظام النکاح فی الشریعہ:۱۹۹؛ مراۃ العقول:۲۰/۱۴۲؛ ملاذ الاخیار:۱۲/۳۰۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب (نشہ سے) افاقہ کے بعد اس کے ساتھ اقامت پذیر ہوگئی تو یہ اس کی رضامندی ہے۔
میں نے عرض کیا: تو کیا یہ تزویج اس پر لاگو ہوگی؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2135} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ ثَلاَثُ بَنَاتٍ أَبْكَارٍ فَزَوَّجَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ رَجُلاً وَ لَمْ يُسَمِّ اَلَّتِي زَوَّجَ لِلزَّوْجِ وَ لاَ لِلشُّهُودِ وَ قَدْ كَانَ اَلزَّوْجُ فَرَضَ لَهَا صَدَاقَهَا فَلَمَّا بَلَغَ إِدْخَالُهَا عَلَى اَلزَّوْجِ بَلَغَ اَلرَّجُلَ أَنَّهَا اَلْكُبْرَى مِنَ اَلثَّلاَثَةِ فَقَالَ اَلزَّوْجُ لِأَبِيهَا إِنَّمَا تَزَوَّجْتُ مِنْكَ اَلصُّغْرَى مِنْ بَنَاتِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنْ كَانَ اَلزَّوْجُ رَآهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمَّ لَهُ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَالْقَوْلُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ اَلْأَبِ وَ عَلَى اَلْأَبِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَللَّهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى اَلزَّوْجِ اَلْجَارِيَةَ اَلَّتِي كَانَ نَوَى أَنْ يُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ عِنْدَ عُقْدَةِ اَلنِّكَاحِ وَ إِنْ كَانَ اَلزَّوْجُ لَمْ يَرَهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمِّ وَاحِدَةً عِنْدَ عُقْدَةِ اَلنِّكَاحِ فَالنِّكَاحُ بَاطِلٌ.

۞ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی تین جوان باکرہ لڑکیاں موجود تھیں اور اس نے ان میں سے ایک کی شادی ایک شخص سے کر دی مگر شوہر اور گواہوں کے سامنے اس منکوحہ کا نام نہ لیا اور شوہر نے زرِ حق مہر بھی مقرر کر دیا بس جب رخصتی کا وقت ہوا اور شوہر کو پتہ چلا کہ یہ تو بڑی بیٹی کی رخصتی کر رہے ہیں تو اس نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ میں نے تمہاری چھوٹی لڑکی سے تزویج کی ہے (تو اب کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر شوہر نے سب لڑکیاں دیکھی تھیں اور پھر بول کر کسی کی صراحت نہیں کی تو پھر لڑکی کے باپ کا قول مقدم ہوگا البتہ اس پر بینہ و بین اللہ لازم ہے کہ وہ لڑکی شوہر کے حوالے کر دے جس کی شادی کرنے کا نکاح کے وقت ارادہ تھا اور اگر شوہر نے ان میں سے کوئی لڑکی نہیں دیکھی ہوئی تھی اور نکاح کے وقت اس کے لئے کسی کا نام نہیں لیا گیا تو پھر (جہالت کی

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۰۹ ح ۴۴۳۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۲ ح ۱۵۷۱؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۲۹؛ الوافی: ۲۲/۶۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۴ ح ۲۵۶۶۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۲۲ ح ۱۶۸۳۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۸ باب ۳۰

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۳۰؛ جامع المقاصد: ۱۲/۸۴؛ انوار الفقاہہ کتاب النکاح: ۲۰۰؛ غایۃ المرام: ۳/۲۴؛ ارشاد الطالب: ۳/۱۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۰۵

وجہ سے) یہ نکاح ہی باطل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2136} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً فَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى وَ أَنَا أُخْتُكَ مِنَ اَلرَّضَاعَةِ وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ عِدَّةٍ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ وَاقَعَهَا فَلاَ يُصَدِّقْهَا وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَ لَمْ يُوَاقِعْهَا فَلْيَخْتَبِرْ وَ لْيَسْأَلْ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَرَفَهَا قَبْلَ ذَلِكَ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی پس اس عورت نے کہا کہ وہ (پہلے سے) حاملہ ہے اور میں تمہاری رضاعی بہن ہوں اور میں عدت میں ہوں (تو اب کیا ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر شوہر اس سے دخول کر چکا ہے (اور بعد میں اس عورت نے دعویٰ کیا ہے) تو پھر اس بات میں اس کی تصدیق نہ کرے اور اگر ہنوز اس سے دخول نہیں کیا اور جماع نہیں کیا تو اس کے بارے میں خبر گیری کرے اور پوچھ گچھ کرے جبکہ وہ اسے پہلے سے نہ جانتا ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2137} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ اَلْقَلاَّءِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ أُخِذَ مَعَ اِمْرَأَةٍ فِي بَيْتٍ فَأَقَرَّ أَنَّهَا اِمْرَأَتُهُ وَ أَقَرَّتْ أَنَّهُ زَوْجُهَا فَقَالَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَأَجَزْتُ لَهُ ذَلِكَ وَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَرَبْتُهُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت کے ہمراہ ایک گھر سے

---

[1] الکافی: ۵/۱۲۴ح۱؛ من لا یحضرہ الفقہیہ: ۳/۴۲۱ح۴۴۶۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۳ح۱۵۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۴ح۲۵۶۶۲؛ الوافی: ۶۷۸/۲۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۶۳؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۲۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۵۷؛ جواہر الکلام: ۲۹/۱۵۴؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۷۸؛

[3] الکافی: ۵/۵۶۱ح۲۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۰ح۴۶۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۳ح۱۷۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۶ح۲۵۶۶۶؛ الوافی: ۲۵۸/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۴۶

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۴۱۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۳۲/۱۸۵؛ مقامع الفضل: ۱/۲۳۴؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۱/۳۸۲۷؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۳۹۸/۱۲

پکڑا گیا اور اس نے اقرار کیا کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے اور اس عورت نے بھی اس کا اعتراف کیا کہ وہ اس کا شوہر ہے (تو اب کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کئی ایسے مرد ہیں کہ اگر وہ (اس حال میں) تمہارے پاس لائے جائیں تو تم اس بات کو قبول کرلو گے اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اس حال میں تمہارے سامنے لائے جائیں تو تم ان کو پیٹو گے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2138} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ فَسَأَلَهَا أَ لَكِ زَوْجٌ قَالَتْ لاَ فَتَزَوَّجَهَا ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً أَتَاهُ فَقَالَ هِيَ اِمْرَأَتِي فَأَنْكَرَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ مَا يَلْزَمُ الزَّوْجَ فَقَالَ هِيَ اِمْرَأَتُهُ إِلاَّ أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ.

۞ حسین (بن سعید) نے ان (امام علیہ السلام) کی طرف خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے کسی شہر میں ایک عورت سے تزویج کی اور اس سے پوچھا کہ تیرا کوئی شوہر تو نہیں ہے؟ اس نے کہا: نہیں ہے چنانچہ اس نے اس سے تزویج کر لی پھر ایک شخص اس کے پاس آ گیا اور اس نے کہا کہ یہ عورت میری بیوی ہے لیکن اس عورت نے اس کا انکار کیا تو اب اس تزویج کرنے والے شخص کو کیا کرنا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (بدستور) اس شخص کی بیوی ہے مگر یہ کہ وہ (مدعی) شخص بینہ قائم کر دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2139} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ اِمْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِزَوْجِهَا جَارِيَتَهَا فَقَالَ ذَلِكَ لَهُ قُلْتُ فَإِنْ خَافَ أَنْ تَكُونَ تَمْزَحُ قَالَ وَ كَيْفَ لَهُ بِمَا فِي قَلْبِهَا فَإِنْ عَلِمَ أَنَّهَا تَمْزَحُ فَلاَ.

۞ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت اپنی کنیز کو اپنے شوہر کے لئے حلال کرتی ہے (تو یہ درست ہے)؟

---

[1] الکافی: ۵/۵۶۱ ح ۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۷ ح ۲۵۶۶۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۷ ح ۴۶۴۴؛ الوافی: ۱۵/۵۰۹

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۴۴؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۷ ح ۱۹۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۰۰ ح ۲۵۶۷۳؛ الوافی: ۲۲/۶۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۸ ح ۱۸۷۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۸۹؛ مقامع الفضل: ۱/۲۳۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے ایسا ہی (حلال) ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر شوہر کو یہ اندیشہ ہو کہ بیوی نے اس سے مذاق کیا ہے (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لیکن اسے کیسے معلوم کہ اس کے دل میں کیا ہے البتہ اگر اسے علم ہو کہ اس نے (واقع) مذاق کیا ہے تو پھر (حلال) نہیں (کیونکہ مذاق میں نکاح نہیں ہوتا)۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2140} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ اِمْرَأَةً فَسَأَلْتُ عَنْهَا فَقِيلَ فِيهَا فَقَالَ وَ أَنْتَ لِمَ سَأَلْتَ أَيْضاً لَيْسَ عَلَيْكُمُ اَلتَّفْتِيشُ.

✿ عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے تزویج کی پس میں نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو مجھے اس کے بارے (مختلف) بتایا گیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کیوں پوچھ گچھ کی؟ (عورت کا اپنے لئے بیان کافی ہوتا ہے لہٰذا) تم پر تفتیش کرنا لازم نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[4]

{2141} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَمَرَ رَجُلاً أَنْ يُزَوِّجَهُ اِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ اَلْبَصْرَةِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَزَوَّجَهُ اِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ اَلْكُوفَةِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَالَفَ أَمْرَهُ وَ عَلَى اَلْمَأْمُورِ نِصْفُ اَلصَّدَاقِ لِأَهْلِ اَلْمَرْأَةِ وَ لاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا وَ لاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَهُ فَإِنْ أَمَرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ اِمْرَأَةً وَ لَمْ يُسَمِّ أَرْضاً وَ لاَ قَبِيلَةً ثُمَّ جَحَدَ اَلْآمِرُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهُ بِذَلِكَ بَعْدَ مَا زَوَّجَهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِلْمَأْمُورِ بَيِّنَةٌ أَنَّهُ كَانَ أَمَرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ كَانَ

---

[1] الکافی: ۵/ ۳۶۹ح۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۵۵ح۴۵۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۰۱ح۲۵۶۷۵؛ الوافی: ۲۲/ ۵۹۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۴۲ح۱۸۵۴؛ الاستبصار: ۳/ ۱۳۶ح۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۲۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۲۷۰

[2] مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۶۱؛ جامع المقاصد: ۱۳/ ۱۷۹؛ النجعہ: ۹/ ۵۴؛ غایۃ المراد: ۳/ ۱۰۴؛ منہاج الاصول: ۲/ ۲۹۰؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۳۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۱۵

[3] الکافی: ۵/ ۵۶۹ح۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۰۱ح۲۵۶۷۶؛ الوافی: ۲۱/ ۳۱۹

[4] مراۃ العقول: ۲۰/ ۴۲۷

اَلصَّدَاقُ عَلَى اَلْآمِرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ كَانَ اَلصَّدَاقُ عَلَى اَلْمَأْمُورِ لِأَهْلِ اَلْمَرْأَةِ وَلاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا وَلَهَا نِصْفُ اَلصَّدَاقِ إِنْ كَانَ فَرَضَ لَهَا صَدَاقاً.

❁ ابوعبیدہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے ایک آدمی کو وکیل بنایا کہ وہ بصرہ کے خاندان بنی تمیم کی کسی عورت سے اس کی شادی کرائے مگر اس نے کوفہ کے خاندان بنی تمیم کی عورت سے اس کی شادی کرادی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ وکیل نے موکل کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے (لہٰذا یہ نکاح باطل ہے) اور یہ وکیل اس عورت کے خاندان کو نصف حق مہر ادا کرے گا اور اس عورت پر کوئی عدت نہیں ہے اور نہ ہی ان کی باہمی میراث ہے۔

بعض حاضرین نے یہ سن کر کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنائے کہ میری کسی عورت سے شادی کرادو لیکن کسی خاص جگہ یا کسی خاص خاندان کی پابندی نہ لگائے اور جب وہ اس کی شادی کرا چکے تو یہ سرے سے وکالت کا ہی انکار کردے (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وکیل کے پاس وکالت کے گواہ موجود ہوں تو اس عورت کا حق مہر موکل پر ہے اور اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو پھر وکیل عورت کے خاندان کو حق مہر ادا کرے گا اور ان دونوں میں نہ میراث ہوگی اور نہ عورت پر عدت ہوگی اور عورت کے لئے کوئی حق مہر مقرر کیا گیا تو اس کا نصف ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2142} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ اَلْحَنَّاطِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَمَرَ رَجُلاً أَنْ يُزَوِّجَهُ اِمْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ وَسَمَّاهَا لَهُ وَاَلَّذِي أَمَرَهُ بِالْعِرَاقِ فَخَرَجَ اَلْمَأْمُورُ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ ثُمَّ قَدِمَ إِلَى اَلْعِرَاقِ فَوَجَدَ اَلَّذِي أَمَرَهُ قَدْ مَاتَ قَالَ يُنْظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ اَلْمَأْمُورُ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ اَلْآمِرُ ثُمَّ مَاتَ اَلْآمِرُ بَعْدَهُ فَإِنَّ اَلْمَهْرَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ اَلْمِيرَاثِ بِمَنْزِلَةِ اَلدَّيْنِ وَإِنْ كَانَ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ بَعْدَ مَا مَاتَ اَلْآمِرُ فَلاَ شَيْءَ عَلَى اَلْآمِرِ وَلاَ عَلَى اَلْمَأْمُورِ وَاَلنِّكَاحُ بَاطِلٌ.

❁ ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عراق کے ایک شخص نے ایک آدمی کو وکیل بنایا کہ مدینہ کی فلاں عورت سے اس کی تزویج کرائے چنانچہ وکیل مدینہ گیا اور جا کر اس عورت سے اس کی تزویج کی لیکن جب وہ واپس عراق پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا موکل مر چکا ہے؟

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۹۰ ح ۱۹۷۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۹۱ ح ۴۴۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۰۲ ح ۲۵۶۷۸؛ الوافی: ۲۲/۶۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۱۵؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۷۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مرنے والا عقد نکاح پڑھائے جانے کے بعد مرا ہے تو اس عورت کا (نصف) حق مہر اس کی میراث سے اسی طرح ادا کیا جائے گا جس طرح اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا اور اگر عقد نکاح پڑھانے کی تاریخ سے پہلے مرا تو پھر نکاح باطل ہے اور حق مہر کی ادائیگی مؤکل یا وکیل میں سے کسی پر واجب نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿نکاح پڑھنے کا طریقہ﴾

{2143} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ لِهَذِهِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا تُعْطِيهَا فَقَالَ مَا لِي شَيْءٌ فَقَالَ لاَ قَالَ فَأَعَادَتْ فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْكَلاَمَ فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ غَيْرُ الرَّجُلِ ثُمَّ أَعَادَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ أَ تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْهَا إِيَّاهُ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار ایک عورت رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: (یارسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم) میری (کسی سے) تزویج کر دیجئے۔

رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اس عورت کے لئے کون ہے؟

پس ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! میں حاضر ہوں میری اس عورت سے تزویج کر دیجئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کیا (حق مہر) دیتے ہو؟

اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (حق مہر دیئے بغیر نکاح نہیں ہوتا)

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عورت نے پھر اعادہ کیا تو رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے بھی اپنی بات دوبارہ فرمائی مگر اس آدمی کے علاوہ کوئی کھڑا نہ ہوا۔ اس عورت نے پھر دہرایا تو رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: تم قرآن میں سے کچھ اچھی طرح پڑھ لیتے ہو؟

اس نے عرض کیا: ہاں (پڑھ لیتا ہوں)

چنانچہ رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن سے اچھی طرح (پڑھنا) جانتا ہے اس پر میں نے اس عورت کی

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۰ ۳۴ح ۴۴۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۰۵/۲۰ ۳ح ۲۵۶۸۳؛ الوافی: ۶۸۰/۲۲

[2] روضۃ المتقین: ۳۱۶/۸؛ الانوار اللوامع: ۱۷۲/۱۳

تزویج تجھ سے کردی ہے پس اس کو وہی حصہ پڑھا دینا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2144} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثٰاقاً غَلِيظاً) قَالَ الْمِيثَاقُ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي عُقِدَ بِهَا النِّكَاحُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ "غَلِيظاً" فَهُوَ مَاءُ الرَّجُلِ يُفْضِيهِ إِلَى امْرَأَتِهِ.

✪ برید عجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول: ''اور وہ (عورتیں) تم سے شدید عہد و قرار لے چکی ہوں (النسأ:۲۱)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میثاق وہ کلمہ (ایجاب و قبول) ہے جس سے عقد نکاح کیا جاتا ہے اور غلیظ سے مراد وہ پانی ہے جو مرد عورت کے رحم تک پہنچاتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

نکاح پڑھنے کا یہی طریقہ ہے کہ مرد و عورت خود یا ان کا وکیل ان کی طرف سے کہے کہ میں نے اتنے حق مہر کے عوض تمہارا نکاح کر دیا ہے اور وہ قبول کرلے تو نکاح نافذ ہوجاتا ہے چاہے خطبہ بھی نہ پڑھا جائے جیسا کہ آئندہ ذکر ہوگا لیکن اگر خطبہ پڑھا جائے تو یہ افضل ہے: اسی طرح اگر گواہ موجود ہوں تو یہ بھی بہتر ہے کیونکہ اس سے کئی مسائل سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے لیکن اگر گواہ نہ ہوں تب بھی نکاح نافذ ہوگا لہٰذا اس کے علاوہ کوئی مخصوص صیغے پڑھنا اور یہ کہنا کہ ان میں کوئی لفظی غلطی ہوجائے تو نکاح باطل ہے یہ سب کچھ بھی نہیں ہے اور نہ ہی مخصوص کسی زبان کی کوئی شرط ہے پس اس طرح کی باتوں کو لازمی قرار دے کر شریعت میں داخل کرنا حدث کا امکان پیدا کرتا ہے (واللہ اعلم)۔

{2145} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَجْتَمِعَانِ بِنِكَاحٍ حَلاَلٍ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ

---

[1] الکافی:۵/۳۸۰ ح۵؛تہذیب الاحکام:۷/۵۴۳ ح۱۴۴۴؛وسائل الشیعہ:۲۰/۲۶۲ ح۲۵۵۷۷و۲۱/۲۴۲ ح۲۷۶۹۹؛الوافی:۲۱/۳۷۴

[2] مراۃ العقول:۲۰/۱۰۹؛ملاذ الاخیار:۱۲/۲۲۶؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/۲۴۸و۴/۲۲۹؛جامع المقاصد:۱۳/۳۳۵؛شرح العروۃ:۳۳/۱۳۹؛نموذج الفقہ الجعفری:۲۱۵؛ھدی الطالب:۲/۳۷۴؛النجعہ:۸/۳۳۶

[3] الکافی:۵/۵۶۰ ح۱۹؛تفسیر العیاشی:۱/۲۲۹؛وسائل الشیعہ:۲۰/۲۶۲ ح۲۵۵۷۸؛الوافی:۲۲/۸۶۹؛تفسیر کنز الدقائق:۳/۳۶۱؛تفسیر البرہان:۲/۴۸؛ تفسیر نور الثقلین:۱/۴۶۰؛مستدرک الوسائل:۱۴/۳۱۲ ح۱۶۸۰۰؛بحار الانوار:۱۰۱/۳۵

[4] مراۃ العقول:۲۰/۴۱۴

اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ زَوَّجَ فُلاَناً فُلاَنَةَ اَلْحَدِيثَ.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی مومنین میں سے دو (مرد و عورت) نکاح حلال کے ذریعے اکٹھے ہوتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کی فلانہ سے تزویج کر دی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2146} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ جَمَاعَةً مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ اِجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَ هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُزَوِّجُوا رَجُلاً مِنْهُمْ وَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَلْ لَكُمْ أَنْ نُخْجِلَ عَلِيّاً اَلسَّاعَةَ نَسْأَلُهُ أَنْ يَخْطُبَ بِنَا وَ نَتَكَلَّمُ فَإِنَّهُ يَخْجَلُ وَ يَعْيَا بِالْكَلاَمِ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا اَلْحَسَنِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُزَوِّجَ فُلاَناً فُلاَنَةَ وَ نَحْنُ نُرِيدُ أَنْ تَخْطُبَ بِنَا فَقَالَ فَهَلْ تَنْتَظِرُونَ أَحَداً فَقَالُوا لاَ فَوَ اَللَّهِ مَا لَبِثَ حَتَّى قَالَ:

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلْمُخْتَصِّ بِالتَّوْحِيدِ اَلْمُتَقَدِّمِ بِالْوَعِيدِ اَلْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ اَلْمُحْتَجِبِ بِالنُّورِ دُونَ خَلْقِهِ ذِي اَلْأُفُقِ اَلطَّامِحِ وَ اَلْعِزِّ اَلشَّامِخِ وَ اَلْمُلْكِ اَلْبَاذِخِ اَلْمَعْبُودِ بِالْآلاَءِ رَبِّ اَلْأَرْضِ وَ اَلسَّمَاءِ أَحْمَدُهُ عَلَى حُسْنِ اَلْبَلاَءِ وَ فَضْلِ اَلْعَطَاءِ وَ سَوَابِغِ اَلنَّعْمَاءِ وَ عَلَى مَا يَدْفَعُ رَبُّنَا مِنَ اَلْبَلاَءِ حَمْداً يَسْتَهِلُّ لَهُ اَلْعِبَادُ وَ يَنْمُو بِهِ اَلْبِلاَدُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَ لاَ يَكُونُ شَيْءٌ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اِصْطَفَاهُ بِالتَّفْضِيلِ وَ هَدَى بِهِ مِنَ اَلتَّضْلِيلِ اِخْتَصَّهُ لِنَفْسِهِ وَ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ بِرِسَالاَتِهِ وَ بِكَلاَمِهِ يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَتِهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ اَلْإِقْرَارِ بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ اَلتَّصْدِيقِ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعَثَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ اَلرُّسُلِ وَ صَدْفٍ عَنِ اَلْحَقِّ وَ جَهَالَةٍ بِالرَّبِّ وَ كُفْرٍ بِالْبَعْثِ وَ اَلْوَعِيدِ فَبَلَّغَ رِسَالاَتِهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ عَبَدَهُ حَتَّى أَتَاهُ اَلْيَقِينُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً أُوصِيكُمْ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اَللَّهِ اَلْعَظِيمِ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَ لِلْمُتَّقِينَ اَلْمَخْرَجَ مِمَّا يَكْرَهُونَ وَ اَلرِّزْقَ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُونَ فَتَنَجَّزُوا مِنَ اَللَّهِ مَوْعُودَهُ وَ اُطْلُبُوا مَا عِنْدَهُ بِطَاعَتِهِ وَ

[1] الکافی: ۵/۵۶۴ ح ۳۳؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۶۲ ح ۲۵۵۸۹؛ الوافی: ۲۱/۳۱۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۵۲ ح ۱۶۳۴۱

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۹۴

اَلْعَمَلِ بِمَحَابِّهِ فَإِنَّهُ لاَ يُدْرَكُ اَلْخَيْرُ إِلاَّ بِهِ وَ لاَ يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلاَّ بِطَاعَتِهِ وَ لاَ تُكْلاَنَ فِيمَا هُوَ كَائِنٌ إِلاَّ عَلَيْهِ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اَللَّهَ أَبْرَمَ اَلْأُمُورَ وَ أَمْضَاهَا عَلَى مَقَادِيرِهَا فَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ عَنْ مَجَارِيهَا دُونَ بُلُوغِ غَايَاتِهَا فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ أَمْرِهِ اَلْمَحْتُومِ وَ قَضَايَاهُ اَلْمُبْرَمَةِ مَا قَدْ تَشَعَّبَتْ بِهِ اَلْأَخْلاَفُ وَ جَرَتْ بِهِ اَلْأَسْبَابُ وَ قَضَى مِنْ تَنَاهِي اَلْقَضَايَا بِنَا وَ بِكُمْ إِلَى حُضُورِ هَذَا اَلْمَجْلِسِ اَلَّذِي خَصَّنَا اَللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ لِلَّذِي كَانَ مِنْ تَذَكُّرِنَا آلاَءَهُ وَ حُسْنَ بَلاَئِهِ وَ تَظَاهُرَ نَعْمَائِهِ فَنَسْأَلُ اَللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ بَرَكَةَ مَا جَمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَيْهِ وَ سَاقَنَا وَ إِيَّاكُمْ إِلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ ذَكَرَ فُلاَنَةَ بِنْتَ فُلاَنٍ وَ هُوَ فِي اَلْحَسَبِ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمُوهُ وَ فِي اَلنَّسَبِ مَنْ لاَ تَجْهَلُونَهُ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ اَلصَّدَاقِ مَا قَدْ عَرَفْتُمُوهُ فَرُدُّوا خَيْراً تُحْمَدُوا عَلَيْهِ وَ تُنْسَبُوا إِلَيْهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ.

۞ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عثمان کی امارت کے زمانہ میں بنی امیہ کی ایک جماعت جمعہ کے دن مسجد نبوی میں جمع ہوئی اور وہ چاہتے تھے کہ ان میں سے کسی ایک شخص کی تزویج کریں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی ان کے قریب تشریف فرما تھے۔ ان میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ ہم علی علیہ السلام کو (معاذ اللہ) ایک ساعت کے لئے خجل کریں؟ ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خطبہ دیں اور (اس دوران) ہم بولیں گے تو وہ خجل ہوں گے اور کلام سے عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ وہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالحسن علیہ السلام! ہمارا ارادہ ہے کہ ہم فلاں کی فلانہ سے تزویج کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام ہمیں خطبہ دیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں کسی کا انتظار ہے؟

انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! کوئی دیر نہیں ہے۔

تو پھر امیر المومنین علیہ السلام نے (خطبہ نکاح شروع کرتے ہوئے) فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلْمُخْتَصِّ بِالتَّوْحِيدِ اَلْمُتَقَدِّمِ بِالْوَعِيدِ اَلْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ اَلْمُحْتَجِبِ بِالنُّورِ دُونَ خَلْقِهِ ذِي اَلْأُفُقِ اَلطَّامِحِ وَ اَلْعِزِّ اَلشَّامِخِ وَ اَلْمُلْكِ اَلْبَاذِخِ اَلْمَعْبُودِ بِالْآلاَءِ رَبِّ اَلْأَرْضِ وَ اَلسَّمَاءِ أَحْمَدُهُ عَلَى حُسْنِ اَلْبَلاَءِ وَ فَضْلِ اَلْعَطَاءِ وَ سَوَابِغِ اَلنَّعْمَاءِ وَ عَلَى مَا يَدْفَعُ رَبُّنَا مِنَ اَلْبَلاَءِ حَمْداً يَسْتَهِلُّ لَهُ اَلْعِبَادُ وَ يَنْمُو بِهِ اَلْبِلاَدُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَ لاَ يَكُونُ شَيْءٌ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اِصْطَفَاهُ بِالتَّفْضِيلِ وَ هَدَى بِهِ مِنَ اَلتَّضْلِيلِ اِخْتَصَّهُ لِنَفْسِهِ وَ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ بِرِسَالاَتِهِ وَ بِكَلاَمِهِ يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَتِهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ اَلْإِقْرَارِ بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ اَلتَّصْدِيقِ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعَثَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ اَلرُّسُلِ وَ صَدْفٍ عَنِ اَلْحَقِّ وَ جَهَالَةٍ بِالرَّبِّ وَ كُفْرٍ بِالْبَعْثِ وَ اَلْوَعِيدِ فَبَلَّغَ رِسَالاَتِهِ وَ

جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ عَبَدَهُ حَتَّى أَتَاهُ اَلْيَقِينُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً أُوصِيكُمْ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اَللَّهِ اَلْعَظِيمِ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَ لِلْمُتَّقِينَ اَلْمَخْرَجَ مِمَّا يَكْرَهُونَ وَ اَلرِّزْقَ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُونَ فَتَنَجَّزُوا مِنَ اَللَّهِ مَوْعُودَهُ وَ اُطْلُبُوا مَا عِنْدَهُ بِطَاعَتِهِ وَ اَلْعَمَلِ بِمَحَابِّهِ فَإِنَّهُ لاَ يُدْرَكُ اَلْخَيْرُ إِلاَّ بِهِ وَ لاَ يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلاَّ بِطَاعَتِهِ وَ لاَ تُكْلاَنَ فِيمَا هُوَ كَائِنٌ إِلاَّ عَلَيْهِ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اَللَّهَ أَبْرَمَ اَلْأُمُورَ وَ أَمْضَاهَا عَلَى مَقَادِيرِهَا فَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ عَنْ مَجَارِيهَا دُونَ بُلُوغِ غَايَاتِهَا فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ أَمْرِهِ اَلْمَحْتُومِ وَ قَضَايَاهُ اَلْمُبْرَمَةِ مَا قَدْ تَشَعَّبَتْ بِهِ اَلْأَخْلاَفُ وَ جَرَتْ بِهِ اَلْأَسْبَابُ وَ قَضَى مِنْ تَنَاهِي اَلْقَضَايَا بِنَا وَ بِكُمْ إِلَى حُضُورِ هَذَا اَلْمَجْلِسِ اَلَّذِي خَصَّنَا اَللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ لِلَّذِي كَانَ مِنْ تَذَكُّرِنَا آلاَءَهُ وَ حُسْنَ بَلاَئِهِ وَ تَظَاهُرَ نَعْمَائِهِ فَنَسْأَلُ اَللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ بَرَكَةَ مَا جَمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَيْهِ وَ سَاقَنَا وَ إِيَّاكُمْ إِلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ ذَكَرَ فُلاَنَةَ بِنْتَ فُلاَنٍ وَ هُوَ فِي اَلْحَسَبِ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمُوهُ وَ فِي اَلنَّسَبِ مَنْ لاَ تَجْهَلُونَهُ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ اَلصَّدَاقِ مَا قَدْ عَرَفْتُمُوهُ فَرُدُّوا خَيْراً تُحْمَدُوا عَلَيْهِ وَ تُنْسَبُوا إِلَيْهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2147} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اَلْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَخْطُبُ بِهَذِهِ اَلْخُطْبَةِ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلْعَالِمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدِينَ لَهُ مِنْ خَلْقِهِ دَائِنٌ فَاطِرِ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضِ مُؤَلِّفِ اَلْأَسْبَابِ بِمَا جَرَتْ بِهِ اَلْأَقْلاَمُ وَ مَضَتْ بِهِ اَلْأَحْتَامُ مِنْ سَابِقِ عِلْمِهِ وَ مُقَدَّرِ حُكْمِهِ أَحْمَدُهُ عَلَى نِعَمِهِ وَ أَعُوذُ بِهِ مِنْ نِقَمِهِ وَ أَسْتَهْدِي اَللَّهَ اَلْهُدَى وَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ اَلضَّلاَلَةِ وَ اَلرَّدَى مَنْ يَهْدِهِ اَللَّهُ فَقَدِ اِهْتَدَى وَ سَلَكَ اَلطَّرِيقَةَ اَلْمُثْلَى وَ غَنِمَ اَلْغَنِيمَةَ اَلْعُظْمَى وَ مَنْ يُضْلِلِ اَللَّهُ فَقَدْ حَارَ عَنِ اَلْهُدَى وَ هَوَى إِلَى اَلرَّدَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَلْمُصْطَفَى وَ وَلِيُّهُ اَلْمُرْتَضَى وَ بَعِيثُهُ بِالْهُدَى أَرْسَلَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ اَلرُّسُلِ وَ اِخْتِلاَفٍ مِنَ اَلْمِلَلِ وَ اِنْقِطَاعٍ مِنَ اَلسُّبُلِ وَ دُرُوسٍ مِنَ اَلْحِكْمَةِ وَ طُمُوسٍ مِنْ أَعْلاَمِ اَلْهُدَى وَ اَلْبَيِّنَاتِ فَبَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهِ وَ صَدَعَ بِأَمْرِهِ وَ أَدَّى اَلْحَقَّ اَلَّذِي عَلَيْهِ وَ تُوُفِّيَ فَقِيداً مَحْمُوداً صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ إِنَّ هَذِهِ اَلْأُمُورَ كُلَّهَا بِيَدِ اَللَّهِ تَجْرِي إِلَى أَسْبَابِهَا وَ مَقَادِيرِهَا فَأَمْرُ اَللَّهِ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَ قَدَرُهُ يَجْرِي

---

[1] الکافی: ۵/۶۹ ۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۷ ح ۲۵۱۲۸؛ الوافی: ۲۱/ ۳۹۱؛ بحارالانوار: ۱۰۳/ ۲۶۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/ ۹۰؛ ماوراۃ الفقہ: ۶/ ۱۲۴

إِلَى أَجَلِهِ وَ أَجَلُهُ يَجْرِي إِلَى كِتَابِهِ وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ الصِّهْرَ مَأْلَفَةً لِلْقُلُوبِ وَ نِسْبَةَ الْمَنْسُوبِ أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَ جَعَلَهُ رَأْفَةً وَ رَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ وَ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيَامىٰ مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ إِمَائِكُمْ وَ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتُمْ مَنْصِبَهُ فِي الْحَسَبِ وَ مَذْهَبَهُ فِي الْأَدَبِ وَ قَدْ رَغِبَ فِي مُشَارَكَتِكُمْ وَ أَحَبَّ مُصَاهَرَتَكُمْ وَ أَتَاكُمْ خَاطِباً فَتَاتَكُمْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا الْعَاجِلُ مِنْهُ كَذَا وَ الْآجِلُ مِنْهُ كَذَا فَشَفِّعُوا شَافِعَنَا وَ أَنْكِحُوا خَاطِبَنَا وَ رُدُّوا رَدّاً جَمِيلاً وَ قُولُوا قَوْلاً حَسَناً وَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.

۞ عبدالعظیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو سنا کہ آپ علیہ السلام (خطبۂ نکاح کے طور پر) یہ خطبہ دیا کرتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَالِمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدِينَ لَهُ مِنْ خَلْقِهِ دَائِنٌ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ مُؤَلِّفِ الْأَسْبَابِ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَ مَضَتْ بِهِ الْأَحْتَامُ مِنْ سَابِقِ عِلْمِهِ وَ مُقَدَّرِ حُكْمِهِ أَحْمَدُهُ عَلَى نِعَمِهِ وَ أَعُوذُ بِهِ مِنْ نِقَمِهِ وَ أَسْتَهْدِي اللّٰهَ الْهُدَى وَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ الرَّدَى مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَقَدِ اهْتَدَى وَ سَلَكَ الطَّرِيقَةَ الْمُثْلَى وَ غَنِمَ الْغَنِيمَةَ الْعُظْمَى وَ مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَقَدْ حَارَ عَنِ الْهُدَى وَ هَوَى إِلَى الرَّدَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الْمُصْطَفَى وَ وَلِيُّهُ الْمُرْتَضَى وَ بَعِيثُهُ بِالْهُدَى أَرْسَلَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ اخْتِلَافٍ مِنَ الْمِلَلِ وَ انْقِطَاعٍ مِنَ السُّبُلِ وَ دُرُوسٍ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ طُمُوسٍ مِنْ أَعْلَامِ الْهُدَى وَ الْبَيِّنَاتِ فَبَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهِ وَ صَدَعَ بِأَمْرِهِ وَ أَدَّى الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَ تُوُفِّيَ فَقِيداً مَحْمُوداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمُورَ كُلَّهَا بِيَدِ اللّٰهِ تَجْرِي إِلَى أَسْبَابِهَا وَ مَقَادِيرِهَا فَأَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَ قَدَرُهُ يَجْرِي إِلَى أَجَلِهِ وَ أَجَلُهُ يَجْرِي إِلَى كِتَابِهِ وَ (لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ الصِّهْرَ مَأْلَفَةً لِلْقُلُوبِ وَ نِسْبَةَ الْمَنْسُوبِ أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَ جَعَلَهُ رَأْفَةً وَ رَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ وَ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيَامىٰ مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ إِمَائِكُمْ وَ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتُمْ مَنْصِبَهُ فِي الْحَسَبِ وَ مَذْهَبَهُ فِي الْأَدَبِ وَ قَدْ رَغِبَ فِي مُشَارَكَتِكُمْ وَ أَحَبَّ مُصَاهَرَتَكُمْ وَ أَتَاكُمْ خَاطِباً فَتَاتَكُمْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا الْعَاجِلُ مِنْهُ كَذَا وَ الْآجِلُ مِنْهُ كَذَا فَشَفِّعُوا شَافِعَنَا وَ أَنْكِحُوا خَاطِبَنَا وَ رُدُّوا رَدّاً جَمِيلاً وَ قُولُوا قَوْلاً حَسَناً وَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.[1]

---

[1] الکافی:۵/۳۷۳ح۶؛ الوافی:۲۱/۳۹۵؛ تفسیر نور الثقلین:۱/۴۰۲ (اقتباس)؛ موسوعہ الامام الہادیؑ:۲/۳۵۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

قول مؤلف:

خطبہ میں جہاں پر فلاں بن فلاں کے الفاظ ہیں وہاں دولہا اور اس کے والد کا نام لیا جائے اور جہاں فلانہ بنت فلاں کے الفاظ ہیں وہاں دلہن اور اس کے والد کا نام لیا جائے اور اسی طرح حق مہر کے حوالے سے کذا کذا کی جگہ کل حق مہر ذکر کیا جائے اور اگر کچھ موجل اور کچھ عند الطلب ہو تو اس کا بھی کذا کی جگہ ذکر کیا جائے اور اگر کوئی معذور ہو تو من وعن پڑھ دے اور باقی تذکرہ الگ سے اپنی زبان میں کردے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)۔

{2148} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ: خَطَبَ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هَذِهِ اَلْخُطْبَةَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي حَمِدَ فِي اَلْكِتَابِ نَفْسَهُ وَ اِفْتَتَحَ بِالْحَمْدِ كِتَابَهُ وَ جَعَلَ اَلْحَمْدَ أَوَّلَ جَزَاءِ مَحَلِّ نِعْمَتِهِ وَ آخِرَ دَعْوَى أَهْلِ جَنَّتِهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً أُخْلِصُهَا لَهُ وَ أَدَّخِرُهَا عِنْدَهُ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَلنُّبُوَّةِ وَ خَيْرِ اَلْبَرِيَّةِ وَ عَلَى آلِهِ آلِ اَلرَّحْمَةِ وَ شَجَرَةِ اَلنِّعْمَةِ وَ مَعْدِنِ اَلرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفِ اَلْمَلاَئِكَةِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي كَانَ فِي عِلْمِهِ اَلسَّابِقِ وَ كِتَابِهِ اَلنَّاطِقِ وَ بَيَانِهِ اَلصَّادِقِ أَنَّ أَحَقَّ اَلْأَسْبَابِ بِالصِّلَةِ وَ اَلْأَثَرَةِ وَ أَوْلَى اَلْأُمُورِ بِالرَّغْبَةِ فِيهِ سَبَبٌ أَوْجَبَ سَبَباً وَ أَمْرٌ أَعْقَبَ غِنًى فَقَالَ جَلَّ وَ عَزَّ:)وَ هُوَ اَلَّذِي خَلَقَ مِنَ اَلْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ كانَ رَبُّكَ قَدِيراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا اَلْأَيامى مِنْكُمْ وَ اَلصّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اَللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اَللهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي اَلْمُنَاكَحَةِ وَ اَلْمُصَاهَرَةِ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ وَ لاَ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ وَ لاَ أَثَرٌ مُسْتَفِيضٌ لَكَانَ فِيمَا جَعَلَ اَللَّهُ مِنْ بِرِّ اَلْقَرِيبِ وَ تَقْرِيبِ اَلْبَعِيدِ وَ تَأْلِيفِ اَلْقُلُوبِ وَ تَشْبِيكِ اَلْحُقُوقِ وَ تَكْثِيرِ اَلْعَدَدِ وَ تَوْفِيرِ اَلْوَلَدِ لِنَوَائِبِ اَلدَّهْرِ وَ حَوَادِثِ اَلْأُمُورِ مَا يَرْغَبُ فِي دُونِهِ اَلْعَاقِلُ اَللَّبِيبُ وَ يُسَارِعُ إِلَيْهِ اَلْمُوَفَّقُ اَلْمُصِيبُ وَ يَحْرِصُ عَلَيْهِ اَلْأَدِيبُ اَلْأَرِيبُ فَأَوْلَى اَلنَّاسِ بِاللَّهِ مَنِ اِتَّبَعَ أَمْرَهُ وَ أَنْفَذَ حُكْمَهُ وَ أَمْضَى قَضَاءَهُ وَ رَجَا جَزَاءَهُ وَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ حَالَهُ وَ جَلاَلَهُ دَعَاهُ رِضَا نَفْسِهِ وَ أَتَاكُمْ إِيثَاراً لَكُمْ وَ اِخْتِيَاراً لِخِطْبَةِ فُلاَنَةَ بِنْتِ فُلاَنٍ كَرِيمَتِكُمْ وَ بَذَلَ لَهَا مِنَ اَلصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا فَتَلَقَّوْهُ بِالْإِجَابَةِ وَ أَجِيبُوهُ بِالرَّغْبَةِ وَ اِسْتَخِيرُوا اَللَّهَ فِي أُمُورِكُمْ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ نَسْأَلُ اَللَّهَ أَنْ يُلْحِمَ مَا بَيْنَكُمْ

---

[1] مراۃ العقول: ۹۵/۲۰

بِالْبِرِّ وَ اَلتَّقْوَى وَ يُؤَلِّفَهُ بِالْمَحَبَّةِ وَ اَلْهَوَى وَ يَخْتِمَهُ بِالْمُوَافَقَةِ وَ اَلرِّضَا إِنَّهُ سَمِيعُ اَلدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ.

۞ معاویہ بن حکیم سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے (خطبہ نکاح کی طور پر) یہ خطبہ پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي حَمِدَ فِي اَلْكِتَابِ نَفْسَهُ وَ اِفْتَتَحَ بِالْحَمْدِ كِتَابَهُ وَ جَعَلَ اَلْحَمْدَ أَوَّلَ جَزَاءِ مَحَلِّ نِعْمَتِهِ وَ آخِرَ دَعْوَى أَهْلِ جَنَّتِهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً أُخْلِصُهَا لَهُ وَ أَدَّخِرُهَا عِنْدَهُ وَ صَلَّى اَللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَلنُّبُوَّةِ وَ خَيْرِ اَلْبَرِيَّةِ وَ عَلَى آلِهِ آلِ اَلرَّحْمَةِ وَ شَجَرَةِ اَلنِّعْمَةِ وَ مَعْدِنِ اَلرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفِ اَلْمَلاَئِكَةِ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي كَانَ فِي عِلْمِهِ اَلسَّابِقِ وَ كِتَابِهِ اَلنَّاطِقِ وَ بَيَانِهِ اَلصَّادِقِ أَنَّ أَحَقَّ اَلْأَسْبَابِ بِالصِّلَةِ وَ اَلْأَثَرَةِ وَ أَوْلَى اَلْأُمُورِ بِالرَّغْبَةِ فِيهِ سَبَبٌ أَوْجَبَ سَبَباً وَ أَمْرٌ أَعْقَبَ غِنًى فَقَالَ جَلَّ وَ عَزَّ: وَ هُوَ اَلَّذِي خَلَقَ مِنَ اَلْمٰاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ كٰانَ رَبُّكَ قَدِيراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا اَلْأَيٰامىٰ مِنْكُمْ وَ اَلصّٰالِحِينَ مِنْ عِبٰادِكُمْ وَ إِمٰائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرٰاءَ يُغْنِهِمُ اَللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اَللّٰهُ وٰاسِعٌ عَلِيمٌ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي اَلْمُنَاكَحَةِ وَ اَلْمُصَاهَرَةِ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ وَ لاَ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ وَ لاَ أَثَرٌ مُسْتَفِيضٌ لَكَانَ فِيمَا جَعَلَ اَللَّهُ مِنْ بِرِّ اَلْقَرِيبِ وَ تَقْرِيبِ اَلْبَعِيدِ وَ تَأْلِيفِ اَلْقُلُوبِ وَ تَشْبِيكِ اَلْحُقُوقِ وَ تَكْثِيرِ اَلْعَدَدِ وَ تَوْفِيرِ اَلْوَلَدِ لِنَوَائِبِ اَلدَّهْرِ وَ حَوَادِثِ اَلْأُمُورِ مَا يَرْغَبُ فِي دُونِهِ اَلْعَاقِلُ اَللَّبِيبُ وَ يُسَارِعُ إِلَيْهِ اَلْمُوَفَّقُ اَلْمُصِيبُ وَ يَحْرِصُ عَلَيْهِ اَلْأَدِيبُ اَلْأَرِيبُ فَأَوْلَى اَلنَّاسِ بِاللَّهِ مَنِ اِتَّبَعَ أَمْرَهُ وَ أَنْفَذَ حُكْمَهُ وَ أَمْضَى قَضَاءَهُ وَ رَجَا جَزَاءَهُ وَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ حَالَهُ وَ جَلاَلَهُ دَعَاهُ رِضَا نَفْسِهِ وَ أَتَاكُمْ إِيثَاراً لَكُمْ وَ اِخْتِيَاراً لِخِطْبَةِ فُلاَنَةَ بِنْتِ فُلاَنٍ كَرِيمَتِكُمْ وَ بَذَلَ لَهَا مِنَ اَلصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا فَتَلَقَّوْهُ بِالْإِجَابَةِ وَ أَجِيبُوهُ بِالرَّغْبَةِ وَ اِسْتَخِيرُوا اَللَّهَ فِي أُمُورِكُمْ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ نَسْأَلُ اَللَّهَ أَنْ يُلْحِمَ مَا بَيْنَكُمْ بِالْبِرِّ وَ اَلتَّقْوَى وَ يُؤَلِّفَهُ بِالْمَحَبَّةِ وَ اَلْهَوَى وَ يَخْتِمَهُ بِالْمُوَافَقَةِ وَ اَلرِّضَا إِنَّهُ سَمِيعُ اَلدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ.[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

اگر ان میں سے کوئی خطبہ پڑھا جائے تو بہتر ہے اور اگر اس کے علاوہ کچھ پڑھا جائے تو جائز ہے یا اگر صرف اللہ کی حمد ہی کر لی جائے تو کافی ہے جیسا کہ عبداللہ بن میمون نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام زین العابدین

[1] الکافی: ۵/۳۷۳ ح ۷؛ الوافی: ۲۱/۳۹۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۱۱ ح ۱۶۵۲۱؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۶۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۶

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۹۷

علیہ السلام اس طرح شادیاں کرتے تھے کہ دسترخوان پر طعام کھارہے ہوتے تو اس سے اس سے زیادہ کچھ نہ فرماتے کہ: ’’الحمدللہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ استغفر اللہ اور ہم تمہاری شادی اللہ کی شرط پر کرتے ہیں‘‘ اور پھر امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے کہ جب اللہ کی حمد کردی جائے تو گویا خطبہ پڑھا گیا۔ [1]

نیز اگر بالکل خطبہ نہ پڑھا جائے تب بھی نکاح درست ہے جیسا کہ عبید بن زرارہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا خطبہ کے بغیر تزویج ہو جاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ عام طور پر ہم اپنی لڑکیوں کی شادیاں دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوئے کردیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اے فلاں! فلاں کی شادی فلانہ سے کردو اور وہ کہتا ہے کہ ہاں میں نے کردی ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

{2149} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شُهُودٍ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِتَزْوِيجِ اَلْبَتَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَللَّهِ إِنَّمَا جُعِلَ اَلشُّهُودُ فِي تَزْوِيجِ اَلْبَتَّةِ مِنْ أَجْلِ اَلْوَلَدِ لَوْ لاَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ.

❂ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی گواہوں کے بغیر عورت سے تزویج کرتا ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اور اللہ کے درمیان اس تزویج میں بالکل کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ گواہوں کی تزویج میں صرف اولاد (کو ثابت کرنے) کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2150} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ اَلْفُضَيْلُ بْنُ يَسَارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةُ وَ بُرَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: (اَلْمَرْأَةُ اَلَّتِي قَدْ مَلَكَتْ نَفْسَهَا غَيْرَ اَلسَّفِيهَةِ وَ لاَ اَلْمُوَلَّى عَلَيْهَا تَزْوِيجُهَا بِغَيْرِ وَلِيٍّ جَائِزٌ).

---

[1] الکافی: ۵/۳۶۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۸ ح ۱۶۳۰؛ الوافی: ۲۱/۴۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۶ ح ۲۵۱۲۷؛ عوالم العلوم: ۱۸/۱۵۱

[2] الکافی: ۵/۳۶۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۴۹ ح ۱۰۷۸؛ الوافی: ۲۱/۴۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۶ ح ۲۵۱۲۶ و ۲۶۳ ح ۲۵۵۸۱

[3] الکافی: ۵/۳۸۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۴۹ ح ۱۰۷۷؛ الاستبصار: ۳/۱۴۸ ح ۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۸ ح ۲۵۱۳۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۹؛ الوافی: ۲۱/۴۴۵؛ النوادر اشعری: ۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۱۳

[4] تفصیل الشریعہ: ۲۴/۵۶۴؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۶۶؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۲۰

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جوعورت اپنے معاملہ کی خود مالکہ ہوجبکہ وہ سفہیہ (بیوقوف) نہ ہواور نہ ہی کسی کی زوجیت میں ہوتواس کا نکاح بغیر ولی کے جائز ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿نکاح کی شرائط﴾

{2151} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَزَوَّجُ ذَوَاتُ الْآبَاءِ مِنَ الْأَبْكَارِ إِلاَّ بِإِذْنِ آبَائِهِنَّ.

۞ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ باکرہ لڑکیاں جن کے آباء موجود ہوں تو ان کے آباء کی اجازت کے بغیر ان کی تزویج نہ کی جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2152} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ يَنْكِحُهَا بِغَيْرِ مَهْرٍ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَمَّا لِغَيْرِهِ فَلاَ يَصْلُحُ هَذَا حَتَّى يُعَوِّضَهَا شَيْئاً يُقَدِّمُ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَلَوْ ثَوْبٌ أَوْ دِرْهَمٌ وَ قَالَ يُجْزِءُ الدِّرْهَمُ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۷ح۴۳۹۷؛ الکافی: ۵/۳۹۱ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۷۷ح۱۵۲۵؛ الاستبصار: ۳/۲۳۲ح۸۳۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۰۰ح۲۵۱۳۹؛ الوافی: ۲۱/۴۲۵

[2] روضۃ المتقین: ۸/۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۴۴۱؛ انوار الفقاھہ کتاب النکاح: ۲۶۶؛ کتاب النکاح انصاری: ۱۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۳۵۲؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱۸۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۶۷۸؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۳۴۶

[3] الکافی: ۵/۳۹۳ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۵ح۴۳۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۷۹ح۱۵۳۱؛ الاستبصار: ۳/۲۳۵ح۸۴۵؛ الوافی: ۲۱/۴۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۷۷ح۲۵۶۲۲؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۶۶

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۲۸؛ جامع المقاصد: ۱۲/۱۲۵؛ مسالک الافہام: ۷/۱۳۰؛ غایۃ المراد: ۳/۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۷۸؛ النجعہ: ۸/۳۴۸؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱۷۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/۲۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۷۹؛ روضۃ المتقین: ۸/۱۳۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۶۶

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت اپنا نفس کسی مرد کو ہبہ کر سکتی ہے کہ وہ بغیر حق مہر کے اس سے نکاح کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے یہ درست نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اسے کوئی شئے عوض دے اور دخول کرنے سے پہلے اسے پیش کرے چاہے کم ہو یا زیادہ اور چاہے کپڑے ہوں یا درہم۔

پھر فرمایا: ایک درہم بھی کافی ہوگا (مگر دینا لازم ہے)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2153} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: اِسْتَشَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي تَزْوِيجِ ابْنَتِهِ لاِبْنِ أَخِيهِ فَقَالَ افْعَلْ وَ يَكُونَ ذَلِكَ بِرِضَاهَا فَإِنَّ لَهَا فِي نَفْسِهَا نَصِيباً قَالَ فَاسْتَشَارَ خَالِدُ بْنُ دَاوُدَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي تَزْوِيجِ ابْنَتِهِ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ افْعَلْ وَ يَكُونَ ذَلِكَ بِرِضَاهَا فَإِنَّ لَهَا فِي نَفْسِهَا حَظّاً.

۞ صفوان سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کا اپنے بھتیجے سے نکاح کرنے کے بارے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مشورہ کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کرو لیکن لڑکی کی رضا سے کرو کیونکہ اپنی ذات کے بارے میں اس کا بھی حصہ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ خالد بن داؤد نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن جعفر علیہ السلام سے کرنے کے بارے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام علیہ السلام سے مشورہ کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کرو لیکن بیٹی کی رضامندی سے کرو کیونکہ اس کا بھی اپنے بارے میں حصہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{2154} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ

---

[1] الکافی: ۵/۳۸۴ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۶۴ح۲۵۵۸۵ و ۲۱/۲۵۵ح۲۷۲۰۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۹۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۱۳؛ الوافی: ۲۲/۵۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۳۶

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۱۶؛ جواہر الکلام: ۳۱/۵۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۲/۷۰۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳/۱۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۷۹ح۱۵۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸۴ح۲۵۶۳۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۲۰؛ الوافی: ۲۱/۴۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۸۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۳۵۵؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱۷۵؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۲۷۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۴۴۵؛ کتاب النکاح انصاری: ۱۲۵؛ جامع الشتات: ۴/۴۲۶؛ ریاض المسائل: ۱۱/۸۹

رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ ٱلْمَرْأَةَ وَ لاَ يَجْعَلُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا فَهُوَ زِنًى.

❁ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی شخص کسی عورت سے تزویج کرے مگر اس کا حق مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھے تو وہ (نکاح نہیں بلکہ) زنا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس سلسلے میں دیگر احادیث سابقہ عنوان کے تحت گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی۔ (واللہ اعلم)

﴿وہ صورتیں جن میں مرد یا عورت نکاح فسخ کر سکتے ہیں﴾

{2155} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْمَرْأَةُ تُرَدُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ مِنَ ٱلْبَرَصِ وَ ٱلْجُذَامِ وَ ٱلْجُنُونِ وَ ٱلْقَرَنِ وَ هُوَ ٱلْعَفَلُ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا فَإِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا فَلاَ.

❁ عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزوں (کے عیب) کی وجہ سے عورت کو (طلاق کے بغیر نکاح فسخ کرکے) واپس لوٹایا جا سکتا ہے: برص (پھلبہری)، جزام (کوڑھ)، دیوانگی (اندام نہانی میں) سینگ نما ہڈی جس کی وجہ سے اس سے مقاربت نہ کی جا سکے اور اگر مقاربت کی جا سکے تو پھر نہیں (لوٹا سکتے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2156} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ ٱلْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ

---

[1] الکافی: ۵/۳۸۳ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۶۶ ح ۲۷۰۵۴؛ الوافی: ۲۲/۵۲۰

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۱۵؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۳۹۸

[3] الکافی: ۵/۴۰۹ ح ۱۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۲ ح ۴۴۹۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۷ ح ۱۷۰۳؛ الاستبصار: ۳/۲۴۸ ح ۸۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۰۷ ح ۲۶۹۰۵؛ الوافی: ۲۲/۵۶۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۵۸

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۶؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۶۰۱؛ المبسوطہ فی فقہ: ۲/۲۳۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۸۷؛ نظام النکاح: ۲/۱۲۹؛ مسالک الافہام: ۸/۱۲۳؛ روضۃ المتقین: ۸/۳۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۷۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب النکاح: ۳۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۸۶

اَلسَّلاَمُ: تُرَدُّ اَلْعَمْيَاءُ وَ اَلْبَرْصَاءُ وَ اَلْجَذْمَاءُ وَ اَلْعَرْجَاءُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اندھی، مبروص، کوڑھ والی اور لنگڑی عورت کو (ان عیوب کی وجہ سے) واپس لوٹایا جاسکتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2157} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً مِنْ وَلِيِّهَا فَوَجَدَ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا قَالَ فَقَالَ إِذَا دُلِّسَتِ اَلْعَفْلاَءُ وَ اَلْبَرْصَاءُ وَ اَلْمَجْنُونَةُ وَ اَلْمُفْضَاةُ وَ مَنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ ظَاهِرَةٌ فَإِنَّهَا تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا مِنْ غَيْرِ طَلاَقٍ وَ يَأْخُذُ اَلزَّوْجُ اَلْمَهْرَ مِنْ وَلِيِّهَا اَلَّذِي كَانَ دَلَّسَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَلِيُّهَا عَلِمَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ تُرَدُّ إِلَى أَهْلِهَا قَالَ وَ إِنْ أَصَابَ اَلزَّوْجُ شَيْئاً مِمَّا أَخَذَتْ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْ شَيْئاً فَلاَ شَيْءَ لَهُ قَالَ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ اَلْمُطَلَّقَةِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلاَ عِدَّةَ لَهَا وَ لاَ مَهْرَ لَهَا.

۞ ابوعبیدہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق روایت کی ہے جس نے ایک عورت سے اس کے ولی کی اجازت سے نکاح اور دخول کے بعد اس نے اس میں عیب پایا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ہڈی والی، برص والی، جنون والی، افضا شدہ اور ایسی چیز والی جو اس زمانے میں اس سب کی طرح سمجھی جائے، کے ذریعے دھوکہ دے (اور نکاح کرے) تو اسے بغیر طلاق اس کے خاندان میں واپس لوٹایا جائے گا اور شوہر (اپنا ادا کردہ) حق مہر عورت کے ولی سے وصول کرے گا جس نے دھوکہ دیا ہے اور اگر ولی کو بھی اس عیب کا کوئی علم نہیں تھا تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے مگر عورت کو اس کے خاندان کے ہاں لوٹایا جائے گا۔

پھر فرمایا: اگر شوہر کو اپنے ادا کردہ حق مہر میں سے کوئی چیز مل جائے تو وہ اسی کی ہے اور اگر کچھ نہ ملے تو پھر اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔

نیز فرمایا: اور عورت مطلقہ عورت کی طرح عدت گزارے گی جبکہ شور نے اس سے دخول کیا ہو اور اگر شوہر نے دخول نہیں

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳۴ ح ۴۴۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۴ ح ۱۶۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۰۹ ح ۲۶۹۹۱؛ الوافی: ۲۲/۵۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۲۹؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۱۴۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۶۰۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۸۹؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۳۵؛ المبسوط: ۲/۲۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۸۱

کیا تھا تو پھر اس کے لئے نہ عدت ہے اور نہ حق مہر ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2158} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي اَلصَّبَّاحِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً قَالَ فَقَالَ هَذِهِ لاَ تَحْبَلُ وَ لاَ يَقْدِرُ زَوْجُهَا عَلَى مُجَامَعَتِهَا يَرُدُّهَا عَلَى أَهْلِهَا صَاغِرَةً وَ لاَ مَهْرَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ بِذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا يَعْنِي اَلْمُجَامَعَةَ ثُمَّ جَامَعَهَا فَقَدْ رَضِيَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ إِلاَّ بَعْدَ مَا جَامَعَهَا فَإِنْ شَاءَ بَعْدُ أَمْسَكَ وَ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

ابوالصباح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے تزویج کی اور اس میں سینگ نما ہڈی پائی (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ عورت حاملہ نہ ہوگی اور اس کا شوہر اس کی مجامعت پر قادر نہ ہوگا اور اسے اس کے خاندان کی طرف پلٹا دے گا اور اس عورت کے لئے کوئی حق مہر نہ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اس کے اس عیب کو جماع کرنے سے پہلے جانتا تھا اور پھر اس سے جماع کر لیا تو وہ اس سے راضی ہوا اور وہ نہیں جانتا تھا مگر یہ کہ جماع کے بعد اسے پتا چلا تو اب اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو طلاق (یعنی الگ کر) دے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2159} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ فَيُؤْتَى بِهَا عَمْيَاءَ أَوْ بَرْصَاءَ أَوْ عَرْجَاءَ قَالَ تُرَدُّ عَلَى وَلِيِّهَا وَ يَكُونُ لَهَا اَلْمَهْرُ عَلَى وَلِيِّهَا وَ إِنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ لاَ يَرَاهَا اَلرِّجَالُ أُجِيزَ شَهَادَةُ اَلنِّسَاءِ عَلَيْهَا.

---

[1] الکافی: ۵/۴۰۸ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۵ ح ۱۶۹۹؛ الاستبصار: ۳/۲۴۷ ح ۸۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۱۱ ح ۲۶۹۱۹؛ الوافی: ۲۲/۸۶۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۶؛ المبسوط فی فقہ: ۲/۹۹؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۶۰۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۸۳

[3] الکافی: ۵/۴۰۹ ح ۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۷ ح ۱۷۰۴؛ الاستبصار: ۳/۲۴۹ ح ۸۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۱۴ ح ۲۶۹۲۷؛ الوافی: ۲۲/۵۶۴

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۸۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۸۷؛ ریاض المسائل: ۱۱/۴۵۵

۞ داؤد بن سرحان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ایک عورت سے تزویج کرتا ہے پس وہ اندھی یا مبروص یا لنگڑی نکل آتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اس کے ولی پر واپس لوٹا یا جائے گا اور اس عورت کا مہر اس کے ولی پر ہوگا اور اگر اس میں کوئی ایسا عیب ہو جسے مرد نہیں دیکھتے تو اس میں عورتوں کی شہادت جائز ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2160} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ إِلَى قَوْمٍ فَإِذَا امْرَأَتُهُ عَوْرَاءُ وَ لَمْ يُبَيِّنُوا لَهُ قَالَ لاَ تُرَدُّ إِنَّمَا يُرَدُّ النِّكَاحُ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُونِ وَ الْعَفَلِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَهْرِهَا قَالَ الْمَهْرُ لَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يَغْرَمُ وَلِيُّهَا الَّذِي أَنْكَحَهَا مِثْلَ مَا سَاقَ إِلَيْهَا.

۞ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ایک قوم میں تزویج کرتا ہے تو اس کی عورت کانی نکلتی ہے اور ان لوگوں نے (یہ عیب) ظاہر نہیں کیا تھا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے نہیں لوٹا یا جائے گا کیونکہ نکاح برص، جنون، جذام اور ہڈی کی وجہ سے فسخ کیا جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے کہ اگر اس نے اس عورت سے دخول کر لیا ہے تو اس کے مہر کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مہر اس عورت کا حق ہے اس لئے کہ اس نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا اور اس لڑکی کا ولی جس نے اس کا نکاح کیا ہے وہ سارے کا سارا نقصان برداشت کرے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۴ح ۱۷۲۳؛ الاستبصار: ۳/۲۴۶ح ۸۸۴؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۳۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۵۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۴۵ح ۱۷۴۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۰۹ح ۲۶۹۱۳و ۲۱۶ح ۲۶۹۳۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۰۱؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۷۹؛ کتاب الحج قمی: ۱۵۸؛ مسالک الافہام: ۸/۱۱۷؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۱۳۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۷۸۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۳۸۹؛ جامع المقاصد: ۱۳/۲۴۰؛ التنقیح الرائع: ۳/۱۸۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۳ح ۴۴۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۶ح ۱۷۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۰۹ح ۲۶۹۱۰و ۲۱۳ح ۲۶۹۲۳؛ الاستبصار: ۳/۲۴۷ح ۸۸۶؛ النوادر اشعری: ۷۸؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۶۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۴۵ح ۱۷۴۸۸؛ الوافی: ۲۲/۵۵۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۵۹

[4] روضۃ المتقین: ۸/۳۳۰؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۱۱۴؛ قواعد فقہیہ: ۱۴۵؛ کتاب النکاح اراکی: ۲۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۳۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۷۳؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۲۱۸؛ کتاب الحج قمی: ۱۵۹؛ المبسوط فی فقہ المسائل الطبیہ: ۲/۱۰۲

{2161} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عَنِ الْمَرْأَةِ تَلِدُ مِنَ الزِّنَا وَ لاَ يَعْلَمُ بِذَلِكَ أَحَدٌ إِلاَّ وَلِيُّهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَ يَسْكُتَ عَلَى ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ رَأَى مِنْهَا تَوْبَةً أَوْ مَعْرُوفاً فَقَالَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ لِزَوْجِهَا ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَشَاءَ أَنْ يَأْخُذَ صَدَاقَهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِمَا دَلَّسَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ذَلِكَ عَلَى وَلِيِّهَا وَ كَانَ الصَّدَاقُ الَّذِي أَخَذَتْ لَهَا لاَ سَبِيلَ عَلَيْهَا فِيهِ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا أَنْ يُمْسِكَهَا فَلاَ بَأْسَ.

✪ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک عورت نے زنا سے بچہ پیدا کیا جسے اس کے ولی کے سوا کوئی نہیں جانتا تو کیا ولی کے لئے جائز ہے کہ اس کی تزویج کردے اور اس پر خاموش رہے جبکہ وہ اس سے توبہ یا نیکی دیکھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ولی اس کے شوہر سے اس کا ذکر نہ کرے اور پھر شوہر کو معلوم ہو جائے تو اگر وہ چاہے تو اس عورت کے ولی سے حق مہر لے اس سبب سے کہ اس نے دھوکہ کیا اور حق مہر اس شوہر کے لئے اس کے ولی پر واجب ہوگا اور حق مہر جو اس عورت نے لیا اس ولی کو اس میں کوئی حق نہ ہوگا کیونکہ اس سبب سے اس کی فرج حلال کی گئی اور اگر شوہر چاہے تو اس عورت کو اپنے پاس کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2162} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقِيلَ هِيَ ابْنَةُ فُلاَنٍ فَأَتَى أَبَاهَا فَقَالَ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ فَزَوَّجَهُ غَيْرَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَعَلِمَ أَنَّهَا غَيْرُ ابْنَتِهِ وَ أَنَّهَا أَمَةٌ فَقَالَ يَرُدُّ الْوَلِيدَةَ عَلَى مَوْلاَهَا وَ الْوَلَدُ لِلرَّجُلِ وَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهُ قِيمَةُ ثَمَنِ الْوَلَدِ يُعْطِيهِ مَوَالِيَ الْوَلِيدَةِ كَمَا غَرَّ الرَّجُلَ وَ خَدَعَهُ.

✪ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک عورت کی طرف دیکھا تو وہ اسے پسند آ گئی لہٰذا اس نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ یہ فلاں کی بیٹی ہے چنانچہ

---

[1] الکافی: ۵/۴۰۸ ح ۱۵؛ النوادر اشعری: ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۱۷ ح ۲۶۹۳۴؛ الوافی: ۲۲/۵۶۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۴۸ ح ۱۷۵۰۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۶۵؛ هدایۃ الامہ: ۷/۲۶۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۴۱۴

[2] نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۱۳۸؛ شرح العروۃ: ۳۲/۲۲۷؛ ریاض المسائل: ۱۱/۳۰۴؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۷۸۹؛ جواہر الکلام: ۳۰/۱۱۸؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۶

وہ اس عورت کے باپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے اپنی بیٹی بیاہ دے مگر اس نے اس شخص کو کوئی اور بیاہ کر دے دی اور اس میں سے اس نے اولاد جنی اور بعد ازاں اسے علم ہوا کہ یہ اس کی بیٹی نہیں بلکہ اس کی کنیز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اولاد والی (کنیز) اس کے آقا کو واپس کی جائے گی اور اولاد اس آدمی کی ہوگی اور جس نے اس آدمی کو وہ کنیز بیاہی تھی اس پر ان بچوں کی قیمت واجب ہوگی جو وہ اولاد والی کنیز کے مالکوں کو دے گا کیونکہ اس نے ہی اس آدمی کو دھوکہ دیا اور اس سے فریب کیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[3]

{2163} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَزَفَّتْهَا إِلَيْهِ أُخْتُهَا وَ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا فَأَدْخَلَتْ مَنْزِلَ زَوْجِهَا لَيْلاً فَعَمَدَتْ إِلَى ثِيَابِ امْرَأَتِهِ فَنَزَعَتْهَا مِنْهَا وَ لَبِسَتْهَا ثُمَّ قَعَدَتْ فِي حَجَلَةِ أُخْتِهَا وَ نَحَّتِ امْرَأَتَهُ وَ أَطْفَتِ الْمِصْبَاحَ وَ اسْتَحْيَتِ الْجَارِيَةُ أَنْ تَتَكَلَّمَ فَدَخَلَ الزَّوْجُ الْحَجَلَةَ فَوَاقَعَهَا وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ الَّتِي تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ لَهُ أَنَا امْرَأَتُكَ فُلاَنَةُ الَّتِي تَزَوَّجْتَ وَ إِنَّ أُخْتِي مَكَرَتْ بِي فَأَخَذَتْ ثِيَابِي فَلَبِسَتْهَا وَ قَعَدَتْ فِي الْحَجَلَةِ وَ نَحَّتْنِي فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِي ذَلِكَ فَوَجَدَ كَمَا ذَكَرَتْ فَقَالَ أَرَى أَنْ لاَ مَهْرَ لِلَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا وَ أَرَى عَلَيْهَا الْحَدَّ لِمَا فَعَلَتْ حَدَّ الزَّانِي غَيْرَ مُحْصَنٍ وَ لاَ يَقْرَبِ الزَّوْجُ امْرَأَتَهُ الَّتِي تَزَوَّجَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ضَمَّ إِلَيْهِ امْرَأَتَهُ.

❁ برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی مگر اس کی طرف سے اس کی بہن نے حجلہء عروسی میں زناف کیا جو کہ اس کی عورت سے بڑی تھی وہ اس طرح کہ وہ رات کے وقت اس کے شوہر کے گھر میں داخل ہوئی اور اس نے اس کی بیوی کے لباس کا قصد کیا اور اسے اس سے چھینا اور اسے پہنا اور پھر اپنی بہن

---

[1] الکافی: ۵/۴۰۸ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۲۰ ح ۲۶۹۳۸؛ الوافی: ۲۲/۵۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۴۱۸ ح ۳۸۹۰۵

[2] قواعد فقہیہ بجنوردی: ۴/۱۴۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۵۵

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۵

کے حجرۂ عروسی میں لیٹ گئی اور اس کی بیوی کو دھمکی دی اور چراغ بجھا دیا اور لڑکی نے شرم کے مارے کلام نہ کیا چنانچہ شوہر حجلۂ عروسی میں داخل ہوا اور اس نے اس سے جماع کیا جبکہ وہ گمان کر رہا تھا کہ وہ اس کی عورت ہے۔ پس جب شوہر نے صبح کی تو اس کی بیوی اس کے پاس آئی اور اس سے کہا کہ میں تمہاری فلاں بیوی ہوں کہ جس سے تو نے شادی کی اور یہ کہ میری بہن نے مجھ سے دھوکہ کیا، اس نے میرا لباس اٹھا کر پہنا اور میرے حجلۂ عروسی میں بیٹھ گئی اور مجھے دھمکی دی پس اس شخص نے غور کیا تو ایسا ہی پایا کہ جیسا اس نے ذکر کیا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے نفس سے دھوکہ کیا اس کے لئے کوئی مہر نہیں اور اس پر محصنہ زانیہ والی حد (سو کوڑے) جاری ہوگی اور شوہر اپنی بیوی کے قریب نہ جائے گا یہاں تک کہ دھوکہ کرنے والی عورت کی عدت (سبرا) گزر جائے اور جب اس کی عدت گزر جائے تو اس کی طرف اس کی عورت کو بھیجا جائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2164} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَيَجِدُهَا ثَيِّباً أَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ قَدْ تُفْتَقُ اَلْبِكْرُ مِنَ اَلْمَرْكَبِ وَ مِنَ اَلنَّزْوَةِ.

✪ محمد بن قاسم بن فضیل نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے ایک عورت سے اس بات پر تزویج کی کہ وہ باکرہ ہے مگر اسے ثیبہ (شوہر دیدہ) پایا تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے اپنے پاس رکھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پردہ بکارت تو کبھی سواری کرنے اور چھلانگ لگانے سے بھی زائل ہوسکتا ہے (لہٰذا اسے رکھ سکتا ہے)[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2165} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَزَّكٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً بِكْراً فَوَجَدَهَا ثَيِّباً هَلْ يَجِبُ لَهَا اَلصَّدَاقُ وَافِياً

---

[1] الکافی: ۵/۴۰۹ ح ۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۲۲ ح ۲۶۹۴۳؛ الوافی: ۲۲/۶۸۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۴۲۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۴۷؛ شرح العروۃ: ۳۲/۳۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۲۶۲

[3] الکافی: ۳/۴۱۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۸ ح ۱۷۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۲۳ ح ۲۶۹۴۵؛ الوافی: ۲۲/۵۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۱

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۶۴؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۱۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۰۳

أَمْ يُنْتَقَصُ قَالَ يُنْتَقَصُ.

۞ محمد بن جزک سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھا جس میں مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے ایک لڑکی سے اسے باکرہ سمجھ کر شادی کی مگر اسے ثیبہ پایا تو کیا اس کا حق مہر پورا رہے گا یا اس میں کمی واقع ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کمی واقع ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2166} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ :أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمْ يَكُنْ يَرُدُّ مِنَ اَلْحُمْقِ وَ يَرُدُّ مِنَ اَلْعُسْرِ .

۞ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام (شوہر کی) حماقت کی وجہ سے (بیوی کو) واپس نہیں لوٹاتے تھے لیکن اس کی ناداری کی وجہ سے واپس لوٹا دیتے تھے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2167} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي خَصِيٍّ دَلَّسَ نَفْسَهُ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فَتَزَوَّجَهَا قَالَ فَقَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَتِ اَلْمَرْأَةُ وَ يُوجَعُ رَأْسُهُ وَ إِنْ رَضِيَتْ بِهِ وَ أَقَامَتْ مَعَهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا بَعْدَ رِضَاهَا بِهِ أَنْ تَأْبَاهُ.

۞ ابن بکیر نے اپنے والد سے اور انہوں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس خصی شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے دھوکہ دہی سے ایک مسلمان عورت سے شادی کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر عورت چاہے تو ان دونوں کے

---

[1] الکافی: ۵/۱۳/۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۶۳ح ۲۷ ۱۴ و ۷ ۲ ۴ح ۱۷۰۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۴۷ ۲ و ۳/۵۸ ۳؛ وسائل الشیعہ :۲۱/۲۲۳ ح ۲۶۹۴۶؛ الوافی: ۲۲/۵۶۷؛ مسند الامام الرضاؑ : ۲/۲۶۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۶۴؛ الموسوعہ الفقہیہ :۶/۲۸۲؛ فقہ الصادقؑ :۲۲/۱۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۱۷؛ انوار الفقاہۃ کتاب النکاح: ۳/۱۱۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۷۳۶؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۲ح ۱۷۲۵؛ وسائل الشیعہ :۲۱/۲۲۶ح ۲۶۹۵۱؛ الوافی: ۲۲/۵۷۷؛ جامع احادیث الشیعہ :۲۶/۴۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۹۷

درمیان جدائی کی جائے گی اور اس (دھوکے باز) کا سر پیٹا جائے گا (یعنی تعزیر لگائی جائے گی) اور اگر عورت اس پر راضی ہو اور اس کے ساتھ رہنا چاہے تو اس کی رضا کے بعد انکار کا اختیار نہیں ہوگا۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [۲]

{2168} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْعِنِّينُ يُتَرَبَّصُ بِهِ سَنَةً ثُمَّ إِنْ شَاءَتِ امْرَأَتُهُ تَزَوَّجَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نامرد کو (علاج کے لئے) ایک سال تک مہلت دی جائے گی (پس اگر تندرست ہو گیا تو ٹھیک ورنہ) پھر اگر عورت چاہے تو (دوسری) شادی کرے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{2169} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَقَعَ عَلَيْهَا مَرَّةً ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهَا الْخِيَارُ لِتَصْبِرْ فَقَدِ ابْتُلِيَتْ.

❁ عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صرف ایک بار بھی اپنی اہلیہ سے مباشرت کر لے اور پھر نہ کر سکے تو اس کی اہلیہ کو (نکاح فسخ کرنے کا) کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ اسے مصیبت زدہ کی طرح صبر کرنا چاہیے۔ [۵]

---

[۱] الکافی: ۵/۴۱۰ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۲۴ح ۴۳۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۲ح ۱۷۲۰؛ الوافی: ۲۲/۵۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۲۶ ح ۲۶۹۵۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۳۹۴

[۲] روضۃ المتقین: ۸/۲۸۳؛ جامع المقاصد: ۱۳/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۷۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۰۷؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۲۳؛ التنقیح الرائع: ۳/۱۹۲؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۹۵

[۳] تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۱ح ۱۷۱۶؛ الاستبصار: ۳/۲۴۹ح ۸۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۳۱ح ۲۶۹۶۵؛ الوافی: ۲۲/۵۷۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۵۶

[۴] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۹۳؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۵۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۰۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۶۶؛ المبسوط فی فقہ: ۲/۲۶۶؛ التنقیح الرائع: ۳/۱۹۵؛ نظام النکاح: ۲/۱۵۷

[۵] تہذیب الاحکام: ۷/۴۳۰ح ۱۷۱۵؛ الکافی: ۵ / ۴۱۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۵۵۱ح ۴۸۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۳۱ح ۲۶۹۶۸؛ الاستبصار: ۳/۲۵۰ح ۸۹۷؛ الوافی: ۲۲/۵۷۴؛ مستدرک السوائل: ۱۵/۵۴ح ۱۷۸۱۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۴۰۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۵۷

تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔ [1]

{2170} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الثَّيِّبَ الَّتِي قَدْ تَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَقْرَبْهَا مُنْذُ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ فِي ذَلِكَ قَوْلُ الرَّجُلِ وَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ لَقَدْ جَامَعَهَا لِأَنَّهَا الْمُدَّعِيَةُ قَالَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَ هِيَ بِكْرٌ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَإِنَّ مِثْلَ هَذَا يَعْرِفُ النِّسَاءُ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهَا مَنْ يُوثَقُ بِهِ مِنْهُنَّ فَإِذَا ذَكَرَتْ أَنَّهَا عَذْرَاءُ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُؤَجِّلَهُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا وَ إِلاَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ أُعْطِيَتْ نِصْفَ الصَّدَاقِ وَ لاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی کسی ثیبہ عورت سے شادی کرے کہ جس نے اس کے علاوہ سے شادی کی تھی اور وہ عورت گمان کرے کہ جتنا عرصہ اس کے پاس رہی وہ اس کے قریب نہ آیا تھا تو اس معاملہ میں آدمی کا قول معتبر ہوگا اور اس (آدمی) پر حلف باللہ بھی ہوگا کہ اس نے جماع کیا تھا کیونکہ وہ عورت مدعیہ تھی نیز فرمایا: پس اگر وہ اس عورت سے شادی کرے جبکہ وہ باکرہ ہو اور وہ عورت گمان کرے کہ وہ مرد اس تک پہنچا تو اس جیسے معاملے میں عورتیں معائنہ کریں گی پس وہ عورت جو ان میں سے قابل اعتماد ہو اس کی طرف نظر کرے گی اور جب وہ عورت بیان کرے کہ وہ عورت عذراء ہے تو امام علیہ السلام پر واجب ہے کہ اس (مرد) کو ایک سال کی مدت دے پس اگر مرد اس سے وصل کرے تو ٹھیک ورنہ ان کے درمیان جدائی ہوگی اور اس عورت کو آدھا حق مہر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عدت واجب نہ ہوگی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2171} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ اِدَّعَتْ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۹۳۳۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۰/۱۷۶۴

[2] الکافی: ۵/۱۱۴ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۹ح ۱۷۰۹؛ الاستبصار: ۳/۲۵۱ح ۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۳۳ح ۲۶۹۷۴؛ الوافی: ۲۲/۵۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۵

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۱۶۱؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۴۶

عَلَيْهِ اِمْرَأَتُهُ أَنَّهُ عِنِّينٌ وَ يُنْكِرُ ذَلِكَ اَلرَّجُلُ قَالَ تَحْشُوهَا اَلْقَابِلَةُ بِالْخَلُوقِ وَ لاَ يَعْلَمُ اَلرَّجُلُ وَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَإِنْ خَرَجَ وَ عَلَى ذَكَرِهِ اَلْخَلُوقُ صَدَقَ وَ كَذَبَتْ وَ إِلاَّ صَدَقَتْ وَ كَذَبَ.

✪ عبداللہ بن فضل ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے یا کسی اور شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کی عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ نامرد ہے اور وہ شخص اس سے انکار کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی قابلہ (دایہ) اس عورت کی شرمگاہ میں خلوق (ایک قسم کا رنگ جو زعفران وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے) پھیر دے مگر مرد کو معلوم نہ ہو اور مرد اس سے دخول کرے اور نکالے تو اگر اس کے آلۂ تناسل پر خلوق لگا ہوا ہو تو وہ سچا ہے اور اگر نہ لگا ہو تو وہ عورت سچی ہے اور یہ مرد جھوٹا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2172} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ نَكَحَا اِمْرَأَتَيْنِ فَأُتِيَ هَذَا بِامْرَأَةِ ذَا وَ أُتِيَ هَذَا بِامْرَأَةِ ذَا قَالَ) تَعْتَدُّ هَذِهِ مِنْ هَذَا وَ هَذِهِ مِنْ هَذَا ثُمَّ تَرْجِعُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ إِلَى زَوْجِهَا (وَ قَالَ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ فَيَقُولُ لَهَا أَنَا مِنْ بَنِي فُلاَنٍ فَلاَ يَكُونُ كَذَلِكَ قَالَ تَفْسَخُ اَلنِّكَاحَ أَوْ قَالَ تَرُدُّ اَلنِّكَاحَ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دو آدمیوں نے دو عورتوں سے شادی کی مگر (شب زفاف) اس کی بیوی اس کے پاس اور اس کی بیوی اس کے پاس آ گئی (اور انہوں نے ان سے مباشرت کر لی تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی بیوی اس سے اور اس کی بیوی اس سے (یعنی دونوں) عدت (استبراء) گزاریں گی اور اس کے بعد ہر ایک اپنے اصلی شوہر کے پاس چلی جائے گی اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے شادی کے وقت عورت سے کہا تھا کہ میں فلاں قبیلہ کا فرد ہوں مگر بعد میں ایسا ثابت نہ ہوا تو عورت اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا فرمایا کہ وہ نکاح کو رد کر سکتی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۵۴۹ح۴۸۹۱؛ الکافی: ۵ /۴۱۱ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۴۲۹ح۱۷۱۰؛ الاستبصار: ۳ /۲۵۱ح۹۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۲۳۳ح۱۷۱۰؛ الاستبصار: ۳/ ۲۵۱ح۹۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۲۳۳ح۲۶۹۷۵؛ الوافی: ۲۲/ ۵۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۲۷۵

[2] روضۃ المتقین: ۹/ ۲۲۳؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۱۶۶

[3] تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۳۲ح۱۷۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۲۲۲ح۲۶۹۴۳ و ۲۳۵ح۲۶۹۷۹؛ الوافی: ۲۲/ ۵۷۱ و ۶۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۳۹۷؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/ ۲۷؛ المبسوط فی فقہ: ۲/ ۲۷۲

{2173} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَزَنَى مَا عَلَيْهِ قَالَ يُجْلَدُ الْحَدَّ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ وَيُنْفَى سَنَةً.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس سے دخول بھی نہیں کیا تھا کہ دوسری کسی عورت سے زنا کر لیا تو اس پر سزا کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر حد میں کوڑے لگائے جائیں گے اور اس کا سر مونڈ دیا جائے گا اور اس کے اور اس کی عورت کے درمیان ایک سال تک جدائی ڈال دی جائے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے﴾

{2174} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ قُلْتُ كَمْ أُحِلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ قَوْلُهُ لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَ لاَ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ مِنْ بَنَاتِ عَمِّهِ وَبَنَاتِ عَمَّاتِهِ وَبَنَاتِ خَالِهِ وَبَنَاتِ خَالاَتِهِ وَأَزْوَاجِهِ اللاَّتِي هَاجَرْنَ مَعَهُ وَأُحِلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ مِنْ عُرْضِ الْمُؤْمِنِينَ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَ هِيَ الْهِبَةُ وَ لاَ تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلاَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَمَّا لِغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَلاَ يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلاَّ بِمَهْرٍ وَ ذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَهُ: تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَ مَنْ آوَى فَقَدْ نَكَحَ وَمَنْ أَرْجَأَ فَلَمْ يَنْكِحْ قُلْتُ قَوْلُهُ لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ (قَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهِ النِّسَاءَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۶۴ح۵۱۴۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۸۹ح۱۹۶۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۳۶ح۳۶۹۸۴؛ الوافی: ۲۱/۱۳۴

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۵۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۷۶؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۲۴۳؛ الدر المنضود: ۳۰۰؛ اسس الحدود: ۱۱۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۷۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۱۴

اَللاَّتِي حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ كَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَلَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا أَرَادَ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آپ کی بیویوں کو حلال قرار دیا ہے (الاحزاب: ۵۰)'' کے بارے میں پوچھا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے جتنی چاہیں۔

میں نے عرض کیا: اللہ کے قول: ''ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عورتوں میں سے کوئی حلال نہیں اور یہ بھی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیویوں میں سے کوئی ان کے ذریعے تبدیل کرو (الاحزاب: ۵۲)'' سے کیا مراد ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے چچا اور چچیوں، خالوؤں اور خالاؤں کی بیٹیوں میں سے جتنی سے چاہیں نکاح کریں اور ان بیویوں سے کہ جو ان کے ساتھ ہجرت کر کے آئیں اور ان کے لئے حلال تھا کہ وہ مومنین کی عورتوں سے بغیر مہر کے نکاح کریں اور یہ ہبہ ہے اور ہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے علاوہ حلال نہیں ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کے لئے بغیر مہر کے نکاح بھی درست نہیں اور اللہ کے قول: ''اور اگر مومن عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کرے (ایضاً: ۴۹)'' کا یہی معنی ہے۔

میں نے کہا: کیا آپ علیہ السلام نے اللہ کا یہ قول: ''ان میں سے جنہیں چاہو دور کرو اور جنہیں چاہو اپنے پاس رکھو (ایضاً ۵۱)'' ملاحظہ کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جن کو قریب کیا ان سے نکاح کیا اور جن کو دور کیا ان سے نکاح نہ کیا۔

میں نے عرض کیا: اللہ کا قول ہے: ''اس کے بعد تمہارے لئے کوئی عورت حلال نہیں ہے (ایضاً: ۵۲)''؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ان عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس آیت میں حرام قرار دی گئی ہیں کہ: ''تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں۔۔۔ آخر آیت تک (النساء: ۲۳)'' جیسے لوگ کہتے ہیں اگر قضیہ ویسا ہوتا تو تمہارے لئے حلال ہوگا وہ جو ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلال نہیں تھا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک جب چاہے تبدیل کر سکتا ہے لیکن قضیہ ویسے نہیں ہے جیسے وہ بولتے ہیں۔ یقیناً اللہ نے عورتوں میں سے جتنی چاہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلال قرار دیں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جن کو (سورۃ نساء کی) اس آیت میں حرام قرار دیا گیا۔[1]

---

[1] الکافی: ۵/۳۸۷ ح ۱؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۹۷؛ بحار الانوار: ۲۲/۲۰۶؛ الوافی: ۲۱/۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۶۶ ح ۲۵۵۹۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2175} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ مُصَافَحَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَافِحَ الْمَرْأَةَ إِلاَّ امْرَأَةً يَحْرُمُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أُخْتٌ أَوْ بِنْتٌ أَوْ عَمَّةٌ أَوْ خَالَةٌ أَوْ بِنْتُ أُخْتٍ أَوْ نَحْوُهَا الْحَدِيثَ.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرد کا عورت سے مصافحہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد کے لئے مصافحہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد کے لئے عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے سوائے ان عورتوں کے جن سے اس کے لئے نکاح کرنا حرام ہے جیسے بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھانجی اور اس جیسی عورتیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{2176} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلَ عِيسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عِيسَى أَبَا جَعْفَرٍ الثَّانِيَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ امْرَأَةً أَرْضَعَتْ لِي صَبِيّاً فَهَلْ يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ ابْنَةَ زَوْجِهَا فَقَالَ لِي مَا أَجْوَدَ مَا سَأَلْتَ مِنْ هَاهُنَا يُؤْتَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ مِنْ قِبَلِ لَبَنِ الْفَحْلِ هَذَا هُوَ لَبَنُ الْفَحْلِ لاَ غَيْرُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الْجَارِيَةَ لَيْسَتِ ابْنَةَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ لِي هِيَ ابْنَةُ غَيْرِهَا فَقَالَ لَوْ كُنَّ عَشْراً مُتَفَرِّقَاتٍ مَا حَلَّ لَكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ وَ كُنَّ فِي مَوْضِعِ بَنَاتِكَ.

علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ عیسیٰ بن جعفر بن عیسیٰ نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے میرے بچے کو دودھ پلایا تو کیا یہ حلال ہے کہ میں اس عورت کے شوہر کی بیٹی سے شادی کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا بہترین سوال ہے جو تم نے مجھ سے کیا ہے لوگ تو کہتے ہیں فحل کے دودھ کے سبب اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی اور یہ فحل کا دودھ ہی ہے

میں نے عرض کیا: وہ لڑکی اس عورت کی اپنی بیٹی نہیں ہے جس نے میری اولاد کی رضاعت کی ہے بلکہ وہ کسی دوسری عورت کی بیٹی ہے؟

---

[1] مراۃ العقول: ۱۲۲/۲۰؛ السیرۃ النبویۃ بروایۃ اھل البیتؑ: ۱۶۵/۲؛ جواہر الکلام: ۱۲۰/۲۹؛ حدود الشریعہ: ۱۲۲؛ مسالک الافہام: ۳/۷۷

[2] الکافی: ۲/۵۰۷ ح ۳ح۶؛ الوافی: ۳۹۵/۲۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۴۰۲/۱ (اقتباس)؛ موسوعہ الامام الہادیؑ: ۳۵۲/۲

[3] شرح العروۃ: ۸۳/۳۲؛ مراۃ العقول: ۳۵۵/۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۶۱/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۰/۲۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر دس متفرق (رضاعی) لڑکیاں بھی ہوں تب بھی کوئی شئے تمہارے لئے حلال نہیں ہے اور وہ سب تمہاری بیٹیوں کی مانند ہی ہوں گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2177} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَبِلَ اَلْجِزْيَةَ مِنْ أَهْلِ اَلذِّمَّةِ عَلَى أَنْ لاَ يَأْكُلُوا اَلرِّبَا وَ لاَ يَأْكُلُوا لَحْمَ اَلْخِنْزِيرِ وَ لاَ يَنْكِحُوا اَلْأَخَوَاتِ وَ لاَ بَنَاتِ اَلْأَخِ وَ لاَ بَنَاتِ اَلْأُخْتِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اَللَّهِ وَ ذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ لَيْسَتْ لَهُمُ اَلْيَوْمَ ذِمَّةٌ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ذمہ کا جزیہ اس عہد و پیمان پر قبول فرمایا کہ آئندہ وہ لوگ نہ سود کھائیں گے اور نہ سؤر کا گوشت کھائیں گے اور نہ اپنی بہنوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں سے نکاح کریں گے اور جو ایسا کرے گا اس سے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری الذمہ ہوگا۔ نیز فرمایا کہ آجکل ان کے لئے کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2178} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَرِيرٍ اَلْقُمِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أُزَوِّجُ أَخِي مِنْ أُمِّي أُخْتِي مِنْ أَبِي فَقَالَ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ زَوِّجْ إِيَّاهَا إِيَّاهُ أَوْ زَوِّجْ إِيَّاهُ إِيَّاهَا.

✪ ابوجریر قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی کی

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۱ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۰ح۱۳۲۰؛ الاستبصار: ۳/۱۹۹ح۷۲۳؛ عوالم العلوم: ۲۳/۵۷۴؛ الوافی: ۲۱/۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶۳ح۲۵۸۳۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۲۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۱۰ح۳۷۱۳ و۸۶۶ح۳۷۸۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۹۱ح۲۵۹۱۱

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۱۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۵/۴۹۴۴؛ مجمع الرسائل: ۳۷؛ قاعدتان فقہیتان: ۲۰۹؛ کتاب النکاح انصاری: ۳۵۰؛ جواہر الکلام: ۲۹/۳۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۴۰۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۱۸۹؛ جامع المقاصد: ۱۲/۲۳۰؛ مسالک الافہام: ۷/۲۵۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۹۶؛ غایۃ المراد: ۳/۱۵۱؛ تراث الشیعہ الفقہی والاصولی: ۲/۱۳۰؛ منظومۃ فی الرضاع: ۱۱۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۰ح۱۶۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۵۸ح۲۸۴؛ الاستبصار: ۳/۱۸۲ح۶۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶۷ح۲۵۸۴۵

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۲؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۲/۵۲۶؛ تذکرۃ الفقہا: ۹/۳۱۹؛ منتہی المطلب: ۱۵/۸۵؛ جواہر الکلام: ۲۱/۲۷۰؛ ریاض المسائل: ۸/۴۹

شادی اپنے باپ کی طرف سے سوتیلی بہن سے کرا سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خواہ اس کا نکاح اس سے کرلو یا خواہ اس کا نکاح اس سے کرلو (درست ہے)[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{**2179**} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيِّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْنِي وَ أَرْضَعَتْ صَبِيّاً مَعِي وَ لِذَلِكَ الصَّبِيِّ أَخٌ مِنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ فَيَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے مجھے بھی دودھ پلایا اور میرے ساتھ ایک اور لڑکے کو بھی پلایا اور اس لڑکے کا اس کے باپ اور اس کی ماں کی طرف ایک (سگا) بھائی ہے تو کیا میں اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{**2180**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَتَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۞ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے اپنے رضاعی بھائی کی بہن سے شادی کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ اپنے رضاعی بھائی کی بہن سے شادی کروں۔[5]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[6]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۴ ح ۴۴۷۴؛ السرائر: ۳/۵۹۵؛ الوافی: ۲۱/۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶۸ ح ۲۵۸۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۶۶

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۸۳

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۳ ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶۹ ح ۲۵۸۴۸؛ الوافی: ۲۱/۲۲۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۶۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۶۷؛ جواہر الکلام: ۲۹/۳۱۸؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۵/۴۹۵۱؛ قاعدتان فقہیتان: ۲۱۵؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۲/۱۶۵

[5] الکافی: ۵/۴۴۴ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶۸ ح ۲۵۸۴۷؛ الوافی: ۲۱/۲۱۶

[6] مراۃ العقول: ۲۰/۲۱۷؛ قاعدتان فقہیتان: ۲۱۵؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۵۶۳

{2181} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ وَ خَلَقَ زَوْجَتَهُ مِنْ سِنْخِهِ فَبَرَأَهَا مِنْ أَسْفَلِ أَضْلاَعِهِ فَجَرَى بِذَلِكَ الضِّلْعِ سَبَبٌ وَ نَسَبٌ ثُمَّ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ فَجَرَى بِسَبَبِ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا صِهْرٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَسَباً وَ صِهْراً فَالنَّسَبُ يَا أَخَا بَنِي عِجْلٍ مَا كَانَ بِسَبَبِ الرِّجَالِ وَ الصِّهْرُ مَا كَانَ بِسَبَبِ النِّسَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَسِّرْ لِي ذَلِكَ فَقَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلِهَا وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلاَمٍ فَذَلِكَ الرَّضَاعُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلَيْنِ كَانَا لَهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلاَمٍ فَإِنَّ ذَلِكَ رَضَاعٌ لَيْسَ بِالرَّضَاعِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ نَسَبِ نَاحِيَةِ الصِّهْرِ رَضَاعٌ وَ لاَ يُحَرِّمُ شَيْئاً وَ لَيْسَ هُوَ سَبَبَ رَضَاعٍ مِنْ نَاحِيَةِ لَبَنِ الْفُحُولَةِ فَيُحَرِّمَ.

✪ برید العجلی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور وہ وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا (الفرقن: ۵۴)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو میٹھے پانی سے خلق فرمایا اور اس کی بیوی کو اس کی پسلی سے پس ان کی بیوی کو ان کی نچلی پسلی سے پیدا کیا اور اس پسلی میں سبب ونسب کو جاری کیا پھر اس کی حضرت آدم علیہ السلام سے تزویج فرمائی پس اس سبب سے ان کے درمیان (سسرالی رشتہ) قائم ہوا اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ''نسباً وصہراً'' ہے اے بنی عجل کے بھائی! نسب وہ ہے کہ جو مردوں کے سبب ہو اور صہر (سسرال کا رشتہ) وہ ہے جو عورتوں کے سبب ہو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: کیا آپ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ''رضاع کے ذریعے وہ چیز حرام ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ہوتی ہے آپ علیہ السلام مجھے اس کی تفسیر بیان فرمادیجیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر عورت جو اپنے شوہر کے دودھ سے کسی دوسری عورت کے بچے یا بچی کو پلاتی ہے تو یہ رضاعت ایسی ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور ہر وہ عورت جو اپنے کے بعد دیگرے دو شوہروں کے دودھ میں سے کسی لڑکے یا لڑکی کو دودھ پلائے تو یہ دودھ پلانا وہ رضاعت نہیں ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رضاعت سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب سے حرام ہوتی ہے اور بے شک وہ نسب میں سے مہر (سسرالی رشتہ) کی طرف سے رضاع ہے اور یہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتا اور وہ شوہر کے دودھ کی طرف سے سبب رضاعت نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام

کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2182} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَلْ لِلرَّضَاعِ حَدٌّ يُؤْخَذُ بِهِ فَقَالَ لاَ يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ أَقَلَّ مِنْ رَضَاعِ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَوْ خَمْسَ عَشْرَةَ رَضَعَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهَا رَضْعَةُ امْرَأَةٍ غَيْرِهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً أَرْضَعَتْ غُلاَماً أَوْ جَارِيَةً عَشْرَ رَضَعَاتٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ وَأَرْضَعَتْهُمَا امْرَأَةٌ أُخْرَى مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ آخَرَ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لَمْ يُحَرَّمْ نِكَاحُهُمَا.

✪ زیاد بن سوقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا رضاعت کی کوئی حد مقرر ہے جسے اخذ کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رضاعت سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی جب تک کم از کم ایک شب و روز تک یا پندرہ بار ایک ہی عورت کا اور ایک ہی مرد کا اس طرح مسلسل نہ پلایا جائے کہ اس دوران کسی اور عورت کی رضاعت سے فاصلہ نہ ڈالا جائے لہٰذا اگر کوئی عورت کسی بچے اور بچی کو ایک فحل کا دس بار دودھ پلایے اور پھر دوسری عورت کسی اور فحل کا دس بار انہیں دودھ پلائے تو اس سے وہ (لڑکی لڑکا) کا آپس میں نکاح حرام نہیں ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2183} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۲ح۹؛ الوافی: ۲۱/۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۸۸ح۲۵۹۰۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۵ح۴۶۶۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۳؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۰۱؛ بحار الانوار: ۱۱/۱۱۲؛ تفسیر القمی: ۲/۱۱۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۷۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۸/۸۲۸

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۱۳؛ ریاض المسائل: ۱۱/۱۴۹؛ کتاب النکاح اراکی: ۸۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۵۰۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۱۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۵۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۵۷؛ منظومہ فی الرضاع: ۵۱

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۱۵ح۱۳۰۴؛ الاستبصار: ۳/۱۹۲ح۶۹۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۷۴ح۲۵۸۶۰؛ الوافی: ۲۱/۲۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۶۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۴۸؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/۲۷۷؛ مجمع الرسائل: ۱۰۸؛ احکام الرضاع فی فقہ الشیعہ: ۱۰۹؛ قاعتان فقہیتان: ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۲۹/۲۷۹؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۴/۳۵۲؛ نظام النکاح: ۳۰۰؛ کتاب النکاح انصاری: ۳۰۳؛ منظومہ فی الرضاع: ۲۷؛ فقہ الصادقؑ ۲۱/۳۵۹

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُحَرِّمُ مِنَ اَلرَّضَاعِ إِلاَّ مَا أَنْبَتَ اَللَّحْمَ وَ اَلدَّمَ.

❁ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رضاعت سے حرمت نہیں ہوتی مگر اس سے جو گوشت اور خون پیدا کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2184} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلرَّضَاعُ اَلَّذِي يُنْبِتُ اَللَّحْمَ وَ اَلدَّمَ هُوَ اَلَّذِي يَرْضِعُ حَتَّى يَتَمَلَّى وَ يَتَضَلَّعَ وَ يَنْتَهِيَ نَفْسُهُ.

❁ ابن ابی عمیر نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ رضاعت جو گوشت اور خون پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جو بچہ اس قدر پیئے کہ اس کی کوکھ نکل آئے اور (پیٹ) بھر جائے اور بچہ خود بخود پینے سے رک جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث کا صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2185} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَ لاَ وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَ لاَ يُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلاَمٍ وَ لاَ صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اَللَّيْلِ وَ لاَ تَعَرُّبَ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ وَ لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ اَلْفَتْحِ وَ لاَ طَلاَقَ قَبْلَ اَلنِّكَاحِ وَ لاَ عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ وَ لاَ يَمِينَ لِلْوَلَدِ مَعَ وَالِدِهِ وَ لاَ لِلْمَمْلُوكِ مَعَ مَوْلاَهُ وَ لاَ لِلْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَ لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ لاَ يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ فَمَعْنَى قَوْلِهِ لاَ رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ أَنَّ اَلْوَلَدَ إِذَا شَرِبَ مِنْ لَبَنِ اَلْمَرْأَةِ بَعْدَ مَا تَفْطِمُهُ لاَ يُحَرِّمُ ذَلِكَ اَلرَّضَاعُ اَلتَّنَاكُحَ.

❁ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دودھ چھوڑنے

---

[1] الکافی: ۵/ ۴۳۸ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۱۲ ح ۱۲۹۴؛ الاستبصار: ۳/ ۱۹۳ ح ۶۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۸۲ ح ۲۵۸۸۵؛ الوافی: ۲۱/ ۲۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۶۹

[2] نظام النکاح فی الشریعہ: ۲۷۴؛ قاعدتان فقیہان: ۱۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/ ۱۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۴۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۳۶۴؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/ ۶۱۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۱۴۴

[3] الکافی: ۵/ ۴۴۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۱۶ ح ۱۳۰۶؛ الاستبصار: ۳/ ۱۹۵ ح ۷۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۸۳ ح ۲۵۸۸۹؛ الوافی: ۲۱/ ۲۳۷

[4] منظومہ فی الرضاع: ۸۹؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۱۹

(یعنی دوسال) کے بعد رضاعت نہیں ہوتی، روزوں میں وصل نہیں ہوتا، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں ہوتی، شام تک چپ (کا روزہ) نہیں ہوتا، ہجرت کے بعد پھر بدو بننے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں ہے، نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہے، بیٹے کی باپ کے ساتھ اور آقا کی مملوک کے ساتھ اور زوجہ کی شوہر کے ساتھ کوئی قسم نہیں ہے، گناہ کے کام میں کوئی منت نہیں ہے اور اطع رحمی میں کوئی قسم نہیں ہے پس آپ ﷺ کے قول کہ دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں ہے کہ معنی یہ ہے کہ بچہ اگر اس دودھ چھڑانے کے بعد کسی عورت کا دودھ پیئے تو اس کا یہ دودھ پینا آپس میں نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

{2186} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فَأَسْقَتْ زَوْجَهَا لِتَحْرُمَ عَلَيْهِ قَالَ أَمْسَكَهَا وَأَوْجَعَ ظَهْرَهَا.

✪ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک عورت نے اپنا دودھ دوھ کر اپنے شوہر کو پلایا تا کہ وہ اس پر حرام ہو جائے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اپنے پاس رکھ (کیونکہ دودھ پینے سے عورت حرام نہیں ہوتی) لیکن اس عورت کی پیٹھ کو چوٹ لگائیں (کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی؟)۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[4]

{2187} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۳ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۹ح۳۴۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۸۴ح۲۵۸۹۰؛ امالی صدوق:۳۸۷؛ امالی طوسی: ۴۲۳؛ النوادراشعری:۲۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۴۳؛ بحارالانوار:۱۰۱/۲۱۷؛ عوالم العلوم:۲۰/۷۹۹؛ الوافی:۱۱/۵۵۸؛ تحف العقول:۳۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۶۷ح۱۶۹۷۶؛ الاشعثیات:۱۱۲؛ ترتیب الامالی:۷/۵۱۰؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۸۵۴

[2] جواہرالکلام:۳۳/۱۷؛ جواہرالکلام فی ثوبہ:۹/۲۵۲؛ روضۃ المتقین:۸/۴؛ مراۃ العقول:۲۰/۲۱۶

[3] الکافی:۵/۴۴۳ح۴؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۳۸۵ح۲۵۸۹۶؛ الوافی:۲۱/۲۵۵؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۸۵۲

[4] مراۃ العقول:۲۰/۲۱۵

اِمْرَأَتِي حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فِي مَكُّوكٍ فَأَسْقَتْهُ جَارِيَتِي فَقَالَ أَوْجِعِ امْرَأَتَكَ وَ عَلَيْكَ بِجَارِيَتِكَ وَ هُوَ هَكَذَا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ .

✿ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! میری زوجہ نے اپنا دودھ ایک برتن میں دوھا اور اسے میر کنیز کو پلا دیا (تا کہ وہ مجھ پر حرام ہو جائے تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی زوجہ کو چوٹ پہنچاؤ اور تمہاری کنیز تم پر لازم ہے اور اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کے فیصلہ میں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2188} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اِبْنَةِ اَلْأَخِ مِنَ اَلرَّضَاعِ لاَ آمُرُ بِهِ أَحَداً وَ لاَ أَنْهَى عَنْهُ وَ إِنَّمَا أَنْهَى عَنْهُ نَفْسِي وَ وُلْدِي وَ قَالَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ اِبْنَةَ حَمْزَةَ فَأَبَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ هِيَ اِبْنَةُ أَخِي مِنَ اَلرَّضَاعِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے رضاعی بہن کی بیٹی (سے نکاح) کے بارے میں فرمایا کہ میں اس کا نہ کسی کو حکم دیتا ہوں اور نہ کسی کو منع کرتا ہوں البتہ میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس سے باز رکھتا ہوں۔

نیز فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جناب حمزہ علیہ السلام کی بیٹی (نکاح کے لئے) پیش کی گئی تو آپ علیہ السلام نے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ تو میرے رضاعی بھائی (حمزہ علیہ السلام) کی بیٹی ہے (جس سے نکاح جائز نہیں ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2189} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تُنْكَحُ اَلْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَ لاَ عَلَى خَالَتِهَا وَ لاَ عَلَى

---

[1] الکافی: ۵/۵ ۴۴۵ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۹۳ ح ۲۵۹۱۶؛ الوافی: ۲۱/ ۲۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۷۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/ ۸۵۰

[2] الفقہ وسائل طبیہ: ۱۰۳؛ حدود الشریعہ: ۱۰۷؛ مراۃ العقول:

[3] الکافی: ۵/ ۴۴۳ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۹۴ ح ۲۵۹۱۹؛ الوافی: ۲۱/ ۲۱۵

[4] انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۷۵۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۰۴

أُخْتِهَا مِنَ ٱلرَّضَاعَةِ وَ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ذَكَرَ لِرَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِبْنَةَ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا اِبْنَةُ أَخِي مِنَ ٱلرَّضَاعَةِ وَ كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَمُّهُ حَمْزَةُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَدْ رَضَعَا مِنِ اِمْرَأَةٍ.

۞ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنی پھوپھی پر (سوت بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی اپنی خالہ پر اور نہ اپنی رضاعی بہن پر۔

نیز فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت حمزہ علیہ السلام کی بیٹی کا (نکاح کے لئے) ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ میرے رضاعی بھائی (حمزہ علیہ السلام) کی بیٹی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضرت حمزہ علیہ السلام نے ایک عورت (جناب ثوبیہ) کا دودھ پیا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2190} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ اِبْنَيِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بَسَّامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَمَّا يَرْوِي ٱلنَّاسُ عَنْ أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ ٱلْفُرُوجِ لَمْ يَكُنْ يَأْمُرُ بِهَا وَ لاَ يَنْهَى عَنْهَا إِلاَّ نَفْسَهُ وَ وُلْدَهُ فَقُلْنَا كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ أَحَلَّتْهَا آيَةٌ وَ حَرَّمَتْهَا آيَةٌ أُخْرَى فَقُلْنَا هَلِ ٱلْآيَتَانِ تَكُونُ إِحْدَاهُمَا نَسَخَتِ ٱلْأُخْرَى أَمْ هُمَا مُحْكَمَتَانِ يَنْبَغِي أَنْ يُعْمَلَ بِهِمَا فَقَالَ قَدْ بَيَّنَ لَهُمْ إِذْ نَهَى نَفْسَهُ وَ وُلْدَهُ (قُلْنَا مَا مَنَعَهُ أَنْ يُبَيِّنَ ذَلِكَ لِلنَّاسِ قَالَ خَشِيَ أَنْ لاَ يُطَاعَ فَلَوْ أَنَّ أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ثَبَتَتْ قَدَمَاهُ أَقَامَ كِتَابَ ٱللَّهِ كُلَّهُ وَ ٱلْحَقَّ كُلَّهُ.

۞ معمر بن یحییٰ بن بسام سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے فروج کے بارے میں یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نہ ان کا حکم دیتے تھے اور نہ ان سے روکتے تھے البتہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ان سے باز رکھتے تھے پس ہم نے عرض کیا کہ اس (فرمان) کی حقیقت کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (کیونکہ) ایک آیت نے اسے حلال کیا ہے جبکہ دوسری نے حرام کیا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (کیونکہ) ایک آیت نے اسے حلال کیا ہے جبکہ دوسری نے حرام کیا ہے۔

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۵ ح۱۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۱۱ ح۴۴۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۹۶ ح۲۵۹۲۴؛ الوافی: ۲۱/۲۱۴؛ بحار الانوار: ۱۵/۴۰۳

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۲۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۳۶

ہم نے عرض کیا: کیاان آیات میں سے ایک دوسری کومنسوخ کرتی ہے یادونوں محکم ہیں کہ دونوں پرعمل کیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آپ علیہ السلام نے خود کو اور اپنی اولاد کو اس سے باز رکھ کے ان لوگوں کے لئے معاملہ واضح تو کر دیا(کہ وہ عورتیں حارم ہیں اور حلت والی آیت منسوخ ہے)

ہم نے عرض کیا: ان کے لئے کیا چیز مانع تھی کہ لوگوں کو اس طرح کھول کی بیان نہیں کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو اندیشہ تھا کہ ان کی اطاعت نہیں کی جائے تو پس اگر امیر المومنین علیہ السلام کو ثابت قدمی حاصل ہو جاتی تو وہ پوری اللہ کی کتاب اور پورے حق کو قائم فرماتے ۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2191} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيُّ عَنْ هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: تَحْرُمُ مِنَ اَلْإِمَاءِ عَشَرَةٌ لاَ تَجْمَعُ بَيْنَ اَلْأُمِّ وَ اَلْبِنْتِ وَ لاَ بَيْنَ اَلْأُخْتَيْنِ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ هِيَ حَامِلٌ مِنْ غَيْرِكَ حَتَّى تَضَعَ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ لَهَا زَوْجٌ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ هِيَ أُخْتُكَ مِنَ اَلرَّضَاعَةِ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ هِيَ عَمَّتُكَ مِنَ اَلرَّضَاعَةِ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ هِيَ حَائِضٌ حَتَّى تَطْهُرَ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ هِيَ رَضِيعَتُكَ وَ لاَ أَمَتَكَ وَ لَكَ فِيهَا شَرِيكٌ.

❁ مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دس قسم کی لونڈیاں اپنے آقاؤں پر حرام ہیں۔ ماں اور بیٹی دونوں اگر کسی ایک کی لونڈیاں ہوں تو دونوں مالک پر حلال نہ ہوں گی بلکہ صرف ماں حلال ہوگی یا بیٹی، دو بہنیں جمع نہیں کی جاسکتیں، وہ کنیز جو کسی دوسرے سے حاملہ ہوئی ہے جب تک ولادت نہ ہو جائے تو موجودہ مالک پر حرام ہے، وہ کنیز جو تمہاری رضاعی بہن ہے، وہ کنیز جو تمہاری رضاعی پھوپھی ہے، وہ کنیز جو تمہاری رضاعی خالہ ہے، وہ کنیز جو حیض سے ہو، وہ کنیز جس نے تمہیں دودھ پلایا اور وہ کنیز جس میں جو آدمی شریک ہوں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۶۳۴ح۱۸۵۶؛ الاستبصار: ۳/۱۷۳ح۶۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹۷ح۲۵۹۲۶؛ تفسیر البرہان: ۲/۵۶؛ بحارالانوار: ۲/۲۵۲؛ الوافی: ۲۱/۱۹۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۴۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۶۹؛ تفسیر البرہان: ۲/۵۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۳۴ح۳۷۷۴۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۶۲۴؛ جامع الشتات: ۴/۵۳۴

[3] الخصال: ۲/۴۳۸باب۱۰ح۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۹۸ح۶۹۵؛ الوافی: ۲۱/۲۷۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۵۱ح۴۵۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۷۳ح۱۶۹۸۸؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۱۶۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۰۶ح۲۶۶۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۴۱

[4] روضۃ المتقین: ۸/۴۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۳۸۶؛ جواھر الکلام: ۲۴/۲۱۴؛ آیات الاحکام نجفی: ۶/۱۶۲

{2192} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْكِحَهَا عَمُّهَا وَ لاَ خَالُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی عورت سے اس کی رضاعی چچا یا رضاعی ماموں کو شادی کرنا درست نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2193} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنِ امْرَأَةٍ دَرَّ لَبَنُهَا مِنْ غَيْرِ وِلاَدَةٍ فَأَرْضَعَتْ جَارِيَةً وَ غُلاَماً بِذَلِكَ اللَّبَنِ هَلْ يَحْرُمُ بِذَلِكَ اللَّبَنِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ لاَ.

۞ یونس بن یعقوب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں روایت کیا ہے جس کا بچے کی ولادت کے بغیر دودھ اتر آیا پس اس نے ایک لڑکی اور لڑکے کو وہ دودھ پلایا تو کیا یہ دودھ بھی وہ کچھ حرام کرے گا جو رضاعت حرام کرتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{2194} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ جَارِيَةً رَضِيعَةً فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ فَسَدَ النِّكَاحُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص ایک دودھ پیتی بچی سے نکاح کرے اور اس کی

---

[1] الکافی: ۵/۵ ۴۴ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۲۹۲ح ۱۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۹۶ح ۲۵۹۲۳؛ الوافی: ۲۱/ ۲۱۴

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۲۵۴؛ قاعدتان فقیہتان: ۲۰۸؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/ ۳۸۰؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۴/ ۳۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۱۰۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۲۰

[3] الکافی: ۵/ ۴۴۶ح ۱۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۷۹ح ۴۶۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۲۵ح ۱۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۹۸ح ۲۵۹۲۸؛ الوافی: ۲۱/ ۲۴۱

[4] المبسوط فی فقہ المسائل الطبیہ: ۳۸۷؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۵۸۰؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۳۵۲؛ مجمع الرسائل: ۷۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۳۷۴؛ منظومہ فی الرضاع: ۴۸؛ احکام الرضاع فی فقہ: ۸۴

زوجہ اس بچی کو دودھ پلا دے تو (دونوں سے) نکاح باطل ہو جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2195} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اِمْرَأَةٌ أَرْضَعَتْ بَعْضَ وُلْدِي هَلْ يَجُوزُ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ بَعْضَ وُلْدِهَا فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَجُوزُ لَكَ ذٰلِكَ لِأَنَّ وُلْدَهَا صَارَتْ بِمَنْزِلَةِ وُلْدِكَ.

✿ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ علی بن شعیب نے امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا (اور پوچھا) کہ ایک عورت نے میرے ایک بچے کو دودھ پلایا تو کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اس عورت کی کسی لڑکی سے شادی کرلوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس عورت کی ساری اولاد تمہاری اپنی اولاد کے بمنزلہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2196} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى النَّاسِ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ وَلاَ أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَداً حَرُمْنَ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لاَ تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ وَلاَ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ امْرَأَةَ جَدِّهِ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۶۷۴ ح ۴۶۷۰؛ الکافی: ۵/۴۴۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۹۳ ح ۱۲۳۱؛ الوافی: ۲۱/۲۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۹۹ ح ۲۵۹۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۶۴؛ موسوعہ الشہید الصدر: ۱۹/۱۰۵؛ مفتاح الاصول: ۲۰۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲۵۸؛ قاعدتان فقہیتان: ۲۲۶؛ دروس فی مسائل: ۱۷۱؛ القواعد الفقہیہ: ۴/۳۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۴۷

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۱ ح ۱۳۲۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۶۷۴ ح ۴۶۶۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۲۶؛ الاستبصار: ۳/۲۰۱ ح ۷۲۷؛ الوافی: ۲۱/۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۰۴ ح ۲۵۹۴۲؛ کاتیب الآئمہؑ: ۴/۲۳۴ و ۶/۱۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۶۴؛ قاعدتان فقہیتان: ۲۰۹؛ القواعد الفقہیہ: ۴/۹۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۵۱۴؛ مجمع الرسائل: ۷۳؛ احکام الرضاع فی فقہ: ۳۹؛ مسالک الافہام: ۷/۲۵۳؛ حدود الشریعہ: ۶۸۱؛ تراث الشیہ الفقہی: ۲/۱۳۱؛ کتاب النکاح انصاری: ۳۴۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۴۴

بیویاں اللہ کے اس قول: ''اور تمہیں حق نہیں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اذیت دو اور ان کی ازواج سے ان کے بعد کبھی بھی نکاح نہ کرو (الاحزاب: ۵۳)'' کی وجہ سے حرام نہ بھی ہوتیں تب بھی امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''اور تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ہے (النسا: ۲۲)'' کی بنا پر حرام ہوتیں اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے جد (نانا یا دادا) کی بیوی سے نکاح کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2197} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَاشَرَ اِمْرَأَةً وَ قَبَّلَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ اِبْنَتَهَا قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَفْضَى إِلَى ٱلْأُمِّ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ أَفْضَى إِلَيْهَا فَلاَ يَتَزَوَّجِ اِبْنَتَهَا.

عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے مباشرت کی اور اسے بوس و کنار کیا مگر اس سے زنا نہیں کیا اور پھر اس کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے ماں سے زنا نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس نے اس سے زنا کیا ہے تو پھر وہ اس کی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2198} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ يَزِيدَ ٱلْكُنَاسِيِّ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً فَقَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَ تَقُولَ لَهُ إِنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا

---

[1] الکافی: ۵/۴۲۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸۱ ح ۱۱۹۰؛ الاستبصار: ۳/۱۵۵ ح ۵۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۱۲ ح ۲۵۹۵۶؛ الوافی: ۲۱/۱۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۷۷ ح ۱۷۰۰۸؛ بحار الانوار: ۲/۲۷۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۹۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۲۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۵۰؛ النوادر اشعری: ۱۰۱

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۷۵؛ شرح العروہ: ۳۲/۲۵۸؛ الانوار الساطعۃ: ۲/۳۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۱۷۸؛ غنائم الایام: ۴/۳۶۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۸۵

[3] الکافی: ۵/۴۱۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸۰ ح ۱۱۸۶؛ الاستبصار: ۳/۱۶۶ ح ۶۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۲۴ ح ۲۵۹۸۸؛ الوافی: ۲۱/۱۷۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۸۲ ح ۱۷۰۲۳؛ النوادر اشعری: ۹۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۸۳

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۲۶؛ کتاب النکاح اراکی: ۱۲۶؛ شرح العروۃ: ۳۲/۳۲۶؛ جواہر الکلام: ۲۹/۳۷۰؛ نظام النکاح: ۱/۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۸۱

تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ يُلاَعِبُ أُمَّهَا وَ يُقَبِّلُهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ أَفْضَى إِلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ لِي كَذَبَ مُرْهُ فَلْيُفَارِقْهَا قَالَ فَرَجَعْتُ مِنْ سَفَرِي فَأَخْبَرْتُ اَلرَّجُلَ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَوَ اَللَّهِ مَا دَفَعَ ذَلِكَ عَنْ نَفْسِهِ وَ خَلَّى سَبِيلَهَا.

۞ یزید کناسی سے روایت ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا گمان تھا کہ وہ اس کی ماں کے ساتھ کھیلا تھا اور اسے بوس و کنار کیا تھا مگر اس سے زنا نہیں کیا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: وہ جھوٹا ہے (کہ اس نے زنا نہیں کیا) اس کے پاس جاؤ اور ان دونوں کو جدا کردو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے جب اسے (امام علیہ السلام کے حکم کی) خبر دی تو اللہ کی قسم! اس نے اپنی ذات کا دفاع نہیں کیا اور اس عورت کو آزاد کردیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2199} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ اِمْرَأَتِهِ أَوْ بِابْنَتِهَا أَوْ بِأُخْتِهَا فَقَالَ لاَ يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ اِمْرَأَتَهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَرَّمَ حَرَامٌ قَطُّ حَلاَلاً.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں یا اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے زنا کرے تو یہ اس پر اس کی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔

پھر فرمایا: حرام کسی حلال کو کبھی حرام نہیں کرسکتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۱۶/۵: ۴۱۶ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۴۲۴ح ۲۵۹۹۱؛ الوافی: ۱۸۳/۲۱؛ اثبات الھداۃ: ۱۴۳/۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۹۵۸/۲۵ح ۳۷۹۸۳

[2] مراۃ العقول: ۱۷۰/۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۵/۴؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲۱۹/۲

[3] الکافی: ۵۶۱۴/ ح ۴؛ النوادراشعری: ۹۶؛ بحارالانوار: ۱۰۱/ ۱۰؛ مستدرک الروائل: ۱۴/ ۳۸۴ح ۱۷۰۳۳؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۳۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۹/۲۰ح ۲۶۰۰۴؛ الوافی: ۱۸۲/۲۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۱۷/۳ح ۴۴۵۶

[4] کتاب نکاح شبیری: ۲۸۳۳/۸؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۱۷۱/۲؛ نظام النکاح: ۳۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۲۰۹/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴۹/۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۶۹/۲۰

{2200} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ أَ تَحِلُّ لِابْنِهِ أَوْ يَفْجُرُ بِهَا الِابْنُ أَ تَحِلُّ لِأَبِيهِ قَالَ إِنْ كَانَ الْأَبُ أَوِ الِابْنُ مَسَّهَا وَ أَخَذَ مِنْهَا فَلَا تَحِلُّ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو کیا وہ اس (زانی) کے بیٹے کے لئے حلال ہے یا اگر اس عورت سے کوئی بیٹا زنا کرے تو کیا وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر باپ یا بیٹا کسی عورت سے زنا کرے تو وہ دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2201} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ حَرَاماً ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَلَالاً قَالَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَ آخِرُهُ نِكَاحٌ وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ أَصَابَ الرَّجُلُ مِنْ ثَمَرِهَا حَرَاماً ثُمَّ اشْتَرَاهَا بَعْدُ كَانَتْ لَهُ حَلَالاً.

عبیداللہ بن علی الحلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے پھر اس سے نکاح کرنا چاہے تو یہ حلال ہے۔

نیز فرمایا: اس کا اول (فعل) سفاح (یعنی زنا) ہے اور اس کا آخر نکاح ہے اور اس کی مثال کھجور کے پھل جیسی ہے کہ جسے کوئی آدمی پہلے (چوری کرے) بطور حرام کھائے پھر اسے خرید ے تو وہ بعد میں اس کے لئے حلال ہوگی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2202} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي تَزْوِيجِهَا هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۸۲/۷ ح ۱۱۹۴؛ الاستبصار: ۱۶۳/۳ ح ۵۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۰/۲۰ ح ۲۶۰۱۰؛ الوافی: ۱۶۲/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۹۸/۷

[2] ملاذ الاخیار: ۸۸/۱۲؛ شرح العروۃ: ۳۱۷/۳۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۸۴۵/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۰/۴؛ تفصیل الشریعہ النکاح: ۲۳۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳۲۷/۷ ح ۱۳۴۵؛ الکافی: ۳۵۶/۵ ح ۲؛ عوالی اللئالی: ۳۲۹/۳؛ مستدرک الوسائل: ۳۸۷/۱۴ ح ۱۷۰۴۵؛ بحار الانوار: ۱۰/۱۰۱؛ النوادر اشعری: ۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۴/۲۰ ح ۲۶۰۲۰؛ الوافی: ۳۱۷/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۹۹/۷؛ الفوائد الطوسیہ: ۱۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲۶/۱۷؛ جواہر الکلام: ۴۳۹/۲۹؛ مستمسک العروہ: ۱۵۲/۱۴؛ کتاب النکاح اراکی: ۱۲۹؛ الروضۃ البھیہ: ۲۰۹/۳؛ فقہ الامام جعفر الصادق: ۱۹۴/۵؛ مسالک الافہام: ۳۴۰/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۳/۲۱؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۱۴۲/۹؛ ریاض المسائل: ۱۸۹/۱۱

هُوَ اِجْتَنَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا بِاسْتِبْرَاءِ رَحِمِهَا مِنْ مَاءِ اَلْفُجُورِ فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا .

۞ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرتا ہے پھر اس سے شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کیا یہ اس کے لئے حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ وہ عورت اس سے بچے (یعنی توبہ کر چکے) یہاں تک کہ اس کے رحم کی زنا کے پانی سے استبراء کی عدت گزر جائے (تاکہ معلوم ہو جائے کہ حاملہ ہے یا نہیں) تو پھر اسے حق ہے کہ اس سے شادی کرے بعد اس کے کہ اسے اس کی توبہ کا علم ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2203} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ اِمْرَأَةً كَانَ يَفْجُرُ بِهَا فَقَالَ إِنْ آنَسَ مِنْهَا رُشْداً فَنَعَمْ وَإِلاَّ فَلْيُرَاوِدْهَا عَلَى اَلْحَرَامِ فَإِنْ تَابَعَتْهُ فَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَإِنْ أَبَتْ فَلْيَتَزَوَّجْهَا .

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے حلال ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کرے جس سے وہ زنا کرتا رہا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اس عورت میں نیکی محسوس کرے تو ٹھیک ہے ورنہ (اسے اس طرح آزمائے کہ) اسے حرام کے لئے دعوت دے پس اگر وہ اس کی تابع ہو جائے تو پھر یہ اس پر حرام ہے اور اگر وہ اسے انکار کر دے تو پھر اس سے شادی کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳ /۷/۳۲۲ح۱۳۴۶؛ الکافی: ۵ /۲۵۶ح۴؛ خلاصۃ الایجاز: ۵۴؛ بحارالانوار: ۱۰۰ /۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۴۳۴ح۲۶۰۲۱ و ۲۲/۲۶۵ح۲۸۵۵۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۹۲ح۱۷۰۶۳و۱۵/۳۲۷ح۱۸۵۴۷؛ الوافی: ۲۱/۱۳۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۲۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۹۷۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۱۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۳۴

[3] الکافی: ۵/۳۵۵ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۸ح۱۳۴۹؛ الاستبصار: ۳/۱۶۸ح۶۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۳۳ح۲۶۰۱۹؛ الوافی: ۲۱/۱۳۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۹۷۲

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۶۲؛ کتاب النکاح اراکی: ۱۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۱۴؛ جواہر الکلام: ۲۹/۴۴۰؛ القوانین المحکمۃ فی الاصول: ۳/۲۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۱۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۷۸

{2204} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اَللَّهِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلْفَاجِرَةِ يَتَزَوَّجُهَا اَلرَّجُلُ اَلْمُسْلِمُ قَالَ نَعَمْ وَ مَا يَمْنَعُهُ وَ لَكِنْ إِذَا فَعَلَ فَلْيُحْصِنْ بَابَهُ مَخَافَةَ اَلْوَلَدِ.

۞ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک فاجرہ (فاسقہ) عورت سے ایک مسلمان مرد شادی کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور اسے کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن جب ایسا کرے تو اپنے بچے کے خوف میں اس عورت کو اپنے مضبوط دروازے میں بند رکھے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{2205} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: اَلزّٰانِي لاٰ يَنْكِحُ إِلاّٰ زٰانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ اَلزّٰانِيَةُ لاٰ يَنْكِحُهٰا إِلاّٰ زٰانٍ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ هُنَّ نِسَاءٌ مَشْهُورَاتٌ بِالزِّنَا وَ رِجَالٌ مَشْهُورُونَ بِالزِّنَا شُهِرُوا بِالزِّنَا وَ عُرِفُوا بِهِ وَ اَلنَّاسُ اَلْيَوْمَ بِتِلْكَ اَلْمَنْزِلَةِ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ اَلزِّنَا أَوْ شُهِرَ بِالزِّنَا لَمْ يَنْبَغِ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَاكِحَهُ حَتَّى يَعْرِفَ مِنْهُ تَوْبَةً.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول: ”زانی صرف زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے گا اور زانیہ صرف زانی یا مشرک سے نکاح کرے گی (النور:۳)“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے مشہور ہیں اور وہ مرد ہیں جو زنا کے لئے مشہور ہیں اور اسی (زنا) میں ان کی شہرت ہے اور اسی سے پہچانے جاتے ہیں اور آجکل اس منزل پر وہ لوگ ہیں جن پر زنا کی حد جاری کر دی گئی ہو یا وہ لوگ جو زنا کار مشہور ہیں تو کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان سے نکاح کیا جائے جب تک کہ اس کی توبہ کا علم نہ ہو جائے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

---

[۱] قرب الاسناد:۱۶۶؛ بحارالانوار:۶/۱۰۱؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۴۳۸ ح۲۶۰۳۳؛ مستدرک الوسائل:۱۴/۳۸۸ ح۱۷۰۵۰ و۱۸/۳۷ ح۲۲۰۸۵؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۹۸۴؛ النوادر اشعری:۱۳۳ ح۳۴۸

[۲] مستمسک العروۃ:۱۴/۱۵۳؛ شرح العروۃ:۳۲/۲۲۲؛ فقہ الصادقؑ:۲۱/۳۱۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۴/۵۹؛ ریاض المسائل:۱۱/۱۹۰؛ نفحات الرحمٰن:۴/۴۰۷

[۳] من لا یحضرہٗ الفقیہ:۳/۴۰۵ ح۴۴۱۴؛ الکافی:۵/۳۵۴ ح۱؛ تہذیب الاحکام:۷/۴۰۶ ح۱۶۰۲۵؛ الوافی:۲۱/۱۱۹؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۴۳۹ ح۲۶۰۳۵؛ تفسیر کنزالدقائق:۹/۲۴۵؛ تفسیر نور الثقلین:۳/۵۷۲؛ تفسیر البرہان:۴/۴۶؛ المیزان فی تفسیر القرآن:۱۵/۸۳؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۹۷۸

[۴] روضۃ المتقین:۸/۲۰۵؛ فقہ الصادقؑ:۲۱/۳۱۹؛ موسوعہ احکام الاطفال:۷۷؛ ریاض المسائل:۱۱/۱۹۱؛ مفاتیح الشرائع:۲/۲۵۴

{2206} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَلَدَ الزِّنَى قَالَ)لاَ بَأْسَ إِنَّمَا يُكْرَهُ ذَلِكَ مَخَافَةَ الْعَارِ وَ إِنَّمَا الْوَلَدُ لِلصُّلْبِ وَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ وِعَاءٌ (قُلْتُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي خَادِماً وَلَدَ زِنًى فَيَطَؤُهَا قَالَ لاَ بَأْسَ.

❂ ثعلبہ اور عبداللہ بن ہلال نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ولدالزنا (لڑکی) سے تزویج کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ یہ ننگ و عار کی وجہ سے مکروہ ہے کیونکہ اولاد تو (مرد کے) صلب سے ہوتی ہے اور عورت تو محض ایک برتن ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی ولدالزنا کنیز کو خریدتا ہے اور اس سے ہمبستری کرتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2207} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَعْبَثُ بِالْغُلاَمِ قَالَ إِذَا أَوْقَبَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُخْتُهُ وَ ابْنَتُهُ.

❂ ابن ابی عمیر نے ایک شخص سے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ایک لڑکے سے بدفعلی کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے دخول کرلیا تو پھر اس پر اس (مفعول) کی بیٹی اور بہن حرام ہوجائے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2208} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ لَعِبَ بِغُلاَمٍ هَلْ تَحِلُّ لَهُ أُمُّهُ قَالَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۷ ح ۱۹۱۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۹ ح ۴۴۸۵؛ الوافی: ۲۱/۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۴۳ ح ۲۶۰۴۶

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۹۰

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۱۰ ح ۱۲۸۶؛ الکافی: ۵/۴۱۷ ح ۲؛ الوافی: ۲۱/۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۴۴ ح ۲۶۰۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۹۹؛ مسالک الافہام: ۷/۴۳۳؛ جواہر الکلام: ۲۹/۴۴۷؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/۱۸۱

)إِنْ كَانَ ثَقَبَ فِيهِ فَلاَ(.

۞ ابراہیم بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو کسی لڑکے سے بدفعلی کرے تو کیا اس کی ماں اس (فاعل) پر حلال ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس میں دخول ہو جائے تو پھر (حلال) نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2209} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نُعِيَ الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ أَوْ خَبَّرُوهَا أَنَّهُ قَدْ طَلَّقَهَا فَاعْتَدَّتْ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ قَالَ الْأَوَّلُ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْآخَرِ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَ لَهَا مِنَ الْآخَرِ الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی کی موت کی خبر اس کی اہلیہ تک پہنچے یا اسے خبر دی جائے کہ اس نے اسے طلاق دے دی ہے پس وہ عورت عدت گزار کر (دوسری) شادی کرے اور پھر اس کا پہلا شوہر آ جائے تو پہلا دوسرے کی نسبت اس عورت کا زیادہ حقدار ہے چاہے اس نے عورت سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو اور اس عورت کے لئے دوسرے پر حق مہر ہوگا جس کے ذریعے اس نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق یا حسن ہے۔ [4]

{2210} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي شَاهِدَيْنِ شَهِدَا عَلَى امْرَأَةٍ بِأَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا فَأَنْكَرَ الطَّلاَقَ قَالَ يُضْرَبَانِ الْحَدَّ وَ يُضَمَّنَانِ الصَّدَاقَ لِلزَّوْجِ ثُمَّ تَعْتَدُّ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ.

۞ ابراہیم ابن عبد الحمید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان دو (جھوٹے) گواہوں کے بارے میں روایت کیا ہے جنہوں نے عورت کے پاس گواہی دی کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دے کر دوسری شادی کر لی ہے لیکن (یہ جھوٹ نکلا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۱۰ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۴۵ ح ۲۶۰۵۴؛ الوافی: ۲۱/۱۸۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۹۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۰۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۹۹

[3] الکافی: ۶/۱۵۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۸۸ ح ۱۹۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۴۷ ح ۲۶۰۶۰؛ الاستبصار: ۳/۱۹۰ ح ۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۸۰

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۲۵۰؛ القواعد الاصولیہ: ۴۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۲۹/۲۴۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۴۶۶

اور) بعدازاں اس کا شوہر آ گیا اور اس نے طلاق دینے کا انکار کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں (گواہوں) کو حد میں کوڑے لگائے جائیں گے اور شوہر کے لئے مہر ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے اور پھر عورت عدت رکھے گی اور اپنے پہلے شوہر کی طرف لوٹ جائے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2011} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُبْلَى يَمُوتُ زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ اسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا جس کا شوہر مر گیا ہو اور اس نے وضع حمل کیا ہو اور چار مہینے دس دن (عدت کے) گزرنے سے پہلے اس نے شادی کر لی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس مرد نے اس سے دخول کیا ہے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے گی پھر یہ عورت اس شخص کے لئے کبھی بھی حلال نہیں ہے اور وہ پہلے (متوفی) شوہر کی باقیماندہ عدت پوری کرے گی اور پھر دوسرے کی عدت تین طہر گزارے گی اور اگر اس (دوسرے شخص) نے دخول نہیں کیا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور وہ عورت پہلے شوہر کی باقیماندہ عدت پوری کرے گی بعدازاں یہ (دوسرا) شخص رشتہ طلب کرنے والوں میں سے ایک ہو سکتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2212} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ

---

[1] الکافی: ۷/ ۸۴ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۵۴۸ ح ۴۸۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۶۰ ح ۶۸۹؛ الاستبصار: ۳/ ۳۸ ح ۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۸ ۴۴ ح ۲۶۰۶۲؛ الوافی: ۲۲/ ۶۴۶؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۴۴

[2] مبانی تکملۃ المنہاج: ۱۹۳؛ نظام القضا: ۲/ ۸ ۴۴؛ اسس القضا: ۶۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۱۲۴؛ مراۃ العقول: ۲۴/ ۲۲۷؛ روضۃ المتقین: ۹/ ۲۱۸؛ جواہر الکلام: ۴۱/ ۲۳۲؛ مسالک الافہام: ۱۴/ ۳۰۶؛ ریاض المسائل: ۱۵/ ۴۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۴/ ۶۰۹

[3] الکافی: ۵/ ۴۲۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۰۶ ح ۱۲۷۳؛ الاستبصار: ۳/ ۱۸۶ ح ۶۷۵؛ تفسیر الصافی: ۵/ ۱۹۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۳۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۴۵۱ ح ۲۶۰۷۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/ ۳۱۲؛ الوافی: ۲۱/ ۲۸۱؛ النوادر اشعری: ۱۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۳۹۵ ح ۱۷۰۷۳

[4] نظام الطلاق: ۳۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/ ۱۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/ ۱۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۳۲۷؛ کتاب نکاح شبیری: ۵/ ۱۷۸۷؛ شرح العروۃ: ۳۲/ ۲۰۱؛ جواہر الکلام: ۳۲/ ۳۶۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۱۸۶

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ ٱلْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ٱبْنَتَهَا قَالَ لاَ.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے نکاح متعہ کرتا ہے تو کیا اس کے لئے اس عورت کی بیٹی سے تزویج جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2213} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ٱمْرَأَةً فَنَظَرَ إِلَى رَأْسِهَا وَ إِلَى بَعْضِ جَسَدِهَا أَ يَتَزَوَّجُ ٱبْنَتَهَا فَقَالَ لاَ إِذَا رَأَى مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَى غَيْرِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ٱبْنَتَهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے اے ک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے تزویج کی تو اس نے عورت کے سر اور اس کے جسم کے بعض حصوں پر نگاہ کی تو کیا وہ اس عورت (کی جدائی کے بعد اس) کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے (جبکہ اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا صرف نگاہ کی تھی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ جب وہ اس کے وہ اعضاء دیکھے جو غیر شوہر کے لئے حرام ہیں تو اس کے لئے (روا) نہیں ہے کہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2214} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ٱبْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ

---

[1] الکافی: ۵/۴۲۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۷۷ ح ۱۱۷۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۳ ح ۴۶۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۵۷ ح ۲۶۰۸۷؛ قرب الاسناد: ۳۶۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۶۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۶۳

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۷۸؛ کتاب نکاح شبیری: ۸/۲۷۷۴؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/۱۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۸۰؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱/۳۴۶؛ مسالک الافہام: ۷/۳۵۰

[3] الکافی: ۵/۴۲۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸۰ ح ۱۱۸۷؛ الاستبصار: ۳/۱۶۲ ح ۵۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۶۰ ح ۲۶۰۹۴؛ الوافی: ۲۱/۱۷۲؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۶۶؛ النوادر اشعری: ۱۰۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۶۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۹۹ ح ۱۷۰۸۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۹۴

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۷۸؛ جامع المقاصد: ۱۲/۲۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۴۱؛ مسالک الافہام: ۷/۳۰۸؛ کتاب النکاح اراکی: ۱۲۵؛ آلاء الرحمٰن فی تفسیر القرآن: ۲/۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۸۴

اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي أُخْتَيْنِ نَكَحَ إِحْدَاهُمَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا وَ هِيَ حُبْلَى ثُمَّ خَطَبَ أُخْتَهَا فَجَمَعَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ أُخْتُهَا اَلْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يُفَارِقَ اَلْأَخِيرَةَ حَتَّى تَضَعَ أُخْتُهَا اَلْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا وَ يُصْدِقُهَا صَدَاقاً مَرَّتَيْنِ.

✿ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام سے ان دو بہنوں کے بارے میں (اس طرح) فیصلہ فرمایا کہ جن میں سے ایک سے ایک شخص نے نکاح کیا پھر اسے طلاق دے دی جبکہ وہ حاملہ تھی پھر اس نے اس کی دوسری بہن سے خطبہ پڑھا اور اس سے جماع کرلیا قبل اس کے کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ جنتی۔ پس آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ دوسری کو جدا کیا جائے یہاں تک کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ پیدا کرے پھر وہ مرد اس سے دوبارہ نکاح کرے اور اس کو دو مرتبہ حق مہر ادا کرے۔ [1]

تحقیق

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{2215} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَيْنِ فِي عَقْدَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ يُمْسِكُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَ يُخَلِّي سَبِيلَ اَلْأُخْرَى وَ قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ خَمْساً فِي عَقْدَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ يُخَلِّي سَبِيلَ أَيَّتِهِنَّ شَاءَ.

✿ جمیل بن دراج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے ایک ہی عقد میں دو بہنوں کے ساتھ نکاح کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کو چھوڑ دے۔

نیز آپ علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ایک عقد میں پانچ عورتوں کے ساتھ نکاح کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ان میں ایک عورت جسے چاہے چھوڑ دے۔ [3]

تحقیق

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۴۳۰ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۵ ح ۴۴۶۷؛ النوادر اشعری: ۱۲۲؛ الوافی: ۱۸۹/۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۷۶/۲۰ ح ۲۶۱۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸۴ ح ۱۲۰۲؛ مستدرک الوسائل: ۴۰۴/۱۴ غ ۱۷۱۰۴

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۰۴؛ الدرر النجفیہ: ۸۵/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴۵/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۲۸۷/۸؛ مراۃ العقول: ۱۹۲/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۹۱/۱۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۱۹ ح ۴۴۶۰؛ الکافی: ۵/۴۳۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۸۵ ح ۱۲۰۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۴۷۸/۲۰ ح ۲۶۱۳۹؛ الوافی: ۱۹۰/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱۸۶/۷

[4] روضۃ المتقین: ۲۷۱/۸؛ شرح العروۃ: ۳۴۷/۳۲؛ انوار الفقاہۃ کتاب النکاح: ۴۱۱؛ العلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۵؛ جامع الشتات ۴/۵۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۱۰۲/۱۴؛ مسالک الافہام: ۳۱۴/۷

{2216} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُزَوَّجُ ابْنَةُ الْأَخِ وَلاَ ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْعَمَّةِ وَلاَ عَلَى الْخَالَةِ إِلاَّ بِإِذْنِهِمَا وَتُزَوَّجُ الْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ عَلَى ابْنَةِ الْأَخِ وَابْنَةِ الْأُخْتِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پھوپھی یا خالی کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر ان کی بھتیجی یا بھانجی سے تزویج نہ کرو البتہ بھتیجی اور بھانجی کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر بھی ان کی پھوپھی اور خالہ سے تزویج کی جاسکتی ہے۔[1]

تحقیق

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2217} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلاَثاً فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ.

۞ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خبردار! ان عورتوں سے بچو جن کو (ایک ہی مجلس میں) تین طلاقیں دی گئی ہوں کیونکہ وہ شوہردار ہیں۔[3]

تحقیق

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{2218} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ

---

[1] الکافی: ۵ /۲۴۴ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۴۱۳ح۴۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۴۸۷ح۲۶۱۵۹؛ تفسیر نورالثقلین: ۱ /۴۶۶؛ تفسیر کنزالدقائق: ۳/۲/۳۷؛ الوافی: ۲۱/۲۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۸۸

[2] شرح العروۃ: ۳۲۹۸۲/۳؛ مسالک الافہام: ۷/۲۹۰؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۵۴؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۳۳۲؛ غایۃ المراد: ۳/۱۶۲؛ حدودالشریعہ: ۱۵/۷

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۵۶ح۱۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۶۸ح۲۸۰۴۲؛ عوالی اللئالی: ۴/۳۳؛ الوافی: ۲۱/۲۷۰؛ الاستبصار: ۳/۲۸۹ح۱۰۲۳؛ الصراط المستقیم: ۳/۹؛ معانی الاخبار: ۱/۲۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴ /۴۱۲ح۱۷۱۳۵؛ بحارالانوار: ۱۰۱ /۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۴۰۶ح۴۴۱۸؛ الکافی: ۵/۴۲۴ح۴؛ النوادراشعری: ۱۰۷

[4] روضۃ المتقین: ۸۸۰۲/؛ ملاذالاخیار: ۱۳/۱۱۷

مِنْ مَوَالِيكَ يُقْرِئُكَ اَلسَّلاَمَ وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ اِمْرَأَةً قَدْ وَافَقَتْهُ وَ أَعْجَبَهُ بَعْضُ شَأْنِهَا وَ قَدْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثاً عَلَى غَيْرِ اَلسُّنَّةِ وَ قَدْ كَرِهَ أَنْ يُقْدِمَ عَلَى تَزْوِيجِهَا حَتَّى يَسْتَأْمِرَكَ فَتَكُونَ أَنْتَ تَأْمُرُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هُوَ اَلْفَرْجُ وَ أَمْرُ اَلْفَرْجِ شَدِيدٌ وَ مِنْهُ يَكُونُ اَلْوَلَدُ وَ نَحْنُ نَحْتَاطُ فَلاَ يَتَزَوَّجْهَا.

۞ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا ہے جو ایک ایسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے جسے (ایک ہی مجلس میں) تین طلاقیں دی گئی ہیں تو (اس مسئلہ میں) وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت کو چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس کو حیض آجائے پھر حیض سے پاک ہوجائے تو وہ شخص دو گواہوں کے ہمراہ اس عورت کے شوہر کے پاس جائے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ پس اگر وہ کہے کہ ہاں (دے دی ہے) تو اس عورت کو تین ماہ کے لئے چھوڑ دیا جائے پھر اس کو اپنے ساتھ نکاح کا پیغام دے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [۲]

{2219} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ اَلاِثْنَتَيْنِ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ إِنَّ ذَلِكَ يَبْلُغُهَا فَيَشُقُّ عَلَيْهَا قَالَ قُلْتُ يَبْلُغُهَا قَالَ إِي وَ اَللَّهِ.

۞ حماد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اولادِ سیدہ فاطمہ علیہا السلام میں سے دو سیدانیوں کو ایک ساتھ (حبالۂ نکاح میں) جمع کرے کیونکہ یہ بات ان (مخدومہ علیہا السلام) تک پہنچتی ہے تو ان پر شاق گزرتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یہ بات ان (مخدومہ علیہا السلام) تک پہنچتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم (پہنچتی ہے)۔ [۳]

---

[۱] الکافی: ۵/۴۲۴ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۰۶ ح ۴۴۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۹۶ ح ۲۶۱۸۶؛ الوافی: ۲۱/۲۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۸/۵۹ ح ۱۱۳ و ۷/۴۷۰ ح ۱۸۸۴؛ الاستبصار: ۳/۲۹۳ ح ۱۰۳۰

[۲] روضۃ المتقین: ۸/۲۰۸؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۲۱

[۳] علل الشرائع: ۲/۵۹۰ باب ۳۸۵ ح ۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۳ ح ۱۸۵۵؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۷؛ عوالم العلوم: ۱۱/۱۰۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۰۳ ح ۲۶۲۰۶؛ الوافی: ۲۱/۱۶۳؛ العروۃ الوثقیٰ: ۲/۸۳۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2220} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا جَمَعَ الرَّجُلُ أَرْبَعاً فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ فَلاَ يَتَزَوَّجِ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمَرْأَةِ الَّتِي طَلَّقَ وَ قَالَ لاَ يَجْمَعِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي خَمْسٍ

❁ زرارہ بن اعین اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کے پاس (نکاح میں) چار عورتیں جمع ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے تو وہ پانچویں عورت سے اس وقت تک تزویج نہ کرے جب تک کہ مطلقہ کی عدت نہ پوری ہو جائے۔

نیز فرمایا: آدمی اپنا پانی پانچ (عورتوں) میں جمع نہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{2221} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَقَالَ هَذِهِ مَنْسُوخَةٌ بِقَوْلِهِ: وَ لاَ تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ.

❁ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور وہ پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے (وہ بھی حلال کی گئی ہیں) [المائدۃ: ۵]'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہو گئی ہے کہ: ''اور کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں روکے نہ رکھو (الممتحنۃ: ۱۰)''۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

---

[1] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۵۷؛ الموسوعہ الکبریٰ عن فاطمۃ الزہراؑ: ۲۹۵/۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰۸/۲۳؛ سند العروۃ (النکاح): ۴۰۳/۱

[2] الکافی: ۵۹۲۴/ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۹۴ ح ۱۲۳۳؛ الوافی: ۲۹۵/۲۱؛ تفسیر البرہان: ۱۸/۲؛ وسائل الشیعہ: ۵۱۸/۲۰ ح ۲۶۲۴۰

[3] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۱۱۱؛ شرح العروۃ: ۱۶۱/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۷۲؛ المبسوط فی فقہ: ۲/۳۰۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۷۶/۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۷۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۵/۱۲۱۷؛ مراۃ العقول: ۱۹۰/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰۸/۱۲

[4] الکافی: ۵/۵۸ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۹۸ ح ۱۲۴۵؛ الاستبصار: ۳/۱۷۹ ح ۶۴۹؛ الوافی: ۲۱/۱۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۵۳۳/۲۰ ح ۲۶۲۷۲؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۹۶ (بفرق الفاظ)؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۴؛ بحار الانوار: ۲/۳۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۳۴ ح ۱۷۲۰۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۲۵۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۰۹/۱۳

[5] نظام النکاح: ۴۵۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۲۱؛ مراۃ العقول: ۶۸/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۱۶/۱۲

{2222} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُسْلِمَةَ فَمَا يَصْنَعُ بِالْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقُلْتُ لَهُ يَكُونُ لَهُ فِيهِمَا الْهَوَى فَقَالَ إِنْ فَعَلَ فَلْيَمْنَعْهَا مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ اعْلَمْ أَنَّ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ غَضَاضَةً.

۞ معاویہ بن وھب وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مومن شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو یہودی اور نصرانی عورت سے تزویج کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے مسلمان عورت مل رہی ہے تو اسے یہودی اور نصرانی عورت کا کیا کرنا ہے؟

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: وہ اس پر فریفتہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرے تو پھر اس عورت کو شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے سے منع کرے اور جان لے کہ اس کے لئے اس کے دین میں یہ ذلت کی بات ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2223} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي أَخْشَى أَنْ لاَ يَحِلَّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى أَمْرِي فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبُلْهُ قَالَ هُنَّ الْمُسْتَضْعَفَاتُ مِنَ اللاَّتِي لاَ يَنْصِبْنَ وَ لاَ يَعْرِفْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں اس عورت سے شادی کروں جو میرے امر (عقیدے) پر نہیں ہے تو وہ مجھ پر حلال نہ ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں عورتوں میں سے البلہ (قسم کی عورتوں) سے کس نے منع کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ البلہ کا مطلب کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مستضعفات (کمزور عقیدے والی سیدھی سادھی) عوتیں ہیں جو مخالفت نہیں کرتی ہیں اور جس

---

[1] الکافی: ۵۶۵۳ /ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳ /۴۰۷ح ۴۴۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۲۹۸ح ۱۲۴۸؛ الاستبصار: ۳ /۱۷۹ح ۶۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۵۳۶ح ۲۶۲۷۹؛ الوافی: ۲۱/ ۱۴۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۵۹۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/ ۶۳؛ جامع المقاصد: ۱۲/ ۳۴۱؛ لب اللباب: ۱۰۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴. ۱۲۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/ ۲۸۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۱۲۹؛ غایۃ المراد: ۳/ ۸۰؛ مسالک الافہام: ۳/ ۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۴۳۸؛ جواہر الکلام: ۳۰/ ۳۶؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۲۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۱۱۷

عقیدے) پرتم ہو اس سے واقف نہیں ہوتی ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2224} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ وَ زَوْجُهَا عَلَى غَيْرِ الْإِسْلاَمِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ هَاجَرَ وَ تَرَكَ امْرَأَتَهُ فِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَحِقَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِهِ أَ يُمْسِكُهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ أَوْ تَنْقَطِعُ عِصْمَتُهَا قَالَ بَلْ يُمْسِكُهَا وَ هِيَ امْرَأَتُهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت اسلام لے آئے جبکہ اس کا شوہر غیر اسلام پر ہو تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص نے (اسلام کی طرف) ہجرت کر لی اور اپنی عورت کو مشرکین میں ہی چھوڑ دیا پھر کچھ عرصہ بعد اس کی عورت بھی ملحق ہوگئی تو کیا وہ اسے پہلے نکاح پر اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا اس کی عصمت منقطع ہو جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور وہ اسی کی بیوی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2225} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ كَانَ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهُودِيَّةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں

---

[1] الکافی: ۵/۴۳۹ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۰۵ح ۱۲۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵۶ح ۲۶۳۳۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۴۱؛ الوافی: ۲۱/۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۰۸

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۷۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۱۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۲۹۳؛ مراۃ العقول: ۲۰/۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۲۷

[3] الکافی: ۵/۴۳۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۰۰ح ۱۲۵۳و ۱۹۲۰ح۴۷۸؛ الاستبصار: ۳/۱۸۱ح ۶۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۴۰ح ۲۶۲۹۱و ۲۶۳۰۹ح۵۴۷؛ الوافی: ۲۲/۶۲۳

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۲۰۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۴۰؛ النجعہ: ۸/۷۷۴؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۷۶/۵۴۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۴۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۱۹؛ جواہر الکلام: ۳۰/۵۱؛ نظام النکاح: ۴۷۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۰۴

پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں طلحہ بن عبید اللہ کے گھر یہودیہ عورت تھی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2226} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَتَزَوَّجُ الْمَجُوسِيَّةَ فَقَالَ لاَ وَلَكِنْ إِنْ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مَجُوسِيَّةٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا وَيَعْزِلَ عَنْهَا وَلاَ يَطْلُبَ وَلَدَهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی مجوسی عورت سے تزویج کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ۔ البتہ اگر اس کی کنیز مجوسی ہو تو اس سے مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ اس سے عزل کرے گا اور اس سے اولاد کی طلب نہیں کرے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2227} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَلاَ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان عورت کی موجودگی میں یہودی اور نصرانی عورت سے تزویج نہ کرو۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۲۹۸ ح ۱۲۴۷؛ الاستبصار: ۳/۱۷۹ ح ۶۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۴۱ ح ۲۶۲۹۴؛ الوافی: ۲۱/۱۴۶

[2] نظام النکاح: ۴۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۲۵؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۲۹۲؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۱۸۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۰۷ ح ۴۴۲۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۸۴ ح ۳۷۰۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۱۲ ح ۷۵۷؛ الوافی: ۲۱/۱۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۱ ح ۲۵۲۸۰؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۷۷؛ النوادر اشعری: ۱۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۳۶۴ ح ۱۷۲۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۰۸

[4] روضۃ المتقین: ۸/۲۱۰؛ نظام النکاح: ۴۶۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/۱۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۲۹۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۳۴؛ حدود الشریعہ: ۷/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۴۳؛ جواہر الکلام: ۳۰/۳۴۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۷۰؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۴۱۸

[5] الکافی: ۵/۳۵۷ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۴۴ ح ۲۶۳۰۰؛ الوافی: ۲۱/۱۴۲؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۷۶؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۳؛ النوادر اشعری: ۱۱۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۶۰ ح ۱۷۲۸۸

تحقیق

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2228} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ اِمْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةً فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ اَلْكِتَابِ مَمَالِيكُ لِلْإِمَامِ وَ ذَلِكَ مُوَسَّعٌ مِنَّا عَلَيْكُمْ خَاصَّةً فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَتَزَوَّجُ أَمَةً قَالَ لاَ لاَ يَصْلُحُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ثَلاَثَ إِمَاءٍ فَإِنْ تَزَوَّجَ عَلَيْهِمَا حُرَّةً مُسْلِمَةً وَ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهُ اِمْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً وَ يَهُودِيَّةً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ لَهَا مَا أَخَذَتْ مِنَ اَلْمَهْرِ فَإِنْ شَاءَتْ أَنْ تُقِيمَ بَعْدُ مَعَهُ أَقَامَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ تَذْهَبُ إِلَى أَهْلِهَا ذَهَبَتْ وَ إِذَا حَاضَتْ ثَلاَثَةَ حِيَضٍ أَوْ مَرَّتْ لَهَا ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَ عَلَيْهَا اَلْيَهُودِيَّةَ وَ اَلنَّصْرَانِيَّةَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ اَلْمُسْلِمَةِ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ نَعَمْ.

✿ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کی بیوی نصرانیہ ہے تو کیا وہ اس پر (بطور سوکن) یہودیہ عورت کو لائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل کتاب امام علیہ السلام کی ملکیت ہیں اور اس میں ہماری طرف سے تمہارے لئے خصوصاً وسعت ہے پس اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس سے تزویج کرے۔

میں نے عرض کیا: وہ کسی کنیز سے تزویج کرتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ۔ یہ درست نہیں ہے کہ وہ تین کنیزوں سے شادی کرے پس اگر وہ ان دونوں پر (بطور سوکن) آزاد مسلم عورت سے شادی کرے اور وہ جانتی ہو کہ اس کی نصرانیہ اور یہودیہ دو بیویاں ہیں پھر اس سے دخول بھی کرے تو اس عورت کو اختیار ہے کہ حق مہر لے پس اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ قیام کرے اور اگر چاہے تو اپنے اہل کی طرف چلی جائے اور جب وہ تین حیض دیکھے یا اس کو تین مہینے گزر جائیں تو وہ شادی کے لئے حلال ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ مسلمہ کی مدت گزرنے سے پہلے یہودیہ اور نصرانیہ کو طلاق دے دے تو کیا اسے حق حاصل ہے کہ اسے اپنے گھر واپس لائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [2]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۶۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۴۵۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۲۵؛ لب اللباب: ۱۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۴۷؛ نظام النکاح: ۴۶۰؛ تفصیل الشریعہ النکاح: ۲۹۲

[2] الکافی؛ ۵/۳۵۸ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۹ ح ۱۷۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۴۵ ح ۲۶۳۰۵؛ الوافی: ۲۱/۱۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{2229} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَتَزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ الْمَعْرُوفَةَ بِذَلِكَ.

❁ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن آدمی معروف ناصبی عورت سے تزویج نہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2230} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ النَّاصِبِ الَّذِي قَدْ عُرِفَ نَصْبُهُ وَ عَدَاوَتُهُ هَلْ نُزَوِّجُهُ الْمُؤْمِنَةَ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى رَدِّهِ وَ هُوَ لاَ يَعْلَمُ بِرَدِّهِ قَالَ لاَ يُزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ وَ لاَ يَتَزَوَّجِ النَّاصِبُ الْمُؤْمِنَةَ وَلاَ يَتَزَوَّجِ الْمُسْتَضْعَفُ مُؤْمِنَةً.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک ناصبی شخص ہے جس کی ناصبیت اور دشمنی معروف ہے تو کیا اس سے مومنہ عورت کی تزویج کی جائے جبکہ وہ اس کے انکار پر قادر ہو اور وہ اس کے انکار کو نہ جانتا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مومن ناصبی عورت سے شادی نہ کرے اور نہ ناصبی مرد سے مومنہ عورت کی شادی کی جائے اور نہ مسفعف مرد سے مومنہ عورت کی شادی کی جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] نظام النکاح:۴۵۹؛ مراۃ العقول:۲۰/۷۰؛ ملاذ الاخیار:۱۲/۴۳۵

[2] الکافی:۵/۴۴۸ح۳؛ تہذیب الاحکام:۷/۳۰۲ح۱۲۶۰؛ الاستبصار:۳/۱۸۳ح۶۶۴؛ الوافی:۲۱/۹۸؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۵۴۹ح۲۶۳۱۷؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۱۰۸۸ح۳۸۲۴۱؛ ھدایۃ الامہ:۷/۲۱۰

[3] مراۃ العقول:۲۰/۵۱

[4] الکافی:۵/۳۴۹ح۸؛ تہذیب الاحکام:۷/۳۰۲ح۱۲۶۱؛ الوافی:۲۱/۱۰۰؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۵۵۰ح۲۶۳۱۹؛ الاستبصار:۳/۱۸۳ح۶۶۵؛ مستدرک الوسائل:۱۴/۴۳۹ح۱۷۲۲۳؛ النوادر اشعری:۱۳۰

[5] مراۃ العقول:۲۰/۵۲؛ فقہ الصادقؑ:۲۱/۷۶؛ حدود الشریعہ:۴۲۹؛ نظام النکاح:۲/۱۵؛ مسالک الافہام:۷/۴۰۴؛ ملاذ الاخیار:۱۲/۱۲۴

{2231} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ فَقَالَ إِنَّ اِمْرَأَتَكَ اَلشَّيْبَانِيَّةَ خَارِجِيَّةٌ تَشْتِمُ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَإِنْ سَرَّكَ أَنْ أُسْمِعَكَ مِنْهَا ذَاكَ أَسْمَعْتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا كَانَ غَداً حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ كَمَا كُنْتَ تَخْرُجُ فَعُدْ فَاكْمُنْ فِي جَانِبِ اَلدَّارِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اَلْغَدِ كَمَنَ فِي جَانِبِ اَلدَّارِ فَجَاءَ اَلرَّجُلُ فَكَلَّمَهَا فَتَبَيَّنَ مِنْهَا ذَلِكَ فَخَلَّى سَبِيلَهَا وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کی بنی شیبان (قبیلے) والی بیوی خارجیہ ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کو دشنام دیتی ہے اور اگر آپ علیہ السلام چاہیں تو میں اس سے آپ علیہ السلام کو یہ سنوادوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (سنواؤ)

اس نے عرض کیا: جب کل آپ علیہ السلام اپنی عادت کے مطابق اس کے پاس سے نکلنے لگیں تو چپکے سے لوٹ کر گھر کے ایک کونے میں چھپ جائیں۔

راوی کہتا ہے کہ جب اگلا دن ہوا تو آپ علیہ السلام گھر کے ایک کونے میں چھپ گئے چنانچہ وہ شخص آیا اور اس (عورت) سے (امیر المومنین علیہ السلام کے متعلق) گفتگو کی تو بات واضح ہوگئی (کہ وہ دشنام دیتی ہے) پس امام علیہ السلام نے اسے آزاد کردیا حالانکہ وہ عورت آپ علیہ السلام کو بہت پسند تھی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

{2232} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَحْيَى اَلْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ اَلطَّائِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَتَزَوَّجُ بِمُرْجِئَةٍ أَوْ حَرُورِيَّةٍ قَالَ لاَ عَلَيْكَ بِالْبُلْهِ مِنَ اَلنِّسَاءِ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ وَ اَللَّهِ مَا هِيَ إِلاَّ مُؤْمِنَةٌ أَوْ كَافِرَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَيْنَ أَهْلُ ثَنْوَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ إِلاَّ اَلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ اَلرِّجٰالِ وَ اَلنِّسٰاءِ وَ اَلْوِلْدٰانِ لاٰ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لاٰ يَهْتَدُونَ سَبِيلاً

❁ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا میں کسی مرجیہ یا حروریہ

---

[1] الکافی: ۵/۳۵۱ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۳ ح ۱۲۶۲؛ الاستبصار: ۳/۱۸۳ ح ۶۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵۱ ح ۲۶۳۲۳؛ الوافی: ۲۱/۱۰۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۰۹۴ ح ۳۸۲۵۵

[2] نموذج فی الفقہ الجعفی: ۱۹۸؛ الانوار اللوامع: ۱۵/۱۳۵؛ مراۃ العقول: ۲۰/۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۲۵

(عقیدے) کی عورت سے تزویج کرسکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ تم البلہ (مستضعف یا سادہ لوح) عورتوں کو لازم پکڑو۔

زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم: عورتیں تو مومن اور کافر کے سوا ہیں ہی نہیں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ کہاں جائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے استثنیٰ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچا ہے کہ: ''مگر ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے سوا جو نہ کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی راہ پاتے ہیں (النساء:۹۸)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2233} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَزَوَّجُوا فِي الشُّكَّاكِ وَلاَ تُزَوِّجُوهُمْ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تَأْخُذُ مِنْ أَدَبِ زَوْجِهَا وَيَقْهَرُهَا عَلَى دِينِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگ شک وشبہ میں گرفتار ہیں ان سے شادی کرو (یعنی ان سے رشتہ لے لو) لیکن ان میں شادی مت کرو (یعنی انہیں رشتہ مت دو) کیونکہ عورت اپنے شوہر کا ادب حاصل کرتی ہے اور وہ اسے اپنے مذہب پر جبراً رکھتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

{2234} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنْ جُمْهُورِ النَّاسِ فَقَالَ هُمُ الْيَوْمَ أَهْلُ هُدْنَةٍ تُرَدُّ ضَالَّتُهُمْ وَ تُؤَدَّى أَمَانَتُهُمْ وَ تُحْقَنُ دِمَاؤُهُمْ وَ تَجُوزُ مُنَاكَحَتُهُمْ وَمُوَارَثَتُهُمْ فِي هَذَا الْحَالِ.

۞ علاءبن ازین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عوام الناس (عامہ) کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] الکافی: ۵/۳۴۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۰۴ح ۱۲۶۷؛ الاستبصار: ۳/۱۸۵ح ۱۸۵؛ الوافی: ۲۱/۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵۴ح ۲۶۳۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۴۰ح ۱۲۲۱۶؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۷۷؛ تفسیر کنزالدقائق: ۳/۵۱۹؛ النوادر اشعری: ۱۲۷؛ تفسیر نورالثقلین: ۱/۵۳۹؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۵۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۶۹

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۲۰/۱۲۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۰۸ح ۴۴۲۶؛ الکافی: ۵/۳۴۸ح ۳ تہذیب الاحکام: ۷/۳۰۴ح ۱۲۶۶؛ علل الشرائع: ۲/۵۰۲؛ الوافی: ۲۱/۹۷؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۱۱

[4] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲/۱۷۱؛ حدودالشریعہ: ۳۰۷؛ الصحابہ بین العالۃ والعصمۃ: ۳۴۲؛ نظام النکاح: ۲/۱۴؛ ریاض المسائل: ۱۱/۲۸۳؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۲۱

وہ آج کل جنگ بندی کی حالت میں ہیں لہٰذا ان کا گمشدہ مال ان کو واپس کیا جائے گا، ان کی امانت ادا کی جائے گی، ان کا خون محفوظ ہوگا، ان سے مناکحت جائز ہوگی اور اس حال میں ان کی وراثت جائز ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2235} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلاَءٍ وَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَتَزَوَّجِ اَلْأَعْرَابِيُّ اَلْمُهَاجِرَةَ فَيُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ اَلْهِجْرَةِ إِلَى اَلْأَعْرَابِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کوئی اعرابی (دیہاتی بدو) کسی مہاجرہ سے شادی نہ کرے ورنہ وہ اس کو دار الہجرت سے نکال کر اعراب (دیہات) کی طرف لے جائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2236} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُرِيدُ اَلْمَجُوسِيَّةَ فَيَقُولُ لَهَا أَسْلِمِي فَتَقُولُ إِنِّي لَأَشْتَهِي اَلْإِسْلاَمَ وَ أَخَافُ أَبِي وَلَكِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ قَالَ يَجُوزُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قُلْتُ فَإِنْ رَأَيْتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ لاَ تُصَلِّي وَ رَأَيْتُ عَلَيْهَا اَلزُّنَّارَ وَ رَأَيْتُهَا تَتَشَبَّهُ بِالْمَجُوسِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَأَمْسِكْهَا وَ إِنْ شِئْتَ فَطَلِّقْهَا.

✪ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کسی مجوسی عورت کو پسند کرتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ اسلام لے آ لیکن وہ عورت اس سے کہتی ہے کہ میں اسلام کو پسند تو کرتی ہوں مگر اپنے باپ سے ڈرتی ہوں لیکن میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (یعنی کلمہ شہادت کہتی ہے تو کیا حکم ہے)؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷۴ح ۴۶۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۶۱ح ۲۶۳۴۸؛ الوافی: ۵/۵۲۴و ۲۱/۱۰۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۱۲؛

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۵۳؛ نظام النکاح: ۲/۱۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۷۴؛ حدود الشریعہ: ۷۲۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۶۴ح ۴۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۶۳ح ۲۶۳۵۳؛ الوافی: ۲۱/۱۱۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۱۱۶ح ۳۸۲۸۹

[4] روضۃ المتقین: ۸/۲۹۲؛ حدود الشریعہ: ۷۳۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت سے شادی کرنا جائز ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کے بعد وہ اسے دیکھے کہ وہ نماز نہیں پڑھتی، زنا کرتی ہے اور مجوسیوں سے مشابہت کرتی ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے؟[1]

تحقیق:

حدیث حسن علی الظاہر ہے۔[2]

﴿دائمی عقد کے احکام﴾

{**2237**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّدَاقُ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فَهَذَا اَلصَّدَاقُ.

۞ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حق مہر وہ ہے جس پر دو فریقین راضی ہوں چاہے قلیل ہو یا چاہے کثیر بس یہی حق مہر ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{**2238**} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ صَدَاقُ اَلنِّسَاءِ عَلَى عَهْدِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وُقِيَّةً وَ نَشّاً قِيمَتُهَا مِنَ اَلْوَرِقِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کا حق مہر بارہ اوقیہ اوزان نش مقرر تھا جس کی قیمت چاندی کے حساب سے پانچ سو درہم تھی۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۵۹۴ ح ۱۸۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۶۳ ح ۲۶۳۵۵؛ الوافی: ۲۱/۱۴۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۴/۱۰۷ ح ۳۸۲۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۵۳

[3] الکافی: ۵/۳۷۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۴۰ ح ۲۶۹۸۹؛ الوافی: ۲۱/۴۴۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۵۹ ح ۱۷۵۳۱؛ رسالہ فی المہر: ۱۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۵۳ ح ۱۴۳۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۷۷۲

[4] کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۸۱۶؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۰۵

[5] تہذیب الاحکام: ۷/۳۵۶ ح ۱۴۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۸ ح ۲۷۰۰۸؛ الوافی: ۲۱/۴۵۲؛ موسوعہ شہید الاول: ۱۴/۴۶۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2239} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَذَاكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الدَّابَّةِ وَ الدَّارِ فَأَمَّا شُؤْمُ الْمَرْأَةِ فَكَثْرَةُ مَهْرِهَا وَ عُقُوقُ زَوْجِهَا وَ أَمَّا الدَّابَّةُ فَسُوءُ خُلُقِهَا وَ مَنْعُهَا ظَهْرَهَا وَ أَمَّا الدَّارُ فَضِيقُ سَاحَتِهَا وَ شَرُّ جِيرَانِهَا وَ كَثْرَةُ عُيُوبِهَا.

❁ خالد بن نجیح سے روایت ہے کہ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے لوگ نحوست کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت، سواری اور گھر، پس عورت کی نحوست اس کا حق مہر زیادہ ہونا اور شوہر کی نافرمانی ہے اور سواری کی نحوست اس کی بدمزاجی اور اپنی پشت پر کسی کو سوار نہ ہونے دینا ہے اور گھر کی نحوست اس کا صحن تنگ ہونا، اس کے پڑوسیوں کا شریر ہونا اور اس کے عیوب زیادہ ہونا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[3]

{2240} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلاَّءِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلاَ يَحِلُّ لَهُ فَرْجُهَا حَتَّى يَسُوقَ إِلَيْهَا شَيْئاً دِرْهَماً فَمَا فَوْقَهُ أَوْ هَدِيَّةً مِنْ سَوِيقٍ أَوْ غَيْرِهِ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے تو اس کے لئے اس کی شرمگاہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک پہلے (حق مہر میں سے) کم از کم ایک درہم یا اس سے کچھ زیادہ یا ستو وغیرہ قسم کا کوئی ہدیہ پیش نہ کرے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۳۱/۱۲

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۵۶/۳ ح ۴۹۱۲؛ معانی الاخبار: ۱۵۲؛ الخصال: ۱۰۰/۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۲/۲۱ ح ۲۷۰۲۱؛ الکافی: ۵۶۷/۵ ح ۵۱؛ الوافی: ۹۰/۲۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۴؛ بحار الانوار: ۲۲۹/۱۰۰؛ روضۃ الواعظین: ۳۸۶/۲؛ امالی صدوق: ۲۳۹ مجلس ۴۲

[3] روضۃ المتقین: ۲۳۸/۹

[4] تہذیب الاحکام: ۳۵۷/۷ ح ۱۴۵۲؛ الاستبصار: ۲۲۰/۳ ح ۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۴/۲۱ ح ۲۷۰۲۴؛ الوافی: ۵۳۳/۲۲؛ جامع احادیث الشیعہ: ۹۴/۲۶ ح ۳۹۰۳۴

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{2241} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ اَلطَّائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ فَلاَ يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهَا فَيَدْخُلُ بِهَا قَالَ لاَ بَأْسَ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ لَهَا.

عبدالحمید بن غواص الطائی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے (مہر معلوم پر) شادی کرتا ہے مگر حق مہر ادا کرنے کے لئے (ابھی) کچھ نہیں ہے تو کیا وہ اس سے دخول کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ (حق مہر) تو عورت کا اس پر قرض (واجب الادا) ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2242} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِعَاجِلٍ وَ آجِلٍ قَالَ اَلْآجِلُ إِلَى مَوْتٍ أَوْ فُرْقَةٍ.

۞ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو حق مہر معجّل (نقد) اور مؤجل (ادھار) پر تزویج کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو مؤجل (ادھار) ہے اس کی مدت موت یا جدائی تک دراز ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{2243} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي رَجُلٍ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۲۳۳

[2] تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۵۸ح ۱۴۵۶؛ الکافی: ۵/ ۴۱۴ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۲۵۶ح ۲۷۰۳۰؛ الوافی: ۲۲/ ۵۳۲؛ جامع احادیث الاشیعہ: ۲۶/ ۴۹۶؛ الاستبصار: ۳/ ۲۲۱ح ۸۰۲

[3] ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۲۳۵

[4] الکافی: ۵/ ۳۸۱ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۲۶۴ح ۲۷۰۵۱؛ الوافی: ۲۱/ ۴۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۲۸۳

[5] مراۃ العقول: ۲۰/ ۱۱۱

يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِنْ جَاءَ بِصَدَاقِهَا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَهِيَ اِمْرَأَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَجِئْ بِالصَّدَاقِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ شَرَطُوا بَيْنَهُمْ حَيْثُ أَنْكَحُوا فَقَضَى أَنَّ بِيَدِ الرَّجُلِ بُضْعَ اِمْرَأَتِهِ وَ أَحْبَطَ شَرْطَهُمْ.

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا تھا جس نے ایک عورت سے مقررمدت تک تزویج کی کہ اگر اس مقررہ مدعت تک وہ اس کا حق مہر لے آیا تو وہ اس کی بیوی ہوگی اور اگر وہ حق مہر نہ لے آیا تو اس کو اس عورت پر کوئی حق نہیں ہوگا چنانچہ ان لوگوں نے آپس میں اسی شرط پر نکاح کیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ وہ شخص اپنی عورت کی عزت (شرمگاہ) کا مالک ہے (یعنی نکاح نافذ ہے) اور ان کی شرط باطل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2244} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا وَ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا مَهْراً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ لَهَا مَهْرٌ مِثْلُ مُهُورِ نِسَائِهَا وَ يُمَتِّعُهَا.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کرتا ہے پس اس سے دخول بھی کیا مگر وہ اس عورت کا کوئی حق مہر مقرر نہیں کرتا پھر اسے طلاق دے دی (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت کے لئے اتنا حق مہر ہوگا جتنا (عام طور پر) اس کی عورتوں کا ہوتا ہے اور کچھ مزید فائدہ بھی ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷ /۳۷۰ح۱۴۹۸؛ الکافی: ۵ /۴۰۲ح۱؛ وسائل الشیعہ : ۲۱ /۲۶۵ح۲۷۰۵۲؛ الوافی: ۲۲ /۵۴۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۷ح۱۷۵۶۸؛ دعائم الاسلام:۲/۲۲۵؛ ھدایۃ الامہ:۷/۲۸۴؛ جامع احادیث الشیعہ :۲۶/۵۰۲ح۳۹۰۵۲

[2] ملاذ الاخیار:۱۲/۲۵۹؛ کتاب النکاح اراکی:۶۴۶؛ فقہ الصادقؑ :۲۲/۲۰۰؛ جواہر الکلام:۳۱/۹۶؛ رسائل المیرزا القمی:۲/۹۴۶؛ الدرر النجفیہ :۲/۲۱۳

[3] تہذیب الاحکام:۷/۳۶۲ح۱۴۶۸؛ الاستبصار:۳/۲۲۵ح۸۱۴؛ وسائل الشیعہ :۲۱/۲۶۸ح۲۷۰۶۵؛ الوافی:۲۱/۴۶۶؛ ھدایۃ الامہ:۷/۲۸۸

[4] ملاذ الاخیار:۱۲/۲۴۲؛ کتاب نکاح شبیری:۲۲/۷۰۶۸؛ فقہ الصادقؑ :۲۲/۱۵۶

{2245} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَهِمَ أَنْ يُسَمِّيَ لَهَا صَدَاقاً حَتَّى دَخَلَ بِهَا قَالَ السُّنَّةُ وَ السُّنَّةُ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ الْحَدِيثَ

✿ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی مگر حق مہر مقرر کرنا بھول گیا یہاں تک کہ اس عورت سے دخول بھی کرلیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے مہر السنہ دیا جائے گا اور مہر السنہ پانچ سو درہم ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2246} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَضَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ أَصْدَقَهَا وَ اشْتَرَطَتْ أَنَّ بِيَدِهَا الْجِمَاعَ وَ الطَّلاَقَ قَالَ خَالَفَتِ السُّنَّةَ وَ وَلَّتِ الْحَقَّ مَنْ لَيْسَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَقَضَى أَنَّ عَلَى الرَّجُلِ النَّفَقَةَ وَ بِيَدِهِ الْجِمَاعَ وَ الطَّلاَقَ وَ ذَلِكَ السُّنَّةُ.

✿ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ایسے شخص کے متعلق فیصلہ فرمایا جس نے ایک عورت سے شادی کی اور حق مہر میں یہ شرط رکھی گئی کہ جماع (کرانا) اور طلاق (دینا) اس عوت کے ہاتھ میں ہوگا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت نے سنت کی مخالفت کی ہے اور اس حق کی مالکہ ہوئی ہے جس کی وہ اہل نہیں ہے نیز فرمایا: آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ نفقہ (وغیرہ) مرد پر واجب ہے اور جماع اور طلاق کا معاملہ بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہی سنت ہے (اور اس کے خلاف کوئی بھی شرط باطل ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۶۲ ح ۱۴۶۹؛ الاستبصار: ۳/۲۲۵ ح ۸۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۷۰ ح ۲۷۰۶۹؛ الوافی: ۲۱/۴۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۸۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۴۸۶ ح ۳۹۰۲۳

[2] کتاب نکاح شبیری: ۲۲/۷۰۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۶۹ ح ۱۴۹۷؛ الکافی: ۵/۴۰۳ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۸۹ ح ۲۷۱۰۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۵ ح ۴۴۷۵؛ الوافی ۲۲/۵۴۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۸۳ ح ۱۷۶۰۶، دعائم الاسلام: ۲/۲۲۷، عوالی اللئالی: ۳/۳۶۶، ھدایۃ الامہ: ۷/۲۸۵

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۵۹؛ ارشاد الطالب: ۴/۳۸۷؛ جواہر الکلام: ۳۲/۱۷؛ ریاض المسائل: ۱۲/۵۸؛ الشروط والالتزامات: ۱/۳۰۰؛ شرح العروۃ: ۳۳/۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۹۱؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۹۴۶

{2247} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ زَوَّجَ ابْنَتَهُ مِنْ رَجُلٍ فَرَغِبَ فِيهِ ثُمَّ زَهِدَ فِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَ أَحَبَّ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَ أَبَى الْخَتَنُ ذَلِكَ وَ لَمْ يُجِبْ إِلَى الطَّلاَقِ فَأَخَذَهُ بِمَهْرِ ابْنَتِهِ لِيُجِيبَ إِلَى الطَّلاَقِ وَ مَذْهَبُ الْأَبِ التَّخَلُّصُ مِنْهُ فَلَمَّا أُخِذَ بِالْمَهْرِ أَجَابَ إِلَى الطَّلاَقِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنْ كَانَ الزُّهْدُ مِنْ طَرِيقِ الدِّينِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى التَّخَلُّصِ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَلاَ يَتَعَرَّضْ لِذَلِكَ.

۞ حسن بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک آدمی سے کردیا پس پہلے تو اس نے اسے پسند کیا تھا مگر بعد میں ناپسند کرنے لگا اور چاہا کہ اس لڑکے اور اس کی بیٹی میں جدائی ہوجائے مگر اس کے داماد نے اس سے انکار کردیا اور طلاق دینے کو تیار نہیں ہوا تو اس نے اپنی بیٹی کے مہر میں اس کو گرفتار کیا (یا کرایا) تا کہ وہ طلاق کے لئے تیار ہوجائے اور باپ کا مقصد صرف اس سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا چنانچہ جب مہر میں اس کو گرفتار کیا تو وہ طلاق کے لئے آمادہ ہوگیا؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اگر اس کی ناپسندیدگی دینی وجہ کی بنا پر ہے تو پھر چھٹکارا حاصل کرلے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ہے تو پھر اس کے درپے نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2248} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الْمِعْزَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ امْرَأَةً فَزَارَهَا وَ أَرَادَ أَنْ يُجَامِعَهَا فَأَلْقَى عَلَيْهَا كِسَاهُ ثُمَّ أَتَاهَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوْفَى مَهْرَهَا أَلَهُ أَنْ يَرْتَجِعَ الْكِسَاءَ قَالَ لاَ إِنَّمَا اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک عورت سے شادی کی پس آپ علیہ السلام نے اس سے ملاقات کی اور جماع کا ارادہ کیا تو اس پر اپنی چادر ڈال دی پھر اس سے واپس آ گئے۔

میں نے عرض کیا: جب آدمی پورا حق مہر ادا کر چکے تو کیا اپنی دی ہوئی چادر واپس لے سکتا ہے؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۴ ح ۴۵۰۰؛ الوافی: ۲۲/۹۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹۱ ح ۲۷۱۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۶؛ موسوعہ الامام الہادیؑ: ۳/۱۴۱؛ مکاتیب الآئمہؑ: ۶/۱۶۳

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۳۸؛ مقامع الفضل: ۲/۵۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ اس کے ذریعے اس نے اس عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2249} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِجَارِيَةٍ عَاتِقٍ عَلَى أَنْ لاَ يَقْتَضَّهَا ثُمَّ أَذِنَتْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ إِذَا أَذِنَتْ لَهُ فَلاَ بَأْسَ.

✿ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک نوجوان کنیز سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اس کا پردۂ بکارت زائل نہیں کرے گا پھر بعد میں اس لڑکی نے اس کو اس کی اجازت دے دی (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے اس کی اجازت دے دی تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [4]

{2250} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا إِنْ تَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً أَوْ هَجَرَهَا أَوِ اتَّخَذَ عَلَيْهَا سُرِّيَّةً فَهِيَ طَالِقٌ فَقَضَى فِي ذَلِكَ أَنَّ شَرْطَ اللَّهِ قَبْلَ شَرْطِكُمْ فَإِنْ شَاءَ وَفَى لَهَا بِالشَّرْطِ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَاتَّخَذَ عَلَيْهَا وَنَكَحَ عَلَيْهَا.

✿ محمد بن قیس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے ایک عورت سے اس شرط پر تزویج کی ہے جس نے ایک عورت سے اس شرط پر تزویج کی کہ اس (شخص) نے دوسری شادی کی یا اس سے (دور) ہجرت کی یا اس پر کوئی کنیز رکھی تو یہ اس کو طلاق ہو گئی تو آپ علیہ السلام نے اس سلسلے میں فیصلہ فرمایا کہ اللہ کی شرط تمہاری شرط سے پہلے ہے پس اگر وہ شخص چاہے تو اس شرط پر عمل کرے اور اگر چاہے تو اس عورت کو اپنے پاس رکھے یا اس پر کنیز رکھے یا اس پر

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۶۸ ح ۱۴۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹۲ ح ۲۷۱۱۳؛ الوافی: ۲۲/۵۳۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۵۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۶ ح ۴۶۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۶۹ ح ۱۴۶۹؛ الوافی: ۲۲/۶۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۳ ح ۲۶۴۴۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۸۵

[4] نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۶۴؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۰۶

(دوسرا) نکاح کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2251} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ زُرَارَةَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ بِالْبَصْرَةِ يَتَزَوَّجُونَ سِرّاً فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لاَ آتِيَكِ إِلاَّ نَهَاراً وَلاَ آتِيَكِ بِاللَّيْلِ وَلاَ أَقْسِمَ لَكِ قَالَ زُرَارَةُ وَكُنْتُ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا تَزْوِيجاً فَاسِداً فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ يَعْنِي التَّزْوِيجَ إِلاَّ أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا الشَّرْطُ بَعْدَ النِّكَاحِ وَلَوْ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ بَعْدَ هَذِهِ الشُّرُوطِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ نَعَمْ ثُمَّ قَالَتْ بَعْدَمَا تَزَوَّجَهَا إِنِّي لاَ أَرْضَى إِلاَّ أَنْ تَقْسِمَ لِي وَتَبِيتَ عِنْدِي فَلَمْ يَفْعَلْ كَانَ آثِماً

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے لوگ خفیہ تزویج کرتے تھے اور عورت پر یہ شرط مقرر کرتے تھے کہ وہ اس کے پاس صرف دن کو آئے گا اور رات کو نہیں آئے گا اور نہ تیرے لئے (بیویوں کی) تقسیم کروں گا اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں یہ تزویج فاسد ہی نہ ہو پس میں نے اس سلسلے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی یہ تزویج جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ یہ شرط نکاح کے بعد لگائے اور اگر تزویج سے پہلے عورت ان شروط کے بعد ہاں کہے پھر تزویج کے بعد کہے کہ میں راضی نہیں ہوں مگر یہ کہ میرے لئے (بیویوں کی) تقسیم کرو اور میرے پاس شب باشی کرو۔ پس اگر یہ نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق علی الظاہر ہے۔[4]

{2252} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ وَأَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۷ ح ۱۵۰۰ و ۸/۵۱ ح ۱۶۴؛ الاستبصار: ۳/۲۳۱ ح ۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹۶ ح ۲۷۱۲۰؛ الوافی: ۲۲/۵۵۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۸۲ ح ۳۹۱۸۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۶۰؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۹۴۶؛ ارشاد الطالب: ۴/۳۴۷؛ کتاب النکاح مکارم: ۶/۱۰۵؛ شرح العروۃ: ۳۳/۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۴۷ ح ۱۵۱۰؛ الوافی: ۲۲/۵۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹۸ ح ۲۷۱۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۸۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۸۶ ح ۳۹۱۹۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۶۷

تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بِلاَدِهِ فَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعَهُ فَإِنَّ مَهْرَهَا خَمْسُونَ دِينَاراً إِنْ أَبَتْ أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بِلاَدِهِ قَالَ فَقَالَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلاَدِ الشِّرْكِ فَلاَ شَرْطَ لَهُ عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ وَلَهَا مِائَةُ دِينَارٍ الَّتِي أَصْدَقَهَا إِيَّاهَا وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلاَدِ الْمُسْلِمِينَ وَدَارِ الْإِسْلاَمِ فَلَهُ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْهَا وَالْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بِلاَدِهِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا صَدَاقَهَا أَوْ تَرْضَى مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ بِمَا رَضِيَتْ وَهُوَ جَائِزٌ لَهُ.

۞ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ میری موجودی میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک سو دینار کے عوض ایک عورت سے تزویج کرتا ہے (اس شرط کے ساتھ) کہ وہ اس کے ساتھ اس شخص کے شہر چلی جائے گی اور اگر وہ اس کے ساتھ نہ گئی تو اس کا مہر پچاس دینار ہو جائے اور اگر وہ اس شخص کے ساتھ اس کے شہر جانے سے انکار کر دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ شخص اسے مشرکین کے شہر لے جانے کا ارادہ کرے تو اس شخص کی طرف سے اس عورت پر کوئی شرط واجب نہیں ہے اور اس کے لئے وہ سو دینار ہوں گے جو اس نے حق مہر مقرر کیا تھا اور اگر وہ اس عورت کو مسلمانوں کے شہر اور دارالاسلام میں لے جانے کا ارادہ کرے تو اس کی شرط عورت پر واجب ہوگی اور مسلمان اپنی شرط کے پابند ہوتے ہیں اور اس مرد کو حق نہیں ہے کہ اسے اپنے وطن لے جائے جب تک کہ اس کو اس کا حق مہر ادا نہ کرے یا وہ عورت اس سے اس (حق مہر کے) معاملے میں راضی ہو جائے تو وہ اس کے لئے جائز ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2253} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهَا فَوَهَبَتْهَا لَهُ وَقَالَتْ أَنَا فِيكَ أَرْغَبُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ يَرْجِعُ عَلَيْهَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

۞ شہاب سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک عورت سے ایک ہزار درہم مہر پر نکاح کیا اور مہر کی رقم اس کو ادا کر دی گئی مگر اس نے یہ رقم اپنے شوہر کو دے دی اور یہ کہا کہ میں تو بس تمہیں چاہتی ہوں مگر اس شخص نے دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پانچ سو درہم (نصف حق

---

[1] الکافی: ۵. ۴۰۴ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۳۷۳ ح ۱۵۰۷؛ قرب الاسناد: ۳۰۳ ۷؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۹/۲۱ ح ۲۷۱۲۷؛ الوافی: ۵۵۰/۲۲؛ بحارالانوار: ۳۵۵/۱۰۰

[2] کتاب نکاح شبیری: ۷۰۶۰/۲۲؛ ریاض المسائل: ۶۵/۱۲؛ مراۃ العقول: ۲۰/ ۱۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۲۶۵/۱۲

مہر) اسے واپس کردے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

تہذیب الاحکام وغیرہ کتب میں اس حدیث کے آخر میں اس طرح الفاظ وارد ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ پانچ سو درہم (اصل مہر کا) نصف اپنی گرہ سے ادا کرے گی اور اسے کچھ نہیں ملے گا (واللہ اعلم)

{2254} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ خَصِيٍّ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ طَلَّقَهَا بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا قَالَ لَهَا اَلْأَلْفُ اَلَّذِي أَخَذَتْ مِنْهُ وَ لاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

احمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک خصی شخص نے ایک عورت سے ایک ہزار درہم حق مہر پر شادی کی پھر دخول کے بعد اسے طلاق دے دی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت ایک ہزار درہم کی حقدار ہے وہ اس سے حاصل کرے البتہ اس عورت پر عدت نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2255} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اُغْتُصِبَتْ أَمَةٌ فَاقْتُضَّتْ فَعَلَيْهِ عُشْرُ ثَمَنِهَا فَإِذَا كَانَتْ حُرَّةً فَعَلَيْهِ اَلصَّدَاقُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی کسی کی کنیز غصب کرے اور اس کا پردۂ بکارت زائل کردے تو اس پر اس کی قیمت

---

[1] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۳/۵۰۷ح۴۷۸۱؛ الکافی: ۶/۱۰۷ح۸؛ الوافی: ۲۱/۴۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۰۱ح۲۷۱۳۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۳ح۱۵۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۳۸

[2] روضۃ المتقین: ۹/۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۵ح۱۵۱۷؛ الوافی: ۲۳/۱۱۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۰۳ح۲۷۱۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۷

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۷۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۳/۷۱۹۶و۲۱/۶۸۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۹؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۹۳؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۱۲؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۸۴

کا دسواں حصہ واجب الادا ہے اور اگر وہ آزاد لڑکی تھی تو اس پر اس کا حق مہر واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2256} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْمَهْرُ وَ الْعِدَّةُ وَ الْغُسْلُ.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (مرد و عورت کے) ختنے کے مقام متصل ہو جائیں تو مہر، عدت اور غسل واجب ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2257} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ يُوجِبُ الْمَهْرَ إِلاَّ الْوِقَاعُ فِي الْفَرْجِ.

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرج میں جمع کرنے کے علاوہ (کسی اور جگہ کرنے سے) حق مہر واجب نہیں ہوتا۔[5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[6]

{2258} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ وَ قَدْ مَسَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهَا إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا أَ لَهَا عِدَّةٌ فَقَالَ ابْتُلِيَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ إِذَا

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۱ ح ۴۶۵۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۸۱ ح ۱۹۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۰۴ ح ۲۷۱۳۷؛ الوافی: ۲۲/۶۸۴

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۷۶

[3] الکافی: ۶/۱۰۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۱۹ ح ۲۷۱۸۴؛ الوافی: ۶/۳۹۷ و ۲۲/۵۱۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۱

[4] المحاسن النفسانیہ: ۴۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳۰۱۲۰؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۸۵

[5] تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۴ ح ۱۸۵۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۱۳ ح ۲۷۲۲۰؛ الاستبصار: ۳/۲۲۶ ح ۸۱۷؛ الوافی: ۲۲/۵۱۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۶۱

[6] فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۶؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۶۴

أَغْلَقَ بَاباً وَ أَرْخَى سِتْراً وَجَبَ اَلْمَهْرُ وَ اَلْعِدَّةُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے جس کی ہر شئے کو اس نے چھوا ہے لیکن جماع نہیں کیا ہے تو کیا عورت کے لئے عدت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام بھی اس صورت حال سے دوچار ہوئے تھے تو ان سے ان کے والد بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی شوہر (اپنی بیوی کے ہمراہ) دروازہ بند کردے اور پردہ لٹکادے تو حق مہر اور عدت واجب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2259} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ اَلْمَرْأَةَ فَيُرْخِي عَلَيْهِ وَ عَلَيْهَا اَلسِّتْرَ أَوْ يُغْلِقُ اَلْبَابَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتُسْأَلُ اَلْمَرْأَةُ هَلْ أَتَاكِ فَتَقُولُ مَا أَتَانِي وَ يُسْأَلُ هُوَ هَلْ أَتَيْتَهَا فَيَقُولُ لَمْ آتِهَا قَالَ فَقَالَ لاَ يُصَدَّقَانِ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَدْفَعَ اَلْعِدَّةَ عَنْ نَفْسِهَا وَ يُرِيدُ هُوَ أَنْ يَدْفَعَ اَلْمَهْرَ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے اوپر اور عورت پر پردہ ڈالتا ہے یا دروازہ بند کرتا ہے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے پس جب عورت سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا اس نے تجھ سے جماع کیا تو وہ کہتی ہے کہ اس نے مجھ سے جماع نہیں کیا اور جب مرد سے یہی پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم نے اس عورت سے جماع کیا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے جماع نہیں کیا (تو حق مہر کا کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں کی (بات کی) تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ عورت چاہتی ہے کہ وہ (یہ کہہ کر) اپنے آپ کو عدت سے بچالے اور مرد چاہتا ہے کہ وہ (یہ کہہ کر پورے) حق مہر سے بچ جائے۔[3]

---

[1] الکافی: ۱۰۹/۶ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۱/۲۱ح ۲۷۱۹۱؛ الوافی: ۵۱۴/۲۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۸۹/۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴۰۸/۱۰

[2] کتاب نکاح شبیری: ۷۱۹۵/۲۳؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۱۰۱/۹؛ الانوار اللوامع: ۱۱۳/۱۰؛ جواہر الکلام: ۷۸/۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۸۶/۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴۶۵/۷ح ۱۸۶۵؛ الکافی: ۱۱۰/۶ح ۸؛ علل الشرائع: ۵۱۷/۲؛ الاستبصار: ۲۲۷/۳ح ۸۲۳؛ الوافی: ۱۱۷۹/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۲۴/۲۱ح ۲۷۱۹۸؛ عوالی اللئالی: ۳۶۳/۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۸۹/۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴۰۹/۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۹۶/۱۵ح ۱۷۶۴۹؛ بحار الانوار: ۳۵۵/۱۰۰

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

قول مؤلف:

کافی میں حدیث کے آخر میں یہ لفظ بھی درج ہیں کہ (ایسا تب کہا جائے گا) جب وہ دونوں متہم ہوں (واللہ اعلم)

{2260} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَوْ يَمُوتُ اَلزَّوْجُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ أَيُّهُمَا مَاتَ فَلِلْمَرْأَةِ نِصْفُ مَا فَرَضَ لَهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَرَضَ لَهَا فَلاَ مَهْرَ لَهَا.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ اگر عورت سے شوہر کے دخول کرنے سے پہلے وہ مرجاتی ہے یا شوہر عورت سے دخول کرنے سے پہلے مرجاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں جو بھی اس صورت میں مرجائے تو عورت کو مقررہ حق مہر کا نصف ملے گا اور اگر مقرر نہ تھا تو پھر اس کے لئے کوئی مہر نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

﴿متعہ (معینہ مدت کا نکاح)﴾

{2261} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُتْعَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي اَلْقُرْآنِ:)فَمَا اِسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ اَلْفَرِيضَةِ(.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بارے قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ: ''پس جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہے ان کا طے شدہ مہر بطور فرض ادا کرو اور

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۶۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۱۳

[2] تہذیب الاحکام: ۸/۱۴۶ح ۵۰۹؛ الکافی: ۶/۱۱۹ح ۵؛ الاستبصار: ۳/۳۴۱ح ۱۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۲۸ح ۲۷۲۰۸؛ الوافی: ۲۲/۵۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۲

[3] ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۸۶؛ تراث الشیعہ الفقہی: ۲/۲۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۳۲و۱۵۹؛ فقہ الامام جعفر الصادقؑ: ۵/۲۸۰

طے کرنے کے بعد اگر آپس کی رضامندی سے (مہر میں کمی بیشی) کر وتو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔(النسا: ۲۴)"[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2262} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَتْ (فَمَا اِسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً)

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ (متعہ والی) آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ: "پس جن عورتوں سے تم نے ایک مقررہ مدت تک متعہ کیا ہے توان کا طے شدہ مہر بطور فرض ادا کرو۔"[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

عامہ نے بھی اس آیت کے متعلق بالکل اسی طرح روایت کیا ہے کہ اسی طرح (الیٰ اجل مسمی کے الفاظ کے ساتھ) نازل ہوئی تھی اور حضرات ابن عباس، ابی بن کعب اور سعید بن جبیر وغیرھم کی قرأت اسی طرح تھی۔[5]

{2263} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَى شِيعَتِنَا اَلْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ وَ عَوَّضَهُمْ مِنْ ذَلِكَ اَلْمُتْعَةَ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر ہر قسم کی نشہ آور پینے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے اور ان سب چیزوں کا عوض یہ متعہ ہے (جسے حلال قرار دیا ہے)۔[6]

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۸ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۵۰ح۱۰۷۹؛ الاستبصار: ۱/۱۴۱ح۵۰۷؛ الوافی: ۲۱/۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵ح۲۶۳۵۶؛ تفسیر البرہان ۲/۵۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۶۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۷۴

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۱۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۲۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۹

[3] الکافی: ۵/۴۴۹ح۳؛ تفسیر البرہان، ۲/۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵ح۲۶۳۵۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۶۷؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۳۸؛ الوافی: ۲۱/۳۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۱۳

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۲۲۸

[5] تفسیر درمنثور (مترجم): ۲/۳۸۷؛ تفسیر فتح القدیر شوکانی: ۱/۴۴۱؛ مستدرک حاکم: ۳/۱۷۴ح۳۱۹۲ (صحیح علی شرط مسلم)؛ تفسیر جامع البیان طبری: ۶/۵۸۶ تا ۵۸۹؛ المصاحف ابوداؤد: ۵۳و۸۱؛ تفسیر الثعلبی: ۵/۲۱۰ تا ۲۱۳؛ تفسیر الکشاف: ۵/۲۳۱؛ المصنف عبدالرزاق: ۶/۶۶۳ح۱۴۸۲۹؛ المعجم الکبیر طبرانی: ۱۰/۳۸۹ح۱۰۷۸۲

[6] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۷ح۴۶۱۶؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۰۶؛ خلاصۃ الایجاز: ۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۵۲ح۱۷۲۵۸؛ الوافی: ۲۱/۳۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۷ح۲۶۳۶۴؛ مجمع البحرین: ۴/۳۹۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2264} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا وَ قَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَلَّةٌ مِنْ خِلاَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَقْضِهَا .

۞ بکر بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں کسی مسلمان شخص کے لئے یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا سے چلا جائے اور اس کے ذمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی خصلت وسنت باقی ہو جسے اس نے ادا نہ کیا ہو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2265} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ فَقَالَ هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ.

۞ عمر بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ (ایک ہی وقت میں) کس قدر عورتوں سے متعہ جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بمنزلہ کنیزوں کے ہیں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

{2266} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ:

---

[1] روضۃ المتقین: ۵۰۸/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۱۵/۴

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۶۳/۳ ح ۴۶۰۲؛ قرب الاسناد: ۴۴؛ الفصول المہمہ: ۳۴۸/۲ والوفی: ۳۴۴/۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۲۱ ح ۲۶۳۸۸؛ مستدرک الوسائل: ۴۵۱/۱۴ ح ۱۷۲۵۵؛ خلاصۃ الایجاز: ۲؛ بحارالانوار: ۲۹۸/۱۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲۱۴/۷؛ مکارم الاخلاق: ۳۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۲۷/۱۳؛ تفسیر البرہان: ۴۲۰/۵؛ لفصول المہمہ: ۴۵۱/۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۶۹/۵

[3] روضۃ المتقین: ۴۹۸/۸

[4] الکافی: ۴۵۱/۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۱ ح ۲۶۴۱۱؛ الوافی: ۳۰۵/۲۱؛ خلاصۃ الایجاز: ۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲۰۶/۷

[5] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۹۷/۴؛ مراۃ العقول: ۲۳۰/۲۰

سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُتْعَةِ فَقَالَ وَ مَا أَنْتَ وَ ذَاكَ فَقَدْ أَغْنَاكَ اَللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَهَا فَقَالَ هِيَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ نَزِيدُهَا وَ تَزْدَادُ فَقَالَ وَ هَلْ يَطِيبُهُ إِلاَّ ذَاكَ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا کام؟ تمہیں تو اللہ نے اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا کہ اس کے بارے عالم بن جاؤں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ (متعہ) حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے۔

میں نے عرض کیا: میں اس عورت کے لئے (حق مہر کا) اضافہ کرتا ہوں اور وہ (مدت میں) اضافہ کرتی ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی بہترین بات ہوگی؟[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2267} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْمُتْعَةِ فَقَالَ إِنَّ اَلْمُتْعَةَ اَلْيَوْمَ لَيْسَ كَمَا كَانَتْ قَبْلَ اَلْيَوْمِ إِنَّهُنَّ كُنَّ يَوْمَئِذٍ يُؤْمَنَّ وَ اَلْيَوْمَ لاَ يُؤْمَنَّ فَاسْأَلُوا عَنْهُنَّ.

۞ ابومریم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: متعہ ان دنوں میں ویسا نہیں ہے جیسا اس سے پہلے والے دنوں میں ہوتا تھا اور عورتیں ان دنوں امین ہوتی تھیں جبکہ ان دنوں امین نہیں ہیں لہٰذا تم ان کے بارے پوچھ گچھ کر لیا کرو (پھر متعہ کیا کرو)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵ /۴۵۲ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱ /۲۲ح۲۶۴۲۰؛ الوافی: ۲۱ /۳۴۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴ /۴۵۵ح۱۷۲۶۹؛ النوادر اشعری: ۸۷؛ بحارالانوار: ۳۱۸/۱۰۰؛ خلاصۃ الایجاز: ۱۴

[2] مراۃ العقول: ۲۳۲/۲۰

[3] الکافی: ۵ /۴۵۳ح۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳ /۴۵۹ح۴۵۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۲۵۱ح۱۰۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱ /۲۳ح۲۶۴۲۶؛ الوافی: ۳۴۹/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲۱۶/۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۱۲۰/۲۶

[4] شرح العروۃ: ۱۹۵/۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶۲/۲۱؛ مستمسک العروۃ: ۴۳۳/۱۴؛ روضۃ المتقین: ۴۶۵/۸؛ مراۃ العقول: ۲۳۴/۲۰

{2268} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ اِمْرَأَةً مُتْعَةً وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لاَ يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَتَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ بِوَلَدٍ فَشَدَّدَ فِي إِنْكَارِ اَلْوَلَدِ وَ قَالَ أَ يَجْحَدُهُ إِعْظَاماً لِذَلِكَ فَقَالَ اَلرَّجُلُ فَإِنِ اِتَّهَمَهَا فَقَالَ لاَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَتَزَوَّجَ إِلاَّ مُؤْمِنَةً أَوْ مُسْلِمَةً فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ (اَلزّٰانِي لاٰ يَنْكِحُ إِلاّٰ زٰانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ اَلزّٰانِيَةُ لاٰ يَنْكِحُهٰا إِلاّٰ زٰانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى اَلْمُؤْمِنِينَ).

۞ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں سن رہا تھا کہ ایک شخص ایک عورت سے نکاح متعہ کرتا ہے اور اس پر یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ وہ اس سے اولاد طلب نہیں کرے گا لیکن اس کے بعد عورت ایک بچہ لاتی ہے تو وہ بچے سے شدید انکار کرتا ہے (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ اس کا انکار اپنے عظیم ہونے کی وجہ سے کرتا ہے؟

اس شخص نے عرض کیا: اگر وہ اس عورت کو تہمت دے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے مومنہ اور مسلمان عورت کے علاوہ کسی سے تزویج (متعہ) کرنی ہی نہیں چاہیے (تا کہ ایسی نوبت نہ آئے) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ”زانی صرف زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے گا اور زانیہ صرف زانی یا مشرک سے نکاح کرے گی اور مومنوں پر یہ حرام کیا گیا ہے۔ (النور: ۳)“[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2269} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ وَ لاَ أَدْرِي مَا حَالُهَا أَ يَتَزَوَّجُهَا اَلرَّجُلُ مُتْعَةً قَالَ يَتَعَرَّضُ لَهَا فَإِنْ أَجَابَتْهُ إِلَى اَلْفُجُورِ فَلاَ يَفْعَلُ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ جس کا مجھے حال معلوم نہ ہو (کہ پاکدامن وغیرہ ہے یا نہیں) تو کیا آدمی کے لئے جائز ہے کہ اس سے نکاح متعہ کرے؟

---

[1] اکافی: ۵/۴۵۴ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۵۹ ح ۴۵۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۹ ح ۱۱۵۷؛ النوادر اشعری: ۸۷؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۷ الوافی: ۲۱/۵۰ ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۷۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۷ ح ۲۶۴۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۷۴ ح ۱۷۳۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۸

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۳۵؛ مسالک الافہام: ۱۰/۲۲۷؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۷۴؛ مقامع الفضل: ۲۲۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۶۸؛ نظام النکاح: ۲/۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۶۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے پہلے پیشکش کرے پس اگر وہ اس سے بدکاری کی دعوت قبول کرے تو پھر (متعہ) نہ کیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2270} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ الْفَاجِرَةِ هَلْ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنْهَا يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ مَشْهُورَةً بِالزِّنَا فَلاَ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا وَ لاَ يَنْكِحُهَا.

✪ محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے خوبصورت فاجرہ عورت کے بارے میں پوچھا کہ کیا آدمی کے لئے جائز ہے کہ اس سے ایک دن یا اس سے زیادہ کے لئے متعہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ زنا کے لئے مشہور عورت ہو تو نہ اس سے متعہ کیا جائے اور نہ اس سے نکاح (دائمی) کیا جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{2271} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ عِنْدَنَا بِالْكُوفَةِ امْرَأَةً مَعْرُوفَةً بِالْفُجُورِ أَ يَحِلُّ أَنْ أَتَزَوَّجَهَا مُتْعَةً قَالَ فَقَالَ رَفَعَتْ رَايَةً قُلْتُ لاَ لَوْ رَفَعَتْ رَايَةً أَخَذَهَا السُّلْطَانُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ تَزَوَّجْهَا مُتْعَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْغَى إِلَى بَعْضِ مَوَالِيهِ فَأَسَرَّ إِلَيْهِ شَيْئاً قَالَ فَدَخَلَ قَلْبِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ فَلَقِيتُ مَوْلاَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَيَّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ فَقَالَ لِي لَيْسَ هُوَ شَيْئاً تَكْرَهُهُ فَقُلْتُ فَأَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا قَالَ لِي وَ لَوْ رَفَعَتْ رَايَةً مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي تَزْوِيجِهَا شَيْءٌ إِنَّمَا يُخْرِجُهَا مِنْ حَرَامٍ إِلَى حَلاَلٍ.

✪ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے ہاں کوفہ میں ایک عورت ہے جو بدکاری میں مشہور ہے تو کیا جائز ہے کہ اس سے نکاح متعہ کیا جائے؟

---

[1] الکافی: ۵/۴۵۴ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۷ ح ۲۶۴۳۴؛ الوافی: ۲۱/۳۵۲

[2] نظام النکاح: ۲/۶۰؛ المبسوط المسائل الطیبہ: ۳۰۷؛ مقامع الفضل: ۲۳۴؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۳۶

[3] الکافی: ۵/۴۵۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۵۲ ح ۱۰۸۷؛ الاستبصار: ۳/۱۴۲ ح ۵۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۸ ح ۲۶۴۳۶؛ الوافی: ۲۱/۳۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۵۷ ح ۱۷۲۷۷؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۱۳؛ النوادر اشعری: ۱۳۱

[4] فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۲۰؛ نظام النکاح: ۲/۶۰؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۳۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس نے (بدکاری کے لئے) جھنڈا بلند کیا ہوا ہے؟
میں نے عرض کیا: نہیں اور اگر وہ جھنڈا بلند کرتی تو حاکم اسے گرفتار کر لیتا۔
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس سے متعہ کیا جا سکتا ہے۔
راوی کہتا ہے کہ پھر امام علیہ السلام اپنے ایک غلام کی طرف جھک گئے اور آہستگی سے کچھ فرمایا: پس میرے دل میں بھی کوئی بات داخل ہوگئی (کہ امام علیہ السلام نے کیا حکم دیا ہے) چانچہ میں آپ علیہ السلام کے غلام سے ملا اور اسے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے تجھے کیا بات فرمائی تھی؟
اس نے کہا: آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ اس رات میں کچھ بھی اس کے لئے مکروہ نہیں ہے۔
میں نے کہا: مجھے اس بارے خبر دو۔
اس نے کہا: امام علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر اس عورت نے جھنڈا ابھی بلند کیا ہو تب بھی اس سے تزویج (متعہ) کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اس طرح وہ اس عورت کو حرام سے حلال کی طرف نکال لے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ نکاح کی ممانعت اور جواز حالات و واقعات کی وجہ سے ہو یعنی اگر رسوائی کا ڈر ہو تو ایسی عورت سے نہ کرے تا کہ اولاد سے انکار کی نوبت نہ آئے لیکن اگر ایسا ڈر نہ ہو اور عورت کی بہتری کی نیت ہو تو پھر حرام نہ ہو البتہ بہتر و افضل یہی ہوگا کہ پاکدامن عورت سے تزویج کی جائے (واللہ اعلم)

{2272} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَلْقَى الْمَرْأَةَ بِالْفَلاَةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَأَقُولُ لَهَا هَلْ لَكِ زَوْجٌ فَتَقُولُ لاَ فَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمُصَدَّقَةُ عَلَى نَفْسِهَا.

۞ میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں کسی صحرا میں کسی عورت سے ملتا ہوں کہ جس کے ساتھ کوئی بندہ نہیں ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ کیا تیرا شوہر ہے؟ پس وہ کہتی ہے کہ نہیں ہے تو کیا میں اس سے تزویج کر سکتا ہوں؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ اس کی اپنے بارے بات کی تصدیق کی جائے گی۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۸۵ ح ۱۹۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹ ح ۲۶۴۳۹؛ الوافی: ۲۱/۳۵۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۱۸ ح ۳۸۳۸۶

[2] کتاب نکاح شبیری: ۷/۲۰۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۳۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۰۷

[3] الکافی: ۵/۴۶۲ ح ۲ و ۳۹۲ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۷۷ ح ۱۵۲۶؛ الاستبصار: ۳/۲۳۳ ح ۸۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۰۱ ح ۲۵۶۷۷ و ۲۱/۳۰ ح ۲۶۴۴۲؛ الوافی: ۲۱/۳۵۵؛ الفصول المھمہ: ۲/۳۳۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۴۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2273} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلاَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَتَمَتَّعَ بِالْبِكْرِ مَا لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا مَخَافَةَ كَرَاهِيَةِ الْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا.

❁ زیاد بن ابی حلال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ باکرہ لڑکی سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی بکارت زائل نہ کرے اس خوف سے کہ اس کے اہل خانہ کے لئے ناپسندیدہ عیب ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2274} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَفْصُ بْنُ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ مُتْعَةً قَالَ يُكْرَهُ لِلْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا.

❁ حفص بن البختری نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے روایت کی ہے جو ایک باکرہ لڑکی سے تزویج متعہ کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: لڑکی کی خاندان میں عیب (سمجھے جانے) کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{2275} عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْبِكْرُ لاَ تَتَزَوَّجُ مُتْعَةً إِلاَّ بِإِذْنِ أَبِيهَا.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر ابزنطی سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: باکرہ لڑکی سے تزویج متعہ نہیں کی جائے گی مگر

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۵۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۱/ ۳۹۴۱؛ مقامع الفضل: ۲۰۰

[2] الکافی: ۵۲۶۴/ ۵/ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۳۲ ح ۲۶۴۴۷؛ خلاصۃ الایجاز: ۱۰ و ۴۷؛ بحار الانوار: ۱۰۰/ ۳۰۸؛ الوافی: ۲۱/ ۳۵۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۴۵۹ ح ۱۷۲۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۲۱۸

[3] مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۵۰؛ مسالک الافہام: ۷/ ۴۳۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۱/ ۴۰۳۴؛ نظام النکاح: ۲/ ۶۳

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۶۱ ح ۴۵۹۲؛ الکافی: ۵/ ۴۶۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۲۵۵ ح ۱۱۰۲؛ الاستبصار: ۳/ ۱۴۶ ح ۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۳۴ ح ۲۶۴۵۶؛ الوافی: ۲۱/ ۳۵۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/ ۱۲۶ ح ۳۸۴۰۵

[5] روضۃ المتقین: ۸/ ۴۸۰؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۲۷۷؛ نظام النکاح: ۱۸۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۳۶۹؛ اسس الحدود: ۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۱

یہ کہ اس کے باپ کی اجازت سے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2276} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَذْرَاءُ الَّتِي لَهَا أَبٌ لاَ تَتَزَوَّجُ مُتْعَةً إِلاَّ بِإِذْنِ أَبِيهَا.

❁ ابومریم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ عذراءؑ (کنواری لڑکی) جس کا باپ موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر تزویج متعہ نہیں کرے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{2277} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَسْتَصْغِرْهَا.

❁ جمیل بن درج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو باکرہ چھوکری سے متعہ کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک وہ چھوٹی (نابالغہ) نہ ہو۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[6]

{2278} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ قَالَ لاَ أَرَى بِذَلِكَ بَأْساً قَالَ قُلْتُ بِالْمَجُوسِيَّةِ قَالَ

---

[1] قرب الاسناد: ۳۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۳ ح ۲۶۴۵۱؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۲۶ ح ۳۸۴۰۲

[2] کتاب نکاح شبیری: ۱۱/۴۰۲۹؛ نظام النکاح: ۲/۶۳؛ للہ وللحقیقۃ: ۱/۲۲۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۱ ح ۴۵۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۵۴ ح ۱۰۹۹؛ الاستبصار: ۳/۱۴۵ ح ۵۲۷؛ الوافی: ۲۱/۳۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۵ ح ۲۶۴۵۸

[4] الموسوعہ الفقہیہ: ۶/۲۷۷؛ شرح العروۃ: ۳۳/۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۵۵؛ نظام النکاح: ۱۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۴۴۳؛ جواہر الکلام: ۲۹/۱۷۹؛ تفصیل الشریعہ النکاح: ۱۰۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۴۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۹

[5] الکافی: ۵/۴۶۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۶ ح ۲۶۴۶۱؛ الوافی: ۲۱/۳۵۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۲۸ ح ۳۸۴۰۹

[6] کتاب نکاح شبیری: ۱۱/۴۰۳۵؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۵۱

)وَ أَمَّا اَلْمَجُوسِيَّةُ فَلاَ.

۞ اسماعیل بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو یہودی اور نصرانی عورت سے متعہ کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری نظر میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: مجوسی عورت کے بارے کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجوسی عورت سے نہ کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2279} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَكُونُ مُتْعَةٌ إِلاَّ بِأَمْرَيْنِ أَجَلٍ مُسَمًّى وَ أَجْرٍ مُسَمًّى.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزوں کے بغیر متعہ نہیں ہوتا: مقررہ مدت اور مقررہ اجرت (حق مہر)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2280} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ قَبْلَ اَلنِّكَاحِ هَدَمَهُ اَلنِّكَاحُ وَ مَا كَانَ بَعْدَ اَلنِّكَاحِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ قَالَ إِنْ سُمِّيَ اَلْأَجَلُ فَهُوَ مُتْعَةٌ وَ إِنْ لَمْ يُسَمَّ اَلْأَجَلُ فَهُوَ نِكَاحٌ بَاتٌّ.

۞ عبداللہ بن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نکاح سے پہلے جو بھی شرط ہو تو نکاح اسے ختم کر دیتا ہے اور جو شرط نکاح کے بعد ہو وہ جائز (اور نافذ) ہے۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵ /۲۵۶ح ۱۱۰۵؛ الاستبصار: ۳/ ۱۴۴ح ۵۲۰؛ وسائل الشیعہ :۲۱ /۳۷ح ۲۶۴۶۵؛ الوافی: ۲۱ /۳۷۰؛ جامع احادیث الشیعہ : ۱۲۰/۲۶ح ۳۸۳۹۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴۲/۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۳۵/۴

[3] الکافی: ۴۵۵/۵ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۲/۷ ح ۱۱۳۳؛ خلاصۃ الایجاز: ۲؛ بحار الانوار: ۳۰۸/۱۰۰؛ عوالی اللئالی: ۳۴۳/۳؛ الفصول المہمہ : ۳۴۹/۲؛ مستدرک الوسائل: ۴۶۰/۱۴ح ۱۷۲۹۰؛ الوفی: ۶۵۲/۲۲؛ وسائل الشیعہ :۴۲/۲۱ح ۲۶۴۸۳

[4] مراۃ العقول: ۲۳۷/۲۰؛ مسالک الافہام: ۴۴۰/۷؛ نظام النکاح: ۶۵/۲؛ ملاذ الاخیار: ۵۳/۱۲

نیز فرمایا: اگر مدت مقرر کر دی جائے تو وہ متعہ ہوگا اور اگر مدت مقرر نہ کی جائے تو وہ دائمی نکاح ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق یا صحیح ہے۔ [2]

{2281} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا اِشْتَرَطْتَ عَلَى اَلْمَرْأَةِ شُرُوطَ اَلْمُتْعَةِ فَرَضِيَتْ بِهِ وَ أَوْجَبَتِ اَلتَّزْوِيجَ فَارْدُدْ عَلَيْهَا شَرْطَكَ اَلْأَوَّلَ بَعْدَ اَلنِّكَاحِ فَإِنْ أَجَازَتْهُ فَقَدْ جَازَ وَ إِنْ لَمْ تُجِزْهُ فَلاَ يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا كَانَ مِنَ اَلشَّرْطِ قَبْلَ اَلنِّكَاحِ.

۞ ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم عورت پر متعہ کی شرائط لگاؤ اور وہ ان سے راضی ہو اور تزویج کی اجابت کر دے (یعنی قبول کرے) تو تم نکاح کے بعد اس عورت پر اپنی پہلی شرط کا اعادہ کرو پس اگر وہ اجازت دے تو پھر جائز ہے اور اگر وہ اس کی اجازت نہ دے تو پھر وہ اس پر جائز نہ ہوگا جو نکاح سے پہلے شرط کیا گیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2282} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ مُتْعَةِ اَلنِّسَاءِ قَالَ حَلاَلٌ وَ إِنَّهُ يُجْزِءُ فِيهِ اَلدِّرْهَمُ فَمَا فَوْقَهُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حلال ہے اور اس میں (حق مہر) ایک درہم یا اس سے زیادہ کافی ہے۔ [5]

---

[1] الکافی : ۵ /۵۶ ۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۲۶۲ح ۱۱۳۴؛ النوادر اشعری: ۸۷؛ وسائل الشیعہ : ۲۱ /۶ ۴ح ۲۶۴۹۳؛ الوافی: ۲۲ /۶۶۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۶۲ ۴ح ۱۷۲۶؛ بحار الانوار: ۱۰۰/ ۳۱۸

[2] مراۃ العقول: ۲۰/ ۲۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۵۴؛ جامع المقاصد: ۱۳/ ۳۲؛ التنقیح الرائع: ۳/ ۱۲۸؛ جواہر الکلام: ۳۰/ ۱۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۵۹؛ منہاج الفقاھۃ: ۵/ ۲۷۵؛ دراساتنا من الفقہ الجعفری: ۴/ ۳۹۰

[3] الکافی: ۵/ ۵۶ ۴ح ۳ و ۵۷ ۴ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۲۶۳ح ۱۱۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۵ ۴ح ۲۶۴۹۲؛ الوافی: ۲۲/ ۶۶۲

[4] فقہ الصادقؑ: ۱۷/ ۶۷؛ جواہر الکلام: ۳۰/ ۱۸۳

[5] الکافی: ۵/ ۵۷ ۴ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۲۶۰ح ۱۱۲۶؛ الوافی: ۲۲/ ۶۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۸ ۴ح ۲۶۴۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۲۲۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/ ۱۵۰ح ۳۸۴۵۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2283} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى عَنْهَا هَلْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ قَالَ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَإِذَا انْقَضَتْ أَيَّامُهَا وَ هُوَ حَيٌّ فَحَيْضَةٌ وَ نِصْفٌ مِثْلَ مَا يَجِبُ عَلَى الْأَمَةِ قَالَ قُلْتُ فَتُحِدُّ قَالَ نَعَمْ وَ إِذَا مَكَثَتْ عِنْدَهُ يَوْماً أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ فَقَدْ وَجَبَتِ الْعِدَّةُ وَ لاَ تُحِدُّ.

❁ عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے ایک شخص سے نکاح متعہ کیا پھر وہ شخص فوت ہو گیا تو کیا اس عورت پر عدت واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ چار ماہ دس دن عدت میں رہے گی البتہ اس کے (متعہ کی مدت کے) دن پورے ہو جائیں اور وہ مرد زندہ ہو تو پھر وہ ایک حیض اور نصف (یعنی پینتالیس دن) عدت رکھے گی جیسے کنیز کے اوپر واجب ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: وہ ترک زینت بھی کرے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور جب اس کے پاس ایک دو دن یا دن میں ایک (آدھ) گھڑی رہی ہو تو اس پر عدت واجب ہے لیکن ترک زینت نہیں کرے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{2284} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا عِدَّةُ الْمُتْعَةِ إِذَا مَاتَ عَنْهَا الَّذِي تَمَتَّعَ بِهَا قَالَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ كُلُّ نِكَاحٍ إِذَا مَاتَ عَنْهَا الزَّوْجُ فَعَلَى الْمَرْأَةِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً أَوْ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ النِّكَاحُ مِنْهُ مُتْعَةً أَوْ تَزْوِيجاً أَوْ مِلْكَ يَمِينٍ فَالْعِدَّةُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً وَ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَ الْأَمَةُ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ وَ كَذَلِكَ الْمُتْعَةُ عَلَيْهَا مِثْلُ مَا عَلَى الْأَمَةِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت نے جس مرد کے ساتھ متعہ کیا ہے اگر وہ

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۲۴۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۹

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۴ ح ۴۶۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۵۷ ح ۵۴۴؛ الاستبصار: ۳/۳۵۰ ح ۱۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۷۵ ح ۲۸۵۸۰؛ الوافی: ۲۳/۱۲۳۸

[3] فقہ الصادقؑ: ۲۲/۵۲؛ جواہر الکلام: ۳۰/۱۹۸؛ تکملۃ العروۃ: ۸۹؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۳۰۴

مرد مر جائے تو اس عورت کی عدت متعہ کیا ہو گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چار ماہ دس دن ہو گی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! ہر نکاح میں جب شوہر مر جائے تو عورت خواہ آزاد ہو یا کنیز اور نکاح کی کوئی بھی شکل ہو خواہ متعہ ہو، دائمی نکاح ہو یا ملک یمین ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور طلاق شدہ عورت کی عدت تین ماہ اور کنیز طلاق شدہ کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے اور اسی طرح متعہ میں بھی کنیز کے مثل عدت (پینتالیس دن) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اور اسی سلسلے میں امام زمانہ علیہ السلام کی توقیع مبارک بھی ہے چنانچہ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ انہوں نے امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص نے مہر معلوم پر ایک عورت سے وقت معلوم تک متعہ کیا اور ابھی کچھ دن باقی تھے کہ اُسے بقیہ مدت بخش دی اور اس سے تین دن پہلے عورت کو حیض شروع ہو گیا تھا تو اب حیض سے پاک ہوتے ہی کوئی دوسرا شخص اس سے متعہ کر سکتا ہے یا ایک اور مستقل حیض گزارنا پڑے گا؟

امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس (ناقص) حیض کے علاوہ ایک اور حیض گزارنا پڑے گا کیونکہ کم از کم عدت ایک حیض اور ایک طہر ہے۔[3] (واللہ اعلم)

{2285} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَمِ الْمَهْرُ يَعْنِي فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ إِلَى مَا شَاءَ مِنَ الْأَجَلِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ حَمَلَتْ فَقَالَ هُوَ وَلَدُهُ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَمْراً جَدِيداً فَعَلَ وَلَيْسَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ مِنْهُ وَعَلَيْهَا مِنْ غَيْرِهِ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً وَإِنِ اشْتَرَطَتِ الْمِيرَاثَ فَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ متعہ میں مہر کی مقدار کس قدر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مقدار پر جس وقت تک وہ دونوں راضی ہو جائیں۔

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۶۵۴ح ۴۶۰۷؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۵۷ح ۵۴۵؛ الاستبصار: ۳/۳۵۰ح ۱۲۵۲؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۶۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴۵؛ الوافی: ۲۳/۱۲۳۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۷۵ح ۲۸۵۸۱

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۰۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۰/۶۳۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۹۰؛ نظام الطلاق فی الشریعہ: ۲۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۶۶؛ نظام النکاح: ۲/۱۰۴؛ الروضۃ البہیہ: ۳/۲۴۲؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۳۰۴

[3] الاحتجاج: ۲/۴۸۷؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۶۲و ۱۰۰/۳۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۳ح ۲۶۵۱۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۶۰ح ۳۸۴۷۲

میں نے عرض کیا: اگر عورت حاملہ ہوجائے تو آپ علیہ السلام کی رائے کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسی مرد کی اولاد ہے اور اگر یہی شخص معاملہ (متعہ یا دائمی نکاح) کو دوبارہ کرنا چاہے تو وہ کرے اور اس کے لئے عورت پر عدت نہیں ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص کرنا چاہے تو پھر عورت پر پینتالیس رات کی عدت لازم ہے اور اگر وہ دونوں میراث کی شرط مقرر کریں تو دونوں شرط کے پابند ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

اور اس سلسلے میں وہ حدیث بھی ہے جسے ابان بن تغلب نے روایت کیا ہے چنانچہ ان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے ایک ماہ کے لئے متعہ کیا اور اب اسے خیال پیدا ہوا کہ اس مدت کو بڑھائے تو کیا وہ مزید حق مہر پر سابقہ مدت (ایک ماہ) پوری ہونے سے پہلے مزید مدت بڑھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک شرط میں دو شرطیں جائز نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر وہ کس طرح کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے اسے باقیماندہ مدت بخش دے اور پھر جدید شرط طے کرے (اور متعہ کرے)[3]

(واللہ اعلم)

{2286} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ٱلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ مُتْعَةً سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ إِذَا كَانَ شَيْئاً مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ قُلْتُ وَ تَبِينُ بِغَيْرِ طَلاَقٍ قَالَ نَعَمْ.

۞ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک آدمی ایک سال یا کم و بیش (مدت کے لئے) متعہ کرتا ہے (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب معلوم مدت تک کوئی شئے (حق مہر) معلوم ہو (تو درست ہے)۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اور وہ بغیر طلاق کے جدا ہوں گے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۷۵۴ ح ۱۱۴۱؛ الاستبصار: ۳/۱۴۹ ح ۷۵۴؛ الوافی: ۲۲/۶۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۴ ح ۲۶۵۱۶ و ۶۷ ح ۲۶۵۵۰؛ النوادر اشعری: ۸۲؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۶۵ ح ۱۷۳۰۹ و ۴۶۶ ح ۱۷۳۱۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۸؛ تعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۸۱؛ نظام النکاح: ۲/۱۰۷

[3] الکافی: ۵/۴۵۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۸ ح ۱۱۵۳؛ الوافی: ۲۲/۶۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۷ ح ۲۶۵۲۴؛ خلاصۃ الایجاز: ۱۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۰۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۲۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2287} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَمَتَّعَ ٱلرَّجُلُ بِٱلْمَرْأَةِ سَاعَةً أَوْ سَاعَتَيْنِ فَقَالَ ٱلسَّاعَةُ وَ ٱلسَّاعَتَانِ لاَ يُوقَفُ عَلَى حَدِّهِمَا وَ لَكِنَّ ٱلْعَرْدَ وَ ٱلْعَرْدَيْنِ وَ ٱلْيَوْمَ وَ ٱلْيَوْمَيْنِ وَ ٱللَّيْلَةَ وَ أَشْبَاهَ ذَلِكَ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ کیا آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ عورت سے ایک گھڑی یا دو گھڑیوں (کی مدت) کے لئے متعہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھڑی یا دو گھڑیوں کا وقوف ان کی حد پر نہیں ہوتا لہٰذا (مدت کا تعین) ایک بار اور دو بار (مباشرت کرنے) اور ایک دن اور دو دن اور ایک رات اور اس کے مثل (آسان اور واضح) ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{2288} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ٱلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ ٱلْمُتْعَةَ وَ يَنْقَضِي شَرْطُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ٱلْأَوَّلُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثَلاَثاً وَ تَزَوَّجَتْ ثَلاَثَةَ أَزْوَاجٍ يَحِلُّ لِلْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ كَمْ شَاءَ لَيْسَ هَذِهِ مِثْلَ ٱلْحُرَّةِ هَذِهِ مُسْتَأْجَرَةٌ وَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ ٱلْإِمَاءِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک آدمی کسی عورت سے متعہ کرتا ہے اور اس کی شرط تمام ہو جاتی ہے پھر اس عورت سے دوسرا شخص متعہ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس مرد سے بھی جدا ہو جاتی ہے اور پھر پہلا شخص سے تزویج کر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے تین مرتبہ جدا رہتی ہے اور تین شوہروں سے تزویج متعہ کرتی

---

[1] الکافی: ۵/۵۹۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۶ح ۱۱۴۷؛ الاستبصار: ۳/۱۵۱ح ۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۸ح ۲۶۵۲۵؛ الوافی: ۲۲/۶۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۶۷۴ح ۱۷۳۲۰؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۷۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۲۱؛ النوادر اشعری: ۸۸

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۴۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۶۱

[3] الکافی: ۵۹۴/ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۶ح ۱۱۴۸؛ الاستبصار: ۳/۱۵۱ح ۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۸ح ۲۶۵۲۶؛ الوافی: ۲۲/۶۶۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۴۴ح ۳۸۴۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۶۲؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۴۵

ہے تو کیا پہلے کے لئے حلال ہے کہ وہ پھر اس سے تزویج کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جتنی مرتبہ چاہے کرے (کیونکہ اس سے یہ حرام مؤبد نہیں ہوتی) اس لئے کہ وہ آزاد عورت کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ اجرت لینے والی اور کنیزوں کی طرح ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسین ہے۔ [2]

{2289} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَمَتَّعَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ وَهَبَ لَهَا أَيَّامَهَا قَبْلَ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا أَوْ وَهَبَ لَهَا أَيَّامَهَا بَعْدَ مَا أَفْضَى إِلَيْهَا هَلْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ لَهَا مِنْ ذَلِكَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَرْجِعُ.

۞ علی بن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور پھر اس سے دخول کرنے کے بعد اس کی مدت اسے بخش دی تو کیا وہ اس بخشی ہوئی مدت میں اس سے رجوع کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ وہ رجوع نہیں کرسکتا۔ [3]

تحقیق

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2290} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً أَوْ تَمَتَّعَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَتْهُ مِنْ صَدَاقِهَا فِي حِلٍّ يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ إِذَا جَعَلَتْهُ فِي حِلٍّ فَقَدْ قَبَضَتْهُ مِنْهُ فَإِنْ خَلاَّهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا رَدَّتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الرَّجُلِ نِصْفَ الصَّدَاقِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی لڑکی سے تزویج کی یا اس سے متعہ کیا پھر اس لڑکے نے اس شخص کو اپنا حق مہر بخش دیا تو کیا اس شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ کچھ ادا کئے بغیر اس سے مباشرت کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب اس نے اسے بخش دیا تو اس کا مطلب کہ اس نے وصول کرلیا اور اگر (وہ پورا وصول کرچکی

---

[1] الکافی: ۵/۴۶۰ ح ا؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۷۰ ح ۱۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۶۰ ح ۲۶۵۳۰ و ۲۲/۱۶۹ ح ۲۸۳۰۳؛ الوافی: ۲۲/۲۷۵

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۷۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۰ ح ۴۵۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۶۳ ح ۲۶۵۳۹؛ الوافی: ۲۲/۶۷۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۲۹

[4] روضۃ المتقین: ۸/۴۷۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۶۹؛ ریاض المسائل: ۱۱/۳۲۳؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۴۶۱؛ میراث حوزہ اصفہان: ۲۸۳

ہو اور) دخول سے پہلے شوہر اسے (دائمی میں طلاق دے کر اور متعہ میں مدت بخش کر) فارغ کر دے تو وہ عورت آدھا حق مہر مرد کو واپس کرے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2291} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ (فِي حَدِيثِ الْمُتْعَةِ) قَالَ: وَ صَاحِبُ الْأَرْبَعِ نِسْوَةٍ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَلاَ شُهُودٍ.

۞ اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کی چار بیویاں ہوں وہ بغیر ولی اور گواہوں کے جس قدر عورتوں سے چاہے تزویج (متعہ) کر سکتا ہے؟ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2292} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ نِكَاحٌ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٌ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ فَإِنِ اشْتَرَطَتْ كَانَ وَ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ لَمْ يَكُنْ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: نکاح متعہ میراث والا نکاح بھی ہے اور بغیر میراث کے بھی نکاح ہے پس اگر عورت اس (میراث) کی شرط رکھے تو وہ (میراث) ہوگی اور اگر وہ شرط نہ رکھے تو نہیں ہوگی۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۳ ح ۱۵۱۳ و ۶۷۴ ح ۱۹۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۶۳ ح ۲۶۵۴۰ و ۳۰۱ ح ۲۷۱۳۱؛ الوافی: ۲۲/۶۷۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۲۸۶۲ و ۴۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۰۲۴؛ الانوار اللوامع: ۱۲/۴۶۱؛ ریاض المسائل: ۱۲/۵۳؛ کتاب النکاح اراکی: ۶۰۳

[3] الکافی: ۵/۴۵۱ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۹ ح ۲۶۴۱۳ و ۲۱/۶۴ ح ۲۶۵۴۱؛ الوافی: ۲۱/۳۰۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۱۶

[4] نظام النکاح: ۲/۹۹؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۳۱

[5] الکافی: ۵/۴۶۵ ح ۲؛ قرب الاسناد: ۳۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۴ ح ۱۱۴۰؛ الاستبصار: ۳/۱۴۹ ح ۵۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۶۶ ح ۲۶۵۴۶؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۳؛ الوافی: ۲۲/۶۵۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۶۶ ح ۳۸۴۸۱

[6] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۷۳؛ القواعد الفقہیہ: ۳/۲۷۸؛ جواہر الکلام: ۳۰/۱۹۳؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۹/۶۱۵۸؛ رسالہ فی الارث اراکی: ۲۳۴؛ الخیارات اراکی: ۴۷۸؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۳۳۹؛ نظام النکاح: ۲/۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۲/۴۵۴

{2293} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى الرَّجُلِ يَصْرِفُهُ حَيْثُ شَاءَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے (متعہ وغیرہ میں) عزل (منی کو شرمگاہ سے باہر گرانے) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مرد کی مرضی ہے (کیونکہ پانی اس کا ہے تو) وہ جہاں چاہے صرف کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2294} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ جَاءَ إِلَى امْرَأَةٍ فَسَأَلَهَا أَنْ تُزَوِّجَهُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ أُزَوِّجُكَ نَفْسِي عَلَى أَنْ تَلْتَمِسَ مِنِّي مَا شِئْتَ مِنْ نَظَرٍ أَوِ الْتِمَاسٍ وَ تَنَالَ مِنِّي مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ إِلاَّ أَنَّكَ لاَ تُدْخِلُ فَرْجَكَ فِي فَرْجِي وَ تَتَلَذَّذَ بِمَا شِئْتَ فَإِنِّي أَخَافُ الْفَضِيحَةَ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلاَّ مَا اشْتُرِطَ.

❁ عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت کے پاس آیا اور اسے درخواست کی کہ وہ اس سے تزویج (متعہ) کرے تو اس عورت نے کہا کہ میں تمہیں اپنا نفس تزویج کرتی ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے جتنا چاہو دیکھو اور چھوؤ اور مجھ سے ہر وہ چیز حاصل کرو جو آدمی اپنی بیوی سے لیتا ہے سوائے اس کے کہ تم اپنی شرمگاہ میری شرمگاہ میں داخل کرو پس اس کے علاوہ تم مجھ سے جو لذت اٹھانا چاہو اٹھاؤ کیونکہ مجھے رسوائی کا ڈر ہے؟[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵/۵۰۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۷۴ ح ۱۶۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۹ ح ۲۵۲۷۲ و ۲۱/۷۱ ح ۲۶۵۶۲؛ الوافی: ۲۲/۷۵۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۶۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۲۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۲۰

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۱۵؛ فقہ الصادق: ۲۱/۸۲؛ النجعہ: ۸/۳۲۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۶۴؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۲/۵۰۸؛ کتاب النکاح انصاری: ۲۷؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۴۹؛ نظام النکاح: ۹۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱۲۴؛ غایۃ المرام: ۳/۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۶۳

[3] الکافی: ۵/۴۶۷ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۶۹ ح ۱۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۹۵ ح ۲۷۱۱۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۶۵؛ الوافی: ۲۲/۵۴۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۲۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۷۴ ح ۳۹۱۸۱

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۲۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۷۰

{2295} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْخَلَ جَارِيَةً يَتَمَتَّعُ بِهَا ثُمَّ أُنْسِيَ حَتَّى وَاقَعَهَا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ حَدُّ الزَّانِي قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَتَمَتَّعُ بِهَا بَعْدَ النِّكَاحِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِمَّا أَتَى.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص ایک کنیز کے پاس متعہ کرنے کے لئے گیا پھر وہ (عقد کرنا) بھول گیا اور اس سے مجامعت کرنے لگا تو کیا اس پر زانی کی حد واجب ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں لیکن اب نکاح کرنے کے بعد اس سے متمتع ہو اور جو کچھ ہو گیا اس پر اللہ سے مغفرت طلب کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2296} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ بِالْمَرْأَةِ عَلَى حُكْمِهِ وَ لَكِنْ لاَ بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً لِأَنَّهُ إِنْ أُحْدِثَ بِهِ حَدَثٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا مِيرَاثٌ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مرد کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ کسی عورت سے اپنے حکم پر (یعنی اپنی مرضی کے حق مہر پر) متعہ کرے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس عورت کو کچھ دے کیونکہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے (اور یہ مر گیا) تو عورت کے لئے میراث نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

{2297} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً فَيَحْمِلُهَا مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ فَقَالَ يَجُوزُ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۶۶ ح ۴۶۱۰؛ الکافی: ۵/۶۶۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۹ ح ۱۹۲۹ و ۱۰/۴۹ ح ۱۸۴؛ الوافی: ۲۲/۶۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۷۴ ح ۲۶۵۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۲۹

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۵/۳۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۹۴

[3] الکافی: ۵/۴۶۶ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۷۵ ح ۲۶۵۷۰؛ الوافی: ۲۲/۶۶۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۴۷۳ ح ۱۷۳۴۲؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۳۱۰؛ خلاصۃ الایجاز: ۱۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۳۰

[4] جامع الشتات: ۴/۳۹۱؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۵۶

اَلنِّكَاحُ اَلْآخَرُ وَلاَ يَجُوزُ هَذَا.

۞ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک عورت سے تزویج متعہ کرتا ہے اور اسے ایک شہر سے دوسرے لے کر جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوسرے نکاح (دائمی) میں تو جائز ہے لیکن اس (متعہ) میں جائز نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

قول مؤلف:

احکام متعہ پر دلالت کرنے والی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی۔ ان شاء اللہ نیز اس کے دیگر احکام وہی ہیں جو عقد دائمی کے ہیں (واللہ اعلم)

﴿نگاہ ڈالنے کے احکام﴾

{2298} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلذِّرَاعَيْنِ مِنَ اَلْمَرْأَةِ أَ هُمَا مِنَ اَلزِّينَةِ اَلَّتِي قَالَ اَللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: (وَ لاٰ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاّٰ لِبُعُولَتِهِنَّ) قَالَ نَعَمْ وَ مَا دُونَ اَلْخِمَارِ مِنَ اَلزِّينَةِ وَ مَا دُونَ اَلسِّوَارَيْنِ.

۞ فضیل بن بسیار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت کی کلائیاں بھی اس زینت میں داخل ہیں جن کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ: "اور (عورتیں) اپنی زیبائش (زینت) کا ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں کے (النور: ۳۱)"؟

آپ نے فرمایا: ہاں اور چہرے کے پردے کے علاوہ والے حصے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے سوا سب زینت ہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

---

[۱] الکافی: ۵/۴۶۷ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۷۷ح ۲۶۵۷۳؛ الوافی: ۲۲/۲۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۳۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۱۷۰ح ۴۸۶۳۸

[۲] مراۃ العقول: ۲۰/۲۵۷

[۳] الکافی: ۵/۵۲۰ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۰ح ۲۵۴۲۵؛ الوافی: ۲۲/۸۱۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۸۳؛ تفسیر البرہان: ۴/۵۹؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۱؛ قاموس قرآن: ۳/۱۹۷

[۴] مراۃ العقول: ۲۰/۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۱؛ مسالک الافہام: ۳/۲۷۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۶۱؛ کتاب النکاح انصاری: ۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۵۵

{2299} عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَراً: وَ سُئِلَ عَمَّا تُظْهِرُ ٱلْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا قَالَ ٱلْوَجْهَ وَ ٱلْكَفَّيْنِ.

۞ مسعدہ بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جبکہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عورت اپنی زینت میں سے کیا (کون سے اعضاء) ظاہر کرسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چہرہ اور دونوں ہاتھ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2300} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ قَرَأَ) أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ) قَالَ ٱلْخِمَارَ وَ ٱلْجِلْبَابَ قُلْتُ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ فَقَالَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ غَيْرَ مُتَبَرِّجَةٍ بِزِينَةٍ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَهُوَ خَيْرٌ لَهَا وَ ٱلزِّينَةُ ٱلَّتِي يُبْدِينَ لَهُنَّ شَيْءٌ فِي ٱلْآيَةِ ٱلْأُخْرَى.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (خدا کے) اس (فرمان) کی تلاوت کی ’’(اور جو عورتیں خانہ نشین ہوگئی ہوں اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں تو ان کے لئے کوئی گناہ نہیں کہ) وہ اپنے کپڑے اتار دیں (النور:۶۰)‘‘ اور فرمایا کہ اس سے مراد اوڑھنی اور چادر ہے۔

میں نے عرض کیا: کس شخص کے سامنے (اتار سکتی ہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے بھی سامنے زینت کا اظہار کئے بغیر اتار سکتی ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور وہ زینت جس کے بارے ان کے لئے کچھ ثابت ہے تو وہ دوسری آیت میں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

قول مؤلف:

---

[1] قرب الاسناد: ۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۲ ح ۲۵۴۲۹؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۳۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۱۰ ح ۳۷۴۲۳

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۱۳؛ حدود الشریعہ: ۱۱۴؛ جواہر الکلام: ۲۹/۷۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۷

[3] الکافی: ۵/۵۲۲ ح ۱؛ تفسیر البرہان: ۴/۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۲ ح ۲۵۴۳۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۶۲۳؛ الوافی: ۲۲/۸۲۳

[4] تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۲/۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۷۱؛ حدود الشریعہ: ۱۱۹؛ کتاب نکاح شبیری: ۳/۶۷۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۶۸؛ مسالک الافہام: ۳/۳۰۰؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۴۵

وہ دوسری آیت جس کا اس حدیث میں اشارہ ہے وہ سورہ نور کی آیت ۳۱ ہے جس میں ارشاد خداوندی ہے ''اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش (کی جگہوں) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں، آباء، شوہر کے آباء اپنے بیٹوں، شوہر کے بیٹوں، اپنے بھائیوں اور بھائیوں کے بیٹوں، بہنوں کے بیٹوں، اپنی (ہم صنف) عورتوں، اپنی کنیزوں، ایسے خادموں جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور ان بچوں کے جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہ ہوں اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں زور سے نہ رکیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے اور اے مومنو! سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے''۔(واللہ اعلم)

{2301} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أُخْتِ اِمْرَأَتِهِ فَقَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ مِنَ اَلْقَوَاعِدِ قُلْتُ لَهُ أُخْتُ اِمْرَأَتِهِ وَ اَلْغَرِيبَةُ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لِي مِنَ اَلنَّظَرِ إِلَيْهِ مِنْهَا فَقَالَ شَعْرُهَا وَ ذِرَاعُهَا.

❂ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کی بہن (یعنی سالی) کے بالوں پر نگاہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ وہ قواعد (یعنی نکاح کرنے سے بیٹھ چکی) ہو۔

میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: بیوی کی بہن اور ایک اجنبی عورت کیا برابر ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: میں اس کی کس چیز کی طرف نگاہ کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بال اور اس کی کلائی کی طرف۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] قرب الاسناد: ۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۱۹۹ح ۲۵۴۲۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹ /۲۷۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۳ /۵۹۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵ /۶۰۴ح ۳۷۳۵۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۲ /۱۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳ /۱۷۲؛ جواہر الکلام: ۲۹ /۸۶؛ شرح العروۃ: ۳۲ /۶۷ و ۱۲ /۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱ /۱۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۱۴ /۳۸؛ کتاب نکاح شبیری: ۳ /۷۸۱

{2302} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ أَنَّهُ قَالَ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلرَّجُلُ تَمُرُّ بِهِ الْمَرْأَةُ فَيَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا قَالَ أَ يَسُرُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى أَهْلِهِ وَ ذَاتِ قَرَابَتِهِ(قُلْتُ لاَ قَالَ)فَارْضَ لِلنَّاسِ مَا تَرْضَاهُ لِنَفْسِكَ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے سامنے سے ایک عورت گزری تو وہ اس کے پچھلے حصے کی طرف دیکھنے لگا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ کوئی شخص اس کی زوجہ یا اس کی کسی قرابتدار کو اس طرح دیکھے؟

میں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس جو بات تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے لوگوں کے لئے پسند کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2303} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِأَسَانِيدِهِ عَنْ هِشَامٍ وَ حَفْصٍ وَ حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَا يَأْمَنُ الَّذِينَ يَنْظُرُونَ فِي أَدْبَارِ النِّسَاءِ أَنْ يُبْتَلَوْا بِذَلِكَ فِي نِسَائِهِمْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ مطمئن نہ ہوں جو (لوگوں کی) عورتوں کے پچھواڑے کو دیکھتے ہیں کیونکہ (اصل میں) وہ اپنی عورتوں کو اس میں مبتلا کرتے ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [4]

{2304} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ حُرْمَةَ لِنِسَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى شُعُورِهِنَّ وَ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۹ح ۴۹۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۰ح ۲۵۴۲۳؛ الوافی: ۲۲/۸۶۱؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۰۱ح ۷۳۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۷۳ح ۱۶۶۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۷۹

[2] روضۃ المتقین: ۹/۴۳۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۹ح ۴۹۷۳؛ الکافی: ۵/۵۵۳ح ۲؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۰۲؛ الوافی: ۲۲/۸۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۰ح ۲۵۴۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۷۳ح ۱۶۶۹۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۱۸ح ۳۷۳۸۷

[4] روضۃ المتقین: ۹/۴۳۵؛ مراۃ العقول: ۲۰/۴۰۳

أَيْدِيهِنَّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اہل ذمہ کی عورتوں کے بالوں اور ان کے ہاتھوں کی طرف نگاہ کرنے میں کوئی حرمت نہیں ہے۔[۱]

تحقیق:

حدیث موثق یا معتبر ہے۔[۲]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[۳]

{2305} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى رُءُوسِ أَهْلِ التِّهَامَةِ وَ الْأَعْرَابِ وَ أَهْلِ السَّوَادِ وَ الْعُلُوجِ لِأَنَّهُمْ إِذَا نُهُوا لاَ يَنْتَهُونَ قَالَ وَ الْمَجْنُونَةِ وَ الْمَغْلُوبَةِ عَلَى عَقْلِهَا وَ لاَ بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى شَعْرِهَا وَ جَسَدِهَا مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ.

۞ عباد بن صہیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل تہامہ بدوؤں، اہل سواد اور علوج (کی عورتوں) کے سروں پر نگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اگر ان کو (بے پردگی سے) منع بھی کیا جائے تو وہ اس سے باز نہیں آتے۔

نیز فرمایا: پاگل اور کم عقل عورت کے بال اور جسم پر نگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ ایسا کرنا عمداً (لذت اٹھانے کے لئے) نہ ہو۔[۴]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[۵]

---

[۱] الکافی: ۵/۵۲۵ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۵ ح۲۵۴۴۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۷۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۰؛ الوافی: ۲۲/۸۲۹؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۷۹

[۲] مصباح المنھاج کتاب الطہارۃ: ۲/۲۵؛ ماوراالفقہ: ۳۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۸۶؛ شرح العروۃ: ۳۲/۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۲/۱۱

[۳] مراۃ العقول: ۲۰/۳۵۲

[۴] الکافی: ۵/۵۲۴ ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۶۹ ح۴۶۳۶؛ علل الشرائع: ۲/۵۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۶ ح۲۵۴۴۲؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۷۶؛ الوافی: ۲۲/۸۲۹؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۴۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۵

[۵] تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۲۱؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۵۳

{2306} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلاَدِ لَهَا أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا بَيْنَ يَدَيِ الرِّجَالِ قَالَ تَقَنَّعُ.

۞ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا امہات الاولاد (یعنی کنیزیں) مردوں کے سامنے سر سے کپڑا ہٹا سکتی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سرڈھانپ کر رکھیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2307} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ وَ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْظُرَ عَبْدُهَا إِلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهَا إِلاَّ إِلَى شَعْرِهَا غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِذَلِكَ.

۞ یونس بن عمار اور یونس بن یعقوب دونوں سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ اس کا غلام اس کے جسم کے کسی حصہ پر نگاہ کرے سوائے اس کے بالوں پر بغیر ارادہ (لذت) کے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [4]

{2308} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْمَمْلُوكُ يَرَى شَعْرَ مَوْلاَتِهِ وَ سَاقَهَا قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک غلام اپنی مالکہ کے بال اور اس کی

---

[1] الکافی: ۵/۵۲۵ ح ۱؛ الوافی: ۲۲/۸۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۶ ح ۲۵۴۴۳ و ۲۲۶ ح ۲۵۴۸۹؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۴۴؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۹۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۳۲ ح ۳۷۴۱۶

[2] انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۶۷؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۵۴

[3] الکافی: ۵/۵۳۱ ح ۴؛ تفسیر البرہان: ۴/۶۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۸۱؛ الوافی: ۲۲/۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۲۳ ح ۲۵۴۷۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۲؛ تفسیر الصافی: ۳/۴۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۷۹

[4] کتاب نکاح شبیری: ۳/۸۵۸؛ حدود الشریعہ: ۷/۱۱۷؛ شرح العروۃ: ۳۲/۴۷؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۶۸

پنڈلی پر نگاہ ڈال سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [۲]

{2309} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْتُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ الْخَصِيُّ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فَيُنَاوِلُهُنَّ الْوَضُوءَ فَيَرَى شُعُورَهُنَّ قَالَ لاَ.

۞ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اور عرض کیا کہ ایک شخص کا خصی غلام ہے جو اس کی عورتوں کے پاس جاتا ہے اور انہیں وضو کا پانی پہنچاتا ہے تو کیا وہ ان کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا موثق کالصحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [۴]

قول مؤلف:

اور اسی طرح امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کے ذریعے سے روایت کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میری بہن سکینہ بنت علی علیہ السلام کے پاس (خصی) غلام لایا گیا تو انہوں نے اس سے اپنا سر ڈھانپ لیا چنانچہ ان سے عرض کیا گیا کہ وہ تو خادم ہے (اور وہ بھی خصی)؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ مرد تو ہے چاہے اپنی شہوت سے منع ہو چکا ہے۔ [۵]

{2310} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَصْلُحُ

---

[۱] الکافی: ۵ /۵۳۱ ح ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۳ /۵۹۱؛ الوافی: ۲۲ /۸۳۲؛ تفسیر البرہان: ۴ /۶۱؛ تفسیر کنز الدقایق: ۹ /۲۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۲۲۳ ح ۲۵۴۷۸؛ مشکاۃ الانوار: ۳۲۰؛ تفسیر الصافی: ۳ /۴۳۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵ /۶۲۶ ح ۳۷۴۰۵

[۲] حدود الشریعہ: ۱۱۶؛ مراۃ العقول: ۲۰ /۳۶۸

[۳] الکافی: ۵ /۵۳۲ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۲۲۶ ح ۲۵۴۸۶؛ تفسیر الصافی: ۳ /۴۳۲؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۴۸۰ ح ۱۹۲۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۴۶۹ ح ۴۶۳۳؛ الاستبصار: ۳ /۲۵۲ ح ۹۰۲؛ الوافی: ۲۲ /۸۳۵؛ بحار الانوار: ۱۰۱ /۴۶؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۵

[۴] شرح العروۃ: ۳۲ /۷۷؛ روضۃ المتقین: ۸ /۵۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲ /۴۹۵؛ مراۃ العقول: ۲۰ /۳۶۹

[۵] الامالی طوسی: ۳۶۶ مجلس ۱۳؛ بحار الانوار: ۱۰۱ /۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۲۲۷ ح ۲۵۴۹۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵ /۲۶۴ ح ۳۷۳۹۹

لِلْجَارِيَةِ إِذَا حَاضَتْ إِلاَّ أَنْ تَخْتَمِرَ إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لڑکی کے لئے جائز نہیں ہے کہ جب حائض ہو جائے تو اوڑھنی نہ اوڑھے مگر یہ کہ اوڑھنی دستیاب نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کا لصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2311} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُؤْخَذُ اَلْغُلاَمُ بِالصَّلاَةِ وَ هُوَ اِبْنُ سَبْعِ سِنِينَ وَ لاَ تُغَطِّي اَلْمَرْأَةُ شَعْرَهَا مِنْهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کے لئے کہا جائے گا اور عورت اس سے اپنے بال نہیں چھپائے گی یہاں تک کہ اسے احتلام نہ ہو جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2312} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ اَلثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلْمُسْلِمَةِ يُصِيبُهَا اَلْبَلاَءُ فِي جَسَدِهَا إِمَّا كَسْرٌ أَوْ جِرَاحٌ فِي مَكَانٍ لاَ يَصْلُحُ اَلنَّظَرُ إِلَيْهِ وَ يَكُونُ اَلرِّجَالُ أَرْفَقَ بِعِلاَجِهِ مِنَ اَلنِّسَاءِ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ إِذَا اُضْطُرَّتْ إِلَيْهِ فَيُعَالِجُهَا إِنْ شَاءَتْ.

۞ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت جس کے جسم میں کوئی بیماری لگ جاتی ہے ٹوٹنے کے سبب یا زخم لگنے کے سبب ایسے مقام پر کہ جس کی طرف مرد کا نگاہ کرنا درست نہیں ہے اور ایک مرد عورتوں کی نسبت اس کے علاج میں زیادہ ماہر ہے تو کیا اس کے لئے درست ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کی طرف مجبور ہے تو اگر عورت چاہے تو وہ مرد اس کا علاج کر سکتا ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۵۳۲ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۲۸ ح ۲۵۴۹۵؛ الوافی: ۲۲/۸۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۹۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۳۰

[2] الانوار اللوامع: ۱۰/۳۶۷؛ البلوغ: ۷۷؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۰۷؛ الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ: ۱۲/۱۹۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۶ ح ۴۵۰۷؛ الوافی: ۲۲/۸۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۲۹ ح ۲۵۴۹۷ و ۲۱/۴۶۰ ح ۲۷۵۸۰

[4] روضۃ المتقین: ۸/۳۴۷؛ شرح العروۃ: ۳۲/۰۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۶۶؛ حدود الشریعہ: ۲/۱۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۸۷؛ جواہر الکلام: ۲۹/۸۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۲۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۴

[5] الکافی: ۵/۵۳۴ ح ۱؛ الوافی: ۲۲/۸۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۳۳ ح ۲۵۵۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۹۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2313} عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِبَطْنِ فَخِذِهِ أَوْ أَلْيَتِهِ الْجُرْحُ هَلْ يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ وَ تُدَاوِيَهُ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَوْرَةً فَلَا بَأْسَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی مرد کی رانوں کے درمیان یا اس کے کولہوں میں کوئی زخم ہو تو کیا عورت کے لئے جائز ہے کہ اس کی طرف دیکھے اور علاج کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شرم کی بات نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2314} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ وَ كَمْ مِنْ نَظْرَةٍ أَوْرَثَتْ حَسْرَةً طَوِيلَةً.

❁ عقبہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا (حرام) نگاہ شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور کتنی ایسی نگاہیں ہیں جو طویل حسرت کا سبب بنتی ہیں [4]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [5]

{2315} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ مَنْ تَرَكَهَا لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لاَ لِغَيْرِهِ أَعْقَبَهُ اللَّهُ إِيمَاناً يَجِدُ طَعْمَهُ.

---

[1] مراۃ العقول:۲۰/۳۷۳؛ النجعہ:۸/۳۱۹؛ کتاب نکاح شبیری:۲/۵۵۶؛ شرح العروۃ:۳۲/۶۲

[2] مسائل علی بن جعفرؑ:۱۶۶؛ قرب الاسناد:۲۲۷؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۲۳۳ ح ۲۵۵۱۵؛ بحارالانوار:۱۰۱/۳۴؛ ھدایۃ الامہ:۷/۹۵

[3] سند العروۃ:۶۳۷؛ شرح العروۃ:۱۲/۹۳

[4] الکافی:۵/۵۵۹ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ:۲۰/۱۹۰ ح ۲۵۳۹۵؛ الوافی:۲۲/۸۵۹؛ ثواب الاعمال:۲۶۴؛ المحاسن:۱/۱۰۹ ح ۱۰۱؛ بحارالانوار:۱۰۱/۴۰؛ جامع احادیث الشیعہ:۲۵/۵۹۰ ح ۳۷۳۱۸

[5] مراۃ العقول:۲۰/۴۱۱؛ الآراء الفقہیہ:۳۰۱

۞ عقبہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نگاہ ابلیس کے زہر میں بجھائے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص کسی غیر کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے لئے اسے ترک کرے گا تو اس کے پیچھے اللہ ایسا ایمان دے گا جس کا ذائقہ اس کو محسوس ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2316} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلنَّظْرَةُ بَعْدَ النَّظْرَةِ تَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ وَ كَفَى بِهَا لِصَاحِبِهَا فِتْنَةً.

۞ کاہلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک (اتفاقی) نظر کے بعد دوسری (عمداً) نظر دل میں شہوت کے بیج بو دیتی ہے اور یہی انسان کے فتنہ میں پڑنے کے لئے کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی ان شاءاللہ جو اس مطلب پر عموماً اور خصوصاً دلالت کرتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

﴿مختلف ازدواجی مسائل﴾

{2317} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تَزَوَّجُوا وَ زَوِّجُوا أَلاَ فَمِنْ حَظِّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِنْفَاقُ قِيمَةِ أَيِّمَةٍ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُعْمَرُ فِي الْإِسْلاَمِ بِالنِّكَاحِ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَبْغَضَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُخْرَبُ فِي الْإِسْلاَمِ بِالْفُرْقَةِ يَعْنِي الطَّلاَقَ ثُمَّ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۸/۴ح ۴۹۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۲۰ح ۲۵۳۹۹؛ الوافی: ۸۵۹/۲۲؛ مستدرک الوسائل: ۲۶۸/۱۴ح ۱۶۶۷۶؛ بحارالانوار: ۳۸/۱۰۱؛ جامع الاخبار: ۱۴۵؛ دعائم الاسلام: ۲۰۲/۲ح ۷۳۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۵۹۰/۲۵ح ۳۷۳۱۹

[2] روضۃ المتقین: ۴۳۴/۹؛ الآراء الفقہیہ: ۳۰۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱۸/۴ح ۴۹۷۰؛ الوافی: ۸۶۰/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۲۰ح ۲۵۴۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۸/۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۵۹۴/۲۵

[4] روضۃ المتقین: ۴۳۴/۹

قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا وَ كَّدَ فِي اَلطَّلاَقِ وَ كَرَّرَ فِيهِ اَلْقَوْلَ مِنْ بُغْضِهِ اَلْفُرْقَةَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شادیاں کرواور شادیاں کراؤ۔ آگاہ ہوجاؤ کہ مسلمان مرد کے حصے میں سے بیوی کی قیمت ہے کہ وہ اس پر خرچ کرے اور اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ اسلام میں کوئی چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ جسے نکاح کے ذریعے آباد کیا جائے اور اسلام میں اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے کہ جسے جدائی یعنی طلاق کے ذریعے خراب کیا جائے۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے طلاق کے بارے میں بار بار اپنے قول کو دہرایا ہے کہ اسے جدائی سے نفرت ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2318} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَزْدَادُ فِي اَلْإِيمَانِ خَيْراً إِلاَّ اِزْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ جس قدر انسان کے ایمان میں زیادتی ہوگی اتنی ہی اس کے اندر عورتوں سے محبت میں زیادتی ہوگی۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[4]

{2319} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَغْلَبُ اَلْأَعْدَاءِ لِلْمُؤْمِنِ زَوْجَةُ اَلسَّوْءِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے غالب ترین دشمنوں میں اس کی بُری

---

[1] الکافی: ۳۲۸/۵ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۶/۲۰ ح ۲۴۹۰۷ و ۲۲/ ۲۲ ح ۲۸۷۴۷؛ الوافی: ۳۴/۲۱؛ الفصول المہمہ: ۳۲۱/۲؛ عوالی اللئالی: ۲۸۸/۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۸/۲۵ ح ۳۶۴۰۷

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۸۴/۳ ح ۴۳۵۱؛ الکافی: ۳۲۰/۵ ح ۲؛ الوافی: ۲۷/۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۰ ح ۲۴۹۲۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۵۷/۱۴ ح ۱۶۳۶۵؛ دعائم الاسلام: ۱۹۲/۲؛ بحارالانوار: ۲۲۸/۱۰۰؛ النوادر راوندی: ۱۲؛ مکارم الاخلاق: ۱۹۷؛ ھدایۃ الامہ: ۶۷/۷

[4] روضۃ المتقین: ۸۷/۸

بیوی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2320} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ نِسَائِكُمُ الْوَلُودُ الْوَدُودُ الْعَفِيفَةُ الْعَزِيزَةُ فِي أَهْلِهَا الذَّلِيلَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْمُتَبَرِّجَةُ مَعَ زَوْجِهَا الْحَصَانُ عَلَى غَيْرِهِ الَّتِي تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلَا بِهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا يُرِيدُ مِنْهَا وَ لَمْ تَبَذَّلْ كَتَبَذُّلِ الرَّجُلِ.

✪ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو زیادہ بچے جننے والی، زیادہ محبت کرنے والی، پاکدامن، اپنے اہل میں عزت دار، شوہر کے سامنے ذلیل (یا انکساری کرنے والے)، اپنے شوہر کے ساتھ عریاں اور اس کے غیر سے دامن بچانے والی، اپنے شوہر کی بات سننے والی اور اس کے امر کی اطاعت کرنے والی ہو اور جب اس کا شوہر اس کے ساتھ اکیلا ہو تو جو اس سے چاہے وہ اس کی خواہش کو پورا کرنے والی ہو اور مردوں کی طرح بے باک نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2321} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِكُمُ الَّتِي إِذَا خَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا خَلَعَتْ لَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ وَ إِذَا لَبِسَتْ لَبِسَتْ مَعَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۰ح ۴۳۰۷؛ الوافی: ۲۱/۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۵ح ۲۴۹۳۷؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۱؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۸

[2] روضۃ المتقین: ۸/۱۰۵

[3] الکافی: ۵/۳۲۴ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ؛ ۳/۳۸۹ح ۴۳۶۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۰ح ۱۵۹۷؛ الوافی: ۲۱/۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۸ح ۲۴۹۴۲؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۲؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۶۶ح ۱۶۳۹۳؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۷۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۳۲ح ۳۶۵۲۸

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۲

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہوتو اس کے لئے حیا کا دوپٹہ اتار دے اور جب اس کے ساتھ اوڑھے تو حیا کا دوپٹہ بھی اوڑھ لے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2322} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ اَلْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: خَيْرُ نِسَائِكُمُ اَلْخَمْسُ قِيلَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ مَا اَلْخَمْسُ قَالَ اَلْهَيِّنَةُ اَللَّيِّنَةُ اَلْمُؤَاتِيَةُ اَلَّتِي إِذَا غَضِبَ زَوْجُهَا لَمْ تَكْتَحِلْ بِغُمْضٍ حَتَّى يَرْضَى وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا حَفِظَتْهُ فِي غَيْبَتِهِ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اَللَّهِ وَ عَامِلُ اَللَّهِ لاَ يَخِيبُ.

امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین پانچ عورتیں ہیں۔ عرض کیا گیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! وہ پانچ کون سی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: آہستہ کار، نرم مزاج، سازگار (رفیق)، وہ عورت کہ جب اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو وہ آنکھوں میں اسوقت تک سرمہ نہ لگائے (یا اس وقت اسے نیند نہ آئے) جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے اور جب اس کا شوہر اس سے غائب ہو تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی (جان و مال کے سبب) حفاظت کرے۔ پس ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کا عامل خسارہ نہیں اٹھاتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2323} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَ لاَ أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِ نِسَائِكُمُ اَلذَّلِيلَةُ فِي أَهْلِهَا اَلْعَزِيزَةُ مَعَ بَعْلِهَا اَلْعَقِيمُ اَلْحَقُودُ اَلَّتِي لاَ تَوَرَّعُ مِنْ قَبِيحٍ اَلْمُتَبَرِّجَةُ إِذَا غَابَ عَنْهَا بَعْلُهَا اَلْحَصَانُ مَعَهُ

---

[1] الکافی: ۵/۳۲۴ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹ ح ۲۴۹۴۳؛ الوافی: ۲۱/۵۹؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۹ ح ۱۵۹۵؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۳؛ مسند ابی بصیر: ۲/۳۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۶۰؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۳۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۳۸ ح ۳۶۵۳۷

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۱

[3] الکافی: ۵/۳۲۴ ح ۵؛ الوافی: ۲۱/۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۹ ح ۲۴۹۴۴؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۳۱؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۳؛ امالی طوسی: ۳۰۷ مجلس ۱۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۳۶ ح ۳۶۵۳۳

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۱۲

إِذَا حَضَرَ لاَ تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ لاَ تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلاَ بِهَا بَعْلُهَا تَمَنَّعَتْ مِنْهُ كَمَا تَمَنَّعُ الصَّعْبَةُ عَنْ رُكُوبِهَا لاَ تَقْبَلُ مِنْهُ عُذْراً وَ لاَ تَغْفِرُ لَهُ ذَنْباً.

۞ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہاری شریر (بدترین) عورتوں کی خبر دوں؟ جو اپنے اہل میں ذلیل مگر شوہر کے ساتھ عزت دار ہے، بانجھ، کینہ پرور کہ جو قبیح افعال سے پرہیز نہ کرے، جب اس کا شوہر غائب ہو تو عریاں ہو اور جب وہ موجود ہو تو اس کے ساتھ باپردہ ہو، اس کی بات نہ سننے والی، اس کے امر کی اطاعت نہ کرنے والی ہو اور جب اس کا شوہر اس سے خلوت کرے تو اس سے انکار کرنے والی ہو جیسا کہ اڑیل (جانور) سواری سے روکے، اس سے کوئی عذر قبول نہ کرنے والی اور اس کی کوئی خطا معاف نہ کرنے والی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{**2324**} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ وَ هُوَ شَرُّ الْأَزْمِنَةِ نِسْوَةٌ كَاشِفَاتٌ عَارِيَاتٌ مُتَبَرِّجَاتٌ مِنَ الدِّينِ دَاخِلاَتٌ فِي الْفِتَنِ مَائِلاَتٌ إِلَى الشَّهَوَاتِ مُسْرِعَاتٌ إِلَى اللَّذَّاتِ مُسْتَحِلاَّتٌ لِلْمُحَرَّمَاتِ فِي جَهَنَّمَ خَالِدَاتٌ.

۞ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمانہ کے آخر دور اور قرب قیامت میں کہ جو زمانہ کا بدترین دور ہوگا ایسی عورتیں نمودار ہوں گی جن کے چہرے کھلے ہوں گے، وہ بے پردہ ہوں گی، دینی احکام سے آزاد ہو کر گھومتی پھریں گی، فتنوں میں داخل ہوں گی، خواہشات کی طرف مائل ہوں گی، حرام باتوں کو اپنے لئے حلال بنائیں گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں چلی جائیں گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۵/۳ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۱ح۴۳۷۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۰ح۱۵۶۷؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۵؛ الوافی: ۲۱/۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۳ح۲۴۹۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۰۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۳۴ح۳۶۵۳۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۶۵ح۱۶۳۹۳؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۷۴؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۵؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۲؛ روضۃ المتقین: ۸/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۰ح۴۳۷۴؛ الوافی: ۲۲/۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۵ح۲۴۹۶۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۱

[4] روضۃ المتقین: ۸/۱۰۷

{2325} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الرِّحَالَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَخَيْرُهُنَّ لِزَوْجٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو پالانوں پر سوار ہوتی ہیں ان تمام عورتوں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو اولاد کے لئے شفیق اور شوہر کے لئے بہترین ہوتی ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2326} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةُ أَشْيَاءَ لاَ يُحَاسَبُ عَلَيْهِنَّ الْمُؤْمِنُ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ وَ ثَوْبٌ يَلْبَسُهُ وَ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعَاوِنُهُ وَ يُحْصِنُ بِهَا فَرْجَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مومن سے حساب نہیں لیا جائے گا: طعام جو وہ کھاتا ہے، کپڑا جو وہ پہنتا ہے اور نیکوکار بیوی جو اس کی اعانت کرتی ہے اور یہ اس کی وجہ سے اس کی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2327} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ الَّذِي لاَ يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قِيلَ وَمَا الْغُرَابُ

---

[1] الکافی: ۵/۳۲۶ ح ۱؛ الوافی: ۲۱/۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۶ ح ۲۴۹۶۵؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۹۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۶۷ ح ۱۶۳۹۶؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۳؛ النوادر راوندی: ۳۵؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۰۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۱ ح ۱۵۹۹؛ مشکاۃ الانوار: ۳۶۱؛ الوافی: ۲۰/۵۲۵؛ الوافی: ۲۱/۷۳؛ الکافی: ۶/۲۸۰ ح ۲؛ بحارالانوار: ۶۳/۳۱۷ و ۷۶/۲۹۹؛ مکارم الاخلاق: ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۶ ح ۵۷۴۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۶۵؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۶۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۲۵۸؛ المحاسن ۲/۳۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۲۴۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۵؛ حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین: ۲/۴۲۹

اَلْأَعْصَمُ اَلَّذِي لاَ يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قَالَ اَلْأَبْيَضُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً صالح عورت کی مثال اعصم کوے جیسی ہے جو قریب قریب ملتا ہی نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: یہ اعصم کوا کون سا ہے جو قریب قریب ملتا ہی نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کا ایک پاؤں سفید ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2328} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِكُمُ اَلَّتِي إِنْ غَضِبَتْ أَوْ أُغْضِبَتْ قَالَتْ لِزَوْجِهَا يَدِي فِي يَدِكَ لاَ أَكْتَحِلُ بِغُمْضٍ حَتَّى تَرْضَى عَنِّي.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ اگر وہ ناراض ہو یا اسے ناراض کیا جائے تو وہ اپنے شوہر سے کہے کہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ جب تک تم مجھ سے راضی نہیں ہوگے میں پلک جھپکنے تک کے لئے سرمہ نہیں لگاؤں گی (یعنی آنکھ نہیں لگاؤں گی)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2329} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلشَّجَاعَةُ فِي أَهْلِ خُرَاسَانَ وَ اَلْبَاهُ فِي أَهْلِ بَرْبَرَ وَ اَلسَّخَاءُ وَ اَلْحَسَدُ فِي اَلْعَرَبِ فَتَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ.

۞ یحییٰ بن عمران سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شجاعت اہل خراسان میں ہے، قوت باہ اہل بربر (اہل سوڈان) میں ہے اور سخاوت وحسد اہل عرب میں ہے پس تم اپنے نطفوں کے لئے (جسے چاہو) منتخب کرو۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۵۱۵ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۱ح ۱۶۰۰؛ الوافی: ۲۲/۸۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۸ح ۲۴۹۷۱؛ بحارالانوار: ۶۱/۲۵۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۵۶ح ۳۶۵۶۵

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۸۹ح ۴۳۶۶؛ الوافی: ۲۱/۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۹ح ۲۴۹۷۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۰؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۶۰ح ۱۶۳۷۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۶۸

[4] روضۃ المتقین: ۸/۱۰۱

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷۲ح ۴۶۴۸؛ الوافی: ۲۱/۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۹ح ۲۵۰۰۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹۹؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2330} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِمَالِهَا أَوْ جَمَالِهَا لَمْ يُرْزَقْ ذَلِكَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا لِدِينِهَا رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَمَالَهَا وَ مَالَهَا.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے جمال کی وجہ سے کرے گا تو کبھی اس سے رزق نہیں پائے گا اور اگر وہ اس کے دین کی وجہ سے نکاح کرے گا تو اللہ اس کو مال و جمال دونوں کا رزق دے گا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2331} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةَ عَمٍّ قَدْ رَضِيتُ جَمَالَهَا وَ حُسْنَهَا وَ دِينَهَا وَ لَكِنَّهَا عَاقِرٌ فَقَالَ لاَ تَزَوَّجْهَا إِنَّ يُوسُفَ بْنَ يَعْقُوبَ لَقِيَ أَخَاهُ فَقَالَ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي وَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْغَدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ تَزَوَّجْ سَوْءَاءَ وَلُوداً فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا السَّوْءَاءُ قَالَ الْقَبِيحَةُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے چچا کی ایک بیٹی ہے جس کے حسن و جمال اور دین پر میں راضی ہوں لیکن وہ بانجھ ہے؟

---

[1] روضۃ المتقین: ۵۳۳/۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۲ ح ۴۳۸۰؛ الکافی: ۵/۳۳۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۳ ح ۱۶۰۹؛ الوافی: ۴۶/۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۹ ح ۲۵۰۰۴؛ دعائم الاسلام: ۱۹۶/۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۷۵ ح ۱۶۴۲۷؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۳

[3] روضۃ المتقین: ۱۱۴/۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے شادی نہ کرو۔ بے شک یوسف بن یعقوب علیہ السلام جب اپنے بھائی سے ملے تو فرمایا: اے میرے بھائی! تیرے لئے کیسے ممکن ہوا کہ میرے بعد عورتوں سے شادی کی؟

اس نے کہا: میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تمہارے لئے ممکن ہو کہ تمہاری ذریت ہو کہ جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو تم ایسا کرو۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگلے روز ایک اور شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: بچہ جننے والی ہو تو سوداء عورت سے بھی شادی کرلو تا کہ میں تمہارے ذریعے قیامت کے دن دوسری امتوں پر کثرت سے ہو جاؤں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ سوداء کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدصورت عورت۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2332} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ:)تَزَوَّجُوا الْأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَطْيَبُ شَيْءٍ أَفْوَاهاً وَ أَدَرُّ شَيْءٍ أَخْلاَفاً وَ أَحْسَنُ شَيْءٍ أَخْلاَقاً وَ أَفْتَحُ شَيْءٍ أَرْحَاماً أَمَا عَلِمْتُمْ أَنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى بِالسِّقْطِ يَظَلُّ مُحْبَنْطِئاً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ)ادْخُلِ الْجَنَّةَ (فَيَقُولُ لاَ حَتَّى يَدْخُلَ أَبَوَايَ قَبْلِي فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ)ائْتِنِي بِأَبَوَيْهِ) فَيَأْمُرُ بِهِمَا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ هَذَا بِفَضْلِ رَحْمَتِي لَكَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باکرہ (کنواری) لڑکیوں سے شادی کرو کیونکہ وہ بہترین خوشبودار دہن والی ہوتی ہیں اور سب سے زیادہ بچوں کو دودھ پلانے والی اور سب سے بہترین اخلاق والی اور سب سے زیادہ کھلے رحم والی ہوتی ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں قیامت کے دن تمہاری (کثرت) کی وجہ سے تمام امتوں پر فخر کروں گا یہاں تک کہ ساقط ہو جانے والے بچوں کے ذریعے بھی جو جنت کے دروازے پر انتہائی شدت سے پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا لیکن وہ کہے گا کہ میں داخل نہیں ہوں گا جب تک مجھ سے پہلے میرے والدین داخل نہ ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے کسی ملک کو حکم دے گا کہ اس کے ماں باپ کو لاؤ اور انہیں جنت میں جانے کا

---

[1] الکافی: ۵/۳۳۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۳ ح ۲۵۰۱۵؛ الوافی: ۲۱/۷۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۷۴ ح ۳۶۶۱۱

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۲۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱۱۱

حکم دے گا اور فرمائے گا کہ یہ تمہارے لئے میری رحمت کا فضل ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2333} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَوَاتِ الْأَوْرَاكِ فَإِنَّهُنَّ أَنْجَبُ.

❁ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم پر (بھاری) سرین والی عورتیں لازم ہیں (کہ ان سے نکاح کرو) کیونکہ وہ نجیب ترین ہوتی ہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[4]

{2334} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ زَوَّجَ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ مِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ فَتَكَلَّمَتْ فِي ذَلِكَ بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ تَتَّضِعَ الْمَنَاكِحُ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کی شادی مقداد بن اسود سے کی تو بنو ہاشم اس بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگ گئے (یعنی اعتراض کرنے لگے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ کیا ہی اس لئے ہے کہ مناکحت میں نرمی رہے (اور غرور پست ہو جائے)[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۰ح ۱۵۹۸؛ الکافی: ۵/۳۳۴ح ۱؛ التوحید شیخ صدوق: ۳۹۵ باب ۶۱ ح ۱۰؛ الوافی: ۲۱/۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵ح ۲۵۰۲۱؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۶؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۷۵؛ تفسیر کنزالدقائق: ۹/۲۹۳؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/۶۰۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۸۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۷۸ح ۳۶۶۱۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۲ح ۱۶۰۲؛ الکافی: ۵/۳۳۴ح ۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۷ح ۲۵۰۲۴؛ الوافی: ۲۱/۵۲؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۲۷؛ روضۃ المتقین: ۸/۹۹

[5] تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۵ح ۱۵۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۷۱ح ۲۵۰۶۱؛ تفسیر کنزالدقائق: ۹/۲۹۲؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/۵۹۷؛ الوافی: ۲۱/۸۵؛ الکافی: ۵/۳۴۴؛ بحارالانوار: ۲۲/۲۶۵

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{2335} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدِ أَبِيهَا فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا عَنْ أَبِيكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أُمَّ وَلَدِ الْحَسَنِ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا سَأَلَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا إِنَّمَا تَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ ابْنَةَ الْحَسَنِ وَ أُمَّ وَلَدٍ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَقْتُولِ عِنْدَكُمْ فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَعَابَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْجَوَابَ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يَضَعُ نَفْسَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُهُ.

✪ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص کسی آدمی کی بیٹی اور اس کی ام ولد کنیز سے تزویج کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: ہمیں آپ علیہ السلام کے والد گرامی (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے یہ خبر پہنچی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے امام حسن (مجتبیٰ علیہ السلام) کی دختر (جناب فاطمہ علیہا السلام) سے اور امام حسن (مجتبیٰ علیہ السلام) ہی کی ایک ام ولد کنیز سے (بیک وقت) تزویج کی تھی اور اس معاملے میں ہمارے ایک آدمی نے پوچھا کہ میں آپ علیہ السلام سے سوال کروں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ بات اس طرح نہیں ہے بلکہ (اصل بات یوں ہے کہ) امام زین العابدین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کی دختر سے تزویج کی جبکہ ام ولد کنیز سے حضرت علی بن حسین (یعنی علی اکبر علیہ السلام) نے شادی کی تھی جو کہ تمہارے ہاں مقتول (مشہور) ہے چنانچہ اس بارے میں عبدالملک بن مروان کی طرف خط لکھا گیا اور اس نے امام زین العابدین علیہ السلام پر عیب لگانے کے لئے آپ علیہ السلام کو اس سلسلے میں خط لکھا تو امام علیہ السلام نے اسے اس کا جواب لکھا پس جب اس نے خط پڑھا تو کہا: یقیناً علی بن حسین علیہ السلام تو اپنے نفس کو گھٹاتے ہیں اور یقیناً اللہ ان کو بلند کر دیتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۱۲

[2] الکافی: ۵/۳۶۱ ح ۱؛ قرب الاسناد: ۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۷ ح ۲۵۰۶۴؛ الوافی: ۲۱/۲۰۳؛ بحار الانوار: ۱۷/۱۰۱؛ عوالم العلوم: ۱۸/۲۰۷

[3] مراۃ العقول: ۸۷

{2336} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ سِنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَحْمَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: (الْكُفْوُ أَنْ يَكُونَ عَفِيفاً وَ يَكُونَ عِنْدَهُ يَسَارٌ).

۞ محمد بن فضیل ہاشمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کفو (ہمسر ہونا) یہ ہے کہ وہ پاکدامن ہو اور بقدر ضرورت روزی رکھتا ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[3]

{2337} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي أَمْرِ بَنَاتِهِ وَ أَنَّهُ لاَ يَجِدُ أَحَداً مِثْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ بَنَاتِكَ وَ أَنَّكَ لاَ تَجِدُ أَحَداً مِثْلَكَ فَلاَ تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيرٌ.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ علی بن اسباط نے امام محمد تقی علیہ السلام کو اپنی بیٹیوں کے سلسلے میں خط لکھا کہ اسے اپنے جیسا کوئی (داماد) نہیں مل رہا ہے۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے اسے جواب لکھا کہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ تم نے اپنی بیٹیوں کا جو معاملہ ذکر کیا ہے اور تجھے تمہارے جیسا کوئی شخص مل نہیں رہا ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے تم اس چیز کو نہ دیکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تمہارے پاس وہ آئے کہ جس کا اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اسے بیاہ دو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا اور بڑا فساد ہوگا۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۴ح۱۵۷۹؛ الکافی: ۵/۳۴۷ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۹۴ح۴۳۸۶؛ معانی الاخبار: ۲۳۹؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۷۸ح۲۵۰۷۹؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۷۲؛ الوافی: ۲۱/۸۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۸۸ح۱۶۴۶۹

[2] نظام النکاح فی الشریعہ الاسلامیہ الغرا: ۲/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۸/۱۲۸

[3] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۱۱

[4] الکافی: ۵/۳۴۷ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۹۵ح۱۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۷۶ح۲۵۰۷۳؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۳۷۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴۰؛ الوافی: ۲۱/۸۲؛ فتح الابواب: ۱۴۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۰۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2338} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: شَارِبُ الْخَمْرِ لاَ يُزَوَّجُ إِذَا خَطَبَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شرابخوار رشتہ طلب کرے تو اس سے تزویج نہ کی جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{2339} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ لِي قَرَابَةً قَدْ خَطَبَ إِلَيَّ وَفِي خُلُقِهِ شَيْءٌ فَقَالَ لاَ تُزَوِّجْهُ إِنْ كَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ.

حسین بن بشار الواسطی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھا کہ میرا ایک قرابتدار ہے جس نے مجھ سے رشتہ طلب کیا ہے مگر اس کے اخلاق میں کچھ نہ کچھ موجود ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ بدخلق ہے تو اس سے تزویج نہ کرو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔[5]

{2340} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِيَّاكُمْ وَنِكَاحَ الزِّنْجِ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ

---

[1] مراۃ العقول:۲۰/۷۴؛ ماروا الفقہ: ۶/۱۱۸؛ عدۃ الرجال: ۴۵۰؛ جواہرالکلام:۳۰/۱۱۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۹۲؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۵۷؛ ملاذالاخیار:۱۲/۳۱۵

[2] الکافی:۵/۳۴۸ح ۲؛تہذیب الاحکام:۷/۳۹۸ح۱۵۹۱؛الوافی:۲۱/۱۱۳؛وسائل الشیعہ:۲۰/۷۹ح ۲۵۰۸۲؛عوالی اللئالی:۳/۳۴۱

[3] فقہ الصادقؑ:۲۱/۳۸۳و ۳۲/۳۶۸؛مراۃ العقول:۲۰/۴۹؛ملاذالاخیار:۱۲/۳۱۸

[4] الکافی: ۵/۵۶۳ح ۳۰؛من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۰۹ح ۴۴۲۸؛ الوافی:۲۱/۱۱۷؛ بحارالانوار: ۱۰۰/۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۸۱ح ۲۵۰۸۶؛ مستدرک الوسائل:۱۴/۱۹۲ح ۱۶۴۸۰؛مکارم الاخلاق:۲۰۳

[5] مراۃالعقول:۲۰/۴۱۸

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: زنجیوں (سیاہ فام لوگوں کی ایک خاص قسم) سے نکاح کرنے سے بچو کیونکہ وہ قبیح الخلقت ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ [2]

{2341} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ أَيَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا يَشْتَرِيهَا بِأَغْلَى الثَّمَنِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی عورت سے تزویج کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ اس کی طرف دیکھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیونکہ وہ اسے بھاری بھر کم قیمت (حق مہر) دے کر خرید رہا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2342} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ جَمِيعاً عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ تَحْتَجِرُ ثُمَّ لْتَقْعُدْ وَ لْيَدْخُلْ فَلْيَنْظُرْ قَالَ قُلْتُ تَقُومُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ) نَعَمْ (قُلْتُ فَتَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ تَفْعَلَ.

❁ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ اس عورت کو دیکھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت کپڑا اوڑھ کر بیٹھ جائے اور یہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھ سکتا ہے۔

---

[1] الکافی: ۵/۵۲ ۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۵ ح ۱۶۲۰؛ النوادر راوندی: ۱۲؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۸۲ ح ۲۵۰۸۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۲؛ الاشعثیات: ۹۰؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۳۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۹۲ ح ۱۶۴۸۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۲۳۶

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۵۵

[3] الکافی: ۵/۳۶۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۸۷ ح ۲۵۱۰۰؛ الوافی: ۲۱/۳۷۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۸۰؛ علل الشرائع: ۲/۵۰۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۴۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۲۴ ح ۳۶۵۰۹

[4] فقہ الصادقؑ: ۲۱/۹۱؛ نظام النکاح: ۱۳؛ مراۃ العقول: ۲۰/۸۲

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا وہ کھڑی ہو جائے تا کہ اس حالت میں اسے دیکھ لے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔
میں نے عرض کیا: وہ اس کے آگے آگے چل سکتی ہے (تا کہ اسے اس طرح بھی دیکھ سکے؟)
آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ وہ ایسا کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2343} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلسَّرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ اَلْمَرْأَةَ يَتَأَمَّلُهَا وَ يَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ اَلرَّجُلُ إِلَى اَلْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا يَنْظُرَ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا.

✿ حسن بن سری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک کسی عورت سے تزویج کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا وہ اس کے بارے غور و تامل کر سکتا ہے اور اس کو پیچھے سے اور اس کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی کسی عورت سے تزویج کا ارادہ کرے تو اس کی پشت اور اس کے چہرے کی طرف نگاہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2344} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى اَلْخَثْعَمِيِّ عَنْ ضُرَيْسِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ عِنْدَ نِصْفِ اَلنَّهَارِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا أَرَاهُمَا يَتَّفِقَانِ فَافْتَرَقَا.

✿ ضریس بن عبدالمالک سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر ملی کہ ایک شخص نے دوپہر کے گرم وقت میں شادی کی ہے تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ وہ اکٹھے رہیں گے چنانچہ ان میں جدائی ہوگئی۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۸۴۴ح ۱۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۰ح ۲۵۱۰۹؛ الوافی: ۲۱/۳۷۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۶۷
[2] تفصیل الشریعہ (النکاح) لنکرانی: ۵۲؛ کتاب النکاح اراکی: ۱۴؛ شرح العروۃ: ۳۲/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۳۴
[3] الکافی: ۵/۶۵ ح ۳؛ الوافی: ۲۱/۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۸۸ح ۲۵۱۰۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۶۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۹۱
[4] الانوار اللوامع: ۱۰/۳۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۹۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۲۰۲
[5] الکافی: ۵/۳۶۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۹۳ح ۲۵۱۱۸؛ الوافی: ۲۱/۳۸۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۲۵۴ح ۳۶۷۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۰۹

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{2345} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حِينَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَوْلَمَ عَلَيْهَا وَ أَطْعَمَ النَّاسَ الْحَيْسَ.

✿ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت حارث سے تزویج فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر (دعوت) ولیمہ کا انتظام فرمایا اور لوگوں میں ''حیس'' (مخصوص قسم کا کھانا) کھلایا۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [3]

{2346} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَلاَ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ.

✿ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی چھوٹی بچی سے شادی کرے تو جب تک وہ نو سال کی نہ ہوجائے تب تک اس سے دخول نہ کرے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2347} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/ ۸۴

[2] الکافی: ۵/ ۳۶۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۰۹ ح ۱۶۳۲؛ المحاسن: ۲/ ۴۱۸؛ الوافی: ۲۱/ ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۹۴ ح ۲۵۱۲۳؛ بحارالانوار: ۲۲/ ۱۹۰ و ۱۰۰/ ۲۷۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۱۹۸ ح ۱۶۴۹۸

[3] مراۃ العقول: ۲۰/ ۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۳۴۵

[4] الکافی: ۵/ ۳۹۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۰۱ ح ۲۵۱۴۲؛ الوافی: ۲۲/ ۷۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۰۹؛ النوادر اشعری: ۷/ ۱۳

[5] مراۃ العقول: ۲۰/ ۱۳۷؛ شرح العروۃ: ۳۲/ ۱۲۴؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۲۰۲؛ نظام النکاح: ۳۶۶؛ النجعہ: ۲۲/ ۲۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/ ۲۳؛ حدود الشریعہ: ۲۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۳۷

جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ أَوْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّا نُزَوِّجُ صِبْيَانَنَا وَ هُمْ صِغَارٌ قَالَ فَقَالَ إِذَا زُوِّجُوا وَ هُمْ صِغَارٌ لَمْ يَكَادُوا يَتَأَلَّفُوا.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ ہم بچوں کی شادیاں کر دیتے ہیں جبکہ وہ صغیر (چھوٹے) ہوتے ہیں (تو کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب صغرسنی میں ان کی شادیاں کرو گے تو ان میں باہمی الفت پیدا نہیں ہوگی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2348} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ أَبِي اَلْعَبَّاسِ قَالاَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَةٍ لَيْلَةَ اَلْأَرْبِعَاءِ.

۞ عبید بن زرارہ اور ابوالعباس (دونوں) سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے لئے (مناسب) نہیں ہے کہ وہ بدھ کی رات بیوی سے مباشرت کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{2349} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ أَهْلُهُ فِي اَلسَّفَرِ لاَ يَجِدُ اَلْمَاءَ أَ يَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ إِلاَّ أَنْ يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ قُلْتُ طَلَبَ بِذَلِكَ اَللَّذَّةَ أَوْ يَكُونُ شَبِقاً إِلَى اَلنِّسَاءِ قَالَ إِنَّ اَلشَّبِقَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَطْلُبُ بِذَلِكَ اَللَّذَّةَ قَالَ هُوَ حَلاَلٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُرْوَى عَنِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَحِمَهُ اَللَّهُ سَأَلَهُ عَنْ هَذَا فَقَالَ اِئْتِ أَهْلَكَ تُؤْجَرْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ آتِيهِمْ وَ أُوجَرُ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَمَا أَنَّكَ إِذَا أَتَيْتَ اَلْحَرَامَ

---

[1] الکافی: ۳۹۸/۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۴/۲۰ ح ۲۵۱۵۲؛ الوافی: ۶۸۹/۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۱۰/۷؛ الفصول المہمہ: ۳۲۶/۲

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۶۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۰

[3] الکافی: ۳۶۶/۵ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۹۴/۲۰ ح ۲۵۱۲۰؛ الوافی: ۱۵/۲۲؛ جامع احادیث الشیعہ: ۳۹۸/۲۵ ح ۳۶۹۴۶

[4] مراۃ العقول: ۸۴/۲۰

أُزِرْتَ فَكَذَلِكَ إِذَا أَتَيْتَ ٱلْحَلاَلَ أُوجِرْتَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَ لاَ تَرَى أَنَّهُ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَتَى ٱلْحَلاَلَ أُوجِرَ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ہمراہ سفر میں ایسی جگہ موجود ہے جہاں پانی دستیاب نہیں ہے تو کیا وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ وہ ایسا کرے مگر یہ کہ اسے اپنی جان کا خطرہ ہو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: وہ اس کے ذریعے لذت طلب کرتا ہے یا عورتوں کی طرف شہوت انگیز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شہوت انگیزی ہی سے تو جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ اس سے صرف لذت حاصل کرتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بھی حلال ہے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ جناب ابوذر علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ کہ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ جناب ابوذر علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان (عورتوں) سے مقاربت بھی کروں اور اجر بھی پاؤں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس طرح اگر تم حرام کے پاس جاؤ تو عذاب ہوگا پس اسی طرح جب حلال کے پاس جاؤ تو اجر ملے گا پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب اسے (شہوت انگیزی کی وجہ سے) جان کا خطرہ ہو تو وہ حلال کے پاس آکر اجر پائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2350} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ مُثَنَّى بْنِ ٱلْوَلِيدِ ٱلْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ:)إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَإِذَا هَمَّ بِذَلِكَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يَحْمَدُ ٱللَّهَ وَ يَقُولُ: (ٱللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ ٱللَّهُمَّ فَاقْدِرْ لِي مِنَ ٱلنِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ فِي مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ اِقْدِرْ لِي مِنْهَا وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلُهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي) فَإِذَا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهَا وَ يَقُولُ: ٱللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ

---

[1] الکافی: ۵/۴۹۵ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۰۹ ح ۲۵۱۶۴؛ الوافی: ۲۲/۷۰۵؛ السرائر: ۳/۶۱۱؛ بحارالانوار: ۷۸/۱۶۰؛ ہدایۃ الامہ: ۷/۱۲۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۰۳

اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لاَ تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ قُلْتُ وَ كَيْفَ يَكُونُ شِرْكَ شَيْطَانٍ فَقَالَ إِنَّ اَلرَّجُلَ إِذَا دَنَا مِنَ اَلْمَرْأَةِ وَ جَلَسَ مَجْلِسَهُ حَضَرَهُ اَلشَّيْطَانُ فَإِنْ هُوَ ذَكَرَ اِسْمَ اَللَّهِ تَنَحَّى اَلشَّيْطَانُ عَنْهُ وَ إِنْ فَعَلَ وَ لَمْ يُسَمِّ أَدْخَلَ اَلشَّيْطَانُ ذَكَرَهُ فَكَانَ اَلْعَمَلُ مِنْهُمَا جَمِيعاً وَ اَلنُّطْفَةُ وَاحِدَةٌ قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ هَذَا جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ بِحُبِّنَا وَ بُغْضِنَا .

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شادی کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! مجھے علم نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اس (شادی) کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ کی حمد بجالائے اور یوں کہے: ''اَللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ اَللَّهُمَّ فَاقْدِرْ لِي مِنَ اَلنِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ فِي مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ اِقْدِرْ لِي مِنْهَا وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلْهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي ''اور جب دلہن اس کے پاس لائی جائے تو اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ پڑھے:'' اَللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لاَ تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ ''میں نے عرض کیا: شیطان کی شرکت کیسے ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ مجالست کرے تو شیطان وہاں موجود ہوتا ہے پس اگر وہ اللہ کا نام ذکر کرے تو شیطان اس سے دور ہوجاتا ہے اور اگر وہ کام کرلے اور اللہ کا نام نہ لے تو شیطان اس کے ذکر میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ کام ان دونوں کا ہوجاتا ہے جبکہ نطفہ ایک ہی رہتا ہے۔

میں نے عرض کیا: اس کی پہچان کیسے ہوتی ہے میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہماری محبت اور ہمارے بغض سے [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{2351} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ اَلرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ اَلْمَرْأَةُ اَلشَّابَّةُ فَيُمْسِكُ عَنْهَا اَلْأَشْهُرَ وَ اَلسَّنَةَ لاَ يَقْرَبُهَا لَيْسَ يُرِيدُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۰۷ ح ۱۶۲۷؛ الکافی: ۵/۵۰۱ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۱۳ ح ۲۵۱۷۲؛ الوافی: ۲۲/۱۰۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۲۰ ح ۳۶۵۰۳؛ مجمع البحرین: ۵/۲۷۴؛ بحارالانوار: ۶۰/۲۰۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۴۲

اَلْإِضْرَارَ بِهَا يَكُونُ لَهُمْ مُصِيبَةٌ يَكُونُ فِي ذَلِكَ آثِماً قَالَ إِذَا تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ كَانَ آثِماً بَعْدَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بِإِذْنِهَا.

۞ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس جوان بیوی ہے پس وہ چند ماہ اور ایک سے اس کو چھوڑے ہوئے ہے اور اس سے مقاربت نہیں کرتا جس سے وہ اسے نقصان پہنچانا نہیں چاہتا بلکہ کسی مصیبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو کیا وہ ایسا کرنے سے گنہگار رہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اسے چار ماہ سے چھوڑے ہوئے ہے تو اس کے بعد گنہگار رہوگا مگر یہ کہ عورت کی اجازت سے ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2352} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ تَحْضُرُهُ الْمَلاَئِكَةُ إِلاَّ الرِّهَانَ وَ مُلاَعَبَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی چیز نہیں ہے کہ ملائکہ اس کے لئے حاضر ہوں سوائے گھڑ دوڑ کے مقابلہ کے وقت اور مرد کی اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کے وقت۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[5]

{2353} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۰۵ح ۴۴۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۱۲ح ۱۶۴۷ و ۴۱۹ح ۱۶۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۴۰ح ۲۵۲۴۶؛ الوافی: ۲۲/ ۷۸۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۳۲

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۴۰؛ حدود الشریعہ: ۱۶۹؛ جواہر الکلام: ۲۹/ ۱۱۵؛ شرح العروۃ: ۳۲/ ۱۱۵؛ نظام النکاح: ۱۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۳۵۳

[3] الکافی: ۵/ ۴۹ح ۱۰ و ۵۵۴ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۲۵۱ح ۲۴۵۲۲ و ۲۰/ ۱۱۸ح ۲۵۱۸۵؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۳۱۱؛ الوافی: ۲۲/ ۷۰۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۱۶

[4] الآراء الفقہیہ: ۳/ ۲۱

[5] مراۃ العقول: ۱۸/ ۳۹۰

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى اِمْرَأَتِهِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ وَهَلِ اَللَّذَّةُ إِلاَّ ذَلِكَ.

۞ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو اپنی عورت کی طرف دیکھتا ہے جبکہ وہ ننگی ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بھلا اس کے علاوہ بھی کوئی لذت ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق یا حسن ہے۔ [۲]

{2354} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْظُرُ فِي فَرْجِ اَلْمَرْأَةِ وَهُوَ يُجَامِعُهَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ إِلاَّ أَنَّهُ يُورِثُ اَلْعَمَى فِي اَلْوَلَدِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا مجامعت کرتے وقت کوئی شخص اپنی عورت کی شرمگاہ کو دیکھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ بچے میں اندھے پن کا باعث بن سکتا ہے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۴]

{2355} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ هَلْ يُكْرَهُ اَلْجِمَاعُ فِي وَقْتٍ مِنَ اَلْأَوْقَاتِ وَإِنْ كَانَ حَلاَلاً قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ اَلشَّمْسِ وَمِنْ مَغِيبِ اَلشَّمْسِ إِلَى مَغِيبِ اَلشَّفَقِ وَفِي اَلْيَوْمِ اَلَّذِي تَنْكَسِفُ فِيهِ اَلشَّمْسُ وَفِي اَللَّيْلَةِ اَلَّتِي يَنْخَسِفُ فِيهَا اَلْقَمَرُ وَفِي اَللَّيْلَةِ وَفِي اَلْيَوْمِ اَللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا اَلرِّيحُ اَلسَّوْدَاءُ وَاَلرِّيحُ اَلْحَمْرَاءُ وَاَلرِّيحُ اَلصَّفْرَاءُ وَاَلْيَوْمِ وَاَللَّيْلَةِ اَللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا اَلزَّلْزَلَةُ وَلَقَدْ بَاتَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فِي لَيْلَةٍ اِنْكَسَفَ فِيهَا اَلْقَمَرُ فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي

---

[۱] الکافی: ۵/۴۹۷ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۳ح ۱۶۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۲۰ح ۲۵۱۹۱؛ الوافی: ۲۲/۷۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۴۳۰

[۲] مراۃ العقول: ۲۰/۳۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۵۴

[۳] تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۴ح ۱۶۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۲۱ح ۲۵۱۹۳؛ الوافی: ۲۲/۷۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۱۹

[۴] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۵۶؛ جواہر الکلام: ۲۹/۵۹؛ مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۲/۲۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۲۴

تِلْكَ اَللَّيْلَةِ مَا كَانَ يَكُونُ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا حَتَّى أَصْبَحَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اَللَّهِ أَ لِبُغْضٍ كَانَ مِنْكَ فِي هَذِهِ اَللَّيْلَةِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ هَذِهِ اَلْآيَةُ ظَهَرَتْ فِي هَذِهِ اَللَّيْلَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَلَذَّذَ وَ أَلْهُوَ فِيهَا وَ قَدْ عَيَّرَ اَللَّهُ أَقْوَاماً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ:(إِنْ يَرَوْا كِسْفاً مِنَ اَلسَّمٰاءِ سٰاقِطاً يَقُولُوا سَحٰابٌ مَرْكُومٌ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلاٰقُوا يَوْمَهُمُ اَلَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ (ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَيْمُ اَللَّهِ لاَ يُجَامِعُ أَحَدٌ فِي هَذِهِ اَلْأَوْقَاتِ اَلَّتِي نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْهَا وَ قَدِ اِنْتَهَى إِلَيْهِ اَلْخَبَرُ فَيُرْزَقَ وَلَداً فَيَرَى فِي وَلَدِهِ ذَلِكَ مَا يُحِبُّ.

✿ عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا جماع بھی کسی وقت مکروہ ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (ان اوقات میں مکروہ ہے)، طلوع صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک، سورج کے غروب ہونے سے لے کر شفق کے زائل ہونے تک، اس دن جس میں سرج گہن لگے، اس رات جس میں چاند گہن لگے، اس رات اور اس دن میں جس میں سیاہ یا سرخ یا زرد رنگ کی آندھی چلے اور وہ دن یا وہ رات جس میں زلزلہ آئے۔ چنانچہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوجہ کے ہاں ایسی ہی رات میں شب باشی فرمائی جس میں چاند گہن لگا تھا اور اس رات صبح تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام نہ کیا جو پہلے کرتے تھے پس صبح ہوئی تو اس زوجہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ روش کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ اس رات یہ نشانی ظاہر ہوئی تھی اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اس رات میں لذت اندوز ہوں جس کی وجہ سے خداوند عالم نے ایک قوم کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: ”اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو کہیں گے کہ یہ تو سنگین بادل ہے۔ پس آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے (الطور: ۴۴، ۴۵)“

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں اللہ کی قسم! جن اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اوقات میں کوئی بھی جماع نہ کرے ورنہ اس تک خبر پہنچے گی کہ اسے بچہ ہوا ہے اور وہ اپنے بچے میں وہ چیز دیکھے گا جسے وہ پسند نہ کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

[1] الکافی: ۵۸۹۴/ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۰۳/۳ح ۴۴۰۷؛ تہذیب الاحکام: ۱۱/۷ح ۱۶۴۲؛ المحاسن: ۳۱۱/۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۵/۲۰ح ۲۵۲۰۷؛ الوافی: ۱۵ ۲۳۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۵ ۱۴۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۴ ۲۲۴ح ۱۶۵۵۶؛ بحار الانوار: ۲۸۹/۱۰۰؛ تفسیر البرہان: ۱۸۱/۵؛ طب الآئمۃ: ۱۳۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۳۹۸/۲۵

[2] مراۃ العقول: ۳۰۷/۲۰

{2356} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ فَلْيُسَلِّمْ لِسِقْطِ الْوَلَدِ.

۞ سلیمان بن جعفر الجعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مہینہ کے ایام محاق (جن میں چاند نمودار نہیں ہوتا) میں اپنی زوجہ سے مقاربت کرے وہ بچہ کے سقط کے لئے تیار ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2357} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ مُقَابِلَ الْقِبْلَةِ.

غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص قبلہ کے سامنے (یعنی روبقبلہ ہوکر) جماع کرے تو یہ مکروہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2358} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُونَ فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ قُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْساً فَقَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي خَلْفِهَا خَرَجَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ)نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) مِنْ خَلْفٍ أَوْ قُدَّامٍ خِلاَفاً لِقَوْلِ الْيَهُودِ وَ لَمْ يَعْنِ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

۞ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: لوگ عورتوں سے ان کی پچھلی طرف مقاربت کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۰۲/۳ ح ۴۴۰۶؛ الکافی: ۴۹۹/۵ ح ۲؛ الفصول المہمہ: ۳۲۶/۲؛ الوافی: ۱۶/۲۲ ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۷/۲۰ ح ۲۵۲۰۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۳۹۸/۲۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱۱۱/۷

[2] روضۃ المتقین: ۱۹۵/۸

[3] الکافی: ۵۰۶/۵ ح ۱۷؛ الوافی: ۲۲/ ۷۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۳۸ ح ۲۵۲۴۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/ ۴۴۴ ح ۳۷۰۳۶؛ بحارالانوار: ۲۸۴/۱۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۱۱۹/۷؛ قرب الاسناد: ۱۴۰ ح ۵۰۱

[4] مراۃ العقول: ۴۱۲/۲۰

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ اہل مدینہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ جب مرد عورت کی پچھلی طرف سے (آگے) دخول کرے گا تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جا سکتے ہو (البقرۃ: ۲۲۳)'' چاہے آگے سے آؤ یا چاہے پیچھے سے تاکہ قول یہود کی مخالفت ہو اور اس سے عورتوں کی دبر میں مجامعت مراد ہی نہیں لی گئی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2359} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ رَجُلاً مِنْ مَوَالِيكَ أَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هَابَكَ وَ اِسْتَحْيَا مِنْكَ أَنْ يَسْأَلَكَ قَالَ وَ مَا هِيَ قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَأْتِي اِمْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا قَالَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَأَنْتَ تَفْعَلُ قَالَ إِنَّا لاَ نَفْعَلُ ذَلِكَ.

❁ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کے موالیوں میں سے ایک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھوں (اور اسے بتاؤں) جسے آپ علیہ السلام سے جھجک اور حیا کی وجہ سے وہ براہ راست نہیں پوچھ سکا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کیا مسئلہ ہے؟

میں نے عرض کیا: آدمی اپنی بیوی کی دبر میں جماع کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اسی کے لئے تو ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: تو کیا آپ علیہ السلام بھی ایسا کرتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم یقیناً ایسا نہیں کرتے ہیں۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۵ح ۱۶۶۰؛ الاستبصار: ۳/۲۴۴ح ۸۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۱ح ۲۵۲۴۸؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۳۱ح ۱۶۵۸۰؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۸؛ تفسیر کنزالدقایق: ۳۳۵/۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۱۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۶۵؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۵۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۱/۳۱۵؛ المیزان فی تفسیر القرآن: ۲/۲۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۲۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۰ح ۱۸۴۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۵۹؛ نظام النکاح: ۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۷۷؛ مسالک الافہام: ۷/۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۱۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۳/۸۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/۱۱۲؛ کلمات سدیدۃ: ۶۳؛ مسالک الافہام: ۷/۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۶۲؛ مستند الشیعہ: ۱۶/۷۲

[3] الکافی: ۵/۵۴۰ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۵ح ۱۶۶۳؛ الاستبصار: ۳/۲۴۳ح ۸۷۲؛ الوافی: ۲۲/۷۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۵ح ۲۵۲۵۹؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۶۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2360} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا رَضِيَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ)فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ(قَالَ) هَذَا فِي طَلَبِ الْوَلَدِ فَاطْلُبُوا الْوَلَدَ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ)نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ(.

❁ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی بیوی کی دبر میں جماع کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ راضی ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: تو اللہ کا یہ قول کہاں جائے گا: ''پس ان (عورتوں) کے پاس اس طرح جاؤ جس طریقے سے اللہ نے تمہیں حکم دے رکھا ہے (البقرۃ:۲۲۲)''؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ حکم طلب اولاد کے بارے میں ہے پس اولاد اسی طریقے سے طلب کرو جیسا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاسکتے ہو (البقرۃ: ۲۲۳)''۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا موثق یا معتبر ہے [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۷۶؛ تفصیل الشریعہ النکاح: ۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۶۰؛ الدلیل الفقہی: ۱۲۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/۱۱۷؛ مسالک الافہام: ۳/۳۰۲؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۵۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۱۴۳؛ طہارۃ النساء صفاتی: ۲۵۹؛ جواہر الکلام: ۲۹/۱۰۳؛ سند العروۃ (النکاح): ۱/۱۰۱؛ کشف اللثام: ۷/۲۶۷؛ ریاض المسائل: ۲/۷۵؛ مطلع انوار حسینی طہرانی: ۷/۶۴۶؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۶۲؛ کتاب النکاح شبیری: ۵/۱۴۵۲؛ آیات الاحکام نجفی: ۱/۵۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۶۱؛ تزکرۃ الفقہاءؒ (الاجارہ الی النکاح): ۵۷۷

[2] تہذیب الاحکام: ۷/۱۴ح ۱۶۵۷؛ الاستبصار: ۳/۲۴۲ح ۸۶۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۶ح ۲۵۲۶۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۳۳۴؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۶۲؛ الوافی: ۲۲/۷۴۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۷۴۴ح ۳۷۰۸۹

[3] الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۱۴۴؛ فقہ الطب والتضخم النقدی سند: ۹/۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/۱۲۰؛ سند العروۃ (النکاح): ۱/۱۰۱؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۹/۲۶۱؛ الدلیل الفقہی: ۱۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۷۷؛

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۵۶؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱/۹۰؛ جامع المدارک: ۴/۱۴۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۲/۱۰۸

{2361} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ يَأْتِي الْمَرْأَةَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَفِي الْبَيْتِ جَمَاعَةٌ فَقَالَ لِي وَرَفَعَ صَوْتَهُ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) مَنْ كَلَّفَ مَمْلُوكَهُ مَا لاَ يُطِيقُ فَلْيَبِعْهُ ((ثُمَّ نَظَرَ فِي وُجُوهِ أَهْلِ الْبَيْتِ ثُمَّ أَصْغَى إِلَيَّ فَقَالَ) لاَ بَأْسَ بِهِ).

۞ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یا مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص بیوی کی اس جگہ (یعنی دبر میں) مجامعت کرسکتا ہے اور اس وقت گھر میں لوگوں کی جماعت موجود تھی؟

پس امام علیہ السلام نے بلند آواز کے ساتھ مجھ سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو برداشت سے زیادہ تکلیف دے پس وہ اسے بیچ دے۔

پھر امام علیہ السلام نے گھر والوں کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر آہستگی سے مجھے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا معتبر کالموثق یا موثق یا معتبر ہے۔[2]

{2362} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی بیوی کی دبر میں جماع کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۵ح۱۶۶۱؛ الاستبصار: ۳/۲۴۳ح۸۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۶ح۲۵۲۶۲؛ الوافی: ۲۲/۷۴۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۷۴۴ح۳۷۰۹۲

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/۱۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۶۰؛ ریاض المسائل: ۱۱/۶۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۳/۸۲؛ سند العروۃ (النکاح): ۱/۱۰۲؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱/۹۳

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۵ح۱۶۶۲؛ الاستبصار: ۳/۲۴۳ح۸۷۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۵و۳۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۷ح۲۵۲۶۳؛ الوافی: ۲۲/۷۵۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۲۹

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا موثق ہے [2]

قول مؤلف:

بعض حضرات نے اس حدیث کو معتبر کہا ہے [3] نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس موضوع کی تمام احادیث جو جواز کا حکم رکھتی ہیں یا جو ممانعت کا حکم رکھتی ہیں ان سب میں سے صرف یہی ایک صحیح ہے [4] نیز حدیث نمبر 246، 247 اور 1369 بھی اسی موضوع سے متعلق ہیں رجوع کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

{2363} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ قُبُلَ الْمَرْأَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص بیوی کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{2364} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لاَ يَرَى بِالْعَزْلِ بَأْساً فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ:)وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلىٰ

---

[1] کشف الرموز: ۲/ ۱۰۵؛ فقہ الطب سند: ۱۳۹؛ الآلوسی و الشیع قزوینی: ۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/ ۱۱۸؛ سندالعروۃ (النکاح): ۱/ ۱۰۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/ ۱۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۷۷؛ الدلیل الفقہی: ۱۲۱؛ مختلف الشیہ: ۷/ ۱۱۱؛ المہذب البارع:: ۳/ ۲۰۸؛ کنز العرفان فاضل مقداد: ۲/ ۲۲۹؛ مسالک الافہام: ۳/ ۳۰۲؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۹/ ۲۶۱؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۹۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۳۵ و ۳۱۵؛ مسال الافہام: ۷/ ۵۹؛ جامع المقاصد: ۱۲/ ۴۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۳۶۰؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۶۲

[3] شرح العروۃ: ۳۲/ ۱۰۸؛ نظام النکاح: ۹۳

[4] مسالک الافہام: ۷/ ۵۹؛ المختلف: ۴ ۵۳؛ التذکرۃ: ۲/ ۵۷۷

[5] الکافی: ۵/ ۴۹۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۱۳ ح ۱۶۵۰؛ مسائل علی بن جعفر: ۲۷۶؛ عوالی الئالی: ۳/ ۳۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۱۰ ح ۲۵۱۶۵؛ الوافی: ۲۲/ ۷۲۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۳۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/ ۴۲۴ ح ۳۶۹۹۴

[6] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۳۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۲/ ۲۵۱؛ المومنات ابومعاش: ۱۴۲

أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ (فَكُلُّ شَيْءٍ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ فَهُوَ خَارِجٌ وَإِنْ كَانَ عَلَىٰ صَخْرَةٍ صَمَّاءَ.

❁ عبدالرحمن الحذاء سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام زین العابدین عزل کرنے (منی رحم سے باہر گرانے) میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے کہ: ”اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنایا (اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں (الاعراف: ۱۷۲)“ پس جس جس بھی شئے سے اس نے میثاق لیا ہے تو اس نے پیدا ہو کر رہنا ہے اگرچہ سخت پتھر پر ہی کیوں نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر: 2293 کی طرف رجوع کیجئے۔

{2365} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَمَّا الْأَمَةُ فَلَا بَأْسَ وَأَمَّا الْحُرَّةُ فَإِنِّي أَكْرَهُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهَا حِينَ يَتَزَوَّجُهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنیز کے سلسلہ میں تو کوئی حرج نہیں ہے اور رہی آزاد عورت تو اس کے لئے میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں مگر یہ کی تزویج کے وقت شوہر اس پر شرط مقرر کر دے (یا عورت راضی ہو) [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۵۰۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۱ ح ۱۶۷۰؛ الوافی: ۲۲/۵۴۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۲۳۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۰۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۹۸/۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۴۹ ح ۲۵۲۷۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۰؛ المیزان فی تفسیر القرآن: ۸/۳۳۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۴/۶۶ ح ۳۷۰۷۲

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۱/۸۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱۲۵

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۴۱۷ ح ۱۶۷۱ و ۱۶۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۱ ح ۲۵۲۷۸؛ الوافی: ۲۲/۵۴۷؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۱۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۳۳ ح ۱۶۵۸۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۶۳؛ تفصیل الشریعہ النکاح لنکرانی: ۳۳؛ نظام النکاح: ۹۹؛ المبسوط فی فقہ: ۲۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۸۳؛ جامع المقاصد: ۱۲/۵۰۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱۱۲؛ شرح العروۃ: ۳۲/۱۱۲؛ مسائل المستحدثہ: ۴۶؛ الروضہ البہیہ: ۳/۱۵۶؛ جواہر الکلام: ۲۹/۱۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۳۶۴

{2366} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أُغِيرَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ أَوْ بَعْضِ مَنَاكِحِهِ مِنْ مَمْلُوكِهِ فَلَمْ يَغَرْ وَ لَمْ يُغَيِّرْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ طَائِراً يُقَالُ لَهُ الْقَفَنْدَرُ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى عَارِضَةِ بَابِهِ ثُمَّ يُمْهِلَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يَهْتِفَ بِهِ إِنَّ اللَّهَ غَيُورٌ يُحِبُّ كُلَّ غَيُورٍ فَإِنْ هُوَ غَارَ وَ غَيَّرَ وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْكَرَهُ وَ إِلاَّ طَارَ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَخْفِقَ بِجَنَاحَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ يَطِيرَ عَنْهُ فَيَنْزِعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ تُسَمِّيهِ الْمَلاَئِكَةُ الدَّيُّوثَ.

۞ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کو اس کی بیوی یا کنیز کے معاملہ میں غیرت دلائی جائے مگر وہ غیرت سے کام نہ لے اور کوئی تبدیلی نہ کرے تو اللہ اس کے پاس ایک پرندہ کو بھیجتا ہے جس کا نام قفندر ہے پس وہ اس کے مکان کے بالائی حصہ پر آکر گرتا ہے پھر اسے چالیس دن تک مہلت دیتا ہے، پھر ندا دیتا ہے کہ اللہ غیور ہے اور ہر غیرت مند کو دوست رکھتا ہے چنانچہ اس کے بعد اگر وہ غیرت سے کام لے تو ٹھیک ورنہ وہ اڑ کر اس کے سر پر جا بیٹھتا ہے اور اپنے پروں کو اس کی نیکیوں پر حرکت دیتا ہے اور پھر پرواز کر جاتا ہے پس اس کے بعد اللہ اس آدمی سے روح ایمان سلب کر لیتا ہے اور فرشتے اس آدمی کا نام دیوث (بے غیرت) لکھ دیتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2367} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْمَرْأَةُ تَغَارُ عَلَى الرَّجُلِ تُؤْذِيهِ قَالَ ذَلِكَ مِنَ الْحُبِّ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ عورت جب مرد پر غیرت کرتی ہے تو اسے تکلیف دیتی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ محبت کی وجہ سے ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۵/۵۳۶ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۳ ح ۲۵۲۸۵؛ الوافی: ۲۲/۷۶۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۷۲ ح ۳۷۲۸۳

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۷۶

[3] الکافی: ۵/۵۰۶ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۷ ح ۲۵۲۹۶؛ الوافی: ۲۲/۷۶۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۸۴ ح ۳۷۳۱۱

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۳۱۷

{2368} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ شُرَيْسٍ الْوَابِشِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ لِي: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلِ الْغَيْرَةَ لِلنِّسَاءِ وَ إِنَّمَا جَعَلَ الْغَيْرَةَ لِلرِّجَالِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَحَلَّ لِلرَّجُلِ أَرْبَعَ حَرَائِرَ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ وَ لَمْ يَجْعَلْ لِلْمَرْأَةِ إِلاَّ زَوْجَهَا وَحْدَهُ فَإِنْ بَغَتْ مَعَ زَوْجِهَا غَيْرَهُ كَانَتْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زَانِيَةً وَ إِنَّمَا تَغَارُ الْمُنْكِرَاتُ مِنْهُنَّ فَأَمَّا الْمُؤْمِنَاتُ فَلاَ.

✪ جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غیرت عورتوں کے لئے قرار نہیں دی ہے بلکہ غیرت مردوں کے لئے قرار دی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے چار آزاد عورتیں حلال کر دی ہیں اور ان کے علاوہ اس کی ملکیت میں جو کنیزیں ہوں (وہ بھی حلال کی ہیں) مگر عورت کے لئے تو اس کا ایک شوہر حلال ہے پس اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ کسی غیر کو بھی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زانیہ ہوگی یقیناً ان میں سے کچھ عورتیں منکرات اور غلط کاریوں میں ڈوبی رہتی ہیں مگر مومن عورتیں ایسی نہیں ہوتیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [2]

قول مؤلف:

نیز امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عورتوں کی غیرت حس ہے جو کہ کفر کی اصل ہے اور عورتیں جب غیرت کرتی ہیں تو ناراض ہو جاتی ہیں اور جب ناراض ہو جائیں تو کافر بن جاتی ہیں سوائے ان کے جو مسلمان ہوتی ہیں۔ [3]

نیز امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کی غیرت کفر اور مرد کی غیرت ایمان ہے۔ [4]

{2369} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ لَهَا أَنْ تُطِيعَهُ وَ لاَ تَعْصِيَهُ وَ لاَ تَصَدَّقَ مِنْ بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ لاَ تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ لاَ تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ وَ لاَ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَ إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَتْهَا مَلاَئِكَةُ السَّمَاءِ وَ مَلاَئِكَةُ الْأَرْضِ وَ مَلاَئِكَةُ الْغَضَبِ وَ مَلاَئِكَةُ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۴ ح ۴۵۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۴ ح ۲۵۲۸۷؛ الوافی: ۲۲/۷۶۸؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۹

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۸۴

[3] الکافی: ۵/۵۰۵ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۶ ح ۲۵۲۹۴؛ الوافی: ۲۲/۷۶۸؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۹

[4] نہج البلاغہ: ۴۹۱ حکم ۱۲۴؛ خصائص الآئمہؑ: ۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۷ ح ۲۵۲۹۹؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۵۲

اَلرَّحْمَةِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اَللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ اَلنَّاسِ حَقّاً عَلَى اَلرَّجُلِ قَالَ وَالِدُهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اَللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ اَلنَّاسِ حَقّاً عَلَى اَلْمَرْأَةِ قَالَ زَوْجُهَا قَالَتْ فَمَا لِي عَلَيْهِ مِنَ اَلْحَقِّ مِثْلُ مَا لَهُ عَلَيَّ قَالَ لاَ وَلاَ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ وَاحِدَةٌ قَالَ فَقَالَتْ وَاَلَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لاَ يَمْلِكُ رَقَبَتِي رَجُلٌ أَبَداً.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مرد کا عورت پر کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کی اطاعت کرے، اس کی نافرمانی نہ کرے، اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کوئی صدقہ نہ نکالے، اس کی اجازت کے بغیر مستحب روزے نہ رکھے، وہ اسے اپنے نفس سے (مباشرت کرنے سے) نہ روکے اگرچہ پالانِ شتر پر بھی سوار ہو، اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور اگر اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو آسمان کے فرشتے، زمین کے فرشتے، غضب کے فرشتے اور رحمت کے فرشتے (سب) اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پلٹ کر آجائے۔

اس عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والدین کا

اس نے عرض کیا: اور عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔

اس نے عرض کیا: جو حق اس کا مجھ پر ہے تو کیا اس کے مثل میرا اس پر کوئی حق نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ایک سو میں سے ایک بھی نہیں ہے

اس نے عرض کیا: اب تو میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتی ہوں جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں تا ابد اپنی گردن پر کسی مرد کو مسلط نہیں کروں گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2370} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي اَلصَّبَّاحِ اَلْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ اَلْمَرْأَةُ خَمْساً وَصَامَتْ شَهْراً وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَعَرَفَتْ حَقَّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ اَلْجَنَّةِ شَاءَتْ.

---

[1] الکافی: ۵ /۵۰۶ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳ /۴۳۸ح ۴۵۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰ /۱۵۷ح ۲۵۳۰۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳ /۳۱۰؛ الوافی: ۲۲/ ۷۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/ ۴۴۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/ ۲۴۸؛ دعائم الاسلام: ۲/ ۲۱۶؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۵۷۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۲۷۳ح ۱۶۵۹۹

[2] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۱۸؛ مسالک الافہام: ۸/ ۳۰۷؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۳۶۰

۞ ابوالصباح کنانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت نماز پنجگانہ ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، حج بیت اللہ ادا کرے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور حضرت علی علیہ السلام کے حق (ولایت) کی معرفت رکھے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2371} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَالَتْ لِزَوْجِهَا مَا رَأَيْتُ قَطُّ مِنْ وَجْهِكَ خَيْراً فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهَا.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی خیر (بھلائی) نہیں دیکھی تو اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2372} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ قَوْماً أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَا أُنَاساً يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَوْ أَمَرْتُ أَحَداً أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے دیکھا کہ بعض لوگ بعض لوگوں کو سجدہ کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۵۵۵ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۱ ح ۴۵۳۱؛ الوافی: ۲۲/۸۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۵۹ ح ۲۵۳۰۳

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۲۰/۸۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۲۳؛ روضۃ المتقین: ۸/۳۷۳؛ مراۃ العقول: ۲۰/۴۰۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۰ ح ۴۵۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۲ ح ۲۵۳۱۱؛ الوافی: ۲۲/۸۱۷

[4] روضۃ المتقین: ۸/۳۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۲۴

[5] الکافی: ۵/۵۰۷ ح ۶؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۸ ح ۴۵۱۵؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۲ ح ۲۵۳۱۳؛ الوافی: ۲۲/۷۷۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2373} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ ٱلْحَمِيدِ عَنِ ٱلْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَيُّ اِمْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَهِيَ تُلْعَنُ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا مَتَى مَا رَجَعَتْ.

۞ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کوئی عورت خوشبو لگائے پھر اپنے گھر سے نکل جائے تو جب تک وہ واپس گھر نہیں آئے گی تو اس پر لعنت کی جاتی رہے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{2374} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ ضُرَيْسٍ ٱلْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اِمْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِبَعْضِ ٱلْحَاجَةِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ مِنَ ٱلْمُسَوِّفَاتِ قَالَتْ وَ مَا ٱلْمُسَوِّفَاتُ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ قَالَ ٱلْمَرْأَةُ ٱلَّتِي يَدْعُوهَا زَوْجُهَا لِبَعْضِ ٱلْحَاجَةِ فَلاَ تَزَالُ تُسَوِّفُهُ حَتَّى يَنْعُسَ زَوْجُهَا وَ يَنَامَ فَتِلْكَ لاَ تَزَالُ ٱلْمَلاَئِكَةُ تَلْعَنُهَا حَتَّى يَسْتَيْقِظَ زَوْجُهَا.

۞ ضریس کناسی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک عورت کسی کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید تو مسوّفات میں سے ہے۔

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مسوّفات سے کیا مراد ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ عورت ہے کہ جس کا شوہر اسے کسی کام کے لئے بلائے اور وہ فوراً نہ جائے بلکہ اسے انتظار کرواتی رہے یہاں تک کہ اس کا شوہر تھک کر سو جائے تو فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کا شوہر جاگ جائے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۳۲۰؛ روضۃ المتقین: ۸/۳۶۱

[2] الکافی: ۵/۵۱۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۱ ح ۲۵۳۰۸؛ الوافی: ۲۲/۸۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۹؛ مکارم الاخلاق: ۴۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۴۷

[3] حدود الشریعہ: ۴۵۳

[4] الکافی: ۵/۵۰۸ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۲ ح ۴۵۳۶؛ الوافی: ۲۲/۷۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۴ ح ۲۵۳۱۷؛ مکارم الاخلاق ۲۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۴۹۲

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[1]

{2375} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ اَلْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْمَ اَلنَّحْرِ إِلَى ظَهْرِ اَلْمَدِينَةِ عَلَى جَمَلٍ عَارِي اَلْجِسْمِ فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاشِرَ اَلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ أَطِعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ فِي اَلنَّارِ فَلَمَّا سَمِعْنَ ذَلِكَ بَكَيْنَ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي اَلنَّارِ مَعَ اَلْكُفَّارِ وَ اَللَّهِ مَا نَحْنُ بِكُفَّارٍ فَنَكُونَ مِنْ أَهْلِ اَلنَّارِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّكُنَّ كَافِرَاتٌ بِحَقِّ أَزْوَاجِكُنَّ.

❁ جابر جعفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی والے دن ایک انتہائی کمزور جسم اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ کے پیچھے کی طرف تشریف لے گئے پس عورتوں کے قریب سے گزرے تو ان کے پاس رک گئے اور فرمایا: اے گروہِ زنان! صدقہ دیا کرو اور اپنے شوہروں کی اطاعت کیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر آگ (جہنم) میں ہوں گی۔ جب ان عورتوں نے یہ سنا تو وہ گریہ کرنے لگیں پھر ان میں ایک عورت نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جہنم میں کفار کے ساتھ؟ جبکہ اللہ کی قسم! ہم کفار میں سے نہیں ہیں کہ ہم اہل جہنم میں سے ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: ایسا یقیناً ہوگا اگر تم اپنے شوہروں کے حقوق کی کافر ہوئیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2376} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنَ اَلْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَرَجَ فِي بَعْضِ حَوَائِجِهِ وَ عَهِدَ إِلَى اِمْرَأَتِهِ عَهْداً أَلاَّ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى يَقْدَمَ قَالَ وَ إِنَّ أَبَاهَا مَرِضَ فَبَعَثَتِ اَلْمَرْأَةُ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ وَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لاَ أَخْرُجَ مِنْ بَيْتِي حَتَّى يَقْدَمَ وَ إِنَّ أَبِي مَرِيضٌ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أَعُودَهُ فَقَالَ لاَ اِجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَمَاتَ فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا

---

[1] روضۃ المتقین: ۳۷۶/۸

[2] الکافی: ۵/۵۱۴ ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۷۵ ح ۲۵۳۵۲؛ الوافی: ۲۲/۷۸۰؛ بحارالانوار: ۲۲/۱۴۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۴۴ ح ۳۷۱۲۰

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۳۲۹

رَسُولَ اَللَّهِ إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ اِجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَدُفِنَ اَلرَّجُلُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا، رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكِ وَ لِأَبِيكِ بِطَاعَتِكِ لِزَوْجِكِ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک انصاری شخص کسی کام کے لئے نکلا اور اپنی بیوی سے یہ عہد لیا کہ وہ اس کے واپس آنے تک اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس عورت کا باپ بیمار پڑ گیا تو اس عورت نے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ میرا شوہر باہر گیا ہے اور اس نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں اس کے آنے تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلوں اور اب میرا باپ بیمار پڑ گیا ہے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے ہیں کہ میں اس کی عیادت کرلوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں (بلکہ) اپنے گھر میں بیٹھ اور اپنے شوہر کی اطاعت کر۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پس اس عورت کا باپ مر گیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا باپ مر گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم فرمائیں کہ میں اس پر نماز پڑھ لوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں (بلکہ) اپنے گھر میں بیٹھ اور اپنے شوہر کی اطاعت کر

امام علیہ السلام نے فرمایا: پس وہ شخص دفن کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو کہلوا بھیجا کہ تم نے اپنے شوہر کی اطاعت کی اس لیے اللہ نے تمہیں بھی اور تمہارے باپ کو بھی بخش دیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2377} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلنِّسَاءِ لاَ تُطَوِّلْنَ صَلاَتَكُنَّ لِتَمْنَعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا کہ تم اپنی نمازوں کو اس لئے طول مت دیا کرو کہ اس سے اپنے شوہروں کو (تمتع سے) روکو۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۱ح ۴۵۳۲؛ الکافی: ۵/۵۱۳ح ۱؛ الوافی: ۲۲/۷۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۷۴ح ۲۵۳۵۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۶؛ بحارالانوار: ۲۲/۱۴۵؛ ۲۲/۱۴۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۲۵۸ح ۱۶۶۴۴

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۷۳

[3] الکافی: ۵/۵۰۸ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۴ح ۲۵۳۱۶؛ الوافی: ۵/۵۰۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2378} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَتْ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي امْرَأَةٌ مُتَبَتِّلَةٌ فَقَالَ وَ مَا التَّبَتُّلُ عِنْدَكِ قَالَتْ لاَ أَتَزَوَّجُ قَالَ وَلِمَ قَالَتْ أَلْتَمِسُ بِذَلِكَ الْفَضْلَ فَقَالَ انْصَرِفِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكِ فَضْلاً لَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَحَقَّ بِهِ مِنْكِ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَسْبِقُهَا إِلَى الْفَضْلِ.

۞ عبدالصمد بن بشیر سے روایت ہے کہ ایک عورت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! میں متبتل (شہوت سے کنارہ کش) عورت ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے نزدیک متبتل سے کیا مراد ہے؟

اس نے عرض کیا: میں نے شادی نہیں کی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی وجہ؟

اس نے عرض کیا: اس سے میں فضیلت چاہتی ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس سے دوڑ جاؤ۔ اگر یہ فضیلت ہوتی تو سیدہ فاطمہ علیہا السلام تمہاری نسبت اس کی زیادہ حقدار ہوتیں کیونکہ کوئی بھی ان سے فضیلت میں آگے نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2379} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا وَلَوْ تُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا قِلاَدَةً وَلاَ يَنْبَغِي أَنْ تَدَعَ يَدَهَا مِنَ الْخِضَابِ وَلَوْ تَمْسَحُهَا مَسْحاً بِالْحِنَّاءِ وَإِنْ كَانَتْ مُسِنَّةً.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عورت کو اپنا بناؤ سنگھار ترک نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اپنی گردن میں ایک ہار ہی لٹکائے اور عورت کو اپنے ہاتھ رنگ سے خالی نہیں چھوڑنے چاہئیں اگرچہ مہندی کا ایک ٹیکہ ہی لگائے چاہے

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۳۲۱؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۳

[2] الکافی: ۵/۵۰۹ ح ۳؛ الوافی: ۲۲/۷۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۶۵ ح ۲۵۳۱۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۱۱؛ الامالی طوسی: ۳۰۷ مجلس ۱۳؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۱۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۱۰۴ ح ۳۶۴۷۵

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۳۲۲

وہ (عورت) سن رسیدہ ہی کیوں نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2380} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ اَلْمَرْأَةَ ثُمَّ يَظَلُّ مُعَانِقَهَا.

✪ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت سے مار پیٹ کر کے پھر اس کی جپھی کی چھاؤں بھی چاہتا ہے؟ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2381} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا حَقُّ اَلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا اَلَّذِي إِذَا فَعَلَهُ كَانَ مُحْسِناً قَالَ يُشْبِعُهَا وَ يَكْسُوهَا وَ إِنْ جَهِلَتْ غَفَرَ لَهَا وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَتِ اِمْرَأَةٌ عِنْدَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ تُؤْذِيهِ فَيَغْفِرُ لَهَا.

✪ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: عورت کے اپنے شوہر پر کیا حقوق ہیں کہ جن کو وہ ادا کر کے محسنہ کہلائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے پیٹ بھر کر کھلائے، اسے کپڑے پہنائے اور اگر وہ غلطی کرے تو اسے معاف کر دے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) کے پاس ایک عورت تھی جو انہیں اذیت دیتی تھی لیکن وہ اسے معاف فرما دیا کرتے تھے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/ ۵۰۹ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۲۳ ح ۲۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۵۹ ح ۴۲۱۷۵ و ۲/ ۱۶۶ ح ۲۱۲۵۳؛ مکارم الاخلاق: ۹۴؛ الوافی: ۸۵۸/۲۲؛ بحار الانوار: ۱۰۲/۷۳؛ امالی طوسی: ۷ ۳۴ ح ۹۷۶

[2] مراۃ العقول: ۳۲۲/۲۰؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۳۵۱/۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴۰۳/۹؛ لوامع الاحکام: ۲۴۵/۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶۱/۲

[3] الکافی: ۵۰۹/۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۷/۲۰ ح ۲۵۳۲۳؛ الوافی: ۸۸۷/۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۸۴/۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۵۳۰/۲۵ ح ۳۷۱۹۱

[4] روضۃ المتقین: ۲۳۸/۹؛ مراۃ العقول: ۳۲۲/۲۰

[5] الکافی: ۵۱۰/۵ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۴۰/۳ ح ۴۵۲۶؛ الوافی: ۸۳۷/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۶۹/۲۰ ح ۲۵۳۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۴۴/۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۶؛ ھدایۃ الامہ: ۸۴/۷

تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔ [1]

{2382} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَوْصَانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْمَرْأَةِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي طَلاَقُهَا إِلاَّ مِنْ فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے عورت کے متعلق مجھے اس قدر وصیت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ کھلے عام فحاشی (زنا کاری) کے سوا کسی اور صورت میں عورت کو طلاق نہیں دینی چاہیے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2383} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلَعِ الْمُعْوَجِّ إِنْ تَرَكْتَهُ انْتَفَعْتَ بِهِ وَإِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے پس اگر تم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر سیدھا کرنے لگے تو توڑ ڈالو گے۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

{2384} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَلْهِمُوهُنَّ حُبَّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ ذَرُوهُنَّ بَلْهَاءَ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں کے دلوں میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۲۳؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۳۶۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲/ ۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۳۱۳

[2] الکافی: ۵/ ۵۱۲ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۴۰ ح ۴۵۲۵؛ الوافی: ۲۲/ ۷۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۷۰ ح ۲۵۳۳۳؛ عدۃ الداعی: ۹۱؛ بحارالانوار: ۱۰۰/ ۲۵۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۶

[3] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۲۶؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۳۶۸

[4] الکافی: ۵/ ۵۱۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۱۷۲ ح ۲۵۳۴۴؛ الوافی: ۲۲/ ۸۰۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۸۵؛ بحارالانوار: ۱۲/ ۱۱۶ ح ۵۰

[5] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۲۷

ڈال دو اور انہیں بے عقل چھوڑ دو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2385} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ النِّسَاءَ فَقَالَ اِعْصُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ قَبْلَ أَنْ يَأْمُرْنَكُمْ بِالْمُنْكَرِ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شِرَارِهِنَّ وَكُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: نیکی میں بھی ان کی باتوں کو ماننے سے ٹال مٹول کرو قبل اس کے کہ وہ تمہیں برائی کا حکم دیں اور ان میں سے بری عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگو اور ان میں سے نیک عورتوں سے بھی چوکنے رہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2386} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَوَاتِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ وَلَكِنَّهَا تَمْشِي فِي جَانِبِ الْحَائِطِ وَالطَّرِيقِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو راستوں کے درمیان میں نہیں چلنا چاہیے بلکہ عورت کو باغ یا راستے کے ایک جانب چلنا چاہیے۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق یا حسن ہے۔ [6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۴۲ح ۴۵۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۷۷ح ۲۵۳۵۷؛ الوافی: ۲۲/۷۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۷۰ح ۳۷۲۲۷؛

[2] روضۃ المتقین: ۸/۳۷۵

[3] الکافی: ۵/۵۱۶ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۷۸ح ۲۵۳۶۱؛ الوافی: ۲۲/۸۰۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۸؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۲۷

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۳۳۳

[5] الکافی: ۵/۵۱۸ح ۱؛ الوافی: ۲۲/۸۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۱۸۳ح ۲۵۳۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۸۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۰۹

[6] مراۃ العقول: ۲۰/۳۳۶

{2387} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَرَامِلِ الَّتِي تَصْنَعُهَا النِّسَاءُ فِي رُءُوسِهِنَّ يَصِلْنَهُ بِشُعُورِهِنَّ فَقَالَ لاَ بَأْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ بِمَا تَزَيَّنَتْ بِهِ لِزَوْجِهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ فَقَالَ لَيْسَ هُنَاكَ إِنَّمَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ الَّتِي تَزْنِي فِي شَبَابِهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ قَادَتِ النِّسَاءَ إِلَى الرِّجَالِ فَتِلْكَ الْوَاصِلَةُ وَ الْمَوْصُولَةُ.

❁ سعد الاسکاف سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے عورتوں کے موباف (جوڑا بندھن) کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو وہ اپنے سروں میں بناتی ہیں اور انہیں اپنے بالوں سے مخلوط کر دیتی ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کے لئے جس چیز سے بھی زینت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصلہ پر لعنت فرماتی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہاں پر وہ لعنت نہیں ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصلہ پر لعنت فرمائی ہے اور وہ ایسی عورت ہوتی ہے جو اپنی جوانی میں زنا کرے اور جب بوڑھی ہو جائے تو عورتوں کی برائی کی طرف قیادت کرے پس وہ واصلہ اور موصلہ ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔[2]

{2388} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ مُصَافَحَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَافِحَ الْمَرْأَةَ إِلاَّ امْرَأَةً يَحْرُمُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أُخْتٌ أَوْ بِنْتٌ أَوْ عَمَّةٌ أَوْ خَالَةٌ أَوِ ابْنَةُ أُخْتٍ أَوْ نَحْوُهَا فَأَمَّا الْمَرْأَةُ الَّتِي يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَلاَ يُصَافِحْهَا إِلاَّ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ وَ لاَ يَغْمِزْ كَفَّهَا.

❁ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرد کا عورت سے مصافحہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد کا عورت سے مصافحہ کرنا حلال نہیں ہے سوائے اس عورت کے جس سے تزویج حرام ہے

---

[1] الکافی: ۵/۱۱۹ ح ۳ و ۵۲۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۰ ح ۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۱۳۲ ح ۲۲۱۷۵ و ۲/۱۸۷ ح ۲۵۳۸۷؛ الوافی: ۱۷/۲۰۲ و ۲۲/۸۵۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۰۰ ح ۳۷۱۴۴

[2] فقہ الحدود والتعزیرات: ۲/۱۵۱؛ شرح العروۃ: ۳۲/۹۱

جیسے بہن یا بیٹی یا پھوپھی یا خالہ یا بہن کی بیٹی وغیرہ البتہ وہ عورت کہ جس سے اس کا تزویج کرنا حلال ہے تو اس سے مصافحہ نہ کرے مگر یہ کہ کپڑے کے اوپر سے (جائز ہے) اور اس کی ہتھیلی کو بھی نہ دبائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2389} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ وَ لاَ يَسْتَأْذِنُ الْأَبُ عَلَى الاِبْنِ قَالَ وَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى ابْنَتِهِ وَ أُخْتِهِ إِذَا كَانَتَا مُتَزَوِّجَتَيْنِ.

۞ ابوایوب خزاز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی جب اپنے باپ کے پاس جائے تو اجازت طلب کرے مگر جب باپ بیٹے کے پاس جائے تو اجازت نہیں مانگے گا۔ نیز فرمایا: آدمی اپنی بیٹی اور بہن کے پاس جانے کی اجازت مانگے گا جبکہ وہ دونوں شادی شدہ ہوں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2390} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْكَاهِلِيُّ قَالَ سَأَلَ أَحْمَدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فَقَالَ لَهُ عِنْدِي جُوَيْرِيَةٌ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا رَحِمٌ وَ لَهَا سِتُّ سِنِينَ قَالَ لاَ تَضَعْهَا فِي حَجْرِكَ.

۞ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ احمد بن نعمان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک چھوٹی سی لڑکی ہے اور میرے اور اس کے درمیان کوئی رشتہ داری بھی نہیں ہے اور وہ چھ سال کی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو اپنی گود میں نہ بٹھاؤ۔ [5]

---

[1] الکافی: ۵/۵۲۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۰۸ ح ۲۵۴۴۶؛ الوافی: ۲۲/۸۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۹۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۴۲؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۶۳۸ ح ۳۷۴۲۷

[2] شرح العروۃ: ۳۲/۸۳؛ مراۃ العقول: ۲۰/۳۵۵

[3] الکافی: ۵/۵۲۸ ح ۳؛ الوافی: ۲۲/۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۱۴ ح ۲۵۴۵۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۷۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۸۶

[4] حدود الشریعہ: ۲/۲۷؛ جواہر الکلام: ۲۶/۲۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۳/۹۴۷

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۶ ح ۴۵۰۶؛ الوافی: ۲۲/۸۴۷؛ الکافی: ۵/۵۳۳ ح ۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۲۲۹ ح ۲۵۴۹۹؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۹۴

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [1]

{2391} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلصَّبِيُّ وَ الصَّبِيُّ وَ الصَّبِيُّ وَ الصَّبِيَّةُ وَ الصَّبِيَّةُ وَ الصَّبِيَّةُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ لِعَشْرِ سِنِينَ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ اور بچہ، بچہ اور بچی اور بچی اور بچی جب دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر جدا جدا کردیئے جائیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{2392} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُسَلِّمْ عَلَى الْمَرْأَةِ.

۞ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں پر سلام نہ کرو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [5]

{2393} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ النِّسَاءِ كَيْفَ يُسَلِّمْنَ إِذَا دَخَلْنَ عَلَى الْقَوْمِ قَالَ (الْمَرْأَةُ تَقُولُ عَلَيْكُمُ السَّلاَمُ وَ الرَّجُلُ يَقُولُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ).

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عورتیں اگر لوگوں کے کسی گروہ کے پاس جائیں تو وہ کیسے سلام کریں؟

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۱۲۶/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۳۴۶/۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۳۶/۳ ح ۴۵۰۹؛ الوافی: ۱۳۸۰/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۰/۲۱ ح ۲۷۵۸۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۳؛ بحار الانوار: ۹۶/۱۰۱؛

[3] شرح العروۃ: ۸۹/۳۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴۸۹/۳؛ حدود الشریعہ: ۱۹۰؛ روضۃ المتقین: ۳۵۷/۸

[4] الکافی: ۵۳۵/۵ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۴/۲۰ ح ۲۵۵۱۷؛ مشکاۃ الانوار: ۲۰۳؛ الوافی: ۸۴۵/۲۲ و ۶۰۰/۵

[5] شرح العروۃ: ۸۴/۳۲؛ مراۃ العقول: ۳۷۴/۲۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت کہے گی ''علیکم السلام'' اور مرد کہے گا ''السلام علیکم''[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2394} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَ لاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ لاَ يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اَلشَّيْخُ اَلزَّانِي وَ اَلدَّيُّوثُ وَ اَلْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں حسب سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (وہ تین لوگ یہ ہیں) بوڑھا زناکار، دیوث (بے غیرت) اور وہ عورت جو اپنے شوہر کے بسر پر وطی (ہمبستری) کرواتی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2395} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: لاَ تُجَامِعُوا فِي اَلنِّكَاحِ عَلَى اَلشُّبْهَةِ يَقُولُ إِذَا بَلَغَكَ أَنَّكَ قَدْ رَضَعْتَ مِنْ لَبَنِهَا وَ أَنَّهَا لَكَ مَحْرَمٌ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَإِنَّ اَلْوُقُوفَ عِنْدَ اَلشُّبْهَةِ خَيْرٌ مِنَ اَلاِقْتِحَامِ فِي اَلْهَلَكَةِ.

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شبہ والے نکاح کی بنا پر مباشرت نہ کرو۔ نیز فرماتے تھے کہ جب تمہیں یہ خبر ملے کہ تو نے اس عورت کا دودھ پیا ہے اور وہ (عورت) تمہاری محرم ہے یا اس قسم کی کوئی خبر ملے (جس سے نکاح میں کوئی شبہ پیدا ہو) تو ایسے مقام پر رک جانا چاہیے کیونکہ شہادت کے وقت رک جانا ہلاکت میں پڑنے سے بہتر ہے۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۰۷ ۴ح ۴۶۳ ۷؛ الوافی: ۵/ ۶۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/ ۶۶ح ۱۵۶۶۰و ۲۰/ ۵ ۲۳ح ۲۵۵۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۲۹۴ ح ۱۶۷۴۶؛ بحارالانوار: ۳۰/ ۷؛ مشکاۃ الانوار: ۱۹۹؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۵/ ۱۴۶ح ۹۷/ ۷

[2] شرح العروۃ: ۱۵/ ۴۶۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۴/ ۲۶۲؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲۵۲؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۵۲۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۱ح ۴۹۸۳؛ الکافی: ۵/ ۵۳ ۷ح ۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/ ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۲۷ح ۲۵۷۳۹؛ الوافی: ۱۵/ ۲۱۴و ۲۲/ ۷۶۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۳۵۶؛ دعائم الاسلام: ۲/ ۴۴۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/ ۲۹۱ح ۱۶۷۴۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۵۸۳

[4] روضۃ المتقین: ۹/ ۴۳۹

[5] تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۷۴ح ۱۹۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۲۵۸ح ۲۵۵۷۳و ۲۷/ ۱۵۹ح ۳۳۴۸۷؛ الوافی: ۲۱/ ۳۲۰

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[1]

{2396} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيكَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً قَدْ وَافَقَتْهُ وَ أَعْجَبَهُ بَعْضُ شَأْنِهَا وَ قَدْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثاً عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ وَ قَدْ كَرِهَ أَنْ يُقْدِمَ عَلَى تَزْوِيجِهَا حَتَّى يَسْتَأْمِرَكَ فَتَكُونَ أَنْتَ تَأْمُرُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هُوَ الْفَرْجُ وَ أَمْرُ الْفَرْجِ شَدِيدٌ وَ مِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ وَ نَحْنُ نَحْتَاطُ فَلاَ يَتَزَوَّجْهَا.

✪ شعیب الحداد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کے موالیوں میں سے ایک شخص آپ علیہ السلام کو سلام عرض کرتا ہے اور وہ ایک عورت سے عقد وازدواج کرنا چاہتا ہے جو اس کے مزاج کے موافق ہے اور اسے پسند بھی ہے مگر وہ پہلے ایک شخص کی زوجیت میں تھی جس نے غیر مسنون طریقے پر اسے طلاق دے دی اور آپ علیہ السلام کے موالی نے آپ علیہ السلام سے مشورہ کئے بغیر اس سے شادی کرنا مناسب نہیں سمجھا پس جب آپ علیہ السلام اسے حکم دیں گے تو وہ تب کرے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرج (شرمگاہ) ہے اور شرمگاہ کا معاملہ بہت سخت ہے اور اسی سے اولاد ہوتی ہے اور ہم احتیاط کرتے ہیں لہٰذا وہ شخص اس عورت سے شادی نہ کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2397} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَكْسُهَا مَا يُوَارِي عَوْرَتَهَا وَ يُطْعِمْهَا مَا يُقِيمُ صُلْبَهَا كَانَ حَقّاً عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا.

---

[1] حدود الشریعہ: ۸۲۱/۲؛ المعجم الشامل: ۲۶۲/۱؛ مقامع الفضل: ۲۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۴۸۵/۱۲؛ منتھی الدرایہ: ۳۲۶/۵؛ عمدۃ الاصول: ۵۶۰/۵؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۶۹/۴؛ ھدایۃ الاصول: ۳۲۵/۳؛ دروس فی الرسائل؛ غلامعلی ۳۳۲/۲؛ التنقیح: ۱۱۷/۳

[2] الکافی: ۴۲۳/۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۷۰/۷ ح ۱۸۸۵؛ الاستبصار: ۲۹۳/۳ ح ۱۰۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۸/۲۰ ح ۲۵۵۷۲؛ الوافی: ۲۶۸/۲۱

[3] مراۃ العقول: ۱۸۰/۲۰؛ حدود الشریعہ: ۲۴۶/۲؛ المسائل المستحدثہ: ۲۰؛ ریاض المسائل: ۲۳۲/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۴۷۷/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴۳۵/۲۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۲۸۱/۱۰

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس بیوی ہو اور وہ اسے نہ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا دے اور نہ اس قدر روٹی دے کہ وہ اپنی کمر کو سیدھا رکھ سکے تو امام علیہ السلام پر لازم ہوگا کہ ان کے درمیان جدائی کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2398} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا قَالَ يَسُدُّ جَوْعَتَهَا وَ يَسْتُرُ عَوْرَتَهَا وَ لاَ يُقَبِّحُ لَهَا وَجهاً فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَ اللّٰهِ أَدَّى إِلَيْهَا حَقَّهَا قُلْتُ فَالدُّهْنُ قَالَ غِبّاً يَوماً وَ يَوماً لاَ قَالَ قُلْتُ فَاللَّحْمُ قَالَ فِي كُلِّ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مَرَّةً فِي الشَّهْرِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لاَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ (قُلْتُ فَالصِّبْغُ قَالَ فِي كُلِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ يَكْسُوهَا فِي كُلِّ سَنَةٍ أَرْبَعَةَ أَثْوَابٍ ثَوْبَيْنِ لِلشِّتَاءِ وَ ثَوْبَيْنِ لِلصَّيْفِ وَ لاَ يَنْبَغِي أَنْ تُقْفِرَ بَيْتُكَ مِنْ ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ الْخَلِّ وَ الزَّيْتِ وَ دُهْنِ الرَّأْسِ وَ قُوتُهُنَّ بِالْمُدِّ فَإِنِّي أَقُوتُ عِيَالِي بِالْمُدِّ وَ لْيُقَدِّرْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ قُوتَهُ فَإِنْ شَاءَ أَكَلَهُ وَ إِنْ شَاءَ وَهَبَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَصَدَّقَ بِهِ وَ لاَ يَكُونُ فَاكِهَةٌ عَامَّةٌ إِلاَّ أَطْعَمَ عِيَالَهُ مِنْهَا وَ لاَ يَدَعُ أَنْ يَكُونَ لِلْعِيدَيْنِ مِنْ عِيدِهِمْ فَضْلاً مِنَ الطَّعَامِ أَنْ يُنِيلَهُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لاَ يُنِيلُهُمْ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ.

❁ شہاب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام صادق علیہ السلام) سے عرض کیا کہ عورت کا اپنے شوہر پر کیا حق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی بھوک کا سدباب کرے، اس کے بدن کو ڈھانپے اور اس کا چہرا نہ بگاڑے پس جب اس نے ایسا کرلیا تو خدا کی قسم! اس نے اس کا حق ادا کردیا۔

میں نے عرض کیا: اور تیل (کے بارے میں کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن دے اور دوسرے دن نہ دے۔

---

[1] من لایحضرہُ الفقیہ: ۳/۴۴۱ح ۴۵۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۰۹ح ۲۷۷۱۵؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۷؛ الوافی: ۲۲/۷۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۴۶؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۹۳۸ح ۳۹۸۸۹

[2] تفصیل الشریعہ: ۲۳/۳۱۵؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱۳۴؛ حدودالشریعہ: ۲۱۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۶۳؛ فقہ امام جعفر الصادقؑ: ۶/۵۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۱۸۲؛ ماروأالفقیہ: ۶/۲۷۷؛ الموسوعہ الفقھویہ: ۵/۳۳۸؛ مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۳/۵۶۳؛ تکملۃ العروۃ: ۷۵؛ نظام النکاح: ۲/۳۴۱؛ جواہر الکلام: ۳۰/۱۰۵

میں نے عرض کیا: اور گوشت؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر تیسرے دن دے تو اس طرح ایک ماہ میں دس دن دے گا اور اس سے زیادہ نہ دے۔

میں نے عرض کیا: اور رنگ (منہاری وغیرہ)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چھ ماہ میں ایک بار دے اور سال میں چار بار اسے کپڑے لے کر دے دو جوڑے سردیوں کے لئے اور دو گرمیوں کے لئے اور خاوند کو چاہیے کہ تین چیزوں سے گھر کو خالی نہ رکھے، سرکہ، گھی اور سر پر ملنے کے لئے تیل اور اسے مُد (خاص پیمانہ) سے ناپ کر غذا دے چنانچہ میں بھی خود کو اور اپنے عیال کو ناپ کر دیتا ہوں اور ہر انسان کو اپنی غذا پر قادر ہونا چاہیے اگر چاہے تو اسے کھا لے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے صدقہ کرے اور جو سالانہ پھل ہوں ان میں سے اپنے عیال کو کھلائے اور عید پر ان کو زیادہ کھانا دینا ترک نہ کرے اور ان کے لئے ان کھانوں کا بندوبست کرے کہ جن کا باقی ایام میں بندوبست نہیں کرتا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2399} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ مَعَ زَوْجِهَا فِي عِتْقٍ وَ لاَ صَدَقَةٍ وَ لاَ تَدْبِيرٍ وَ لاَ هِبَةٍ وَ لاَ نَذْرٍ فِي مَالِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِلاَّ فِي زَكَاةٍ أَوْ بِرٍّ وَالِدَيْهَا أَوْ صِلَةِ قَرَابَتِهَا.

✿ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شوہر دار عورت کو اس کے اپنے مال میں بھی غلام کو آزاد کرنے، صدقہ دینے، غلام کو تدبیر دینے، ہبہ کرنے اور منت ماننے کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ اس کا شوہر اجازت نہ دے ماسوائے زکوٰۃ دینے یا اس کے والدین سے نیکی کرنے یا اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے کے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2400} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَيُّمَا اِمْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا فَلاَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۵۷ ح ۱۸۳۰؛ الکافی: ۵/ ۵۱۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۵۱۳ ح ۲۷۷۲۷؛ الوافی: ۲۲/ ۷۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۳۴

[2] جواہر الکلام: ۳۱/ ۳۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/ ۵۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۲/ ۴۵۱

[3] الکافی: ۵/ ۵۱۴ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۷۷ ح ۳۶۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۶۲ ح ۱۸۵۱؛ الوافی: ۱۰/ ۳۵۷ و ۲۲/ ۷۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۵۱۶ ح ۲۷۷۳۰ و ۲۳/ ۳۱۵ ح ۲۹۶۳۷؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۴

[4] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۲۹؛ روضۃ المتقین: ۶/ ۵۰۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۵؛ فقہ الصادق ؑ: ۹/ ۲۸۰؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۸۱۶؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۱/ ۳۳۱؛ براھین الحج: ۲/ ۲۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/ ۲۶۵؛ شرح العروۃ: ۲۶/ ۳۰۳؛ تنقیح مبانی الحج: ۱۸۰؛ معتمد العروۃ: ۵/ ۳۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۵۱۳

نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى تَرْجِعَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نکلے تو اس کا کوئی نان ونفقہ نہیں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث موثق یا قوی ہے۔ [۲]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [۳]

{2401} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حُبْلَى قَالَ أَجَلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا وَ عَلَيْهِ نَفَقَتُهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے جبکہ وہ حاملہ ہوتی ہے تو اس کی عدت اس کا وضع حمل ہے اور اس شوہر پر اس کا نان نفقہ واجب ہے جب تک کہ اس کا وضع حمل نہیں ہو جاتا۔ [۴]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۵]

{2402} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَنِ الَّذِي أُجْبَرُ عَلَى نَفَقَتِهِ قَالَ الْوَالِدَانِ وَ الْوَلَدُ وَ الزَّوْجَةُ وَ الْوَارِثُ الصَّغِيرُ يَعْنِي الْأَخَ وَ ابْنَ الْأَخِ وَ غَيْرَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کون کون شخص ہے جس کے لئے مجھے (شرعاً) مجبور کیا جا سکتا ہے؟

---

[۱] الکافی: ۵/۵۱۴ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۳۹ ح ۴۵۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۵۳ ح ۱۴۳۶؛ الوافی: ۲۲/۷۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۱۷ ح ۲۷۷۳۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۴۷

[۲] مسائل معاصرہ فی فقہ القضا: ۲۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۳۲۲

[۳] مراۃ العقول: ۲۰/۳۲۹

[۴] الکافی: ۶/۱۰۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۳۴ ح ۴۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۱۸ ح ۲۷۷۳۴؛ الوافی: ۲۳/۱۲۳۱؛ تفسیر نز الدقائق: ۱۳/۳۱۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۴۸

[۵] مراۃ العقول: ۲۱/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۶۵؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۷۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۳۳۲؛ مسالک الافہام: ۹/۳۲۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: والدین، اولاد اور بیوی اور وارثِ صغیر یعنی بھائی اور بھائی کی اولاد وغیرہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2403} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ أَيْسَرَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ وَ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تُرِيدُ مَا لاَ يَكْفِيكَ فَإِنَّ كُلَّ مَا فِيهَا لاَ يَكْفِيكَ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اے ابن آدم! اگر تو دنیا سے اس قدر چاہتا ہے جو تیرے لئے کافی ہو تو پھر یقیناً تھوڑا بھی تجھے کافی ہو جائے گا اور اگر تو وہ چاہے گا جو تیرے لئے کافی نہ ہو (بلکہ زیادہ ہو) تو پھر پوری دنیا بھی کافی نہیں ہوگی۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{2404} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي عَبْداً مُؤْمِناً ذَا حَظٍّ مِنْ صَلاَحٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ عَبَدَ اللَّهَ فِي السَّرِيرَةِ وَ كَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ فَلَمْ يُشَرْ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافاً فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعُجِّلَتْ بِهِ الْمَنِيَّةُ فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ بندۂ مومن ہے جس کا نیکی میں وافر حصہ ہو، احسن طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور اللہ کی عبادت بھی پوشیدہ طور پر کرے، وہ لوگوں میں گمنام ہو کہ اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں اور اس کا رزق بقدر ضرورت ہو اور وہ اس پر صبر کرے اور جلدی موت آجائے تو اس کی وراثت بھی قلیل اور اس پر رونے والیاں بھی قلیل ہوں۔ [5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۰۵ ح ۳۴۲۴؛ الوافی: ۱۰/۴۴۳

[2] روضۃ المتقین: ۶/۲۵۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳/۴۷۴

[3] الکافی: ۲/۱۳۸ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۳۱ ح ۲۷۷۵۵؛ الوافی: ۴/۴۰۶؛ بحار الانوار: ۷۰/۱۷۶

[4] مراۃ العقول: ۸/۳۲۵

[5] الکافی: ۲/۱۴۱ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۷۷ ح ۱۷۳ و ۲۱/۵۳۲ ح ۲۷۷۸۱؛ قرب الاسناد: ۴۰؛ مجموعہ ورام: ۲/۱۹۵؛ الوافی: ۴/۴۱۱؛ بحار الانوار: ۶۶/۲۷۴ و ۶۷/۱۰۹ و ۶۹/۶۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2405} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَا نَعْلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ صِلَةَ الرَّحِمِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلاَثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولاً لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلاَثِينَ سَنَةً فَيَجْعَلُهَا ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ سَنَةً فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنْقُصُهُ اللَّهُ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ يَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلاَثِ سِنِينَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم صلہ رُحمی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جانتے جو عمر کو بڑھاتی ہو حتیٰ کہ ایک آدمی کی عمر صرف تین برس باقی رہ جاتی ہے مگر وہ صلہ رُحمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہکر کے اس تینتیس کر دیتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص کی بقایا عمر تینتیس سال ہوتی ہے مگر وہ قطع رحمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں سے تیس سال کم کر کے صرف تین کر دیتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [3]

{2406} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوْا إِلاَّ تَوَثُّباً عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَ شَتِيمَةً فَأَرْفُضُهُمْ قَالَ إِذاً يَرْفُضَكُمُ اللَّهُ جَمِيعاً قَالَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيرٌ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے خاندان والوں نے مجھ پر زیادتی کرے اور

---

[1] مراۃ العقول: ۳۳۲/۸

[2] الکافی: ۱۵۲/۲ ح ۱۷؛ الزھد الاھوازی: ۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۵۳۶/۲۱ ح ۲۷۷۹۶؛ الوافی: ۵۰۹/۵؛ تفسیر البرہان: ۵۴۲/۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۵۴/۴؛ بحار الانوار: ۱۰۳/۷۱ و ۱۲۱؛ مستدرک الوسائل: ۲۳۴/۱۵ ح ۱۸۰۹۹؛ الاصول الستۃ عشر: ۲۹۷

[3] مراۃ العقول: ۳۷۳/۸

مجھ سے قطع رحمی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو کیا میں بھی ان سے قطع تعلقی کرلوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔

اس نے عرض کیا: تو پھر میں کیا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر، جو تمہیں محروم کرے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کردے۔ پاس جب تو ایسا کرے گا تو ان کے برخلاف اللہ تیری مدد کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2407} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ لِيَ ابْنَ عَمٍّ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطِيعَتِهِ إِيَّايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَ تَأْذَنُ لِي قَطْعَهُ قَالَ إِنَّكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَ قَطَعَكَ وَصَلَكُمَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَمِيعاً وَ إِنْ قَطَعْتَهُ وَ قَطَعَكَ قَطَعَكُمَا اللَّهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے جو برابر مجھ سے قطع تعلقی کرتا ہے حتیٰ کہ اب میں نے بھی اس سے قطع تعلقی کا ارادہ کرلیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کی قطع تعلقی کے باوجود تم نے اس سے تعلق قائم رکھا تو اللہ تم دونوں سے تعلق قائم رکھے گا اور اگر تو نے بھی اس سے تعلق توڑ لیا تو پھر اللہ بھی تم دونوں سے تعلق توڑے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2408} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَ الْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَ يَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ بَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَ لَوْ بِحُسْنِ السَّلاَمِ وَ رَدِّ الْجَوَابِ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ صلہ رحمی کرنا اور نیکی کرنا حساب

---

[1] الکافی: ۲/۱۵۰ح ۲؛ الوافی: ۵/۵۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۳۸ح ۲۷۸۰۰؛ الاصول الستۃ عشر: ۲۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۲۵۲ح ۱۸۱۴۵؛ بحارالانوار: ۷۱/۱۱۳

[2] مراۃ العقول: ۸/۳۶۰

[3] الکافی: ۲/۱۵۵ح ۲۴؛ مجموعہ ورام: ۲/۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۳۸ح ۲۷۸۰۱؛ بحارالانوار: ۷۱/۱۲۸؛ الوافی: ۵/۵۱۴

[4] مراۃ العقول: ۸/۳۸۴

کتاب کو آسان کرتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کیا کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کیا کرو چاہے اچھے طریقے سے سلام کرے اور سلام کا جواب دے کر ہی کرو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2409} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَ الْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَ يَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ بَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَ لَوْ بِحُسْنِ السَّلاَمِ وَ رَدِّ الْجَوَابِ.

❂ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنے اہل وعیال کے (نان ونفقہ وغیرہ کے) پیمانے کو وسیع کرے تاکہ وہ اس کی موت کی تمنا نہ کریں۔ پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور وہ اس کی محبت پر مسکین، یتیم، اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (الدھر:۸)''

پھر فرمایا: آدمی کے اہل وعیال اس کے اسیر ہوتے ہیں پس آدمی کو چاہیے کہ جب اس کی نعمت میں اضافہ ہو تو وہ اپنے قیدیوں پر اسی گھڑی وسعت کر دے۔

پھر فرمایا: اللہ نے فلاں شخص پر اپنی نعمت کا انعام کیا اور اس نے اسے اپنے اسیروں سے روک کر فلاں شخص کے لئے قرار دے دیا تو اللہ نے اس سے اسے دور کر دیا۔

معمر کا بیان ہے کہ وہ فلاں شخص اس وقت وہاں موجود تھا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2410} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ.

---

[1] الکافی: ۲/۱۵۷ ح۱۳؛ الوافی: ۵/۵۰۷؛ بحارالانوار: ۷۱/۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۳۹ ح۲۷۸۰۴؛ عوالم العلوم: ۲۰/۷۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۵۵؛ تحف العقول: ۳۷۶

[2] مراۃ العقول: ۸/۳۸۷

[3] الکافی: ۴/۱۱ ح۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۴۰ ح۲۷۸۰۵؛ الوافی: ۱۰/۳۶۴؛ تفسیر کنزالدقائق: ۱۴/۵۸؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۵۴؛ تفسیر نورالثقلین: ۵/۴۷۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۹۶۴ ح۳۹۹۴۵

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۱۳۶

❁ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال پر سب سے زیادہ وسعت دیتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2411} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لَأَنْ أَدْخُلَ السُّوقَ وَ مَعِي دَرَاهِمُ أَبْتَاعُ بِهِ لِعِيَالِي لَحْماً وَ قَدْ قَرِمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً.

❁ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں بازار میں داخل ہوں اور میرے پاس چند درہم ہوں تو میں اس سے اپنے اہل وعیال کے لئے گوشت خریدوں جبکہ ان کو اس کی خواہش ہو تو یہ کام مجھے ایک کنیز آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{2412} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: لِيُنْفِقِ الرَّجُلُ بِالْقَصْدِ وَ بُلْغَةِ الْكَفَافِ وَ يُقَدِّمُ مِنْهُ فَضْلاً لِآخِرَتِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ أَبْقَى لِلنِّعْمَةِ وَ أَقْرَبُ إِلَى الْمَزِيدِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْفَعُ فِي الْعَافِيَةِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو میانہ روی اختیار کرنی چاہیے اور بقدر ضرورت خرچ کرنا چاہیے اور جو بچ جائے اسے اپنی آخرت کے لئے آگے بھیج دے پس ایسا کرنا نعمت کے لئے بقاء ہے۔ اللہ سے مزید قربت کا باعث ہے اور عاقبت کے لئے سودمند ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۴/۱۱ح۱؛ الوافی: ۱۰/۴۳۵؛ مجموعہ ورام: ۲/۴۶؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۷۳؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۴/۴۰۸ ح ۵۸۸۴؛ تحف العقول: ۲۷۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۲۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۴۰

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۱۳۶؛ روضۃ المتقین: ۱۳/۱۹۴

[3] الکافی: ۴/۱۲ح۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۴۳ ح ۲۷۸۱۷؛ الوافی: ۱۰/۴۳۸؛ بحارالانوار: ۴۶/۶۶؛ عوالم العلوم: ۱۸/۱۴۹

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۱۳۸

[5] الکافی: ۴/۵۲ح۱؛ الوافی: ۱۰/۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۵۰ح ۲۷۸۴۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2413} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يَعْرِفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَ خُلُقِهِ وَ شَمَائِلِهِ وَ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنِ ابْنِي هَذَا شِبْهَ خَلْقِي وَ خُلُقِي وَ شَمَائِلِي يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

❁ سدیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی خوش بختی ہے کہ اس کا ایسا بیٹا ہو کہ جس سے اس کی خلقت اور اس کے اخلاق اور شمائل کی مشابہت پہچانی جائے اور یقیناً میرے اس بیٹے میں میری خلقت، میرے خلق اور میرے شمائل کی پہچان ہے یعنی ابوعبداللہ علیہ السلام میں۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن علی الظاہر یا حسن کالصحیح ہے۔[3]

{2414} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى خَلَفاً مِنْ نَفْسِهِ.

❁ یونس بن یعقوب ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: خوش بخت ہے وہ مرد جو نہ مرے یہاں تک کہ اپنے پیچھے اپنا جانشین نہ دیکھ لے۔[4]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[5]

{2415} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۶/۱۸۳

[2] الکافی: ۶/۱ ۳ ح ۳؛ اثبات الھداۃ: ۴/۱۲۸؛ الوافی: ۲/۷ ۳۴؛ بہجۃ النظر: ۵۷

[3] مراۃ العقول: ۳/۳۲۶؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۹۰

[4] الکافی: ۶/۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۵۷ ح ۲۷۲۸۸؛ الوافی: ۲۳/۱۲۹۰؛ اثبات الھداۃ: ۴/۳۰۰؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۹۵؛ عوالم العلوم: ۲۲/۵۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۱۲ ح ۱۷۶۸۵

[5] روضۃ المتقین: ۸/۵۹۰

عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ لَيَرْحَمُ اَلْعَبْدَ لِشِدَّةِ حُبِّهِ لِوَلَدِهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بندے کی اپنی اولاد سے سخت محبت کی وجہ سے اللہ اس پر ضرور رحم فرمایا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2416} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ وَجَبَتْ لَهُ اَلْجَنَّةُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَ اِثْنَتَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اَللَّهِ وَ وَاحِدَةً فَقَالَ وَ وَاحِدَةً.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین بیٹوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور جو دو کی کرے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دو کی کرے اس پر بھی جنت واجب ہے۔

پھر عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور جو ایک کی کرے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایک کی کرے اس پر بھی واجب ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن یا حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{2417} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنِ اَلْحَارِثِ اَلنَّضْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ قَدِ اِنْقَرَضُوا وَ لَيْسَ لِي وَلَدٌ قَالَ اُدْعُ وَ أَنْتَ سَاجِدٌ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ اَلدُّعاءِ رَبِّ لاٰ تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ اَلْوٰارِثِينَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَوُلِدَ لِي عَلِيٌّ وَ

---

[1] الکافی: ۶/۵۰ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۲ ح ۴۶۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۸۳ ح ۲۷۶۵۱؛ الوافی: ۲۳/۱۳۸۸؛ عوالم العلوم: ۲۰/۷۳۸؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۹۱؛ عدۃ الداعی: ۸۸؛ ثواب الاعمال: ۲۰۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۰۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۶۰

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۹۲؛ مراۃ العقول: ۲۱/۸۷

[3] الکافی: ۶/۶ ح ۱۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۲ ح ۴۶۹۸؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۶۱ ح ۲۷۳۰۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹۴؛ عدۃ الداعی: ۹۰؛ الوافی: ۲۳/۱۳۰۲؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۶۲

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۱۴؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۹۴

اَلْحُسَيْنُ.

❁ حارث نضری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک ایسے خانوادہ سے ہوں جو ختم ہو چکا ہے اور میری بھی کوئی اولاد نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سجدے کی حالت میں یہ دعا پڑھا کرو "رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَاءِ رَبِّ لاَ تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ ٱلْوَارِثِينَ" راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا کیا تو میرے (دو بیٹے) علی اور حسین پیدا ہوئے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2418} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ شَكَا إِلَى أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سُقْمَهُ وَ أَنَّهُ لاَ يُولَدُ لَهُ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالْأَذَانِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اَللَّهُ عَنِّي سُقْمِي وَ كَثُرَ وُلْدِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَ كُنْتُ دَائِمَ اَلْعِلَّةِ مَا أَنْفَكُّ مِنْهَا فِي نَفْسِي وَ جَمَاعَةٍ مِنْ خَدَمِي وَ عِيَالِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ أَبْقَى وَ مَا لِي أَحَدٌ يَخْدُمُنِي فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ هِشَامٍ عَمِلْتُ بِهِ فَأَذْهَبَ اَللَّهُ عَنِّي وَ عَنْ عِيَالِي اَلْعِلَلَ وَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ.

❁ ہشام بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اپنے مرض کی شکایت کی اور یہ کہ اس کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا ہے تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے گھر میں با آواز بلند اذان دیا کرے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میری مرض کو دور کر دیا اور میری بہت سی اولاد ہوئی۔ محمد بن راشد کا بیان ہے کہ میں دائمی مریض تھا کہ جس سے مجھے، میرے خادموں کو اور میرے اہل وعیال میں سے کچھ لوگوں کو مرض سے چھٹکارا نہیں تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں تنہا باقی رہ گیا تھا اور میری کوئی خدمت کرنے والا بھی نہ تھا مگر جب میں نے ہشام سے یہ سنا تو میں نے بھی اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے بحمد للہ میرے اور میرے اہل وعیال کے سارے امراض دور کر دیئے۔[3]

[1] الکافی: ٦/٨ ح ٢؛ وسائل الشیعہ: ٢١/٣٦٩ ح ٢٧٣٢٦؛ تفسیر کنز الدقائق: ٣/٨٧؛ تفسیر نور الثقلین: ٣/٤٥٦ و ٥/٣٣٣؛ الوافی: ٢٣/١٣٠٤؛ مکارم الاخلاق: ٢٢٥؛ بحار الانوار: ١٠١/٨٥؛ تفسیر کنز الدقائق: ٨/٤٦٧؛ جامع احادیث الشیعہ: ٢٦/٦٣٦ ح ٣٩٢٨٣؛ مستدرک الوسائل: ١٥/١١٨ ح ١٧٧١٩؛ طب الآئمہؑ: ١٣٠

[2] مراۃ العقول: ٢١/١٦

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ١/٢٩٢ ح ٩٠٣؛ الکافی: ٦/٩ ح ١؛ تہذیب الاحکام: ٢/٥٩ ح ٢٠٧؛ الکافی: ٣/٣٠٨ ح ٣٣؛ الوافی: ٧/٥٦٢؛ سلوۃ الحزین: ١٨٩؛ بحار الانوار: ٨١/١٥٦؛ مستدرک الوسائل: ٤/٩٣ ح ٤١٣٠؛ وسائل الشیعہ: ٢١/٣٧٣ ح ٢٧٣٣٤؛ روضۃ الواعظین: ٢/٣١٣

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{2419} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ ابْنُ غَيْلاَنَ الْمَدَائِنِيُّ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ غَيْلاَنَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ عَلِيّاً وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ مُحَمَّدٌ وَ مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ شَيْئاً وَاحِداً قَالَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي خَلَّفْتُ امْرَأَتِي وَ بِهَا حَبَلٌ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَهُ غُلاَماً فَأَطْرَقَ إِلَى الْأَرْضِ طَوِيلاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ سَمِّهِ عَلِيّاً فَإِنَّهُ أَطْوَلُ لِعُمُرِهِ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ فَوَافَانَا كِتَابٌ مِنَ الْمَدَائِنِ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ.

✪ حسین بن سعید سے روایت ہے کہ میں اور ابن غیلان مدائنی امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابن غیلان نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جس کے ہاں حمل ہو اور وہ نیت کرے کہ وہ مولود کا نام محمد رکھے گا تو اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کے ہاں حمل ہو اور وہ نیت کرے کہ وہ مولود کا نام علی رکھے گا تو اس کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: علی ومحمد اور محمد وعلی ایک ہی چیز ہے۔

اس نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! میں نے اپنی بیوی کو پیچھے چھوڑا ہے اور وہ حاملہ ہے پس آپ علیہ السلام اللہ سے دعا فرما دیجیے کہ وہ اسے بیٹا عطا فرمائے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے کافی دیر سر زمین کی طرف جھکائے رکھا پھر اپنا سر بلند کیا اور اس سے فرمایا: اس کا نام علی رکھنا کیونکہ یہ اس کی طول عمر کا باعث ہے پس ہم مکہ میں داخل ہوئے تو مدائن سے خط موصول ہوا کہ اس (ابن غیلان) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2420} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُلُّ امْرِءٍ مُرْتَهَنٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَقِيقَتِهِ وَ الْعَقِيقَةُ أَوْجَبُ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ.

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۷۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۴۸

[2] الکافی: ۶/۱۱ ح ۲؛ الوافی: ۲۳/۱۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۶۷ ح ۲۷۳۴۲؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۶۶۸ ح ۳۹۳۴۶

[3] مرآۃ العقول: ۲۱/۲۰

✪ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر معاملہ عقیقہ پر منحصر ہے اور عقیقہ قربانی سے اوجب (یعنی زیادہ واجب) ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2421} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَللَّهِ مَا أَدْرِي أَ كَانَ أَبِي عَقَّ عَنِّي أَمْ لاَ فَأَمَرَنِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي وَ أَنَا شَيْخٌ.

✪ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: بخدا! میں نہیں جانتا کہ آیا میرے والد نے میری طرف سے عقیقہ کیا تھا یا نہیں؟

پس امام علیہ السلام نے مجھے (عقیقہ کرنے کا) حکم فرمایا اور میں نے اپنا عقیقہ کیا جبکہ میں بوڑھا آدمی تھا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2422} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَجَاءَهُ رَسُولُ عَمِّهِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَقُولُ لَكَ عَمُّكَ إِنَّا طَلَبْنَا اَلْعَقِيقَةَ فَلَمْ نَجِدْهَا فَمَا تَرَى نَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهَا فَقَالَ لاَ إِنَّ اَللَّهَ يُحِبُّ إِطْعَامَ اَلطَّعَامِ وَ إِرَاقَةَ اَلدِّمَاءِ.

✪ عبداللہ بن بکیر سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ان کے چچا عبداللہ بن علی کا پیغام رساں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ علیہ السلام کے چچا پوچھتے ہیں کہ ہم نے عقیقہ کرنے کے لئے جانور طلب کی مگر ہمیں مل نہیں سکا تو کیا ہم اس کی قیمت صدقہ کر سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ اللہ کو کھانا کھلانا اور (جانور کا) خون بہانا پسند کرتا ہے۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۸۴۴ ح ۱۰۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۲ ح ۱۴۴۷۲؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۱۲۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۱۸ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۴ ح ۱۷۶۳

[2] روضۃ المتقین: ۸/۶۰۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۸۴۴ ح ۱۲۷۴؛ الکافی: ۶/۲۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۴ ح ۱۷۶۳؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۱۲۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۶؛ الوافی: ۲۳/۱۳۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۴ ح ۴۴۸ ۲۷۴

[4] روضۃ المتقین: ۸/۶۰۵

[5] الکافی: ۶/۲۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۱۴۴ ح ۱۷۶۴؛ الوافی: ۲۳/۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۵ ح ۴۵۱ ۲۷۴

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [1]

{2423} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: وُلِدَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ غُلاَمَانِ جَمِيعاً فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَزُورَيْنِ لِلْعَقِيقَةِ وَ كَانَ زَمَنُ غَلاَءٍ فَاشْتَرَى لَهُ وَاحِدَةً وَ عَسُرَتْ عَلَيْهِ اَلْأُخْرَى فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَدْ عَسُرَتْ عَلَيَّ اَلْأُخْرَى فَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهَا فَقَالَ لاَ اُطْلُبْهَا حَتَّى تَقْدِرَ عَلَيْهَا فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ إِهْرَاقَ اَلدِّمَاءِ وَ إِطْعَامَ اَلطَّعَامِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک بار امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں دو جڑواں بچے پیدا ہوئے تو آپ علیہ السلام نے زید بن علی کو حکم دیا کہ ان کے عقیقہ کے لئے دو اونٹ کے بچے خریدیں لیکن مہنگائی کا دور تھا تو انہوں نے ایک بچہ خریدا مگر دوسرا خریدنا مشکل ہوگیا لہٰذا انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے لیے دوسرا خریدنا مشکل ہوگیا ہے (کیونکہ اونٹ ملنا مشکل ہیں) تو کیا اس کی قیمت صدقہ کردوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ ان کو تلاش کرو یہاں تک کہ ان کو حاصل کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ خون بہانے اور کھانا کھلانے کو پسند کرتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2424} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَقِيقَةُ لاَزِمَةٌ لِمَنْ كَانَ غَنِيّاً وَ مَنْ كَانَ فَقِيراً إِذَا أَيْسَرَ فَعَلَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ حَتَّى ضَحَّى عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَتْهُ اَلْأُضْحِيَّةُ وَ كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ وَ قَالَ فِي اَلْعَقِيقَةِ يُذْبَحُ عَنْهُ كَبْشٌ فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ كَبْشٌ أَجْزَأَهُ مَا يُجْزِي فِي اَلْأُضْحِيَّةِ وَ إِلاَّ فَحَمَلٌ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ مِنْ حُمْلاَنِ اَلسَّنَةِ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عقیقہ اس شخص کے لئے لازم ہے جو غنی (دولتمند) ہو اور

---

[1] مراۃ العقول: ۴۶/۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲۰۶

[2] الکافی: ۲۵/۶ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۲۱ ح ۲۷۴۵۲؛ الوافی: ۱۳۳۳/۲۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۷۸۰/۲۶ ح ۳۹۵۶۲

[3] موسوعہ احکام الاطفال: ۲۰۶؛ مراۃ العقول: ۴۶/۲۱

اگر کوئی فقیر (محتاج) ہو تو جب وہ خوشحال ہو تو کرے اور اگر اس پر کوئی قادر نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اگر کسی کا عقیقہ نہیں ہوا اور وہ اضحیٰ کے دن قربانی کرے تو وہ اس قربانی (یعنی عقیقہ) کا بدل ہو جائے گا اور ہر مولود عقیقہ میں رہن ہے نیز آپ علیہ السلام نے عقیقہ کے متعلق فرمایا کہ عقیقہ میں اس کی طرف سے کوئی بکرا ذبح کیا جائے اور اگر وہ میسر نہ آئے تو جو جانور قربانی میں جائز ہے وہ اس میں بھی جائز ہے ورنہ بکری کا وہ بچہ ہو جو اس سال نومولود سے عمر میں چند ماہ بڑا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2425} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْعَقِيقَةُ فِي اَلْغُلاَمِ وَ اَلْجَارِيَةِ سَوَاءٌ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عقیقہ میں بچہ اور بچی برابر ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2426} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلْمَوْلُودِ قَالَ يُسَمَّى فِي اَلْيَوْمِ اَلسَّابِعِ وَ يُعَقُّ عَنْهُ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً وَ يُبْعَثُ إِلَى اَلْقَابِلَةِ بِالرِّجْلِ مَعَ اَلْوَرِكِ وَ يُطْعَمُ مِنْهُ وَ يُتَصَدَّقُ.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مولود کے بارے میں فرمایا: اس کا نام ساتویں دن رکھا جائے، اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا سر منڈوا دے اور اس کے بالوں کے ہموزن چاندی صدقہ کی جائے اور عقیقہ کی ایک ران دایہ کو بھیجی جائے اور باقی بطور صدقہ کھلایا جائے۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۵ ح ۴۷۱۴

[2] روضۃ المتقین: ۸/۶۰۶

[3] الکافی: ۶/۲۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۱۷ ح ۲۷۴۵۷؛ الوافی: ۲۳/۱۳۴۸؛ قرب الاسناد: ۳۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۱۹

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۵۳۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۰۵؛ جواہر الکلام: ۳۱/۲۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۸۶

[5] الکافی: ۶/۲۹ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۲۰ ح ۲۷۴۶۸؛ الوافی: ۲۳/۱۳۴۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۷۶۰ ح ۳۹۵۰۵

[6] مراۃ العقول: ۲۱/۵۲

{2427} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ عَنِ الْمَوْلُودِ كَيْفَ هِيَ قَالَ إِذَا أَتَى لِلْمَوْلُودِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ يُسَمَّى بِالاِسْمِ الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ ثُمَّ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً وَ يُذْبَحُ عَنْهُ كَبْشٌ وَ إِنْ لَمْ يُوجَدْ كَبْشٌ أَجْزَأَهُ مَا يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَّةِ وَ إِلاَّ فَحَمَلٌ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ مِنْ حُمْلاَنِ السَّنَةِ وَ يُعْطَى الْقَابِلَةَ رُبُعَهَا وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ قَابِلَةٌ فَلِأُمِّهِ تُعْطِيهَا مَنْ شَاءَتْ وَ تُطْعِمُ مِنْهُ عَشَرَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ زَادُوا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ تَأْكُلُ مِنْهُ وَ الْعَقِيقَةُ لاَزِمَةٌ إِنْ كَانَ غَنِيّاً أَوْ فَقِيراً إِذَا أَيْسَرَ وَ إِنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ حَتَّى ضَحَّى عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَتْهُ الْأُضْحِيَّةُ وَ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْقَابِلَةُ يَهُودِيَّةً لاَ تَأْكُلُ مِنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِينَ أُعْطِيَتْ قِيمَةَ رُبُعِ الْكَبْشِ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نومولود کے عقیقہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب نومولود کو سات دن گزر جائیں تو اللہ تعالیٰ کے معین طریقے کے مطابق اس کا نام رکھا جائے پھر اس کا سر مونڈا جائے اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جائے اور (عقیقہ کے لئے) اس پر سے جانور ذبح کیا جائے اور اگر جانور نہ ملے تو اس کے لئے کافی ہوگا جو قربانی کے لئے کافی ہوتا ہے بصورت دیگر وہ حاصل کرے کہ جو ایک سال سے زائد کا ہو اور دائیہ کو اس کا چوتھا حصہ دے اور اگر دائیہ نہ ہو تو اس کی ماں کو جتنا وہ چاہے دو اور اس میں سے دس مسلمانوں کو کھانا دے اور اگر زیادہ ہو جائیں تو افضل ہے اور اس میں سے تم کھاؤ اور عقیقہ لازم ہے اگر صاحب ثروت ہو یا فقیر ہو اس وقت کہ جب اس کے لئے آسانی ہو اس کا عقیقہ کرے (اور اگر عقیقہ نہ کر سکے) اور اس کی قربانی کرے تو مجزی ہوگی۔

پھر فرمایا: اگر دائیہ یہودی عورت ہو اور مسلمانوں کے ذبیحہ سے نہ کھائے تو اسے جانور کی قیمت کا چوتھا حصہ دیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2428} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنِ ابْنِ جَبَلَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عُقَّ عَنْهُ وَ

---

[1] الکافی: ۲۸/۶ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۱/۲۱ ح ۲۷۴۷۱؛ تہذیب الاحکام: ۴۴۳/۷ ح ۱۷۷۱؛ الوافی: ۱۳۴۲/۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۲۰/۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۷۵۸/۲۶ ح ۳۹۵۰۰

[2] مراۃ العقول: ۲۸/۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۲۲/۱۲

اِحْلِقْ رَأْسَهُ يَوْمَ اَلسَّابِعِ وَ تَصَدَّقْ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً وَ اِقْطَعِ اَلْعَقِيقَةَ جَذَاوِيَ وَ اُطْبُخْهَا وَ اُدْعُ عَلَيْهَا رَهْطاً مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ساتویں دن اس (نومولود) کا عقیقہ کرو اور اس کے بال مونڈ و اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور عقیقہ (کے جانور کے گوشت) کو جوڑوں سے جدا کرو اور اسے پکاؤ اور اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت کو دعوت دو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2429} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْبَحَ اَلْعَقِيقَةَ قُلْتَ: يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اَللَّهِ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ وَ تُسَمِّي اَلْمَوْلُودَ بِاسْمِهِ ثُمَّ تَذْبَحُ.

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عقیقہ کا جانور ذبح کرنے لگو تو یہ دعا پڑھو: ''يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ اَلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اَللَّهِ وَ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ'' اور یہاں (یعنی فلاں بن فلاں) پر نومولود کا نام (معہ ولدیت) لو اور پھر ذبح کرو۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{2430} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ

---

[1] الکافی: ۶/۲۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۲ ح ۱۷۶۶؛ الوافی: ۲۳/۱۳۴۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۲۲ ح ۲۷۴۷۵

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۱۹

[3] الکافی: ۶/۳۱ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۷ ح ۴۷۲۲؛ الوافی: ۲۳/۱۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۲۶ ح ۲۷۴۹۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۷۸۶

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۵۶؛ روضۃ المتقین: ۸/۶۱۳

عَنِ اَلْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلْعَقِيقَةِ قَالَ لاَ تَطْعَمُ اَلْأُمُّ مِنْهَا شَيْئاً.

❁ کاہلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے عقیقہ کے بارے میں فرمایا: نومولود کی ماں اس میں سے کچھ نہ کھائے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

قول مؤلف:

اور اسی سلسلے میں وہ حدیث بھی ہے جسے ابوخدیجہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (یعنی نومولود کا باپ) اور اس کے اہل وعیال عقیقہ کے گوشت سے نہ کھائیں۔ نیز فرمایا: عقیقہ کا ایک ثلث دایہ کے لئے ہے اور اگر اس شخص کی ماں (یعنی نومولود کی دادی) یا اہل وعیال میں سے کوئی عورت دایہ ہو تو پھر اسے کوئی حصہ نہیں ملے گا اور جوڑ سے جوڑ الگ کر کے گوشت کھایا جائے اور تقسیم کیا جائے اور صرف اہل ولایت کو دیا جائے۔ نیز فرمایا: عقیقہ سے ہر کوئی کھائے مگر ماں نہ کھائے۔[3] البتہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے[4] اور باپ کے لئے گوشت کھانے کا جواز پہلے گزر چکا ہے لہٰذا جس حدیث پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{2431} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَاصِمٍ اَلْكُوزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَقَّ عَنِ اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِكَبْشٍ وَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِكَبْشٍ وَ أَعْطَى اَلْقَابِلَةَ شَيْئاً وَ حَلَقَ رُءُوسَهُمَا يَوْمَ سَابِعِهِمَا وَ وَزَنَ شَعْرَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِوَزْنِهِ فِضَّةً قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يُؤْخَذُ اَلدَّمُ فَيُلَطَّخُ بِهِ رَأْسُ اَلصَّبِيِّ فَقَالَ ذَاكَ شِرْكٌ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اَللَّهِ شِرْكٌ فَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ شِرْكاً فَإِنَّهُ كَانَ يُعْمَلُ فِي اَلْجَاهِلِيَّةِ وَ نُهِيَ عَنْهُ فِي اَلْإِسْلاَمِ.

❁ عاصم الکوزی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) کے حوالے سے تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کا عقیقہ ایک دنبہ سے کیا اور امام حسین علیہ السلام کا بھی ایک دنبہ سے کیا اور دایہ کو کوئی چیز عطا فرمائی اور ان دونوں کے سر ساتویں روز منڈوائے اور ان کے بالوں کا وزن کیا اور ان کے وزن

[1] الکافی: ۲/۶:۳۲ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۲۱: ۴ح ۹۸ ۲۷۴ ۲؛ الوافی: ۲۳/ ۴ ۱۳۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۸۸/۲۶ ۷ ح ۳۹۵۷۴

[2] مراۃ العقول: ۵۸/۲۱

[3] الکافی: ۲/۶:۳۲ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۲۱: ۴ح ۷ ۹۴ ۲۷ ۲؛ الوافی: ۲۳/۳ ۱۳۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۳۲۲

[4] مراۃ العقول: ۵۷/۲۱

کے برابر چاندی صدقہ کی۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: عقیقے کا خون لے کر کیا بچے کے سر پر ملا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ شرک ہے۔

میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! یہ شرک ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ کام جو جاہلیت کے زمانے میں کیا جاتا تھا وہ شرک نہ ہوتا تو اسلام اس سے منع نہ کرتا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2432} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ رُوِيَ عَنِ اَلصَّادِقِينَ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ أَنِ اِخْتِنُوا أَوْلاَدَكُمْ يَوْمَ اَلسَّابِعِ يَطَّهَّرُوا وَ إِنَّ اَلْأَرْضَ تَضِجُّ إِلَى اَللَّهِ مِنْ بَوْلِ اَلْأَغْلَفِ وَ لَيْسَ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِحَجَّامِي بَلَدِنَا حِذْقٌ بِذَلِكَ وَ لاَ يَخْتِنُونَهُ يَوْمَ اَلسَّابِعِ وَ عِنْدَنَا حَجَّامُ اَلْيَهُودِ فَهَلْ يَجُوزُ لِلْيَهُودِ أَنْ يَخْتِنُوا أَوْلاَدَ اَلْمُسْلِمِينَ أَمْ لاَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلسُّنَّةُ يَوْمَ اَلسَّابِعِ فَلاَ تُخَالِفُوا اَلسُّنَنَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

۞ عبداللہ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ صادقین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ اپنی اولاد کا ساتویں دن ختنہ کرواور انہیں پاک بناؤ کیونکہ زمین غیر مختون کے پیشاب سے اللہ تعالیٰ کے حضور چیخ و پکار کرتی ہے تو میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ہمارے شہر میں کوئی حجام نہیں ہے جو اس سلسلے میں قابل (ماہر) ہو اور نہ وہ ساتویں دن ختنہ کرتے ہیں البتہ ہمارے ہاں یہودی حجام موجود ہیں تو کیا جائز ہے کہ یہودی سے مسلمانوں کی اولاد کا ختنہ کروالیں یا نہیں ان شاءاللہ؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ ساتویں دین (ختنہ کرنا) سنت ہے پس سنتوں کی مخالفت نہ کروان شاءاللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2433} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: (لاَ بَأْسَ أَنْ لاَ تُخْتَتَنَ اَلْمَرْأَةُ فَأَمَّا اَلرَّجُلُ فَلاَ بُدَّ مِنْهُ).

---

[1] الکافی:۶/۳۳ح۳؛ وسائل الشیعہ:۲۱/۴۲۹ح۲۷۵۰۱؛ الوافی:۲۳/۱۳۳۶؛ ھدایۃ الامہ:۷/۳۲۲

[2] مراۃ العقول:۲۱/۵۹

[3] الکافی:۶/۳۵ح۳؛ من لایحضرہ الفقیہ:۳/۴۸۸ح۴۷۲۵؛ الوافی:۲۳/۱۳۵۸؛ وسائل الشیعہ:۲۱/۴۳۳ح۲۷۵۱۲؛ بحارالانوار:۱۰۱/۱۲۳؛ مکارم الاخلاق:۲۲۹؛ ھدایۃ الامہ:۷/۳۲۳

[4] مراۃ العقول:۲۱/۶۳؛ الانوار اللوامع:۱/۲۸۷؛ روضۃ المتقین:۸/۶۲۰

❁ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: عورت کا ختنہ نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مرد کے لئے لازم ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2434} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْمَأْمُونِ وَ الْخِتَانُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ لِلرِّجَالِ وَ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ.

❁ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کی طرف (طویل) خط لکھا جس (کے ضمن) میں فرمایا: مردوں کے لئے ختنہ سنت واجبہ ہے اور عورتوں کے لئے مکرمت ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا اگر اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جا سکے پھر بھی صحیح سے کم نہیں ہے[5] یا یہ کہ حدیث حسن ہے[6] یا یہ کہ حدیث معتبر ہے[7]

قول مؤلف:

حدیث کی مزید وضاحت کے لئے حدیث نمبر 1191؛ 1203 اور 1570 کی طرف رجوع کیجیے۔ نیز حدیث نمبر 1712 بھی دیکھئے جس میں ہے کہ عورت ختنہ کے بغیر طواف کر سکتی ہے لیکن مرد کے لئے جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۷ ح ۴۷۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۳۶ ح ۲۷۵۱۹؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۷۹۷ ح ۳۹۵۹۶

[2] روضۃ المتقین: ۸/۶۱۸

[3] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱ باب ۳۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۳۷ ح ۲۷۵۲۰؛ بحار الانوار: ۱۰/۳۵۲ و ۱۰۱/۱۱۰؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۴؛ مکاتیب الآئمۃؑ: ۵/۸۳

[4] الانوار اللوامع: ۱۰/۲۸۹ و ۲۸۷ و ۱۴/۳۲۰؛ سداد العباد: ۳۵۴؛ عیون اخبار الرضاؑ: ایضاً ح ۲؛

[5] شرح مکاسب: ۲/۴۶۱

[6] حدود الشریعہ: ۲/۲۵۷

[7] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰/۲۸۵؛ الآراء الفقھیہ: ۱/۱۱۰ و ۳۸۲ و ۳/۴۰ و ۴۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۱۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۴؛ بحار الانوار: ۲۷/۸۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵/۵۴۶

{2435} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ خِتَانِ الصَّبِيِّ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ أَوْ يُؤَخَّرُ وَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنَ السُّنَّةِ وَإِنْ أُخِّرَ فَلاَ بَأْسَ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بچے کے ختنے ساتویں روز کرنا سنت ہیں یا ان کو مؤخر کیا جاسکتا ہے اور ان دونوں میں سے افضل کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ساتویں دن کرنا سنت ہے اور اگر مؤخر ہوجائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2436} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ اخْتَتَنَ وَلَوْ بَلَغَ ثَمَانِينَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی اسلام لائے تو اس کا ختنہ کیا جائے اگرچہ وہ اسی سال کا ہی کیوں نہ ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے[5] کیونکہ سند میں نوفلی اور سکونی موجود ہیں لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ علماؑ نے ان دونوں راویوں کی اس سند کو قابل اعتبار اور موثق قرار دیا ہے چنانچہ اس حدیث میں موجود سند کو دیگر کئی مقامات پر موثق کہا گیا ہے[6] یا بعض مقامات پر معتبر کہا گیا ہے[7] نیز حدیث نمبر 2681 کی طرف بھی رجوع کیجیے (واللہ اعلم)

---

[1] الکافی: ۶/۳۶ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۵ح ۱۷۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۳۸ح ۲۷۵۲۵؛ الوافی: ۲۳/۱۳۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۴

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۸۲؛ اللوامع الانوار: ۱۰/۲۹۳؛ جواہر الکلام: ۳۱/۲۶۰؛ جامع الشتات: ۴/۶۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۲۸

[3] الکافی: ۶/۳۷ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۵ح ۱۷۸۱؛ الوافی: ۲۳/۱۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۴۰ح ۲۷۵۲۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۴

[4] فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۸۴

[5] مراۃ العقول: ۲۱/۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۲۸

[6] تفصیل الشریعہ: الوقف، الوصیۃ: ۳۴۷؛ احکام الشرقۃ علی ضوء القرآن: ۵۹ و۱۲۵؛ تراث الشیعہ الفقہی والاصولی: ۲/۱۳۶

[7] تنقیح مبانی الاحکام: ۴/۱۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶/۳۶؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۲/۱۳

{2437} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجَارِيَةِ تُسْبَى مِنْ أَرْضِ الشِّرْكِ فَتُسْلِمُ فَتُطْلَبُ لَهَا مَنْ يَخْفِضُهَا فَلاَ نَقْدِرُ عَلَى امْرَأَةٍ فَقَالَ أَمَّا السُّنَّةُ فِي الْخِتَانِ عَلَى الرِّجَالِ وَلَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس کنیز کے بارے میں پوچھا کہ جسے مشرکین کے علاقے سے قید کر کے لایا گیا پس اس نے اسلام قبول کر لیا تو ہم نے اس کے ختنے کرنے کے لئے عورت تلاش کی مگر ہمیں کوئی عورت نہ مل سکی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ختنہ میں جو سنت ہے وہ مردوں پر ہے اور عورتوں پر نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2438} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّقَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَرَّاقُ عَنِ أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَدَ عَلَيْهِ مِنَ التَّوْقِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَمْرِيِّ فِي جَوَابِ مَسَائِلِهِ عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَ أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي تَنْبُتُ غُلْفَتُهُ بَعْدَ مَا يُخْتَنُ هَلْ يُخْتَنُ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنَّهُ يَجِبُ أَنْ تُقْطَعَ غُلْفَتُهُ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَضِجُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً.

۞ ابوالحسین محمد بن جعفر الاسدی سے روایت ہے کہ جناب محمد بن عثمان عمریؓ کے مسائل کے جواب میں جو توقیع امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے وارد ہوئی اس میں آپ علیہ السلام نے لکھا کہ تم نے جو یہ سوال کیا ہے کہ اگر مولود کے ختنہ کے بعد دوبارہ گوشت اگ آئے تو اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا؟ پس یہ واجب ہے کہ اس کا وہ گوشت کاٹا جائے کیونکہ غیر ختنہ شدہ آدمی کے پیشاب کرنے سے زمین چالیس دن تک اللہ سے فریاد کرتی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۳۷ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۶ح ۱۷۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۴۰ح ۲۷۵۳۱؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۱۰

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۲۹؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۲

[3] کمال الدین وتمام النعمہ: ۲/۵۲۰باب ۴۵ح ۴۹؛ الاحتجاج: ۲/۴۷۹؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۸۲و۱۰۱/۱۰۷؛ الخرائج والجرائح: ۳/۱۱۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۴۲ح ۲۷۵۳۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۴

[4] حدود الشریعہ: ۲/۲۵۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۱

{2439} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ اَلْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلصَّبِيِّ إِذَا خُتِنَ قَالَ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ هَذِهِ سُنَّتُكَ وَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِتِّبَاعٌ مِنَّا لَكَ وَ لِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَ بِإِرَادَتِكَ وَ قَضَائِكَ لِأَمْرٍ أَنْتَ أَرَدْتَهُ وَ قَضَاءٍ حَتَمْتَهُ وَ أَمْرٍ أَنْفَذْتَهُ فَأَذَقْتَهُ حَرَّ اَلْحَدِيدِ فِي خِتَانِهِ وَ حِجَامَتِهِ لِأَمْرٍ أَنْتَ أَعْرَفُ بِهِ مِنِّي اَللَّهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ اَلذُّنُوبِ وَ زِدْ فِي عُمُرِهِ وَ اِدْفَعِ اَلْآفَاتِ عَنْ بَدَنِهِ وَ اَلْأَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ وَ زِدْهُ مِنَ اَلْغِنَى وَ اِدْفَعْ عَنْهُ اَلْفَقْرَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لاَ نَعْلَمُ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَيُّ رَجُلٍ لَمْ يَقُلْهَا عِنْدَ خِتَانِ وَلَدِهِ فَلْيَقُلْهَا عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَحْتَلِمَ فَإِنْ قَالَهَا كُفِيَ حَرَّ اَلْحَدِيدِ مِنْ قَتْلٍ أَوْ غَيْرِهِ.

✪ مرازم بن حکیم الازدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بچے کا ختنہ کرتے وقت یہ دعا پڑھو:" اَللَّهُمَّ هَذِهِ سُنَّتُكَ وَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اِتِّبَاعٌ مِنَّا لَكَ وَ لِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَ بِإِرَادَتِكَ وَ قَضَائِكَ لِأَمْرٍ أَنْتَ أَرَدْتَهُ وَ قَضَاءٍ حَتَمْتَهُ وَ أَمْرٍ أَنْفَذْتَهُ فَأَذَقْتَهُ حَرَّ اَلْحَدِيدِ فِي خِتَانِهِ وَ حِجَامَتِهِ لِأَمْرٍ أَنْتَ أَعْرَفُ بِهِ مِنِّي اَللَّهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ اَلذُّنُوبِ وَ زِدْ فِي عُمُرِهِ وَ اِدْفَعِ اَلْآفَاتِ عَنْ بَدَنِهِ وَ اَلْأَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ وَ زِدْهُ مِنَ اَلْغِنَى وَ اِدْفَعْ عَنْهُ اَلْفَقْرَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لاَ نَعْلَمُ "

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی اپنے لڑکے کے ختنے کے وقت یہ نہ کہہ سکے تو اس کو چاہیے کہ اس لڑکے کے احتلام ہونے سے پہلے یہ کہہ لے پس اگر کہے گا تو وہ لڑکا لوہے کی گرمی یعنی قتل وغیرہ سے بچا رہے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{2440} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَوْلُودٍ يُحْلَقُ رَأْسُهُ بَعْدَ يَوْمِ اَلسَّابِعِ فَقَالَ إِذَا مَضَى سَبْعَةُ أَيَّامٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَلْقٌ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نومولود کا سر ساتویں دن کے بعد بھی مونڈا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب سات دن گزر جائیں تو اس پر سر مونڈنا (ضروری) نہیں ہے۔ [3]

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۸۸/۳ح۴۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۴۴ح۲۷۵۳۸؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۵

[2] روضۃ المتقین: ۸/۶۲۰

[3] الکافی: ۶/۸ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۸۹/۳ح۴۲۷۹؛ الوافی: ۲۳/۱۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۴۴ح۲۷۵۳۹؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۹؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۱۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۶ح۱۷۸۶؛ مسائل علی بن جعفر ومستدرکاتھا: ۲۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2441} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ فَيَمُوتُ يَوْمَ السَّابِعِ هَلْ يُعَقُّ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَاتَ قَبْلَ الظُّهْرِ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ وَإِنْ مَاتَ بَعْدَ الظُّهْرِ عُقَّ عَنْهُ.

✪ ادریس بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مولود کے بارے میں پوچھا جو پیدا ہونے کے ساتویں دن مرجاتا ہے تو کیا اس کا عقیقہ کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ ظہر سے پہلے مرجائے تو اس کا عقیقہ نہ کیا جائے اور اگر ظہر کے بعد مرے تو اس کا عقیقہ کیا جائے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2442} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلصَّبِيُّ وَ اَلصَّبِيُّ وَ اَلصَّبِيُّ وَ اَلصَّبِيَّةُ وَ اَلصَّبِيَّةُ وَ اَلصَّبِيَّةُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ لِعَشْرِ سِنِينَ.

✪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بچے کو بچے سے اور بچے کو بچی سے اور بچی کو بچی سے دس سال کی عمر میں الگ سلایا جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[5]

{2443} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ

---

[1] مراۃ العقول: ۲۱/ ۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۲۹۷؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۶۲۴؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۱۳۳؛ جواہر الکلام: ۳۱/ ۲۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۳۰

[2] الکافی: ۶/ ۳۹ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۸۷ ح ۴۷۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۴۷ ح ۱۷۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۴۴۵ ح ۲۷۵۴۲؛ الوافی: ۲۳/ ۱۳۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۳۲۱

[3] مراۃ العقول: ۲۱/ ۶۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۳۰۵؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۶۱۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۱۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۳۰

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۴۳۶ ح ۴۵۰۹؛ الوافی: ۲۳/ ۱۳۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۲۳۱ ح ۲۵۵۰۶ و ۲۱/ ۴۶۰ ح ۲۷۵۸۱

[5] شرح العروۃ: ۳۲/ ۸۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/ ۴۸۹؛ حدود الشریعہ: ۱۹۰؛ روضۃ المتقین: ۸/ ۳۵۷

أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: دَعِ اِبْنَكَ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ أَلْزِمْهُ نَفْسَكَ سَبْعاً فَإِنْ أَفْلَحَ وَ إِلاَّ فَإِنَّهُ مِمَّنْ لاَ خَيْرَ فِيهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سات سال تک اپنے بیٹے کو اس حال پر چھوڑ کر اسے کھیلنے دے اور (بعد ازاں) سات سال تک اسے اپنے ساتھ پابند رکھ (یعنی اسے نگرانی میں رکھ) پس اگر وہ فلاح پا جائے تو ٹھیک ورنہ وہ ان میں سے ہے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مرسل ہے۔ [3]

{2444} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْغُلاَمُ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ اَلْكِتَابَ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ اَلْحَلاَلَ وَ اَلْحَرَامَ سَبْعَ سِنِينَ.

۞ یعقوب بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بچہ سات سال تک کھیلتا ہے اور سات سال تک کتاب کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور سات سال تک حلال وحرام کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

{2445} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ كُلَيْبٍ اَلصَّيْدَاوِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا وَعَدْتُمُ اَلصِّبْيَانَ فَفُوا لَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكُمُ اَلَّذِينَ تَرْزُقُونَهُمْ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَ يَغْضَبُ لِشَيْءٍ كَغَضَبِهِ لِلنِّسَاءِ وَ اَلصِّبْيَانِ.

۞ کلیب صیداوی سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم بچوں سے وعدہ کرو تو اسے ان کے لئے پورا کرو

---

[1] الکافی: ۶/۴۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۷۴ ح ۲۷۶۱۸؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۰۹؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۹۵؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۲

[2] روضۃ المتقین: ۸/۶۴۳

[3] مراۃ العقول: ۲۱/۸۲

[4] الکافی: ۶/۴۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۱۱ ح ۳۸۰؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۳۱ ح ۲۲۶۸۸ و ۲۱/۴۷۴ ح ۲۷۶۲۱

[5] مراۃ العقول: ۲۱/۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۲۱

کیونکہ وہ تو یہی خیال کرتے ہیں کہ تم ہی ان کو رزق دیتے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ کسی وجہ سے اس طرح ناراض نہیں ہوتا جس طرح عورتوں اور بچوں کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [۲]

{2446} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ اَلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ صَبَا.

❂ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کا کوئی بچہ ہو تو وہ بچہ بن جائے (یعنی اس کے ساتھ اسی کی طرح کھیلے)۔ [۳]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [۴]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [۵]

{2447} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ بَنُونَ وَ أُمُّهُمْ لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ أَ يُفَضِّلُ أَحَدَهُمْ عَلَى اَلْآخَرِ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ قَدْ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُفَضِّلُنِي عَلَى عَبْدِ اَللَّهِ.

❂ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے بہت سے بچے ہیں مگر ایک ماں کی اولاد نہیں ہیں تو کیا وہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں اور میرے والد علیہ السلام مجھے عبداللہ پر فضیلت دیا کرتے تھے۔ [۶]

---

[۱] الکافی: ۶/۵۰ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۸۴ ح ۲۷۶۵۲؛ الوافی: ۲۳/۱۳۸۷؛ عدۃ الداعی: ۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۳۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۶۲ ح ۳۹۷۳۶

[۲] مراۃ العقول: ۲۱/۸۷؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۹۶

[۳] الکافی: ۶/۴۹ ح؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۸۶ ح ۲۷۶۵۸؛ الوافی: ۲۳/۱۳۸۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۳۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۶۶

[۴] روضۃ المتقین: ۸/۵۹۹

[۵] مراۃ العقول: ۲۱/۸۶

[۶] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۳ ح ۴۷۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۸۷ ح ۲۷۶۶۱؛ الوافی: ۲۳/۱۳۹۶؛ عوالم العلوم: ۲۰/۹۲۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۲۰؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۹۳؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۷۰ ح ۳۹۷۵۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2448} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً (مَا هَذَا الْإِحْسَانُ فَقَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَ أَنْ لاَ تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلاَكَ شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَانَا مُسْتَغْنِيَيْنِ أَ لَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ:)لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمّا تُحِبُّونَ) قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَمَّا قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)إِمّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُما أَوْ كِلاهُما فَلا تَقُلْ لَهُما أُفٍّ وَ لا تَنْهَرْهُما) قَالَ إِنْ أَضْجَرَاكَ فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَ لاَ تَنْهَرْهُمَا إِنْ ضَرَبَاكَ قَالَ (وَ قُلْ لَهُما قَوْلاً كَرِيماً (قَالَ إِنْ ضَرَبَاكَ فَقُلْ لَهُمَا غَفَرَ اللَّهُ لَكُمَا فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ قَالَ (وَ اخْفِضْ لَهُما جَناحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ) قَالَ لاَ تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلاَّ بِرَحْمَةٍ وَ رِقَّةٍ وَ لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَ لاَ يَدَكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَ لاَ تَقَدَّمْ قُدَّامَهُمَا.

❂ ابوولادحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور والدین کے ساتھ احسان کرو (الاسراء:۲۳)'' کے بارے میں پوچھا کہ یہ احسان سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ ان دونوں کی صحبت (ہم نشینی) کو بہترین بنا اور اگر ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو ان کو سوال کرنے کی زحمت نہ دے (بلکہ بلا طلب دے) اگرچہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ کیا اللہ فرماتا نہیں ہے کہ: ''جب تک تم اپنی پسند کی چیزوں میں سے خرچ نہ کرو تب تک کبھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے (آل عمران:۹۲)''

راوی کہتا ہے کہ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نیز ارشاد خداوندی ہے کہ: ''اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس ہوں اور بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا (الاسراء:۲۳)''

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تمہیں تنگ بھی کریں تو تب بھی تو اُف تک نہ کر اور اگر وہ تمہیں ماریں پیٹیں تب بھی انہیں جھڑکی مت دے۔ اللہ فرماتا ہے کہ: ''اور ان سے عزت وتکریم سے بات کرنا الاسراء:۲۳)''

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تمہیں مریں تو ان کے لئے کہہ کہ اللہ تم دونوں کو معاف فرمائے پس یہ تمہارے طرف سے قول کریم (عزت وتکریم والی بات) ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اور مہر ومحبت کے ساتھ ان کے آگے انکساری کا پہلو جھکائے رکھو (الاسراء:۲۴)''

امام علیہ السلام نے فرمایا: مہربانی اور شفقت کے سوا آنکھیں بھر کر ان کی طرف نہ دیکھ اور اپنی آواز کو ان کی آواز پر بلند نہ

---

[1] روضۃ المتقین: ۵۹۶/۸

کر اور اپنے ہاتھ کو ان کے ہاتھ پر بلند نہ کر اور نہ ان کے آگے چل۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2449} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَدْعُو لِوَالِدَيَّ إِذَا كَانَا لاَ يَعْرِفَانِ ٱلْحَقَّ قَالَ اُدْعُ لَهُمَا وَ تَصَدَّقْ عَنْهُمَا وَ إِنْ كَانَا حَيَّيْنِ لاَ يَعْرِفَانِ ٱلْحَقَّ فَدَارِهِمَا فَإِنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لاَ بِالْعُقُوقِ.

۞ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا میں اپنے والدین کے لئے دعا کر سکتا ہو جبکہ وہ حق کی معرفت نہ رکھتے ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے لئے دعا کرو اور ان کی طرف سے صدقہ دو اور اگر وہ حیات ہیں اور حق کے عارف بھی نہیں ہیں تب بھی ان سے مدارت (حسن سلوک) کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے رحمت کے ساتھ بھیجا ہے نہ کہ عقوق (نافرمانی) کے ساتھ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2450} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

---

[1] الکافی: ۲/۱۵۷ح۱؛ تفسیر الصافی: ۳/۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۸۷ح ۲۷۶۶۳؛ تفسیر البرہان: ۳/۵۱۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۷۳ح ۱۷۹۹۶؛ مشکاۃ الانوار: ۱۶۳؛ بحار الانوار: ۷۱/۷۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۱۴۸؛ تفسیر العیاشی: ۲/۲۸۵؛ تفسیر کنز الدقایق: ۷/۳۸۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۴۰۷ح ۵۸۵۳؛ الوافی: ۵/۴۹۳

[2] مفاتیح الشرائع: ۲/۸؛ مراۃ العقول: ۸/۳۹۲؛ روضۃ المتقین: ۱۳/۱۹۲

[3] الکافی: ۲/۱۵۹ح۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۹۰ح ۲۷۶۶۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۰۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/۳۸۵؛ مشکاۃ الانوار: ۱۵۹؛ الوافی: ۵/۴۹۸؛ بحار الانوار: ۷۱/۴۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۷۹ح ۱۷۹۲۸؛ تفسیر الصافی: ۴/۱۴۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۳۵؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۹۶

[4] مراۃ العقول: ۸/۴۱۷؛ حدود الشریعہ: ۴۷۴

میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کس سے نیکی کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے۔

اس نے عرض کیا: پھر کس سے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے

اس نے عرض کیا: پھر کس سے

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے

اس نے عرض کیا: پھر کس سے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ سے [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2451} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذْ دَخَلَ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ فَرَأَيْتُهُ يَئِنُّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا لِي أَرَاكَ تَئِنُّ قَالَ طِفْلٌ لِي تَأَذَّيْتُ بِهِ اَللَّيْلَ أَجْمَعَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا يُونُسُ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ عَنْ جَدِّي رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ عَلَيْهِ وَ رَسُولُ اَللَّهِ وَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ يَئِنَّانِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا حَبِيبَ اَللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَئِنُّ فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ طِفْلاَنِ لَنَا تَأَذَّيْنَا بِبُكَائِهِمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ مَهْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّهُ سَيُبْعَثُ لِهَؤُلاَءِ اَلْقَوْمِ شِيعَةٌ إِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ فَبُكَاؤُهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ سَبْعُ سِنِينَ فَإِذَا جَازَ اَلسَّبْعَ فَبُكَاؤُهُ اِسْتِغْفَارٌ لِوَالِدَيْهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ عَلَى اَلْحَدِّ فَإِذَا جَازَ اَلْحَدَّ فَمَا أَتَى مِنْ حَسَنَةٍ فَلِوَالِدَيْهِ وَ مَا أَتَى مِنْ سَيِّئَةٍ فَلاَ عَلَيْهِمَا ـ

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یونس بن یعقوب وہاں داخل ہوئے اور میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: میں تمہیں روتا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: میرا ایک بچہ

---

[1] الکافی: ۱۵۹/۲ ح ۹؛ الوافی: ۴۹۷/۵؛ وسائل الشیعہ: ۴۹۱/۲۱ ح ۲۷۶۷۰؛ بحارالانوار: ۴۹/۷۱؛ تفسیر کنزالدقائق: ۳۸۵/۷؛ تفسیر الصافی: ۱۴۴/۴؛ تفسیر نورالثقلین: ۲۰۰/۴

[2] مراۃ العقول: ۴۱۹/۸؛ غنائم الایام: ۴۳۹/۵

(بیمار) ہے جس کی وجہ سے ساری رات اذیت اٹھائی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے یونس! مجھے میرے والد بزرگوار محمد بن علی علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے حوالے سے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں رو رہے تھے۔ جبرئیل نے عرض کیا: یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روتا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے دو بچے ہیں جن کے رونے کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: ٹھہریئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عنقریب ان کے لئے قوم شیعہ مبعوث ہوگی تو جب بھی ان کا بچہ روئے گا تو ان کا رونا لا الہ الا اللہ ہوگا اور جب سال سال گزر جائیں گے تو اس کا رونا اس کے والدین کے لئے استغفار ہوگا یہاں تک کہ وہ ایک حد (یعنی بلوغت) تک پہنچے اور جب حد سے آگے بڑھے گا تو جو وہ نیکی کرے گا وہ اس کے والدین کے لئے ہوگی اور جو برائی کرے گا وہ والدین پر نہ ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{**2452**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: كُنْ بَارّاً وَ اِقْتَصِرْ عَلَى اَلْجَنَّةِ وَ إِنْ كُنْتَ عَاقّاً فَظّاً فَاقْتَصِرْ عَلَى اَلنَّارِ.

امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (والدین سے) نیکی کرنے والا بن جا اور جنت پر اکتفاء کر اور اگر تو عاق اور بدتمیز ہے تو آگ (جہنم) پر اکتفاء کر۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{**2453**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ

---

[1] الکافی: ۶/۵۲ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۹۵ ح ۲۷۶۸۲؛ الوافی: ۲۳/۱۲۹۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۸۴؛ بحارالانوار: ۵۷/۳۳۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۶۸

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۹۱

[3] الکافی: ۲/۳۴۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۰۰ ح ۲۷۶۹۲؛ الوافی: ۵/۹۱۱؛ بحارالانوار: ۷۱/۶۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۳۶

[4] مراۃ العقول: ۱۰/۳۷۱

عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص نے اللہ سے کفر کیا جس نے کسی نسب سے بیزاری اختیار کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[2]

{2454} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قُلْتُ أَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَمْكُثُ عِنْدِي الْأَشْهُرَ لاَ تَطْمَثُ وَلَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ قُلْتُ وَأَرَيْتُهَا النِّسَاءَ فَيَقُلْنَ لَيْسَ بِهَا حَبَلٌ أَفَلِي أَنْ أَنْكِحَهَا فِي فَرْجِهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ الطَّمْثَ قَدْ تَحْبِسُهُ الرِّيحُ مِنْ غَيْرِ حَمْلٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَمَسَّهَا فِي الْفَرْجِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ حَمْلاً فَمَا لِي مِنْهَا إِنْ أَرَدْتُ فَقَالَ)لَكَ مَا دُونَ الْفَرْجِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ فِي حَمْلِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَإِذَا جَازَ حَمْلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلاَ بَأْسَ بِنِكَاحِهَا فِي الْفَرْجِ (قُلْتُ إِنَّ الْمُغِيرَةَ وَ أَصْحَابَهُ يَقُولُونَ لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ وَ قَدِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا حَتَّى تَضَعَ فَتَغْذُوَ وَلَدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ أَفْعَالِ الْيَهُودِ.

❁ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: میں ایک کنیز خریدتا ہوں جو میرے پاس چند ماہ رہتی ہے مگر اسے حیض نہیں آتا حالانکہ وہ بزرگ (یائسہ) بھی نہیں ہے۔ نیز میں نے عرض کیا کہ میں اسے (ماہر) عورتوں کو دکھاتا ہوں اور وہ کہتی ہیں کہ اسے حمل بھی نہیں ہے تو کیا میں اس کی شرمگاہ میں مناکحت (مجامعت) کرسکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بعض اوقات ریح (وغیرہ) بغیر حمل کے بھی حیض کو روک دیتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کی فرج میں تمسک (مجامعت) کرو۔

میں نے عرض کیا: پس اگر وہ حاملہ ہو تو میں اس سے کس چیز کا ارادہ کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فرج کے علاوہ سب تمہارے لئے (صحیح) ہے جب تک کہ اس کے حمل کو چار ماہ دس دن گزر جائیں اور جب چار ماہ دس دن اس کے حمل کے گزر جائیں تو پھر اس کی فرج میں بھی مناکحت (مجامعت) کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کیا: مغیرہ اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ آدمی کو اپنی عورت سے مناکحت (مجامعت) نہیں کرنی چاہیے جبکہ وہ حاملہ

---

[1] الکافی: ۲/۵۰ ۳ ح ۱ و ۲؛ مجموعہ ورام: ۲/۲۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۵۰۶ ح ۲۷۷۱۰؛ الوافی: ۵/۱۰۶۷ و ۱۶/۵۷۳؛ بحارالانوار: ۷۱/۱۳۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۳۸

[2] مراۃ العقول: ۱۰/۳۷۶

ہواوراس کا حمل ظاہر ہو چکا ہو یہاں تک کہ وہ اسے وضع کرے اور اپنے بچے کو غذا دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ (خیال کرنا) یہودیوں کے افعال میں سے ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2455} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا كَثُرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ.

❁ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے کتاب علی علیہ السلام میں یہ پایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میرے بعد زنا کی کثرت ہوگی تو ناگہانی اموات میں بھی کثرت ہوگی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2456} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي مُبْتَلًى بِالنِّسَاءِ فَأَزْنِي يَوْماً وَ أَصُومُ يَوْماً فَيَكُونُ ذَا كَفَّارَةً لِذَا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ يُطَاعَ وَ لاَ يُعْصَى فَلاَ تَزْنِ وَ لاَ تَصُمْ فَاجْتَذَبَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ يَا أَبَا زَنَّةَ تَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَ تَرْجُو أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

❁ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ ہم امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے ابومحمد علیہ السلام! میں عورتوں میں مبتلا ہوں پس میں ایک دن زنا کرتا ہوں اور ایک دن (سنتی) روزہ رکھ لیتا ہوں تو کیا یہ (روزہ) اس (زنا) کا کفارہ بن جائے گا؟

امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۸ ح ۱۸۷۸؛ الوافی: ۲۳/۱۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۸۶ ح ۲۶۵۹۴ و ۹۲ ح ۲۶۶۱۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۳۷۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۱۳

[3] الکافی: ۵/۵۴۱ ح ۴؛ المحاسن: ۱/۱۹۳ ح ۳۲۹؛ بحار الانوار: ۷۶/۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۰۷ ح ۲۵۶۸۵؛ الوافی: ۱۵/۲۱۰؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۴۹

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۶

اور معصیت نہ کی جائے پس تم زنا نہ کرو اور نہ روزہ رکھو۔اس پر امام محمد باقر علیہ السلام اسے اپنے پاس کھینچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا ابا زنة (اے بندر کے باپ)! تو جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2457} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا زَنَى اَلزَّانِي خَرَجَ مِنْهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ فَإِنِ اِسْتَغْفَرَ عَادَ إِلَيْهِ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لاَ يَزْنِي اَلزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لاَ يَشْرَبُ اَلشَّارِبُ حِينَ يَشْرَبُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لاَ يَسْرِقُ اَلسَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ إِذَا زَنَى اَلزَّانِي فَارَقَهُ رُوحُ اَلْإِيمَانِ قُلْتُ فَهَلْ يَبْقَى فِيهِ مِنَ اَلْإِيمَانِ شَيْءٌ مَا أَوْ قَدِ اِنْخَلَعَ مِنْهُ أَجْمَعُ قَالَ لاَ بَلْ فِيهِ فَإِذَا قَامَ عَادَ إِلَيْهِ رُوحُ اَلْإِيمَانِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح نکل جاتی ہے پس اگر استغفار کرتا ہے تو اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب زانی زنا کرتا ہے تو ایمان کی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: اس میں کچھ باقی بھی رہ جاتی ہے یا ساری نکل جاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ جب وہ زنا کر کے کھڑا ہوتا ہے تو پھر اس میں روح ایمان پلٹ کر آ جاتی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2458} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اَللَّهُ وَ لاَ يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ

---

[1] الکافی: ۵/۵۴۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۰۷ ح ۲۵۶۸۶؛ الوافی: ۱۵/۲۱۱؛ عدۃ الداعی: ۳۱۳؛ بحار الانوار: ۶۷/۲۸۶؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۸۴

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۷؛ فقہ الحدود: ۱۱۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۲ ح ۴۹۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۱۰ ح ۲۵۶۹۴؛ الوافی: ۱۵/۲۱۵؛ الفصول المہمہ: ۱/۴۳۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۴۰۷ ح ۳۷۵۴۷

[4] روضۃ المتقین: ۹/۴۴۲

عَذَابٌ أَلِيمٌ (مِنْهُمُ ٱلْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن سے نہ اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کا تذکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان میں سے ایک وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے بستر پر (غیر مرد سے) وطی کرواتی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2459} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي ٱلْعَبَّاسِ ٱلْكُوفِيِّ جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اِجْتَمَعَ ٱلْحَوَارِيُّونَ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فَقَالُوا لَهُ يَا مُعَلِّمَ ٱلْخَيْرِ أَرْشِدْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ مُوسَى كَلِيمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَمَرَكُمْ أَنْ لاَ تَحْلِفُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَاذِبِينَ وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لاَ تَحْلِفُوا بِاللَّهِ كَاذِبِينَ وَ لاَ صَادِقِينَ قَالُوا يَا رُوحَ ٱللَّهِ زِدْنَا فَقَالَ إِنَّ مُوسَى نَبِيَّ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَمَرَكُمْ أَنْ لاَ تَزْنُوا وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لاَ تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالزِّنَا فَضْلاً عَنْ أَنْ تَزْنُوا فَإِنَّ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالزِّنَا كَانَ كَمَنْ أَوْقَدَ فِي بَيْتٍ مُزَوَّقٍ فَأَفْسَدَ ٱلتَّزَاوِيقَ ٱلدُّخَانُ وَ إِنْ لَمْ يَحْتَرِقِ ٱلْبَيْتُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حوازی جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے بھلائی کے معلم! ہماری ہدایت فرمائیے آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: موسیٰ کلیم اللہ نے تمہیں حکم دیا کہ تم اللہ کی جھوٹی قسمیں مت کھاؤ اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ کی نہ جھوٹی قسمیں کھاؤ اور نہ سچی۔

انہوں نے عرض کیا: اے روح اللہ! ہمارے لئے مزید فرمائیے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: موسیٰ نبی اللہ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا کہ تم زنا نہ کرو اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنے اندر زنا کے لئے سوچو بھی مت چہ جائیکہ تم زنا کرو کیونکہ جو اپنے اندر زنا کے لئے سوچتا ہے وہ گویا ایسے ہے کہ جس نے آراستہ گھر میں آگ لگائی ہو اور اس کی آرائش کو دھوئیں نے خراب کر دیا اگرچہ گھر نہ بھی جلے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۵/۵۴۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۱۴ ح ۲۵۷۰۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۳۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۱۳۷؛ الوافی: ۱۵/۲۱۲؛ المحاسن: ۱/۱۰۸؛ بحار الانوار: ۷۶/۲۵؛ ثواب الاعمال: ۲۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۵۰؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۷۸

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۸

[3] الکافی: ۵/۵۴۲ ح ۷؛ بحار الانوار: ۱۴/۳۳۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۱۸ ح ۲۵۷۱۹؛ الوافی: ۱۵/۲۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۵۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۳۰۷ ح ۳۷۵۹۰

تحقیق:

حدیث حسن کالموثق ہے۔ [1]

{2460} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اَلْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا لِصَاحِبِ اَلْمَرْأَةِ اَلْحَائِضِ مِنْهَا فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَا عَدَا اَلْقُبُلَ بِعَيْنِهِ.

۞ عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حیض والی عورت کے صاحب (یعنی شوہر) کے لئے اس میں سے کیا (حلال) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: صرف اگلی شرمگاہ کے علاوہ سب کچھ (حلال) ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [3]

{2461} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ جَامَعَ غُلاَماً جَاءَ جُنُباً يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ لاَ يُنَقِّيهِ مَاءُ اَلدُّنْيَا وَ غَضِبَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِيراً ثُمَّ قَالَ إِنَّ اَلذَّكَرَ لَيَرْكَبُ اَلذَّكَرَ فَيَهْتَزُّ اَلْعَرْشُ لِذَلِكَ وَ إِنَّ اَلرَّجُلَ لَيُؤْتَى فِي حَقَبِهِ فَيَحْبِسُهُ اَللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ اَلْخَلاَئِقِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى جَهَنَّمَ فَيُعَذَّبُ بِطَبَقَاتِهَا طَبَقَةً طَبَقَةً حَتَّى يُرَدَّ إِلَى أَسْفَلِهَا وَ لاَ يَخْرُجُ مِنْهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی لڑکے سے مجامعت (بدفعلی) کرے تو وہ قیامت کے دن جنب آئے گا (کیونکہ) اسے دنیا کا پانی پاک ہی نہیں کرے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے جہنم تیار کر دی گئی ہے جو بہت برا انجام ہے۔

پھر فرمایا: جب کوئی مذکر کسی ذکر پر سوار ہوتا ہے تو اس سے عرش (الٰہی) کانپ جاتا ہے اور اگر کوئی مرد اپنی عقب (یعنی دبر) میں جماع کرائے تو اللہ اسے جہنم کے پل پر قید کر دے گا یہاں تک کہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا پھر اس

---

[1] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۷

[2] الکافی: ۵/۵۳۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۴ ح ۴۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۲۶ ح ۲۵۷۳۶؛ الوافی: ۲۲/۷۳۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۰؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۰۳

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۱؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۴۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۷

کے بارے میں جہنم کو حکم دے گا اور پھر اسے جہنم کے ہر طبقے میں عذاب دے گا یہاں تک کہ سب سے نیچے والے طبقے میں ڈالا جائے گا اور وہ اس سے باہر نہیں آئے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{2462} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ قَبَّلَ غُلاَماً مِنْ شَهْوَةٍ أَلْجَمَهُ اَللَّهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی لڑکے کو شہوت سے بوسہ دے گا تو اللہ اسے قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لجام کے ساتھ جمع کرے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث کالموثق ہے۔ [4]

{2463} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلَتْنِي اِمْرَأَةٌ أَنْ أَسْتَأْذِنَ لَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ وَ مَعَهَا مَوْلاَةٌ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ قَوْلُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)زَيْتُونَةٍ لاٰ شَرْقِيَّةٍ وَ لاٰ غَرْبِيَّةٍ(مَا عَنَى بِهَذَا فَقَالَ أَيَّتُهَا اَلْمَرْأَةُ إِنَّ اَللَّهَ لَمْ يَضْرِبِ اَلْأَمْثَالَ لِلشَّجَرِ إِنَّمَا ضَرَبَ اَلْأَمْثَالَ لِبَنِي آدَمَ سَلِي عَمَّا تُرِيدِينَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنِ اَللَّوَاتِي مَعَ اَللَّوَاتِي مَا حَدُّهُنَّ فِيهِ قَالَ حَدُّ اَلزِّنَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِهِنَّ قَدْ أُلْبِسْنَ مُقَطَّعَاتٍ مِنْ نَارٍ وَ قُنِّعْنَ بِمَقَانِعَ مِنْ نَارٍ وَ سُرْوِلْنَ مِنَ اَلنَّارِ وَ أُدْخِلَ فِي أَجْوَافِهِنَّ إِلَى رُءُوسِهِنَّ أَعْمِدَةٌ مِنْ نَارٍ وَ قُذِفَ بِهِنَّ فِي اَلنَّارِ أَيَّتُهَا اَلْمَرْأَةُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ عَمِلَ هَذَا اَلْعَمَلَ قَوْمُ لُوطٍ فَاسْتَغْنَى اَلرِّجَالُ بِالرِّجَالِ فَبَقِيَ اَلنِّسَاءُ بِغَيْرِ رِجَالٍ فَفَعَلْنَ كَمَا فَعَلَ رِجَالُهُنَّ.

اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ میں اس کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اجازت مانگوں پس آپ علیہ السلام نے اس عورت کو اجازت دی اور وہ داخل ہوئی تو اس کے ساتھ اس کی کنیز بھی تھی اور اس نے

---

[1] الکافی: ۵/۵۴۴ ح ۲؛ الوافی: ۱۵/۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۲۹ ح ۲۵۷۴۴ و ۳۳۳ ح ۲۵۷۵۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۵۲۷

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۳۹۰

[3] الکافی: ۵/۵۴۸ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۴۰ ح ۲۵۷۷۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۴۱؛ بحار الانوار: ۷۶/۲۷؛ الوافی: ۱۵/۲۲۵

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۳۹۶

عرض کیا: اے ابوعبداللہ علیہ السلام! اللہ نے اپنے قول: ''زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ (النور: ۳۵)'' سے کیا مراد لیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عورت! اللہ نے درخت کے بارے میں مثال نہیں دی بلکہ بنی آدم کے لئے مثال دی ہے تم مجھ سے وہ پوچھو جو پوچھنا چاہتی ہو۔

اس عورت نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ جو عورتیں عورتوں سے لواطت (بدفعلی/چپٹی) کرتی ہیں تو اس میں ان کے لئے حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: زنا والی حد ہے۔ جب قیامت والے دن انہیں لایا جائے گا تو انہوں نے آگ کے دوپٹے پہن رکھے ہوں گے اور آگ کی اوڑھنی اوڑھ رکھی ہوگی اور آگ کی شلواریں پہنی ہوں گی اور ان کے پیٹ سے لے کر ان کے سر تک آگ کی سلاخیں داخل کی گئی ہوں گی اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے۔ اے عورت! سب سے پہلے جنہوں نے یہ عمل کیا تو وہ قوم لوط علیہ السلام تھی پس مردوں نے مردوں پر اکتفاء کیا تو عورتیں بغیر مردوں کے رہ گئیں لہٰذا انہوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے ان کے مردوں نے کیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2464} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ بَهِيمَةً أَوْ يَدْلُكُ فَقَالَ كُلُّ مَا أَنْزَلَ بِهِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي هَذَا وَ شِبْهِهِ فَهُوَ زِنًى.

✪ عمار بن موسیٰ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی جانور سے مناکحت (مجامعت) کرتا ہے یا اپنے آلہ کو رگڑتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کے ذریعے آدمی اپنا پانی (یعنی منی) اس میں یا اس جیسی کسی چیز میں انزال کرے تو وہ زنا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۵۵۱ ح ۲؛ السرائر: ۳/۶۱۰؛ بحار الانوار: ۷۶/۷۵؛ الوافی: ۱۵/۲۳۳؛ المحاسن: ۱/۱۱۳؛ ثواب الاعمال و اعقاب الاعمال: ۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۴۴ ح ۲۵۷۸۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۳۰۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۶۰۴؛ السرائر: ۳/۶۱۰

[2] مراۃ العقول: ۲۰/۴۰۱

[3] الکافی: ۵/۵۴۰ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۴۹ ح ۲۵۷۹۷؛ الوافی: ۵/۱۰۶۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۴۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۵۷

[4] مراۃ العقول: ۲۰/۳۸۵؛ حدود الشریعہ: ۶۳۷؛ ریاض المسائل: ۱۶/۱۷۹؛ فقہ الحدود: ۲/۲۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۵/۲۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۵/۵۵۲؛ تنقیح مبانی الحج: ۲/۲۸۶؛ اسس الحدود: ۴۵۴؛ جواہر الکلام: ۴۱/۶۴۸

{2465} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ اِمْرَأَتَانِ إِحْدَاهُمَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ اَلْأُخْرَى أَ لَهُ أَنْ يُفَضِّلَ إِحْدَاهُمَا عَلَى اَلْأُخْرَى قَالَ نَعَمْ يُفَضِّلُ بَعْضَهُنَّ عَلَى بَعْضٍ مَا لَمْ يَكُنَّ أَرْبَعاً وَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ اَلرَّجُلُ بِكْراً وَ عِنْدَهُ ثَيِّبٌ فَلَهُ أَنْ يُفَضِّلَ اَلْبِكْرَ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہیں جن میں سے ایک اسے زیادہ پیاری ہے تو کیا وہ دونوں میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ جب تک اس کی چار بیویاں نہ ہوں وہ بعض کو بعض پر ترجیح دے سکتا ہے۔

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص باکرا سے تزویج کرتا ہے اور اس کے پاس ثیبہ بھی ہو تو اس کے لئے (جائز) ہے کہ وہ تین دنوں تک باکرا کو ترجیح دے سکتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2466} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ اَلْمَرْأَةُ يَتَزَوَّجُ أُخْرَى أَ لَهُ أَنْ يُفَضِّلَهَا قَالَ نَعَمْ إِنْ كَانَتْ بِكْراً فَسَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّباً فَثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس بیوی موجود ہے اور وہ دوسری سے تزویج کرتا ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے ترجیح دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے) اگر وہ باکرا ہے تو سات دن اور اگر وہ ثیبہ ہے تو تین دن (ترجیح دے سکتا ہے)۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

یہ تین دن اور سات دنوں کا اختلاف ممکن ہے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ پر محمول ہو یا جواز اور فضیلت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۰ ح ۱۶۸۱؛ الاستبصار: ۳/۲۴۲ ح ۸۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۳۷ ح ۲۷۲۳۳؛ الوافی: ۲۲/۹۴۷؛

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۷۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۵۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۷ ح ۴۴۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۳۹ ح ۲۷۲۳۷؛ الوافی: ۲۲/۹۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۹

[4] روضۃ المتقین: ۸/۲۹۳؛ جواہر الکلام: ۳۱/۱۷۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۳۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۷۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۵۸

{2467} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ يُرِيدُ أَنْ يُؤْثِرَ إِحْدَاهُمَا بِالْكِسْوَةِ وَالْعَطِيَّةِ أَيَصْلُحُ ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ وَاجْتَهِدْ فِي الْعَدْلِ بَيْنَهُمَا.

✪ عبدالملک بن عتبہ ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں اور وہ ان میں سے ایک کو چادر (کپڑے وغیرہ) اور دوسرا کوئی عطیہ (زیادہ) دے کر متاثر کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ اس کے لئے درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر وہ ان دونوں کے درمیان عدل کرنے میں کوشش کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2468} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَهُوَ يَبِيتُ عِنْدَ ثَلاَثٍ مِنْهُنَّ فِي لَيَالِيهِنَّ وَ يَمَسُّهُنَّ فَإِذَا بَاتَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ فِي لَيْلَتِهَا لَمْ يَمَسَّهَا فَهَلْ عَلَيْهِ فِي هَذَا إِثْمٌ قَالَ إِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا وَ يَظَلَّ عِنْدَهَا صَبِيحَتَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُجَامِعَهَا إِذَا لَمْ يُرِدْ ذَلِكَ.

✪ ابراہیم کرخی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس چار بیویاں ہیں پس وہ تین کے پاس ان کی راتوں میں ان سے مجامعت کرتا ہے مگر جب چوتھی کی رات میں اس کے پاس ہوتا ہے تو اس سے مجامعت نہیں کرتا تو کیا اس میں اس پر کوئی گناہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر (لازم) ہے کہ وہ اس کی رات اس کے پاس رہے اور صبح بھی اسی کے پاس کرے مگر اس پر یہ (لازم) نہیں ہے کہ وہ اس سے مجامعت بھی کرے جبکہ اس کا ارادہ بھی نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۲ ح ۱۶۸۷؛ الاستبصار: ۳/۲۴۱ ح ۸۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۱ ح ۲۷۲۴۶؛ الوافی: ۲۲/۷۹۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۹۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۶۱۴ ح ۳۹۲۴۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۷۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۲۷ ح ۴۴۸۱؛ الکافی: ۵/۵۶۴ ح ۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۲۲ ح ۱۶۸۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۲ ح ۲۷۲۴۹؛ الوافی: ۲۲/۷۹۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۰۰

[4] روضۃ المتقین: ۸/۲۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۳۳

{2469} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَتَانِ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا لَيْلَتِي وَ يَوْمِي لَكَ يَوْماً أَوْ شَهْراً أَوْ مَا كَانَ أَ يَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ إِذَا طَابَتْ نَفْسُهَا وَ اشْتَرَى ذَلِكَ مِنْهَا فَلاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں جن میں سے ایک دوسری سے کہتی ہے کہ میرے حصے کی رات اور میرے حصے کا دن ایک دن کے لئے یا ایک ماہ کے لئے یا کم وبیش مدت کے لئے تمہارے لئے ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کی اپنی خوشی سے ہو اور وہ (مرد) اس سے (کچھ دے دلا کر اس کی مرضی) خرید لے گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[3]

{2470} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَابْعَثُوا حَكَماً مِنْ أَهْلِهِ وَ حَكَماً مِنْ أَهْلِهَا قَالَ لَيْسَ لِلْحَكَمَيْنِ أَنْ يُفَرِّقَا حَتَّى يَسْتَأْمِرَا الرَّجُلَ وَ الْمَرْأَةَ وَ يَشْتَرِطَانِ عَلَيْهِمَا إِنْ شَاءَا جَمَعَا وَ إِنْ شَاءَا فَرَّقَا فَإِنْ جَمَعَا فَجَائِزٌ وَ إِنْ فَرَّقَا فَجَائِزٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول: ''پس ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک حکم عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو (النساء:۳۵) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حکمین کو اس کا اختیار نہیں کہ ان دونوں کی اجازت کے بغیر دونوں کو جدا کر دیں اور دونوں اس شرط پر حکم نہیں کہ اگر چاہیں تو دونوں کو جمع

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۴ح ۱۹۰۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۴ح ۲۷۲۵۳؛ الوافی: ۲۲/۷۹۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۰۰؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱۴/۳۷۴
[2] الانوار اللوامع: ۱۰/۱۴۱و۱۲۴
[3] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۸۴

کر دیں اور اگر چاہیں تو دونوں کو جدا کر دیں پس اگر وہ دونوں کو جمع کریں تو بھی جائز اور اگر جدا کر دیں تو بھی جائز ہوگا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2471} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)وَ إِنِ اِمْرَأَةٌ خٰافَتْ مِنْ بَعْلِهٰا نُشُوزاً أَوْ إِعْرٰاضاً(فَقَالَ هِيَ اَلْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ اَلرَّجُلِ فَيَكْرَهُهَا فَيَقُولُ لَهَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُطَلِّقَكِ فَتَقُولُ لَهُ لاَ تَفْعَلْ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تُشْمَتَ بِي وَ لَكِنِ اُنْظُرْ فِي لَيْلَتِي فَاصْنَعْ بِهَا مَا شِئْتَ وَ مَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَكَ وَ دَعْنِي عَلَى حَالَتِي فَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى:)فَلاٰ جُنٰاحَ عَلَيْهِمٰا أَنْ يُصْلِحٰا بَيْنَهُمٰا صُلْحاً(وَ هُوَ هَذَا اَلصُّلْحُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے قول: ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بے اعتدالی یا بے رحمی کا اندیشہ ہو (النسا:۱۲۸)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد وہ عورت ہے جو کسی شخص کے پاس (اس کی زوجیت میں) ہے اور وہ اسے ناپسند کرتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ میں تمہیں طلاق دینا چاہتا ہوں تو وہ اس سے کہتی ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ مجھے ناپسند ہے کہ میرے اوپر طعن و تشنیع ہو لیکن تم میری (حصے کی) رات میں نظر کرو پس اس کے ساتھ جو چاہو کرو (میں تمہیں اپنا حق چھوڑتی ہوں اور اس کے علاوہ جو چیز بھی ہے وہ بھی تمہارے لئے ہے اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو (اور طلاق نہ دو) اور یہی ارشاد خداوندی ہے کہ: ''پس کوئی مضائقہ نہیں کہ دونوں آپس میں بہترین طریقہ سے مصالحت کر لیں (النساء:۱۲۸)'' اور یہ وہی صلح ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۲۱ح۴۸۱۷؛ الکافی: ۶/۱۴۶ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۳ح۳۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۸ح۲۷۲۶۳؛ الوافی: ۲۲/۸۸۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۰۵ح۱۷۶۷۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۷۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۴۰۰؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۷۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۷۸؛ ہدایۃ الامہ: ۷/۳۰۱

[2] روضۃ المتقین: ۹/۱۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۵۴؛ جواہر الکلام: ۳۱/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۹۳

[3] الکافی: ۶/۱۴۵ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۳ح۳۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۳۴۹ح۲۷۲۶۵؛ الوافی: ۲۲/۸۸۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۵۵۶؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۸۱؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۷۹؛ تفسیر الصافی: ۱/۵۰۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۶۰۶ح۳۹۲۳۳

[4] کتاب نکاح شبیری: ۲۵/۷۷۵۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۴۹۰؛ میراث حوزہ اصفہان: ۲۸۷؛ جواہر الکلام: ۳۱/۲۰۸؛ کتاب النکاح الانصاری: ۴۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۲۷؛ ریاض المسائل: ۱۲/۹۵؛ مسالک الافہام: ۳/۲۶۳؛ مراۃ العقول: ۲۱/۲۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۰۳

{2472} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْبَزَوْفَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةِ قَوْمٍ حَرَاماً ثُمَّ اشْتَرَاهَا فَادَّعَى وَلَدَهَا فَإِنَّهُ لاَ يُورَثُ مِنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَ لاَ يُورِثُ وَلَدَ الزِّنَى إِلاَّ رَجُلٌ يَدَّعِي ابْنَ وَلِيدَتِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی شخص کسی قوم کی کنیز سے فعل حرام (یعنی زنا) کرے پھر اسے خرید لے پس وہ (اس فعل حرام کے نتیجے میں) اپنا بچہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بچہ صاحب فراش (شوہر یا مالک) کا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر ہے اور ولدالزنا کا کوئی وارث نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو اپنی کنیز کے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

﴿دودھ پلانے کے احکام﴾

{2473} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَا مِنْ لَبَنٍ يُرْضَعُ بِهِ الصَّبِيُّ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَيْهِ مِنْ لَبَنِ أُمِّهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس بھی دودھ سے بچے کی رضاعت ہوتی ہے وہ اس کی ماں کے دودھ سے زیادہ برکت والا نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۲۰۷ ح ۷۳۴؛ الکافی: ۷/۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۱۹۳ ح ۲۶۸۷۶؛ الوافی: ۲۵/۸۸۷

[2] ملاذ الاخیار: ۱۳/۴۰۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۵۹؛ المبسوط: ۱/۳۳۱؛ نظام الارث: ۳۰۷؛ مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۴/۵۸؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۲/۱۴۲؛ جواہر الکلام: ۳۹/۲۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۲۱۶؛ المسائل المستحدثہ: ۲۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۴۶۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۹۸؛ ریاض المسائل: ۱۴/۲۷۴

[3] الکافی: ۶/۴۰ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۵ ح ۴۶۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۸ ح ۳۶۵؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۶۱؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۵۲ ح ۲۷۵۵۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۲۷۳

[4] روضۃ المتقین: ۸/۵۵۶؛ تذکرۃ الفقہاءؒ: ۲/۶۲۷؛ جامع المقاصد: ۱۲/۲۰۸

{2747} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلرَّضَاعُ وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ شَهْراً فَمَا نَقَصَ فَهُوَ جَوْرٌ عَلَى الصَّبِيِّ.

۞ سماعہ بن مہرقان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رضاعت اکیس ماہ ہے پس اس میں کمی ہوتو وہ بچے پر ظلم ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2475} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمِعْزَى عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ فِي رَضَاعِ وَلَدِهَا أَكْثَرَ مِنْ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ فَإِنْ أَرَادَا الْفِصَالَ قَبْلَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا فَهُوَ حَسَنٌ وَالْفِصَالُ الْفِطَامُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے (درست) نہیں ہے کہ وہ اپنے بچے کو کامل دوسال سے زیادہ دودھ پلائے اور اگر اس (مدت) سے پہلے دودھ چھڑانے کا ارادہ ہوتو دونوں (میاں بیوی) کی رضامندی سے ہوتو خوب ہے اور فصل (دودھ چھڑانا) ہی فِطام (بچے کا جدا کرنا) ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2476} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّبِيِّ هَلْ يُرْضَعُ أَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَقَالَ عَامَيْنِ قُلْتُ فَإِنْ زَادَ عَلَى سَنَتَيْنِ هَلْ عَلَى أَبَوَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ لاَ.

۞ سعد بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بچے کو دوسال سے زیادہ دودھ پلایا جاسکتا ہے؟

---

[1] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۳/۴۷۴ح ۴۶۶۱؛ الکافی: ۶/۴۰ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۶ح ۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۵۵ح ۲۷۶۶۷؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۲۴ح ۳۹۶۴۹

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۹۸

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۵ح ۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۵۴ح ۲۷۵۲۳؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۷؛

[4] ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۰۹؛ انوار الفقاھۃ کتاب النکاح: ۴۹۹؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۵/۷۹۴۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۹۹؛ تراث الشیعہ الفقہی والاصولی: ۲/۵۰۷؛ تفصیل الشریعہ النکاح: ۵۵۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو سال
میں نے عرض کیا: اور اگر دو سال سے زیادہ ہو جائے تو کیا والدین پر اس سلسلے میں کچھ (گناہ وغیرہ) ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2477} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَ تَرَكَ صَبِيّاً فَاسْتُرْضِعَ لَهُ فَقَالَ أَجْرُ رَضَاعِ الصَّبِيِّ مِمَّا يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو مر گیا اور اس نے ایک چھوٹا بچہ چھوڑا جس کی رضاعت کی گئی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے (فیصلہ میں) فرمایا: اس بچے کی رضاعت کی اجرت اس مال سے ہوگی جو وہ اپنے باپ اور اپنی ماں سے وراثت میں پائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2478} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْحُبْلَى الْمُطَلَّقَةُ يُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَ هِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا إِنْ تُرْضِعْهُ بِمَا تَقْبَلُهُ امْرَأَةٌ أُخْرَى إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ:)لاٰ تُضَارَّ وٰالِدَةٌ بِوَلَدِهٰا وَ لاٰ مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَ عَلَى الْوٰارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ(قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنَّا تَرْفَعُ يَدَهَا إِلَى زَوْجِهَا إِذَا أَرَادَ مُجَامَعَتَهَا فَتَقُولُ لاَ أَدَعُكَ لِأَنِّي أَخَافُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى

---

[1] الکافی: ۶/۴۱ح۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۵ح۴۶۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۷ح۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۵۴ح۲۷۵۶۶؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۷۷

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۴۷؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۵/۷۹۴۳؛ تراث الشیعہ: ۲/۳۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۹۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۲۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۵۵۵؛ مسالک الافہام: ۸/۴۱۷؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۵۵

[3] الکافی: ۶/۴۱ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۸۰ح۴۶۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۴۷ح۱۷۹۲؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۵۶ح۲۷۵۷۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۸

[4] فقہ الصادقؑ: ۲۲/۲۹۳؛ تراث الشیعہ: ۲/۳۴۶؛ جواہر الکلام: ۳۱/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۳۲؛ ریاض المسائل: ۱۲/۱۴۸؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۸۲؛ مراۃ العقول: ۲۱/۴۲

وَلَدِي وَ يَقُولُ اَلرَّجُلُ لاَ أُجَامِعُكِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَعْلَقِي فَأَقْتُلَ وَلَدِي فَنَهَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ تُضَارَّ اَلْمَرْأَةُ اَلرَّجُلَ وَ أَنْ يُضَارَّ اَلرَّجُلُ اَلْمَرْأَةَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ)وَ عَلَى اَلْوٰارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ(فَإِنَّهُ نَهَى أَنْ يُضَارَّ بِالصَّبِيِّ أَوْ يُضَارَّ أُمَّهُ فِي رَضَاعِهِ وَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَ فِي رَضَاعِهِ فَوْقَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ وَ إِنْ)أَرٰادٰا فِصٰالاً عَنْ تَرٰاضٍ مِنْهُمٰا(قَبْلَ ذَلِكَ كَانَ حَسَناً وَ اَلْفِصَالُ هُوَ اَلْفِطَامُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مطلقہ حاملہ کو نان ونفقہ دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنا حمل وضع کرے اور وہ اپنے بیٹے کی رضاعت کی اس اجرت پر زیادہ حقدار ہے جو کوئی دوسری عورت لے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’بچے کی وجہ سے نہ ماں کو تکلیف میں ڈالا جائے اور نہ باپ کو اس بچے کی وجہ سے کوئی ضرر پہنچایا جائے اور اسی طرح کی ذمہ داری وارث پر بھی ہے(النسا: ۲۳۳)‘‘

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہماری عورتوں میں سے ایک عورت اپنے شوہر کی طرف ہاتھ اٹھاتی ہے جب وہ (شوہر) اس سے مجامعت کا ارادہ کرتا ہے اور اسے کہتی کہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میرے بیٹے پر حمل ہو جائے اور آدمی کہتا ہے کہ میں تم سے جماع نہ کروں گا کیونکہ مجھے بھی خوف ہے کہ میں جماع کروں (اور تم حاملہ ہو جاؤ) پس میں اپنے بیٹے کا قاتل بن جاؤں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے مرد کو نقصان دینے اور مرد کے عورت کو نقصان دینے کو منع فرما دیا اور جہاں تک وارث پر بھی اسی طرح کے قول کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بچے کو نقصان پہنچانے یا اس کی رضاعت میں اس کی ماں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا ہے اور عورت کے لئے (حق) نہیں ہے کہ وہ بچے کی رضاعت میں دو سال سے زیادہ عرصہ لے اور اگر وہ اس سے پہلے دونوں کی رضامندی سے دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں تو اچھا ہے اور فِصال ہی فِطام ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2479} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ:)وَ اَلْوٰالِدٰاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاٰدَهُنَّ(قَالَ مَا دَامَ اَلْوَلَدُ فِي اَلرَّضَاعِ فَهُوَ بَيْنَ اَلْأَبَوَيْنِ بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا فُطِمَ فَالْأَبُ أَحَقُّ بِهِ مِنَ اَلْأُمِّ فَإِذَا مَاتَ اَلْأَبُ فَالْأُمُّ أَحَقُّ بِهِ مِنَ اَلْعَصَبَةِ فَإِنْ وَجَدَ اَلْأَبُ مَنْ يُرْضِعُهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ وَ قَالَتِ اَلْأُمُّ لاَ أُرْضِعُهُ إِلاَّ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَإِنَّ لَهُ

---

[1] الکافی: ۶/۱۰۳ ح ۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۳۵۴؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۸۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۲۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۱۰ ح ۴۷۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۷۲ ح ۲۷۶۱۵؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۳

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۱۷۴

أَنْ يَنْزِعَهُ مِنْهَا إِلاَّ أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُ وَأَرْفَقُ بِهِ أَنْ يُتْرَكَ مَعَ أُمِّهِ.

❁ داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (خدا کے قول) ''اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں گی (النساء: ۲۳۳)'' کے متعلق فرمایا: جب تک بچہ رضاعت میں ہے اس پر والدین کا حق برابر ہے اور جب دودھ چھوڑ دے تو باپ اس پر ماں کی نسبت زیادہ حقدار ہے اور جب باپ مر جائے تو ماں دوسرے رشتہ داروں کی نسبت زیادہ حقدار ہے پس اگر باپ ایسی عورت پائے کہ جو اس بچے کو چار درہم میں دودھ پلائے اور ماں کہے کہ وہ اس بچے کو پانچ درہم کے علاوہ پر دودھ نہیں پلائے گی تو باپ کو حق حاصل ہے کہ اس سے بچہ لے لے مگر یہ کہ یہ (ماں کا دودھ پلانا) اس (بچے) کے لئے بہتر ہے اور اس پر زیادہ مہربانی یہی ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ چھوڑ دیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2480} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْجَوْهَرِيِّ وَالْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ مَعِي بِشْرِ بْنِ بَشَّارٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ مِنْهُ ثُمَّ فَارَقَهَا مَتَى يَجِبُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَلَدَهُ فَكَتَبَ إِذَا صَارَ لَهُ سَبْعُ سِنِينَ فَإِنْ أَخَذَهُ فَلَهُ وَإِنْ تَرَكَهُ فَلَهُ.

❁ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ میرے ہمراہ بشر بن بشار نے امام علی نقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک شخص ایک عورت سے شادی کرتا ہے تو اس سے ایک بچہ پیدا ہوا پھر اس نے اسے جدا کر دیا (یعنی طلاق دے دی) تو اس پر کب واجب ہوگا کہ وہ اس سے اپنا بچہ لے سکے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب اس کے لئے سات سال گزر جائیں تو اس کی مرضی ہے کہ اسے لے لے اور اس کی مرضی ہو تو رہنے دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی : ۶ /۴۵ح۴؛ تفسیر العیاشی: ۱ /۱۲۰؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳ /۴۳۴ح۴۵۰۱؛ تہذیب الاحکام:۸ /۱۰۴ح۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱ /۴۷۰ح۲۷۶۱۱؛عوالی اللئالی: ۳/۳۶۹؛مستدرک الوسائل:۱۵ /۱۶۲؛بحارالانوار:۱۰۱ /۱۳۳

[2] مراۃ العقول:۲۱ /۸۰؛ملاذ الاخیار:۱۳ /۲۰۷؛روضۃ المتقین :۸/۳۳۹

[3] السرائر (المستطرفات): ۳ /۵۸۱؛ وسائل الشیعہ : ۲۱ /۴۷۲ح۲۷۶۱۷؛ بحارالانوار: ۱۰۱ /۱۳۴؛ موسوعہ الامام الہادیؑ: ۳ /۱۳۴؛ جامع احادیث الشیعہ :۲۶ /۸۴۰ح۳۹۶۸۷؛ ھدایۃ الامہ:۷ /۳۳۲

[4] فقہ الصادقؑ :۲۲ /۳۰۳؛موسوعہ احکام الاطفال:۷ /۳۲

﴿دودھ پلا کر محرم بننے کی شرائط﴾

قول مؤلف:

یہ ساری شرائط ہم قبل ازیں نقل کر چکے ہیں لہٰذا حدیث نمبر 2176 اور 2179 سے 2195 کی طرف رجوع فرمایا جائے۔ یہاں دوبارہ نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ (واللہ اعلم)

﴿دودھ پلانے کے آداب﴾

{2481} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ زِنًى هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يُسْتَرْضَعَ بِلَبَنِهَا قَالَ لاَ يَصْلُحُ وَ لاَ لَبَنِ ابْنَتِهَا الَّتِي وُلِدَتْ مِنَ الزِّنَى.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جو عورت زنا سے پیدا ہوئی (یعنی ولد الزنا ہے) تو کیا اس کے دودھ سے (بچے کی) رضاعت درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: درست نہیں ہے اور نہ اس کی اس بیٹی کا دودھ پلانا درست ہے جو زنا سے پیدا ہوئی۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2482} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى ظِئْرٍ يَهُودِيَّةٍ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ مَجُوسِيَّةٍ تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهَا أَوْ تُرْضِعُهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ تُرْضِعُهُ لَكَ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ تَمْنَعُهَا مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ مَا لاَ يَحِلُّ مِثْلَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ لاَ يَذْهَبْنَ بِوَلَدِكَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَ الزَّانِيَةُ لاَ تُرْضِعُ وَلَدَكَ فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لَكَ وَ الْمَجُوسِيَّةُ لاَ تُرْضِعُ لَكَ وَلَدَكَ إِلاَّ أَنْ تُضْطَرَّ إِلَيْهَا.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے بچے کو ایک یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ دایہ کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کو دودھ پلائے چاہے اپنے گھر لے جا کر پلائے یا چاہے اس کے گھر آ کر پلائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم یہودیہ اور نصرانیہ سے دودھ پلواؤ مگر اس کو منع کر دو کہ وہ شراب نہیں پیئے گی اور جو چیزیں حلال

---

[1] الکافی:۶/۴۴۳ح۱۱؛تہذیب الاحکام:۸/۱۰۸ح۳۶۸؛الاستبصار:۳/۳۲۱ح۱۱۴۴؛وسائل الشیعہ:۲۱/۴۶۲ح۲۷۵۸۷؛الوافی:۲۳/۱۳۶۸؛من لا یحضرہ الفقیہ:۳/۴۷۸ح۴۶۷۸؛قرب الاسناد:۲۷۶

[2] مراۃ العقول:۲۱/۷۷؛تراث الشیعہ:۲/۳۳۸؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/۵۳۱؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۱۶؛روضۃ المتقین:۸/۵۷۷

نہیں مثلاً سور کا گوشت نہیں کھائے گی اور تمہارے بچے کو اپنے گھر نہیں لے جائے گی اور زانیہ عورت سے اپنے بچے کو دودھ نہ پلواؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے اور کسی مجوسی عورت سے اپنے بچے کو جو دودھ نہ پلاؤ مگر یہ کہ تم اس سلسلے میں مجبور ہو جاؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2483} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: اُنْظُرُوا مَنْ تُرْضِعُ أَوْلاَدَكُمْ فَإِنَّ ٱلْوَلَدَ يَشِبُّ عَلَيْهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت کو اچھی طرح دیکھ بھال کرلو جو تمہاری اولاد کو دودھ پلائے گی کیونکہ بچہ اس دودھ پر جوان ہوتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{2484} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ تَسْتَرْضِعُوا ٱلْحَمْقَاءَ فَإِنَّ ٱللَّبَنَ يُعْدِي وَ إِنَّ ٱلْغُلاَمَ يَنْزِعُ إِلَى ٱللَّبَنِ يَعْنِي إِلَى ٱلظِّئْرِ فِي ٱلرُّعُونَةِ وَ ٱلْحُمْقِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بچوں کو احمق عورتوں سے دودھ نہ پلواؤ اس لئے کہ دودھ کا اثر پھیلتا ہے اور لڑکا دودھ کی طرف کھنچ جاتا ہے یعنی دایہ کے دودھ کی طرف رعونت اور حماقت میں (کھنچ جاتا ہے)۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۹ ح ۴۶۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۱۶ ح ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۶۵ ح ۲۷۵۹۷؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۲۹؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۳۲

[2] روضۃ المتقین: ۸/۵۷۸؛ ریاض المسائل: ۱۱/۱۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۴۲۲؛ تراث الشیعہ: ۲/۳۴۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۳۲

[3] الکافی: ۶/۴۴ ح ۱۰؛ الوافی: ۲۳/۱۳۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۲۶۶ ح ۲۷۶۰۰؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۶۳

[4] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳/۵۲۸؛ تراث الشیعہ: ۲/۳۳۷؛ مراۃ العقول: ۲۱/۷۷

[5] الکافی: ۶/۴۳ ح ۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۷۸ ح ۴۶۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۱۰ ح ۳۷۵؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۴۶۷ ح ۲۷۶۰۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۸۳۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2485} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْوُضَّاءِ مِنَ ٱلظُّؤُرَةِ فَإِنَّ ٱللَّبَنَ يُعْدِي.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم پر (لازم) ہے کہ (بچوں کو) حسین وصاف ستھری عورتوں کا دودھ پلواؤ کیونکہ دودھ (کا اثر) پھیلتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2486} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ ظِئْراً فَغَابَتْ بِوَلَدِهِ سِنِينَ ثُمَّ إِنَّهَا جَاءَتْ بِهِ فَأَنْكَرَتْهُ أُمُّهُ وَ زَعَمَ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ لاَ يَعْرِفُونَهُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ اَلظِّئْرُ مَأْمُونَةٌ.

❁ سلیمان بن خلاد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے دودھ پلانے کے لئے ایک عورت سے اجرت پر معاملہ کیا اور وہ عورت اس کے بچے کو لے کر دو سال (یا چند سالوں) تک غائب رہی پھر وہ اس بچے کو لے کر آ گئی مگر بچے کی ماں نے بچے سے انکار کر دیا اور اس کے گھر والے گمان کرتے ہیں کہ وہ اس بچے کو نہیں پہچانتے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس دودھ پلانے والی عورت پر کچھ نہیں ہے وہ مامونہ (یعنی بمنزلہ امین کے) ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2487} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ حَمَّادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَأْجَرَ ظِئْراً فَدَفَعَ إِلَيْهَا

---

[1] التعلیقہ الاستدلالیہ؛ ۵۲۹/۳؛ روضۃ المتقین: ۵۷۷/۸؛ مراۃ العقول: ۷۷/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۸/۱۳؛ تراث الشیعہ: ۳۳۷/۲

[2] الکافی: ۴۴/۶ ح ۱۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۷۸/۳ ح ۴۶۷۷؛ تہذیب الاحکام: ۱۱۰/۸ ح ۳۷۷؛ الوافی: ۱۳۷۰/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۸/۲۱ ح ۲۷۶۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳۳۰/۷

[3] مراۃ العقول: ۸۷/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۵۷۷/۸؛ تراث الشیعہ: ۳۴۰/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵۲۸/۳؛ الانوار اللوامع: ۳۲۵/۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۹/۱۳

[4] الکافی: ۴۲/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۱۵/۸ ح ۴۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۲۱ ح ۲۷۶۰۸؛ الوافی: ۱۳۷۴/۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۳۸/۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۸۳۶/۲۶ ح ۳۹۶۸۱

[5] مراۃ العقول: ۷۵/۲۱؛ اسس القضا: ۲۳۴؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۲۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۳۱/۱۳

وَلَدَهُ فَانْطَلَقَتِ الظِّئْرُ فَدَفَعَتْ وَلَدَهُ إِلَى ظِئْرٍ أُخْرَى فَغَابَتْ بِهِ حِيناً ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ طَلَبَ وَلَدَهُ مِنَ الظِّئْرِ الَّتِي كَانَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ فَأَقَرَّتْ أَنَّهَا اِسْتَأْجَرَتْهُ وَ أَقَرَّتْ بِقَبْضِهَا وَلَدَهُ وَ أَنَّهَا كَانَتْ دَفَعَتْهُ إِلَى ظِئْرٍ أُخْرَى فَقَالَ عَلَيْهَا الدِّيَةُ أَوْ تَأْتِيَ بِهِ.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اجرت پر دودھ پلانے والی عورت سے اجرت طے کی اور اپنا بچہ اس کے حوالے کر دیا پس وہ دودھ پلانے والی چلی گئی اور اس نے اس کا بچہ کسی اور عورت کو اجرت پر دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا پس وہ دوسری عورت اس بچے کو لے کر اس وقت غائب ہو گئی پھر اس شخص نے اس دودھ پلانے والی سے اپنے بچے کو طلب کیا کہ جس کے اس نے حوالے کیا تھا تو اس عورت نے اقرار کیا کہ اس شخص نے اسے اجرت پر لیا تھا اور یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ کہ اس نے اس کے بچے کو اپنے قبضے میں لیا تھا اور اس نے اس کے بچے کو دوسری اجرت پر دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت پر دیت (واجب) ہے یا وہ اس بچے کو لائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿دودھ پلانے کے مختلف مسائل﴾

{**2488**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ أَنْ يُرْضِعْنَ يَمِيناً وَ شِمَالاً فَإِنَّهُنَّ يَنْسَيْنَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اپنی عورتوں کو منع کرو کہ دائیں بائیں ادھر اُدھر (ہرایرے غیرے کو) دودھ نہ پلائیں کیونکہ وہ بھول جائیں گی (کہ کس کس کو پلایا تھا) [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۲/۶: ۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۱۵/۸ ح ۳۹۹؛ الوافی: ۸۳۰/۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۶۹/۲۱ ح ۲۷۶۰۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳۳۸/۷

[2] مراۃ العقول: ۷۴/۲۱؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۲۹۷/۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۳۱/۱۳

[3] الکافی: ۴۶/۵ ح ۱۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴۶۷/۳ ح ۴۶۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۲/۲۰ ح ۲۵۸۸۴ و ۵۳/۲۱ ح ۲۷۵۶۲؛ الوافی: ۲۲۶/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳۲۷/۷

[4] تراث الشیعہ الفقہی والاصولی: ۱۳۶/۲

{2489} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ امْرَأَتِي حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فِي مَكُّوكٍ فَأَسْقَتْهُ جَارِيَتِي فَقَالَ أَوْجِعِ امْرَأَتَكَ وَ عَلَيْكَ بِجَارِيَتِكَ وَ هُوَ هَكَذَا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ .

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! میری بیوی نے اپنا دودھ ایک برتن میں دوہا اور میری کنیز کو پلا دیا (تا کہ وہ میرے اوپر حرام ہو جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی بیوی کو درد پہنچاؤ اور تمہاری کنیز تمہارے ہی لیے ہے (وہ حرام نہیں ہے) اور یہی امیر المومنین علیہ السلام کے فیصلے میں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2490} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ غُلاَماً مَمْلُوكاً لَهَا مِنْ لَبَنِهَا حَتَّى فَطَمَتْهُ هَلْ يَحِلُّ لَهَا بَيْعُهُ قَالَ فَقَالَ لاَ هُوَ ابْنُهَا مِنَ الرَّضَاعِ حَرُمَ عَلَيْهَا بَيْعُهُ وَ أَكْلُ ثَمَنِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میری موجودگی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے مملوکہ بچے کو دودھ چھڑانے کی مدت (یعنی دو سال) تک دودھ پلایا تو کیا اب اسے فروخت کرنا اس کے لئے حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ وہ اس کا رضاعی بیٹا ہے جسے بیچنا اور اس کی قیمت کھانا اس پر حرام ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ رضاعت سے وہ سب حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۵/۴۴۵ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۳۹۳ ح ۲۵۹۱۶؛ الوافی: ۲۱/۲۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۷۱؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۵/۸۵۰

[2] حدود الشریعہ: ۱۰۷؛ انوار الفقاہۃ کتاب النکاح: ۴۸۱؛ الفقہ ومسائل طبیہ: ۱۰۳؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۱۸

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۶ ح ۱۳۴۲؛ الکافی: ۵/۴۴۶ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۰۵ ح ۲۵۹۴۴؛ الوافی: ۲۱/۲۲۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

قول مؤلف:

رضاعت کے سلسلے میں ایک وہ روایت بھی ہے جسے ام اسحاق بنت سلیمان نے روایت کیا ہے کہ ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے اپنے دو بیٹوں محمد اور اسحاق میں سے ایک بیٹے کو دودھ پلاتے دیکھا تو فرمایا: اے ام اسحاق! اسے صرف ایک پستان سے نہ پلایا کر بلکہ دونوں سے پلایا کر کیونکہ ان میں سے ایک میں کھانا ہوتا ہے اور دوسرے میں پانی ہوتا ہے۔ [2]

البتہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے [3] نیز اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ بھی گزریں گی۔ ان شاءاللہ (واللہ اعلم)

﴿طلاق کے احکام﴾

{2491} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ مِمَّا أَحَلَّهُ اَللَّهُ تَعَالَى أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ اَلطَّلاَقِ وَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ اَلْمِطْلاَقَ اَلذَّوَّاقَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے وہ اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض (بری) نہیں ہے اور یقیناً اللہ زیادہ طلاقیں دینے والے اور زیادہ نکاح کرنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [5]

{2492} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُرَيْدٍ وَ فُضَيْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ اَلْأَزْرَقِ وَ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ أَنَّهُمَا قَالاَ: إِذَا طَلَّقَ اَلرَّجُلُ فِي دَمِ اَلنِّفَاسِ أَوْ طَلَّقَهَا بَعْدَ مَا يَمَسُّهَا

---

[1] ملاذالاخیار: ۱۲/۱۷۳؛ القواعد الفقهیه: ۴/۳۲۴؛ غایة المراد: ۲/۵۹؛ ریاض المسائل: ۱۱/۱۲۶؛ تذکرة الفقهاء: ۱۰/۳۰۸؛ احکام الرضاع: ۱۴۴؛ مجمع الرسائل: ۲۲؛ غایة المرام: ۲/۱۰۰؛ مسالک الافهام: ۱۰/۳۵۰؛ تراث الشیعه: ۲/۲۵۶

[2] الکافی: ۶/۴۰ح ۲؛ من لایحضرهٔ الفقیه: ۳/۴۷۵ح ۴۶۶۴؛ تهذیب الاحکام: ۸/۱۰۸ح ۳۶۶؛ فقه القرآن: ۲/۱۲۰؛ الوافی: ۲۳/۱۳۶۴؛ وسائل الشیعه: ۲۱/۴۵۳ح ۲۷۵۶۰؛ هدایة الامه: ۷/۳۲۷

[3] مراۃ العقول: ۲۱/۱۷؛ ملاذالاخیار: ۱۳/۲۱۵

[4] الکافی: ۶/۵۶ح ۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۷۳؛ وسائل الشیعه: ۲۲/۸ح ۲۷۸۷۸؛ الفصول المهمه: ۲/۳۶۵؛ الوافی: ۲۳/۹۹۵

[5] مراۃ العقول: ۲۱/۹۴

فَلَيْسَ طَلاَقُهُ إِيَّاهَا بِطَلاَقٍ وَ إِنْ طَلَّقَهَا فِي اِسْتِقْبَالِ عِدَّتِهَا طَاهِراً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ لَمْ يُشْهِدْ عَلَى ذَلِكَ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ فَلَيْسَ طَلاَقُهُ إِيَّاهَا بِطَلاَقٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب آدمی خون نفاس (کے دنوں) میں طلاق دے یا اس سے مباشرت کرنے کے بعد (اسی طہر میں) دے تو اس کی یہ طلاق کوئی طلاق نہیں ہے اور اگر وہ اس کی عدت کے شروع میں جماع کئے بغیر طہارت کی حالت میں طلاق دے لیکن دو عادل آدمی گواہ نہ بنائے اور اس کی یہ طلاق بھی کوئی طلاق نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2493} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ بَعْدَ مَا غَشِيَهَا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ قَالَ لَيْسَ هَذَا طَلاَقاً فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ طَلاَقُ اَلسُّنَّةِ فَقَالَ يُطَلِّقُهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا قَبْلَ أَنْ يَغْشَاهَا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ فَإِنْ خَالَفَ ذَلِكَ رُدَّ إِلَى كِتَابِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ فَإِنَّهُ طَلَّقَ عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَ اِمْرَأَتَيْنِ قَالَ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ اَلنِّسَاءِ فِي اَلطَّلاَقِ.

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے شب باشی (مباشرت) کی بعد ازاں (اسی طہر میں) اسے دو عادل گواہوں کی موجودگی میں طلاق دے دی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں ہے۔

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: طلاق سنت کیسے ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت جب اپنے حیض سے پاک ہوجائے تو مباشرت کرنے سے پہلے دو عادل گواہوں کی موجودگی میں شوہر اسے طلاق دے گا پس اگر اس کے خلاف ہوگا تو وہ اللہ کی کتاب کی طرف پلٹایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ عورت کو اس کے طہر میں بغیر جماع کئے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق دے (تو کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۶/۶۰ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۷ ۴ ح ۷ ۱۴؛ الوافی: ۲۳/۱۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۰ ح ۲۷۹۱۴ و ۲۶ ح ۲۷۹۲۹

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۲/۸۴ ۳؛ مبانی تکملۃ المنہاج: ۱۶۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۵۴؛ نظام الطلاق فی الشریعہ: ۱۴۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۲ ۳؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۰۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: طلاق میں عورتوں کی گواہی جائز (نافذ) نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2494} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ لِمَنْ أَرَادَ الطَّلاَقَ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر یہ کہ جو طلاق دینے کا ارادہ کرے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{2495} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَمَّادٌ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ إِنْ تَزَوَّجْتُ عَلَيْكِ أَوْ بِتُّ عَنْكِ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ مَنْ شَرَطَ شَرْطاً سِوَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلاَ لَهُ، قَالَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا مَا عَاشَتْ أُمِّي فَهِيَ طَالِقٌ فَقَالَ لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ وَلاَ عِتْقَ إِلاَّ بَعْدَ مِلْكٍ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ پر نکاح کروں (یعنی سوکن لاؤں) یا تجھے چھوڑ کر کسی عورت سے شب باشی کروں تو تجھے طلاق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کے سوا کوئی شرط مقرر کرے تو وہ نہ اس کے خلاف جائز ہوتی ہے اور نہ اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کہا جب تک میری ماں زندہ ہے میں جس بھی عورت سے

---

[1] قرب الاسناد: ۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۸ح۲۷۹۰۹؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۷/۱۴؛ مسندالامام الرضاؑ: ۲/۲۸۵؛ الکافی: ۶/۶۷ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۸/۹۴ح۱۵۲؛ الوافی: ۲۳/۱۰۱۸

[2] تنقیح مبانی الاحکام: ۵۴۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۵۵؛ تنقیح مبانی العروہ: ۶/۲۹۳؛ جواہرالکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۲۱۵؛ الدرر النجفیۃ: ۴/۳۶؛ جواہرالکلام: ۱۳/۲۸۲؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۱۴؛ ملاذالاخیار: ۱۳/۱۰۳

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۵۱ح۱۶۱و۱۶۱و۱۶۲؛ الکافی: ۶/۶۲ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۰ح۲۷۹۴۳و۳۱ح۲۷۹۴۴و۳۰ح۲۷۹۴۱؛ الوافی: ۲۳/۱۰۳۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۷۳

[4] ھدی الطالب: ۴/۱۶۳؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۴۲؛ ملاذالاخیار: ۱۳/۱۰۶

نکاح کروں گا اسے طلاق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں ہے اور ملکیت سے پہلے کوئی آزادی نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2496} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ اَلثُّمَالِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اُكْتُبْ يَا فُلاَنُ إِلَى اِمْرَأَتِي بِطَلاَقِهَا أَوِ اُكْتُبْ إِلَى عَبْدِي بِعِتْقِهِ يَكُونُ ذَلِكَ طَلاَقاً أَوْ عِتْقاً فَقَالَ لاَ يَكُونُ طَلاَقاً وَ لاَ عِتْقاً حَتَّى يَنْطِقَ بِهِ لِسَانُهُ أَوْ يَخُطَّهُ بِيَدِهِ وَ هُوَ يُرِيدُ اَلطَّلاَقَ أَوِ اَلْعِتْقَ وَ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُ بِالْأَهِلَّةِ وَ اَلشُّهُودِ وَ يَكُونَ غَائِباً عَنْ أَهْلِهِ.

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا کہ اے فلاں! میری بیوی کی طرف اس کی طلاق لکھو یا میرے غلام کی طرف اس کی آزادی لکھو تو کیا وہ طلاق یا آزادی (اس طرح) ہو جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ طلاق ہو گی اور نہ ہی آزادی ہو گی یہاں تک کہ وہ اپنی زبان سے بولے یا اپنے ہاتھ سے لکھے بشرطیکہ وہ طلاق یا آزادی دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور یہ سب ہو بھی مہینوں اور گواہوں کے ساتھ اور وہ اپنی اہلیہ سے بھی دور رہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2497} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ إِلَى اِمْرَأَتِهِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۹۶ح۴۷۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۵ح۲۷۹۵۸و۴۴ح۲۷۹۸۱؛ الوافی: ۲۳/۱۰۵۴؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۸۲ح۳۹۱۸۸

[2] روضۃ المتقین: ۳۵/۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۳/۷۵؛ کتاب البیع خمینی: ۵/۲۴۵؛ فقہ الصادق ؑ: ۲۲/۲۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۴؛ ارشاد الطالب: ۴/۳۸۵؛ القواعد الفقہیہ سبزواری: ۵/۱۷۶؛ دراساتنا من الفقہ الجعفری: ۴/۳۷۴

[3] الکافی: ۶/۶۴ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۸ح۱۱۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۰۳ح۴۷۶۶؛ الوافی: ۲۳/۱۰۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۷ح۲۷۹۶۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۷۷

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۱۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۴۱۵؛ مسالک الافہام: ۹/۱۷؛ جواہر الکلام: ۳۲/۶۲؛ نظام الطلاق: ۷۵؛ النجعہ: ۱۰/۶؛ الاخبار الدخیلہ: ۳/۸۹؛ ریاض المسائل: ۱۳/۱۳؛ روضۃ المتقین: ۹/۵۷؛ التنقیح الرائع: ۳/۳۰۵؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۸۵

بِطلاَقِهَا أَوْ كَتَبَ بِعِتْقِ مَمْلُوكِهِ وَلَمْ يَنْطِقْ بِهِ لِسَانُهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَنْطِقَ بِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی طرف طلاق نامہ لکھا یا اپنے غلام کی طرف آزادی کا پروانہ لکھا لیکن اس نے اسے زبان سے نہیں بولا (تو کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک زبان سے نہ بولے یہ کوئی شئے نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2498} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى أَوِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ كَتَبَ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ أَوْ بِعِتْقِ غُلاَمِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَمَحَاهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِطَلاَقٍ وَلاَ عَتَاقٍ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق لکھی یا اپنے غلام کو آزادی لکھی پھر اس کا اس سے ارادہ بدل گیا تو اس نے اسے مٹا دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ تو یہ طلاق ہے اور نہ ہی آزادی ہے جب تک کہ اس سلسلے میں تکلم نہ کرے (یعنی زبان سے جاری نہ کرے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2499} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ مِنِّي خَلِيَّةٌ أَوْ بَرِيئَةٌ أَوْ بَتَّةٌ أَوْ بَائِنٌ أَوْ حَرَامٌ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری طرف سے فارغ ہے یا بری ہے یا جدا ہے یا بائن ہے یا حرام ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کوئی شئے نہیں ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۷/۵۳ ح ۱۸۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۶ ح ۲۷۹۶۰؛ الوافی: ۲۳/۱۰۳۶؛ السرائر: ۳/۶۳۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۵۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۴۱۵؛ نظام الطلاق: ۵۷؛ مصطلحات الفقہ: ۳۴۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۸۵

[3] الکافی: ۶/۶۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۸ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۶ ح ۲۷۹۶۱؛ الوافی: ۲۳/۱۰۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۷۳؛

[4] نظام الطلاق: ۵۷؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۸۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۷۷

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۵۴۹ ح ۴۸۸۹؛ الکافی: ۶/۱۳۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۴۰ ح ۱۲۲؛ الوافی: ۲۲/۹۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۷ ح ۲۷۹۶۳؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۶۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۲۹۳ ح ۱۸۲۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۷۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2500} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ ابْنِ رِبَاطٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ أَوْ بَائِنَةٌ أَوْ بَتَّةٌ أَوْ بَرِيئَةٌ أَوْ خَلِيَّةٌ قَالَ هَذَا كُلُّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا ٱلطَّلاَقُ أَنْ يَقُولَ لَهَا فِي قُبُلِ ٱلْعِدَّةِ بَعْدَ مَا تَطْهُرُ مِنْ مَحِيضِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَنْتِ طَالِقٌ أَوِ اِعْتَدِّي يُرِيدُ بِذَلِكَ ٱلطَّلاَقَ وَ يُشْهِدُ عَلَى ذَلِكَ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے یا بائن ہے یا جدا ہے یا بری ہے یا فارغ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ (کہنا) کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ طلاق صرف تب ہوتی ہے جب وہ عورت کے حیض سے پاک ہونے کے بعد ایام طہر میں مجامعت کئے بغیر اس سے کہے کہ ”اَنتِ طَالِق (تجھے طلاق ہے) یا (کہے) اِعتَدِّی (عدت گزار)“ بشرطیکہ وہ طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس پر دو عادل آدمی گواہ مقرر کرے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[3]

{2501} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلطَّلاَقُ أَنْ يَقُولَ لَهَا اِعْتَدِّي أَوْ يَقُولَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طلاق یہ ہے کہ وہ شوہر عورت سے کہے گا ”اِعتَدِّی“ یا وہ اس سے کہے گا ”اَنتِ طَالِق“[4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲۲۰/۹؛ جواہر الکلام: ۵۶/۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴۲/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴۰۷/۲۲

[2] الکافی: ۶۹/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۶/۸ ح ۱۰۸؛ الاستبصار: ۲۷۷/۳ ح ۹۸۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۹۵/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۱/۲۲ ح ۲۷۵۹۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۴۹/۵؛ الوافی: ۱۰۳۳/۲۳؛ عوالی اللئالی: ۳۷۴/۳؛ دعائم الاسلام: ۲۶۶/۲؛ مستدرک الوسائل: ۲۹۵/۱۵ ح ۱۸۲۹۲

[3] جواہر الکلام: ۵۶/۳۲؛ نظام الطلاق: ۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۹۶/۳۴ و ۱۰۰؛ الفقہ المقارن (العبادات والاحوال الشخصیہ): ۴۲۷

[4] الکافی: ۶۹/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۷/۸ ح ۱۰۹؛ الاستبصار ۲۷۷/۳ ح ۹۸۴؛ الوافی: ۱۰۳۳/۲۳؛ عوالی اللئالی: ۳۷۵/۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۲/۲۲ ح ۲۷۵۹۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2502} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ اَلْبَزَنْطِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَكُونُ عِنْدَهُ اَلْمَرْأَةُ يَصْمُتُ وَ لاَ يَتَكَلَّمُ قَالَ أَخْرَسُ هُوَ قُلْتُ نَعَمْ فَنَعْلَمُ مِنْهُ بُغْضاً لاِمْرَأَتِهِ وَ كَرَاهَةً لَهَا أَ يَجُوزُ أَنْ يُطَلِّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَكْتُبُ وَ يُشْهِدُ عَلَى ذَلِكَ (قُلْتُ أَصْلَحَكَ اَللَّهُ فَإِنَّهُ لاَ يَكْتُبُ وَ لاَ يَسْمَعُ كَيْفَ يُطَلِّقُهَا قَالَ بِالَّذِي يُعْرَفُ بِهِ مِنْ أَفْعَالِهِ مِثْلَ مَا ذَكَرْتَ مِنْ كَرَاهَتِهِ وَ بُغْضِهِ لَهَا.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر بزنطی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس بیوی ہے مگر وہ چپ رہتا ہے اور بولتا نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گونگا ہے وہ؟

میں نے عرض کیا: ہاں مگر ہمیں معلوم ہے کہ وہ اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے اور اس سے کراہت کرتا ہے تو کیا اس کے ولی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کی طرف سے اس کی بیوی کو طلاق دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ لکھے گا اور اس پر گواہ مقرر کرے گا میں نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! وہ نہ لکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے تو وہ کیسے طلاق دے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ان افعال کے ذریعے جن سے اس کی اپنی بیوی سے نفرت و کراہت معلوم ہوتی ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2503} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ أَشْهَدَ اَلْيَوْمَ رَجُلاً ثُمَّ مَكَثَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ أَشْهَدَ آخَرَ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يُشْهَدَا جَمِيعاً.

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۴۰۸/۲۲؛ الانوار اللوامع: ۲۸۰/۱۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۱۴/۴؛ جواہر الکلام: ۵۷/۳۲؛ رسائل المیرزا القمی: ۴۱۱/۱؛ مجموعہ فتاویٰ ابن جنید: ۲۶۸؛ مراۃ العقول: ۱۱۷/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۸۱/۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳۷۵/۳

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۱۵/۳ ح ۴۸۰۶؛ الکافی: ۱۲۸/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷۴/۹ ح ۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۷/۲۲ ح ۲۷۹۸۸؛ عوالی اللئالی: ۳۷۸/۳؛ الوافی: ۱۱۱۳/۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۷۹/۷؛ الاستبصار: ۳۰۱/۳

[3] روضۃ المتقین: ۱۱۲/۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴۱۹/۲۲؛ الانوار اللوامع: ۲۸۴/۱۰؛ منہاج الفقاھۃ: ۱۹۴/۳؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۱۱۴/۵؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۷۶/۲

❁ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس طہر میں طلاق دی جس میں جماع نہیں کیا مگر اس دن ایک گواہ پیش کیا پھر پانچ دنوں بعد دوسرا گواہ پیش کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حکم یہ ہے کہ دونوں گواہ اکٹھے ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2504} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَهُرَتِ اِمْرَأَتُهُ مِنْ حَيْضِهَا فَقَالَ فُلاَنَةُ طَالِقٌ وَ قَوْمٌ يَسْمَعُونَ كَلاَمَهُ وَ لَمْ يَقُلْ لَهُمُ اِشْهَدُوا أَ يَقَعُ اَلطَّلاَقُ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ هَذِهِ شَهَادَةٌ.

❁ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کی بیوی اپنے حیض سے پاک ہوئی تو اس شخص نے کہا ''فلانہ طلاق'' جبکہ کچھ لوگ اس کا یہ کلام سن رہے تھے مگر اس نے ان لوگوں سے نہیں کہا کہ وہ گواہ ہوں وکیا عورت پر طلاق واقع ہوجائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں یہی گواہی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2505} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْضَرَ شَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ وَ أَحْضَرَ اِمْرَأَتَيْنِ لَهُ وَ هُمَا طَاهِرَتَانِ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ قَالَ اِشْهَدَا أَنَّ اِمْرَأَتَيَّ هَاتَيْنِ طَالِقٌ وَ هُمَا طَاهِرَتَانِ أَ يَقَعُ اَلطَّلاَقُ قَالَ نَعَمْ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے دو عادل گواہوں کو حاضر کیا اور اپنی دو بیویوں کو حاضر کیا جبکہ وہ دونوں غیر جماع والے طہر میں تھیں پھر کہا کہ تم گواہ رہنا: ''اِنَّ اِمراتِی ھَاتینِ طَالِق وَ ھُماَ طَاھِراتَانِ'' (یعنی میری دونوں بیویوں کو طلاق ہے جبکہ وہ دونوں طہر میں ہیں)

---

[1] الکافی: ۶/ ۷۱ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۵۰ح۱۵۷؛ الاستبصار: ۳/ ۲۸۵ح۱۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۴۹ح۲۷۹۹۳؛ الوافی: ۲۳/ ۱۰۳۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۳۷۸؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۲۸۵

[2] نظام الطلاق: ۱۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۴۳۷؛ جواہر الکلام: ۳۲/ ۱۱۳؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۱۰۴

[3] الکافی: ۶/ ۷۲ح۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۵۶ح۳۳۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۴۹ح۱۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۵۰ح۲۷۹۹۶؛ الوافی: ۲۳/ ۱۰۳۹؛ مسند الامام رضاؑ: ۲/ ۲۸۶

[4] روضۃ المتقین: ۶/ ۱۵۷۔ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۴۳۹؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۱۰۴

تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [۱]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [۲]

{2506} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ حَجَّاجٍ الْخَشَّابِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَخَلَ الْمِصْرَ جَاءَ مَعَهُ بِشَاهِدَيْنِ فَلَمَّا اِسْتَقْبَلَتْهُ اِمْرَأَتُهُ عَلَى الْبَابِ أَشْهَدَهُمَا عَلَى طَلاَقِهَا قَالَ لاَ يَقَعُ بِهَا طَلاَقٌ.

۞ حجاج الخشاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر میں تھا تو جب وہ اپنے شہر پہنچا تو اپنے ساتھ دو گواہ بھی لیتا آیا چنانچہ جب اس کی بیوی دروازے پر اس کے استقبال کے لئے آئی تو اس نے اس کی طلاق پر ان کو گواہ بنا دیا (تو کیا طلاق واقع ہوگئی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوگی۔ [۳]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۴]

قول مؤلف:

طلاق واقع نہ ہونے کی وجہ معاملہ کی مشکوکیت ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی بیوی طہر میں نہ ہو لہٰذا اسے پوری طرح تحقیق سے طلاق دینی چاہیے تا کہ شک پیدا نہ ہو (واللہ اعلم)

{2507} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِطَلاَقِ خَمْسٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ الْغَائِبِ عَنْهَا زَوْجُهَا وَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَ الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ بِهَا زَوْجُهَا وَ الْحُبْلَى وَ الَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ عورتوں کو ہر حالت میں طلاق دینے میں کوئی حرج

---

[۱] الکافی: ۲/۶۷ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۱ح ۲۷۹۹۸؛ الوافی: ۲۳/۱۰۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۸/۵۰ح ۱۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۸۰

[۲] مراۃ العقول: ۲۱/۱۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۰۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۱۰

[۳] الکافی: ۶/۸۷ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۶۳ح ۲۰۷؛ الاستبصار: ۳/۲۹۶ح ۱۰۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۳ح ۲۸۰۰۲؛ الوافی: ۲۳/۱۰۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۸۱

[۴] مراۃ العقول: ۲۱/۱۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۲۹؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۷۶

نہیں ہے وہ جس سے اس کا شوہر غائب ہو، وہ جسے (ہنوز) حیض نہیں آیا (یعنی صغیرۃ السن)، وہ جس سے اس کے شوہر نے دخول نہیں کیا، حاملہ اور وہ جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو (یعنی یائسہ)۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2508} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَ هُوَ غَائِبٌ قَالَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ مِنْ يَوْمَ طَلَّقَهَا.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی غائب شخص بیوی کو طلاق دے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی طلاق ہر حال میں جائز ہوگی اور اس کی بیوی طلاق والے دن سے عدت گزارے گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2509} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَ هُوَ غَائِبٌ فَيَعْلَمُ أَنَّهُ يَوْمَ طَلَّقَهَا كَانَتْ طَامِثاً قَالَ يَجُوزُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک غائب شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پس (بعد میں) اسے معلوم ہوتا ہے کہ جس دن اس نے اسے طلاق دی اس دن وہ حیض سے تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: طلاق جائز (نافذ) ہوگی۔ [5]

---

[1] الکافی: ۶/۹۷ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۵ ح ۲۸۰۰۵؛ الوافی: ۲۳/۱۰۶۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۸۱

[2] نظام الطلاق فی الشریعہ: ۲۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۳۸۵ و ۳۹۹؛ مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۵/۶۹؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۳۵

[3] الکافی: ۶/۸۰ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۸/۶۰ ح ۱۹۵؛ الاستبصار: ۳/۲۹۴ ح ۱۰۳۸؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۸۵۶ ح ۲۸۰۰۸؛ الوافی: ۲۳/۱۰۶۹

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۳۸۷؛ التنقیح الرائع: ۳/۲۹۶؛ غایۃ المرام: ۳/۱۹۹؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۲۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۷۳

[5] تہذیب الاحکام: ۸/۶۲ ح ۲۰۱؛ الاستبصار: ۳/۲۹۴ ح ۱۰۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۷ ح ۲۸۰۱۳؛ الوافی: ۲۳/۱۰۶۹

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{2510} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْغَائِبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا تَرَكَهَا شَهْراً.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب غائب آدمی طلاق دینے کا ارادہ کرے تو عورت کو ایک ماہ (اس کی حالت پر) چھوڑے (پھر طلاق دے)۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔ [3]

{2511} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ أَبُو اَلْعَبَّاسِ اَلرَّزَّازُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: طَلاَقُ اَلْحُبْلَى وَاحِدَةٌ وَ أَجَلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا وَ هُوَ أَقْرَبُ اَلْأَجَلَيْنِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاملہ کی طلاق ایک ہوتی ہے اور اس کی عدت اس کے حمل کا وضع ہونا ہے اور یہ اقرب الاجلین ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2512} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً سِرّاً مِنْ أَهْلِهَا وَ هِيَ فِي مَنْزِلِ أَهْلِهَا وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَ لَيْسَ يَصِلُ إِلَيْهَا فَيَعْلَمَ طَمْثَهَا إِذَا طَمِثَتْ وَ لاَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۲۵

[2] الکافی: ۶/۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۶۲ ح ۲۰۲؛ الاستبصار: ۳/۲۹۵ ح ۱۰۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۶ ح ۲۸۰۱۰؛ الوافی: ۲۳/۱۰۷۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۰۳ ح ۴۷۶۸

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۱۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۲۹۶؛ روضۃ المتقین: ۹/۵۹

[4] الکافی: ۶/۸۲ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۲۸ ح ۱۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۵۹ ح ۲۸۰۱۶؛ الوافی: ۲۳/۱۰۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۳۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۶۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۱۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۷۴ ح ۱۵۰۱۷ و ۱۵/۵۰۳ ح ۱۸۴۶۴؛ فقہ الرضاؑ: ۳۲

[5] مراۃ العقول: ۲۱/۱۴۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۵۲

يَعْلَمَ بِطُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ قَالَ فَقَالَ هَذَا مِثْلُ اَلْغَائِبِ عَنْ أَهْلِهِ يُطَلِّقُهَا بِالْأَهِلَّةِ وَ اَلشُّهُورِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ يَصِلُ إِلَيْهَا اَلْأَحْيَانَ وَ اَلْأَحْيَانَ لاَ يَصِلُ إِلَيْهَا فَيَعْلَمَ حَالَهَا كَيْفَ يُطَلِّقُهَا فَقَالَ إِذَا مَضَى لَهُ شَهْرٌ لاَ يَصِلُ إِلَيْهَا فِيهِ يُطَلِّقُهَا إِذَا نَظَرَ إِلَى غُرَّةِ اَلشَّهْرِ اَلْآخَرِ بِشُهُودٍ وَ يَكْتُبُ اَلشَّهْرَ اَلَّذِي يُطَلِّقُهَا فِيهِ وَ يُشْهِدُ عَلَى طَلاَقِهَا رَجُلَيْنِ فَإِذَا مَضَى ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ اَلْخُطَّابِ وَ عَلَيْهِ نَفَقَتُهَا فِي تِلْكَ اَلثَّلاَثَةِ اَلْأَشْهُرِ اَلَّتِي تَعْتَدُّ فِيهَا.

❁ عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے چھپا کر کسی عورت سے نکاح کرلیا اور عورت اپنے گھر والوں میں ہے اور وہ اب چاہتا ہے کہ وہ اس کو طلاق دے دے مگر اس عورت تک اس کی رسائی نہیں تا کہ اس کے ایام حیض کا معلوم کرسکے اور نہ یہ کہ اس کے ایام طہر کیا ہیں اور وہ کب طاہر ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ بھی اس شخص کے مثل ہے جو اپنے اہل سے غائب ہو پس وہ اس کو چاند اور مہینوں کے حساب سے طلاق دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ وہ کبھی کبھی اس تک پہنچ جاتا ہے اور کبھی کبھی نہیں پہنچ پاتا کہ اس کا حال معلوم کرے تو وہ اس کو کیسے طلاق دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کو ایک مہینہ ہو جائے کہ اس تک نہ پہنچ سکے تو مہینہ کی شروع تاریخ کو دو گواہوں کے سامنے اس کو طلاق دے دے اور اس مہینہ کو لکھ رکھے جس میں اس نے طلاق دی ہے اور دو گواہوں کی اس پر شہادت ہو۔ پھر جب تین مہینے گزر جائیں تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی پس اب اگر وہ اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو دوسرے پیغام دینے والوں کے مانند یہ بھی ایک پیغام دینے والا ہوگا اور اس پر اس عورت کے تین ماہ کا نان ونفقہ واجب ہوگا جس میں اس سے عدہ رکھا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2513} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ

---

[1] الکافی: ۸۶/۶ ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۱۶/۳ ح۴۸۰۷؛ تہذیب الاحکام: ۶۹/۸ ح۲۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۶۰/۲۲ ح۲۸۰۲۰؛ الوافی: ۱۰۷۳/۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۸۲/۷

[2] مراۃ العقول: ۱۴۷/۲۱؛ جواہر الکلام: ۳۸/۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳۵/۲۳؛ النجعہ: ۲۹۶/۹؛ رسائل المحقق الکرکی: ۱۵۱/۳؛ مسالک الافہام: ۴۶/۹؛ روضۃ المتقین: ۱۱۷/۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۴۰/۱۳

ثَلاَثاً فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ أَوْ أَكْثَرَ وَهِيَ طَاهِرٌ قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں یا اس سے بھی زیادہ دیں جبکہ وہ عورت پاک تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایک ہی طلاق ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2514} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَجُوزُ طَلاَقُ الصَّبِيِّ إِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ.

۞ ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب دس سال کا ہو جائے تو بچے کی طلاق جائز (نافذ) ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [4]

{2515} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ طَلاَقِ السَّكْرَانِ وَ عِتْقِهِ فَقَالَ لاَ يَجُوزُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَلاَقِ الْمَعْتُوهِ فَقَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ الْأَحْمَقُ الذَّاهِبُ الْعَقْلِ قَالَ لاَ يَجُوزُ قُلْتُ فَالْمَرْأَةُ كَذَلِكَ يَجُوزُ بَيْعُهَا وَ شِرَاؤُهَا قَالَ لاَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سکران (نشہ میں دھت شخص) کے طلاق دینے اور غلام آزاد کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز نہیں ہوگی۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے معتوہ کے طلاق دینے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس (معتوہ) سے کون

---

[1] الکافی: ۶/۷۰ح۱؛ الوافی: ۲۳/۱۰۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۶۱ح ۲۸۰۲۳

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۱۱۸؛ نظام الطلاق الشریعہ: ۱۱۹؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۴۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۷۵ح ۲۵۴؛ الکافی: ۶/۱۲۴ح ۵؛ الاستبصار: ۳/۳۰۲ح ۱۰۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۷۷ح ۲۸۰۷۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۷۷ و ۳/۲۳۹ و ۳۷۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۷۱؛ الوافی: ۲۳/۱۱۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۵۳

مراد ہے؟

میں نے عرض کیا: احمق جس کی عقل چلی گئی ہو۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا اسی طرح کی (پاگل) عورت کی خرید و فروخت جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2516} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ الْأَحْمَقُ الذَّاهِبُ الْعَقْلِ يَجُوزُ طَلاَقُ وَلِيِّهِ عَلَيْهِ قَالَ وَلِمَ لاَ يُطَلِّقُ هُوَ قُلْتُ لاَ يُؤْمَنُ إِنْ طَلَّقَ هُوَ أَنْ يَقُولَ غَداً لَمْ أُطَلِّقْ أَوْ لاَ يُحْسِنُ أَنْ يُطَلِّقَ قَالَ مَا أَرَى وَلِيَّهُ إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ السُّلْطَانِ.

✪ ابو خالد القماط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک احمق شخص جس کی عقل چلی گئی ہے تو کیا اس کی طرف سے اس کے ولی کا طلاق دینا جائز ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ خود کیوں طلاق نہیں دیتا؟

میں نے عرض کیا: اطمینان نہیں ہوتا کہ اگر وہ آج طلاق دے اور اگلے دن کہہ دے کہ اس نے تو طلاق دی ہی نہیں ہے یا وہ صحیح طریقہ سے طلاق دے ہی نہیں سکتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس کے ولی کو بمنزلہ سلطان کے دیکھتا ہوں (یعنی ولی طلاق دے سکتا ہے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2517} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ طَلاَقِ الْمُكْرَهِ وَ عِتْقِهِ فَقَالَ لَيْسَ طَلاَقُهُ بِطَلاَقٍ وَ لاَ

[1] تہذیب الاحکام:۸/۳۷ح۲۴۵؛وسائل الشیعہ:۲۲/۸۲ح۲۸۰۸۰؛الوافی:۲۳/۱۱۰۶؛ھدایۃ الامہ:۷/۳۷۵

[2] ملاذ الاخیار:۱۳/۱۴۸

[3] الکافی:۶/۱۲۵ح۱؛ تہذیب الاحکام:۸/۷۵ح۲۵۳؛ الاستبصار:۳/۳۰۲ح۱۰۷۱؛ وسائل الشیعہ:۲۲/۸۴ح۲۸۰۸۴؛ الوافی:۲۳/۱۱۰۳؛ ھدایۃ الامہ:۷/۳۸۵

[4] مراۃ العقول:۲۱/۲۱۲؛فقہ الصادقؑ:۲۲/۹۷۳؛شرح العروۃ:۳۳/۲۰۵؛ملاذ الاخیار:۱۳/۱۵۲؛الانوار اللوامع:۱۰/۲۴۷

عِتْقُهُ بِعِتْقٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَجُلٌ تَاجِرٌ أَمُرُّ بِالْعَشَّارِ وَ مَعِي مَالٌ فَقَالَ غَيِّبْهُ مَا اسْتَطَعْتَ وَ ضَعْهُ مَوَاضِعَهُ فَقُلْتُ فَإِنْ حَلَّفَنِي بِالطَّلاَقِ وَ الْعَتَاقِ فَقَالَ احْلِفْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ تَمْرَةً فَحَفَرَ بِهَا مِنْ زُبْدٍ كَانَ قُدَّامَهُ فَقَالَ مَا أُبَالِي حَلَفْتُ لَهُمْ بِالطَّلاَقِ وَ الْعَتَاقِ أَوْ أَكَلْتُهَا .

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دھمکائے گئے (یعنی مجبور) شخص کے طلاق دینے اور اس کے غلام آزاد کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی طلاق کوئی طلاق نہیں ہے اور نہ ہی اس کی دی گئی آزادی کوئی آزادی ہے۔

میں نے عرض کیا: میں ایک تاجر آدمی ہوں اور (بادشاہ کی طرف سے چُنگی پر) دسویں حصے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ میرے پاس مال ہے (تو کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنا ممکن ہو اسے چھپالو اور اسے اس کے مقام تک پہنچاؤ۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ مجھ سے طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے کا حلف لیں (تو کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں حلف دے دو (یہ نافذ تھوڑی ہے)

پھر امام علیہ السلام نے کھجور کا ایک دانہ اٹھایا اور اس پر اپنے سامنے رکھا ہوا گھی لگایا اور فرمایا: مجھے پرواہ نہیں ہے کہ ان کے لئے طلاق وعتاق کی (جبراً) قسم کھاؤں یا اس (کھجور کے دانے) کو کھاؤں۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2518} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَمْرَ فُلاَنَةَ إِلَى فُلاَنٍ فَيُطَلِّقُهَا أَ يَجُوزُ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ قَالَ نَعَمْ .

۞ سعید الاعرج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو اپنی بیوی کا معاملہ (طلاق) کسی شخص کے حوالے کرتا ہے (یعنی طلاق دینے کے لئے وکیل بناتا ہے) اور کہتا ہے کہ گواہ رہو میں نے فلانہ (اپنی بیوی) کا معاملہ فلاں (وکیل) کے حوالے کر دیا ہے پس وہ اسے طلاق دے گا تو کیا یہ اس شخص کے لئے جائز ہوگا؟

---

[1] الکافی: ۶/۲۷ح۲؛ الوافی: ۲۳/۱۱۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۸۶ح۲۸۰۹۱

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۲۱۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2519} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْخِيَارِ فَقَالَ وَ مَا هُوَ وَ مَا ذَاكَ إِنَّمَا ذَاكَ شَيْءٌ كَانَ لِرَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خیار (بیوی کو طلاق کا اختیار دینے) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیسا اختیار؟ کون سا اختیار؟ وہ ایسی چیز ہے جو فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھی۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

نیز اس سلسلے میں حدیث نمبر 2246 کی طرف رجوع کیجئے (واللہ اعلم)

{2520} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ طَلاَقٍ لاَ يَكُونُ عَلَى اَلسُّنَّةِ أَوْ طَلاَقٍ عَلَى اَلْعِدَّةِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَسِّرْ لِي طَلاَقَ اَلسُّنَّةِ وَ طَلاَقَ اَلْعِدَّةِ فَقَالَ أَمَّا طَلاَقُ اَلسُّنَّةِ فَإِذَا أَرَادَ اَلرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَأَتَهُ فَلْيَنْتَظِرْ بِهَا حَتَّى تَطْمَثَ وَ تَطْهُرَ فَإِذَا خَرَجَتْ مِنْ طَمْثِهَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ يُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَطْمَثَ طَمْثَتَيْنِ فَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا بِثَلاَثِ حِيَضٍ وَ قَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَ يَكُونُ خَاطِباً مِنَ اَلْخُطَّابِ إِنْ شَاءَتْ تَزَوَّجَتْهُ وَ إِنْ شَاءَتْ لَمْ تَتَزَوَّجْهُ وَ عَلَيْهِ نَفَقَتُهَا وَ اَلسُّكْنَى

---

[1] الکافی: ۶/۱۲۹ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۸ح ۱۱۵؛ الاستبصار: ۳/۲۷۸ح ۹۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۸۸ح ۲۸۰۹۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۸۵؛ الوافی: ۲۳/۱۱۲۳

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۲۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۸۵؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۵۳؛ غایۃ المراد: ۲/۲۸۲؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۳۷۵؛ جامع المقاصد: ۸/۱۹۰؛ مسالک الافہام: ۹/۲۸

[3] الکافی: ۶/۱۳۶ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۹۲ح ۲۸۱۰۳؛ الوافی: ۲۳/۱۱۲۸؛ بحار الانوار: ۲۲/۲۱۲؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۸۶

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۲۲۹

مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا وَهُمَا يَتَوَارَثَانِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ الْحَدِيثَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ طلاق جو سنت کے مطابق نہ ہو اور جو طلاق عدت کے مطابق نہ ہو تو وہ کوئی شئے نہیں ہے۔

زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میرے لیے طلاق سنت اور طلاق عدت کی تفسیر (وضاحت) بیان فرمادیجئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: طلاق سنت یہ ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اس کا انتظار کرے یہاں تک کہ اسے حیض آجائے اور پھر اس سے پاک ہوجائے پس جب وہ اپنے حیض سے باہر نکلے تو اسے جماع کئے بغیر ایک طلاق دے اور اس پر دو گواہ مقرر کرے پھر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے دو حیضوں کا حیض (یعنی دو بار حیض) آجائے پس اس کی عورت تین حیض گزر جائے گی تو وہ اس سے جدا ہوجائے گی اور وہ شخص بھی رشتہ طلب کرنے والوں میں سے ایک ہوگا اگر وہ عورت چاہے تو اس سے (از سر نو) شادی کرے اور اگر چاہے تو اس سے شادی نہ کرے اور اس (طلاق دینے والے شخص) پر دوران عدت اس عورت کا نان ونفقہ اور رہائش واجب ہے اور دو دنوں ایک دوسرے کے وارث بھی ہوں گے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

﴿طلاق کی عدت﴾

{2521} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: الْعِدَّةُ مِنَ الْمَاءِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: عدت پانی (یعنی منی) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۶۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۶ ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۰۳ ح ۲۸۱۳۲؛ الوافی: ۲۳/۱۰۱۳؛ تفسیر البرہان: ۵/۴۰۴

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۱۱۱؛ جواہر الکلام: ۳۲/۱۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۶۴؛ جامع المدارک: ۴/۲۵۲؛ دروس تمہیدیہ: ۲/۴۱۵؛ کشف اللثام: ۸/۵۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۶۵؛ نہایۃ المرام: ۲/۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۲۵۲

[3] الکافی: ۶/۸۴ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۷۵ ح ۲۸۳۱۳ و ۲۶۶ ح ۲۸۵۶۱؛ الوافی: ۲۳/۱۱۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۰۸؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۵۰۴

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۱۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۲۷۷

{2522} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ تَزَوَّجُ مِنْ سَاعَتِهَا إِنْ شَاءَتْ وَ تُبِينُهَا تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنْ كَانَ فَرَضَ لَهَا مَهْراً فَلَهَا نِصْفُ مَا فَرَضَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اس سے دخول کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو اس عورت پر کوئی عدت نہیں ہے وہ اگر چاہے تو اسی وقت دوسری تزویج کر سکتی ہے اور وہ عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر اس کے لئے حق مہر مقرر تھا تو اس مقرر کا اسے نصف ملے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2523} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الصَّبِيَّةَ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ وَ لاَ تَحْمِلُ مِثْلُهَا وَ قَدْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَارْتَفَعَ حَيْضُهَا فَلاَ تَلِدُ مِثْلُهَا قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمَا عِدَّةٌ وَ إِنْ دَخَلَ بِهِمَا.

۞ جمیل بن دراج نے اپنے بعض اصحاب سے اور انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ایسی لڑکی کو طلاق دیتا ہے جو بالغ نہیں ہوئی تھی اور اس طرح کی لڑکی کو حمل نہیں ہوتا اور اس نے اس سے دخول بھی کیا اور ایسی عورت (کو طلاق دیتا ہے) جو حیض سے مایوس ہو چکی اور اس کا حیض ختم ہو چکا پس اس طرح کی عورت بھی بچہ پیدا نہیں کرتی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں پر عدت نہیں ہے چاہے ان سے دخول بھی کیا جائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۶/۸۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/۶۴ ح ۲۱۱؛ الاستبصار: ۳/۲۹۶ ح ۱۰۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۷۶ ح ۲۸۳۱۶؛ الوافی: ۲۳/۱۱۷۸؛ تفسیر کنز الدقایق: ۱۰/۴۰۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۸۹

[2] الانوار اللوامع: ۱۰/۱۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۹۰؛ القواعد الاصولیہ: ۳/۵۶۶؛ ثلاث رسائل موحدی لنکرانی: ۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۵؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۳۱

[3] الکافی: ۶/۸۴ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۱۳ ح ۴۷۹۹؛ السرائر: ۳/۵۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۱۷۸ ح ۲۸۳۲۲؛ الوافی: ۲۳/۱۱۷۲؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۱۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۱۲

[4] فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۱؛ روضۃ المتقین: ۹/۱۰۳

{2624} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّ الْأَمْرَيْنِ سَبَقَ إِلَيْهَا فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا إِنْ مَرَّتْ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ لاَ تَرَى فِيهَا دَماً فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَإِنْ مَرَّتْ ثَلاَثَةُ أَقْرَاءٍ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: دو امور میں سے جو عورت کو پہلے رونما ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ اگر تین ماہ گزر جائیں اور وہ ان میں خون نہ دیکھے تو اس کی عدت ختم ہو گئی اور اگر اسے تین طہر گزر جائیں تو اس کی عدت ختم ہو گئی۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2525} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الَّتِي تَحِيضُ فِي كُلِّ ثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ مَرَّةً أَوْ فِي سِتَّةٍ أَوْ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَالْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ وَالَّتِي تَحِيضُ مَرَّةً وَتَرْتَفِعُ مَرَّةً وَالَّتِي لاَ تَطْمَعُ فِي الْوَلَدِ وَالَّتِي قَدِ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا وَزَعَمَتْ أَنَّهَا لَمْ تَيْأَسْ وَالَّتِي تَرَى الصُّفْرَةَ مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ بِمُسْتَقِيمٍ فَذَكَرَ أَنَّ عِدَّةَ هَؤُلاَءِ كُلِّهِنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت کہ جو تین ماہ میں ایک مرتبہ حیض دیکھتی ہو یا چھ ماہ میں یا سات میں (ایک مرتبہ دیکھتی ہو) اور وہ مستحاضہ عورت جو حیض تک نہ پہنچی ہو اور وہ جو ایک مرتبہ حیض دیکھے اور ایک مرتبہ نہ دیکھے اور وہ جسے اولاد کی امید نہ ہو اور وہ جس کا حیض ختم ہو گیا ہو درحالیکہ وہ گمان کرتی ہو کہ وہ یائسہ نہیں ہوئی اور وہ جو حیض میں زرد پانی دیکھتی ہو اور اس کا حیض بھی مستقیم نہیں تو بیان کیا کہ ان سب کی عدت تین ماہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۱۰۰ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۱۸ح ۴۰۸؛ الاستبصار: ۳/۳۲۴ح ۱۱۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۸۴ح ۲۸۳۳۷؛ الوافی: ۲۳/۱۱۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۱۵

[2] الانوار اللوامع: ۱۰/۱۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۲۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۶۳؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۳۶؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۶۹

[3] الکافی: ۶/۹۹ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۵۱۳ح ۴۸۰۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۱۹ح ۴۱۲؛ الاستبصار: ۳/۳۲۳ح ۱۱۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۸۳ ح ۲۸۳۳۵؛ الوافی: ۲۳/۱۱۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۱۵

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۳۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۶۲؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۴۷؛ الاخبار الدخیلہ: ۳/۴۳؛ النجعہ: ۹/۲۸۰؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۳۴۶؛ روضۃ المتقین: ۹/۱۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۴۰؛ تفصیل الشریعہ، الطلاق، المواریث: ۱۱۰

{2526} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ مَا وَلَدَتْ وَ طَهُرَتْ وَ هِيَ امْرَأَةٌ لاَ تَرَى دَماً مَا دَامَتْ تُرْضِعُ مَا عِدَّتُهَا قَالَ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

ابوالعباس سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس کے بچہ پیدا کرنے اور (نفاس سے) پاک ہونے کے بعد طلاق دی اور وہ ایسی عورت ہے کہ جب تک دودھ پلاتی ہے خون نہیں دیکھتی تو اس کی عدت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تین ماہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

{2527} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: طَلاَقُ الْحَامِلِ وَاحِدَةٌ فَإِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حاملہ کی طلاق ایک ہی ہے پس جب وہ وضع ہو گیا جو اس کے پیٹ میں ہے تو وہ اس (شوہر) سے جدا ہو گئی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2528} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحُبْلَى إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ سِقْطاً تَمَّ أَوْ لَمْ يَتِمَّ أَوْ وَضَعَتْهُ مُضْغَةً قَالَ كُلُّ شَيْءٍ وَضَعَتْهُ يَسْتَبِينُ أَنَّهُ حَمْلٌ تَمَّ أَوْ لَمْ يَتِمَّ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَ إِنْ كَانَتْ مُضْغَةً.

---

[1] الکافی: ۶/۹۹ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۸۵ ح ۲۸۳۴۰؛ الوافی: ۲۳/۱۱۶۴

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۱۶۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۶/۵۰۹ ح ۴۸۷۴؛ الکافی: ۶/۸۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۸/۷۰ ح ۲۳۴؛ الاستبصار: ۳/۲۹۸ ح ۱۰۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۹۳ ح ۲۸۳۶۱؛ الوافی: ۲۳/۱۰۷۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۸۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۳۵۱ ح ۱۸۴۶۸

[4] روضۃ المتقین: ۹/۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۱۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۴۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۸۰؛ المقتصر: ۲۷۴؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۴۳

✪ عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک حاملہ عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی پس اس کا اسقاط سے حمل وضع ہو گیا خواہ بچہ پورا ہو یا پورا نہ ہو یا صرف مضغہ (لوتھڑا) سے وضع حمل ہو جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کہ جس سے وضع حمل ہو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسے حمل تھا خواہ بچہ پورا ہو یا پوارنہ ہو پس اس کی عدت پوری ہو گئی اگر چہ صرف لوتھڑا ہی کیوں نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2529} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ عِنْدَهُ اِمْرَأَةٌ شَابَّةٌ وَ هِيَ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ حَيْضَةً وَاحِدَةً كَيْفَ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَقَالَ أَمْرُ هَذِهِ شَدِيدٌ هَذِهِ تُطَلَّقُ طَلاَقَ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ بِشُهُودٍ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ مَتَى حَاضَتْهَا فَقَدِ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا (قُلْتُ لَهُ فَإِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ تَحِضْ فِيهَا ثَلاَثَ حِيَضٍ قَالَ يُتَرَبَّصُ بِهَا بَعْدَ السَّنَةِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ قَدِ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا قُلْتُ فَإِنْ مَاتَتْ أَوْ مَاتَ زَوْجُهَا قَالَ فَأَيُّهُمَا مَاتَ وَرِثَهُ صَاحِبُهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ شَهْراً.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے پاس جوان بیوی ہے جسے دہ ماہ میں یا تین ماہ میں صرف ایک بار حیض آتا ہے تو اس کا شوہر اسے کیسے طلاق دے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ معاملہ بہت سخت ہے۔ اس کا شوہر اسے اس طہر میں جس میں جماع نہ کیا ہو گواہوں کی موجودگی میں ایک طلاق سنت دے گا پھر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اسے تین بار حیض آ جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

میں نے آپ علیہ السلام سے درض کیا: اگر ایک سال گزر جائے اور اسے تین حیض ہی نہ آئیں تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سال کے بعد تین ماہ مزید انتظار کرے گی پھر اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

میں نے عرض کیا: اس دوران اگر وہ مرجائے یا اس کا شوہر مرجائے تو؟

---

[1] الکافی: ۸۲/۶ ح ۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۵۱۱/۳ ح ۴۷۹۲؛ تہصیب الاحکام: ۱۲۸/۸ ح ۴۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۷/۲۲ ح ۲۸۳۴۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۶۰/۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۱۰/۱۳؛ تفسیر البرہان: ۴۱۲/۵؛ دعائم الاسلام: ۲۸۶/۲؛ مستدرک الوسائل: ۳۵۲/۱۵ ح ۱۸۴۷۰

[2] الانوار اللوامع: ۱۴۵/۱۰؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۳۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۰۸/۵؛ کتاب المکاسب: ۱۱۲/۴؛ روضۃ المتقین: ۹۹/۹؛ جواہر الکلام: ۲۵۱/۳۲؛ نظام الطلاق الشریعہ: ۲۶۸؛ مراۃ العقول: ۱۴۰/۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۴۲/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۲۵۴/۱۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پندرہ ماہ کے اندر جو بھی کوئی ان میں سے مر جائے تو دوسرا اس کا وارث ہوگا؟[1]

تحقیق:

حدیث موثق یا حسن ہے۔[2]

{2530} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ بِشُهُودٍ طَلاَقَ السُّنَّةِ وَ هِيَ مِمَّنْ تَحِيضُ فَمَضَى ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ فَلَمْ تَحِضْ إِلاَّ حَيْضَةً وَاحِدَةً ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا حَتَّى مَضَتْ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ أُخْرَى وَ لَمْ تَدْرِ مَا رَفَعَ حَيْضَهَا قَالَ إِنْ كَانَتْ شَابَّةً مُسْتَقِيمَةَ الطَّمْثِ فَلَمْ تَطْمَثْ فِي ثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ إِلاَّ حَيْضَةً ثُمَّ ارْتَفَعَ طَمْثُهَا فَلاَ تَدْرِي مَا رَفَعَهَا فَإِنَّهَا تَتَرَبَّصُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمَ طَلَّقَهَا ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ تَتَزَوَّجُ إِنْ شَاءَتْ.

❁ سورہ بن کلیب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو اس طہر میں گواہوں کے ساتھ طلاق دی جس میں جماع نہیں کیا تھا اور عورت ان میں سے تھی جن کو حیض آتا ہے لیکن تین ماہ گزر گئے جبکہ اسے صرف ایک بار حیض آیا پھر اس کا حیض ختم ہو گیا حتیٰ کہ (مزید) تین ماہ گزر گئے (مگر اسے حیض نہیں آیا) اور یہ معلوم بھی نہیں ہوا کہ اس کا حیض کیوں ختم ہوا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ جوان مستقیمۃ الحیض ہے پھر بھی اسے تین ماہ میں صرف ایک حیض آیا پھر اس کا حیض ختم ہو گیا مگر یہ بھی نہیں جانتی کہ کیوں ختم ہوا تو وہ طلاق والے دن سے نو ماہ انتظار کرے گی بعد ازاں تین ماہ مزید عدت گزارے گی پھر (کامل ایک سال بعد) اگر چاہے تو شادی کر سکتی ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث حسن علی الظاہر ہے۔[4]

{2531} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُطَلَّقَةُ تَرِثُ وَ تُورَثُ حَتَّى تَرَى الدَّمَ الثَّالِثَ فَإِذَا رَأَتْهُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۱۹/۸ ح ۴۱۰؛ الکافی: ۹۸/۶ ح ۱؛ الاستبصار: ۳/۳۲۲ ح ۱۱۴۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۸۵؛ الوافی: ۲۳/۱۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۹/۲۲ ح ۲۸۳۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴۱۶/۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲۳۸/۱۳؛ نظام الطلاق الشریعہ: ۲۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۳۰؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۶۴/۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱۱۹/۸ ح ۴۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۹/۲۲ ح ۲۸۳۷۹؛ الاستبصار: ۳/۳۲۳ ح ۱۱۴۹؛ الوافی: ۲۳/۱۱۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴۱۷/۷؛

[4] ملاذ الاخیار: ۲۳۸/۱۳

فَقَدِ انْقَطَعَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: مطلقہ وارث ہوتی ہے اور وارث بناتی ہے یہاں تک کہ تیسری مرتبہ خون (حیض) دیکھے پس جب اسے دیکھے تو منقطع ہوگئی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2532} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ أَوْ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ إِنْ لَمْ تَحِضْ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مطلقہ کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر سے) نہیں نکلنا چاہیے یہاں تک کہ اس کے تین طہر یا اگر حیض نہیں آتا تو تین ماہ کی عدت گزر جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2533} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُطَلَّقَةِ أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَ فِي بَيْتِهَا لاَ تَخْرُجُ وَإِنْ أَرَادَتْ زِيَارَةً خَرَجَتْ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَ لاَ تَخْرُجُ نَهَاراً وَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَحُجَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَ كَذَلِكَ هِيَ قَالَ نَعَمْ وَ تَحُجُّ إِنْ شَاءَتْ.

۞ سماعہ بن مھران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے مطلقہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے گھر میں (گزارے گی) اور اس سے نہیں نکلے گی اور اگر کسی (عزیز وغیرہ) کی ملاقات کرنا

---

[1] الکافی:۶/۸۷ح۵؛تہذیب الاحکام:۸/۱۲۳ح۴۲۸؛الاستبصار:۳/۳۲۷ح۱۱۶۵؛وسائل الشیعہ:۲۲/۲۰۴ح۲۸۳۹۲و۲۶/۲۲۳ح۳۲۸۷۲؛ الوافی:۲۳/۱۱۶۷

[2] مراۃ العقول:۲۱/۱۵۰؛کتاب نکاح شبیری:۶/۲۰۲۶؛فقہ الصادقؑ:۲۳/۲۲؛نظام الارث:۲۹۲؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۴۷؛

[3] الکافی:۶/۸۹ح۱و۹ح ؛تہذیب الاحکام:۸/۱۱۶ح۴۰۲؛وسائل الشیعہ:۲۲/۱۹۸ح۲۸۳۷۵و۲۱۲ح۲۸۴۱۴و۲۱۴ح۲۸۴۲۰؛الوافی :۲۳/۱۲۰۴؛الاستبصار:۳/۳۳۳ح۱۱۸۴

[4] جواہر الکلام:۳۲/۳۳۱؛نظام الطلاق:۳۲۸؛الصوم فی الشریعہ:۲/۴۰۵؛فقہ الصادقؑ:۲۳/۶۲؛تفصیل الشریعہ:۲۳/۲۰۴؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۳۳؛ مراۃ العقول:۲۱/۱۵۳

چاہے تو نصف شب کے بعد نکلے اور دن کے وقت نہ نکلے اور اس پر حرج (لازم) نہیں ہے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر مرجائے کیا اس کے لئے بھی یہی حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور اگر یہ چاہے تو حج کر سکتی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

{2534} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ اَلطَّلاَقِ فَقَالَ إِذَا طَلَّقَ اَلرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ طَلاَقاً لاَ يَمْلِكُ فِيهِ اَلرَّجْعَةَ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ سَاعَةَ طَلَّقَهَا وَ مَلَكَتْ نَفْسَهَا وَ لاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَ لاَ نَفَقَةَ لَهَا قَالَ قُلْتُ أَلَيْسَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ:)لاٰ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَ لاٰ يَخْرُجْنَ) قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ اَلَّتِي تُطَلَّقُ تَطْلِيقَةً بَعْدَ تَطْلِيقَةٍ فَتِلْكَ اَلَّتِي لاَ تُخْرَجُ وَ لاَ تَخْرُجُ حَتَّى تُطَلَّقَ اَلثَّالِثَةَ فَإِذَا طُلِّقَتِ اَلثَّالِثَةَ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَ لاَ نَفَقَةَ لَهَا وَ اَلْمَرْأَةُ اَلَّتِي يُطَلِّقُهَا اَلرَّجُلُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلُهَا فَهَذِهِ أَيْضاً تَقْعُدُ فِي مَنْزِلِ زَوْجِهَا وَ لَهَا اَلنَّفَقَةُ وَ اَلسُّكْنَى حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

.

✪ سعد بن ابی خلف سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے طلاق میں سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی عورت کو ایسی طلاق دے جس میں وہ رجوع کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تو وہ طلاق ملتے ہی بائن ہو جاتی ہے اور اپنے نفس کی مالک ہو جاتی ہے اور اس شخص کا اس پر کوئی اختیار نہیں رہتا اور وہ جہاں چاہے عدت گزارے اور اس کے لئے کوئی نان ونفقہ نہیں۔

میں نے عرض کیا: (مولا علیہ السلام!) کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ''تم انہیں (دوران عدت) ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں (الطلاق:۱)''؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً اس سے مراد وہ عورت ہے جسے ایک کے بعد ایک طلاق دی جائے تو یہ وہ عورت ہے کہ جسے نہ نکالا جا سکتا ہے اور نہ وہ نکل سکتی ہے یہاں تک کہ اسے تیسری (بائن) طلاق مل جائے پس جب تیسری مل جائے گی تو یہ اس

---

[1] الکافی :۶/۹۰ح ۳؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ : ۳/۹۹ ح ۴۷۵۸ ؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۱۳۰ ح ۵۵۰ ؛ الاستبصار: ۳/ ۳۳۳ ح ۱۱۸۵ ؛ وسائل الشیعہ : ۲۱۵/۲۲ ح ۲۸۴۲۱ ؛ الوافی: ۲۳/ ۱۲۰۳ ؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۳۵۰ ؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۹۶/۱۳

[2] مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۵۳ ؛ ملاذ الاخیار: ۲۵۹/۱۳ ؛ التعلیقات: ۴۰۴ ؛ جواہر الکلام: ۳۲/ ۳۳۱ ؛ سند العروۃ الحج: ۲۵۷ ؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۳۴۲ ؛ جامع المدارک: ۴/ ۵۶۷ ؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/ ۵۲۴ ؛ روضۃ المتقین: ۹/ ۴۳

(شوہر) سے جدا ہو جائے گی اور اس کے لئے نان ونفقہ نہیں ہوگا اور وہ عورت جسے اس کا شوہر ایک طلاق دے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے تو یہ عورت بھی اسی طرح اپنے شوہر کے گھر میں رہے گی اور اس کے لئے نان ونفقہ اور رہایش ہوگی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2535} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: فِي الْمُطَلَّقَةِ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَ تُظْهِرُ لَهُ زِينَتَهَا ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْراً﴾.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے مطلقہ (رجعیہ) کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے (شوہر کے) گھر عدت گزارے گی اور اس (شوہر) کے لئے زینت کرے گی کہ ”شائد اللہ اس کے بعد کوئی نیا مار پیدا کرے۔ (الطلاق:)“ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{2536} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْعِدَّةُ وَ الْحَيْضُ لِلنِّسَاءِ إِذَا ادَّعَتْ صُدِّقَتْ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عدت اور حیض عورتوں کے سپرد ہے جب دعویٰ کریں گی تو ان کی تصدیق کی جائے گی۔ [5]

---

[1] الکافی:۶/۹۰ح۵؛تہذیب الاحکام:۸/۱۳۲ح۴۵۸؛تفسیر البرہان:۵/۴۰۶؛وسائل الشیعہ:۲۲/۲۱۶ح۲۸۴۲۲؛الوافی:۲۳/۱۲۰۵؛تفسیر نور الثقلین:۵/۳۵۰؛تفسیر کنز الدقائق:۱۳/۲۹۶؛تفسیر الصافی:۵/۱۸۶؛مسند الامام الکاظمؑ:۲/۵۸۵؛جامع احادیث الشیعہ:۲۶/۹۴۶ح۳۹۹۰۲

[2] مراۃ العقول:۲۱/۱۵۴؛العروۃ الوثقیٰ:۶/۱۷۹؛مسالک الافہام:۹/۳۱۹؛نہایۃ المرام:۲/۱۲۱؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۷/۳۳۱؛ریاض المسائل:۱۲/۳۴۵؛جواہر الکلام:۳۱/۳۱۷؛الحدایق الناضرۃ:۲۵/۵۲۳؛فقہ الصادقؑ:۲۲/۳۲۸؛التعلیقات:۴۰۶؛جامع المدارک:۴/۴۸۰؛کشف اللثام:۸/۱۶۹؛الزبدۃ الفقہیہ:۷/۱۲۲؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۶۳

[3] تہذیب الاحکام:۸/۱۳۱ح۴۵۱؛الکافی:۶/۹۱ح۱۰؛وسائل الشیعہ:۲۲/۲۱۷ح۲۸۴۲۴؛تفسیر البرہان:۵/۴۰۷؛الوافی:۲۳/۱۲۰۶؛تفسیر کنز الدقائق:۱۳/۲۹۹

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الستر والنظر):۱۲۸؛فقہ الصادقؑ:۲۲/۳۲۹؛جواہر الکلام:۳۱/۳۱۷؛العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۱۴؛ریاض المسائل:۲/۱۶۴؛الانوار اللوامع:۱۰/۱۹۴؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۵۹

[5] الکافی:۶/۱۰۱ح۱؛تہذیب الاحکام:۸/۱۶۵ح۵۷۵؛الاستبصار:۳/۳۵۶ح۱۲۷۶؛وسائل الشیعہ:۲/۳۵۸ح۲۳۵۷و۲۲/۲۲۲ح۲۸۴۳۹؛الوافی:۲۳/۱۲۶۱؛ہدایۃ الامہ:۷/۴۲۱

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2537} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَ هُوَ غَائِبٌ عَنْهَا مِنْ أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ فَقَالَ إِنْ أَقَامَتْ لَهَا بَيِّنَةً عَدْلٍ أَنَّهَا طُلِّقَتْ فِي يَوْمٍ مَعْلُومٍ وَ تَيَقَّنَتْ فَلْتَعْتَدَّ مِنْ يَوْمَ طُلِّقَتْ وَ إِنْ لَمْ تَحْفَظْ فِي أَيِّ يَوْمٍ وَ فِي أَيِّ شَهْرٍ فَلْتَعْتَدَّ مِنْ يَوْمٍ يَبْلُغُهَا.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے جبکہ وہ اس سے غائب ہے تو وہ کس دن سے عدت بیٹھے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس عورت کو عادل گواہ مل جائےں اس بات پر کہ اسے معلوم دن میں طلاق دی گئی اور اسے یقین ہوجائے تو وہ اس دن سے عدت بیٹھے کہ جب اسے طلاق ہوئی تھی اور اگر اسے معلوم نہ ہوسکے کہ کس دن اور کس ماہ میں اسے طلاق ہوئی تو جس دن اسے خبر پہنچے اس دن سے عدت بیٹھے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2538} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُطَلَّقَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَلاَ يُعْلِمُ إِلاَّ بَعْدَ سَنَةٍ فَقَالَ إِنْ جَاءَ شَاهِدَا عَدْلٍ فَلاَ تَعْتَدَّ وَ إِلاَّ فَلْتَعْتَدَّ مِنْ يَوْمٍ يَبْلُغُهَا.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مطلقہ کے بارے میں پوچھا گیا جسے اس کا شوہر طلاق دیتا ہے مگر اسے سال بعد معلوم ہوتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر عادل گواہ آئے تو عدت نہ رکھے ورنہ جس دن اسے معلوم ہو اس دن سے عدت رکھے۔ [4]

---

[1] کتاب نکاح شبیری: ۵/۰ ۱۸۴؛ مہذب الاحکام: ۲۶/ ۱۰۰؛ جامع الشتات: ۴/ ۴۸۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۴۲۹؛ الجواہر الفخریہ: ۱۳/ ۹۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۵۱؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۳۴۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۷؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۳۲۰؛ القواعد الفقہیہ: ۳/ ۱۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/ ۲۸۷

[2] الکافی: ۶/ ۱۱۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۱۶۲ ح ۵۶۲؛ الاستبصار: ۳/ ۳۵۴ ح ۱۲۶۵؛ الوافی: ۲۳/ ۱۱۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۲۲۶ ح ۲۸۴۴۷

[3] العروۃ الوثقیٰ: ۶/ ۱۲۱؛ فقہ الثقلین: ۱/ ۳۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/ ۵۳۷؛ جواہر الکلام: ۳۲/ ۳۱۷؛ کشف اللثام: ۸/ ۱۶۰؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۸۸

[4] الکافی: ۶/ ۱۱۱ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۱۶۲ ح ۵۶۴؛ الاستبصار: ۳/ ۳۵۴ ح ۱۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۲۲۸ ح ۲۸۴۵۵؛ الوافی: ۲۳/ ۱۱۹۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2539} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي أُمِّ وَلَدٍ لِنَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَتْ أَ يَتَزَوَّجُهَا اَلْمُسْلِمُ قَالَ نَعَمْ وَ عِدَّتُهَا مِنَ اَلنَّصْرَانِيِّ إِذَا أَسْلَمَتْ عِدَّةُ اَلْحُرَّةِ اَلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ أَوْ ثَلاَثَةُ قُرُوءٍ فَإِذَا اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلْيَتَزَوَّجْهَا إِنْ شَاءَتْ.

✿ حمران نے امام محمد باقرؑ سے ایک نصرانی شخص کی ام ولد کنیز کے بارے میں روایت کیا ہے جو اسلام لے آئی تو کیا اس سے مسلمان نکاح کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کرسکتا ہے مگر عدت کے بعد) اور اس کی نصرانی شخص سے عورت اسلام قبول کرنے کے بعد آیک آزاد مطلقہ کی طرح تین ماہ یا تین طہر ہے پس جب اس کی عدت گر جائے تو اگر وہ چاہے تو مسلمان اس سے نکاح کرسکتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2540} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ طَلَّقَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ وَ هُوَ غَائِبٌ عَنْهُنَّ مَتَى يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ بَعْدَ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَ فِيهَا أَجَلاَنِ فَسَادُ اَلْحَيْضِ وَ فَسَادُ اَلْحَمْلِ.

✿ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان میں ایک کو طلاق دے دے جبکہ وہ ان سے غائب ہو تو اس کے لئے (ایک اور عورت سے) شادی کب جائز ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نو ماہ کے بعد اور اس میں دو عدتیں ہیں حیض کا فساد اور حمل کا فساد۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۹۰/۲۱؛ ریاض المسائل: ۱۹۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶۹/۲۳؛ العروۃ الوثقیٰ: ۶/۱/۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۱۵/۱۳

[2] الکافی: ۶/۶/۱۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹۱/۸ ح ۳۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۸/۲۲ ح ۲۸۵۶۴؛ الوافی: ۱۲۵۲/۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴۲۷/۷

[3] ریاض المسائل: ۳۲۴/۱۲؛ مراۃ العقول: ۲۹۱/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۰/۱۳

[4] الکافی: ۸۰/۶ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۶۳/۸ ح ۲۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۹/۲۲ ح ۲۸۵۶۶؛ الوافی: ۲۹۵/۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴۳۶/۷

[5] رسائل فقھیہ: ۵۹۱؛ مدارک العروۃ: ۲۰۲/۲۹؛ جواہر الکلام: ۱۴۵/۳۲؛ جامع المدارک: ۵۳۰/۴؛ الانوار اللوامع: ۲۰۴/۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۱۰/۲۵؛ مراۃ العقول: ۱۳۷/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲۹/۱۳

{2541} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَضَعُ أَ يَحِلُّ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَبْلَ أَنْ تَطْهُرَ قَالَ نَعَمْ وَ لَيْسَ لِزَوْجِهَا أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى تَطْهُرَ .

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کا وضع حمل ہوجاتا ہے تو کیا وہ پاک ہونے سے پہلے تزویج کرسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں مگر جب تک پاک نہ ہوجائے تب تک اس کے شوہر کے لئے دخلول کرنا جائز نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2542} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ أَنَّهُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا وَ لَمْ يُجْرِ عَلَيْهَا النَّفَقَةَ لِلْعِدَّةِ وَ هِيَ مُحْتَاجَةٌ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ وَ تَبِيتَ عَنْ مَنْزِلِهَا لِلْعَمَلِ وَ الْحَاجَةِ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا عَلِمَ اللَّهُ الصِّحَّةَ مِنْهَا .

۞ محمد بن حسن الصفار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی لیکن اسے عدت کا نان ونفقہ نہیں دیتا جبکہ عورت ضرورتمند ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ کام کاج اور کسی ضرورت کے تحت اپنے گھر سے نکلے اور (کسی دوسری جگہ) شب باشی کرے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب اللہ کو اس کی (نیت کی) صحت کا علم ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۴۴ح ۵۴۴۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۷۴ح ۱۹۰۱؛ الاستبصار: ۳/۱۹۱ح ۶۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۷۲ح ۲۸۵۷۴؛ الوافی: ۲۳/۱۱۶۶

[2] روضۃ المتقین: ۸/۲۴۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۴۵؛ غنائم الایام: ۱/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۸۴۴ و ۵۱۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۹۴ح ۶۰۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۷۸ح ۲۸۵۸۷؛ الوافی: ۲۳/۱۲۱۴؛ مسندالامام العسکریؑ: ۲۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۳۷؛ جامع احادیث الشیعہ: ۲۶/۹۵۰ح ۳۹۹۱۲

[4] روضۃ المتقین: ۹/۴۶؛ دروس فقہ مظاہری: ۳/۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۴۳؛ جامع المدارک: ۴/۵۶۰

﴿وفات کی عدت﴾

{2543} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَ تَكُونُ فِي عِدَّتِهَا أَ تَخْرُجُ فِي حَقٍّ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ إِنَّ فُلاَنَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَخْرُجُ فِي حَقٍّ يَنُوبُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أُفٍّ لَكُنَّ قَدْ كُنْتُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ أُبْعَثَ فِيكُنَّ وَ أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْكُنَّ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَخَذَتْ بَعَرَةً فَرَمَتْ بِهَا خَلْفَ ظَهْرِهَا ثُمَّ قَالَتْ لاَ أَمْتَشِطُ وَ لاَ أَكْتَحِلُ وَ لاَ أَخْتَضِبُ حَوْلاً كَامِلاً وَ إِنَّمَا أَمَرْتُكُنَّ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً ثُمَّ لاَ تَصْبِرْنَ لاَ تَمْتَشِطُ وَ لاَ تَكْتَحِلُ وَ لاَ تَخْتَضِبُ وَ لاَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا نَهَاراً وَ لاَ تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ عَرَضَ لَهَا حَقٌّ فَقَالَ تَخْرُجُ بَعْدَ زَوَالِ اللَّيْلِ وَ تَرْجِعُ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَتَكُونُ لَمْ تَبِتْ عَنْ بَيْتِهَا قُلْتُ لَهُ فَتَحُجُّ قَالَ نَعَمْ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوجاتا ہے اور وہ عدت میں ہوتی ہے تو کیا وہ کیس جائز (معاملہ) میں گھر سے نکل سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا کہ فلانہ عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے تو کیا وہ درپیش آنے والے جائز (اور اہم) کام کے لئے باہر نکل سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تم عورتوں پر تُف ہے! میری بعثت سے پہلے تو تمہاری حالت یہ تھی کہ تم میں سے جس عورت کا شور فوت ہوجاتا تھا تو وہ ایک مینگنی پکڑ کر اسے اپنے پیچھے پھینکتی تھی اور پھر کہتی تھی کہ میں پورا ایک سال نہ کنگھی کروں گی اور نہ سرمہ لگاؤں گی اور نہ خضاب (مہندی) لگاؤں گی جبکہ میں نے تمہیں فقط چار ماہ دس دن (عدت) کا حکم دیا ہے مگر تم پھر بھی صبر نہیں کرتیں۔ چنانچہ وہ نہ کنگھی کرے اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خضاب کرے اور نہ اپنے گھر سے دن کو نکلے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ شب باشی کرے۔

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر اسے کسی برحق کام کے لئے جانا پڑے تو وہ کیا کرے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نصف شب کے بعد باہر نکلے اور شام کو واپس آئے گی پس وہ اپنے گھر کے علاوہ شب باشی کرنے والی نہ ہوگی۔

میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: تو کیا وہ حج کرسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2544} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ صَفْوَانُ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ وَ هُوَ غَائِبٌ فَمَضَتْ أَشْهُرٌ فَقَالَ إِذَا قَامَتِ اَلْبَيِّنَةُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا وَ كَانَتْ عِدَّتُهَا قَدِ اِنْقَضَتْ فَقَدْ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ قَالَ فَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ هَذِهِ لَيْسَتْ مِثْلَ تِلْكَ هَذِهِ تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَبْلُغُهَا اَلْخَبَرُ لِأَنَّ عَلَيْهَا أَنْ تُحِدَّ.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ صفوان نے میری موجودگی میں امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ غائب تھا پس کئی ماہ گزر گئے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت کو گواہ مل جائےں کہ اسے فلاں تاریخ کو طلاق ملی تھی اور (اب) اس کی وہ عدت گزر چکی تو وہ (نئی عدت گزارے بغیر) شوہروں کے لئے حلال ہے اس شخص نے عرض کیا: اور جس عورت کا شوہر مر جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ عورت اس (مذکورہ) عورت کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ اس دن سے عدت بیٹھے گی جس دن اسے اس (شوہر کے فوت ہونے) کی خبر ملے گی کیونکہ اس پر سوگ منانا (ضروری) ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2545} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَنْقَضِي عِدَّتُهَا آخِرَ اَلْأَجَلَيْنِ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاملہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی

---

[1] الکافی: ۶/۱۱۷ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۳۵ح ۲۸۴۷۷ و ۲۸۵۰۲ح ۲۴۴؛ الوافی: ۲۳/۱۲۱۸؛ دعائم الاسلام: ۲/۲۸۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۳۶۲ح ۱۸۵۱۱

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۳۹۲؛ مراۃ العقول: ۲۱/۲۰۲؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۱۱۶

[3] قرب الاسناد: ۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۲۷ح ۲۸۴۵۲؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۱۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۲۴

[4] جامع المدارک: ۴/۵۷۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۵۳۸؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۷۳؛ نظام الطلاق: ۳۴۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۶۸؛ العروۃ الوثقیٰ: ۶/۱۱۸؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۱۱۹

عدت دو عدتوں میں سے آخر والی ہوگی۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2546} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُبْلَى يَمُوتُ زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اِعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ اِسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ اِعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ.

✿ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک حاملہ عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور اس کا وضع حمل بھی ہو جاتا ہے اور چار ماہ دس دن ختم ہونے سے پہلے شادی کر لیتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس شوہر سے اس نے شادی کی ہے اگر وہ اس سے دخول کرے تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے اور یہ عورت پہلے شوہر والی بقیہ عدت گزارے پھر دوسرے شوہر والی عدت تین طہر گزارے اور اگر اس نے اس سے دخول نہیں کیا تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور عورت (پہلے شوہر والی) اپنی باقی ماندہ عدت پوری کرے اور وہ (دوسرا شوہر) رشتہ مانگنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2547} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَ حَيْثُ شَاءَتْ وَ لاَ تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا.

---

[1] الکافی:٦/١١٤ح٦؛وسائل الشیعہ:٢٢/٢٤١ح٢٨٤٩٠؛الوافی:٢٣/١١٨٦

[2] مراۃ العقول:٢١/١٩٦؛فقہ الصادقؑ:٢٣/٤٨؛الحدائق الناضرۃ:٢٥/٤٦٥؛الزبدۃ الفقہیہ:٧/١٠٣؛جامع المدارک:٤/٥٥٩

[3] الکافی:٥/٤٢٧ح٤؛تہذیب الاحکام:٧/٣٠٦ح١٢٧٣؛الاستبصار:٣/١٨٦ح٦٧٥؛تفسیر کنزالدقائق:١٣/٣١٢؛وسائل الشیعہ:٢٠/٤٥١ح٢٦٠٧٠؛الوافی:٢١/٢٨١؛تفسیر نورالثقلین:١/٢٣٠

[4] جامع المدارک:٤/٥٣٢؛الحدائق الناضرۃ:٢٣/٥٨٦؛جواہر الکلام:١٥/٣٢٧؛سند العروۃ النکاح:٢٠٦؛فقہ الثقلین:٢٧٨؛مہذب الاحکام:٢٤/١٠٣؛ کتاب نکاح شبیری:٢/٤٣٢؛حاشیہ مسمسک العروۃ:١١٣؛مراۃ العقول:٢٠/١٨٦

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے وہ عدت کہاں گزارے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں چاہے گزارے مگر اپنے گھر کے علاوہ کہیں شب باشی نہ کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2548} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اِمْرَأَةٍ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ وَ هِيَ مُحْتَاجَةٌ لاَ تَجِدُ مَنْ يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَ هِيَ تَعْمَلُ لِلنَّاسِ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ وَ تَعْمَلَ وَ تَبِيتَ عَنْ مَنْزِلِهَا لِلْعَمَلِ وَ اَلْحَاجَةِ فِي عِدَّتِهَا قَالَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

✪ محمد بن حسن الصفار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا اور وہ اس کی عدت میں ہے اور وہ محتاج ہے کہ کسی ایسے کو نہیں پاتی جو اس کو خرچ دے اور وہ لگوں کے کام کاج کرتی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ نکلے اور لوگوں کے کام کاج کرے اور کام کاج کے لئے زمانہ عدت میں اپنے گھر کو چھوڑ کر کہیں اور دب باشی کرے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس میں ان شاءاللہ کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2549} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَمُوتُ وَ تَحْتَهُ اِمْرَأَةٌ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ لَهَا نِصْفُ اَلْمَهْرِ وَ لَهَا اَلْمِيرَاثُ كَامِلاً وَ عَلَيْهَا اَلْعِدَّةُ كَامِلَةً.

✪ محمد بن مسلم نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو فوت ہوجاتا ہے اور

[1] الکافی: ۱۱۶/۶ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۹/۸ ح ۵۵۳؛ الاستبصار: ۳۵۳/۳ ح ۱۲۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۲/۲۲ ح ۲۸۴۹۳؛ الوافی: ۱۲۱۶/۲۳

[2] مراۃ العقول: ۲۰۰/۲۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۳۴/۲۱؛ نہایۃ المرام: ۱۲۲/۲؛ مہذب الاحکام: ۱۱۶/۲۶؛ التعلیقات خوانساری: ۴۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۳۰۹/۱۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۰۸/۳ ح ۴۸۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۶/۲۲ ح ۲۸۵۰۴؛ الوافی: ۱۲۲۰/۲۳؛ موسوعہ الامام العسکریؑ: ۳۸۶/۲

[4] روضۃ المتقین: ۸۹/۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۹۲/۷؛ جواہر الکلام: ۲۷۸/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶۳/۲۳

اس کی ایک بیوی ہوتی ہے جس سے اس نے دخول نہیں کیا ہوتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت کے لئے نصف حق مہر ہے اور اس کے لئے پوری میراث ہے اور اس پر پوری عدت ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2550} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس سے پہلے کہ عورت کی عدت گزرتی وہ شخص مر گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کی عدت وفات گزارے گی اور اس کے لئے وراثت ہوگی۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

﴿طلاق بائن اور طلاق رجعی﴾

قول مؤلف:

طلاق بائن وہ طلاق ہے کہ جس کے بعد مرد اپنی عورت کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ بغیر نکاح کے دوبارہ اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا اور اس طلاق کی چھ قسمیں ہیں

(۱) اس عورت و دی گئی طلاق جس کی عم ابھی نو سال نہ ہوئی ہو،

(۲) اس عورت کو دی گئی طلاق جو یائسہ ہو،

(۳) اس عورت کو دی گئی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے جماع نہ کیا ہو،

(۴) جس عورت کو تین دفعہ طلاق دی گئی ہو اسے دی جانے والی تیسری طلاق،

(۵) خلع اور مبارات کی طلاق اور

---

[1] الکافی: ۱۱۸/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۴۴/۸ ح ۴۹۹؛ الاستبصار: ۳۳۹/۳ ح ۱۲۰۷؛ عوالی اللئالی: ۳۶۳/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۷/۲۲ ح ۲۸۵۰۷؛ الوافی: ۴۹۹/۲۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰۲/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۲۸۳/۱۳؛ مجمع الفائدہ: ۴۳۶/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۳ ۷؛ حدود الشریعہ: ۳/۲ ۴۷؛ عوالی اللئالی: ۳۶۳/۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۴۵/۳ ح ۴۸۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۱/۲۲ ح ۲۸۵۲۰؛ الوافی: ۱۱۹۲/۲۳

[4] روضۃ المتقین: ۲۱۰/۹؛ نظام الطلاق: ۲۷۸؛ فقہ الثقلین: ۴۱۲/۱؛ الانوار اللوامع: ۱۶۱/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳۱/۳۴؛ رسائل فقہیہ: ۵۵۵

(۶) حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جس کا شوہر نہ اس کے اخراجات برداشت کرتا ہو نہ اسے طلاق دیتا ہو۔۔۔۔

اوران طلاقوں کے علاوہ جو طلاقیں ہیں وہ رجعی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو شوہر اس سے رجوع کرسکتا ہے۔ [1]

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے ان اقسام کے مختلف احکام مختلف مقامات پر ذکر کردیئے ہیں اور کچھ آئندہ ذکر کریں گے ان شاءاللہ (واللہ اعلم)

﴿رجوع کرنے کے احکام﴾

{2551} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ وَاحِدَةً قَالَ هُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَنْقَضِ اَلْعِدَّةُ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهَا قَالَ فَلْيُشْهِدْ قُلْتُ فَإِنْ غَفَلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيُشْهِدْ حِينَ يَذْكُرُ وَإِنَّمَا جُعِلَ اَلشُّهُودُ لِمَكَانِ اَلْمِيرَاثِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ زیادہ مالک ومختار ہے کہ اس سے رجوع کرے جبکہ عدت ابھی ختم نہ ہوئی ہو۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ عورت سے رجوع کرنے پر گواہ مقرر نہ کرے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ گواہ مقرر کرے۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ اس سے غفلت کرے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب یاد آجائے تب مقرر کرے اور یقیناً گواہ اس لئے مقرر کئے جاتے ہیں تاکہ میراث ثابت کی جاسکے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2552} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلطَّلاَقَ لاَ يَكُونُ بِغَيْرِ شُهُودٍ وَ إِنَّ اَلرَّجْعَةَ بِغَيْرِ

---

[1] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۸۳ ف ۲۴۸۱

[2] الکافی: ۶/۷۳ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۳۴ ح ۲۸۲۰۵؛ الوافی: ۲۳/۱۰۴۴؛ مسند الامام الباقرؑ: ۴۰/۵

[3] مراۃ العقول: ۲۱/۱۲۴؛ مہذیب الاحکام: ۲۴/۱۰۵؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۳۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۱۴۲

شُهُودٍ رَجْعَةٌ وَلَكِنْ لِيُشْهِدْ بَعْدُ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: طلاق بغیر گواہوں کے نہیں ہوسکتی اور رجوع بغیر گواہوں کے بھی رجوع ہے لیکن گواہ مقرر کئے جائیں تو یہ افضل ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2553} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ ادَّعَتْ عَلَى زَوْجِهَا أَنَّهُ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً طَلاَقَ الْعِدَّةِ طَلاَقاً صَحِيحاً يَعْنِي عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ أَشْهَدَ لَهَا شُهُوداً عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ أَنْكَرَ الزَّوْجُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ إِنْكَارُهُ الطَّلاَقَ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَإِنَّ إِنْكَارَهُ لِلطَّلاَقِ رَجْعَةٌ لَهَا وَ إِنْ كَانَ أَنْكَرَ الطَّلاَقَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَإِنَّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ شَهَادَةِ الشُّهُودِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَحْلِفَ أَنَّ إِنْكَارَهُ لِلطَّلاَقِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ.

۞ ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے شوہر نے اسے صحیح طریقہ سے ایک طلاق عدی (رجعی) دی ہے یعنی ایسے طہر میں دی ہے مگر بعدازاں شوہر نے اس سے انکار کردیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کا طلاق سے انکار عدت کے گزر جانے سے پہلے ہے تو پھر اس کا طلاق سے یہ انکار اس سے رجوع ہے اور اگر طلاق کا انکار عدت گزر جانے کے بعد ہے تو پھر امام علیہ السلام پر لازم ہے کہ ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دے مگر گواہوں کی گواہی کے بعد اور عورت سے اس بات کا حلف لینے کے بعد کہ اس نے یہ انکار عدت گزرنے کے بعد کیا ہے اور پھر بعدازاں یہ شخص بھی رشتہ طلب کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/ ۳/۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۴۲ ح ۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۱۳۴ ح ۲۸۲۰۷؛ الوافی: ۲۳/ ۱۰۴۳

[2] الحدائق الناضرۃ: ۲۵/ ۳۵۹؛ مہذب الاحکام: ۲۶/ ۱۷۱؛ جواہرالکلام: ۱۶/ ۴۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/ ۳۶۴؛ جامع المدارک: ۴/ ۵۴۰؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۱۲۳

[3] الکافی: ۶/ ۷۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۴۲ ح ۱۲۹؛ الوافی: ۲۳/ ۱۰۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۱۳۶ ح ۲۸۲۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۴۰۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۹۲؛ دروس فقہ مظاہری: ۸۵؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۲۷۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/ ۴۱۰؛ فقہ الثقلین: ۱/ ۴۴۱؛ مہذب الاحکام: ۲۶/ ۱۶۱؛ مسالک الافہام: ۹/ ۱۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/ ۳۵۹؛ کشف اللثام: ۸/ ۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴/ ۲۲۷

قول مؤلف:

مراۃ العقول(۱۲۶/۲۱) پر حدیث کو ''مرسل'' لکھا گیا ہے جو شاید کتابت کی غلطی ہے(واللہ اعلم)

{2554} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمَرْزُبَانِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ اِعْتَدِّي فَقَدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ ثُمَّ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا بَعْدَ ذَلِكَ بِأَيَّامٍ ثُمَّ غَابَ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا حَتَّى مَضَتْ لِذَلِكَ أَشْهُرٌ بَعْدَ الْعِدَّةِ أَوْ أَكْثَرُ فَكَيْفَ تَأْمُرُهُ قَالَ إِذَا أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ.

۞ مرزبان سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اعتدی یعنی عدت گزار پس میں نے تمہارا راستہ جدا کر دیا ہے پھر کچھ دنوں بعد گواہوں کے ساتھ اس سے رجوع کر لیا پھر اس عورت سے مجامعت کرنے سے پہلے اس سے غائب ہو گیا حتیٰ کہ عدت گزرنے کے بعد بھی ایک ماہ یا کچھ زیادہ گزر گیا تو اس کے بارے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے اپنے رجوع پر گواہ مقرر کئے ہیں تو وہ عورت اس کی بیوی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2555} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ اِمْرَأَتَهُ: لَهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَ قَالَ لاَ يُطَلِّقُ التَّطْلِيقَةَ الْأُخْرَى حَتَّى يَمَسَّهَا.

۞ عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے تو وہ اس سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔

پھر فرمایا: وہ اس عورت کو دوسری طلاق نہیں دے سکتا جب تک کہ اس سے مجامعت نہ کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۴۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۴۳ ح ۱۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۳۷ ح ۲۸۲۱۲؛ الوافی: ۲۳/۱۰۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۰۶

[2] الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۳۶۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۱۳۰؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۷۴؛ فقہ الثقلین: ۷۴۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۹۳۴؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۹۳

[3] الکافی: ۶/۳۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۴۴ ح ۱۳۴؛ الاستبصار: ۳/۲۸۰ ح ۹۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۴۱ ح ۲۸۲۲۲؛ الوافی: ۲۳/۱۰۴۶؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۹۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۸۱

[4] مفاتیح الشرائع: ۲/۳۱۹؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۵۷؛ مراۃ العقول: ۲۱/۱۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۹۵

{2556} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجْعَةِ بِغَيْرِ جِمَاعٍ تَكُونُ رَجْعَةً قَالَ نَعَمْ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رجوع کرنے کے بارے میں پوچھا کہ کیا جماع کئے بغیر رجوع ہوجائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2557} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالاَ: سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يُجَامِعْ ثُمَّ طَلَّقَ فِي طُهْرٍ آخَرَ عَلَى السُّنَّةِ أَتَثْبُتُ التَّطْلِيقَةُ الثَّانِيَةُ بِغَيْرِ جِمَاعٍ قَالَ نَعَمْ إِذَا هُوَ أَشْهَدَ عَلَى الرَّجْعَةِ وَلَمْ يُجَامِعْ كَانَتِ التَّطْلِيقَةُ ثَانِيَةً.

عبدالحمید بن عواض اور محمد بن مسلم (دونوں) سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور گواہوں کی موجودگی میں اس سے رجوع کرلیا لیکن مجامعت نہیں کی اور پھر دوسرے طہر میں سنت کے مطابق طلاق دے دی تو کیا بغیر جماع کئے اس کی دوسری طلاق واقع ہوجائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب وہ رجوع پر گواہ مقرر کرے تو چاہے مجامعت نہ کرے پھر بھی دوسری طلاق واقع ہوجائے گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2558} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ

---

[1] تہذیب الاحکام:۸/۴۵ح۱۳۸؛الاستبصار:۳/۲۸۱ح۹۹۶؛وسائل الشیعہ:۲۲/۱۴۳ح۲۸۲۲۷؛الوافی:۲۳/۱۰۴۷

[2] ملاذ الاخیار:۱۳/۹۶؛نہایۃ المرام:۲/۵۷؛مختلف الشیعہ:۷/۳۷۳؛الانوار اللوامع:۱۰/۳۳۹؛مسالک الافہام:۹/۱۳۹؛ایضاح الفوائد:۳/۳۱۹

[3] تہذیب الاحکام:۸/۴۵ح۱۳۹؛الاستبصار:۳/۲۸۱ح۹۹۷؛عوالی اللئالی:۲/۲۸۰؛وسائل الشیعہ:۲۲/۱۴۳ح۲۸۲۲۸؛الوافی:۳/۱۰۴۸؛ھدایۃ الامہ:۷/۳۹۲

[4] ملاذ الاخیار:۱۳/۹۷؛ایضاح الفوائد:۳/۳۱۹؛رسائل فقہیہ:۸۵۴؛ریاض المسائل:۲/۱۷۹؛مختلف الشیعہ:۷/۳۷۳؛الدرر النجفیہ:۲/۹۱؛دروس فقہ مظاہری:۶۲؛جامع المدارک:۴/۵۲۶؛جواہر الکلام:۳۲/۱۳۷؛الزبدۃ الفقہیہ:۷/۵۷؛فقہ الصادقؑ:۲۲/۴۶۳

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا أَرَادَ اَلرَّجُلُ اَلطَّلاَقَ طَلَّقَهَا قُبُلَ عِدَّتِهَا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِنَّهُ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلُهَا أَوْ بَعْدَهُ فَهِيَ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَةٍ فَإِنْ طَلَّقَهَا اَلثَّانِيَةَ وَ شَاءَ أَنْ يَخْطُبَهَا مَعَ اَلْخُطَّابِ إِنْ كَانَ تَرَكَهَا حَتَّى خَلاَ أَجَلُهَا وَ إِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ أَجَلُهَا فَإِنْ فَعَلَ فَهِيَ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلاَثاً فَلاَ تَحِلُّ لَهُ ...حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ هِيَ تَرِثُ وَ تُورَثُ مَا دَامَتْ فِي اَلتَّطْلِيقَتَيْنِ اَلْأَوَّلَتَيْنِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو وہ اسے اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو پس جب اسے ایک طلاق دے پھر اسے چھوڑ دے (اور رجوع نہ کرے) یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے یا اس کے بعد اس سے نکاح کرے تو وہ عورت اس مرد کے پاس ایک طلاق پر ہوگی پس اگر وہ اسے دوسری طلاق دے (اور رجوع نہ کرے اور عدت گزر جائے) اور وہ چاہے کہ وہ بھی اس کا رشتہ مانگنے والوں میں سے ایک ہو (یعنی پھر نکاح کرنا چاہے) جبکہ اس نے اس سے رجوع نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی اور اگر چاہے کہ عدت گزرنے سے پہلے اس سے رجوع کرے (تو ایسا کرسکتا ہے) اور اگر ایسا کرے تو وہ اس کے پاس دو طلاقوں پر ہوگی پس اگر وہ اسے تیسری طلاق دے دیتا ہے تو پھر وہ اس پر اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کسی اور شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے اور جب تک وہ دو طلاقوں میں ہے تب تک خود بھی وارث بنے گی اور اپنا بھی وارث بنائے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2559} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اَلطَّلاَقَ اَلَّذِي أَمَرَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فِي كِتَابِهِ وَ اَلَّذِي سَنَّ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُخَلِّيَ اَلرَّجُلُ عَنِ اَلْمَرْأَةِ فَإِذَا حَاضَتْ وَ طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا أَشْهَدَ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ عَلَى تَطْلِيقَةٍ وَ هِيَ طَاهِرٌ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ هُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَنْقَضِ ثَلاَثَةُ قُرُوءٍ وَ كُلُّ طَلاَقٍ مَا خَلاَ هَذَا فَبَاطِلٌ لَيْسَ بِطَلاَقٍ.

❁ ابن بکیر وغیرہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ طلاق جس کا حکم اللہ نے اپنی کتاب میں دیا ہے اور جو کو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۹/۸ ح ۸۹؛ الکافی: ۶۹/۶ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۶/۲۲ ح ۲۸۱۳۸؛ الاستبصار: ۲۷۰/۳ ح ۹۶۱؛ الوافی: ۱۰۲۰/۲۳؛ بحارالانوار: ۱۵۷/۱۰۱؛ مستدرک الوسائل: ۲۲/۱۵ ح ۱۸۳۷۹؛ تفسیر العیاشی: ۱۱۹/۱؛ تفسیر البرہان: ۴۸۱/۱

[2] ملاذ الاخیار: ۶۷/۱۳

رسول اللہ ﷺ نے مسنون قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی عورت سے اس طرح جدا ہوگا (یعنی طلاق دے گا) کہ جب اسے حیض آئے اور اپنے حیض سے پاک ہو تو دو عادل آدمیوں کی گواہی سے اسے ایک طلاق دے جبکہ عورت سے اس طہر میں اس نے جماع نہ کیا ہو اور جب تک تین طہر نہ گزر جائے ں وہ اس عورت سے رجوع کا زیادہ حقدار ہے اور ہر وہ طلاق جو اس طریقہ پر نہیں ہے وہ باطل ہے اور کوئی طلاق نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

﴿طلاق خلع﴾

{2560} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَحِلُّ خُلْعُهَا حَتَّى تَقُولَ لِزَوْجِهَا وَ اللَّهِ لاَ أُبِرُّ لَكَ قَسَماً وَ لاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْراً وَ لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ وَ لَأُوطِئَنَّ فِرَاشَكَ وَ لَآذَنَنَّ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنِكَ وَ قَدْ كَانَ النَّاسُ يُرَخِّصُونَ فِيمَا دُونَ هَذَا فَإِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ لِزَوْجِهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا فَكَانَتْ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ بَاقِيَتَيْنِ وَ كَانَ الْخُلْعُ تَطْلِيقَةً وَ قَالَ يَكُونُ الْكَلاَمُ مِنْ عِنْدِهَا وَ قَالَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْنَا لَمْ نُجِزْ طَلاَقاً إِلاَّ لِلْعِدَّةِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے خلع حلال نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر سے کہے کہ اللہ کی قسم میں تم سے کسی قسم کی نیکی نہیں کروں گی نہ تمہارے حکم کو مانوں گی، نہ تمہارے لئے غسل جنابت کروں گی اور تیرے بستر پر غیر کو لاؤں گی اور تیری اجازت کے بغیر اس پر اس (غیر) کو اجازت دوں گی اور لوگ تو اس سے کم باتوں پر بھی رخصت دے دیتے تھے۔ پس جب عورت نے اپنے شوہر سے یہ کہہ دیا تو شوہر نے جو کچھ اس سے لیا ہے وہ حلال ہو گیا اور عورت اس کے پاس دو طلاقوں پر ہوئی کیونکہ خلع ایک طلاق ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کلام (یعنی اظہار برات) عورت کی اپنی طرف سے ہو (اور کسی نے پٹی نی پڑھائی ہو)۔

نیز فرمایا: اگر امر (حکومت) ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم عدی طلاق کے علاوہ کوئی طلاق جائز قرار نہ دیتے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۶۸/۶ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۶/۲۲ ح ۲۸۱۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۹۲/۱۳؛ الوافی: ۱۰۲۰/۲۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۴۹/۵

[2] مراۃ العقول: ۱۱۵/۲۱

[3] الکافی: ۱۳۹/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۸ ح ۳۲۲؛ الاستبصار: ۳۱۵/۳ ح ۱۱۲۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۵۲۳/۳ ح ۴۸۲۱؛ الوافی: ۸۸۵/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۰/۲۲ ح ۲۸۵۹۰ و ۲۸۴ ح ۲۸۶۰۰

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2561} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُخْتَلِعَةُ اَلَّتِي تَقُولُ لِزَوْجِهَا اِخْلَعْنِي وَ أَنَا أُعْطِيكَ مَا أَخَذْتُ مِنْكَ فَقَالَ لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئاً حَتَّى تَقُولَ وَ اَللَّهِ لاَ أُبِرُّ لَكَ قَسَماً وَ لاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْراً وَ لآَذَنَنَّ فِي بَيْتِكَ بِغَيْرِ إِذْنِكَ وَ لَأُوطِئَنَّ فِرَاشَكَ غَيْرَكَ فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعَلِّمَهَا حَلَّ لَهُ مَا أَخَذَ مِنْهَا وَ كَانَتْ تَطْلِيقَةً بِغَيْرِ طَلاَقٍ يَتْبَعُهَا فَكَانَتْ بَائِناً بِذَلِكَ وَ كَانَ خَاطِباً مِنَ اَلْخُطَّابِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خلع والی عورت وہ ہے جو اپنے شوہر سے کہے کہ مجھے خلع دو اور میں تجھے وہ دیتی ہوں جو میں نے تم سے حاصل کیا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد کے لئے عورت سے کوئی چیز لینا حلال نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ عورت کہے کہ اللہ کی قسم میں تم سے کسی قسم کی نیکی نہیں کروں گی اور میں تمہارا حکم نہیں مانوں گی اور تمہارے گھر میں تمہاری اجازت کے بغیر اجازت دوں گی اور تمہارے بستر پر غیر کو لاؤں گی پس جب عورت کسی اور کے سکھائے پڑھائے بغیر ایسا کردے تو مرد کے لئے وہ حلال ہو گیا جو کچھ اس نے اس سے لیے اور اس کے بعد بغیر طلاق کے یہ (خلع) ایک طلاق ہو گی اور عورت اس سے بائن ہو جائے گی اور وہ شخص خواستگاری کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2562} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عِدَّةُ اَلْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ اَلْمُطَلَّقَةِ وَ خُلْعُهَا طَلاَقُهَا وَ هِيَ تُجْزِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسَمِّيَ طَلاَقاً اَلْحَدِيثَ.

---

[1] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۷۳؛ مہذب الاحکام: ۱۷۹/۲۶؛ فقہ الثقلین: ۴۵۸؛ دراسات فقہیہ: ۳۵۳؛ مسالک الافہام: ۸۷/۴؛ مقامع الفضل: ۲۱/۲؛ مختلف الشیعہ: ۳۸۴/۷؛ المہذب البارع: ۵۱۲/۳؛ جامع المدارک: ۵۸۴/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۵۶۷/۲۵؛ مراۃ العقول: ۲۳۴/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۸/۱۳؛ روضۃ المتقین: ۱۳۸/۹

[2] الکافی: ۱۴۰/۶ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۸ح ۳۲۴؛ الاستبصار: ۳/ ۳۱۵ح ۱۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۴/۲۲ح ۲۸۶۰۱؛ الوافی: ۸۸۶/۲۲؛ عوالی اللئالی: ۳۹۴/۳

[3] تفصیل الشریعہ: ۲۲۶/۲۳؛ ریاض المسائل: ۱۹۶/۲؛ نظام الطلاق: ۳۹۵؛ فقہ الثقلین: ۴۸۲؛ جامع المدارک: ۵۸۴/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۵۶۷/۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴۱۳/۳۴؛ انوار الفقاہۃ: ۸۴/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۹۰/۱۳؛ مراۃ العقول: ۲۳۵/۲۱؛ مسالک الافہام: ۳۶۸/۹؛ عوالی اللئالی: ۳۹۴/۳

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خلع یافتہ عورت کی عدت بھی طلاق یافتہ عورت کی عدت کے برابر ہے اور اس کا خلع طلاق کا نام لئے بغیر اس کی طلاق ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2563} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ هُوَ طَلَّقَهَا بَعْدَ مَا خَلَعَهَا أَيَجُوزُ عَلَيْهَا قَالَ وَلِمَ يُطَلِّقُهَا وَقَدْ كَفَاهُ الْخُلْعُ وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْنَا لَمْ نُجِزْ طَلَاقاً.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام سے) عرض کیا: آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے کہ اگر مرد عورت کو اس کے خلع لینے کے بعد طلاق دے تو کیا یہ اس پر جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت کو کیوں طلاق دے گا اور تحقیق اس کے لئے خلع کافی ہے اور اگر معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم طلاق کو جائز ہی قرار نہ دیتے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2564} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُبَارِي زَوْجَهَا أَوْ تَخْتَلِعُ مِنْهُ بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ هَلْ تَبِينُ مِنْهُ بِذَلِكَ أَوْ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُتْبِعْهَا بِطَلَاقٍ فَقَالَ تَبِينُ مِنْهُ وَإِنْ شَاءَتْ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا وَتَكُونَ امْرَأَتَهُ فَعَلَتْ (فَقُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رُوِيَ لَنَا أَنَّهَا لَا تَبِينُ مِنْهُ حَتَّى يُتْبِعَهَا بِطَلَاقٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِذاً خُلْعٌ فَقُلْتُ تَبِينُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۞ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عوت اپنے شوہر سے دو گواہوں کی گواہی کے ساتھ اس طہر میں جس میں جماع نہ ہوا ہو مبارات کرتی ہے یا اس سے خلع لیتی ہے تو کیا وہ اسی پر اس سے

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۵۲۳ ح ۴۸۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۸۵ ح ۲۸۶۰۲؛ الوافی: ۲۲/۸۸۹

[2] روضۃ المتقین: ۹/۸ ۱۳؛ جواہر الکلام: ۳۳/۵؛ مقامع الفضل: ۲/۶ ۳؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۵۵ ۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷/۲ ۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۲۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۹۹ ح ۳۳۳؛ الاستبصار: ۳/۱۸ ۳ ح ۱۱۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۸۶ ح ۲۸۶۰۶؛ الوافی: ۲۲/۸۹۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۹۶؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۱۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷/۱۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۹۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۵۶۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۳۶۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۲۲۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۱۸؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۳۶۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/۹؛ جامع المدارک: ۴/۵۸۲

بائن ہوجائے گی یا وہ اس کی بیوی رہے گی جب تک کہ اس کے بعد طلاق جاری نہ کی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے بائن ہوجائے گی اور اگر چاہے کہ جو مواخذہ اس سے لیا گیا وہ واپس لے لے اور اس مرد کی بیوی رہے تو ایسا کرے۔

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارے لئے روایت کی گئی ہے کہ وہ مرد پر بائن نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس کے بعد طلاق جاری کی جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خلع ہوجائے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: تو وہ عورت اس مرد سے بائن ہوجائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2565} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ اَلْخُلْعُ حَتَّى تَقُولَ لاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْراً وَ لاَ أُبِرُّ لَكَ قَسَماً وَ لاَ أُقِيمُ لَكَ حَدّاً فَخُذْ مِنِّي وَ طَلِّقْنِي فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَخْلَعَهَا بِمَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ وَ لاَ يَكُونُ ذَلِكَ إِلاَّ عِنْدَ سُلْطَانٍ فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ فَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسَمِّيَ طَلاَقاً.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خلع نہیں ہوگا حتیٰ کہ عورت مرد سے کہے گی کہ میں تیرا حکم نہیں مانوں گی اور میں تیرے ساتھ کسی قسم کی نیکی نہیں کروں گی اور میں تیرے کسی حدود و قیود کو قائم نہیں کروں گی بس مجھ سے مواخذہ لو اور مجھے طلاق دے دو۔ چنانچہ جب عورت نے یہ کہہ دیا کہ مرد کے لئے حلال ہوگیا کہ وہ دونوں جس قلیل یا کثیر (مواخذہ) پر راضی ہوجائیں وہ لے کر اسے خلع دے دے اور سلطان کے پاس جائے بغیر ایسا نہیں ہوگا پس جب عورت ایسا کرے تو وہ طلاق کا نام لئے بغیر اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوجائے گی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹۸/۸ ح ۳۳۲؛ الاستبصار: ۳۱۸/۳ ح ۱۱۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۶/۲۲ ح ۲۸۶۰۷؛ الکافی: ۱۴۳/۶؛ الوافی: ۸۹۲/۲۲ و ۸۹۳؛ عوالی اللئالی: ۳۹۳/۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۹۶/۱۳؛ دروس تمہیدیہ: ۴۳۹/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۲/۲۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲۲/۲۳؛ دروس فقہ مظاہری: ۲۰۵؛ نہایۃ المرام: ۱۴۴/۲؛ النجعہ: ۳۲۵/۹؛ مسالک الافہام: ۳۶۸/۹؛ القواعد الفقہیہ: ۱۱۰/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۹۸/۸ ح ۳۳۱؛ الاستبصار: ۳۱۸/۳ ح ۱۱۳۱؛ الوافی: ۸۹۱/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۶/ ح ۲۸۶۰۸

[4] مہذب الاحکام: ۱۸۹/۲۶؛ فقہ الثقلین: ۴۷۵/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۹۹/۳۴

{2566} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَمَّالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: (الْمُخْتَلِعَةُ يَتْبَعُهَا الطَّلاَقُ مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا).

❁ موسیٰ بن بکر سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: خلع یافتہ عورت کو بعد میں طلاق دی جا سکتی جب تک کہ وہ اپنی عدت میں ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث مجہول کالموثق ہے۔[2]

{2567} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ بُنَانِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ خُلْعٌ وَ لاَ تَخْيِيرٌ وَ لاَ مُبَارَاةٌ إِلاَّ عَلَى طُهْرٍ مِنَ الْمَرْأَةِ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ شَاهِدَيْنِ يَعْرِفَانِ الرَّجُلَ وَ يَرَيَانِ الْمَرْأَةَ وَ يَحْضُرَانِ التَّخْيِيرَ وَ إِقْرَارَ الْمَرْأَةِ أَنَّهَا عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ مِنْ يَوْمَ خَيَّرَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا إِقْرَارُ الْمَرْأَةِ هَاهُنَا فَقَالَ تُشْهِدُ الشَّاهِدَيْنِ عَلَيْهَا بِذَلِكَ لِلرَّجُلِ حَذَراً أَنْ تَأْتِيَ بَعْدُ فَتَدَّعِيَ أَنَّهُ خَيَّرَهَا وَ هِيَ طَامِثٌ فَيَشْهَدَانِ عَلَيْهَا بِمَا سَمِعَا مِنْهَا وَ إِنَّمَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ وَ أَمَّا الْخُلْعُ وَ الْمُبَارَاةُ فَإِنَّهُ يَلْزَمُهَا إِذَا أَشْهَدَتْ عَلَى نَفْسِهَا بِالرِّضَا فِيمَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ زَوْجِهَا بِمَا يَفْتَرِقَانِ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَ إِذَا افْتَرَقَا عَلَى شَيْءٍ وَ رَضِيَا بِهِ كَانَ ذَلِكَ جَائِزاً عَلَيْهِمَا وَ كَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً لاَ رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا سَمَّى طَلاَقاً أَوْ لَمْ يُسَمِّ وَ لاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا فِي الْعِدَّةِ قَالَ وَ الطَّلاَقُ وَ التَّخْيِيرُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ وَ الْخُلْعُ وَ الْمُبَارَاةُ يَكُونُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ.

❁ حمران روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خلع تخییر اور مبارات نہیں ہوں گے مگر یہ کہ عورت کے اس طہر میں جس میں جماع نہ ہو اور دو گواہ جو کہ مرد کو جانتے ہوں اور عورت کو دیکھتے ہیں اور دونوں تخیر کے وقت اور عورت کے اقرار کے وقت موجود ہوں (جس میں عورت کہے) کہ جس دن اسے اختیار دیا گیا وہ بغیر جماع والے طہر میں تھی۔ راوی کہتا ہے کہ محمد بن مسلم نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! یہاں عورت کے اقرار سے کیا مراد ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۹۷ح ۳۲۹؛ الاستبصار: ۳/۳۱۷ح ۱۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۸۳ح ۲۸۵۹۹؛ الوافی: ۲۲/۸۹۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۸۹ و ۳/۳۹۳؛ هدایۃ الامہ: ۷/۴۴۲؛ الکافی: ۶/۱۴۱ح ۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۹۳؛ مراۃ العقول: ۲۱/۲۳۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو گواہ عورت پر مرد کے لئے اس بات کی گواہی دیں گے کہ عورت کو اختیار دینے کا دعویٰ کرنے کے بعد وہ اس کے پاس آنے سے محتاط رہا جبکہ وہ پاک تھی پس دو گواہ عورت پر گواہی دیں گے جو کچھ انہوں نے اس سے سنا چنانچہ عورت کے لئے طلاق واقعہ ہو جائے گی جب اس سنے اٹھنے سے پہلے خود کو مختار کر لیا اور خلع اور مبارات لازم ہو جاتے ہیں جب عورت اپنی مرضی سے خود پر گواہی دے پس اس میں اور اس کے شوہر میں اسی مجلس میں جدائی ہو جائے گی اور جب جدائی کسی چیز (مواخذ وغیرہ) پر ہو جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں تو یہ دونوں کے لئے جائز ہے اور عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جائے گی جس میں مرد کے لئے اس سے رجوع نہیں ہے چاہے طلاق کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے اور عدت میں ہی دونوں کے درمیان میراث نہیں ہے۔

پھر فرمایا: اور طلاق وتخییر مرد کی طرف سے ہے جبکہ خلع ومبارات کی طرف سے ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2568} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَتُوبَ مِنْ قَوْلِهَا الَّذِي قَالَتْ لَهُ عِنْدَ الْخُلْعِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلع یافتہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اپنی اس بات سے توبہ کرے جو اس نے خلع کے وقت کہی تھی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2569} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فَضْلٍ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمُخْتَلِعَةُ إِنْ رَجَعَتْ فِي شَيْءٍ مِنَ الصُّلْحِ يَقُولُ لَأَرْجِعَنَّ فِي بُضْعِكِ.

۞ فضل بن ابوالعباس سے روایت ہے کہ خلع یافتہ عورت اگر صلح سے کچھ (مال میں سے) واپس لے لے تو مرد کہے گا کہ میں بھی ضرور تجھ سے رجوع کروں گا۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹۹/۸ ح ۳۴۳؛ الوافی: ۸۹۰/۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۱/۲۲ ح ۲۸۶۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۹۷/۱۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵۸/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴۴۳/۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۰۵/۳۲

[3] الکافی: ۱۶۱/۶ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۳/۲۲ ح ۲۸۶۲۷؛ الوافی: ۸۹۵/۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴۴۴/۷

[4] دراسات فی الفقہ الاسلامی: ۲۵۰/۳؛ مجموعہ المقالات حب اللہ: ۴۰۱؛ مراۃ العقول: ۲۳۸/۲۱

[5] تہذیب الاحکام: ۱۰۰/۸ ح ۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۳/۲۲ ح ۲۸۶۲۹؛ الوافی: ۸۹۵/۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴۴۴/۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{2570} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمُخْتَلِعَةِ قَالَ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَ الْمُخْتَلِعَةُ بِمَنْزِلَةِ الْمُبَارِئَةِ .

❁ داؤد بن سرحان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلع یافتہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ اس کی عدت مطلقہ کی عدت جیسی ہے اور وہ اپنے (شوہر والے) گھر میں عدت گزارے گی اور خلع یافتہ بمنزلہ مبارات والی کے (بائن) ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{2571} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَ خُلْعُهَا طَلاَقُهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ هَلْ تُمَتَّعُ بِشَيْءٍ قَالَ لاَ .

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طلاق یافتہ کی عدت مطلقہ کی عدت جیسی ہے اور اس کا خلع ہی اس کی طلاق ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بطور تمتع عورت کو کچھ دیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۹۸؛ جواہر الکلام: ۳۳/۶۲؛ الزبدة الفقهیه: ۷/۱۶۳؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۸۳ ۳؛ ریاض المسائل: ۲/۱۹۶؛ دروس تمہیدیہ: ۲/۰ ۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴/۲۶ ۴

[2] الکافی: ۶/۴ ۱۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۳۶ ح ۴۷۳؛ الاستبصار: ۳/۳۳۶ ح ۱۱۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۹۳ ح ۲۸۳۶۰؛ الوافی: ۲۳/۱۲۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۴۴

[3] مراۃ العقول: ۲۱/۲۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۶۹؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۲۰۶

[4] الکافی: ۶/۱۴۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۹۷ ح ۲۸۶۴۰؛ الوافی: ۲۳/۱۲۵۷

[5] مراۃ العقول: ۲۱/۲۴۲

{2572} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ قَالَ نَعَمْ قَدْ بَرِئَتْ عِصْمَتُهَا مِنْهُ وَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی بیوی اس سے خلع لے لیتی ہے تو کیا اس مرد کے لئے حلال ہے کہ خلع یافتہ کی عدت ختم ہونے سے پہلے اس کی بہن سے شادی کرلے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیونکہ اس عورت کی عصمت اس مرد سے بری ہوچکی اور اس کا اس عورت کی طرف رجوع کا حق ہی نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2573} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى: أَنَّهُ سَأَلَ (أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ) عَنِ الْمُخْتَلِعَةِ أَلَهَا سُكْنَى وَ نَفَقَةٌ فَقَالَ لاَ سُكْنَى لَهَا وَ لاَ نَفَقَةٌ الْحَدِيثَ.

❁ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خلع یافتہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لئے سکونت اور نان ونفقہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے نہ سکونت ہے اور نہ نان ونفقہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

﴿طلاق مبارات﴾

{2574} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمُبَارَاةُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ

---

[1] الکافی:۶/۱۴۰ح۹؛تہذیب الاحکام:۸/۱۳۷ح۴؛وسائل الشیعہ:۲۲/۲۷۰ح۲۸۵۶۹و۳۰۰ح۲۸۶۵۰؛الوافی:۲۱/۱۹۱؛ھدایۃ الامہ:۷/۴۴۵

[2] مراۃ العقول:۲۱/۲۴۲؛ملاذ الاخیار:۱۳/۲۷۰؛جامع الشتات:۴/۵۳۳؛الزبدۃ الفقھیہ:۶/۲۶۰؛کشف اللثام:۸/۱۹۱؛فقہ الصادقؑ:۲۳/۱۲۰؛مہذب الاحکام:۲۴/۱۶۳؛سند العروۃ النکاح:۳/۱۷۹؛ریاض المسائل:۱۲/۳۶۶؛جامع المدارک:۴/۲۴۸؛نظام الطلاق:۳۹۹

[3] من لایحضرہ الفقیہ:۳/۵۲۳ح۴۸۲۲؛الکافی:۶/۱۴۴ح۷؛الوافی:۲۳/۱۲۵۸؛وسائل الشیعہ:۲۲/۳۰۰ح۲۸۶۵۱؛جامع احادیث الشیعہ:۲۶/۹۴۸

[4] روضۃ المتقین:۹/۱۴۴؛فقہ الصادقؑ:۳۴/۳۴۱؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۸/۱۷۲؛الحدائق الناضرۃ:۲۵/۶۱۹؛سند العروۃ النکاح:۳/۵۷۹

لِزَوْجِهَا لَكَ مَا عَلَيْكَ وَ اُتْرُكْنِي أَوْ تَجْعَلُ لَهُ مِنْ قِبَلِهَا شَيْئاً فَيَتْرُكُهَا إِلاَّ أَنَّهُ يَقُولُ فَإِنِ ارْتَجَعْتِ فِي شَيْءٍ فَأَنَا أَمْلَكُ بِبُضْعِكِ وَ لاَ يَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا إِلاَّ اَلْمَهْرَ فَمَا دُونَهُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مبارات یہ ہے کہ عوت اپنے شوہر سے کہے گی کہ جو تجھ پر ہے وہ تیرے لئے ہے اورتم مجھے چھوڑ دو یا وہ مرد اس کے لئے کوئی چیز اپنی طرف سے مقرر کرے تو وہ اس عورت کو چھوڑ دے مگر یہ کہ وہ شخص کہے کہ اگر تونے کسی شئے میں رجوع کیا تو میں تیری بضع (عزت) کا مالک ہوں گا اور اس عورت کے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگا کہ وہ اس سے حق مہر یا اس سے کم کے علاوہ کچھ لے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2575} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ وَ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمُبَارَاةِ كَيْفَ هِيَ قَالَ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا شَيْءٌ مِنْ صَدَاقِهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهِ وَ يَكُونُ قَدْ أَعْطَاهَا بَعْضَهُ وَ يَكْرَهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَتَقُولُ اَلْمَرْأَةُ مَا أَخَذْتُ مِنْكَ فَهُوَ لِي وَ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ فَهُوَ لَكَ وَ أُبَارِئُكَ فَيَقُولُ لَهَا اَلرَّجُلُ فَإِنْ أَنْتِ رَجَعْتِ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَرَكْتِ فَأَنَا أَحَقُّ بِبُضْعِكِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ مبارات کیسے ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے شوہر پر کوئی چیز از قسم حق مہر وغیرہ (واجب الادا) ہو اور وہ اس کو کچھ ادا کر چکا ہو پس دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہوں اور وہ عورت اپنے شوہر سے کہے کہ جو مال میں تم سے لے چکی ہوں وہ میرا ہے اور جو تم پر باقی ہے وہ تیرے لئے ہے اور میں تم سے مبارات کرتی ہوں اور مرد اس عورت سے کہے کہ (آج) تونے جو کچھ مجھے چھوڑا ہے اگر تو اس میں سے کس شئے کی طرف رجوع کرے گی تو پھر میں بھی تمہاری عزت کا زیادہ حقدار ہوں گا۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی:۶/۱۴۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام:۸/۱۰۰ ح ۳۳۹؛ وسائل الشیعہ:۲۲/۲۹۵ ح ۲۸۶۳۴؛ الوافی:۲۲/۸۹۸؛ عوالی اللئالی:۳/۳۹۵

[2] مراۃ العقول:۲۱/۲۳۹؛ جامع المدارک:۴/۵۹۳؛ الحدائق الناضرۃ:۲۵/۶۲۲؛ المہذب البارع:۳/۵۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۴/۳۷۹؛ نظام الطلاق: ۴۱۱؛ النجعہ:۹/۳۳۴؛ ملاذ الاخیار:۱۳/۱۹۹؛ جواہر الکلام:۳۳/۳؛ مختلف الشیعہ:۷/۳۹۱؛ ریاض المسائل:۲/۱۹۷

[3] تہذیب الاحکام:۸/۱۰۱ ح ۳۴۲؛ الکافی:۶/۱۴۲ ح ۱؛ الوافی:۲۲/۸۹۷؛ وسائل الشیعہ:۲۲/۲۹۴ ح ۲۸۶۳۳؛ ھدایۃ الامہ:۷/۴۴۴

[4] ملاذ الاخیار:۱۳/۲۰۱؛ الانوار اللوامع:۱۰/۳۶۰؛ ریاض المسائل:۱۲/۳۶۹؛ مراۃ العقول:۲۱/۲۳۸؛ الزبدۃ الفقہیہ:۷/۱۷۳؛ الحدائق الناضرۃ:۲۵/۶۲۱؛ دروس تمہیدیہ:۲/۴۴۲؛ تفصیل الشریعہ:۲۳/۲۵۲

{2576} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْمُبَارَأَةُ أَنْ تَقُولَ ٱلْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا لَكَ مَا عَلَيْكَ وَ اُتْرُكْنِي فَتَرَكَهَا إِلاَّ أَنَّهُ يَقُولُ لَهَا إِنِ ٱرْتَجَعْتِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ فَأَنَا أَمْلَكُ بِبُضْعِكِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مبارات یہ ہے کہ عوت اپنے شوہر سے کہے کہ جو کچھ میرا تیرے ذمے ہے وہ سب تیرا ہے اور مجھے چھوڑ دے پس اس کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا مگر یہ کہ وہ مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تونے اس میں سے کسی چیز کی طرف رجوع کیا تو میں تیری عزت کا مالک رہوں گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2577} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْمُبَارِئَةُ يُؤْخَذُ مِنْهَا دُونَ ٱلصَّدَاقِ وَ ٱلْمُخْتَلِعَةُ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا شَاءَ أَوْ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ مِنْ صَدَاقٍ أَوْ أَكْثَرَ وَ إِنَّمَا صَارَتِ ٱلْمُبَارِئَةُ يُؤْخَذُ مِنْهَا دُونَ ٱلْمَهْرِ وَ ٱلْمُخْتَلِعَةُ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا شَاءَ لِأَنَّ ٱلْمُخْتَلِعَةَ تَعْتَدِي فِي ٱلْكَلاَمِ وَ تَكَلَّمُ بِمَا لاَ يَحِلُّ لَهَا.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مبارات والی عورت سے مرد حق مہر سے کم لے گا اور خلع والی عورت سے مرد جو چاہے لے یا جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں خواہ صرف حق مہر ہو یا اس سے زیادہ ہو اور بے شک مبارات لینے والی عورت سے حق مہر سے کم لیا جائے گا اور خلع لینے والی عورت سے جو مرد چاہے (وہ لے) اور یہ (فرق) اس لئے ہے کہ خلع والی عورت کلام میں حد سے تجاوز کرتی ہے اور وہ کلام کرتی ہے جو اس کے لئے حلال نہیں ہوتا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۵۱۹/۳ ح ۴۸۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۴/۲۲ ح ۲۱۶۳۱؛ الوافی: ۸۹۸/۲۲

[2] روضۃ المتقین: ۱۲۸/۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۲۲/۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶۲۲/۲۵؛ ریاض المسائل: ۱۹۷/۲؛ فقہ الثقلین: ۴۹۹؛ الانوار اللوامع: ۳۶۰/۱۰؛ کشف الاثام: ۲۲۷/۸؛ نہایۃ المرام: ۱۴۶/۲ و؛ فقہ الصادقؑ: ۴۴۴/۳۴

[3] الکافی: ۱۴۲/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۰۱/۸ ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۷/۲۲ ح ۲۸۶۱۰؛ الوافی: ۸۹۶/۲۲؛ عوالی اللئالی: ۳۹۶/۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴۴۳/۷

[4] جواہر الکلام: ۱۹/۳۳؛ فقہ الثقلین: ۴۷۴؛ ریاض المسائل: ۱۹۷/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳۰/۲۳؛ دروس تمہیدیہ: ۴۴۰/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳۸۷/۴؛ فقہ الحیاۃ: ۷۰/۸؛ مہذب الاحکام: ۲۰۴/۲۶؛ نظام الطلاق: ۴۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶۲۳/۲۵؛ مختلف الشیعہ: ۳۹۱/۷؛ مراۃ العقول: ۲۳۹/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۲۰۰/۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳۹۶/۳

{2578} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ صَفْوَانُ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ صَفْوَانُ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ طَلاَقٌ وَلاَ تَخْيِيرٌ وَلاَ مُبَارَاةٌ إِلاَّ عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ بِشُهُودٍ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اور سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بغیر جماع والے طہر اور بغیر گواہوں کے نہ طلاق ہوتی ہے، نہ تخییر ہوتی ہے اور نہ مبارات ہوتی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2579} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَتَحَدَّثُ قَالَ: اَلْمُبَارِئَةُ تَبِينُ مِنْ سَاعَتِهَا مِنْ غَيْرِ طَلاَقٍ وَلاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا لِأَنَّ اَلْعِصْمَةَ مِنْهُمَا قَدْ بَانَتْ سَاعَةَ كَانَ ذَلِكَ مِنْهَا وَمِنَ اَلزَّوْجِ.

حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ مبارات والی عورت بغیر طلاق کے اور دونوں (شوہر بیوی) کے درمیان میراث کے بغیر اسی وقت بائن ہو جاتی ہے کیونکہ ان دونوں سے وہ رشتہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے جو عورت اور شوہر کے درمیان تھا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس طرح کی بعض حدیثیں قبل ازیں بھی گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ بھی گزریں گی ان شاءاللہ۔ (واللہ اعلم)

﴿طلاق کے مختلف احکام﴾

{2580} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا

---

[1] الکافی: ۶/۱۴۳ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۹۱ ح ۲۸۶۲۲؛ الوافی: ۲۲/۸۸۹

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۲۴۱؛ النجعہ: ۹/۳۴۴

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۱۰۲ ح ۳۴۵؛ الاستبصار: ۳/۳۱۹ ح ۱۱۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۹۵ ح ۲۸۱۱۳

[4] دروس فقہ مظاہری: ۶/۲۴۶؛ دراسات فقہیہ: ۳۵۶؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۲۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۲۱؛ ریاض المسائل: ۱۲/۳۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/۲۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۷۶

عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يُطَلِّقَ وَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ فَإِنْ هُوَ تَزَوَّجَ وَ دَخَلَ بِهَا فَهُوَ جَائِزٌ وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فِي مَرَضِهِ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ وَ لاَ مَهْرَ لَهَا وَ لاَ مِيرَاثَ.

✿ زراہ سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا مریض کو طلاق نہیں دینی چاہیے البتہ اس کے لئے تزویج جائز ہے پس اگر وہ نکاح کرے اور عورت سے دخول کرے تو وہ نکاح جائز (نافذ) ہوگا اور اگر وہ عورت سے دخول نہ کرے حتیٰ کہ اپنی مرض میں فوت ہوجائے تو اس کا نکاح باطل ہے اور عورت کے لئے نہ حق مہر ہے اور نہ میراث ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2581} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ وَ هُوَ مَرِيضٌ قَالَ تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا وَ إِنْ طَلَّقَهَا فِي حَالِ إِضْرَارٍ فَهِيَ تَرِثُهُ إِلَى سَنَةٍ فَإِنْ زَادَ عَلَى اَلسَّنَةِ يَوْماً وَاحِداً لَمْ تَرِثْهُ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً عِدَّةَ اَلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

✿ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ مریض تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک عورت اپنی عدت میں ہے وہ اس کی وارث بنے گی اور اگر اس نے عورت کو ضرر پہنچانے کے لئے (یعنی وراثت سے محروم کرنے کے لئے) طلاق دی تو پھر وہ ایک سال تک اس کی وارث بنے گی پس اگر سال سے ایک دن بھی زیادہ ہوا تو وہ وارث نہیں بنے گی اور وہ اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۶ /۱۲۳ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۷ /۵۴۴ ح ۱۸۱۶ و ۳۷۴ ح ۱۸۹۶؛ الاستبصار: ۳ /۱۹۲ ح ۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲ /۱۴۹ ح ۲۸۲۴۵ و ۲۶/ ۲۳۲ ح ۳۲۸۹۹؛ الوافی: ۲۱/ ۴۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۱۹۱

[2] مستند الشیعہ: ۱۹/ ۳۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۵۰۵؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۸۲۶؛ تذکرۃ الفقہاء: ۲۲/ ۸۵؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۲۰۹؛ جامع المدارک: ۴/ ۵۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/ ۳۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷/ ۷۰؛ فقہ الثقلین: ۴۰۶؛ مہذب الاحکام: ۳۰/ ۱۹۸؛ مفتاح الکرامہ: ۸/ ۱۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۸۲

[3] الکافی: ۶ /۱۲۲ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۵۴۶ ح ۴۸۸۱؛ تہذیب الاحکام: ۸ /۷۸ ح ۲۶۷؛ الاستبصار: ۳ /۳۰۷ ح ۱۰۹۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/ ۳۴۳ ح ۱۸۴۲۳؛ عوالی اللئالی: ۱/ ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۱۵۲ ح ۲۸۲۵۲؛ الوافی: ۲۳/ ۱۱۱۸؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۴۰۷

[4] مراۃ العقول: ۲۱/ ۲۰۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷/ ۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۵۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۱۵۸؛ روضۃ المتقین: ۹/ ۲۱۲

{2582} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي مَرَضِهِ وَرِثَتْهُ مَا دَامَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا إِلاَّ أَنْ يَصِحَّ مِنْهُ قُلْتُ فَإِنْ طَالَ بِهِ الْمَرَضُ قَالَ) تَرِثُهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَنَةٍ.

۞ ابوالعباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی مرض میں بیوی کو طلاق دے تو وہ اس کی وارث بنے گی جب تک کہ وہ شخص اس مرض میں رہے (اور مر جائے) اگرچہ عورت کی عدت گزر چکی ہو مگر یہ کہ وہ شخص اس بیماری سے ٹھیک ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کا مرض طویل ہو جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سال تک اس کی وارث بنے گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2583} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا لاَ تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ لِلْعِدَّةِ لِزَوْجِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَذِنَ فِي الطَّلاَقِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ تَعَالَى اَلطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ يَعْنِي فِي التَّطْلِيقَةِ الثَّالِثَةِ وَلِدُخُولِهِ فِيمَا كَرِهَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مِنَ الطَّلاَقِ الثَّالِثِ حَرَّمَهَا عَلَيْهِ فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ لِئَلاَّ يُوقِعَ النَّاسَ الاِسْتِخْفَافُ بِالطَّلاَقِ وَلاَ تُضَارَّ النِّسَاءُ.

۞ علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کیا سبب ہے جس کی بنا پر تین طلاق دی ہوئی عورت اپنے شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح نہ کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نی دو مرتبہ طلاق کی اجازت دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے کہ: ”طلاق دو بار ہے پھر یا تو شائستہ طور پر عورتوں کو اپنی زوجیت میں رکھ لیا جائے یا اچھے پیرائے میں انہیں رخصت کیا جائے (البقرۃ:۲۲۹)“ یعنی تیسری طلاق میں اس لئے کہ وہ اس حد میں داخل ہو گیا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا تو تیسری طلاق کے بعد عورت کو اس پر حرام

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۱۱۳ح ۵۶۶۸؛ الکافی: ۶/۱۲۲ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۸۵ح ۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۲۶ح ۳۲۸۸۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۱؛ الوافی: ۲۳/۱۱۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۷۳؛ الکافی: ۷/۱۳۴ح ۵

[2] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۳۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ: ۴۶۴؛ دروس فقہ مظاہری: ۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۳۲۰؛ مراۃ العقول: ۲۱/۲۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۲۵

کر دیا جب تک وہ عورت کسی دوسرے شوہر کے نکاح میں نہ جائے تا کہ لوگ طلاق کو ہلکی اور خفیف بات نہ سمجھیں اور اس طرح عورتوں کو ضرر نہ پہنچائیں۔ [۱]

تحقیق

حدیث موثق ہے۔ [۲]

{2584} أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثاً وَ لَمْ يُرَاجِعْ حَتَّى تَبِينَ فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَإِذَا تَزَوَّجَتْ زَوْجاً وَ دَخَلَ بِهَا حَلَّتْ لِزَوْجِهَا اَلْأَوَّلِ.

❁ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین بار طلاق دے اور رجوع نہ کرے یہاں تک کہ طلاق بائن ہو جائے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی حتیٰ کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا شوہر (محلل) اس سے نکاح کرے پس جب دوسرا شخص (محلل) اس سے تزویج کرے اور اس سے دخول بھی کرے تب وہ اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{2585} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثاً ثُمَّ تَمَتَّعَ فِيهَا رَجُلٌ آخَرُ هَلْ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لاَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دی (جس سے وہ بائن ہو گئی) پھر اس عورت میں سے ایک دوسرے شخص نے متعہ کر لیا تو کیا (متعلہ والا شوہر اِحلل قرار پائے گا اور) وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [۵]

---

[۱] علل الشرائع: ۲/۵۰۷؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۵۰۲/۳ ح ۴۷۶۴؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۸۵/۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۲۴/۱؛ الوافی: ۱۰۲۴/۲۳؛ تفسیر البرہان: ۴۷۶/۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۲۲ ح ۲۸۱۶۵؛ بحار الانوار: ۱۵۱/۱۰۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲۹۰/۲

[۲] روضۃ المتقین: ۹۵۵/؛ الانوار اللوامع: ۲۳۴/۱۰

[۳] النوادر اشعری: ۱۱۱؛ بحار الانوار: ۱۳۸/۱۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۹/۲۲ ح ۲۸۱۹۲

[۴] الزبدۃ الفقہیہ: ۶۳/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴۶۹/۲۲؛ فقہ الثقلین: ۲۲۵

[۵] الکافی: ۴۲۵/۵ ح ۱؛ النوادر اشعری: ۱۱۱ ح ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۱/۲۲؛ بحار الانوار: ۱۳۸/۱۰۱ ح ۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۵۰/۲؛ الوافی: ۲۸۷/۲۱

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2586} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثاً فَبَانَتْ مِنْهُ فَأَرَادَ مُرَاجَعَتَهَا فَقَالَ لَهَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرَاجِعَكِ فَتَزَوَّجِي زَوْجاً غَيْرِي فَقَالَتْ لَهُ قَدْ تَزَوَّجْتُ زَوْجاً غَيْرَكَ وَ حَلَّلْتُ لَكَ نَفْسِي أَ يُصَدِّقُ قَوْلَهَا وَ يُرَاجِعُهَا وَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ (إِذَا كَانَتِ اَلْمَرْأَةُ ثِقَةً صُدِّقَتْ فِي قَوْلِهَا).

✪ حماد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی کو تین دفعہ طلاق دی پس وہ اس سے بائن ہوگئی مگر اب اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس عورت سے رجوع کرلے تو اس نے اسے کہا کہ میں تم سے رجوع کرنا چاہتا ہوں پس تم میرے علاوہ کسی دوسرے شخص (محلل) سے نکاح کرو تو اس عورت نے اسے کہا کہ میں تمہارے علاوہ دوسرے شوہر سے تزویج کرچکی ہوں اور خود کو تمہارے لئے حلال کرچکی ہوں تو کیا وہ عورت کے قول کی تصدیق کرے گا اور اس کی طرف رجوع کرسکتا ہے اور وہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت ثقہ (قابل وثوق) ہو تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2587} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَفْقُودِ كَيْفَ تَصْنَعُ اِمْرَأَتُهُ قَالَ مَا سَكَتَتْ عَنْهُ وَ صَبَرَتْ يُخَلَّى عَنْهَا وَ إِنْ هِيَ رَفَعَتْ أَمْرَهَا إِلَى اَلْوَالِي أَجَّلَهَا أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ يَكْتُبُ إِلَى اَلصُّقْعِ اَلَّذِي فُقِدَ فِيهِ فَيُسْأَلُ عَنْهُ فَإِنْ خُبِّرَ عَنْهُ بِحَيَاةٍ صَبَرَتْ وَ إِنْ لَمْ يُخْبَرْ عَنْهُ بِحَيَاةٍ حَتَّى تَمْضِيَ اَلْأَرْبَعُ سِنِينَ، دُعِيَ وَلِيُّ اَلزَّوْجِ اَلْمَفْقُودِ فَقِيلَ لَهُ هَلْ لِلْمَفْقُودِ مَالٌ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ أُنْفِقَ عَلَيْهَا حَتَّى تُعْلَمَ حَيَاتُهُ مِنْ مَوْتِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قِيلَ لِلْوَلِيِّ أَنْفِقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَعَلَ فَلاَ سَبِيلَ لَهَا إِلَى أَنْ تَتَزَوَّجَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهَا وَ إِنْ أَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا أَجْبَرَهُ

---

[1] فقہ الثقلین: ۲۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۷۴؛ آیات الاحکام: ۶۸/۲؛ جواہر الکلام: ۱۶۲/۳۲؛ ریاض المسائل: ۱۲/۱۷۲؛ مراۃ العقول: ۲۰/۱۸۳

[2] تہذیب الاحکام: ۸/۳۴ ح ۱۰۵؛ الاستبصار: ۳/۲۷۵ ح ۹۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۳۳ ح ۲۸۲۰۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۲۸۴؛ الوافی: ۲۱/۲۹۰؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۳۹۹

[3] ملاذ الاخیار: ۱۳/۷۷؛ سوال و جواب یزدی: ۲/۳۰۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۱۲۹؛ سند العروۃ النکاح: ۱/۲۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۸۵؛ بحوث فی القواعد: ۲/۱۶۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۷۷۳؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۴۱۶؛ مقامع الفضل: ۲۰۰؛ جواہر الکلام: ۳۲/۱۷۳

اَلْوَالِي عَلَى أَنْ يُطَلِّقَ تَطْلِيقَةً فِي اِسْتِقْبَالِ اَلْعِدَّةِ وَ هِيَ طَاهِرٌ فَيَصِيرُ طَلاَقُ اَلْوَلِيِّ طَلاَقَ اَلزَّوْجِ فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمَ طَلَّقَهَا اَلْوَلِيُّ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَهِيَ اِمْرَأَتُهُ وَ هِيَ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ وَ إِنِ اِنْقَضَتِ اَلْعِدَّةُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ وَيُرَاجِعَ فَقَدْ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ وَلاَ سَبِيلَ لِلْأَوَّلِ عَلَيْهَا.

❁ برید بن معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص گم ہو گیا ہے تو اس کی عورت کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک وہ صبر کرے اور خاموش رہے تم اسے اپنے حال پر چھوڑ دو اور اگر وہ اپنا مقدمہ حاکم کے پاس لے جائے تو وہ اسے چار سال کی مہلت دے گا اور پھر وہ گردونواح میں خط لکھے گا جہاں وہ گم ہوا ہے پس اگر پتہ چل گیا کہ وہ زندہ ہے تو پھر عورت صبر کرے گی اور اگر اس کا کوئی اتہ پتہ نہ چل سکا یہاں تک کہ چار سال گزر گئے تو پھر حاکم اس شخص کے ولی کو بلا کر کہے گا کہ کیا گم ہونے والے کا کچھ مال ہے؟ چنانچہ اگر مال ہوا تو ولی سے کہا جائے گا کہ وہ یہ مال اس عورت کی ضروریات پر صرف کرے حتیٰ کہ اس کے شوہر کی موت یا حایت کا کوئی پتہ چلے اور اگر اس کا کوئی مال نہ ہوا تو پھر ولی سے کہا جائے گا کہ تو اپنی گرہ سے خرچ کر پس اگر وہ اس بات پر آمادہ ہو جائے تو پھر عورت کے لئے صبر کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے اور اگر وہ اس سے انکار کرے تو پھر حاکم اسے طلاق دینے پر مجبور کرے گا کہ وہ طہر میں طلاق دے کر عورت کو فارغ کر دے پس ولی کی طلاق خود شوہر کی طلاق سمجھی جائے گی۔ پھر اگر عدت کے اندر شوہر آ گیا اور اس نے رجوع کرنا چاہا تو کرے گا اور یہ اس کی بیوی متصور ہو گی اور اگر اس کے آنے اور رجوع کرنے سے پہلے عدت ختم ہو گئی تو وہ شوہروں کے لئے حلال ہو جائے گی اور (سابقہ) شوہر کا اس پر کوئی حق نہ ہو گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2588} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ ع عَنْ خَصِيٍّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۵۴۷ ح ۴۸۸۳؛ الکافی: ۶/ ۱۴۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۷۹ ح ۱۹۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۱۵۶ ح ۲۸۲۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۳۸۸؛ الوافی: ۲۲/ ۹۳۹ ۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/ ۳۳۷ ح ۱۸۴۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/ ۳۹۳؛ دعائم الاسلام: ۲/ ۲۳۸

[2] روضۃ المتقین: ۱/ ۲۱۵؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۱۴۴؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۹۳؛ القواعد الفقہیہ: ۵/ ۲۸؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۸۸؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۳۷۹؛ المہذب البارع: ۳/ ۴۹۶؛ نظام الطلاق: ۳۰۶؛ دروس تمہیدیہ: ۲/ ۴۵۳؛ سند العروہ (الطہارۃ): ۵/ ۱۱۵؛ بحوث فی القواعد: ۵۲۸؛ ایضاح الفوائد: ۳/ ۳۵۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۱۷۵

فَرَضَ لَهَا صَدَاقاً وَ هِيَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَصِيٌّ فَقَالَ جَائِزٌ فَقِيلَ فَإِنَّهُ مَكَثَ مَعَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا هَلْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ نَعَمْ أَلَيْسَ قَدْ لَذَّ مِنْهَا وَ لَذَّتْ مِنْهُ الْحَدِيثَ.

❁ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے خصی شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عورت سے تزویج کی اور اس کے لئے حق مہر مقرر کیا جبکہ عورت جانتی تھی کہ وہ خصی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (نکاح) جائز ہے۔

پھر عرض کیا گیا کہ جب تک اللہ نے چاہا وہ عورت اس کے ساتھ رہی پھر اس نے اسے طلاق دے دی تو کیا اس عورت پر عدت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیا اس شخص نے اس عورت سے اور اس عورت نے اس شخص سے لذت نہیں لی؟ [1]

تحقیق

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2589} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي تَزْوِيجِهَا هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا هُوَ اجْتَنَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا بِاسْتِبْرَاءِ رَحِمِهَا مِنْ مَاءِ الْفُجُورِ فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

❁ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے بدکاری کرتا ہے بعد ازاں اس سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کیا یہ اس کے لئے حلال ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بشرطیکہ وہ اس سے (اسقدر) اجتناب کرے یہاں تک کہ اس کے رحم کی زنا کے پانی سے استبراٗ کی عدت گزر جائے تو پھر اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

---

[1] الکافی: ۶/۱۵۱ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۲۵۵ ح ۲۸۵۲۹؛ الوافی: ۲۳/۱۱۸۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۴ ح ۲۷۴۴؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۲۵

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۲۵۲؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۱۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵. ۳۹۵؛ القواعد الفقھیہ: ۵/۹۱؛ دروس فقہ مظاہری: ۱۰۹؛ جواہر الکلام: ۳۲/۲۱۴ مہذب الاحکام: ۲۶/۷۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۱۹؛ ریاض المسائل: ۲/۱۸۳؛ ثلاث رسائل موحدی: ۲۱۵؛ کلمات سدیدہ: ۳۱۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۲۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۹۲؛ مصباح المنہاج

[3] تہذیب الاحکام: ۷/۳۲۷ ح ۱۳۴۶؛ الکافی: ۵/۳۵۶ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۴۳۴ ح ۲۶۰۲۱ و ۲۲/۲۶۵ ح ۲۸۵۵۸؛ الوافی: ۲۱/۱۳۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱۲/۱۷۷

الکافی میں حدیث کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے "اس کے بعد اسے عورت کی (بدکاری سے) توبہ کا بھی علم ہو (تب نکاح جائز ہے)"۔ (واللہ اعلم)

﴿غصب کے احکام﴾

قول مؤلف:

غصب کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کے مال پر یا حق پر ظلم (اور دھونس یا دھاندلی کے ذریعے قابض ہو جائے۔۔۔(واللہ اعلم)

{2590} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَرْبَعٌ لاَ تَجُوزُ فِي أَرْبَعَةٍ اَلْخِيَانَةُ وَ اَلْغُلُولُ وَ اَلسَّرِقَةُ وَ اَلرِّبَا لاَ يَجُزْنَ فِي حَجٍّ وَ لاَ عُمْرَةٍ وَ لاَ جِهَادٍ وَ لاَ صَدَقَةٍ.

❁ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں چار چیزروں میں جائز نہیں ہیں چنانچہ خیانت، دھوکہ، چوری اور سود نہ حج میں، نہ عمرہ میں، نہ جہاد میں اور نہ ہی صدقہ میں جائز ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[2]

{2591} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ اَلنُّمَيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ اِكْتَرَى دَاراً وَ فِيهَا بُسْتَانٌ فَزَرَعَ فِي اَلْبُسْتَانِ وَ غَرَسَ نَخْلاً وَ أَشْجَاراً وَ فَوَاكِهَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَسْتَأْمِرْ فِي ذَلِكَ صَاحِبَ اَلْبُسْتَانِ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلْكِرَاءُ وَ يُقَوِّمُ صَاحِبُ اَلدَّارِ اَلْغَرْسَ وَ اَلزَّرْعَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْطِيهِ اَلْغَارِسَ وَ إِنْ كَانَ اِسْتَأْمَرَ فَعَلَيْهِ اَلْكِرَاءُ وَ لَهُ اَلْغَرْسُ وَ اَلزَّرْعُ يَقْلَعُهُ وَ يَذْهَبُ بِهِ حَيْثُ شَاءَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک گھر کرایہ پر لیا جس میں ایک باغ بھی تھا تو اس نے باغ میں کھیتی لگا دی اور اس میں کھجور کے اور مختلف پھلوں کے درخت لگا دیئے جبکہ اس کے لئے مالک مکان سے اجازت نہیں لی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی اجرت کا حقدار مالک مکان ہے اور مالک ہی درختوں اور کھیتوں کی قیمت لگوائے گا اور

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۶۱ح ۳۵۹۰؛ الکافی: ۵/۱۲۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۸ح ۱۰۶۳؛ الخصال: ۱/۲۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۳۸۹ح ۲۳۱۹۷؛ الوافی: ۱۷/۶۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۶۶ و ۹۷/۲۱

[2] روضۃ المتقین: ۶/۴۲۴

درخت کھیتی لگانے والے کودے گا اگر اس نے اس کی اجازت سے یہ سب لگایا ہے اور اگر اس نے اس کی اجازت نہیں لی تھی تو مالک مکان اپنا کرایہ وصول کرے گا اور درخت اور کھتی لگانے والے کے لئے یہ ہے کہ وہ انہیں اکھاڑ کر جہاں چاہے لے جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{2592} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَوْعَدَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَالِ اَلْيَتِيمِ بِعُقُوبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا عُقُوبَةُ اَلْآخِرَةِ اَلنَّارُ وَ أَمَّا عُقُوبَةُ اَلدُّنْيَا فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: (وَ لْيَخْشَ اَلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰافاً خٰافُوا عَلَيْهِمْ) اَلْآيَةَ يَعْنِي لِيَخْشَ أَنْ أَخْلُفَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَؤُلاَءِ اَلْيَتَامَى.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یتیم کا مال کھانے پر دوطرح کی سزاؤں کا وعدہ فرمایا ہے ان میں ایک سزا جو آخرت میں ملے گی وہ جہنم ہے اور وہ سزا جو دنیا میں ملے گی اس کے متعلق اللہ نے اپنے قول میں فرمایا ہے: ”اور لوگوں کو اس بات پر خوف پیش رہنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بےبس اولاد چھوڑ جاتے جن کے بارے میں فکر لاحق ہوتی (النساء:۹)“[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{2593} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ اَلْحَنَّاطِ قَالَ: اِكْتَرَيْتُ بَغْلاً إِلَى قَصْرِ اِبْنِ هُبَيْرَةَ ذَاهِباً وَ جَائِياً بِكَذَا وَ كَذَا وَ خَرَجْتُ فِي طَلَبِ غَرِيمٍ لِي فَلَمَّا صِرْتُ قُرْبَ قَنْطَرَةِ اَلْكُوفَةِ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى اَلنِّيلِ فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ اَلنِّيلِ فَلَمَّا أَتَيْتُ اَلنِّيلَ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى بَغْدَادَ فَاتَّبَعْتُهُ وَ ظَفِرْتُ بِهِ وَ فَرَغْتُ مِمَّا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ رَجَعْنَا إِلَى اَلْكُوفَةِ وَ

---

[1] الکافی :۵/۲۹۷ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ : ۳/۲۴۶ح ۳۸۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۰۶ح ۹۰۷؛ وسائل الشیعہ : ۲۵/۳۸۷ح ۳۲۱۹۳؛ الوافی: ۱۰۷۵/۱۸

[2] مراۃ العقول :۱۹/۴۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۵؛ روضۃ المتقین : ۷/۱۹۰؛ جامع المدارک: ۵/۲۲۶؛ جواہر الکلام: ۳/۲۰۴ ؛ مفتاح الکرامہ: ۱۸/۳۶۴ ارشاد الطالب: ۴/۲۱۲؛ محصل المطالب: ۳/۴۰۸؛ حاشیہ المکاسب: ۱۷۹

[3] الکافی :۶/۱۰۱ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۱۶۵ح ۵۷۵؛ الاستبصار: ۳/۵۶ح ۳۶۷؛ وسائل الشیعہ : ۲/۵۸ح ۲۳۵۷ و ۲۲/۲۲۲ح ۲۸۴۳۹؛ الوافی: ۲۳/۱۲۶۱؛ ھدایۃ الامہ: ۷/۴۲۱

[4] مراۃ العقول: ۱۹/۹۴؛ روضۃ المتقین :۹/۲۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۸/۳۴۳

كَانَ ذَهَابِي وَ مَجِيئِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَأَخْبَرْتُ صَاحِبَ الْبَغْلِ بِعُذْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَحَلَّلَ مِنْهُ مِمَّا صَنَعْتُ وَ أُرْضِيَهُ فَبَذَلْتُ لَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَماً فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَتَرَاضَيْنَا بِأَبِي حَنِيفَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْقِصَّةِ وَ أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لِي وَ مَا صَنَعْتَ بِالْبَغْلِ فَقُلْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ سَلِيماً قَالَ نَعَمْ بَعْدَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا تُرِيدُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ أُرِيدُ كِرَاءَ بَغْلِي فَقَدْ حَبَسَهُ عَلَيَّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا أَرَى لَكَ حَقّاً لِأَنَّهُ اكْتَرَاهُ إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ فَخَالَفَ وَ رَكِبَهُ إِلَى النِّيلِ وَ إِلَى بَغْدَادَ فَضَمِنَ قِيمَةَ الْبَغْلِ وَ سَقَطَ الْكِرَاءُ فَلَمَّا رَدَّ الْبَغْلَ سَلِيماً وَ قَبَضْتَهُ لَمْ يَلْزَمْهُ الْكِرَاءُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَ جَعَلَ صَاحِبُ الْبَغْلِ يَسْتَرْجِعُ فَرَحِمْتُهُ مِمَّا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَأَعْطَيْتُهُ شَيْئاً وَ تَحَلَّلْتُ مِنْهُ فَحَجَجْتُ تِلْكَ السَّنَةَ فَأَخْبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا الْقَضَاءِ وَ شِبْهِهِ تَحْبِسُ السَّمَاءُ مَاءَهَا وَ تَمْنَعُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا تَرَى أَنْتَ قَالَ أَرَى لَهُ عَلَيْكَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ ذَاهِباً مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى النِّيلِ وَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ رَاكِباً مِنَ النِّيلِ إِلَى بَغْدَادَ وَ مِثْلَ كِرَاءِ بَغْلٍ مِنْ بَغْدَادَ إِلَى الْكُوفَةِ تُوَفِّيهِ إِيَّاهُ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ عَلَفْتُهُ بِدَرَاهِمَ فَلِي عَلَيْهِ عَلَفُهُ فَقَالَ لَا لِأَنَّكَ غَاصِبٌ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ عَطِبَ الْبَغْلُ وَ نَفَقَ أَلَيْسَ كَانَ يَلْزَمُنِي قَالَ نَعَمْ قِيمَةُ بَغْلٍ يَوْمَ خَالَفْتَهُ قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ الْبَغْلَ كَسْرٌ أَوْ دَبَرٌ أَوْ غَمْزٌ فَقَالَ عَلَيْكَ قِيمَةُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ يَوْمَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَنْ يَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ وَ هُوَ إِمَّا أَنْ يَحْلِفَ هُوَ عَلَى الْقِيمَةِ فَتَلْزَمَكَ فَإِنْ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَيْكَ فَحَلَفْتَ عَلَى الْقِيمَةِ لَزِمَهُ ذَلِكَ أَوْ يَأْتِيَ صَاحِبُ الْبَغْلِ بِشُهُودٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ قِيمَةَ الْبَغْلِ حِينَ أُكْرِيَ كَذَا وَ كَذَا فَيَلْزَمَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ دَرَاهِمَ وَ رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَنِي فَقَالَ إِنَّمَا رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَكَ حِينَ قَضَى عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْجَوْرِ وَ الظُّلْمِ وَ لَكِنِ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَأَخْبِرْهُ بِمَا أَفْتَيْتُكَ بِهِ فَإِنْ جَعَلَكَ فِي حِلٍّ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو وَلَّادٍ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ وَجْهِي ذَلِكَ لَقِيتُ الْمُكَارِيَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا أَفْتَانِي بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قُلْتُ لَهُ قُلْ مَا شِئْتَ حَتَّى أُعْطِيَكَهُ فَقَالَ قَدْ حَبَّبْتَ إِلَيَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وَقَعَ فِي قَلْبِي لَهُ التَّفْضِيلُ وَ أَنْتَ فِي حِلٍّ وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ الَّذِي أَخَذْتُ مِنْكَ فَعَلْتُ.

۞ ابوولاد حناط سے روایت ہے کہ میں نے ایک خچر کو قصر ابن ہبیرہ تک آنے جانے کے لئے معین کرائے پر لیا اور اپنے مقروض کی تلاش میں نکلا پس جب میں کوفہ کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ نیل کی طرف گیا ہے چنانچہ میں نیل کی طرف گیا اور

جب میں وہاں پہنچا تو خبر دی گئی کہ وہ بغداد چلا گیا ہے۔ میں نے اس کا تعاقب کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور جب مجھے مقروض کے معاملہ سے فراغت ہوئی تو ہم کوفہ کی طرف واپس آئے اور آنے جانے میں پندرہ دن گزر گئے تو میں نے خچر کے مالک سے اپنی مجبوری ظاہر کی اور اسے پندرہ درہم دیئے جو اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پس دونوں نے اس پر اتفاق کیا کہ ابوحنیفہ سے فیصلہ کرائیں گے میں نے قاضی کو واقعہ سے آگاہ کیا اور خچر والے نے بھی اپنا مؤقف پیش کیا تو قاضی ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا: تم نے خچر کے ساتھ کیا (سلوک) کیا؟

میں نے کہا: میں نے خچر کو صحیح وسالم حالت میں مالک کو واپس کر دیا۔

(قاضی نے خچر کے مالک سے پوچھا کہ ایسا ہی ہے؟ تو) اس نے کہا: ہاں لیکن پندرہ دن کے بعد میرے سپرد کیا ہے۔

قاضی نے خچر کے مالک سے کہا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟

خچر کے مالک نے کہا: میں اپنے خچر کا پندرہ روزہ کا کرایہ چاہتا ہوں جو اس نے روک رکھا ہے۔

قاضی نے کہا: میری رائے ہے کہ تم کرایہ کے حقدار نہیں ہو اس لیے کہ اس نے خچر کو قصر ابن ہبیرہ تک کے لئے کہا تھا پس اس نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقام نیل اور اس کے بعد بغداد تک بطور سواری کے کام لیا تو وہ خچر کی قیمت کا ضامن اور ذمہ دار ہوا اور کرایہ ساقط ہو گیا لیکن جب اس نے خچر کو صحیح وسالم تمہارے سپرد کر دیا اور تم نے قبضہ لے لیا تو اس پر تمہیں (پندرہ دن کا) کرایہ دینا واجب نہیں رہا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم ابوحنیفہ کے یہاں سے چلے آئے اور خچر کے مالک نے میری طرف رجوع کیا تو مجھے ابوحنیفہ کے فتویٰ کی وجہ سے اس پر ترس آیا پس میں نے اسے کچھ دے کر راضی کر لیا۔

پھر اسی سال حج کے موقع پر میں نے اس مسئلہ کو جس کے متعلق ابوحنیفہ نے فتویٰ دیا تھا، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قسم کے فیصلوں کی وجہ سے آسمان بارش روک لیتا ہے اور زمین اپنی برکت روک لیتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس مسئلہ پر آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ خچر والے کو جیسا کوفہ سے نیل تک کا کرایہ اور نیل سے بغدار تک کی سواری کا کرایہ ہے ویسا ہی بغداد سے کوفہ تک کرایہ دو۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں نے بھی اس جانور کے چارہ پر خرچہ کیا ہے تو کیا جانور کا نفقہ میرے ذمے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر نہیں ہے اس لئے کہ تم غاصب ہو۔

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اگر خچر ہلاک ہو جاتا اور مر جاتا تو کیا اس کی ذمہ داری میرے اوپر نہ تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ خچر کی قیمت (تمہارے ذمہ تھی) جس دن سے تم نے (معاہدہ کی) خلاف ورزی کی تھی۔

میں نے عرض کیا: اگر خچر سست یا زخمی یا لنگڑا ہو جاتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اور وہ (مالک) یا اگر وہ قیمت پر قسم کھالیتا تو تم پر اس کی ادائیگی لازم ہوتی اور اگر وہ تم سے ہی قسم کھانے کو کہے تو پھر اسے تمہاری قسم کے مطابق ادئیگی قبول کرنی ہوگی یا پھر خچر والا گواہوں کو لائے جو گواہی دیں کہ جب خچر کو کرائے پر لیا گیا تو اس کی قیمت اتنی اتنی تھی تب تم پر اس کی ادئیگی لازم ہوگی۔

میں نے عرض کیا: میں نے اسے درہم دیئے تو وہ راضی ہوگیا اور میرے لیے حلال کردیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ ابوحنیفہ نے جور اور ظلم سے جو فیصلہ کیا تھا اس کے بعد وہ اس پر راضی ہوا اور تمہارے لئے حلال کیا لیکن اب اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ جو میں نے تمہیں فتویٰ دیا ہے اور پھر یہ جاننے کے بعد بھی وہ تمہارے لیے حلال رکھے تو تم پر کوئی شئے نہیں ہے۔

ابوولاد کا بیان ہے کہ اس فیصلہ کے بعد میں واپس ہوا اور اس سے کہا کہ جو تم چاہو وہ میں تمہیں دوں گا۔

وہ کہنے لگا: میرے نزدیک جعفر بن محمد علیہ السلام محبوب قرار پاچکے ہیں اور ان کی فضیلت میرے دل میں بیٹھ چکی ہے اور جو کچھ ہو چکا وہ تم پر حلال ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے تم سے لیا تھا وہ تمہیں واپس کردوں پس اس نے ایسا ہی کیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2594} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَصْلُحُ شِرَاءُ اَلسَّرِقَةِ وَ اَلْخِيَانَةِ إِذَا عُرِفَتْ.

✪ جراح المدائنی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا چوری اور خیانت کاری کا مال خریدنا جائز نہیں ہے جبکہ تمہیں اس کا علم ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۵/۲۹۰ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۱۵ ح ۹۴۳؛ الاستبصار: ۳/۱۳۴ ح ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۱۹ ح ۲۴۲۷۲؛ الوافی: ۱۸/۹۳۱؛ بحارالانوار: ۴۷/۳۷۵؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۰۹۴

[2] مراۃ العقول: ۱۹/۳۹۲؛ النجعہ: ۱۰/۹۵؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۱۳۲؛ کتاب الغصب حبیب اللہ الرشتی: ۶۵؛ المکاسب: ۱/۴۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۴۱۰

[3] الکافی: ۵/۲۲۸ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۷۴ ح ۱۰۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۳۳۶ ح ۲۲۶۹۸ و ۲۵/۳۹۲ ح ۳۲۲۰۰؛ الوافی: ۱۷/۲۹۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۵۵

[4] بحوث فی الفقہ (خمس): ۳۰۱

{2595} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الْعَامِلِ وَ هُوَ يَظْلِمُ قَالَ يَشْتَرِي مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ ظَلَمَ فِيهِ أَحَداً.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ظالم عامل سے کوئی چیز خرید سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے اس وقت تک خرید سکتا ہے جب تک اس کا اس مال میں کسی پر ظلم کرنے کا علم نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2596} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فَأَنْفَقُوهُ فِيمَا نَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْهُ مَا قَبِلَهُ مِنْهُمْ وَ لَوْ أَخَذُوا مَا نَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْفَقُوهُ فِيمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ بِهِ مَا قَبِلَهُ مِنْهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوهُ مِنْ حَقٍّ وَ يُنْفِقُوهُ فِي حَقٍّ.

❁ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ (رقم وغیرہ) وہاں سے حاصل کرے جہاں سے حاصل کرنے کا خدا نے ان کو حکم دیا ہے مگر خرچ وہاں کرتے جہاں پر خدا نے منع کیا ہے تو خدا اسے قبول نہ کرتا اور اگر حاصل وہاں سے کرتے جہاں سے خدا نے منع کیا ہے اور خرچ وہاں کرتے جہاں اس نے حکم دیا ہے تب بھی خدا قبول نہ کرتا جب تک بطریق حق حاصل کر کے حق کی راہ میں خرچ نہ کریں۔ [3]

تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اور اسی سلسلے میں کچھ دیگر احادیث بھی وردہوئی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مناہی میں فرمایا کہ جو شخص

---

[1] الکافی: ۲۲۸/۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳۷۵/۶ ح ۲۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۲/۲۵ ح ۳۲۲۰۱؛ الوافی: ۲۹۲/۱۷

[2] مراۃ العقول: ۲۷۰/۱۹؛ بلغۃ الفقیہ: ۳۰۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۲۲۷/۳؛ فقہ الصادقؑ ۱۷۲/۲۲؛ معتمد تحریر الوسیلہ: ۳۱۵؛ الاراء الفقہیہ: ۳۹۱/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۸۶/۱۰

[3] الکافی: ۳۲/۴ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۵۷/۲ ح ۱۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۸/۱۶ ح ۲۱۵۹۵؛ الوافی: ۴۰۹/۱۰؛ الفصول المہمہ: ۸۰/۲

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴۹/۴

اپنے پڑوسی کی ایک بالشت زمین خیانت کاری سے ہتھیا لے تو اللہ اسے اس کی سات بطنوں سمیت اس کے گلے میں ڈالے گا مگر یہ کہ توبہ کرے اور اس سے باز آجائے۔[1]

اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی عمارت میں ایک غصبی پتھر اس کی خرابی کا ضامن ہے۔[2]

اور امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے[3]

نیز یہ کہ اس طرح کی بعض حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ بھی گزریں گی انشاءاللہ (واللہ اعلم)

﴿ گمشدہ مال پانے کے احکام ﴾

{2597} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ: ذَكَرْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اللُّقَطَةَ فَقَالَ لاَ تَعَرَّضْ لَهَا فَإِنَّ النَّاسَ لَوْ تَرَكُوهَا لَجَاءَ صَاحِبُهَا حَتَّى يَأْخُذَهَا.

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقطہ (گمشدہ مال) کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے درپے مت ہو پس اگر لوگ اسے چھوڑ دیتے (اور نہ اٹھاتے) تو اس کی مالک آ ہی جاتا یہاں تک کہ اسے لے جاتا۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

{2598} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ سَلاَمُهُ عَلَيْهِ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ اللُّقَطَةَ فَإِنَّهَا ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ وَ هِيَ حَرِيقٌ مِنْ حَرِيقِ جَهَنَّمَ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: لقطہ سے بچو کیونکہ یہ مومن کا گمشدہ مال ہے اور جہنم کے شعلوں میں سے ایک شعلہ ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳ح ۴۹۶۸؛ امالی صدوق: ۴۲۲ مجلس ۶۶؛ مجموعہ ورام: ۲/۲۵۶؛ مکارم الاخلاق: ۴۲۴؛ بحارالانوار: ۱۵۰/۷۱؛ الوافی: ۱۰۶۸/۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۶/۲۵ح ۳۲۱۸۸

[2] نہج البلاغہ: ۵۱۰ حکم ۲۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۶/۲۵ح ۳۲۱۹۱؛ بحارالانوار: ۲۵۸/۱۰۱

[3] کمال الدین: ۵۲۰/۲؛ الاحتجاج: ۴۷۹/۲؛ بحارالانوار: ۱۸۲/۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۴/۲۴ح ۳۲۱۹۰؛ الفصول المہمہ: ۴۳۵/۲ و ۴۵۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳۹۰/۶ح ۱۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۹/۲۵ح ۳۲۲۹۷؛ الوافی: ۳۴۵/۱۷

[5] تذکرۃ الفقہیہ (امارہ الی النکاح): ۲۵۱؛ الانوار اللوامع: ۹۷/۱۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (احیا الموت واللقطہ): ۱۴۷؛ مسالک الافہام: ۵۱۳/۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۵۴/۱۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۴۲۴/۱۰

[6] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۹۲/۳ح ۴۰۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۰/۲۵ح ۳۲۳۰۳؛ الوافی: ۳۴۱/۱۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2599} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي اللُّقَطَةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ الْفَقِيرُ أَ هُوَ فِيهَا بِمَنْزِلَةِ الْغَنِيِّ قَالَ نَعَمْ وَ اللُّقَطَةُ يَجِدُهَا الرَّجُلُ وَ يَأْخُذُهَا قَالَ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ وَ إِلاَّ فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِهِ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يَقُولُ لِأَهْلِهِ لاَ تَمَسُّوهَا.

❁ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لُقطہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ جب کسی فقیر آدمی کو ملتا ہے تو کیا وہ آدمی اس سلسلے میں بمنزلہ غنی کے ہوگا (کہ اسے نہ اٹھائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

(پھر پوچھا کہ) اگر کسی آدمی کو لقطہ ملتا ہے اور وہ اسے اٹھالیتا ہے (تو کیا کرے)؟

اآپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سال تک اس کا تعارف کرائے پس اگر اس کا طلبگار آ گیا تو ٹھیک ورنہ وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام اپنے اہل وعیال سے فرمایا کرتے تھے کہ وہ اسے (یعنہ لقطہ کو) چھوئیں بھی نہیں۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2600} عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ اللُّقَطَةَ فَيُعَرِّفُهَا سَنَةً ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَيَأْتِي صَاحِبُهَا مَا حَالُ الَّذِي تَصَدَّقَ بِهَا وَ لِمَنِ الْأَجْرُ هَلْ عَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهَا أَوْ قِيمَتَهَا قَالَ هُوَ ضَامِنٌ لَهَا وَ الْأَجْرُ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَرْضَى صَاحِبُهَا فَيَدَعُهَا وَ الْأَجْرُ لَهُ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو لقطہ ملتا ہے تو وہ اس کا ایک سال تک اعلان کرتا ہے پھر اس کا صدقہ کر دیتا ہے اور بعد ازاں اس کا مالک آ جاتا ہے تو اب اس کی حالت کیا ہے جس نے اسے صدقہ دیا اور اجر کس کے لئے ہے اور کیا اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے مالک کو مال یا اس کی قیمت واپس لوٹائے؟

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۳۳۱

[2] تہذیب الاحکام: ۶/۳۸۹ ح ۱۱۶۳؛ الاستبصار: ۳/۶۸ ح ۲۲۷؛ الوافی: ۱۷/۳۴۴؛ وسائل الشعیہ: ۲۵/۴۴۱ ح ۳۲۳۰۶ و ۴۳۹ ح ۳۲۲۹۶

[3] ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۲۲؛ معجم المصطلحات: ۱۰۷؛ تذکرۃ الفقہاء: ۱۷/۲۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۶۳؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۹۵؛ موردالانام: ۲/۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۹/۴۹۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس کا ضامن ہے اور اجر اس کے لئے ہے مگر یہ کہ اس کا مالک اس پر راضی ہوجائے اور اسے جانے دے تو پھر اجر اس کے لئے بھی ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2601} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ دِرْهَماً أَوْ ثَوْباً أَوْ دَابَّةً كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ جَعَلَهَا فِي عَرْضِ مَالِهِ حَتَّى يَجِيءَ طَالِبُهَا فَيُعْطِيَهَا إِيَّاهُ وَإِنْ مَاتَ أَوْصَى بِهَا وَهُوَ لَهَا ضَامِنٌ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہیں گرا پڑا (گمشدہ) ایک درہم یا ایک کپڑا یا ایک جانور پایا تو وہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایک سال تک لوگوں سے اس کی شناخت کرائے پس اگر کوئی نہیں پہچانے گا تو پھر اپنے مال میں رکھے جب تک کہ اس کا تلاش کرنے والا نہ آجائے اور وہ اس کو دے دے اور اگر وہ مرنے لگے تو اس کی وصیت کر جائے اور وہ اس کا ضامن ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2602} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ وَجَدَ فِي مَنْزِلِهِ دِينَاراً قَالَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ غَيْرُهُ قُلْتُ نَعَمْ كَثِيرٌ قَالَ هَذَا لُقَطَةٌ قُلْتُ فَرَجُلٌ وَجَدَ فِي صُنْدُوقِهِ دِينَاراً قَالَ يُدْخِلُ أَحَدٌ يَدَهُ فِي

---

[1] قرب الاسناد: ۲۷۰؛ بحارالانوار: ۲۴۹/۱۰ و۲۴۹/۱۰۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۴۴۵/۲۵ ح

[2] تعالیق مبسوطہ: ۵۱/۷؛ الاراء الفقہیہ: ۵۰۱/۴؛ مہذیب الاحکام: ۳۲۲/۲۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۷/۱۷؛ دروس تمہیدیہ: ۹۴/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۹۰/۱۹

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۲۹۲/۳ ح ۴۰۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۳۹۷/۶ ح ۱۱۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۶/۲۵ ح ۳۲۳۶۴؛ الوافی: ۳۴۱/۱۷؛ بحارالانوار: ۲۴۹/۱۰۱؛ قرب الاسناد: ۶۲۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۶۵

[4] روضۃ المتقین: ۳۳۳/۷؛ موردالانام: ۶۰/۲؛ حدودالشریعہ: ۵۵۱/۲؛ دروس تمہیدیہ: ۹۶/۱۳؛ جامع المدارک: ۲۶۴/۵؛ جواہرالکلام: ۴۷۵/۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۲۸/۸؛ ملاذالاخیار: ۴۴۵/۱۰

صُنْدُوقِهِ غَيْرُهُ أَوْ يَضَعُ غَيْرُهُ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لاَ قَالَ فَهُوَ لَهُ.

۞ جمیل بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنے مکان میں ایک دینار پایا تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کے مکان میں اس کے علاوہ بھی کوئی داخل ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں بہت سے لوگ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر یہ لقطہ ہے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص اپنے صندوق میں ایک دینار پاتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس صندوق میں اس کے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہاتھ داخل کرتا ہے یا اس میں کچھ رکھتا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ اس کا اپنا مال ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2603} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَأْذَنُ لِي فِي السُّؤَالِ فَإِنَّ لِي مَسَائِلَ قَالَ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَفِيقٌ كَانَ لَنَا بِمَكَّةَ فَرَحَلَ عَنْهَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَ رَحَلْنَا إِلَى مَنَازِلِنَا فَلَمَّا أَنْ صِرْنَا فِي الطَّرِيقِ أَصَبْنَا بَعْضَ مَتَاعِهِ مَعَنَا فَأَيَّ شَيْءٍ نَصْنَعُ بِهِ قَالَ فَقَالَ تَحْمِلُونَهُ حَتَّى تَحْمِلُوهُ إِلَى الْكُوفَةِ قَالَ لَسْنَا نَعْرِفُهُ وَ لاَ نَعْرِفُ بَلَدَهُ وَ لاَ نَعْرِفُ كَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا كَانَ كَذَا فَبِعْهُ وَ تَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ قَالَ لَهُ عَلَى مَنْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ عَلَى أَهْلِ الْوَلاَيَةِ.

۞ یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام سے میری موجودگی میں سوال کیا گیا اور ایک شخص نے عرض کیا:

---

[1] الکافی: ۵/ ۱۳۷ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۲۹۳ ح ۴۰۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/ ۴۴۶

[2] مراۃ العقول: ۹/ ۱۰۹؛ القواعد الفقہیہ: ۳۱۳؛ ماوراء الفقہ: ۳/ ۲۴۸؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/ ۳۹۶؛ بیان الاصول: ۸/ ۲۹۳؛ مبانی مناوی فی الاموال: ۱۹۴؛ جواہر الکلام: ۳۸/ ۳۷۳؛ بلغۃ الفقیہ: ۳/ ۳۱۸؛ القواعد الفقہیہ: ۱۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۹/ ۱۶۰؛ تذکرۃ الفقہاء: ۱۷/ ۲۷۵؛ زبدۃ الاصول: ۶/ ۱۷۰؛ مصباح المنہاج (الخمس): ۹۲؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۳۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۴۲۵

میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! کیا مجھے سوال کرنے کی اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے لئے مسئلہ پوچھ لوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو چاہو پوچھ لو۔

اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک شخص مکہ میں ہمارا رفیق تھا پھر وہ اپنے گھر چلا گیا اور ہم اپنے گھروں کی طرف چلے گئے پس ہم نے اثنائے راہ میں دیکھا کہ اس کا کچھ مال ومتاع ہمارے سامان میں موجود ہے تو اب ہم کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم وہ مال اٹھاؤ اور اٹھا کر کوفہ اس کی طرف لے جاؤ۔ اس نے کہا: ہم نہ اسے جانتے ہیں، نہ اس کے شہر کا علم ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ ہم کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ صورت حال ہے تو پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

اس شخص نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! کس کس کو دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل ولایت کو دے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2604} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ اِشْتَرَى جَزُوراً أَوْ بَقَرَةً لِلْأَضَاحِيّ فَلَمَّا ذَبَحَهَا وَجَدَ فِي جَوْفِهَا صُرَّةً فِيهَا دَرَاهِمُ أَوْ دَنَانِيرُ أَوْ جَوْهَرَةٌ لِمَنْ يَكُونُ ذَلِكَ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَرِّفْهَا الْبَائِعَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا فَالشَّيْءُ لَكَ رَزَقَكَ اللَّهُ إِيَّاهُ.

✪ عبداللہ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص نے قربانی کے لئے اونٹ کا بچہ خریدا یا کوئی گائے خریدی اور جب اس نے اسے ذبح کیا تو اس کے پیٹ سے ایک تھیلی نکلی جس میں چند درہم یا چند دینار یا کوئی جوہر تھا تو وہ کس کا متصور ہوگا؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ فروخت کرنے والے کو بتا پس اگر وہ اس کی پہچان نہ کر سکے تو وہ مال تمہارا ہے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳۹۵/۶ ح۱۱۸۹؛ الکافی: ۳۰۹/۵ ح۲۲ (بفرق الفاظ)؛ وسائل الشیعہ: ۴۵۰/۲۵ ح۳۲۳۳۲؛ الوافی: ۳۶۳/۱۷

[2] ملاذ الاخیار: ۱۰ /۴۴۰؛ انوار الفقاہۃ: ۲۰۸؛ حدود الشریعہ: ۲ /۴۴۵؛ رسائل فقہیہ: ۲۲۲؛ مراۃ العقول: ۱۹ /۴۲۵؛ ارشاد الطالب: ۲ /۲۰۳؛ المکاسب: ۴۰۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴۰۷/۱۱؛ تشریح المطالب: ۱۲۲۶/۴؛ مشارق الاحکام: ۱۳۰؛ غنائم الایام: ۳۴۴/۴

[3] الکافی: ۵ /۱۳۹ ح۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳ /۲۹۶ ح۴۰۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۶ /۳۹۲ ح۱۱۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۵ /۴۵۲ ح۳۲۳۳۶؛ الوافی: ۳۳۸/۱۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2605} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:)جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَجَدْتُ شَاةً فَقَالَ)هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ (فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ بَعِيراً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ (خُفُّهُ حِذَاؤُهُ وَ كَرِشُهُ سِقَاؤُهُ فَلاَ تَهِجْهُ).

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایک (گمشدہ) بکری ملی ہے (تو کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیرے لئے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے۔

اس نے عرض کیا: مجھے ایک اونٹ ملا ہے (تو کیا کروں)؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا موزہ یعنی خضر اور اس کا پالن یعنی مقذہ اس کے ہمراہ ہے تو پھر اسے چھو بھی نہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2606} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَصَابَ مَالاً أَوْ بَعِيراً فِي فَلاَةٍ مِنَ الْأَرْضِ قَدْ كَلَّتْ وَ قَامَتْ وَ سَيَّبَهَا صَاحِبُهَا مِمَّا لَمْ يَتْبَعْهُ فَأَخَذَهَا غَيْرُهُ فَأَقَامَ عَلَيْهَا وَ أَنْفَقَ نَفَقَةً حَتَّى أَحْيَاهَا مِنَ الْكَلاَلِ وَ مِنَ الْمَوْتِ فَهِيَ لَهُ وَ لاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الشَّيْءِ الْمُبَاحِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جنگل میں کچھ مال یا کوئی اونٹ پائے جو

---

[1] مراۃ العقول: ۱۹/۱۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۱/۴۲؛ انوار الفقاھۃ: ۱۶۱؛ المرتقی الی الفقہ: ۱۰۶؛ مفتاح الکرامہ: ۱۷/۸۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۴۳؛ الروضۃ البہیہ: ۷/۴۳؛ مہذب الاحکام: ۲۳/۳۴۳؛ ریاض المسائل: ۱۴/۱۸۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الخمس): ۱۴۹؛ مصباح المنہاج (الخمس): ۹۳؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۲۹

[2] تہذیب الاحکام: ۶/۳۹۴ح ۱۱۸۴؛ الکافی: ۵/۱۴۰ح ۱۲؛ الوافی: ۱۷/۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۵۷ح ۳۲۳۴۷؛ دعائم الاسلام: ۲/۴۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۱۳۰ح ۲۰۹۶۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱۰/۶۳۴؛ جواہر الکلام: ۳۸/۱۴۶؛ مسالک الافہام: ۱۲/۴۶۰؛ فقہ المعاملات: ۵۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۶۷۸؛ ریاض المسائل: ۱۴/۱۵۶

تھک ہار چکا ہو اور اس کے مالک نے اسے اس طرح چھوڑ دیا ہو کہ اس کا پیچھا نہ کیا ہو اور پھر اسے کوئی اور شخص پکڑے اور اس کی نگہداشت کرے اور اس پر خرچ بھی کرے یہاں تک کہ اسے تھکاوٹ اور مرنے سے بچا لے تو وہ اسی شخص کا ہے اور (اصلی) مالک کو اس پر کوئی حق نہیں ہے اور وہ بمنزلہ مباح مال کے ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2607} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ شَاةً فِي اَلصَّحْرَاءِ هَلْ تَحِلُّ لَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَخُذْهَا وَ عَرِّفْهَا حَيْثُ أَصَبْتَهَا فَإِنْ عَرَفْتَ فَرُدَّهَا إِلَى صَاحِبِهَا وَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَكُلْهَا وَ أَنْتَ ضَامِنٌ لَهَا إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا يَطْلُبُ ثَمَنَهَا أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيْهِ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو صحرا میں ایک بکری ملی تو کیا وہ اس کے لئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے۔

پس اسے پکڑ لو اور جہاں سے ملی ہے وہاں اس کا اعلان کراؤ پس اگر پہچان لی جائے تو اسے اس کے مالک کو لوٹا دو اور اگر پہچانی نہ جائے تو اسے کھا جاؤ اور اگر اس کا مالک آ گیا اور طلب کرے تو وہ ضامن ہے کہ اس بکری کی قیمت اسے واپس کرے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2608} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى اَلْجَمَّالِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ وَجَدَ ضَالَّةً فَلَمْ يُعَرِّفْهَا ثُمَّ وُجِدَتْ عِنْدَهُ فَإِنَّهَا لِرَبِّهَا وَ مِثْلُهَا مِنْ مَالِ اَلَّذِي كَتَمَهَا.

---

[1] الکافی:۵/۱۴۰ح۱۳؛تہذیب الاحکام:۶/۳۹۲ح۱۱۷۷؛وسائل الشیعہ:۲۵/۴۵۸ح۳۲۳۴۸؛الوافی:۱۷/۳۵۳

[2] مراۃ العقول:۱۹/۱۱۴؛جواہر الکلام:۳۶/۲۰۳؛موردالانام:۲/۵۸؛وسائل العباد:۲/۴۳۸؛ملاذ الاخیار:۱۰/۴۳۲؛ریاض المسائل:۲/۳۲۶؛مہذب الاحکام:۲۳/۳۱۰؛مستند الشیعہ:۱۵/۳۶۹؛قواعد فقہ:۸۴

[3] قرب الاسناد:۲۷۳؛وسائل الشیعہ:۲۵/۴۵۹ح۳۲۳۵۳؛بحارالانوار:۱۰۱/۲۴۹؛مسائل علی بن جعفرؑ:۱۰۴؛دعائم الاسلام:۲/۴۹۷؛مستدرک الوسائل:۱۷/۱۳۰ح۲۰۹۶۲

[4] فقہ الصادقؑ:۱۹/۳۷۶؛جواہر الکلام:۳۸/۲۳۶؛مہذب الاحکام:۲۳/۳۰۸؛سوال وجواب یزدی:۲/۴۳۵؛مفتاح الکرامہ:۶/۱۳۲؛موردالانام:۲/۶۰؛الزبدۃ الفقہیہ:۸/۹۴؛جامع المدارک:۵/۲۵۹؛ریاض المسائل:۲/۳۲۷؛وسائل العباد:۲/۴۳۹؛القواعد الفقہیہ:۶/۲۳۳

۞ صفوان بن یحییٰ الجمال سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کوئی گمشدہ (مال جانور وغیرہ) پائے اور اس کا اعلان نہ کروائے پھر وہ اس کے ہاں پایا جائے تو وہ اپنے مالک کا مال ہے اور (تلف ہونے کی صورت میں) وہ اس مال کے مثل کا ضامن ہے جو اس نے چھپایا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2609} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَصِيدُ الطَّيْرَ الَّذِي يَسْوِي دَرَاهِمَ كَثِيرَةً وَ هُوَ مُسْتَوِي الْجَنَاحَيْنِ وَ هُوَ يَعْرِفُ صَاحِبَهُ أَ يَحِلُّ لَهُ إِمْسَاكُهُ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ صَاحِبَهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ وَ مَلَكَ جَنَاحَيْهِ فَهُوَ لَهُ وَ إِنْ جَاءَكَ طَالِبٌ لاَ تَتَّهِمُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پرندے کا شکار کرتا ہے جو کئی درہموں کے برابر ہے اور اس کے دونوں پر برابر ہیں اور وہ اس کے مالک کو جانتا ہے تو کیا اس کے لئے اس کا روک رکھنا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اس کے مالک کو جانتا ہے تو اس کو واپس لوٹائے اور اگر وہ اسے نہیں جانتا اور وہ (پرندہ) اپنے پروں کا مالک ہے (یعنی اڑ سکتا ہے) تو پھر وہ اسی کا ہے اور اگر طلب کرنے والا آ گیا جو متہم نہ ہو تو پھر اسے لوٹا دے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2610} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي الضَّالَّةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ فَيَنْوِي أَنْ يَأْخُذَ لَهَا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۳ح ۴۰۵۲؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۹۳ح ۱۱۸۰؛ الکافی: ۵/۱۴۱ح ۱۷؛ الوافی: ۱۷/۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۶۰ح ۳۲۳۵۴

[2] روضۃ المتقین: ۷/۳۳۵؛ ریاض المسائل: ۱۴/۱۵۷؛ موردالانام: ۲/۵۶؛ حدودالشریعہ: ۲/۵۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۵/۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۶/۳۹۴ح ۱۱۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۶۱ح ۳۲۳۵۵؛ الوافی: ۱۷/۳۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۰/۴۳۷؛ تذکرۃ الفقہاء: ۱۷/۲۴۹؛ الاراضی فیاض: ۳۲۱؛ حدودالشریعہ: ۲/۵۶۷؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۳۵؛ کشف اللثام: ۹/۲۰۹؛ منہاج الفقاہۃ: ۳/۲۸۶؛ الآراءالفقہیہ: ۳/۳۳۹؛ ارشاد الطالب: ۵/۴۹

جُعْلاً فَتَنْفُقُ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ لَهَا فَإِنْ لَمْ يَنْوِ أَنْ يَأْخُذَ لَهَا جُعْلاً فَنَفَقَتْ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی گمشدہ جانور کوئی آدمی پا جائے اور وہ نیت کرے کہ وہ اس پر انعام لے گا (پھر واپس کرے گا) پس وہ تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہے اور اگر وہ انعام لینے کی نیت نہ کرے اور وہ تلف ہو جائے تو پھر اس پر کوئی ضمانت نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن کا لصحیح ہے۔[2]

{2611} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: الْمَنْبُوذُ حُرٌّ فَإِذَا كَبِرَ فَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى إِلَى الَّذِي الْتَقَطَهُ وَإِلاَّ فَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ النَّفَقَةَ وَلْيَذْهَبْ فَلْيُوَالِ مَنْ شَاءَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان کے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: لاوارث بچہ (لقیطہ) آزاد ہے پس جب بڑا ہوا اور اگر چاہے تو جس نے اسے اٹھایا (پرورش کی) اسی کو اپنا سرپرست مان لے ورنہ اپنے اوپر ہونے والے اخراجات لوٹا کر چلا جائے جو جسے چاہے اپنا سرپرست بنائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2612} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِلُقَطَةِ الْعَصَا وَ الشِّظَاظِ وَ الْوَتِدِ وَ الْحَبْلِ وَ الْعِقَالِ وَ أَشْبَاهِهِ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَيْسَ لِهَذَا طَالِبٌ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ڈنڈا، لاٹھی، نوک دار لکڑی، کھونٹی (یا میخ) اور وہ رسی جس سے اونٹوں کی ٹانگ کو باندھا جاتا ہے اور ان جیسی اور (معمولی) چیزیں لُقطہ ہوں تو (ان کے اٹھانے میں) کوئی حرج نہیں ہے پھر

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۹۶ ح ۴۰۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۹۶ ح ۱۱۹۲؛ الوافی: ۱۷/۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۶۴ ح ۳۲۳۶۲

[2] روضۃ المتقین: ۷/۳۴۰

[3] الکافی: ۵/۲۲۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۷/۳۸ ح ۳۳۶؛ الوافی: ۲۵/۹۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۴۶۷ ح ۳۲۳۶۸

[4] مراۃ العقول: ۹/۲۶۲؛ ریاض المسائل: ۱۴/۱۴۷؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۱۰۶؛ وسائل العباد: ۲/۴۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۱/۵۵؛ ذخیرۃ الصالحین: ۵/۱۱۸

فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ان چیزوں کا کوئی طلبگار ہی نہیں ہوتا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

﴿حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام﴾

{2613} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ طُرُوقِ اَلطَّيْرِ بِاللَّيْلِ فِي وَكْرِهَا فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

✪ احمد بن محمد بن ابو نصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے رات کے وقت پرندہ کا اس کے آشیانہ میں شکار کرنے کے بارے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2614} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلرَّجُلِ يَضْرِبُ اَلصَّيْدَ فَيَقُدُّهُ نِصْفَيْنِ قَالَ يَأْكُلُهُمَا جَمِيعاً فَإِنْ ضَرَبَهُ وَ أَبَانَ مِنْهُ عُضْواً لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ مَا أَبَانَ مِنْهُ وَ أَكَلَ سَائِرَهُ.

✪ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے شکار کو دو ٹکڑے کر دیا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ان دونوں حصوں کو کھائے گا اور اگر وہ ضرب لگائے اور حیوان سے صرف کوئی ایک عضو الگ کرے تو وہ حصہ نہیں کھائے گا اور باقی سارے کو کھائے گا۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی: ۵/۱۴۰ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/۹۳ ح ۱۷۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۵۶ ح ۳۲۳۴۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۶۷؛ الوافی: ۱۷/۴۰ ح ۳۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۵ ح ۴۰۵۶

[2] ریاض المسائل: ۱۴/۱۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (احیاء الموت واللقطہ): ۲۱۹؛ حاشیہ المکاسب ایروانی: ۲/۱؛ تذکرۃ الفقہاء: ۱۷/۲۰۹؛ النجعہ: ۱۰/۱۲۱؛ جامع المدارک: ۵/۲۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۹/۱۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۳۳۴؛ روضۃ المتقین: ۷/۳۳

[3] الکافی: ۶/۲۱۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۴ ح ۵۴؛ الاستبصار: ۴/۶۵ ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۸۲ ح ۲۹۸۰۱؛ الوافی: ۱۹/۱۸۳

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۳۵۶؛ عوائد الایام: ۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۴۱

[5] الکافی: ۶/۲۵۵ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۸۶ ح ۲۹۸۱۰؛ الوافی: ۱۹/۱۰۹

[6] مراۃ العقول: ۲۲/۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۴۱۶؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/۶۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۴۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۹۰

{2615} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا مَلَكَ الطَّيْرُ جَنَاحَهُ فَهُوَ لِمَنْ أَخَذَهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پرندہ اپنے پروں کا مالک ہو (یعنی اڑنے کے قابل ہو) تو وہ اس شخص کا ہے جو اسے شکار کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2616} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ جَامِعِ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلطَّيْرُ يَقَعُ فِي الدَّارِ فَنَصِيدُهُ وَ حَوْلَنَا لِبَعْضِهِمْ حَمَامٌ فَقَالَ إِذَا مَلَكَ جَنَاحَهُ فَهُوَ لِمَنْ أَخَذَهُ قَالَ قُلْتُ فَيَقَعُ عَلَيْنَا فَنَأْخُذُهُ وَ قَدْ نَعْرِفُ لِمَنْ هُوَ قَالَ إِذَا عَرَفْتَهُ فَرُدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ.

✪ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک پرندہ دیوار پر آ گرا تو ہم نے اسے شکار کر لیا اور وہ ہمارے اردگرد ہی کسی کا کبوتر ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اپنے پروں کا مالک ہو تو وہ اسی کا ہے جو اسے پکڑے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: وہ ہم پر گرا اور ہم نے اسے پکڑ لیا جبکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کس کا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کا مالک معلوم ہے تو اسے لوٹا دو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2617} اَلْحَسَنُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ الْمُطَهَّرِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: خُرْءُ الْخُطَّافِ لاَ بَأْسَ بِهِ هُوَ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَ لَكِنْ كُرِهَ أَكْلُهُ لِأَنَّهُ اِسْتَجَارَ بِكَ وَ أَوَى فِي مَنْزِلِكَ وَ كُلُّ طَيْرٍ يَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجِرْهُ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خطاف (ایک لمبے بازوؤں والا اور چھوٹے پاؤں والا سیاہ رنگ کا پرندہ) کی بیٹ میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ وہ پرندہ ہے جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے مگر اس کا گوشت مکروہ قرار دیا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۶۱/۹ ح ۲۵۹؛ الکافی: ۲۲۲/۶ ح ۲؛ الوافی: ۱۹۷/۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۹/۲۳ ح ۲۹۸۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲۴۲/۱۴؛ جواہر الکلام: ۲۲۶/۳۶؛ الانوار اللوامع: ۱۸۹/۱۱

[3] السرائر: ۵۷۴/۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۰/۲۳ ح ۲۹۸۲۳؛ بحار الانوار: ۲۹۲/۶۲

[4] تفصیل الشریعہ: ۳۴۷/۲۰

گیا ہے کیونکہ وہ تم سے پناہ لیتا ہے اور تمہارے گھروں میں پناہ گزین ہوتا ہے اور ہر وہ پرندہ جو تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{2618} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَخِي مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْهُدْهُدِ وَ قَتْلِهِ وَ ذَبْحِهِ فَقَالَ لاَ يُؤْذَى وَ لاَ يُذْبَحُ فَنِعْمَ ٱلطَّيْرُ هُوَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہُدہُد کو مارنے اور اس کے ذبح کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اذیت نہ دی جائے اور نہ اسے ذبح کیا جائے پس وہ کتنا ہی اچھا پرندہ ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2619} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: عَنْ قَتْلِ ٱلْحَيَّاتِ فَقَالَ اُقْتُلْ كُلَّ شَيْءٍ تَجِدُهُ فِي ٱلْبَرِّيَّةِ إِلاَّ ٱلْجَانَّ وَ نَهَى عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ ٱلْبُيُوتِ وَ قَالَ لاَ تَدَعُوهُنَّ مَخَافَةَ تَبِعَاتِهِنَّ فَإِنَّ ٱلْيَهُودَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَتْ مَنْ قَتَلَ عَامِرَ بَيْتٍ أَصَابَهُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ تَرَكَهُنَّ مَخَافَةَ تَبِعَاتِهِنَّ فَلَيْسَ مِنِّي وَ إِنَّمَا تَتْرُكُهَا لِأَنَّهَا لاَ تُرِيدُكَ وَ قَالَ رُبَّمَا قَتَلْتُهُنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سانپوں کے قتل کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوائے الجان (ایک قسم کا سفید سانپ) کے باقی ہر شئے جو خشکی پر پاؤ اسے ماردو اور آپ علیہ السلام نے گھروں میں رہنے والے (عمر رسیدہ) سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ قتل کے نتائج واثرات کے ڈر سے انہیں مت چھوڑو (کہ انہیں مارو گے تو تمہیں نقصان ہوگا) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہود کہا کرتے تھے کہ گھر میں بسنے والے سانپ

---

[1] المختلف: ۶۷۹؛ بحار الانوار: ۲۸۴/۶۱ و ۱۰۹/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۱/۳ ح ۴۰۱۳ و ۳۹۳/۲۳ ح ۲۹۸۲۹؛ الفصول المہمہ: ۴۲۰/۲

[2] سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۷۹؛ جواہر الکلام: ۳۱۲/۳۶؛ مستند الشیعہ: ۸۹/۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱۶/۱۴

[3] الکافی: ۲۲۴/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۹/۹ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۹۴/۲۳ ح ۲۹۸۳۱؛ الوافی: ۲۰۳/۱۹

[4] مراۃ العقول: ۳۷۰/۲۱؛ مجمع الفائدہ: ۱۸۰/۱۱؛ حاشیہ جامع المدارک: ۲۷۷/۱۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱۷/۱۴؛ جواہر الکلام: ۳۱۰/۳۶؛ مسالک الافہام: ۴۳/۱۲؛ المناھل طباطبائی: ۶۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵۲/۱۴

کو جو مارے گا وہ ایسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوان گھروں میں بسنے والے کو محض ان کے نتائج واثرات کے خوف سے چھوڑ دے گا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور یقیناً تم بھی ان کو اس لئے چھوڑ دیتے ہو کہ تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچاتے۔ نیز فرمایا کہ کبھی کبھی تو تم ان کو سوراخوں میں قتل کر دیتے ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2620} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الشِّقِرَّاقِ فَقَالَ كُرِهَ قَتْلُهُ لِحَالِ الْحَيَّاتِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْماً يَمْشِي فَإِذَا شِقِرَّاقٌ قَدِ انْقَضَّ فَاسْتَخْرَجَ مِنْ خُفِّهِ حَيَّةً.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے شقراق (فاختہ سے بڑا ایک پرندہ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا مارنا سانپوں کی وجہ سے مکروہ ہے (کیونکہ یہ سانپوں کا شکار کرتا ہے)

نیز فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک ایک شقراق گرا پس اس کی خف (ٹاپ) سے ایک سانپ نکالا گیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

﴿حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ﴾

{2621} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلنَّحْرُ فِي اللَّبَّةِ وَالذَّبْحُ فِي الْحَلْقِ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نحر سینہ کے بالائی حصہ میں ہے اور ذبح حلق میں ہے۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۵۱۳ ح ۴۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۹۷ ح ۲۹۸۳۹؛ الوافی: ۱۹/۲۶۱؛ بحار الانوار: ۶۱/۲۶۰

[2] روضۃ المتقین: ۷/۵۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۲۱ ح ۸۵؛ بحار الانوار: ۶۱/۲۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۹۷ ح ۲۹۸۴۰؛ الوافی: ۱۹/۲۰۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۵۸؛ ریاض المسائل: ۲/۲۸۵

[5] الکافی: ۶/۲۹۷ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۵۰۲ ح ۳۰۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/۵۳ ح ۲۱۷؛ الوافی: ۱۴/۱۱۵۷ و ۱۹/۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۱۴۹ ح ۱۸۸۴۱ و ۲۴/۱۰ ح ۲۹۸۵۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/۱۰۹ ح ۱۱۶۰۰؛ بحار الانوار: ۹۶/۳۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2622} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الذَّبْحِ فَقَالَ إِذَا ذَبَحْتَ فَأَرْسِلْ وَ لاَ تَكْتِفْ وَ لاَ تَقْلِبِ السِّكِّينَ لِتُدْخِلَهَا مِنْ تَحْتِ الْحُلْقُومِ وَ تَقْطَعَهُ إِلَى فَوْقُ وَ الْإِرْسَالُ لِلطَّيْرِ خَاصَّةً فَإِنْ تَرَدَّى فِي جُبٍّ أَوْ وَهْدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلاَ تَأْكُلْهُ وَ لاَ تُطْعِمْهُ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي التَّرَدِّي قَتَلَهُ أَوِ الذَّبْحُ وَ إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنَ الْغَنَمِ فَأَمْسِكْ صُوفَهُ أَوْ شَعْرَهُ وَ لاَ تُمْسِكَنَّ يَداً وَ لاَ رِجْلاً وَ أَمَّا الْبَقَرُ فَاعْقِلْهَا وَ أَطْلِقِ الذَّنَبَ وَ أَمَّا الْبَعِيرُ فَشُدَّ أَخْفَافَهُ إِلَى آبَاطِهِ وَ أَطْلِقْ رِجْلَيْهِ وَ إِنْ أَفْلَتَكَ شَيْءٌ مِنَ الطَّيْرِ وَ أَنْتَ تُرِيدُ ذَبْحَهُ أَوْ نَدَّ عَلَيْكَ فَارْمِهِ بِسَهْمِكَ فَإِذَا هُوَ سَقَطَ فَذَكِّهِ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

✪ حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ذبح کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ذبح کرو تو کھلا چھوڑ دو اور باندھ کر نہ رکھو اور چھری کو اس طرح نہ الٹو کہ حلقوم کے نیچے کی طرف سے داخل کرو اور اسے اوپر کی طرف سے ہی ذبح کرو اور پرندے کو تو بالخصوص کھلا چھوڑو پس اگر وہ کسی کنویں یا زمین کے کسی گڑھے میں گر جائے تو اسے نہ خود کھاؤ اور نہ اسے کسی کو کھلاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ گرنے سے مرا یا ذبح ہوا اور اگر ذبح ہونے والا بھیڑ بکری (کی قسم سے) ہو تو اس کی اون اور اس کے بال پکڑ کر رکھو اور نہ اس کے ہاتھ کو اور نہ اس کے پاؤں کو پکڑو اور جہاں تک گائے (بیل) کا تعلق ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دو لیکن اس کی دم کو کھلا رکھو اور جہاں تک اونٹ کا تعلق ہے تو اس کی خف (یعنی اس کے پیر) گھٹنوں کی طرف باندھ دو اور اس کے (پچھلے) پاؤں کھلے چھوڑ دو اور اگر پرندوں میں سے کوئی چیز تم سے فرار ہو جائے جبکہ تم اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو یا تم پر بدک جائے تو اسے اپنے تیر کے ساتھ مارو اور جب وہ گر جائے تو اس کا تذکیہ (ذبح) بمنزلہ شکار کے کرو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

قول مؤلف:

---

[1] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸۲/۳؛ براھین الحج: ۳۲۸/۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزبادۃ): ۸۱؛ روضۃ المتقین: ۱۷۹/۵؛ جواہر الکلام: ۱۲۰/۳۶؛ مہذب الاحکام: ۶۶/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۵/۳۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/۷

[2] الکافی: ۲۲۹/۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵۵/۹ ح ۲۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۴ ح ۲۹۸۵۶؛ الوافی: ۲۱۲/۱۹

[3] ماوراء الفقہ: ۳۰۲/۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵۶۹/۵ و ۹۱/۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزبادۃ): ۷۹

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[1]

{2623} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: لاَ تَنْخَعِ اَلذَّبِيحَةَ حَتَّى تَمُوتَ فَإِذَا مَاتَتْ فَانْخَعْهَا.

◈ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ذبیح کے حرام مغز کو نہ کاٹو (یعنی اس تک چھری نہ پہنچاؤ) یہاں تک کہ وہ مرجائے پس جب مرجائے تو پھر کاٹو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

﴿حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط﴾

{2624} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يُؤْكَلُ مَا لَمْ يُذْبَحْ بِحَدِيدَةٍ.

◈ ابوبکر الحضرمی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ذبح لوہے سے نہیں کیا جائے گا اسے مت کھاؤ۔[4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[5]

{2625} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ زَيْدٍ اَلشَّحَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ سِكِّينٌ أَ يَذْبَحُ بِقَصَبَةٍ فَقَالَ اِذْبَحْ بِالْقَصَبَةِ وَ بِالْحَجَرِ وَ بِالْعَظْمِ وَ بِالْعُودِ إِذَا لَمْ تُصِبِ اَلْحَدِيدَةَ إِذَا قَطَعَ اَلْحُلْقُومَ وَ خَرَجَ اَلدَّمُ فَلاَ بَأْسَ.

◈ زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے چھری دستیاب نہ ہو

---

[1] مراۃ العقول: ۸/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۷/۱۴

[2] الکافی: ۲۲۹/۶ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۵۵/۹ ح ۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۶/۲۴ ح ۲۹۸۶۷؛ الوافی: ۲۱۳/۱۹

[3] مراۃ العقول: ۹/۲۲؛ ریاض المسائل: ۲۷۶/۲؛ کشف اللثام: ۲۳۳/۱۹؛ الجعہ: ۱۸۶/۱۰؛ الروضۃ البہیۃ: ۲۳۱/۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۵۳/۸؛ جامع المدارک: ۱۲۸/۵؛ مستند الشیعہ: ۴۴۹/۱۵؛ حدود الشریعہ: ۶۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۸/۱۴

[4] الکافی: ۲۲۸/۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵۱/۹ ح ۲۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴ ح ۲۹۸۴۸؛ الوافی: ۲۰۷/۱۹

[5] مراۃ العقول: ۶/۲۲؛ مسالک الافہام: ۴۷۱/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۶/۳۶؛ جواہر الکلام: ۱۰۰/۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۸/۱۴

ہو سکے تو کیا وہ بانس کے چھلکے (وغیرہ) سے ذبح کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بانس کے چھلکے سے اور پتھر سے اور ہڈی سے اور شیشے (وغیرہ) سے ذبح کرو جب تمہیں لوہا دستیاب نہ ہو سکے جبکہ وہ حلقوم کو کاٹ دے اور خون نکل جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2626} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ جَزُوراً أَوْ شَاةً فِي غَيْرِ مَذْبَحِهَا وَ قَدْ سَمَّى حِينَ ضَرَبَ فَقَالَ لاَ يَصْلُحُ أَكْلُ ذَبِيحَةٍ لاَ تُذْبَحُ مِنْ مَذْبَحِهَا يَعْنِي إِذَا تَعَمَّدَ لِذَلِكَ وَ لَمْ تَكُنْ حَالُهُ حَالَ اضْطِرَارٍ فَأَمَّا إِذَا اُضْطُرَّ إِلَيْهَا وَ اِسْتَصْعَبَتْ عَلَيْهِ مَا يُرِيدُ أَنْ يَذْبَحَ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

۞ حلبی نے امام جعفر جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے کہ جس نے اونٹ کے بچے یا بکری کو اس کے ذبح کے مقام کے علاوہ اپنی تلوار سے ضرب لگائی اور ضرب لگاتے وقت اللہ کا نام بھی لیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذبیح کا کھانا درست نہیں ہے جسے اس کے مقام ذبح سے ذبح نہ کیا گیا ہو یعنی جب ایسا عمداً کیا گیا ہو اور اس کی حالت حالت اضطرار نہ ہو البتہ جب وہ اس پر مجبور ہو اور اس پر اس طرح ذبح کرنا مشکل ہو جائے جس طریقہ پر وہ ذبح کرنا چاہتا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2627} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ ذَبْحِ الْبَقَرِ فِي الْمَنْحَرِ فَقَالَ لِلْبَقَرِ الذَّبْحُ وَ مَا نُحِرَ فَلَيْسَ بِذَكِيٍّ.

---

[1] الکافی: ۲۲۸/۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۵۱/۹ ح ۲۱۳؛ الاستبصار: ۸۰/۴ ح ۲۹۶؛ عوالی اللئالی: ۴۵۶/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۴ ح ۲۹۸۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳۰/۸؛ الوافی: ۲۰۹/۱۹؛ بحارالانوار: ۳۰۵/۶۲

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۷؛ النجعہ: ۱۸۱/۱۰؛ دلیل تحریرالوسیلہ: ۱۳۹؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۲۳۵/۸؛ الجواہرالفخریہ: ۲۵۴/۱۴؛ الروضۃ البہیہ: ۸۰/۴؛ مفتاح الشرائع: ۳/۲/۷؛ جامع المدارک: ۱۱۷/۵؛ مسالک الافہام: ۴۷/۱۱؛ مھذب الاحکام: ۶۱/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۵۶/۳۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸۰/۳؛ ملاذالاخیار: ۲۲۰/۱۴؛ جواہرالکلام: ۳۸۵/۱۸؛ عوالی اللئالی: ۴۵۶/۳؛ بحارالانوار: ایضاً

[3] الکافی: ۲۳۱/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۵۳/۹ ح ۲۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۸۴/۲۳ ح ۲۹۸۰۶ و ۱۲/۲۴ ح ۲۹۸۶۰؛ الوافی: ۲۱۸/۱۹؛ ھدایۃ الامہ: ۲۳/۸ و ۳۱

[4] مستند الشیعہ: ۳۲۵/۱۵؛ فقہ الخلاف: ۹۳/۶؛ دلیل تحریرالوسیلہ (الصید والزبادۃ): ۸۱؛ حدودالشریعہ: ۶۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱۹۵/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷۰/۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۲۳۸/۵؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱۲/۱۱؛ مسالک الافہام: ۴۳۶/۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۲/۲۲؛ ملاذالاخیار: ۲۲۴/۱۴

❁ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے گائے کو (اونٹ کی طرح سینے کے بالائی حصے سے) بذریعہ نحر ذبح کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: گائے کے لئے ذبح (مقرر) ہے اور نحر (مقرر) نہیں ہے پس وہ پاک (حلال) نہیں ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2628} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلذَّبِيحَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِسْتَقْبِلْ بِذَبِيحَتِكَ اَلْقِبْلَةَ وَ لاَ تَنْخَعْهَا حَتَّى تَمُوتَ وَ لاَ تَأْكُلْ مِنْ ذَبِيحَةٍ مَا لَمْ تُذْبَحْ مِنْ مَذْبَحِهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ذبیح کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ذبیح کو قبلہ رخ کرو اور حرام مغز تک چھری نہ لے جاؤ جب تک مر نہ جائے اور اس ذبیح کا گوشت مت کھاؤ جسے اس کے مقام ذبح سے ذبح نہ کیا گیا ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2629} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلذَّبِيحَةِ تُذْبَحُ لِغَيْرِ اَلْقِبْلَةِ قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَذْبَحُ فَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ أَ تُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ لاَ يُتَّهَمُ وَ كَانَ يُحْسِنُ اَلذَّبْحَ قَبْلَ ذَلِكَ وَ لاَ يَنْخَعُ وَ لاَ يَكْسِرُ اَلرَّقَبَةَ حَتَّى تَبْرُدَ اَلذَّبِيحَةُ.

---

[1] الکافی: ۲۲۸/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۵۳/۹ ح ۲۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/۲۴ ح ۲۹۸۶۲؛ الوافی: ۲۱۱/۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۶۵/۱۲ ح ۱۱۳۷۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳۲/۸

[2] جامع المدارک: ۱۱۹/۵؛ جواہر الکلام: ۱۱۷/۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۴۷/۲۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزبادۃ): ۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹۹/۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۳۸۹/۲۰؛ آیات الاحکام: ۱۵۱؛ ریاض المسائل: ۲۷۴/۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱۶۰/۳؛ القواعد الفقہیہ: ۳۲۷/۵؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۲/۱۴؛ مراۃ العقول: ۸/۲۲؛ روضۃ المتقین: ۴۲۸/۷

[3] الکافی: ۲۲۹/۶ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵۳/۹ ح ۲۲۰؛ الوافی: ۲۱۳/۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۲۴ ح ۲۹۸۶۶

[4] مراۃ العقول: ۹/۲۲؛ ریاض المسائل: ۲۷۴/۲؛ النجعہ: ۱۸۶/۱۰؛ مقالات فقہیہ: ۳۴؛ حدود الشریعہ: ۶۶۵؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۳۱۷؛ جامع المدارک ۱۲۸/۵؛ جواہر الکلام: ۴۰۷/۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۳/۱۴

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس ذبیحہ کے بارے میں پوچھا گیا جسے بغیر قبلہ رخ کے ذبح کیا گیا ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عمداً ایسا نہ کیا گیا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح کرتا ہے مگر اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے تو کیا اس کا ذبیح کھایا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ وہ متہم (تہمت زدہ) نہ ہو اور اس سے پہلے احسن طریقے سے ذبح کر لیتا ہو اور ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے نہ حرام مغز تک چھری پہنچاتا ہو اور اس کی گردن توڑتا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2630} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ ذَبِيحَةً فَجَهِلَ أَنْ يُوَجِّهَهَا إِلَى ٱلْقِبْلَةِ قَالَ كُلْ مِنْهَا فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُوَجِّهْهَا قَالَ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهَا وَ لاَ تَأْكُلْ مِنْ ذَبِيحَةٍ مَا لَمْ يُذْكَرِ اِسْمُ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهَا وَ قَالَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْبَحَ فَاسْتَقْبِلْ بِذَبِيحَتِكَ ٱلْقِبْلَةَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر ع سے پوچھا کہ ایک شخص ذبیحہ کو ذبح کرتا ہے لیکن جہالت کی بنا پر اس کا منہ قبلہ رخ نہیں کرتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں سے کھا سکتے ہو اور اس ذبیح میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جاتا۔

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ذبح کرنے کا ارادہ کرو تو اپنے ذبیح کو قبلہ رخ کرو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2631} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ ذَبِيحَةٍ ذُبِحَتْ لِغَيْرِ ٱلْقِبْلَةِ فَقَالَ كُلْ وَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۳۳ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۳۳ ح ۴۱۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۵۹ ح ۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۲۸ ح ۲۹۹۰۰ و ۲۹ ح ۲۹۹۰۵

[2] ریاض المسائل: ۱۳/ ۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۱۱۴؛ حاشیہ جامع المدارک: ۲/ ۲۶۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۱۷؛ سوال و جواب یزدی: ۲/ ۲۲۲؛ جامع المدارک: ۵/ ۱۲۱؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۴۴۲؛ مستند الشیعہ: ۱۵/ ۴۱۴؛ مختلف الشیعہ: ۸/ ۳۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۳۹؛ مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۵

[3] الکافی: ۶/ ۲۳۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۶۰ ح ۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۲۷ ح ۲۹۸۹۹؛ الوافی: ۱۹/ ۲۲۵؛ بحار الانوار: ۶۲/ ۳۱۳

[4] تفصیل الشریعہ: ۲۰/ ۳۷۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۱۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۳؛ قرأت فقہیہ: ۲/ ۳۷؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۱۱۰؛ مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۴۰

مَا لَمْ يَتَعَمَّدْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ وَ لَمْ يُسَمِّ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَاسِياً فَلْيُسَمِّ حِينَ يَذْكُرُ وَ يَقُولُ بِسْمِ اَللَّهِ عَلَى أَوَّلِهِ وَ عَلَى آخِرِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس ذبیحہ کے بارے پوچھا جسے قبلہ رخ کئے بغیر ذبح کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ اور کوئی حرج نہیں ہے جب عمداً ایسا نہ کیا گیا ہو اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ذبح کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ بھول گیا تو اسے جب یاد آجائے وہ اللہ کا نام لے اور یہ کہے: بِسْمِ اَللَّهِ عَلَى أَوَّلِهِ وَ عَلَى آخِرِهِ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2632} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ فَسَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ هَلَّلَ أَوْ حَمِدَ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ هَذَا كُلُّهُ مِنْ أَسْمَاءِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک خص نے ذبح کے وقت صرف تسبیح یا تکبیر یا تہلیل یا تحمید کی (تو کیا یہ کافی ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب اللہ کے اسما میں سے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۳۳ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۳۲ ح ۴۱۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۵۹ ح ۲۵۰؛ الوافی: ۱۹/ ۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۲۸ ح ۲۹۹۰۱ و ۳۰ ح ۲۹۹۰۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲ ۱۴؛ بحار الانوار: ۶۲/ ۳۱۳

[2] جامع المدارک: ۵/ ۱۲۱؛ فقہ الخلاف: ۶/ ۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/ ۴۸۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۷/ ۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/ ۲۴۰؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶/ ۳۴۴ ۱۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱۷/ ۳۱؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۴۴۱؛ مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۶؛ النجعہ: ۱۰/ ۱۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۳۸

[3] الکافی: ۶/ ۲۳۴ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۳۳ ح ۴۱۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۵۹ ح ۲۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۳۱ ح ۲۹۹۰۹؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۵۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۷۶۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۴۳۷؛ الوافی: ۱۹/ ۲۲۹

[4] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/ ۲۴۰؛ التعلیقہ: ۳/ ۸۷؛ النجعہ: ۱۰/ ۱۸۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۲/ ۴۱۵؛ فقہ الخلاف: ۶/ ۱۱؛ ریاض المسائل: ۱۳/ ۳۲۳؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۱۱۸؛ مہذب الاحکام: ۲۳/ ۷۷؛ حدود الشریعہ: ۶۶؛ جواہر الکلام: ۱۸/ ۳۹۳؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۴۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۳۸

{2633} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ طَيْراً فَقَطَعَ رَأْسَهُ أَ يُؤْكَلُ مِنْهُ قَالَ (نَعَمْ وَ لَكِنْ لاَ يَتَعَمَّدْ قَطْعَ رَأْسِهِ).

۞ حلبیؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے پرندہ ذبح کیا اور اس کا سر کاٹ کر رکھ دیا تو کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ اس کا عمداً سر نہ کاٹے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2634} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَ قَدْ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَذْبَحُ فَتُسْرِعُ اَلسِّكِّينُ فَتُبِينُ اَلرَّأْسَ فَقَالَ اَلذَّكَاةُ اَلْوَحِيَّةُ لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ بِذَلِكَ.

۞ مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جبکہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ذبح کرتا ہے اور چھری تیزی سے چل جاتی ہے اور سر کو جدا کر دیتی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جلدی کا تذکیہ ہے اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ عمداً ایسا نہ کیا گیا ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2635} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي ثَوْرٍ تَعَاصَى فَابْتَدَرُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ وَ سَمَّوْا وَ أَتَوْا عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ هَذِهِ ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ وَ لَحْمُهُ حَلاَلٌ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۲۸ ح ۴۱۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۲۴ ح ۲۹۸۷۴؛ بحار الانوار: ۶۲/۳۲۱؛ الوافی: ۱۹/۲۱۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۵۹

[2] روضۃ المتقین: ۲۲۴/۷؛ مختلف الیعہ: ۸/۳۲۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۵۵؛ المہذب البارع: ۴/۱۷۲؛ مجمع المحاسن: ۵/۵۰؛ فقہ الخلاف: ۶/۱۳۷؛ الفرقان صادقی: ۸/۶۳؛ التنقیح الرائع: ۴/۲۲؛ الجواہر الفخریہ: ۱۴/۲۸۴؛ ایضاح الفوائد: ۴/۱۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ) ۲۱۲؛ الروضۃ البہیہ: ۲/۲۱۷؛ غایۃ المراد: ۳/۵۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۹

[3] الکافی: ۶/۲۳۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۵۶ ح ۲۳۱؛ الوافی: ۱۹/۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۸ ح ۲۰۸۷۲

[4] المسائل المستحدثہ: ۱۸۰؛ ریاض المسائل: ۲/۲۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳۶/۱۲۷؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۲۱؛ الفرقان صادقی: ۸/۶۳؛ وسائل العباد: ۲/۸۷۴؛ فقہ المسائل المستحدثہ: ۱۸۰

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس بیل کے بارے میں فرمایا جو (بوقت ذبح) بھاگ کھڑا ہوا پس لوگ اپنی تلواروں کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑے البتہ انہوں نے اللہ کا نام لے لیا (اور اسے گرا لیا) اور پھر وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں (اس کی حلت یا حرمت پوچھنے کے لئے) حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جلدی کا ذکیہ ہے اور اس کا گوشت حلال ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2636} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ اَلْجُعْفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بَعِيرٌ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ كَيْفَ يُنْحَرُ قَالَ تُدْخِلُ اَلْحَرْبَةَ فَتَطْعُنُهُ بِهَا وَ تُسَمِّي وَ تَأْكُلُ.

۞ اسماعیل الجعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک اونٹ کنویں میں گر گیا تو اسے کیسے نحر کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنویں کے اندر ہتھیار داخل کرو اور اسے گھونپ دو اور اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{2637} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كُلْ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ اَلْحَيَوَانِ غَيْرَ اَلْخِنْزِيرِ وَ اَلنَّطِيحَةِ وَ اَلْمُتَرَدِّيَةِ وَ مَا أَكَلَ اَلسَّبُعُ وَ هُوَ قَوْلُ اَللَّهِ إِلاَّ مٰا ذَكَّيْتُمْ فَإِنْ أَدْرَكْتَ شَيْئاً مِنْهَا وَ عَيْنٌ تَطْرِفُ أَوْ قَائِمَةٌ تَرْكُضُ أَوْ ذَنَبٌ يُمْصَعُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ اَلْحَدِيثَ

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حیوان میں سے ہر (حلال) شئے کھاؤ سوائے خنزیر، نطیحہ (جسے سینگ سے ٹکر لگے)، متردیہ (چھت یا دیوار سے گرا ہوا) اور درندے کے کھائے ہوئے کے اور وہ اللہ کا قول ہے کہ: ”سوائے

---

[1] الکافی: ۶/۲۳۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۵۴ ح ۲۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۹ ح ۲۹۸۷۷؛ الوافی: ۱۹/۲۱۸

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۱۱؛ بیان الفقہ: ۱۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۴۴؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۳۱؛ جامع المدارک: ۵/۱۰۵؛ جواہر الکلام: ۳۶/۵۰؛ کشف اللثام: ۹/۲۰۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۳۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۲۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزباحۃ): ۷۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۲۵

[3] الکافی: ۶/۲۳۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۵۴ ح ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۰ ح ۲۹۸۸۰؛ الوافی: ۱۹/۲۱۸

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۱۹۱؛ مراۃ العقول: ۲۲/۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۲۴

اس کے جسے تم تذکیہ(ذبح) کرلو(المائدہ:۳)''پس اگر اس میں سے کوئی شئے پاؤ جبکہ آنکھ حرکت کررہی ہو یا ٹانگ ہل رہی ہو یا دم حرکت کررہی ہو تو تم نے اس کا تذکیہ پالیا پس اسے کھاؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2638} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فِي حَيَاةِ شَاةٍ وَ رَأَيْتَهَا تَطْرِفُ عَيْنَهَا أَوْ تُحَرِّكُ أُذُنَيْهَا أَوْ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا فَاذْبَحْهَا فَإِنَّهَا لَكَ حَلاَلٌ.

۞ ابن بن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں بکری (وغیرہ) کی حیات میں شک ہو اور تم دیکھو کہ اس کی آنکھ حرکت کررہی ہے یا وہ اپنے کانوں کو حرکت دے رہی ہے یا وہ اپنی دم کو ہلاتی ہے تو اسے ذبح کرلو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔[5]

{2639} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الشَّاةِ تُذْبَحُ فَلاَ تَحَرَّكُ وَ يُهَرَاقُ مِنْهَا دَمٌ كَثِيرٌ عَبِيطٌ فَقَالَ)لاَ تَأْكُلْ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ)إِذَا رَكَضَتِ الرِّجْلُ أَوْ طَرَفَتِ الْعَيْنُ فَكُلْ((.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک بکری کو ذبح کیا جاتا ہے مگر وہ حرکت

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۵۸ ح ۲۴۱؛تفسیر العیاشی:۱/۲۹۱؛وسائل الشیعہ:۲۴/۲۲ ح ۲۹۸۸۶؛الوافی:۱۹/۲۳۶؛تفسیر نور الثقلین:۱/۵۸۷؛تفسیر البرہان ۲/۲۲۱؛بحار الانوار:۶۲/۳۲۲

[2] ملاذ الاخیار:۱۴/۲۳۴؛ جامع المدارک: ۵/۱۲۲؛ الموسوعہ الفقہیہ :۸/۴۰۸؛ سند العروۃ:(الطہارۃ):۴۸۴؛ مہذب الاحکام:۲۳/۸۰؛ فقہ الخلاف: ۶/۱۳۴؛الدروس الشرعیہ:۲/۴۱۴؛موسوعہ الشہید الاول:۱۰/۳۴۲؛مسالک الافہام:۱۱/۴۹۵

[3] الکافی:۶/۲۳۲ ح ۴؛تہذیب الاحکام:۹/۵۷ ح ۲۳۸؛وسائل الشیعہ:۲۴/۲۳ ح ۲۹۸۹۰؛الوافی:۱۹/۲۲۲

[4] التعلیقہ الاستدلالیہ:۵/۵۶۴

[5] مراۃ العقول:۲۲/۱۴؛ملاذ الاخیار:۱۴/۲۳۳

نہیں کرتی البتہ اس سے کثرت سے عبیط (گہرا رنگ دار یا ثقیل) خون نکلتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے نہ کھاؤ کیونکہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب (ذبح کے بعد حیوان) پاؤں مارے یا آنکھ (وغیرہ) حرکت کرے تو پھر کھاؤ۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{2640} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنْ ذَبَحْتَ ذَبِيحَةً فَأَجَدْتَ اَلذَّبْحَ فَوَقَعَتْ فِي اَلنَّارِ أَوْ فِي اَلْمَاءِ أَوْ مِنْ فَوْقِ بَيْتِكَ أَوْ جَبَلٍ إِذَا كُنْتَ قَدْ أَجَدْتَ اَلذَّبْحَ فَكُلْ.

۞ زراہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ذبیحہ کو ذبح کرو اور ذبح کو پالو (یعنی اچھی طرح ذبح کرلو) اور پھر وہ آگ میں یا پانی میں یا تمہارے گھر کی چھت سے گر جائے (اور مر جائے) تو جب تم نے ذبح کو پالیا تو اسے کھاؤ۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

قول مؤلف:

یعنی جب یقین ہو کہ اچھی طرح ذبح کیا ہے تو پھر اس حدیث پر عمل کرے گا اور اگر اشتباہ ہو جائے کہ جانور کی موت ذبح کرنے سے ہوئی ہے یا ذبح کرنے کے بعد اس کے گرنے کی وجہ سے ہوئی ہے تو پھر حدیث نمبر 2622 کے ضمن میں بیان کردہ حکم پر عمل کرے گا (واللہ اعلم)

{2641} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَذْبَحَ اَلرَّجُلُ وَ هُوَ جُنُبٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر جنب آدمی ذبح کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [۵]

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۹/۵۷ ح ۲۴۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۷ ۳ ح ۴۱۷۱؛ الوافی: ۱۹/۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۴ ح ۲۹۸۹۳

[۲] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۳۳؛ جامع المدارک: ۵/۱۲۲؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۱۰۵؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵۳۰؛ بدایع البحوث: ۲/۱۶۱؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۴۷؛ کشف اللثام: ۹/۲۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۶۵؛ دراسات فقہیہ: ۴۳۱؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۲۰

[۳] حدیث 2637 کے حوالہ جات کی طرف رجوع کیجئے

[۴] حدیث 2637 کی تحقیق کے حوالہ جات کی طرف رجوع کیجئے

[۵] الکافی: ۶/۲۳۴ ح ۶؛ الوافی: ۱۹/۲۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۲ ح ۲۹۹۱۰

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [1]

{2642} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْحُوَارِ تُذَكَّى أُمُّهُ أَ يُؤْكَلُ بِذَكَاتِهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ تَمَاماً وَ نَبَتَ عَلَيْهِ اَلشَّعْرُ فَكُلْ.

۞ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اونٹنی کے اس بچے کے بارے میں پوچھا جس کی ماں کا تذکیہ کر دیا جاتا ہے تو کیا اس کے تذکیہ کے ساتھ اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ مکمل ہو اور اس پر بال اگ چکے ہوں تو پھر کھاؤ۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2643} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ اَلْأَنْعٰامِ) فَقَالَ اَلْجَنِينُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ إِذَا أَشْعَرَ وَ أَوْبَرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ فَذَلِكَ اَلَّذِي عَنَى اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول: ”تمہارے لئے چرنے والے مویشی حلال کیے گئے ہیں (المائدہ:۱)“ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہو اور اس پر بال اور ریشم اگ آئے تو اس کا تذکیہ (ذبح) اس کی ماں کا ذبح ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہی معنی مراد لیا ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول:۱۶/۲۲

[2] الکافی:۶/۲۳۴ح۳؛تہذیب الاحکام:۵۹/۹ح۲۴۶؛عوالی اللئالی:۳/۶۱۴؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۳ح۲۹۹۱۳؛الوافی:۱۹/۲۳۲

[3] مراۃ العقول:۲۲/۱۸؛فقہ الامام جعفر الصادقؑ:۴/۳۶۶؛ایضاح الفوائد:۴/۱۳۴؛ریاض المسائل:۲/۲۷۹؛مجمع الفائدہ:۱۱/۱۵۲؛الزدۃ الفقہیہ:۸/۲۷۲؛القواعد الاصولیہ:۲/۵۴۲؛جامع المدارک:۵/۱۳۴؛جواہر الکلام:۳۶/۱۸۰؛ملاذ الاخیار:۱۴/۲۳۶؛مستند الشیعہ:۱۵/۴۵۷؛فقہ الصادقؑ:۲۴/۶۷

[4] الکافی:۶/۲۳۴ح۱؛من لا یحضرہٗ الفقیہ:۳/۳۲۸ح۴۱۷۵؛تہذیب الاحکام:۹/۵۸ح۲۴۴؛الوافی:۱۹/۲۳۱؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۳ح۲۹۹۱۵؛بحار الانوار:۶۱/۹۸؛تفسیر البرہان:۲/۲۱۶؛تفسیر نور الثقلین:۱/۵۸۳؛تفسیر العیاشی:۱/۲۹۰؛مستدرک الوسائل:۱۶/۱۳۹ح۱۹۴۰۵؛عوالی اللئالی:۳/۴۶۱؛دعائم الاسلام:۲/۱۷۸

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{2644} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّاةِ تُذْبَحُ فَيَمُوتُ وَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا قَالَ كُلْهُ فَإِنَّهُ حَلاَلٌ لِأَنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ فَإِنْ هُوَ خَرَجَ وَهُوَ حَيٌّ فَاذْبَحْهُ وَكُلْ فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَذْبَحَهُ فَلاَ تَأْكُلْهُ وَكَذَلِكَ الْبَقَرُ وَالْإِبِلُ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بکری کے بارے میں پوچھا جسے ذبح کیا جاتا ہے جبکہ اس کا بچہ اس کے پیٹ میں مرجاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ پس وہ حلال ہے کیونکہ اس کی ماں کا تذکیہ (ذبح ہونا) اس کا تذکیہ (ذبح ہونا) ہے اور اگر وہ زندہ برآمد ہوتو اسے ذبح کرو اور کھاؤ اور اگر (پیٹ سے زندہ نکلے لیکن) ذبح کرنے سے پہلے مرجائے تو اسے مت کھاؤ اور یہی حکم گائے اور اونٹ (وغیرہ اور ان کے بچوں) کے لئے بھی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{2645} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْغُلاَمِ وَالْمَرْأَةِ هَلْ تُؤْكَلُ فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مُسْلِمَةً وَذَكَرَتِ اسْمَ اللَّهِ عَلَى ذَبِيحَتِهَا حَلَّتْ ذَبِيحَتُهَا وَالْغُلاَمُ إِذَا قَوِيَ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى حَلَّتْ ذَبِيحَتُهُ وَذَلِكَ إِذَا خِيفَ فَوْتُ الذَّبِيحَةِ وَلَمْ يُوجَدْ مَنْ يَذْبَحُ غَيْرُهُمَا.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لڑکے اور عورت کے ذبیحہ کے متعلق پوچھا کہ کیا اسے کھایا جاسکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت جب مسلمہ ہو اور اپنے ذبیحہ پر اللہ کا نام لے تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور لڑکا

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۳۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۳۳۹؛ المنتخب من التفسیر الوضوعی: ۴۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۷۶؛ جامع المدارک: ۵/۱۳۵؛ مسالک الافہام: ۱۱/۵۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۷۲؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۲۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصیدہ الذباحۃ): ۲۲۵؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۴۵۸؛ مراۃ العقول: ۲۲/۱۷؛ مختلف الشیعہ: ۸/۳۲۹

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۸۰ح ۳۴۵؛ الوافی: ۱۹/۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۵ح ۲۹۹۲۰

[3] دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزباحۃ): ۲۲۵؛ دلیل العروۃ الوثقیٰ: ۳۹۶؛ القواعد الفقہیہ: ۴۹۵؛ وسائل العباد: ۲/۴۸۸؛ ریاض المسائل: ۲/۲۷۹؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۴۵۹؛ آیات الاحکام: ۳/۲۷۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۱۸۴

جب ذبح کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اللہ کا نام لے تو اس کا ذبیحہ بھی حلال ہے اور یہ اس وقت ہے کہ جب ذبیحہ کے مرنے کا خوف ہو اور ان دونوں کے سوا کوئی ذبح کرنے والا نہ مل سکے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2646} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ رَوَوْهُ عَنْهُمَا جَمِيعاً عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : أَنَّ ذَبِيحَةَ اَلْمَرْأَةِ إِذَا أَجَادَتِ اَلذَّبْحَ وَ سَمَّتْ فَلاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَ كَذَلِكَ اَلْأَعْمَى إِذَا سُدِّدَ.

❁ عمر بن اذنیہ نے راویوں کے ایک گروہ سے اور انہوں نے امامین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ عورت کا ذبیحہ جبکہ وہ اچھی طرح ذبح کرے اور اللہ کا نام بھی لے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور یہی حکم اندھے کا بھی ہے جبکہ اس کی تسدید کی جائے (یعنی اسے قبلہ رخ کر دیا جائے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا کالحسن ہے۔ [4]

{2647} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اَلْبِلاَدِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ ذَبِيحَةِ اَلْخَصِيِّ فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ ابراہیم بن ابی بلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خصی کے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{2648} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ اَلْمَرْزُبَانُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳۴ ح ۴۱۹۲؛ الکافی: ۶/۲۳۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۵ ح ۲۹۹۴۶

[2] روضۃ المتقین: ۷/۴۴۴؛ مقالات فقہیہ: ۳۰؛ قرأت فقہیہ: ۲/۳۲؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۸۴؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۰۱؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۳۵؛ حدود الشریعہ: ۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۷/۸۷

[3] الکافی: ۶/۲۳۸ ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳۴ ح ۴۱۹۱؛ الوافی: ۱۹/۲۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۷ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۵ ح ۲۹۹۴۷

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرۃ): ۲۳۷ و (الصید والذباحۃ): ۱۳۴؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۴۴؛ قرأت فقہیہ: ۲/۳۲؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۳۴؛ مراۃ العقول: ۲۲/۲۳

[5] الکافی: ۶/۲۳۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۷ ح ۴؛ الوافی: ۱۹/۲۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۷ ح ۲۹۹۵۲

[6] مراۃ العقول: ۲۲/۲۳؛ مسالک الافہام: ۱۱/۴۶۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۸

اَلسَّلاَمُ : عَنْ ذَبِيحَةِ وَلَدِ اَلزِّنَا وَ قَدْ عَرَفْنَاهُ بِذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ اَلْمَرْأَةُ وَ اَلصَّبِيُّ إِذَا اُضْطُرُّوا إِلَيْهِ.

۞ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ مرزبان نے امام علی رضا علیہ السلام سے ولدالزنا کے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا جبکہ ہم اس کے والدالزنا ہونے کو جانتے ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور حالت اضطرار میں عورت اور بچے کے لئے بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{2649} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ قُتَيْبَةَ اَلْأَعْشَى قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ اَلْغَنَمُ يُرْسَلُ فِيهَا اَلْيَهُودِيُّ وَ اَلنَّصْرَانِيُّ فَتَعْرِضُ فِيهَا اَلْعَارِضَةُ فَيَذْبَحُ أَنَأْكُلُ ذَبِيحَتَهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لاَ تُدْخِلْ ثَمَنَهَا مَالَكَ وَ لاَ تَأْكُلْهَا فَإِنَّمَا هُوَ اَلاِسْمُ وَ لاَ يُؤْمَنُ عَلَيْهِ إِلاَّ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَهُ اَلرَّجُلُ قَالَ اَللَّهُ تَعَالَى:)اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ اَلطَّيِّبَاتُ وَ طَعَامُ اَلَّذِينَ أُوتُوا اَلْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ (فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّمَا هُوَ اَلْحُبُوبُ وَ أَشْبَاهُهَا.

۞ قتیبہ الاعشی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے میری موجودگی میں سوال کیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ بھیڑ بکریاں (چرانے کے لئے) لے جانے والوں میں یہودی اور نصرانی بھی ہوتے ہیں پس کسی بھیڑ یا بکری کو کوئی عارضہ ہوجاتا ہے تو وہ ذبح کر دیتے ہیں تو کیا ہم اس ذبیحہ کو کھا سکتے ہیں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ اس کی قیمت اپنے مال میں شامل کرو اور نہ اسے کھاؤ کیونکہ یہ ایک خاص اسم ہے اور اس میں مسلمان کے سوا کسی پر اطمینان نہیں ہوسکتا۔

اس شخص نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''آج تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے (المائدۃ:۵)''؟

آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ اس سے مراد دانے اور ان

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۲۹۳ح ۴۱۷۸؛ الوافی: ۱۹/۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۷ح ۲۹۹۵۵

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۷/۸۸؛ الموسوعہ القضائیہ العامہ: ۲۶۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۱۳۶؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۴/۴۳؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۲۹

جیسی چیزیں ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2650} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: ذَبِيحَةُ اَلنَّاصِبِ لاَ تَحِلُّ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ناصبی کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2651} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ تَحِلَّ ذَبَائِحُ اَلْحَرُورِيَّةِ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حروریہ کا ذبح کیا ہوا حلال نہیں ہوتا۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔ [6]

{2652} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ اَلْفُضَيْلِ وَ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ شِرَاءِ اَللَّحْمِ مِنَ اَلْأَسْوَاقِ وَ لاَ يُدْرَى مَا يَصْنَعُ اَلْقَصَّابُونَ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كُلْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَسْوَاقِ اَلْمُسْلِمِينَ وَ لاَ تَسْأَلْ عَنْهُ

✪ فضیل، زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ان سب نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بازاروں سے گوشت خریدنے کے

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۴۰ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۶۴ح ۲۷۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۵۴؛ الوافی: ۱۹/ ۲۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۴۸ح ۲۹۹۵۶؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۵۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۴۳۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۶۲۷؛ تحریم ذبائح اھل الکتاب: ۳۰؛ تفسیر العیاشی: ۱/ ۲۹۵؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۱۴۷ح ۱۹۴۲۴

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/ ۹۰؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۷۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۷۷؛ کشف اللثام: ۹/ ۲۱۴؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۷۱؛ مستند الشیعہ: ۱۵/ ۳۸۳؛ بحوث فی القواعد: ۳۵۷؛ فقہ الخلاف: ۶/ ۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۴۸

[3] تہذیب الاحکام: ۹/ ۷۱ح ۳۰۱؛ الاستبصار: ۴/ ۸۷ح ۳۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۶۷ح ۳۰۰۱۴؛ الوافی: ۱۹/ ۲۴۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۷۸؛ مستند الشیعہ: ۱۵/ ۳۸۸

[5] تہذیب الاحکام: ۹/ ۷۱ح ۳۰۲؛ الاستبصار: ۴/ ۸۷ح ۳۳۳؛ الوافی: ۱۹/ ۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۶۷ح ۳۰۰۱۵

[6] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۶۲؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۷۲؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/ ۶۲۵

برے میں پوچھا جبکہ وہ نہیں جانتے کہ قصابوں نے کیا کیا (یعنی کیسے ذبح کیا) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مسلمانوں کے بازار میں ہوتو کھاؤ اوراس بارے سوال نہ کرو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2653} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَطْعِ أَلَيَاتِ اَلْغَنَمِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِقَطْعِهَا إِذَا كُنْتَ إِنَّمَا تُصْلِحُ بِهِ مَالَكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ مَا قُطِعَ مِنْهَا مَيِّتٌ لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ

۞ کاہلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے میری موجودگی میں دنبوں کی چکیاں (لاٹیں) کاٹنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ان کا کاٹنا تمہارے مال کی اصلاح ودرستگی کے لئے ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں تحریر ہے کہ جو ٹکڑا ان سے کاٹا جائے وہ مردار ہے اس سے نفع نہیں اٹھایا جائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{2654} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا ذَبَحَ اَلْمُسْلِمُ وَ لَمْ يُسَمِّ وَ نَسِيَ فَكُلْ مِنْ ذَبِيحَتِهِ وَ سَمِّ اَللَّهَ عَلَى مَا تَأْكُلُ.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس کے ذبیح کو کھاؤ اور کھاتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ [5]

---

[1] الکافی :۶ /۲۳۲ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ : ۳ /۳۳۲ح ۴۱۸۵؛ تہذیب الاحکام:۹ /۲ح ۳۰۷؛ وسائل الشیعہ :۲۴ /۷۰ح ۳۰۰۲۳؛ الوافی: ۲۴۰/۱۹؛ الفصول المھمہ :۲/ ۴۲۴

[2] الحدائق الناضرۃ:۱۴۶/۱؛ تفصیل الشریعہ:۳/ ۴۸۶؛ مصباح الہدیٰ :۲/ ۴۲۱؛ دروس تمہیدیہ:۱۱۹/۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۴/ ۲۵۷؛ جامع الاصول:۲۰۶؛ روضۃ المتقین:۷/ ۴۴۰؛ الدرر النجفیہ :۲/ ۳۹۵؛ الموسوعہ الفقہیہ :۹/ ۴۹۴؛ القواعد الفقہیہ :۵/ ۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۷/ ۲۷؛ بحوث فی القواعد:۲۷؛ فقہ الخلاف:۲۹/۶؛ فقہ الصادقؑ :۲۴/ ۶۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/ ۹۷؛ مراۃ العقول:۲۲/ ۲۱؛ ملاذ الاخیار:۱۴/ ۲۶۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ :۳/ ۳۲۹ح ۴۱۷۶؛ الکافی:۶/ ۲۵۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۹/ ۷۸ح ۳۳۰؛ وسائل الشیعہ :۲۴/ ۷۱ح ۳۰۰۲۴؛ الوافی: ۱۹/ ۱۰۷؛ بحار الانوار:۶۱/ ۲۲۴

[4] سند العروۃ (الطہارۃ):۱۹۴؛ روضۃ المتقین :۷/ ۴۲۶

[5] تہذیب الاحکام:۵/ ۲۲۲ح ۷۴۷؛ وسائل الشیعہ :۱۴/ ۱۵۴ح ۱۸۸۵۱؛ الوافی:۱۹/ ۲۲۹؛ تفسیر الصافی:۲/ ۱۵۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

﴿اونٹ کونحر کرنے کا طریقہ﴾

قول مؤلف:

حدیث نمبر 2621، 2622 اور 2636 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

﴿حیوانات کوذبح کرنے کے مستحبات﴾

{2655} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ إِطْعَامَ اَلطَّعَامِ وَ إِرَاقَةَ اَلدِّمَاءِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) کھانا کھلانے اور (حلال جانور کا) خون بہانے کو پسند کرتا ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[3]

قول مؤلف:

ہم نے دیگر تمام احکام ذبح کی شرائط کے ساتھ ہی ذکر کر دیئے ہیں رجوع فرمالیا جائے (واللہ اعلم)

﴿حیوانات کوذبح کرنے کے مکروہات﴾

{2656} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَذْبَحِ اَلشَّاةَ عِنْدَ اَلشَّاةِ وَ لاَ اَلْجَزُورَ عِنْدَ اَلْجَزُورِ وَ هُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بکری کو بکری کے پاس اور اونٹ کے بچے کو اونٹ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴۹/۸؛ تذکرۃ الفقہاء: ۳۱۹/۸

[2] الکافی: ۵۱/۴ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۹ ح ۱۲۵۱۶؛ الوافی: ۵۰۶/۱۰؛ بحار الانوار: ۲۹۸/۹۶ و ۳۶۱/۷۱؛ المحاسن: ۳۸۸/۲

[3] مراۃ العقول: ۱۸۱/۱۶

کے بچے کے سامنے ذبح نہ کرو جبکہ وہ اس کی طرف دیکھ رہے ہوں۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

قول مؤلف:

اس سلسلے کے تمام احکام حیوانات کو ذبح کرنے کی شرائط میں ذکر کر دیئے گئے ہیں (واللہ اعلم)

﴿ہتھیاروں سے شکار کرنے کے احکام﴾

{2657} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ جَرَحَ صَيْداً بِسِلاَحٍ وَ ذَكَرَ اِسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ بَقِيَ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ وَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ سِلاَحَهُ هُوَ ٱلَّذِي قَتَلَهُ فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ إِنْ شَاءَ ٱلْحَدِيثَ.

۞ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی شکار کو اسلحہ سے زخم لگائے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے پھر وہ ایک یا دو راتوں تک یونہی پڑا ہے جبکہ اس میں سے کوئی درندہ نہ کھائے اور یہ معلوم ہو کہ اس کی موت اسی اسلحہ (کی ضرب) سے ہوئی ہے تو آدمی اگر چاہے تو اس کو گوشت کھا سکتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2658} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّمِيَّةِ يَجِدُهَا صَاحِبُهَا أَيَأْكُلُهَا قَالَ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ رَمْيَتَهُ هِيَ ٱلَّتِي قَتَلَتْهُ فَلْيَأْكُلْ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے تیر مارے گئے شکار کے بارے میں پوچھا جسے

[1] الکافی: ۲۲۹/۶ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۵۶/۹ ح ۲۳۲؛ الوافی: ۱۹/ ۲۱۳؛ عوالی اللئالی: ۲۲۱/۲ و ۴۵۹/۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۶/۲۴ ح ۲۹۸۶۸

[2] مراۃ العقول: ۹/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۳۰/۱۴

[3] الکافی: ۶/ ۲۱۰ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۱۹ ح ۴۱۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۴ ح ۱۳۸؛ الوافی: ۱۹/ ۱۶۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۴۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۲/۲۳ ح ۲۹۷۵۰

[4] مراۃ العقول: ۲۱/ ۳۴۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱۷۱/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸۲/۳۶؛ مہذب الاحکام: ۲۰/۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۲۱/۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۶/۱۴

بعد میں شکار کرنے والا پالیتا ہے تو کیا وہ اس کو کھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ جانتا ہو کہ اس کے ہی تیر سے وہ مرا ہے تو پھر اس کو کھا سکتا ہے۔[۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۲]

{2659} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي صَيْدٍ وُجِدَ فِيهِ سَهْمٌ وَ هُوَ مَيِّتٌ لاَ يُدْرَى مَنْ قَتَلَهُ قَالَ لاَ تَطْعَمْهُ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام سے اس شکار کے بارے میں روایت کیا ہے جس میں تیر پایا جائے اور وہ مرا ہو جبکہ وہ نہ جانتا ہو کہ اسے کس نے مارا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے مت کھاؤ۔[۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[۴]

{2660} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّمِيَّةِ يَجِدُهَا صَاحِبُهَا مِنَ اَلْغَدِ أَ يَأْكُلُ مِنْهَا قَالَ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ رَمْيَتَهُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَلْيَأْكُلْ وَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ سَمَّى.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تیر مارے گئے شکار کے بارے میں پوچھا گیا جسے تیر مارنے والا اگلے روز پاتا ہے تو کیا وہ اس میں سے کھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے علم ہے کہ اس کے شکار کو اسی کے تیر نے مارا ہے تو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے بشرطیکہ اس نے (تیر مارتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو۔[۵]

---

[۱] الکافی: ۲۱۰/۶ ح۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۵/۲۳ ح۲۹۷۵۹؛ الوافی: ۱۶۴/۱۹

[۲] مراۃ العقول: ۳۴۸/۲۱؛ القواعد الفقہیہ: ۱۶۳؛ عوائد الایام: ۶۰۷؛ حاشیہ مجمع الفائدہ: ۶۴۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸۴/۳۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳۳۵/۲۰؛ ریاض المسائل: ۲۵۲/۱۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۹/۳۴

[۳] الکافی: ۲۱۱/۶ ح۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۱۹/۳ ح۴۱۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۳۵/۹ ح۱۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۸/۲۳ ح۲۹۷۶۶؛ الوافی: ۱۶۴/۱۹

[۴] مراۃ العقول: ۳۴۹/۲۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۶؛ مستند الشیعہ: ۳۴۳/۱۵؛ ریاض المسائل: ۲۵۲/۱۳؛ وسائل العباد: ۴۶۰/۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۸۷/۱۴

[۵] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۱۶/۳ ح۴۱۲۷؛ الکافی: ۲۱۰/۶ ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۳۴/۹ ح۱۳۵؛ الوافی: ۱۶۲/۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۶۵/۲۳ ح۲۹۷۶۰

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{2661} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ وَ هُوَ عَلَى الْجَبَلِ فَيَخْرِقُهُ السَّهْمُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ قَالَ كُلْهُ قَالَ فَإِنْ وَقَعَ فِي مَاءٍ أَوْ تَدَهْدَهَ مِنْ جَبَلٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

✿ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شکار کو تیر مارتا ہے جبکہ شکار پہاڑ پر موجود ہوتا ہے پس تیر اس میں سے چھید کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی دوسری جانب سے نکل جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ۔

نیز فرمایا: اگر وہ پانی میں گر جائے یا پہاڑ سے گرے اور مر جائے تو اسے مت کھاؤ۔ [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{2662} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّيْدِ يُصِيبُهُ السَّهْمُ مُعْتَرِضاً وَ لَمْ يُصِبْهُ بِحَدِيدَةٍ وَ قَدْ سَمَّى حِينَ رَمَى قَالَ يَأْكُلُهُ إِذَا أَصَابَهُ وَ هُوَ يَرَاهُ وَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَبْلٌ غَيْرُهُ وَ كَانَ قَدْ سَمَّى حِينَ رَمَى فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ وَ إِنْ كَانَ لَهُ نَبْلٌ غَيْرُهُ فَلاَ.

✿ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جسے تیر عرض (چوڑائی) میں لگتا ہے اور لوہا اسے نہیں لگتا ہے البتہ تیر مارتے وقت شکاری اللہ کا نام لیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اسے تیر لگتا دیکھے تو اسے کھا سکتا ہے

اور پھر معراض [4] کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی تیر نہ ہو اور

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۳۸۵؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۳۳۵؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۱۶؛ مختلف الشیعہ: ۸/۲۹۴؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۳۳۶؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۱۳؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۲۷۷؛ مسالک الافہام: ۱۱/۴۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۸۵

[2] الکافی: ۶/۲۱۱ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۴ ح ۱۴۰؛ الوافی: ۱۹/۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۶۹ ح ۲۹۷۶۷

[3] مراۃ العقول: ۲۱/۳۴۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۳۴۳

[4] معراض بغیر پر کے تیر کو کہتے ہیں جس کا درمیانی حصہ موٹا ہو (دیکھیے المنجد)

مارتے وقت اس نے اللہ کا نام بھی لیا ہو تو اس میں سے کھا سکتا ہے اور اگر اس کے پاس اس کے علاوہ تیر موجود ہو تو پھر نہیں (کھا سکتا)۔ [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۲]

{2663} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ لَمْ يَخْرِقْ وَاِعْتَرَضَ فَلاَ تَأْكُلْ.

❁ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب معراض پھینکا جائے اور وہ شگافتہ کر دے تو کھاؤ اور اگر شگافتہ نہ کرے اور چوڑائی میں لگے تو پھر مت کھاؤ۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [۴]

{2664} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ اَلْجُلاَهِقَ.

❁ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے غلیل کے ساتھ شکار کرنے کو ناپسند فرمایا۔ [۵]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۶]

{2665} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ

---

[۱] الکافی: ۶/۲۱۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۶ ح ۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۷۱ ح ۲۹۷۷۲؛ الوافی: ۱۹/۱۶۹

[۲] مراۃ العقول: ۲۱/۳۵۱؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۳۱۳؛ مہذب الاحکام: ۲۳/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۹۰؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۵۷۶

[۳] الکافی: ۶/۲۱۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۵ ح ۱۴۳؛ الوافی: ۱۹/۱۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۷۰ ح ۲۹۷۷۰؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۷۱ و ۲۷۲

[۴] مراۃ العقول: ۲۱/۳۵۱؛ کشف اللثام: ۹/۱۹۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۶۲؛ ریاض المسائل: ۱۳/۲۵۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۸۹؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۰۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۱۲

[۵] الکافی: ۶/۲۱۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۶ ح ۱۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۷۴ ح ۲۹۷۸۲؛ الوافی: ۱۹/۱۷۲

[۶] مراۃ العقول: ۲۱/۳۵۲

سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَمَّا قَتَلَ اَلْحَجَرُ وَ اَلْبُنْدُقُ أَ يُؤْكَلُ مِنْهُ قَالَ لاَ.

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پتھر اور بندوق سے شکار مارنے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس میں سے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2666} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَا أَخَذَتِ اَلْحِبَالَةُ مِنْ صَيْدٍ فَقَطَعَتْ مِنْهُ يَداً أَوْ رِجْلاً فَذَرُوهُ فَإِنَّهُ مَيِّتٌ وَ كُلُوا مَا أَدْرَكْتُمْ حَيّاً وَ ذَكَرْتُمُ اِسْمَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شکار تم پھندے سے پکڑو پس اس سے اس کا ہاتھ یا پاؤں (وغیرہ) کٹ جائے تو اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ مردار ہے اور وہ کھاؤ جو تم زندہ پاؤ اور (بوقت ذبح) اس پر اللہ کا نام لو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{2667} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى اَلْقُمِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَرْمِي بِسَهْمٍ فَلاَ أَدْرِي أَ سَمَّيْتُ أَمْ لَمْ أُسَمِّ فَقَالَ كُلْ وَ لاَ بَأْسَ فَقُلْتُ أَرْمِي فَيَغِيبُ عَنِّي فَأَجِدُ سَهْمِي فِيهِ فَقَالَ كُلْ مَا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهُ وَ إِنْ أُكِلَ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ.

عیسیٰ قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے شکار پر تیر چلایا مگر مجھے یاد نہیں کہ میں نے اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۱۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۶ ح ۱۵۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۱۸ ح ۴۱۳۸؛ الوافی: ۱۹/ ۱۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۳۷۳ ح ۲۹۷۸۱

[2] مراۃ العقول: ۲۱/ ۳۵۲؛ القواعد الفقہیہ: ۵/ ۳۰۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/ ۲۲۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۶۵؛ الانوار الحیریہ: ۲۲؛ مسالک الافہام: ۱۱/ ۴۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۹۲

[3] الکافی: ۶/ ۲۱۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۶ ح ۱۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۳۷۴ ح ۲۹۷۸۲؛ الوافی: ۱۹/ ۱۷۲

[4] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶۰۱؛ مہذب الاحکام: ۲۳/ ۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۹۲؛ مراۃ العقول: ۲۱/ ۳۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھاؤ کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے تیر چلایا تو وہ (شکار) مجھ سے غائب ہوگیا پھر میں نے اپنے تیر کو اس میں پیوست پایا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس شکار میں سے کسی (درندے وغیرہ) نے نہ کھایا ہو تو اسے کھالو اور اگر اس میں سے کھایا گیا ہو تو پھر اسے مت کھاؤ۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[2]

{2668} عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ظَبْيٍ أَوْ حِمَارِ وَحْشٍ أَوْ طَيْرٍ صَرَعَهُ رَجُلٌ ثُمَّ رَمَاهُ غَيْرُهُ بَعْدَ مَا صَرَعَهُ فَقَالَ كُلْ مَا لَمْ يَتَغَيَّبْ إِذَا سَمَّى وَ رَمَاهُ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ہرن یا وحشی گدھے یا پرندے کو گرایا پھر اس کے گرانے کے بعد کسی دوسرے آدمی نے اسے تیر مارا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ بشرطیکہ وہ غائب نہ ہو اور تیر مارنے والے نے خدا کا نام بھی لیا ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

﴿شکاری کتے سے شکار کرنا﴾

{2669} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَالِمٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ اَلْحَذَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُسَرِّحُ كَلْبَهُ اَلْمُعَلَّمَ وَ يُسَمِّي إِذَا سَرَّحَهُ فَقَالَ يَأْكُلُ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ فَإِذَا أَدْرَكَهُ قَبْلَ قَتْلِهِ ذَكَّاهُ وَ إِنْ وَجَدَ مَعَهُ كَلْباً غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَلاَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقُلْتُ فَالْفَهْدُ قَالَ إِذَا أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ وَ إِلاَّ فَلاَ قُلْتُ أَلَيْسَ اَلْفَهْدُ بِمَنْزِلَةِ اَلْكَلْبِ فَقَالَ لِي لَيْسَ شَيْءٌ مُكَلَّبٌ إِلاَّ اَلْكَلْبُ.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۱۷ ۳ح ۴۱۲۹؛ الکافی: ۲۱۰/۶ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۳ح ۱۳۴؛ الوافی: ۱۹/ ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۷۷ ح ۲۹۷۹۳

[2] روضۃ المتقین: ۷/ ۳۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۸۴

[3] قرب الاسناد: ۲۷۸؛ بحارالانوار: ۶۲/ ۲۷۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۳۶۷ ح ۲۹۷۶۵ و ۳۸۰ ح ۲۹۷۹۸

[4] دروس تمہیدیہ: ۳/ ۱۲۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۶۸ و ۱۷

۞ ابوعبیدہ الحذأ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنا معلم (سدھایا ہوا) کتا شکار پر چھوڑتا ہے اور اسے چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا پکڑا ہوا شکار کھایا جا سکتا ہے اور اگر شکار کو مرنے سے پہلے پالے تو اس کا تذکیہ کرے (یعنی ذبح کرے) اور اگر اس (معلم کتے) کے ساتھ کوئی غیر معلم کتا بھی پائے تو پھر اسے نہ کھائے۔

میں نے عرض کیا: اور چیتے سے (شکار کیسا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے ذبح کر سکو تو کھاؤ ورنہ نہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا چیتا کتے کی جگہ پر نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: سوائے سدھائے ہوئے کتے کے کوئی شئے (حلال) نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2670} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَيْدِ اَلْبَازِي وَ اَلْكَلْبِ إِذَا صَادَ وَ قَدْ قَتَلَ صَيْدَهُ وَ أَكَلَ مِنْهُ آكُلُ فَضْلَهُمَا أَمْ لاَ فَقَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَمَّا مَا قَتَلَتْهُ اَلطَّيْرُ فَلاَ تَأْكُلْهُ إِلاَّ أَنْ تُذَكِّيَهُ وَ أَمَّا مَا قَتَلَهُ اَلْكَلْبُ وَ قَدْ ذَكَرْتَ اِسْمَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ فَكُلْ وَ إِنْ أَكَلَ مِنْهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے باز اور کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا گیا کہ جب وہ شکار کریں اور اپنے شکار کو مار دیں اور اس میں سے کھالیں تو کیا ان کا بچا یا ہوا کھایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ آپؑ نے فرمایا: وہ کہ جسے پرندہ مار ڈالے اسے مت کھاؤ مگر یہ کہ (زندہ پا کر) اس کو ذبح کر لو (تو پھر حلال ہے) اور وہ کہ جسے کتا مار دے اور اس پر (چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو اگرچہ وہ (کتا) اس میں سے کھا بھی چکا ہو۔ [3]

---

[1] الکافی: ۲۰۳/۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲۶/۹ ح ۱۰۶؛ الوافی: ۱۴۲/۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۲/۲۳ ح ۲۹۶۶۸؛ عوالی اللئالی: ۴۵۲/۳

[2] مراۃ العقول: ۳۳۷/۲۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱۶۵/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۳۶؛ مستند الشیعہ: ۲۹۱/۱۵؛ مفاتیح الشرائع: ۵۰/۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۵۳/۵ ایضاح الفوائد: ۱۱۵/۴؛ القواعد الفقہیہ: ۳۸۸/۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۷/۱۴؛ ریاض المسائل: ۲۵۷/۱۳؛ کشف اللثام: ۱۸۶/۹؛ مسالک الافہام: ۴۲۱/۱۱

[3] الکافی: ۲۰۵/۶ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۶/۲۳ ح ۲۹۶۷۹ و ۲۹۷۱۴ ح ۳۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۵/۹ ح ۹۹؛ الاستبصار: ۶۸/۴ ح ۲۴۷؛ الوافی: ۱۴۷/۱۹

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{2671} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَيْدِ الْبُزَاةِ وَ الصُّقُورِ وَ الْكَلْبِ وَ الْفَهْدِ فَقَالَ لاَ تَأْكُلْ صَيْدَ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمُوهُ إِلاَّ الْكَلْبَ الْمُكَلَّبَ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلَهُ قَالَ كُلْ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ)وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ (...)فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ).

ابوبکر الحضرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے باز، شقرے، کتے اور بھیڑیئے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے کسی کے شکار کی کوئی شئے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ جسے تم ذبح کرلو مگر یہ کہ سکھائے گئے کتے کا کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ (کتا) اسے قتل کردے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (تب بھی) کھالو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اور وہ شکار بھی جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا جنہیں تم نے سدھار کھا ہے۔۔۔۔۔۔ پس جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑیں اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو(المائدۃ:۴)''۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[3]

{2672} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُرْسِلُ الْكَلْبَ وَ أُسَمِّي عَلَيْهِ فَيَصِيدُ وَ لَيْسَ مَعِي مَا أُذَكِّيهِ بِهِ قَالَ دَعْهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَ كُلْ.

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑتا ہوں پس وہ شکار کرلیتا ہے مگر میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے؟

---

[1] مستند الشیعہ :۱۵/ ۲۹۳؛ جواہر الکلام:۳۶/ ۲۲؛ فقہ الصادقؑ :۳۶/ ۱۴؛ مجمع الفائدۃ:۱۱/ ۳۴؛ مواہب الرحمٰن:۱۰/ ۳۸۷؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۲۰۷؛ ملاذ الاخیار:۱۴/ ۱۶۸؛ مراۃ العقول:۲۱/ ۳۴۰

[2] الکافی :۶ /۲۰۱ ح۹؛ تہذیب الاحکام:۹ /۲۴ ح ۹۴؛ تفسیر العیاشی:۱ /۲۹۴؛ وسائل الشیعہ :۲۳ /۳۳۲ ح ۲۹۶۶۹؛ الوافی:۱۹ /۱۴۵؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۴۸؛ بحار الانوار:۶۲/ ۲۸۹؛ مستدرک الوسائل:۱۶/ ۱۰۳ ح ۱۹۲۷۳؛ الفصول المہمہ :۲/ ۴۱۷

[3] مستند الشیعہ :۱۵/ ۲۸۵؛ مراۃ العقول:۲۱/ ۳۳۹؛ ملاذ الاخیار:۱۴/ ۱۶۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۲۱/ ۱۰۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ وہ (کتا) اسے مار دے پھر اسے کھاؤ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق یا حسن موثق ہے۔ [2]

{2673} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ الْقُمِّيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْقَوْمِ يَخْرُجُونَ جَمَاعَتُهُمْ إِلَى الصَّيْدِ فَيَكُونُ الْكَلْبُ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَيُرْسِلُ صَاحِبُ الْكَلْبِ كَلْبَهُ وَيُسَمِّي غَيْرُهُ أَيُجْزِي ذَلِكَ قَالَ لاَ يُسَمِّي إِلاَّ صَاحِبُهُ الَّذِي أَرْسَلَهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی قوم میں سے ایک جماعت شکار کے لئے نکلتی ہے پس ان میں سے ایک آدمی کا کتا ہوتا ہے اور وہ کتے کا مالک اپنا کتا چھوڑتا ہے اور (اللہ کا نام خود نہیں لیتا بلکہ) کوئی دوسرا شخص اللہ کا نام لیتا ہے تو کیا کافی ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی شخص اللہ کا نام نہیں لے گا (کیونکہ یہ کافی نہیں ہے) مگر وہی شخص جو کتے کو چھوڑے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [5]

{2674} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ يَأْخُذُهُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ فَيُسَمِّي حِينَ يُرْسِلُهُ أَيَأْكُلُ مَا أَمْسَكَ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ مُكَلَّبٌ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مجوسی کا کتا ایک مسلمان لیتا ہے اور

---

[1] الکافی: ۲۰۶/۶ ح ۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۲۵/۹ ح ۱۰۱؛ الوافی: ۱۴۸/۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۸/۲۳ ح ۲۹۷۱۱

[2] دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶۴/۳۶؛ مراۃ العقول: ۳۴۱/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۶۹/۱۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲۶/۹ ح ۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۵۹/۲۳ ح ۲۹۷۴۳؛ الوافی: ۱۵۰/۱۹

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۵۴؛ مسالک الافہام: ۴۲۳/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۴۷/۳۶؛ مفاتیح الشرائع: ۲۱۳/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۱۵/۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶۱/۲۷؛ جواہر الکلام: ۳۶/۳۶

[5] ملاذ الاخیار: ۱۷۰/۱۴

جس وقت اس کو چھوڑتا ہے تو اللہ کا نام لیتا ہے تو کیا وہ اس شکار کو کھائے جس کو اس نے پکڑا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ وہ سدھایا ہوا ہے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا گیا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

﴿مچھلی اور ٹڈی کا شکار﴾

{2675} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَيْدِ الْحِيتَانِ وَ إِنْ لَمْ يُسَمَّ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمَجُوسِ لِلسَّمَكِ آكُلُهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِآكُلَهُ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کا نام لئے بغیر مچھلیوں کے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور میں نے آپ علیہ السلام سے مجوسی کے مچھلی کو شکار کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے کھایا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تو نہیں کھاؤں گا جب تک اس کی طرف دیکھ نہ لوں (کہ اس نے پانی سے زندہ پکڑی ہے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2676} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَيْدِ الْمَجُوسِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا أَعْطَوْكَهُ حَيّاً وَ السَّمَكَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۵ ح ۱۲۳ ۴؛ الکافی: ۶/۲۰۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۰ ح ۱۱۸؛ الوافی: ۱۹/۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۶۰ ح ۲۹۷۴۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۱۸؛ الاستبصار: ۴/۷۰

[2] روضۃ المتقین: ۷/۳۸۲؛ التنقیح الرائع: ۴/۵؛ ریاض المسائل: ۱۳/۲۹۸؛ جواہر الکلام: ۳۶/۳۱؛ مختلف الشیعہ: ۸/۲۹۷؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۳۸؛ فقہ الخلاف: ۶/۱۷۳؛ المنتخب من التفسیر الموضوعی: ۵۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۷۷؛ قرأات فقھیہ: ۲/۱۶؛ مسالک الافہام: ۱۱/۴۳۰؛ مراۃ العقول: ۲۱/۳۴۵؛ دانش درایۃ الحدیث: ۹۶

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۹ ح ۳۱؛ الاستبصار: ۴/۶۲ ح ۲۱۹؛ الوافی: ۱۹/۱۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۷۵ ح ۳۰۰۳۶

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۳۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۶۵؛ الروضہ البہیہ: ۷/۲۴۱؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۱۴۲؛ الجواہر الفخریہ: ۱۴/۲۹۹؛ المباحث الفقہیہ: ۲۴/۱۳۵؛ مسالک الافہام: ۱۱/۵۰۳؛ کشف اللثام: ۹/۲۴۰؛ فقہ الخلاف: ۲۰۰؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۴۷۳

أَيْضاً وَإِلاَّ فَلاَ تُجِزْ شَهَادَتَهُمْ إِلاَّ أَنْ تَشْهَدَهُ أَنْتَ.

۞ عیسیٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجوسی کے شکار (کو کھانے) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ اسے زندہ تمہارے حوالے کرے اور مچھلی کا بھی یہی حکم ہے اور بصورت دیگران کی (شکار کے زندہ ہونے کے بارے میں) گواہی بھی کافی نہیں ہے مگر یہ کہ تم خود اس (شکار کے زندہ ہونے) پر گواہی دو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

{2677} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَمَّا يُوجَدُ مِنَ السَّمَكِ طَافِياً عَلَى الْمَاءِ أَوْ يُلْقِيهِ الْبَحْرُ مَيِّتاً فَقَالَ (لاَ تَأْكُلْهُ).

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو مچھلی کے اوپر (مری ہوئی) تیرتی ہوئی پائی جاتی یا سمند (وغیرہ کا پانی) جسے مردہ حالت میں باہر پھینک دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے نہیں کھایا جائے گا۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2678} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اصْطَادَ سَمَكَةً فَرَبَطَهَا بِخَيْطٍ وَأَرْسَلَهَا فِي الْمَاءِ فَمَاتَتْ أَتُؤْكَلُ قَالَ)لاَ.

۞ ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک مچھلی شکار کی پھر اسے ایک دھاگے سے باندھا اور پانی میں چھوڑ دیا پس وہ مرگئی تو کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۰ح ۳۳؛ الکافی:۶/۲۱۷ح ۸؛ الاستبصار:۴/۶۴ح ۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۸۶ح ۲۹۸۰۹؛ الوافی:۱۹/۱۸۸

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ) :۸/۳۵۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ):۲۶۵؛ فقہ الخلاف:۲۰۱؛ کشف اللثام:۹/۲۴۰؛ مجمع الفائدہ:۱۱/۱۴۳؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۱۳۱

[3] تہذیب الاحکام:۹/۶ح ۱۸؛ الاستبصار:۴/۶۰ح ۲۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۴۲ح ۳۰۱۹۱؛ الوافی:۱۹/۴۶

[4] ملاذ الاخیار:۱۴/۱۲۵؛ جواہر الکلام:۳۶/۲۵۷؛ آیات الاحکام:۳/۲۸۰؛ رسائل الفقہیہ:۴۵۷؛ فقہ الصادقؑ:۲۳/۳۶۷؛ النجعہ:۱۰/۲۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۴/۹۷؛ المناھل:۶۲۳؛ کشف اللثام:۹/۲۴۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ):۱۰۵؛ جامع المدارک:۵/۱۴۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2679} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ سَمَكَةٍ وَثَبَتْ مِنْ نَهَرٍ فَوَقَعَتْ عَلَى الْجُدِّ مِنَ النَّهَرِ فَمَاتَتْ هَلْ يَصْلُحُ أَكْلُهَا فَقَالَ إِنْ أَخَذْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ ثُمَّ مَاتَتْ فَكُلْهَا وَ إِنْ مَاتَتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْخُذَهَا فَلاَ تَأْكُلْهَا.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مچھلی چھلانگ لگا کر نہر کے کنارے پر آگئی اور پھر مر گئی تو کیا اس کا کھانا درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم مرنے سے پہلے اسے پالو اور بعد میں مرے تو پھر اسے کھالو اور اگر تمہارے ہاتھ آنے سے پہلے مر جائے تو اسے نہ کھاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2680} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَنْصِبُ شَبَكَةً فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ وَ يَتْرُكُهَا مَنْصُوبَةً وَ يَأْتِيهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدْ وَقَعَ فِيهَا سَمَكٌ فَيَمُتْنَ فَقَالَ مَا عَمِلَتْ يَدُهُ فَلاَ بَأْسَ بِأَكْلِ مَا وَقَعَ فِيهَا.

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۲۳ ح ۴۱۵۳؛ الکافی: ۶/۲۱۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱ ح ۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۷۹ ح ۳۰۰۴۷؛ الوافی: ۱۹/۱۸۶

[2] روضۃ المتقین: ۷/۴۰۶؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۱۴۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۱۱۸؛ مشف اللثام: ۹/۲۴۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۹۸؛ فقہ الخلاف: ۲۰۲؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۶۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۶۸؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۵۱؛ وسائل العباد: ۲/۴۸۴؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۴۵۹؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۱۷۷

[3] الکافی: ۶/۲۱۸ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۷ ح ۲۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۸۵؛ الاستبصار: ۴/۶۱ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۸۱ ح ۳۰۰۵۳؛ الوافی: ۱۹/۱۸۸؛ قرب الاسناد: ۲۷۷؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۰۲

[4] مراۃ العقول: ۲۱/۶۱۳؛ فقہ الخلاف: ۱۹۵؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۴۸؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۰۴؛ وسائل الشعباد: ۲/۴۸۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۱۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۲۷

✿ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جو پانی میں جال لگاتا ہے پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور اسے لگا ہی چھوڑ جاتا ہے اور اس کے بعد آ کر اسے نکالتا ہے تو اس میں مچھلیاں پھنسی ہوتی ہیں مگر مر چکی ہوتی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو عمل اس کے ہاتھ نے انجام دیا ہے اس میں جو بھی واقع ہو جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{**2681**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ سُئِلَ عَنْ سَمَكَةٍ شُقَّ بَطْنُهَا فَوُجِدَ فِيهَا سَمَكَةٌ فَقَالَ كُلْهُمَا جَمِيعاً.

✿ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک مچھلی کا پیٹ چاک کیا گیا تو اس میں اے ک اور مچھلی پائی گئی (تو اس کا کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں کو کھاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{**2682**} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجَرَادِ نُصِيبُهُ مَيِّتاً فِي اَلصَّحْرَاءِ أَوْ فِي اَلْمَاءِ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ لاَ تَأْكُلْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلدَّبَا مِنَ اَلْجَرَادِ أَيُؤْكَلُ قَالَ لاَ حَتَّى يَسْتَقِلَّ بِالطَّيَرَانِ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے رایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس ٹڈی کے بارے میں پوچھا جو ہم کو

---

[1] الکافی :۶ /۲۱۷ح ۱۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ : ۳ /۳۲۳ح ۴۱۵۶؛ تہذیب الاحکام:۹ /۱۱ح ۴۲؛الاستبصار:۴ /۶۱ح ۲۱۵؛الوافی: ۱۹ /۱۸۹؛ بحارالانوار:۶۲/۲۰۹؛عوالی اللئالی:۲/۳۲۲؛وسائل الشیعہ :۲۴/۸۳ح ۳۰۰۶۰

[2] مراۃ العقول:۲۱/۳۶۰؛التنقیح الرائع:۴/۳۴؛ایضاح الفوائد:۴/۱۴۱؛مستند الشیعہ :۱۵/۶۴؛الدررالنجفیہ :۲/۱۵۳؛ریاض المسائل:۱۳/۳۵۲؛دلیل تحریر الوسیلہ(الصید والذباحۃ):۱۱۵؛ جواہرالکلام:۳۶/۱۷۰؛ المناھل:۶۲۴؛ الزبدۃ الفقہیہ :۸/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۱۳۶؛ فقہ الخلاف:۱۹۸؛ موسوعہ الشہیدالاول:۳/۳۶۶؛مختلف الشیعہ :۸/۲۸۵؛مہذب الاحکام:۲۳/۷؛حیاۃ ابن ابی عقیل العمانی:۴۱۰؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۴/۹۸

[3] الکافی:۶/۲۱۸ح ۱۲؛تہذیب الاحکام:۹/۸ح ۲۵؛الوافی:۱۹/۱۹۰؛وسائل الشیعہ :۲۴/۸۶ح ۳۰۰۶۶

[4] ایضاح الفوائد:۴/۱۴۴؛التنقیح الرائع:۴/۳۳؛غایۃ المرام:۴/۵۱؛المہذب البارع:۴/۱۹۲؛مختلف الشیعہ :۸/۳۰۶

صحرا میں یا پانی میں مری ہوئی ملتی ہے کہ کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو مت کھاؤ۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے ٹڈیوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کو کھا سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ وہ اڑنے لگ جائیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2683} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَكْلِ اَلْجَرَادِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّهُ نَثْرَةٌ مِنْ حُوتٍ فِي اَلْبَحْرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ إِنَّ اَلسَّمَكَ وَ اَلْجَرَادَ إِذَا خَرَجَ مِنَ اَلْمَاءِ فَهُوَ ذَكِيٌّ وَ اَلْأَرْضُ لِلْجَرَادِ مَصِيدَةٌ وَ لِلسَّمَكِ قَدْ يَكُونُ أَيْضاً.

❁ مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ٹڈی کو کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: یہ (ٹڈی) سمندر میں مچھلی کی چھینک میں سے ہے نیز فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ مچھلی اور ٹڈی جب پانی سے (زندہ) باہر آئے تو وہ پاک ہے اور زمین ٹڈی کے لئے شکارگاہ ہے اور مچھلی کے لئے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{2684} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلسَّمَكِ يُشْوَى وَ هُوَ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ سُئِلَ عَنِ اَلْجَرَادِ إِذَا كَانَ فِي قَرَاحٍ فَيُحْرَقُ ذَلِكَ اَلْقَرَاحُ فَيَحْتَرِقُ

---

[1] الکافی: ۶/۲۲۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۶۲ ح ۲۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۸۷ ح ۳۰۰۶۷؛ الوافی: ۱۹/۱۹۴

[2] مراۃ العقول: ۲۱/۳۶۷؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۴۷۶؛ القواعد الاصولیہ: ۲/۵۴۶؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۷۸؛ مسالک الافہام: ۱۱/۵۰۹؛ مہذب الاحکام: ۲۳/۵۴؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۴۳؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۷۶؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/۶۳۴

[3] الکافی: ۶/۲۲۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۶۲ ح ۲۶۲؛ قرب الاسناد: ۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۸۷ ح ۳۰۰۶۹؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۰۱؛ الوافی: ۱۹/۶۰ و ۱۹۳

[4] جامع المدارک: ۵/۱۳۲؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۱۶۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۳۵۷؛ اصول الفقہ: ۷/۲۱۰

ذَلِكَ الْجَرَادُ وَ يَنْضَجُ بِتِلْكَ النَّارِ هَلْ يُؤْكَلُ قَالَ لاَ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مچھلی کو زندہ بھوننے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ٹڈی جب ایک قراح میں ہو پس قراح کو آگ لگ جاتی ہے جس سے ٹڈی کو بھی آگ لگ جاتی ہے اور آگ اسے پکا دیتی ہے تو کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2685} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ يُشْوَى وَ هُوَ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ عَنِ السَّمَكِ يُشْوَى وَ هُوَ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ٹڈی کو زندہ بھون لیا جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور مچھلی کو زندہ بھوننے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

﴿کھانے پینے کی چیزوں کے احکام﴾

{2686} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ فَضَالَةَ وَ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ مِنْ دَابَّةٍ إِلاَّ الْخِنْزِيرَ وَ لَكِنَّهُ النَّكِرَةُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۶۲/۹ ح ۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۸۸/۲۴ ح ۳۰۰۷۱؛ الوافی: ۱۹/ ۱۹۴

[2] ملاذ الاخیار: ۲۴۵/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷۹/۳۶؛ ریاض المسائل: ۳۵۶/۱۳؛ مستند الشیعہ: ۴۷/۱۵؛ وسائل العباد: ۴۸۷/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸۰/۹ ح ۳۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۸۹/۲۴ ح ۳۰۰۷۲؛ الوافی: ۱۹۵/۱۹

[4] ملاذ الاخیار: ۲۸۷/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۸۰/۳۶

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے قرآن میں خنزیر کے علاوہ کسی چوپائے کو حرام قرار نہیں دیا لیکن یہ غیر معینہ ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2687} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَ يَحِلُّ أَكْلُ لَحْمِ الْفِيلِ فَقَالَ لاَ قُلْتُ وَ لِمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِأَنَّهُ مُثْلَةٌ وَ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْأَمْسَاخَ وَ لَحْمَ مَا مُثِّلَ بِهِ فِي صُوَرِهَا.

❁ حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا ہاتھی کا گوشت کھانا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ وہ مسخ شدہ ہے اور اللہ نے مسوخات کو طور اق کے ہم صورتوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2688} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ إِنَّ الضَّبَّ وَ الْفَأْرَةَ وَ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيرَ مُسُوخٌ.

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۴۳ح۱۷۹؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۱۰۲ح۳۰۰۸۴؛ الوافی:۱۹/۳۴

[2] ملاذ الاخیار:۱۴/۲۰۲؛ مہذب الاحکام:۲۳/۱۲۲؛ مسالک الافہام:۱۲/۳۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۴/۹۰؛ آیات الاحکام:۴/۶۵؛ کفایۃ الفقہ:۲/۵۹۸؛ الموسوعہ الفقہیہ:۴/۱۷؛ مستدرک سفینۃ البحار:۲/۲۰۷؛ جواہر الکلام:۳۶/۲۹۵؛ مجمع الفائدہ:۱۱/۱۷۰

[3] الکافی:۶/۲۴۵ح۴؛ تہذیب الاحکام:۹/۳۹ح۱۶۵؛ المحاسن:۲/۲۷۴؛ بحار الانوار:۶۲/۲۲۶؛ علل الشرائع:۲/۴۸۵ باب ۲۳۷؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۱۰۴ح۳۰۰۹۰؛ الوافی:۱۹/۶۴

[4] مجموع الرسائل الفقہیہ:۳۵۷؛ رسالۃ القلم طلاب البحرین:۲۳/۱۸۲؛ القواعد الفقہیہ:۵/۳۵۲؛ الآرا الفقہیہ:۱۲۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ):۲۴۶؛

✿ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوسمار (گوہ) کے کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوسمار، چوہا، بندر اور خنزیر مسخ شدہ ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2689} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: (كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ اَلسِّبَاعِ وَ مِخْلَبٍ مِنَ اَلطَّيْرِ حَرَامٌ).

✿ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: درندوں میں سے ہر ایک جو کچلی (نوکدار دانت جو عین آنکھ کے مقابل اور داڑھوں کے بعد ہوتا ہے) رکھتا ہو اور پرندوں میں جس کا پنجہ ہو وہ حرام ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2690} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَأْكُولِ مِنَ اَلطَّيْرِ وَ اَلْوَحْشِ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ اَلطَّيْرِ وَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ اَلْوَحْشِ فَقُلْتُ إِنَّ اَلنَّاسَ يَقُولُونَ مِنَ اَلسَّبُعِ فَقَالَ لِي يَا سَمَاعَةُ اَلسَّبُعُ كُلُّهُ حَرَامٌ وَ إِنْ كَانَ سَبُعاً لاَ نَابَ لَهُ وَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ هَذَا تَفْصِيلاً وَ حَرَّمَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُولُهُ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَلْمُسُوخَ جَمِيعَهَا فَكُلِ اَلْآنَ مِنْ طَيْرِ اَلْبَرِّ مَا كَانَتْ لَهُ حَوْصَلَةٌ وَ مِنْ طَيْرِ اَلْمَاءِ مَا كَانَ لَهُ قَانِصَةٌ كَقَانِصَةِ اَلْحَمَامِ لاَ مَعِدَةٌ كَمَعِدَةِ اَلْإِنْسَانِ وَ كُلُّ مَا صَفَّ وَ هُوَ ذُو مِخْلَبٍ فَهُوَ حَرَامٌ وَ اَلصَّفِيفُ كَمَا يَطِيرُ اَلْبَازِي وَ اَلصَّقْرُ وَ اَلْحِدَأَةُ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَ كُلُّ مَا دَفَّ فَهُوَ حَلاَلٌ وَ اَلْحَوْصَلَةُ وَ اَلْقَانِصَةُ يُمْتَحَنُ بِهَا مِنَ اَلطَّيْرِ مَا لاَ يُعْرَفُ طَيَرَانُهُ وَ كُلُّ طَيْرٍ مَجْهُولٍ.

✿ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سے پرندے اور وحشی جانور کھائے

---

[1] الکافی: ۶/۲۴۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹ ح ۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۰۴ ح ۳۰۰۸۹؛ الوافی: ۱۹/۶۴

[2] مجموع الرسائل: ۳۵۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۴۲۹؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۸۹؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۳۵۳؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۱۲۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۲۴۶؛ رالۃ القلم: ۲۳/۱۸۲؛ مہذب الاحکام: ۲۳/۱۲۳؛ الآرأالفقہیہ: ۱۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۹۵؛ مراۃ العقول: ۲۲/۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۳۸ ح ۱۶۱؛ الکافی: ۶/۲۴۴ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۲۲ ح ۴۱۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۱۳ ح ۳۰۱۱۰؛ الوافی: ۱۹/۵۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۲۶؛ بحار الانوار: ۶۲/۱۸۵؛ مستدرک الوسائل؛ ۱۶/۱۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۹۴؛ المناھل: ۶۱۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۸۵

جاتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پنجہ رکھنے والے پرندے اور ہر کچلی رکھنے والے درندے کو حرام قرار دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: لوگ تو کہتے ہیں کہ درندوں میں سے بعض حرام ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے سماعہ! ہر قسم کا درندہ حرام ہے چاہے وہ کچلی نہ بھی رکھتا ہو اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تفصیلاً بیان فرمایا ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسوخات کو حرام قرار دیا ہے پس خشکی کے جتنے پرندے ہیں ان میں سے جس کی چھٹی (گجھی) ہو اور آبی پرندوں میں سے جس کا پوٹا ہو جیسے کبوتر کا پوٹا ہوتا ہے جبکہ انسان کے معدہ کی طرح معدہ نہ ہو تو اسے کھاؤ اور ہر وہ پرندہ جو پر بستہ اڑے (یعنی پرواز کے وقت پر نہ مارے) اور وہ پنجہ بھی رکھتا ہو تو وہ حرام ہے اور ہر بستہ اس طرح اڑے جیسے باز، شکرا، چیل اور ان جیسے پرندے اڑتے ہیں اور ہر وہ پرندہ جو پر پھڑ پھڑا کر اڑے وہ حلال ہے اور حوصلہ (چھٹی) اور قانصہ (پوٹا) کے ذریعے ہی ایسے پرندوں میں (حلال وحرام کا) امتیاز کیا جاتا ہے کہ جنہیں پرواز کے ذریعے نہیں پہچانا جا سکتا یا ہر وہ پرندہ جس کا علم معلوم نہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

{2691} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلْ مِنَ الطَّيْرِ مَا كَانَتْ لَهُ قَانِصَةٌ أَوْ صِيصِيَةٌ أَوْ حَوْصَلَةٌ.

ابن بکیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پرندوں میں سے اسے کھاؤ جس کا پوٹا یا خار یا چھٹی ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۴۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۶ ح ۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۱۵۲ ح ۳۰۲۱۷ و ۱۵۰ ح ۳۰۲۱۳؛ الوافی: ۱۹/ ۵۶

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/ ۲۸۵؛ الانوار الحیریہ: ۱۶؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۳۰۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلام: ۱۴/ ۱۰۸؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/ ۶۴۹؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۸۸؛ معجم المحاسن: ۴/ ۲۹۳؛ وسائل العباد: ۲/ ۵۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۴۸؛ روضۃ المتقین: ۷/ ۳۹۹

[3] الکافی: ۶/ ۲۴۸ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۷ ح ۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۱۵۱ ح ۳۰۲۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۳۴۰؛ الوافی: ۱۹/ ۵۸

[4] ریاض المسائل: ۱۳/ ۳۹۵؛ مہذب الاحکام: ۲۳/ ۱۳۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/ ۳۰۴؛ القواعد الاصولیہ: ۲/ ۵۶۰؛ جامع المدارک: ۵/ ۱۵۳؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/ ۲۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۱۱۱

[5] مراۃ العقول: ۲۲/ ۳۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۴۸

{2692} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ أَجَمَةً فَوَجَدْتَ بَيْضاً فَلاَ تَأْكُلْهُ إِلاَّ مَا اِخْتَلَفَ طَرَفَاهُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: جب جھاڑیوں (وغیرہ) میں داخل ہو اور وہاں کوئی انڈہ پاؤ تو اسے مت کھاؤ مگر وہ (کھا سکتے ہو) جس کے طرفین مختلف ہوں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2693} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ أَبِي أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ فِي اَلْحُبَارَى قَالَ إِنْ كَانَتْ لَهُ قَانِصَةٌ فَكُلْ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَيْرِ اَلْمَاءِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْضِ طَيْرِ اَلْمَاءِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهُ مِثْلَ بَيْضِ اَلدَّجَاجِ يَعْنِي عَلَى خِلْقَتِهِ فَكُلْ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا جبکہ میں بھی سن رہا تھا کہ آپ علیہ السلام سرخاب کے برے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کا پوٹا ہے تو کھاؤ اور میں نے امام علیہ السلام سے آبی پرندے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے اسی کے مثل جواب دیا۔

پھر میں نے آبی پرندے کے انڈے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں سے جو مرغ کے انڈے کے مثل ہوں یعنی بناوٹ اس جیسی ہو تو اسے کھاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2694} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ نَجِيَّةَ بْنِ اَلْحَارِثِ قَالَ:

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۵ح۵۷؛الکافی:۶/۲۴۸ح۱؛وسائل الشیعہ :۲۴/۱۵۴ح۳۰۲۲۲؛الوافی:۱۹/۱۷

[2] ملاذ الاخیار:۱۴/۱۴۳؛ کشف اللثام:۹/۲۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ:۸/۳۱۵؛ مستند الشیعہ:۱۵/۹۵؛ حدود الشریعہ:۵/۷۵؛ القواعد الاصولیہ:۲/۵۳۰؛ آیات الاحکام:۹/۲۳۹؛ جامع المدارک:۵/۱۵۷؛ جواہر الکلام:۳۶/۳۳۵

[3] تہذیب الاحکام:۹/۱۵ح۵۹؛وسائل الشیعہ :۲۴/۱۵۴ح۳۰۲۲۳؛الوافی:۱۹/۶۱

[4] ملاذ الاخیار:۱۴/۱۴۴؛ مشف اللثام:۹/۲۶۰؛ المناہل:۲/۶۳۲؛ الروضۃ البہیہ:۲/۲۷۹؛ الزبدۃ الفقہیہ:۸/۳۰۹؛ الجواہر الفخریہ:۱۴/۳۴۸؛ مستند الشیعہ:۱۵/۷۹؛مجمع الفائدۃ:۱۱/۱۸۴؛النجعہ:۱۰/۲۴۵؛القواعد الفقہیہ:۶/۵۰؛المباحث الفقہیہ:۲۴/۲۱۵

سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ طَيْرِ ٱلْمَاءِ وَمَا يَأْكُلُ ٱلسَّمَكَ مِنْهُ يَحِلُّ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ كُلْهُ.

۞ نجیہ بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جو آبی پرندہ مچھلی کھاتا ہے (کیا) وہ حلال ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2695} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْغُرَابِ ٱلْأَبْقَعِ وَ ٱلْأَسْوَدِ أَ يَحِلُّ أَكْلُهُمَا فَقَالَ لاَ يَحِلُّ أَكْلُ شَيْءٍ مِنَ ٱلْغِرْبَانِ زَاغٍ وَلاَ غَيْرِهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سفید اور سیاہ رنگ کے کوے کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان (دونوں رنگوں والے کوؤں) کا کھانا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں کوؤں میں سے کسی شئے کا کھانا حلال نہیں ہے نہ سیاہ اور نہ ہی اس کے علاوہ والا (حلال ہے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2696} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَكْلَ ٱلْغُرَابِ لَيْسَ بِحَرَامٍ إِنَّمَا ٱلْحَرَامُ مَا حَرَّمَهُ ٱللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَ لَكِنَّ ٱلْأَنْفُسَ تَتَنَزَّهُ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ تَقَزُّزاً.

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۷ح۶۸؛من لایحضرہٗ الفقیہ:۳/۳۲۲ح۴۱۴۸؛وسائل الشیعہ:۲۴/۱۵۸ح۳۰۲۳۵؛الوافی:۱۹/۵۹

[2] روضۃ المتقین:۷/۴۰۱؛فقہ الصادقؑ:۲۴/۳۱۳؛الزبدۃ الفقہیہ:۸/۳۱۴؛مسالک الافہام:۱۲/۴۹؛ملاذ الاخیار:۱۴/۱۴۹؛حدود الشریعہ:۵۷؛مفاتیح الشرائع:۲/۲۲۳؛وسائل العباد:۲/۵۰۹؛مستند الشیعہ:۱۵/۹۴

[3] الکافی:۶/۲۴۵ح۸؛تہذیب الاحکام:۹/۱۸ح۷۳؛الاستبصار:۴/۶۵ح۳۶؛وسائل الشیعہ:۲۴/۱۲۶ح۳۰۱۴۲؛الوافی:۱۹/۶۱؛عوالی اللئالی:۳/۴۶۷؛مسائل علی بن جعفرؑ:۱۷۴؛الفصول المہمہ:۲/۴۲۸؛بحار الانوار:۶۲/۱۸۳

[4] مراۃ العقول:۲۲/۳۳؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۵/۵۸۵؛ریاض المسائل:۲/۲۸۴؛مستند الشیعہ:۱۵/۸۵؛فقہ الصادقؑ:۲۴/۳۰۳؛ملاذ الاخیار:۱۴/۱۵۰؛حدود الشریعہ:۷۳؛الزبدۃ الفقہیہ:۸/۳۰۰

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: کوے کا کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ (بنیادی) حرام وہی ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے البتہ (اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) بہت سے نفوس اس طرح کی بہت سی چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{2697} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الْغُرَابِ لِأَنَّهُ فَاسِقٌ.

۞ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کوے کو کھانے سے کراہت (نفرت) کی کیونکہ وہ فاسق ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{2698} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُمَا سَأَلاَهُ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْهَا وَ عَنْ أَكْلِهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَ إِنَّمَا نَهَى عَنْ أَكْلِهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لِأَنَّهَا كَانَتْ حَمُولَةَ النَّاسِ وَ إِنَّمَا الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْقُرْآنِ.

۞ محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اور ان کو کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا تھا اور ان کو کھانے کی ممانعت اس وقت کے لئے تھی کیونکہ یہی لوگوں کی سواری تھی اور (بنیادی) حرام تو وہی ہے جسے اللہ نے قرآن میں حرام قرار دیا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۱۸ح ۷۲؛ الاستبصار: ۴/۶۶ ح ۲۳۷؛ الوافی: ۱۹/ ۶۲؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۶۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۴۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۱۲۵ح ۳۰۱۴۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۶۷

[2] مستند الشیعہ: ۱۵/ ۸۴؛ آیات الاحکام: ۴/ ۶۵؛ ریاض المسائل: ۱۳/ ۳۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۵۰؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۲۹۶؛ رسالۃ القلم: ۱۵/ ۱۹۰؛ حدود الشریعہ: ۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/ ۵۸۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/ ۳۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۱۵۲

[3] تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۹ح ۷۴؛ الاستبصار: ۴/ ۶۶ح ۲۳۸؛ علل الشرائع: ۲/ ۴۸۵؛ الوافی: ۱۹/ ۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۱۲۵ح ۳۰۱۴۱؛ بحار الانوار: ۶۲/ ۱۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۵۱؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱۵/ ۸۷؛ ریاض المسائل: ۱۳/ ۳۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/ ۳۰۳

ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{2699} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ لُحُومِ اَلْحَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ أَكْلِهَا يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ اَلْخَيْلِ وَ اَلْبِغَالِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْهَا فَلاَ تَأْكُلُوهَا إِلاَّ أَنْ تُضْطَرُّوا إِلَيْهَا.

❁ ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گدھے کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن اس کے کھانے سے منع فرمایا تھا۔

اور میں نے امام علیہ السلام سے گھوڑے اور خچر (کے گوشت) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا پس اسے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تم اس پر مجبور ہو جاؤ۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2700} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لُحُومِ اَلْخَيْلِ وَ اَلْبِغَالِ فَقَالَ حَلاَلٌ وَلَكِنَّ اَلنَّاسَ يَعَافُونَهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے گھوڑے اور خچر (اور گدھے) کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حلال ہے لیکن لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔[5]

---

[1] الکافی: ۶/۲۴۵ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۱ ح ۱۷۱؛ الاستبصار: ۴/۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۱۷ ح ۳۰۱۲۰؛ الوافی: ۱۹/۲۹؛ علل الشرائع: ۲/۵۶۳؛ بحارالانوار: ۶۲/۱۷۶

[2] شرح تجرید الاصول: ۴/۱۷۱؛ بدایع البحوث: ۴/۴۰۵؛ مراۃ العقول: ۲۲/۳۴؛ مختلف الشیعہ: ۸/۳۱۱

[3] الکافی: ۶/۲۴۶ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۰ ح ۱۶۸؛ الاستبصار: ۴/۷۴ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۲۱ ح ۳۰۱۳۱؛ الوافی: ۱۹/۳۱

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۲۵۳؛ وسائل العباد: ۲/۴۹۹؛ النجعہ: ۱۰/۲۲۷؛ جواہر الکلام: ۳۶/۲۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۹۷؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۱۶۰؛ مختلف الشیعہ: ۸/۳۱۱؛ الفرقان: ۱۰/۳۱۶؛ دراسات فقہیہ: ۲۴۴؛ کشف اللثام: ۹/۲۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۹۵

[5] تہذیب الاحکام: ۹/۴۱ ح ۱۷۴؛ الاستبصار: ۴/۷۴ ح ۲۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۲۲ ح ۳۰۱۳۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۳؛ المحاسن: ۲/۴۷۳؛ بحارالانوار: ۶۲/۱۷۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳۵ ح ۴۱۹۷؛ ھدایۃ الامہ: ۸/۸۶

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [2]

{2701} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لُحُومِ الْبَرَاذِينِ وَ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ فَقَالَ لاَ تَأْكُلْهَا .

✪ سعد بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عراقی گھوڑوں، دوسرے (عام) گھوڑوں اور خچروں کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے نہ کھاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2702} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ كُلِّ ذِي حُمَةٍ .

✪ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ہر زہر والی چیز کو کھانے سے نفرت فرمائی۔ [5]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

{2703} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَحِلُّ أَكْلُ الْجِرِّيِّ وَ لاَ السُّلَحْفَاةِ وَ لاَ السَّرَطَانِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللَّحْمِ

---

[1] حدود الشریعہ: ۳/۷؛ دراسات فقہیہ: ۴۲۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۰۵ و ۷/۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۰

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۲ ح ۱۷۵؛ الاستبصار: ۴/۴۷ ح ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۲۲ ح ۳۰۱۳۵؛ الوافی: ۱۹/۳۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۰؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۴/۴۷؛ جامع المدارک: ۵/۱۴۵؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۱۲۲؛ المناہل: ۶۱۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۲۹۵؛ کشف اللثام: ۹/۲۵۳؛ جواہر الکلام: ۳۶/۲۶۸

[5] الکافی: ۶/۲۴۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۰ ح ۱۶۷؛ الوافی: ۱۹/۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۲۵ ح ۳۰۱۳۹

[6] مراۃ العقول: ۲۲/۳۳؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۹۷

اَلَّذِي يَكُونُ فِي أَصْدَافِ اَلْبَحْرِ وَ اَلْفُرَاتِ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ ذَاكَ لَحْمُ اَلضَّفَادِعِ لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جری (بام مچھلی) کا کھانا حلال نہیں ہے اور نہ ہی کچھوؤں کا اور نہ ہی کیکڑوں کا (کھانا حلال ہے) راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا جو سمندر اور فرات کی سیپیوں میں پایا جاتا ہے کہ کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مینڈکوں کا گوشت ہے جس کا کھانا حلال نہیں ہوتا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2704} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: أَقْرَأَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ شَيْئاً مِنْ كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَإِذَا فِيهِ أَنْهَاكُمْ عَنِ اَلْجِرِّيِّ وَ اَلزِّمِّيرِ وَ اَلْمَارْمَاهِي وَ اَلطَّافِي وَ اَلطِّحَالِ قَالَ قُلْتُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ يَرْحَمُكَ اَللَّهُ إِنَّا نُؤْتَى بِالسَّمَكِ لَيْسَ لَهُ قِشْرٌ فَقَالَ كُلْ مَا لَهُ قِشْرٌ مِنَ اَلسَّمَكِ وَ مَا لَيْسَ لَهُ قِشْرٌ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب سے کوئی شیئ پڑھائی تو اس میں (لکھا) تھا کہ میں تمہیں جری، زمیر، مارماہی، طافی (جو پانی کے اندر مرجائے اور پھر سطح پر تیرنے لگے) اور طحال (تلی) کے کھانے سے منع کرتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! اللہ آپ علیہ السلام پر رحم کرے! ہمارے پاس ایسی مچھلیاں لائی جاتی ہے جن پر کوئی چھلکا نہیں ہوتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم صرف وہ مچھلی کھاؤ پر چھلکا ہو اور جس پر چھلکا نہ ہو اسے مت کھاؤ۔[3]

---

[1] الکافی :۶ /۲۲۱ح۱۱؛ تہذیب الاحکام:۹ /۱۲ح ۴۶ ؛بحارالانوار:۱۰ /۲۴۹و۸۰ /۱۷۲؛ مسائل علی بن جعفر ؑ :۱۳۱؛ قرب الاسناد:۲۷۹؛ وسائل الشیعہ :۲۴/۱۴۶ح ۳۰۲۰۲؛الوافی:۱۹/ ۴۲

[2] مراۃ العقول: ۲۱ /۳۶۵؛ النجعہ :۱۰ /۲۱۴؛ فقہ الصادق ؑ :۳۶/ ۲۳۸؛ رسائل و مسائل:۱۱۰؛ المنتخب من التفسیر الموضوعی:۷ /۱۴۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۷۴؛مستند الشیعہ :۴/ ۳۲۰؛الزبدۃ الفقہیہ :۸/ ۲۹۱؛ملاذ الاخیار:۱۴/ ۱۳۸؛المناھل:۶۲۱؛تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ) ۲/ ۹۰؛مدارک العروۃ: ۱۳/ ۶۲؛ بحارالانوار:۸۰/ ۱۷۲؛مہذب الاحکام:۵/ ۲۸۵

[3] الکافی:۶/ ۲۱۹ح۱؛تہذیب الاحکام:۹/ ۲ح۱؛وسائل الشیعہ :۲۴/ ۱۲۷ح ۳۰۱۴۶؛الوافی:۱۹/ ۳۹؛الفصول المہمہ :۲/ ۴۲۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2705} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْكُوفَةِ يَرْكَبُ بَغْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ يَمُرُّ بِسُوقِ الْحِيتَانِ فَيَقُولُ لاَ تَأْكُلُوا وَلاَ تَبِيعُوا مِنَ السَّمَكِ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ قِشْرٌ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر مچھلیوں والے بازار میں گشت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ (خبردار!) جس مچھلی پر چھلکا نہ ہو اسے نہ کھاؤ اور نہ ہی اسے بیچو۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2706} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي شَاةٍ تَشْرَبُ خَمْراً حَتَّى سَكِرَتْ ثُمَّ ذُبِحَتْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ قَالَ لاَ يُؤْكَلُ مَا فِي بَطْنِهَا.

۞ زید الشحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بکری کے بارے میں روایت کیا ہے جو اتنی شراب پیتی ہے کہ مدہوش ہو گئی اور پھر اسی حالت میں ذبح کر دی گئی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو اس کے بطن میں ہے وہ نہیں کھایا جائے گا۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۱/۶۳ ۳؛ مسالک الافہام: ۱۲/۱۱؛ جواہر الکلام: ۳۶/۲۴۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۶۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۱۸۷؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۴۱؛ آیات الاحکام: ۴/۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۳۶۷؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/۴۱۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۸۰ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۹۶؛ المناھل: ۶۲۱؛ مہذب الاحکام: ۲۳/۱۱۶؛ حدود الشریعہ: ۱/۷

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۳ح ۳؛ الکافی: ۱/۲۲۰ح ۶؛ المحاسن: ۲/۴۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۲۹ح ۳۰۱۵۱؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۰۹؛ کنز الفوائد: ۳/۳۱۵

[3] مستند الشیعہ: ۱۵/۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۱۹؛ ریاض المسائل: ۱۳/۳۶۷؛ النجعہ: ۱۰/۲۱۴؛ مراۃ العقول: ۲۱/۳۶۴

[4] الکافی: ۶/۲۵۱ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۳ح ۱۸۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۷و ۳/۴۶۷؛ الوافی: ۱۹/۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۰ح ۳۰۲۳۸؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۵۳

[5] مختلف الشیعہ: ۸/۳۰۲؛ الدروس الشرعیہ: ۳/۷؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱۱/۱۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۷

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔[1]

{2707} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا حَاضِرٌ عِنْدَهُ عَنْ جَدْيٍ يَرْضِعُ مِنْ خِنْزِيرَةٍ حَتَّى كَبِرَ وَ شَبَّ وَ اِشْتَدَّ عَظْمُهُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً اِسْتَفْحَلَهُ فِي غَنَمِهِ فَأُخْرِجَ لَهُ نَسْلٌ فَقَالَ أَمَّا مَا عَرَفْتَ مِنْ نَسْلِهِ بِعَيْنِهِ فَلاَ تَقْرَبَنَّهُ وَ أَمَّا مَا لَمْ تَعْرِفْهُ فَكُلْهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ اَلْجُبُنِّ وَ لاَ تَسْأَلْ عَنْهُ.

۞ حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ میری موجودگی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بکری کے ایک چھوٹے بچے نے سورنی کا اس قدر دودھ پیا کہ وہ بڑا اور جوان ہو گیا اور اس کی ہڈیاں مضبوط ہو گئیں پھر ایک آدمی نے اسے اپنی بکریوں کے ہمراہ (سانڈ) سے جفتی کرایا پس اس کی نسل بڑھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نسل میں سے جس کو تم بعینہ پہچانتے ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ اور جسے تم نہیں پہچانتے تو اسے کھاؤ پس وہ بمنزلہ پنیر کے ہے اور اس بارے پوچھ گچھ نہ کرے رہو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[3]

{2708} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ اِمْرَأَةٌ أَرْضَعَتْ عَنَاقاً حَتَّى فُطِمَتْ وَ كَبِرَتْ وَ ضَرَبَهَا اَلْفَحْلُ ثُمَّ وَضَعَتْ أَ يَجُوزُ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَ لَبَنُهَا فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِعْلٌ مَكْرُوهٌ وَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ احمد بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام) کی طرف خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! عورت کی تمام برائیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک عوت نے بکری کی بچی کو اپنا دودھ اس قدر پلایا کہ اس کا دودھ چھوٹ گیا اور وہ بڑی ہو گئی اور وہ سانڈے سے جفتی ہوئی اور پھر بچہ جنا تو کیا اس کا گوشت کھانا اور اس کا دودھ جائز ہو گا؟ امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ یہ کام مکروہ ہے لیکن اس (کے کھانے اور اس کے دودھ پینے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۲/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۳

[2] الکافی: ۶/۲۴۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۴ ح ۱۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۳۵ ح ۴۱۹۶؛ الاستبصار: ۴/۷۵ ح ۲۷۷؛ الوافی: ۱۹/۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۱ ح ۳۰۲۴۰

[3] ھدایۃ المسترشدین: ۴۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۱۶؛ روضۃ المتقین: ۷/۴۴۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/۴۰؛ منہاج الاصول: ۲/۱۱۵؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۹۲؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۴۱؛ القاموس الجامع: ۱/۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۵؛ ریاض السائل: ۱۳/۴۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۴

[4] الکافی: ۶/۲۵۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۵ ح ۱۸۷ و ۷/۳۲۵ ح ۱۳۳۸؛ الوافی: ۱۹/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۳ ح ۳۰۲۴۴؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۴۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2709} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلُوا لُحُومَ ٱلْجَلاَّلاَتِ وَ هِيَ ٱلَّتِي تَأْكُلُ ٱلْعَذِرَةَ وَإِنْ أَصَابَكَ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ جلال جانوروں کا گوشت مت کھاؤ اور یہ وہ ہیں جو پاخانہ کھاتے ہیں اور اگر ان کا پسینہ تمہیں لگ جائے تو اسے دھوڈالو۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2710} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِ ٱلْإِبِلِ ٱلْجَلاَّلَةِ وَ إِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جلال اونٹنیوں کا دودھ مت پیو اور ان کا پسینہ لگ جائے تو اسے دھوڈالو۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۲/۴۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۲۵۹؛ رسائل ومسائل: ۱۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۷

[2] الکافی: ۶/۲۵۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام؛ ۹/۴۵ ح۱۸۸؛ الاستبصار: ۴/۷۶ ح۲۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۴ ح۳۰۲۴۵ و ۳/۴۲۳ ح۵۹۹؛ الوافی: ۱۹/۷۹

[3] مراۃ العقول: ۲۲/۴۲؛ دلیل العروۃ: ۱/۲۹۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۹۸؛ المعالم الماثورۃ: ۲/۳۳۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۵۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والزباحۃ): ۲۳۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۱۷۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۲۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۷؛ حدود الشریعہ: ۷۷

[4] الکافی: ۶/۲۵۱ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۳ ح۷۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۴ ح۳۰۲۴۶؛ الاستبصار: ۴/۷۶ ح۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/۵۶۲ ح۲۷۳۰؛ الوافی: ۶/۱۹۹ و ۱۹/۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۵ ح۱۸۸

[5] مہذب الاحکام: ۱/۴۱۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۳۸؛ الدر الباہر: ۴۵۲؛ تفصیل الشریعہ (الطہارۃ): ۳/۷۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۷۶؛ جواہر الکلام: ۶/۷۷؛ کشف اللثام: ۱/۴۱۵؛ النجعہ: ۱۰/۲۵۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/۴۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۷

{2711} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ اَلدَّجَاجِ فِي اَلدَّسَاكِرِ وَ هُمْ لاَ يَمْنَعُونَهَا مِنْ شَيْءٍ تَمُرُّ عَلَى اَلْعَذِرَةِ مُخَلًّى عَنْهَا وَ عَنْ أَكْلِ بَيْضِهِنَّ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ سعد بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ان مرغیوں کا گوشت کھانے کے برے میں پوچھا جو گاؤں میں ہوتی ہیں اور وہ لوگ ان کو کسی شئے سے منع نہیں کرتے چنانچہ وہ پاخانہ سے گزرتی ہیں اور اس سے بھی کھاتی ہیں اور ان کے انڈے کھانے کے بارے میں بھی پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

یہ ان مرغیوں کی بات ہے جو خالص پاخانہ نہیں کھاتیں بلکہ اس کے ساتھ پاک غذا بھی مخلوط کھاتی ہیں لیک اگر ان کی غذا خالص پاخانہ ہو تو ان کا کھانا جائز نہیں ہے جب تک کہ ان کا استبرأ نہ کرلیا جائے جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا ان شا ٔاللہ (واللہ اعلم)

{2712} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: اَلدَّجَاجَةُ اَلْجَلاَّلَةُ لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهَا حَتَّى تُقَيَّدَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ اَلْبَطَّةُ اَلْجَلاَّلَةُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ اَلشَّاةُ اَلْجَلاَّلَةُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ وَ اَلْبَقَرَةُ اَلْجَلاَّلَةُ عِشْرِينَ يَوْماً وَ اَلنَّاقَةُ أَرْبَعِينَ يَوْماً.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جلال مرغی کا گوشت اس وقت تک نہیں کھایا جائے گا یہاں تک کہ اسے تین دن تک قید رکھا جائے گا (اور پاک غذا کھلائی جائے گی) اور جلال بطخ کو پانچ دن اور جلال بکری کو بیس دن اور (جلال) اونٹنی کو چالیس دن تک (باندھ کر پاک غذا کھلائی جائے گی تا کہ استبرأ ہو جائے)۔ [3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۲۵۲ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۶ح۱۹۳؛ الاستبصار: ۴/۷۷ح۲۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۵ح۳۰۲۴۸؛ الوافی: ۱۹/۸۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۶۶

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۴۴؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۱۰

[3] الکافی: ۶/۲۵۱ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۶ح۱۹۲؛ الاستبصار: ۴/۷۷ح۲۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۶ح۳۰۲۵۲؛ الوافی: ۶/۲۵۱؛ ھدایۃ الامہ: ۸/۷۴

[4] وسائل العباد: ۲/۵۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۶؛ ریاض المسائل: ۲/۲۸۳

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[1] لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ سند موثق اور معتبر ہے جس کی تفصیل ہم نے حدیث نمبر 2436 کے تحت درج کر دی ہے رجوع کیا جائے نیز حدیث نمبر 2681 میں بھی یہی سند ہے اور اسے موثق کہا گیا ہے جس کے حوالہ جات کے لئے وہیں رجوع کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

{2713} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي بَهِيمَةً أَوْ شَاةً أَوْ نَاقَةً أَوْ بَقَرَةً قَالَ فَقَالَ عَلَيْهِ أَنْ يُجْلَدَ حَدّاً غَيْرَ الْحَدِّ ثُمَّ يُنْفَى مِنْ بِلاَدِهِ إِلَى غَيْرِهَا وَ ذَكَرُوا أَنَّ لَحْمَ تِلْكَ الْبَهِيمَةِ مُحَرَّمٌ وَ لَبَنَهَا.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کسی جانور یا بکری یا اونٹنی یا گائے (وغیرہ) سے بدفعلی کرتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر حد (زنا) کے علاوہ ایک حد تک (یعنی تعزیراً) کوڑے برسائے جائیں گے پھر اسے اپنے شہر سے دیار غیر کی طرف جلاوطن کیا جائے اور ذکر کیا گیا ہے کہ ایسے چوپائے کا گوشت اور دودھ حرام ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{2714} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الرَّجُلِ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى رَاعٍ نَزَا عَلَى شَاةٍ قَالَ إِنْ عَرَفَهَا ذَبَحَهَا وَ أَحْرَقَهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْرِفْهَا قَسَمَهَا نِصْفَيْنِ أَبَداً حَتَّى يَقَعَ السَّهْمُ بِهَا فَتُذْبَحُ وَ تُحْرَقُ وَ قَدْ نَجَتْ سَائِرُهَا.

۞ محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ بکری کے ساتھ بدفعلی کر رہا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اس بکری کو پہچان لے تو اسے ذبح کر دے اور جلا دے اور اگر اسے نہیں پہچان پاتا تو پھر

---

[1] مراۃ العقول: ۲۲/۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۱۰

[2] الکافی: ۷/۲۰۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۶۰ح ۱۹۲؛ الاستبصار: ۴/۲۲۳ح ۲۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۹ح ۳۰۲۶۲؛ الوافی: ۱۵/۳۴۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۲۱

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۳۱۲؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۱۳۷؛ حدود الشریعہ: ۳۹۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۵۹۲؛ ذخیرۃ الصالحین: ۱۷/۶۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۷؛ اسس الحدود: ۴۴۴؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۲/۳۹۳؛ جواہر الکلام: ۳۶/۲۸۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۶/۱۲۱؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۱۱۹؛ فقہ الصادق: ۳۶/۲۶۸؛ فقہ الحدود والتعزیرات: ۲/۱۸۶؛ مجمع الوائدہ: ۱۳/۳۵۱

(قرعہ ڈالتے ہوئے) بکریوں کو دوحصوں پر تقسیم کرے اور جس حصہ میں قرعہ نکل آئے تو اسے ذبح کر کے جلا دیا جائے اور دوسری سب بکریوں کو بچالیا جائے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2715} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُؤْكَلُ مِنَ الشَّاةِ عَشَرَةُ أَشْيَاءَ الْفَرْثُ وَ الدَّمُ وَ الطِّحَالُ وَ النُّخَاعُ وَ الْعِلْبَاءُ وَ الْغُدَدُ وَ الْقَضِيبُ وَ الْأُنْثَيَانِ وَ الْحَيَاءُ وَ الْمَرَارَةُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بکری (وغیرہ) میں سے دس چیزیں نہیں کھائی جائیں گی: مینگنی، خون، تلی، حرام مغز (Spinal Cord) عِلباء (گردن کے پہلو کا عضلہ)، غدود، عضو تناسل، خصیے، حیا (شرمگاہ) اور پتہ۔[3]

نوٹ:

من لایحضرہُ الفقیہ اور الخصال میں پتہ کی بجائے رحم کا ذکر ہوا ہے (واللہ اعلم)

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[5] لیکن میرے نزدیک اس سند سے حدیث موثق جبکہ الخصال کی سند سے حسن ہے (واللہ اعلم)۔

{2716} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ صَارَ الطِّحَالُ حَرَاماً وَ هُوَ مِنَ الذَّبِيحَةِ فَقَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَبَطَ عَلَيْهِ الْكَبْشُ مِنْ ثَبِيرٍ وَ هُوَ جَبَلٌ بِمَكَّةَ لِيَذْبَحَهُ أَتَاهُ إِبْلِيسُ فَقَالَ لَهُ أَعْطِنِي نَصِيبِي مِنْ هَذَا الْكَبْشِ قَالَ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۴۳ح ۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۹ح ۳۰۲۶۱؛ الوافی: ۱۹/۸۷؛ بحار الانوار: ۶۲/۲۵۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰۴؛ ماوراْ الفقیہ: ۱۰/۲۳۵؛ مبانی الفقہ: ۳/۱۹۹؛ زبدۃ الاصول: ۶/۲۲۸

[3] الکافی: ۱۶/۲۵۴ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۷۴ح ۳۱۶؛ من لایحضرہُ الفقیہ: ۳/۳۴۶ح ۴۲۱۶؛ الخصال: ۲/۴۳۳ باب ۱۰ح ۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۷۲ح ۱؛ بحار الانوار: ۶۳/۳۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۱۸۹ح ۱۹۵۴۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۵؛ الوافی: ۱۹/۱۱۲

[4] روضۃ المتقین: ۷/۴۸۷

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۴۹

أَيُّ نَصِيبٍ لَكَ وَ هُوَ قُرْبَانٌ لِرَبِّي وَ فِدَاءٌ لِابْنِي فَأَوْحَى اَللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنَّ لَهُ فِيهِ نَصِيباً وَ هُوَ اَلطِّحَالُ لِأَنَّهُ مَجْمَعُ اَلدَّمِ وَ حُرِّمَ اَلْخُصْيَتَانِ لِأَنَّهُمَا مَوْضِعٌ لِلنِّكَاحِ وَ مَجْرًى لِلنُّطْفَةِ فَأَعْطَاهُ إِبْرَاهِيمُ اَلطِّحَالَ وَ اَلْأُنْثَيَيْنِ وَ هُمَا اَلْخُصْيَتَانِ قَالَ فَقُلْتُ فَكَيْفَ حُرِّمَ اَلنُّخَاعُ قَالَ لِأَنَّهُ مَوْضِعُ اَلْمَاءِ اَلدَّافِقِ مِنْ كُلِّ ذَكَرٍ وَ أُنْثَى وَ هُوَ اَلْمُخُّ اَلطَّوِيلُ اَلَّذِي يَكُونُ فِي فَقَارِ اَلظَّهْرِ قَالَ أَبَانٌ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُكْرَهُ مِنَ اَلذَّبِيحَةِ عَشَرَةُ أَشْيَاءَ مِنْهَا اَلطِّحَالُ وَ الأنثيين [اَلْأُنْثَيَانِ] وَ اَلنُّخَاعُ وَ اَلدَّمُ وَ اَلْجِلْدُ وَ اَلْعَظْمُ وَ اَلْقَرْنُ وَ اَلظِّلْفُ وَ اَلْغُدَدُ وَ اَلْمَذَاكِيرُ وَ أُطْلِقَ فِي اَلْمَيْتَةِ عَشَرَةُ أَشْيَاءَ اَلصُّوفُ وَ اَلشَّعْرُ وَ اَلرِّيشُ وَ اَلْبَيْضَةُ وَ اَلنَّابُ وَ اَلْقَرْنُ وَ اَلظِّلْفُ وَ اَلْإِنْفَحَةُ وَ اَلْإِهَابُ وَ اَللَّبَنُ وَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَائِماً فِي اَلضَّرْعِ.

❂ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ طحال (تلی) کیسے حرام ہوگئی جبکہ ذبیحہ کا ایک جزو ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب ثبیر میں ایک دنبہ اترا اور وہ مکہ میں ایک پہاڑ ہے، تا کہ اس کی قربانی کریں تو ابلیس ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اس دنبے میں سے میرا حصہ بھی دیجیے۔

انہوں نے فرمایا: تیرا حصہ کیا ہے؟ یہ تو میرے رب کے لئے قربانی ہے اور میرے فرزند کا فدیہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ اس میں اس کا بھی حصہ ہے اور وہ طحال ہے اس لئے کہ وہ جما ہوا خون ہے اور خصیے بھی حرام ہیں اس لئے کہ مجامعت کی جگہ اور نطفہ جاری ہونے کا مقام ہیں پس انہوں نے طحال اور خصیے اس کو دے دیئے۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے عرض کیا: اور حرام مغز کیوں حرام ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ یہ ہر نر و مادہ کے اچھل کر نکلنے والے پانی (یعنی منی) کی جگہ ہے اور حرام مغز ایک طویل چیز ہے جو پشت کی ریڑھ کی ہڈی کے اندر ہوتا ہے۔

ابان کا بیان ہے کہ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ذبیحہ میں سے دس چیزیں ناپسندیدہ ہیں: طحال، خصیے، خون، جلد، ہڈی، سینگ، غدود، ذکر، کھر اور حرام مغز اور مردار میں سے دس چیزیں چھوڑی ہوئی (یعنی پاک) ہیں، اون، بال، پر، انڈا، دانت، سینگ، کھر، بکری کے بچے کے معدے کا پنیر، کھال اور دودھ جبکہ پستان میں موجود ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[2]

{2717} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا

---

[1] علل الشرائع: ۵۶۲/۲ باب ۳۸۷ ح۱؛ بحار الانوار: ۱۳۰/۱۲ و ۳/۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۲۷۵ ح۱/۲۴

[2] روضۃ المتقین: ۴۸۷/۷

اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَهْلَ اَلْجَبَلِ تَثْقُلُ عِنْدَهُمْ أَلْيَاتُ اَلْغَنَمِ فَيَقْطَعُونَهَا فَقَالَ حَرَامٌ هِيَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَنَصْطَبِحُ بِهَا فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ يُصِيبُ اَلْيَدَ وَ اَلثَّوْبَ وَ هُوَ حَرَامٌ.

۞ حسن بن علی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ پہاڑی لوگوں کے ہاں بھیڑوں کی لاٹین بھاری بھر کم ہو جائیں تو وہ انہیں کاٹ دیتے ہیں تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ حرام ہیں۔

میں نے عرض کیا: ہم اس کا گھی بنا سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ وہ ہاتھ اور کپڑے کو لگ جائے تو وہ حرام ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر معتبر ہے[3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[4]

{2718} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِزُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَللَّبَنُ وَ اَللِّبَأُ وَ اَلْبَيْضَةُ وَ اَلشَّعْرُ وَ اَلصُّوفُ وَ اَلْقَرْنُ وَ اَلنَّابُ وَ اَلْحَافِرُ وَ كُلُّ شَيْءٍ يُفْصَلُ مِنَ اَلشَّاةِ وَ اَلدَّابَّةِ فَهُوَ ذَكِيٌّ وَ إِنْ أَخَذْتَهُ مِنْهَا بَعْدَ أَنْ تَمُوتَ فَاغْسِلْهُ وَ صَلِّ فِيهِ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زرارہ اور محمد بن مسلم سے فرمایا: دودھ، پہلا دودھ (بوہلی)، انڈہ، بال، اون، سینگ، داڑھ، کھر اور ہر وہ چیز جو بکری اور چوپائے سے علیحدہ کی جائے وہ پاک ہے اور اگر تم اسے اس کے مرنے کے بعد حاصل کرو تو اسے دھولو اور اس میں نماز پڑھو۔[5]

---

[1] الکافی :۶ /۲۵۵ح ۳؛ وسائل الشیعہ : ۲۴ /۱۷۸ح ۳۰۲۸۵؛ تہذیب الاحکام:۹ /۷۷ح ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ :۲۴ /۱۷ح ۳۰۰۲۵؛ الوافی: ۱۹/۱۰۷ح ۱۹۰۲۴

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۲ /۴۷۴؛ سندالعرہ (الطہارۃ):۱ /۴۵۹و ۵۴۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲ /۵۶۱؛ بدایع البحوث:۵ /۲۹۸؛موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/ ۳۲۵؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۲۹۴؛المکاسب شہیدی:۱/ ۸۰

[3] مصباح المنھاج (الطہارۃ):۹/ ۱۱۰

[4] مراۃ العقول:۲۲/ ۴۹؛ملاذالاخیار: ۱۴/ ۲۷۹

[5] الکافی:۶/ ۲۵۸ح ۴؛تہذیب الاحکام:۹/ ۷۵ح ۳۲۱؛الاستبصار: ۴/ ۸۸ح ۳۳۸؛وسائل الشیعہ : ۲۴/ ۱۸۰ح ۳۰۲۸۸؛الوافی:۱۹/ ۱۰۰ح ۱۹۰۰۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن ہے۔ [2]

{2719} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي بَيْضَةٍ خَرَجَتْ مِنِ اِسْتِ دَجَاجَةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الْبَيْضَةُ اِكْتَسَتِ الْجِلْدَ الْغَلِيظَ فَلاَ بَأْسَ بِهَا .

✿ غیاث بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس انڈے کے بارے میں روایت کی ہے جو مردہ مرغی سے باہر نکلے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر انڈے کی جلد موٹی ہو چکی (پک چکی) ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا پھر صحیح ہے۔ [5]

{2720} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: عَشَرَةُ أَشْيَاءَ مِنَ الْمَيْتَةِ ذَكِيَّةٌ الْعَظْمُ وَ الشَّعْرُ وَ الصُّوفُ وَ الرِّيشُ وَ الْقَرْنُ وَ الْحَافِرُ وَ الْبَيْضُ وَ الْإِنْفَحَةُ وَ اللَّبَنُ وَ السِّنُّ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردہ جانور کی دس چیزیں پاک ہیں، ہڈی، بال، اون، پر، سینگ، سُم، انڈہ، شیر دان، دودھ اور دانت۔ [6]

---

[1] مجمع الفائدة:۱:۲۱۴؛ تفصیل الشریعہ:۴/۴۶۴؛ رسائل الشیخ بہاءالدین:۹۹؛ موسوعہ البرغانی:۵/۲۴؛ جواہرالکلام:۵/۲۹۹؛ لوامع الاحکام:۱۲۰؛ التنقیح فی شرح العروة:۲/۵۰۳؛ مدارک الاحکام:۲/۲۶۸؛ مصباح الفقیہ:۱۰/۲۲۱؛ موسوعہ الامام الخوئی:۲/۴۲۳؛ تنقیح مبانی العرہ(الطہارة):۲/۷۸؛ جامع المدارک:۱/۲۷۴؛ العمل الابقی:۱/۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ:۴/۳۸۰؛ الفقہ ومسائل:۱/۲۹۴

[2] مراۃ العقول:۲۲/۵۴؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۲۷۵؛ الحدایق الناضرة:۵/۷۸؛ ذخیرة المعاد:۱/۱۴۷؛ غنائم الایام:۱/۴۰۲؛ مصباح الفقیہ:۷/۸۴؛ کتاب الطہارة اراکی:۱/۳۹۴؛ معالم الدین:۲/۴۸۷؛ مفتاح البصیرة:۲/۱۱۰

[3] الکافی:۶/۲۵۸ح۵؛ تہذیب الاحکام:۹/۶ح۳۲۲؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۱۸۱ح۳۰۲۹۱

[4] مراۃ العقول:۲۲/۵۴؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۲۷۵؛ کتاب الطہارة خمینی:۳/۱۵۸؛ دراسات فقہیہ:۴۲۸؛ التنقیح فی شرح العروة:۲/۵۰۴؛ سند العروة (الطہارة):۱/۴۴۹؛ لوامع الاحکام:۱۲۱؛ کتاب الطہارة طاہری:۲۵۹

[5] مصباح المنہاج (الطہارة):۸/۳۱۹

[6] الخصال:۲/۴۳۴ باب ۱۰ح۱۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۳/۳۴۷ح۴۲۱۷؛ الوافی:۱۹/۱۰۲ح۱۹۰۱۱؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۱۸۲ح۳۰۲۹۴؛ بحارالانوار:۶۳/۴۸؛ تفسیر نور الثقلین:۱/۱۵۴؛ تفسیر کنز الدقائق:۲/۲۲۰؛ مستدرک الوسائل:۲/۶۰۱و۱۶/۱۹۰

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔ [1]

{2721} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِنْفَحَةِ تَخْرُجُ مِنَ الْجَدْيِ الْمَيِّتِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قُلْتُ اللَّبَنُ يَكُونُ فِي ضَرْعِ الشَّاةِ وَ قَدْ مَاتَتْ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَالصُّوفُ وَ الشَّعْرُ وَ عِظَامُ الْفِيلِ وَ الْبَيْضَةُ تُخْرَجُ مِنَ الدَّجَاجَةِ فَقَالَ كُلُّ هَذَا ذَكِيٌّ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بکری کے مردہ بچے کے پیٹ سے نکلے ہوئے بیز (شیر مایہ) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: دودھ جو بکری کے تھنوں میں ہو اور وہ مرجائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اون، بال، ہاتھی کی ہڈیاں، کھال اور مرغی کے پیٹ کا انڈہ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ پاک ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2722} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي جِلْدِ شَاةٍ مَيْتَةٍ يُدْبَغُ فَيُصَبُّ فِيهِ اللَّبَنُ أَوِ الْمَاءُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَ أَتَوَضَّأُ قَالَ نَعَمْ وَ قَالَ يُدْبَغُ فَيُنْتَفَعُ بِهِ وَ لاَ يُصَلَّى فِيهِ قَالَ حُسَيْنٌ وَ سَأَلَهُ أَبِي عَنِ الْإِنْفَحَةِ تَكُونُ فِي بَطْنِ الْعَنَاقِ أَوِ الْجَدْيِ وَ هُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ قَالَ حُسَيْنٌ وَ سَأَلَهُ أَبِي وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَسْقُطُ سِنُّهُ

---

[1] روضۃ المتقین: ۴۸۸/۷

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۴۲ح ۴۲۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۷۶ح ۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۸۲ح ۳۰۲۹۵؛ الاستبصار: ۴/۸۹ح ۳۳۹؛ الوافی: ۱۹/۱۰۲ح ۱۹۰۱۲؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۶

[3] روضۃ المتقین: ۷/۵۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۷۶؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۳۷؛ غنائم الایام: ۱/۴۰۲؛ الفقہ وسائل: ۱/۲۹۶؛ مجموع الرسائل: ۳۸۰؛ مدارک العروہ: ۲/۹۱؛ النجعۃ: ۱۰/۲۶۶؛ المباحث الفقہیہ: ۲۴/۲۷۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۵۷۹؛ جواہر الکلام: ۵/۳۲۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۳۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۷۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۴۶۳؛ بحوث فی شرح: ۳/۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۰۶؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۷۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ: ۸/۳۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۲۶؛ مسالک الافہام: ۱۲/۵۵

فَيَأْخُذُ سِنَّ إِنْسَانٍ مَيِّتٍ فَيَضَعُهُ مَكَانَهُ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ قَالَ عِظَامُ اَلْفِيلِ تُجْعَلُ شِطْرَنْجاً قَالَ لاَ بَأْسَ بِمَسِّهَا وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْعَظْمُ وَ اَلشَّعْرُ وَ اَلصُّوفُ وَ اَلرِّيشُ كُلُّ ذَلِكَ نَابِتٌ لاَ يَكُونُ مَيِّتاً وَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْبَيْضَةِ تَخْرُجُ مِنْ بَطْنِ اَلدَّجَاجَةِ اَلْمَيْتَةِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا

۞ حسین بن زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مردہ بکری کی کھال کے بارے میں روایت کیا ہے جو دباغت کی جاتی ہے اور میں اس میں دودھ اور پانی ڈالتا ہوں اور اس سے پیتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ نیز فرمایا: اسے دباغت کر کے اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے مگر اس میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی ہے۔[1]

حسین کا بیان ہے کہ میرے والد نے امام علیہ السلام سے اس پیز کے بارے میں پوچھا جو (بکری وغیرہ کے) مردہ بچے کے پیٹ میں ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسین کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں میرے والد نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کا دانت گر جاتا ہے اور وہ ایک مردہ انسان کا دانت لے کر اس کی جگہ لگا دیتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

نیز انہوں نے عرض کیا کہ ہاتھی کی ہڈیوں سے شطرنج بنائی جاتی ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہڈیاں، بال، اون اور پر، یہ سب اگنے والی چیزیں ہیں جو مردار نہیں ہوتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس انڈے کے بارے میں پوچھا جو مردار مرغی کے پیٹ سے نکلتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر حسن ہے۔[4]

قول مؤلف:

---

[1] علماء کی ایک جماعت نے اس حصے کو تقیہ پر محمول گردانا ہے (واللہ اعلم)

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۷۸ ح ۶۷؛ الوافی: ۱۹/۱۰۴ ح ۱۹۰۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۸۳ ح ۳۰۲۹۷ (مختصراً)

[3] مصابیح الظلام: ۴/۸۱ ۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۰۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۱۸؛ الحاشیۃ علی مدارک: ۲/۱۷۰؛ دروس فقہ: ۶/۱۷؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۱/۴

علامہ مجلسی نے حدیث کو مجہول یا حسن کہا ہے [1] نیز بعض علماً نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور بعض نے مجہول [2] (واللہ اعلم)

{2723} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ وَ بَقَرٌ وَ كَانَ يُدْرِكُ الذَّكِيَّ مِنْهَا فَيَعْزِلُهُ وَ يَعْزِلُ الْمَيْتَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمَيْتَةَ وَ الذَّكِيَّ اخْتَلَطَا فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ فَقَالَ يَبِيعُهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّ الْمَيْتَةَ وَ يَأْكُلُ ثَمَنَهُ فَإِنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: جب تذکیہ شدہ مردار کے ساتھ خلط ملط ہو جائے تو اس کو فروخت کر دو جو مردار کو کھانا حلال جانتا ہو اور تم اس کی قیمت کو کھاؤ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2724} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي الْمُرَادِيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الدُّهْنِ وَ السَّمْنِ وَ الطَّعَامِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ كُلْ.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مکھی تیل، گھی اور طعام میں پڑ جائے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اسے کھاؤ۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول: ۲۸۲/۱۴

[2] المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۲۷/۹؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴۴۴/۲؛ مدارک الاحکام: ۳۸۶/۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۱۴۳/۲

[3] الکافی: ۲۶۰/۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴۸/۹ ح ۱۹۹؛ الوافی: ۸۹/۱۹ ح ۱۸۹۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۸۷/۲۴ ح ۳۰۳۰۸

[4] مراۃ العقول: ۵۶/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۱۳/۱۴؛ دراسات فی المکاسب: ۳۶۵/۱؛ الدرر النجفیہ: ۱۳۹/۲؛ مفاتیح الشرائع: ۲۷/۲؛ المکاسب: ۱۰۰/۱؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴۵۳/۳؛ تعلیقہ شریعہ: ۲۰۴/۱؛ غایۃ المرام: ۶۲/۴؛ مستند الشیعہ: ۱۵۳/۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۷۲/۱؛ کفایۃ الفقہ: ۴۲۴/۱؛ بحوث فقہیہ: ۲۰۶؛ لوامع الاحکام: ۲۰۹؛ ایصال الطالب: ۲/۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲۰/۴؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۳۳۴/۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴۷۳/۲؛ کشف اللثام: ۲۷۵/۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۷۴/۳؛ منیۃ الطالب: ۷/۱؛ اوثق الوسائل: ۳۳۳؛ ایضاح الفوائد: ۱۵۳/۴

[5] تہذیب الاحکام: ۸۶/۹ ح ۹۸؛ الوافی: ۱۲۰/۱۹ ح ۱۹۰۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۹/۲۴ ح ۳۰۳۳۶؛ بحار الانوار: ۳۱۱/۶۱

[6] ملاذ الاخیار: ۳۰۱/۱۴؛ المناظر الناضرۃ: ۱۴/۹؛ جواہر الکلام: ۵۵۸/۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۶۹/۵

{2725} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلْعَظَايَةِ تَقَعُ فِي اَللَّبَنِ قَالَ يَحْرُمُ اَللَّبَنُ وَ قَالَ إِنَّ فِيهَا اَلسَّمَّ.

✿ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے (ایک حدیث کے ضمن میں) پوچھا گیا کہ اگر عظایہ (چھپکلی جیسا ایک جانور) دودھ میں پڑ جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دودھ حرام ہو جائے گا۔ پھر فرمایا: یقیناً اس میں زہر ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2726} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَدْ قَالَ: سُئِلَ عَنِ اَلْجِرِّيِّ يَكُونُ فِي اَلسَّفُّودِ مَعَ اَلسَّمَكِ فَقَالَ يُؤْكَلُ مَا كَانَ فَوْقَ اَلْجِرِّيِّ وَ يُرْمَى مَا سَالَ عَلَيْهِ اَلْجِرِّيُّ قَالَ وَ سُئِلَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلطِّحَالِ فِي سَفُّودٍ مَعَ اَللَّحْمِ وَ تَحْتَهُ خُبْزٌ وَ هُوَ اَلْجُوذَابُ أَيُؤْكَلُ مَا تَحْتَهُ قَالَ نَعَمْ يُؤْكَلُ اَللَّحْمُ وَ اَلْجُوذَابُ وَ يُرْمَى بِالطِّحَالِ لِأَنَّ اَلطِّحَالَ فِي حِجَابٍ لاَ يَسِيلُ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ اَلطِّحَالُ مَثْقُوباً أَوْ مَشْقُوقاً فَلاَ تَأْكُلْ مِمَّا يَسِيلُ عَلَيْهِ اَلطِّحَالُ.

✿ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جری (بام یا ملی یا بغیر چھلکے والی مچھلی) گوشت بھوننے کے سیخ میں دوسری (چھلکے دار) مچھلی کے ساتھ بھونی جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو جری کے اوپر ہو وہ کھایا جائے گا اور جس پر جری کا مادہ بہے گا اسے پھینک دیا جائے گا۔

اور آپ علیہ السلام سے تلی کے بارے میں پوچھا گیا جو سیخ میں گوشت کے ساتھ بھونی جائے اور اس کے نیچے روٹی ہو کہ جس کھانے کا نام جوذاب ہے تو اس تلی کے نیچے ہے کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں گوشت اور جوذاب کھایا جائے گا اور تلی کو پھینک دیا جائے گا کیونکہ تلی ایک پردے میں ہوتی ہے جس میں سے کچھ نہیں بہہ سکتا اور اگر تلی چھتڑی ہوئی یا کاٹی ہوئی ہو تو جس پر تلی کا مادہ بہے گا اسے نہیں کھایا جائے گا۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۸۵ح ۸۳۲؛ الوافی:۱۹/۱۱۹ح ۱۹۰۵۰؛ عوالی اللئالی:۳/۵۴؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۲۰۰ح ۳۰۳۳۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۴۰؛ ینابیع الاحکام:۱/۸۸۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۱۲۰؛ لوامع الاحکام:۸۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۴۹۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۵/۶۰۱

[3] الکافی:۶/۲۶۲ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۸۱ح ۸۰؛ الوافی:۱۹/۱۱۵ح ۱۹۰۳۸؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۲۰۲ح ۳۰۳۴۲؛ بحار الانوار:۶۲/۲۵۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{2727} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ ٱلْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْحَسَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِ فَقَالَ مَا ذُبِحَ لِصَنَمٍ أَوْ وَثَنٍ أَوْ شَجَرٍ حَرَّمَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ كَمَا حَرَّمَ ٱلْمَيْتَةَ وَ ٱلدَّمَ وَ لَحْمَ ٱلْخِنْزِيرِ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لاَ عَادٍ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْكُلَ ٱلْمَيْتَةَ ٱلْحَدِيثَ.

۞ عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے ایسے ذبیح کے بارے میں پوچھا جسے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ جانور جو کسی بت، مورتی یا درخت کے لئے ذبح کیا جائے اس کو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حرام قرار دیا ہے جس طرح مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے البتہ جو (اس کے کھانے پر) بالکل مجبور ہو جائے جو باغی اور سرکش نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ مردار کو کھالے۔ [2]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے [3] یا پھر موثق ہے [4] یا پھر معتبر ہے۔ [5]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [6]

{2728} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ٱلْخَثْعَمِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي قَوْلِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ) فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ) قَالَ ٱلْبَاغِي بَاغِي ٱلصَّيْدِ وَ ٱلْعَادِي ٱلسَّارِقُ لَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَأْكُلاَ ٱلْمَيْتَةَ إِذَا ٱضْطُرَّا هِيَ حَرَامٌ عَلَيْهِمَا كَمَا هِيَ عَلَى ٱلْمُسْلِمِينَ وَ لَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَقْصُرَا فِي ٱلصَّلاَةِ.

---

[1] مراۃ العقول: ۵۹/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲۸۷/۱۴؛ جامع المدارک: ۱۶۷/۵؛ جواہر الکلام: ۲۵۲/۳۶؛ ریاض المسائل: ۴۲۴/۱۳؛ روضۃ المتقین: ۴۶۲/۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۴۲۱۳ح ۳۴۳/۳؛ تہذیب الاحکام: ۸۹ح ۸۳/۹؛ الوافی: ۱۸۹۹۹ح ۹۱/۱۹؛ تفسیر البرہان: ۲۱۹/۲؛ بحارالانوار: ۱۴/۶۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۵۸۵/۱؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۳۰۷ح ۲۱۲/۲۴؛ عوالم العلوم: ۴۹۱/۲۳

[3] روضۃ المتقین: ۴۸۰/۷

[4] مدارک العروۃ: ۱۰۸/۱۹

[5] القول الفاخر: ۱۰۴

[6] ملاذ الاخیار: ۲۹۶/۱۴

✿ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے قول: ''پس جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ بغاوت کرنے اور ضرورت سے تجاوز کرنے والا نہ ہو(البقرۃ:۱۷۳؛ الانعام:۱۴۵؛ النحل:۱۱۵)'' کے بارے میں فرمایا: باغی سے مراد شکاری ہے اور عادی سے مراد چور ہے چنانچہ اگر مضطر ہو جائیں تو ان کے لئے مردار کھانا حلال نہیں ہے جیسے یہ مسلمانوں پر حلال ہے اور یہ ان دونوں پر حرام ہے اور نہ ہی ان دونوں پر قصر کرنے کا حق ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2] یا پھر موثق ہے۔[3]

{2729} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي ٱلْحُسَيْنِ ٱلْأَسَدِيِّ عَنْ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ ٱلْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْحَسَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَتَى يَحِلُّ لِلْمُضْطَرِّ ٱلْمَيْتَةُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سُئِلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا ٱلْمَخْمَصَةُ فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا ٱلْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفُوا بَقْلاً فَشَأْنَكُمْ بِهَا ٱلْحَدِيثَ.

✿ عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی سے روایت ہے کہ میں نے (اک حدیث کے ضمن میں) امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ مضطر کے لئے مردار کھانا کب حلال ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیان کیا مجھ سے میرے والد بزرگوار علیہ السلام نے اور ان سے بیان کیا ان کے والد بزرگوار علیہ السلام نے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا اور عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم ایسی زمین پر ہوتے ہیں جہاں کھانے کو کچھ نہ ملے اور ہمیں بھوک لگ جائے تو ہم پر مردار کھانا کب حلال ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم لوگوں کو صبح کھانے لئے، دوپہر غذا کے لئے اور رات کھانے کے لئے سبزی (وغیرہ) میسر نہ آئے تو پھر جو چاہو کھاؤ تمہیں اختیار ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۸۷ح۶۹و۳/۲۱۷ح۸ ۴۴؛ الکافی:۳/۸ ۳۴۳ح۷؛الوافی:۷/۵/۱۷ح۱۱۷۵و۱۹/۹۴ح۱۹۰۰۰؛ وسائل الشیعہ:۸/۴۷۶ح ۱۱۲۱۱و۲۴/۲۱۵ح۳۰۳۷۵؛تفسیر البرہان:۱/۳۷۳؛تفسیر نور الثقلین:۱/۱۵۵؛تفسیر کنز الدقائق:۲/۲۲۱

[2] حدود الشریعہ:۱/۶۰و۲۱۴؛ مصابیح الظلام:۲/۱۶۰؛ سند العروہ (صلاۃ المسافر):۱۱۴؛ رسالہہائے فقہی واصولی:۲/۱۳۴؛ مدارک العروۃ:۱۹/۱۰۶

[3] ملاذ الاخیار:۱۴/۲۸۳

[4] من لا یحضرہ الفقیہ:۳/۳۴۳ح۴۲۱۳؛ تہذیب الاحکام:۹/۸۳ح۸۹؛ الوافی:۱۹/۹۱ح۱۸۹۹۹؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۲۱۴ح۳۰۳۷۴؛ تفسیر البرہان:۲/۲۱۹؛ بحار الانوار:۶۲/۱۴۷؛تفسیر نور الثقلین:۱/۵۸۵

تحقیق:

تحقیق کے لئے حدیث 2727 کی طرف رجوع کریں۔

{2730} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ مِنَ الطِّينِ فَحَرَّمَ أَكْلَ الطِّينِ عَلَى ذُرِّيَّتِهِ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے خلق کیا پس اس کی ذریت پر مٹی کا کھانا حرام قرار دیا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر موثق کالصحیح ہے۔[3]

{2731} جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ عَنْ سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ طِينٍ حَرَامٌ عَلَى بَنِي آدَمَ مَا خَلاَ طِينَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَنْ أَكَلَهُ مِنْ وَجَعٍ شَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى.

۞ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر مٹی بنی آدم پر حرام ہے سوائے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کے اگر کوئی اسے بیماری کے لئے کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{2732} أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے سونے اور چاندی کے برتنوں (میں کھانے پینے) سے منع فرمایا

---

[1] الکافی: ۲۶۵/۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸۹/۹ ح ۱۱۵؛ علل الشرائع: ۵۳۲/۲ باب ۳۱۷؛ المحاسن: ۵۶۵/۲؛ الوافی: ۱۳۳/۱۹ ح ۱۹۰۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۱/۲۴ ح ۳۰۳۹۰؛ بحارالانوار: ۱۵۲/۵۷

[2] مستندالشیعہ: ۱۶۰/۱۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶۰۲/۵؛ عمدۃ الاصول: ۴۴۹/۶؛ حاشیہ جامع المدارک: ۲۸۱/۲

[3] مراۃ العقول: ۶۴/۲۲

[4] کامل الزیارات: ۲۸۶ باب ۹۵ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۸/۲۴ ح ۳۰۴۰۴؛ مستدرک الوسائل: ۲۰۳/۱۶؛ بحارالانوار: ۱۵۴/۵۷ و ۱۳۰/۹۸

[5] فقہ الصادقؑ: ۳۲۸/۳۶ و ۱۶۹/۲۴

ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2733} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلْ فِي آنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَلاَ فِي آنِيَةٍ مُفَضَّضَةٍ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاندی کے برتنوں میں مت کھاؤ اور نہ اس برتن میں کھاؤ جس میں چاندی ملی ہوئی ہو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2734} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْحِيرَةِ حِينَ قَدِمَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ فَخَتَنَ بَعْضُ الْقُوَّادِ ابْناً لَهُ وَ صَنَعَ طَعَاماً وَ دَعَا النَّاسَ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِيمَنْ دُعِيَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى الْمَائِدَةِ يَأْكُلُ وَ مَعَهُ عِدَّةٌ عَلَى الْمَائِدَةِ فَاسْتَسْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مَاءً فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ لَهُمْ فَلَمَّا أَنْ صَارَ الْقَدَحُ فِي يَدِ الرَّجُلِ قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَائِدَةِ فَسُئِلَ عَنْ قِيَامِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَلْعُونٌ مَنْ جَلَسَ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ.

---

[1] المحاسن:۲۱۸۵ /؛ الکافی :۶ /۲۶۷ح ۴؛ تہذیب الاحکام:۹ /۹۰ح ۳۸۴؛ وسائل الشیعہ :۳ /۵۰۶ح ۴۳۰۶و۲۴ /۲۳۱ح ۳۰۴۱۳؛ الوافی:۲۰/ ۹۳ ۴ح ۱۹۸۶۳؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۵۲۹

[2] فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۶/ ۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/ ۵۰۴؛ فقہ الصادقؑ :۲۰/ ۲۴۹؛ مفتاح البصیرۃ:۴/ ۲۹۶؛ تفصیل الشریعہ:۳/ ۵۵؛ مستمسک العروۃ:۲/ ۱۶۵؛ شرح العروۃ:۲ /۶۱ ۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱ /۱۶ ۴؛ کتاب الطہارۃ طاھری:۲۱۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۴ /۳۱۶؛ محاضرات فی اصول الفقہہ :۳/ ۱۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۲۸۳

[3] الکافی:۶/ ۲۶۷ح ۳؛ تہذیب الاحکام؛۹/ ۹۰ح ۳۸۶؛ وسائل الشیعہ : ۲۴/ ۲۳۱ح ۳۰۴۱۱؛ الوافی :۲۰/ ۹۳ ۴ح ۱۹۸۶۲؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۶۱؛ الفصول المہمہ :۲/ ۳۴ ۴؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۵۳۸

[4] جواہرالکلام :۶/ ۳۲۸؛ جامع المدارک:۱/ ۲۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۶/ ۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۳۶۵؛ شرح العروۃ:۲/ ۴۶۱؛ فقہ الصادقؑ :۵/ ۲۵۳؛ وسائل العباد:۱/ ۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ:۵/ ۵۰۵؛ مستمسک العروۃ:۲/ ۱۶۵؛ مصباح الفقہ :۸/ ۳۵۱؛ حدودالشریعہ:۱/ ۴۷؛ موسوعہ البرغانی:۲/ ۳۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۱/ ۴۱۶؛ الدررالباھر:۵۰۰؛ مصباح الہدیٰ:۲/ ۴۵۴؛ مراۃ العقول:۲۲/ ۱۷

✪ ہارون بن الجہم سے روایت ہے کہ ہم حیرہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے جبکہ آپ علیہ السلام ابوجعفر منصور (عباسی) کے ہاں آئے ہوئے تھے پس اس کے کسی فوجی جرنیل نے اپنے بیٹے کا ختنہ کیا اور کھانا تیار کروایا اور لوگوں کو دعوت دی چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی ان بلائے جانے والے لگوں میں سے ایک تھے پس جب آپ علیہ السلام دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے اور آپ علیہ السلام کے ساتھ دسترخوان پر اور بھی بہت سے لوگ تھے تو اس دوران ایک شخص نے پانی مانگا پس ایک برتن لایا گیا جس میں ان لوگوں کے لئے شراب تھی۔ جب وہ برتن اس شخص کے ہاتھ میں آیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام ستر خوان سے کھڑے ہو گئے۔ پس آپ علیہ السلام سے کھڑے ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص جو ایسے دسترخوان پر بیٹھے کہ جس پر شراب پی جاتی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2735} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلاَ يَسْتَتْبِعَنَّ وَلَدَهُ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ أَكَلَ حَرَاماً وَدَخَلَ غَاصِباً.

✪ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اپنے بیٹے کو بھی ساتھ نہ لے جائے پس اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے حرام کھایا اور غاصب (کے طور پر) وارد ہوا۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ [5]

{2736} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ

[1] الکافی: ۶/ ۲۶۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۲۳۲ ح ۳۰۴۱۵؛ المحاسن: ۲/ ۵۸۵؛ الوافی: ۲۰/ ۴۹۷ ح۱۹۸۶۹؛ بحارالانوار: ۷۴/ ۹ و ۶۳/ ۱۴۱؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۵۷۵ و ۴۶۲

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۲۶؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/ ۳۳۱؛ البحوث الہامۃ: ۶/ ۲۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۳۶؛ جواہر الکلام: ۳۶/ ۴۶۶؛ المناھل: ۶۷۸؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/ ۲۶۶؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۲۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/ ۲۱۶

[3] الکافی: ۶/ ۲۷۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۲ ح ۳۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۲۳۴ ح ۳۰۴۲۱ و ۲۴۸ ح ۳۰۴۶۰؛ الدعوات راوندی: ۲/ ۱۴

[4] موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/ ۴۸

[5] مراۃ العقول: ۲۲/ ۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۱۴

جَلَّ جَعَلَ لِلْمَعْصِيَةِ بَيْتاً ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَيْتِ بَاباً ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَابِ غَلَقاً ثُمَّ جَعَلَ لِلْغَلَقِ مِفْتَاحاً فَمِفْتَاحُ الْمَعْصِيَةِ الْخَمْرُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے تمام گناہوں کا ایک گھر قرار دیا ہے پھر اس گھر کا ایک دروازہ قرار دیا ہے پھر اس دروازہ کا ایک تالا قرار دیا ہے اور پھر اس تالے کی ایک چابی قرار دی ہے پس گناہ کی اس چابی کا نام شراب ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2737} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اِبْتَدَأَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْماً مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ كُلُّهُ حَرَامٌ فَقَالَ نَعَمْ الْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

❁ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری سوال کئے بغیر خود ہی ابتدأ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: خدا آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! کیا وہ ساری کی ساری مقدار حرام ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{2738} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ.

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۰۳ ح ۶؛ ثواب الاعمال: ۲۴۴؛ بحارالانوار: ۷۶/ ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/ ۳۱۴ ح ۳۱۹۹۱

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۶۰

[3] الکافی: ۶/ ۴۰۹ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/ ۳۲۵ ح ۳۲۰۲۵؛ الوافی: ۲۰/ ۶۲۶ ح ۲۰۱۴۸؛ دعائم الاسلام: ۲/ ۱۳۲؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۴۹۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/ ۵۹ ح ۲۰۷۴۴

[4] حدود الشریعہ: ۱/ ۳۶۸؛ دراسات فی المکاسب: ۱/ ۴۵۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۲۶۲؛ البحوث الہامہ: ۶/ ۲۱۵؛ الاراء الفقہیہ: ۱/ ۱۰۰؛ مکاسب محرمہ: ۱/ ۵۴۴ فقہ الصادقؑ: ۳۶/ ۳۴۳؛ رسائل فقہیہ: ۲۷۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۶۷

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: مدمن الخمر (ہمیشہ شراب پینے والا) اللہ سے بتوں کے پجاری کی طرح ملاقات کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2739} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [أَبِي] الْجَارُودِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَ مَا الْمُدْمِنُ قَالَ الَّذِي إِذَا وَجَدَهَا شَرِبَهَا.

✪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدمن الخمر (عادی شراب نوش) بتوں کے پجاری کی طرح ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: مدمن (عادی) سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص جسے جب شراب ملے وہ پی لیتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح (علی الظاہر) ہے۔ [4]

{2740} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاسْمِهَا وَ لَكِنَّهُ حَرَّمَهَا لِعَاقِبَتِهَا فَمَا كَانَ عَاقِبَتُهُ عَاقِبَةَ الْخَمْرِ فَهُوَ خَمْرٌ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا بلکہ اسے اس کے انجام کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے پس جس چیز کا انجام خمر جیسا ہو تو وہ خمر ہے۔ [5]

---

[1] الکافی:۶/۴۰۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۰۹ ح ۲۷۴؛ وسائل الشیعہ :۲۵/۳۱۹ ح ۳۲۰۰۴؛ مستدرک الوسائل:۱۷/۶۲ ح ۲۰۷۵۷؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۳۱ ح ۴۵۹

[2] مراۃ العقول:۲۲/۲۶۱

[3] الکافی:۶/۴۰۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۰۹ ح ۴۷۶؛ وسائل الشیعہ :۲۵/۳۳۵ ح ۳۲۰۵۶؛ الوافی:۲۰/۶۲۱ ح ۲۰۱۳۵

[4] مراۃ العقول:۲۲/۲۶۳؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۳۴۸

[5] الکافی:۶/۴۱۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۱۲ ح ۲۲۱؛ وسائل الشیعہ :۲۵/۳۴۲ ح ۳۲۰۷۷؛ الوافی:۲۰/۶۳۱ ح ۲۰۱۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{2741} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُبْعَثُ لَهُ الدَّوَاءُ مِنْ رِيحِ الْبَوَاسِيرِ فَيَشْرَبُهُ بِقَدْرِ أُسْكُرُّجَةٍ مِنْ نَبِيذٍ صُلْبٍ لَيْسَ يُرِيدُ بِهِ اللَّذَّةَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِهِ الدَّوَاءَ فَقَالَ لاَ وَلاَ جُرْعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ فِي شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ شِفَاءً وَلاَ دَوَاءً.

❁ عمر بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط لکھا اور مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کو ریح بواسیر کی دوا بھیجی جاتی ہے پس وہ تھوڑی سی ہلکی نبیذ (شراب) پیتا ہے وہ اس کے ذریعے لذت کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ فقط دوا کرنا چاہتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہیں۔

پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے اس میں نہ شفا ہے اور نہ ہی دوا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{2742} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ أَصَابَهُ عَطَشٌ حَتَّى خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَصَابَ خَمْراً قَالَ يَشْرَبُ مِنْهُ قُوتَهُ.

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے (ایک حدیث کے ضمن میں) سوال کیا گیا کہ ایک شخص کو اس قدر پیاس لگتی ہے یہاں تک کہ اسے اپنی جان کا خوف ہو جاتا ہے پس اسے شراب مل جاتی ہے تو؟

---

[1] مراۃ العقول: ۲۲/۱۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۵۲؛ مسالک الافہام: ۱۴/۱۷۸؛ مصطلحات الفقہ: ۲۲۸؛ جواہر الکلام: ۱۸/۵۴۸؛ لوامع الاحکام: ۱۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۴۲۲؛ صراط الیقین: ۱/۱۸۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۹؛ ریاض المسائل: ۱۳/۴۳۸؛ من فقہ الزہراؑ: ۲/۴۳۱؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۱۹۲؛ ینابیع الاحکام: ۵/۳۰؛ مفتاح الکرامہ: ۱۲/۵۶؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۶۰؛ جامع المدارک: ۵/۱۷۳

[2] الکافی: ۶/۴۱۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۳ ح ۴۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۳۴۳ ح ۳۲۰۸۱؛ الوافی: ۲۰/۶۴۲ ح ۲۰۱۸۵؛ بحار الانوار: ۵۹/۸۶

[3] الآراء الفقہیہ: ۱/۱۰۹؛ اسس الحدود: ۲۸۳؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۵۱؛ ینابیع الاحکام: ۵/۴۰؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۵۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۱۵۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۷۷؛ جواہر الکلام: ۳/۴۴۵؛ غایۃ الآمال: ۱/۵۰؛ المکاسب: ۱/۲۳۳؛ مسالک الافہام: ۱۲/۱۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۸/۳۵۷؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۶۲۸؛ ینابیع الاحکام: ۵/۴۰؛ البحوث الہامہ: ۶/۲۲۳؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۳۲۰؛ النجعہ: ۱۰/۳۰۸؛ المہذب البارع: ۴/۱۸۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/۲۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں اسے اتنی پی سکتا ہے کہ کچھ قوت حاصل کرے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2743} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ.

❁ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے تو اللہ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے گا تو اللہ اسے رحیق مختوم سے سیراب کرے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اور بعض احادیث میں مومن وغیر مومن کے لئے تاکید کے ساتھ ساتھ وعید بھی وارد ہوئی ہے چنانچہ وصافی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ شخص مجھ (اللہ) پر ایمان نہیں لیا جو خود پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا رات گزار رہا ہو۔ [5] اور حریز نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشا گرامی ہے کہ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لیا جو پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کے قریب اس کا مسلمان بھائی بھوکا موجود ہو۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱۱۶/۹ح ۲۳ ؛الوافی: ۲۰/ ۲۴۴ح ۲۰۱۹۳؛ وسائل الشیعہ :۸/۲۵ ح ۳۱۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۶۴؛ فقہ الصادقؑ :۶/ ۴۰۵؛ مستند الشیعہ :۲۱/۱۵؛ الفقہ وسائل :۱/ ۳۱۷؛ غایۃ الآمال :۱/ ۵۰؛ المکاسب :۵/۱ ۲۳؛ تعلیقہ شریعہ علی فرائد الاصول :۱۰۶/۱

[3] الکافی :۲ /۲۰۱ح ۵؛ ارشاد القولب :۱ /۱۴۷؛ الوافی : ۵ /۶۷۴ح ۲۸۴۶؛ وسائل الشیعہ :۲۴ /۳۰۹ح ۳۰۶۲۶؛ بحارالانوار : ۷۱ /۳۷۳؛ تفسیر نور الثقلین :۵ /۵۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق :۱۴/ ۱۸۸؛ مستدرک الوسائل :۱۲/ ۳۸۹ح ۱۴۳۴۷؛ الاختصاص :۲۸؛ المومن : ۶۳؛ امالی مفید :۹؛ ثواب الاعمال : ۱۳۶؛ بحارالانوار :۷۱/ ۳۸۴؛ مشکاۃ الانوار :۱۰۰

[4] مراۃ العقول :۱۲۵/۹

[5] المحاسن :۹۸ح ۶۲؛ وسائل الشیعہ :۲۴/ ۳۲۷ح ۳۰۶۷۵؛ بحارالانوار :۷۱/ ۳۸۷؛ مسند الامام الباقرؑ :۲/ ۳۰۸؛ مستدرک سفینۃ البحار :۲/ ۱۲۷؛ مکارم الاخلاق :۱۳۷

[6] ثواب الاعمال وعقاب الاعمال :۲۹۸؛ وسائل الشیعہ :۲۴/ ۳۲۶ح ۳۰۶۷۴؛ جواہر السنیہ :۶۸۸؛ بحارالانوار :۷۱/ ۳۸۷؛ المحاسن :۹۸ح ۶۲؛ مستدرک الوسائل :۱۶/ ۲۶۴

﴿کھانا کھانے کے آداب﴾

قول مؤلف:

کھانا کھانے کے آداب میں چند چیزیں مستحب شمار کی گئی ہیں۔[1]

{2744} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي ٱلْمَغْرَاءِ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ ٱللَّهِ يَأْكُلُ أَكْلَ ٱلْعَبْدِ وَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ ٱلْعَبْدِ وَ يَعْلَمُ أَنَّهُ عَبْدٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام کی طرح کھانا کھاتے تھے۔ غلام کی طرح بیٹھتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) غلام ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2745} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: طَعَامُ ٱلْوَاحِدِ يَكْفِي ٱلاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ ٱلاِثْنَيْنِ يَكْفِي ٱلثَّلاَثَةَ وَ طَعَامُ ٱلثَّلاَثَةِ يَكْفِي ٱلْأَرْبَعَةَ.

❂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{2746} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ

---

[1] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۲

[2] الکافی: ۶/۲۷۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۳ ح ۱۳۵؛ الوافی: ۲۰/۴۸۲ ح ۱۹۸۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۵۴ ح ۳۰۴۶۷؛ بحار الانوار: ۱۶/۲۶۲ موسوعہ اھل البیتؑ: ۱/۱۰۹

[3] مراۃ العقول: ۲۲/۴۷

[4] الکافی: ۶/۲۷۳ ح ۱؛ المحاسن: ۲/۳۹۸؛ الوافی: ۲۰/۵۴۰ ح ۱۹۹۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۶۲ ح ۳۰۴۹۷؛ بحار الانوار: ۶۳/۳۴۸

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۴۸

شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِعْمَلْ طَعَاماً وَ تَنَوَّقْ فِيهِ وَ اُدْعُ عَلَيْهِ أَصْحَابَكَ.

۞ شہاب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کھانا پکاؤ اور اس میں عمدگی لاؤ (یعنی اچھا پکاؤ) اور اس پر اپنے اصحاب کو دعوت دو۔[1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

{2747} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ طَعَاماً كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَضَعُ يَدَهُ وَ آخِرَ مَنْ يَرْفَعُهَا لِيَأْكُلَ اَلْقَوْمُ.

۞ ابن قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہوتے جو اپنا ہاتھ بڑھاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری ہوتے تھے جو اپنا ہاتھ اٹھاتے تھے تاکہ لوگ (تسلی سے) کھاتے رہیں۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

{2748} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ اَلْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : عَشَاءُ اَلْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ بَعْدَ اَلْعَتَمَةِ فَلاَ تَدَعُوهُ فَإِنَّ تَرْكَ اَلْعَشَاءِ خَرَابُ اَلْبَدَنِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: انبیاءؑ کا رات کا کھانا (نماز) عشاءؑ کے بعد ہوتا ہے

---

[1] الکافی: ۶/۲۸۰ ح ۶؛ المحاسن: ۲/۴۱۰؛ الوافی: ۲۰/۵۲۶ ح ۱۹۹۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۹۹ ح ۳۰۶۰۰؛ بحارالانوار: ۶۳/۳۱۷ و ۷۲/۴۵۳؛ مسند الامام الصادقؑ: ۱۷/۳۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱۱/۴۱؛ منتقی الجمان: ۲/۴۶۹

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۸۹

[3] الکافی: ۶/۲۸۵ ح ۱؛ المحاسن: ۲/۴۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۲۰ ح ۳۰۶۵۳؛ الوافی: ۲۰/۵۴۳ ح ۱۹۹۶۹؛ بحارالانوار: ۶۳/۴۱۸ و ۷۲/۴۵۴؛ حلیۃ المتقین: ۱۵۱؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۶/۴۸۸؛ مسند الامام الباقرؑ: ۵/۱۱۸

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۹۶

[5] الآداب الاسلامیہ: ۱۱/۱۵۸

پس تم بھی رات کا کھانا ترک نہ کرو کیونکہ اس سے بدن خراب ہوتا ہے۔ [1]

تحقیق:

شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [3]

{2749} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَهُ يُذْهِبَانِ الْفَقْرَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَذْهَبَانِ بِالْفَقْرِ فَقَالَ نَعَمْ يَذْهَبَانِ بِهِ.

✪ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوحمزہ! کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا فقر کو دور کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! فقر کو دور کرتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، اسے دور کردیتے ہیں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

{2750} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ غَسَلَ يَدَهُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَهُ عَاشَ فِي سَعَةٍ وَ عُوفِيَ مِنْ بَلْوَى فِي جَسَدِهِ.

---

[1] الکافی :۶ /۲۸۸ح۱؛ المحاسن:۲ /۴۲۰؛ مکارم الاخلاق:۱۹۴؛ الوافی: ۲۰ /۵۰۷ح۱۹۸۹۶؛ وسائل الشیعہ :۲۴ /۳۳۱ح۳۰۶۹۰؛ بحارالانوار: ۳۴۲/۶۳؛مسندالامام الصادقؑ :۲۶۹/۱۷؛دارالسلام نوری:۲۳۱/۴

[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ:۳۵۴/۱و۵۸۰/۸و۴۶۱/۷

[3] مراۃ العقول:۱۰۰/۲۲

[4] الکافی :۶ /۲۹۰ح۲؛ تہذیب الاحکام:۹ /۹۸ح۴۲۴؛ وسائل الشیعہ :۲۴ /۳۳۴ح۳۰۷۰۳؛ الوافی :۲۰ /۶۵۴ح۱۹۷۷۶؛ المحاسن: ۲ /۴۲۵؛ بحارالانوار:۳۵۶/۶۳

[5] مستمسک العروۃ:۳۶۸/۲؛مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱۰۰/۳؛مراۃ العقول:۱۰۳/۲۲؛ملاذ الاخیار:۳۲۶/۱۴

❁ ابن قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کو دھوئے تو وہ وسعت (مالی) میں زندگی بسر کرتا ہے اور جسمانی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[3]

{2751} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْوُضُوءُ قَبْلَ اَلطَّعَامِ يَبْدَأُ صَاحِبُ اَلْبَيْتِ لِئَلاَّ يَحْتَشِمَ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ اَلطَّعَامِ بَدَأَ بِمَنْ عَنْ يَمِينِ صَاحِبِ اَلْبَيْتِ حُرّاً كَانَ أَوْ عَبْداً قَالَ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ يَغْسِلُ أَوَّلاً رَبُّ اَلْبَيْتِ يَدَهُ ثُمَّ يَبْدَأُ بِمَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَ إِذَا رُفِعَ اَلطَّعَامُ بَدَأَ بِمَنْ عَلَى يَسَارِ صَاحِبِ اَلْمَنْزِلِ وَ يَكُونُ آخِرُ مَنْ يَغْسِلُ يَدَهُ صَاحِبَ اَلْمَنْزِلِ لِأَنَّهُ أَوْلَى بِالصَّبْرِ عَلَى اَلْغَمَرِ.

❁ محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کھانا کھانے سے پہلے صاحب خانہ (یعنی میزبان) شروع کرے تاکہ کوئی بھی شرم محسوس نہ کرے اور جب طعام سے فارغ ہوں تو صاحب خانہ کی دائیں طرف بیٹھا شخص آزاد ہو یا غلام ہاتھ دھونے کی ابتدا کرے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے صاحب خانہ ہاتھ دھوئے پھر جو اس کے دائیں طرف ہو وہ ابتدا کرے گا اور جب کھانا ختم ہوجائے تو جو صاحب خانہ کے بائیں طرف ہو اس سے شروع کیا جائے اور آخر میں جو ہاتھ دھوئے وہ صاحب خانہ ہو کیونکہ چکناہٹ پر صبر کرنے کا وہ زیادہ حقدار ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[5]

---

[1] الکافی:۶/۲۹۰ح۱؛من لایحضرہ الفقیہ:۳/۳۵۸ح۴۲۶۵؛تہذیب الاحکام:۹/۹۷ح۴۲۳؛المحاسن:۲/۴۲۴؛ الآداب الدینیہ:۸۷؛ مفتاح الفلاح:۲/۱۷۱؛الوافی:۲۰/۴۶۵ح۱۹۷۷۵؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۳۶ح۳۰۷۰۷؛بحارالانوار:۶۳/۳۵۶

[2] روضۃ المتقین:۷/۵۵۱

[3] مراۃ العقول:۲۲/۱۰۲؛ملاذ الاخیار:۱۴/۳۲۶

[4] الکافی:۶/۲۹۰ح۱؛الوافی:۲۰/۴۶۷ح۱۹۷۸۴

[5] روضۃ المتقین:۷/۵۵۲

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول اور آخری حصہ مرسل ہے۔ [1] لیکن جاننا چاہیے کہ حدیث کی سند میں محمد بن عجلان موجود ہے جس کے حالات معلوم نہیں ہیں اسی لیے علامہ مجلسی نے حدیث کو مجہول کہا ہے لیکن محمد بن عجلان کامل الزیارات [2] اور سلوۃ الحزین راوندی [3] کا راوی ہے اور یہ اس کی توثیق کے لئے کافی ہے کیونکہ دونوں حضرات نے اپنی اپنی کتب کے راویوں کی توثیق کی ہے شاید اسی وجہ سے آیت اللہ حکیم طباطبائی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [4] نیز خود علامہ مجلسی نے الکافی کی ایک حدیث کو حسن قرار دیا ہے جس میں محمد بن عجلان موجود ہے [5] نیز اسی حدیث کے مطابق بفرق الفاظ فتویٰ بھی موجود ہے۔ [6]

{2752} أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: تَعَشَّيْنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَيْلَةً جَمَاعَةً فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَقَالَ تَعَالَ حَتَّى نُخَالِفَ الْمُشْرِكِينَ اللَّيْلَةَ نَتَوَضَّأُ جَمِيعاً.

۞ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ ہم چند لوگوں نے ایک رات امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاں رات کا کھانا کھایا پس آپ علیہ السلام نے ہاتھ دھونے کے لئے پانی منگوایا اور فرمایا: آؤ تا کہ آج رات ہم مشرکین کے طریقہ کی خلاف ورزی کریں اور سب اکٹھے ہاتھ دھوئیں۔ [7]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [8]

{2753} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ الطَّعَامِ لَمْ يَمَسَّ الْمِنْدِيلَ وَإِذَا تَوَضَّأَ بَعْدَ الطَّعَامِ مَسَّ الْمِنْدِيلَ.

---

[1] مراۃ العقول: ۲۲/۱۰۴

[2] کامل الزیارات: ۳۲ باب ۸ ح ۱۷

[3] سلوۃ الحزین (الدعوات): ۲۶۳

[4] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۱۰۲

[5] الکافی: ۶/۵۴۴ ح ۵؛ مراۃ العقول: ۲۲/۴۶۵

[6] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۴۰۲ ف ۲۵۹۴

[7] المحاسن: ۲/۴۲۸ ح ۲۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۴۲ ح ۳۰۷۲۹؛ بحار الانوار: ۶۳/۳۵۹

[8] موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۴۶۶؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/۵۱۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۵۷

۞ مرازم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ جب کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے تھے تو تولیہ استعمال نہیں کرتے اور جب کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تھے تو پھر تولیہ استعمال کرتے تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{2754} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ كُلَيْبٍ ٱلْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلرَّجُلَ ٱلْمُسْلِمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ طَعَاماً فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَقَالَ بِسْمِ ٱللَّهِ وَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ غَفَرَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ ٱللُّقْمَةُ إِلَى فِيهِ.

۞ کلیب اسدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مسلمان شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے پس اس کو اپنے ہاتھ میں لے اور کہے: بسم اللہ والحمد للہ رب العالمین تو قبل اس کے کہ لقمہ اس کے منہ تک پہنچے اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{2755} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلنَّوْفَلِيِّ عَنِ ٱلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِذَا وُضِعَتِ ٱلْمَائِدَةُ حَفَّتْهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مَلَكٍ فَإِذَا قَالَ ٱلْعَبْدُ بِسْمِ ٱللَّهِ قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ بَارَكَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فِي طَعَامِكُمْ ثُمَّ يَقُولُونَ لِلشَّيْطَانِ اُخْرُجْ يَا فَاسِقُ لاَ سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا فَرَغُوا فَقَالُوا ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ قَوْمٌ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَدَّوْا شُكْرَ رَبِّهِمْ وَ إِذَا لَمْ يُسَمُّوا قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ لِلشَّيْطَانِ اُدْنُ يَا فَاسِقُ فَكُلْ مَعَهُمْ فَإِذَا رُفِعَتِ ٱلْمَائِدَةُ وَ لَمْ يَذْكُرُوا اِسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا قَالَتِ ٱلْمَلاَئِكَةُ قَوْمٌ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ فَنَسُوا رَبَّهُمْ جَلَّ وَ عَزَّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دسترخوان پر کھانا لگادیا جاتا ہے تو اسے

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۹۱ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۸ح ۴۲۶؛ المحاسن: ۲/ ۴۲۸ح ۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۳۴۳ح ۳۰۷۳۰؛ الوافی: ۲۰/ ۴۶۸ح ۱۹۷۸۸؛ مکارم الاخلاق: ۱۴۰؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۳۶۰؛ عوالم العلوم: ۲۱/ ۲۰۶

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۲۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/ ۳۴۱

[3] الکافی: ۶/ ۲۹۳ح ۷؛ المحاسن: ۲/ ۴۳۵ح ۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۳۴۸ح ۳۰۷۴۴؛ مفتاح الفلاح: ۱۷۰؛ بحار الانوار: ۵۹/ ۲۷۹ و ۶۳/ ۳۷۵؛ الوافی: ۲۰/ ۴۷۴ح ۱۹۸۰۰

[4] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۰۸

چار ہزار فرشتے گھیر لیتے ہیں پس جب بندہ ''بسم اللہ'' کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تمہارے لئے تمہارے کھانے میں برکت دے۔ پھر فرشتے شیطان سے کہتے ہیں: اے فاسق! نکل جا! تیری ان پر کوئی حکومت نہیں اور جب کھانے سے فارغ ہو کر ''الحمد للہ'' کہتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں: ایسے لوگ ہیں کہ اللہ نے انہیں نعمتیں عطا فرمائیں اور انہوں نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کر دیا اور جب وہ کھانے پر اللہ کا نام نہ لیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں: قریب ہو جا اے فاسق اور ان کے ساتھ کھانا کھا اور جب دسترخوان اٹھا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا تو فرشتے کہتے ہیں: یہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں اللہ نے نعمتیں عطا فرمائیں اور یہ اپنے پروردگار کو بھول گئے۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [2]

{2756} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنْ أَكَلَ طَعَاماً فَلْيَذْكُرِ اِسْمَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ فَإِنْ نَسِيَ فَذَكَرَ اَللَّهَ مِنْ بَعْدُ تَقَيَّأَ اَلشَّيْطَانُ لَعَنَهُ اَللَّهُ مَا كَانَ أَكَلَ وَ اِسْتَقَلَّ اَلرَّجُلُ اَلطَّعَامَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے تو وہ اللہ کا نام ضرور لے اور اگر بھول جائے تو بعد میں اللہ کا ذکر کرے اس سے شیطان نے جو (اس کے ساتھ) کھایا ہوتا ہے اسے اگل دیتا ہے اور آدمی کو ایسے لگتا ہے جیسے اس نے کھایا ہی نہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2757} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَيْفَ أُسَمِّي عَلَى اَلطَّعَامِ قَالَ فَقَالَ إِذَا اِخْتَلَفَتِ اَلْآنِيَةُ فَسَمِّ عَلَى كُلِّ إِنَاءٍ قُلْتُ فَإِنْ نَسِيتُ أَنْ أُسَمِّيَ قَالَ تَقُولُ بِسْمِ اَللَّهِ عَلَى أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ.

۞ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں طعام پر کیسے اللہ کا نام لوں؟

---

[1] الکافی: ۲۹۲/۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹۸/۹ ح ۴۲۷؛ المحاسن: ۴۳۲/۲ ح ۲۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۵۱/۲۴ ح ۳۰۰۵۳؛ الوافی: ۴۱۷/۲۰ ح ۱۹۷۹۲

[2] فقہ الصادقؑ: ۴۲۱/۳۶

[3] الکافی: ۲۹۳/۶ ح ۵؛ المحاسن: ۴۳۴/۲ ح ۲۶۵؛ الوافی: ۴۱۷/۲۰ ح ۱۹۷۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۹/۲۴ ح ۳۰۴۶۷؛ بحار الانوار: ۳۷۴/۶۳

[4] مراۃ العقول: ۱۰۷/۲۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مختلف برتن ہوں تو ہر برتن پر اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ کہو)۔
میں نے عرض کیا: اگر میں اللہ کا نام لینا بھول جاؤں تو؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم (یاد آنے پر) کہو گے: بسم اللہ علی اوّلہ وآخرہ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2758} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا حَضَرَتِ اَلْمَائِدَةُ وَ سَمَّى رَجُلٌ مِنْهُمْ أَجْزَأَ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

۞ عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرمار ہے تھے: جب کھانا سامنے آئے اور ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اللہ کا نام لے لے تو وہ سب کی طرف سے کافی ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2759} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : ضَمِنْتُ لِمَنْ يُسَمِّي عَلَى طَعَامِهِ أَنْ لاَ يَشْتَكِيَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ اِبْنُ اَلْكَوَّاءِ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ أَكَلْتُ اَلْبَارِحَةَ طَعَاماً فَسَمَّيْتُ عَلَيْهِ وَ آذَانِي فَقَالَ لَعَلَّكَ أَكَلْتَ أَلْوَاناً فَسَمَّيْتَ عَلَى بَعْضِهَا وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى بَعْضٍ يَا لُكَعُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے طعام پر اللہ کا نام لے گا تو میں اسے

---

[1] الکافی: ۶/۲۹۵ ح ۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۹ ح ۴۳۱؛ المحاسن: ۲/۴۳۹ ح ۲۹۲؛ الوافی: ۲۰/۴۷۷ ح ۱۹۸۱۱؛ بحارالانوار: ۶۳/۳۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۵۶ ح ۳۰۷۶۵ و ۳۶۱ ح ۳۰۷۷۸

[2] مراۃ القعول: ۲۲/۱۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۳۰؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۳۳۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۲۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۴۲۱؛ المناھل: ۵/۶۷۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۸۷؛ کشف اللثام: ۹/۳۳۰؛ مسالک الافہام: ۱۲/۱۳۶؛ جواہر الکلام: ۳۶/۴۵۳

[3] الکافی: ۶/۲۹۳ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۹ ح ۴۲۹؛ المحاسن: ۲/۴۳۹ ح ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۵۶ ح ۳۰۷۶۶؛ الوافی: ۲۰/۴۷۴ ح ۱۹۸۰۱؛ بحارالانوار: ۶۳/۳۸۰؛ حلیۃ المتقین: ۱۱۶

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۲۹؛ کشف اللثام: ۹/۳۳۰؛ المحجۃ البیضا: ۳/۱۲؛ جواہر الکلام: ۳۶/۴۵۲ و ۱۸/۵۹۶؛ المناھل: ۶۷۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۸۸؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۳۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳۶/۴۲۲

ضمانت دیتا ہوں کہ وہ کھانا اس کو نقصان نہیں دے گا۔ چنانچہ ابن الکواٗ نے آپ علیہ السلام سے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! میں نے گزشتہ رات کھانا کھایا اور اپر اللہ کا نام بھی لیا مگر پھر بھی اس نے مجھے اذیت دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے بیوقوف! شائد تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے اور بعض پر اللہ کا نام لیا اور بعض پر نہیں لیا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2760} أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ فِي حَاجَةٍ فَكُلْ كِسْرَةً بِمِلْحٍ فَهُوَ أَعَزُّ لَكَ وَ أَقْضَى لِلْحَاجَةِ.

❂ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کسی کام کے لئے (گھر سے باہر) جانا چاہو تو نمک کے ساتھ روٹی کا ٹکڑا کھالو کہ یہ بات تمہارے لئے عزت اور قضائے حاجب کا باعث ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے چنانچہ اسے برقی [4] نے اس سند سے روایت کیا ہے: عن ابیہ [5] عن ابن ابی عمیر [6] عن حماد بن عثمان [7] عن ابی عبداللہ علیہ السلام۔

{2761} أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثٍ قَالَ: يَأْكُلُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لاَ يَتَنَاوَلُ مِنْ قُدَّامِ اَلْآخَرِ اَلْحَدِيثَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک حدیث کے ضمن میں) فرمایا:

---

[1] الکافی: ۲۹۵/۶ ح ۱۸؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۵۵/۳ ح ۴۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۶۲/۲۴ ح ۳۰۰۸۷؛ المحاسن: ۴۳۳/۲ ح ۲۵۳؛ مکارم الاخلاق: ۱۴۲؛ الوافی: ۶۴۷/۲۰ ح ۱۹۸۰۹؛ مستدرک الوسائل: ۲۸۰/۱۶ ح ۱۹۸۸۴؛ دعائم الاسلام: ۱۱۸/۲ ح ۳۹۳؛ بحارالانوار: ۳۶۹/۶۳؛ طب الائمہ: ۶۰

[2] مراۃ العقول: ۱۱۰/۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴۲۲/۳۶

[3] المحاسن: ۴۴۹/۲ ح ۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶۳/۲۴ ح ۳۰۰۸۴؛ المحاسن: ۳۹۸/۲ ح ۷۳؛ بحارالانوار: ۳۴۱/۶۳؛ سلوۃ الحزین: ۱۴۰

[4] یعنی احمد بن محمد بن خالد البرقی ثقہ اور کامل الزیارات کے راوی ہے (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۴۲)

[5] یعنی محمد بن خالد البرقی ثقہ اور تفسیر القمی کا راوی ہے (دیکھیے ایضاً: ۵۲۴)

[6] یعنی محمد بن ابی عمیر زیادہ الازدی جلیل القدر، عظیم المنزلۃ اور ثقہ ہے۔ یہ اصحاب اجماع میں سے ہیں (دیکھیے: ایضاً: ۴۸۸) اور ان پر اجماع ہے کہ یہ ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت ہی نہیں کرتے اور نہ ثقہ کے علاوہ کسی سے ارسال کرتے ہیں چنانچہ ان کی مراسیل کو مسانید شمار کیا جاتا ہے۔

[7] حماد بن عثمان الناب ثقہ جلیل القدر ہیں (دیکھیے: ایضاً: ۱۹۵)

ہر آدمی اپنے سامنے کی طرف سے کھائے گا اور دوسرے شخص کے آگے سے نہیں کھائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ اسے برقی نے اس سند سے روایت کیا ہے: عن یعقوب بن یزید [2] عن ابن ابی عمیر [3] عن ابی سلمہ [4] عن ابی عبداللہ علیہ السلام

نیز یہ کہ اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [5]

{2672} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَاماً فَمَصَّ أَصَابِعَهُ الَّتِي أَكَلَ بِهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو بھی کھانا کھائے تو جن انگلیوں سے اس نے کھانا کھایا ہو انہیں چاٹے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہارے منہ میں برکت عطا فرمائی۔ [6]

تحقیق:

شیخ محسنی نے حدیث کو احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [7]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [8]

{2763} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي

---

[1] المحاسن: ۲/ ۴۴۸ح ۳۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۴۰۷ح ۳۰۸۰۵؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۴۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۴۳۹؛ الکافی: ۶/ ۲۹۲ح ۳؛ الوافی: ۲۰/ ۴۷۲ح ۱۹۷۹۴

[2] یعقوب بن یزید بن حماد الانباری ثقہ صدوق ہے (دیکھیے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۴)

[3] ابن ابی عمیر کے حالات گزشتہ حدیث کے تحت گزر چکے ہیں۔

[4] ابی سلمہ یعنی سالم بن مکرم بن عبداللہ ابوخدیجہ امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھیے: ایضاً: ۲۴۲)

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۲ف ۲۵۹۴ رقم ۷

[6] الکافی: ۶/ ۲۹۷ح ۷؛ المحاسن: ۲/ ۴۴۳ح ۳۱۵؛ الوافی: ۲۰/ ۴۸۷ح ۱۹۸۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۴۰۷ح ۳۰۸۰۷؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۴۰۵؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۲۸۵ح ۱۹۹۰۰؛ الخصال: ۲/ ۶۱۰؛ تحف العقول: ۱۰۰؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۹/ ۲۵۸؛ مسند الامام الصادقؑ: ۱۷/ ۲۳۰

[7] معجم الاحادیث المعتبرہ: ۷/ ۴۶۷ح ۹۶۱۳

[8] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۱۳

خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ وَ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَ يَأْكُلُ بِثَلاَثِ أَصَابِعَ وَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَأْكُلُ هَكَذَا لَيْسَ كَمَا يَفْعَلُ الْجَبَّارُونَ أَحَدُهُمْ يَأْكُلُ بِإِصْبَعَيْهِ.

❁ ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے اور تین انگلیوں سے تناول فرماتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح تناول فرماتے تھے۔ ظالموں کی طرح نہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی دو انگلیوں سے کھاتا ہے۔ [1]

تحقیق:

شیخ آصف محسنی نے حدیث کو احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مختلف فیہ ہے۔ [3]

{2764} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ تَحْضُرُ وَ قَدْ وُضِعَ الطَّعَامُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ يَبْدَأُ بِالطَّعَامِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ مَضَى شَيْءٌ مِنَ الْوَقْتِ خَافَ تَأْخِيرَهُ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلاَةِ.

❁ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ادھر نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اور ادھر کھانا بھی لگا دیا جاتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نماز کا اوّل وقت ہے تو پھر پہلے کھانا کھاؤ اور اگر نماز کا کچھ وقت گزر چکا ہو اور اس کی تاخیر کا خوف ہو تو پھر پہلے نماز پڑھو۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

{2765} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ

---

[1] الکافی:۶/۲۹۷ح۶؛الوافی:۲۰/۸۶۴ح۱۹۸۴۰؛وسائل الشیعہ:۲۴/۲۷۳ح۳۰۸۱۱؛بحارالانوار:۶۳/۴۱۴

[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ:۷/۵۵۴ح۹۵۷۹

[3] مراۃ العقول:۲۲/۱۱۳

[4] تہذیب الاحکام: ۹/۱۰۰ح۴۳۳؛ المحاسن:۲/۴۲۳ح۲۱۲؛ الکافی:۶/۲۹۸ح۹؛ وسائل الشیعہ:۲۴/۳۷۳ح۳۰۸۱۵؛ الوافی: ۲۰/۵۵۱ح۱۹۹۹؛بحارالانوار:۶۳/۴۲۷

[5] ملاذ الاخیار:۱۴/۳۳۱

اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ أَكَلَ فِي مَنْزِلِهِ طَعَاماً فَسَقَطَ مِنْهُ شَيْءٌ فَلْيَتَنَاوَلْهُ وَ مَنْ أَكَلَ فِي اَلصَّحْرَاءِ أَوْ خَارِجاً فَلْيَتْرُكْهُ لِطَائِرٍ أَوْ سَبُعٍ.

✿ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرمارہے تھے: جو شخص اپنے گھر میں کھانا کھائے اور اس سے کوئی چیز گرجائے تو اسے اٹھا کر کھالے اور جو شخص صحرا میں یا گھر سے باہر کھانا کھائے تو اسے پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑ دے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2766} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَكَلْتَ فَاسْتَلْقِ عَلَى قَفَاكَ وَ ضَعْ رِجْلَكَ اَلْيُمْنَى عَلَى اَلْيُسْرَى.

✿ محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب کھانا کھا چکو تو چت (پیٹھ کے بل) لیٹ جاؤ اور دایاں پاؤں بائیں پر رکھو۔ [3]

تحقیق:

حدیث ضعیف (علی المشہور) ہے [4] لیکن میرے نزدیک حدیث موثق ہے کیونکہ سہیل بن زیاد تحقیق سے ثقہ ثابت ہے اور یہ تفسیر قمی اور کامل الزیارات کا راوی بھی ہے۔ چونکہ یہ امامی نہیں ہے اس لئے اس کی احادیث کو موثق شمار کیا گیا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ سہیل امامی ثابت ہے لہٰذا وہ سند میں اس کی موجودگی کے باوجود حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ [5] اور اسی مضمون کی ایک حدیث المحاسن میں بھی ہے [6] جس کی سند صحیح ہے کیونکہ البزنطی کا ارسال قادح نہیں ہوتا۔ نیز اسی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [7]

---

[1] الکافی: ۳۰۰/۶ ح ۸ و ۲۹۵ ح ۵؛ المحاسن: ۴۴۵/۲ ح ۳۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۵/۲۴ ح ۳۰۸۱۹؛ الفصول المہمہ: ۴۴۰/۲؛ بحار الانوار: ۴۲۹/۶۳

[2] مراۃ العقول: ۱۱۸/۲۲ و ۱۱۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱۰۰/۹ ح ۴۳۵؛ الکافی: ۲۹۹/۶ ح ۲۱؛ الوافی: ۴۹۰/۲۰ ح ۱۹۸۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۶/۲۴ ح ۳۰۸۲۲؛ مکارم الاخلاق: ۱۴۷

[4] ملاذ الاخیار: ۳۳۲/۱۴؛ مراۃ العقول: ۱۱۶/۲۲

[5] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۱۰/۸؛ مہذب الاحکام: ۳۲۳/۲۵؛ سند العروۃ (النکاح): ۶۲۳/۳؛ مدارک العروۃ: ۴۸۳/۲۲؛ الانوار اللوامع: ۳۹۱/۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۳۹/۳

[6] المحاسن: ۴۴۹/۲ ح ۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۷/۲۴ ح ۳۰۸۲۴

[7] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ ف ۲۵۹۴ رقم ۱۶

{2767} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ ٱلْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : كُلُوا مَا يَسْقُطُ مِنَ ٱلْخِوَانِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِإِذْنِ ٱللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَشْفِيَ بِهِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دستر خوان سے جو (ٹکڑا وغیرہ) گرتا ہے اس کو (اٹھا کر) کھاؤ کیونکہ اس میں اللہ کے اذن سے ہر بیماری کے لئے شفا ہے اس شخص کے لئے جو اس سے شفا حاصل کرنا چاہے۔ [1]

تحقیق:

شیخ آصف محسنی نے حدیث کو احادیث معتبرہ میں مزار کیا ہے۔ [2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [3]

{2768} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَقْطَعُوا ٱلْخُبْزَ بِالسِّكِّينِ وَلَكِنِ اكْسِرُوهُ بِالْيَدِ وَ خَالِفُوا ٱلْعَجَمَ.

۞ یونس سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: روٹی کو چھری سے مت کاٹو بلکہ اسے ہاتھ سے توڑو اور عجم کی مخالفت کرو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2769} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : صَغِّرُوا رُغْفَانَكُمْ فَإِنَّ مَعَ كُلِّ رَغِيفٍ بَرَكَةً وَ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ يَقْطِينٍ رَأَيْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ يَعْنِي ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَكْسِرُ ٱلرَّغِيفَ إِلَى

---

[1] الکافی :۶/ ۲۹۹ح ۱؛ وسائل الشیعه : ۲۴/ ۳۸۷ح ۳۰۸۲۹؛ المحاسن : ۲/ ۴۴۴ح ۳۳۲؛ الوافی : ۲۰/ ۵۰۳ح ۱۹۸۸۵؛ الفصول المہمہ : ۳/ ۴۶؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۴۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۲۹۱ح ۱۹۹۲۰؛ الخصال: ۲/ ۶۱۰؛ تحف العقول: ۱۰۰؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/ ۱۵۸

[2] معجم الاحادیث المعتبرة: ۷/ ۴۶۷ح 9615

[3] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۱۷

[4] الکافی: ۶/ ۳۰۴ح ۱۴؛ المحاسن: ۲/ ۵۸۹ح ۹۲؛ الوافی: ۲۰/ ۵۷۲ح ۱۹۰۳۵؛ وسائل الشیعه : ۲۴/ ۳۹۳ح ۳۰۸۶۱؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۲۷۰

[5] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۲۲؛ حدود الشریعه: ۱/ ۵۷۹

فَوْقُ.

۞ امام علی رضاعلیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی روٹیاں چھوٹی چھوٹی بناؤ کیونکہ ہر روٹی کے ساتھ برکت ہوتی ہے اور یعقوب بن یقطین کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضاعلیہ السلام کو دیکھا کہ وہ روٹی کو اوپر سے توڑتے تھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2770} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ جَامِعٍ اَلْبَزَنْطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلسَّفِلَةِ فَقَالَ اَلَّذِي يَأْكُلُ فِي اَلْأَسْوَاقِ.

۞ محمد بن ادریس نے جامع البزنطی سے نقل کیا ہے کہ امام علی رضاعلیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سفلہ کون ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو بازار میں کھانا کھاتا ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2771} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَللَّحْمُ يُنْبِتُ اَللَّحْمَ وَ مَنْ تَرَكَ اَللَّحْمَ أَرْبَعِينَ يَوْماً سَاءَ خُلُقُهُ وَ مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ فَأَذِّنُوا فِي أُذُنِهِ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گوشت گوشت کو لگاتا ہے اور جو چالیس دن تک گوشت نہ کھائے اس کا اخلاق بگڑ جاتا ہے اور جس کا اخلاق بگڑ جائے تو اس کے کان میں اذان کہو۔[5]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[6]

---

[1] الکافی:۶/۳۰۳ح۸؛الوافی:۱۹/۱۷۲ح۱۹۳۸۱؛بحارالانوار:۶۳/۲۷۳؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۹۴ح۳۰۸۶۹و۳۰۸۷

[2] مراۃ العقول:۲۲/۱۲۱

[3] السرائر:۳/۵۷۶؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۹۵ح۳۰۸۷۲؛بحارالانوار:۷۲/۳۰۱؛مستدرک الوسائل:۱۳/۲۶۹ح۱۵۳۲۱؛مستدرک سفینۃ البحار:۱/۱۵۷؛

[4] مصباح المنہاج(التجارۃ):۲/۱۶

[5] الکافی:۶/۳۰۹ح۱؛المحاسن:۲/۴۶۵؛وسائل الشیعہ:۲۴/۳۹۵ح۳۰۸۷۴و۲۵/۴۰ح۳۱۱۰۶؛بحارالانوار:۶۳/۶۷و۸۱/۱۵۱؛من لایحضرہ الفقیہ:۱/۲۹۹ح۹۱۲(مختصراً)؛مکارم الاخلاق:۲۲۸؛الوافی:۱۹/۲۸۶غ۱۹۴۱۹؛حلیۃ المتقین:۱۲۴؛مسند الامام الصادقؑ:۱۷/۲۸۰

[6] مراۃ العقول:۲۲/۱۲۹

{2772} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى أَنْ يُؤْكَلَ اَللَّحْمُ غَرِيضاً وَ قَالَ إِنَّمَا تَأْكُلُهُ اَلسِّبَاعُ وَلَكِنْ حَتَّى تُغَيِّرَهُ اَلشَّمْسُ أَوِ اَلنَّارُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تازہ (یعنی کچا) گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے جب تک کہ اسے سورج یا آگ متغیر نہ کردے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2773} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا عَلِيُّ اِفْتَتِحْ طَعَامَكَ بِالْمِلْحِ وَ اِخْتِمْ بِالْمِلْحِ فَإِنَّ مَنِ اِفْتَتَحَ طَعَامَهُ بِالْمِلْحِ وَ خَتَمَ بِالْمِلْحِ عُوفِيَ مِنِ اِثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ اَلْبَلاَءِ مِنْهُ اَلْجُذَامُ وَ اَلْجُنُونُ وَ اَلْبَرَصُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! اپنے کھانے کی ابتدا بھی نمک سے کرو اور اختتام بھی نمک سے کرو پس جو اپنے کھانی ابتدا بھی نمک سے کرے اور اختتام بھی نمک سے کرے تو اسے بہت قسم کی بلاؤں سے نجات حاصل ہوتی ہے جن میں جذام، جنون اور برص بھی ہیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{2774} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَتَخَلَّلُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ

---

[1] الکافی: ۶/ ۱۳/۳ ح ۱؛ المحاسن: ۲/ ۴۷۰ ح ۴۶۱؛ الوافی: ۱۹/ ۲۹۵ ح ۱۹۴۴۰؛ وسائل الشیعه: ۲۴/ ۳۹۶ ح ۳۰۸۷۶؛ من لا یحضرہ الفقیه: ۳/ ۲۲۱ ح ۲۱۶؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۱/۷؛ حلیۃ المتقین: ۱۲۶

[2] مہذب الاحکام: ۲۳/ ۱۴۹؛ حدود الشریعه: ۱/ ۸۶؛ مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۳۶

[3] الکافی: ۶/ ۳۲۶ ح ۲؛ المحاسن: ۲/ ۵۹۳ ح ۱۰۸؛ الوافی: ۱۹/ ۳۱۹ ح ۱۹۴۹۳؛ وسائل الشیعه: ۲۴/ ۴۰۳ ح ۳۰۸۹۵؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۳۹۸؛ حلیۃ المتقین: ۱۰۹؛ مسند الامام الصادقؑ: ۱۷/ ۳۸۹

[4] مراۃ العقول: ۲۲/ ۱۵۴

وَ آلِهِ كَانَ يَتَخَلَّلُ وَ هُوَ يُطَيِّبُ اَلْفَمَ.

۞ وھب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خلال (Toothpick) کرتے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلال فرمایا کرتے تھے اور یہ کام منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2775} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَمَّا مَا يَكُونُ عَلَى اَللِّثَةِ فَكُلْهُ وَ اِزْدَرِدْهُ وَ مَا كَانَ بَيْنَ اَلْأَسْنَانِ فَارْمِ بِهِ.

۞ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو (ذرات) مسوڑوں میں ہوں انہیں نگل جاؤ اور جو دانتوں میں ہوں ان کو پھینک دو۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2776} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلْكَرْخِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي اَلْمَائِدَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَعْرِفَهَا أَرْبَعٌ مِنْهَا فَرْضٌ وَ أَرْبَعٌ سُنَّةٌ وَ أَرْبَعٌ تَأْدِيبٌ فَأَمَّا اَلْفَرْضُ فَالْمَعْرِفَةُ وَ اَلرِّضَا وَ اَلتَّسْمِيَةُ وَ اَلشُّكْرُ وَ أَمَّا اَلسُّنَّةُ فَالْوُضُوءُ قَبْلَ اَلطَّعَامِ وَ اَلْجُلُوسُ عَلَى اَلْجَانِبِ اَلْأَيْسَرِ وَ اَلْأَكْلُ بِثَلاَثِ أَصَابِعَ وَ لَعْقُ اَلْأَصَابِعِ وَ أَمَّا اَلتَّأْدِيبُ فَالْأَكْلُ مِمَّا يَلِيكَ وَ تَصْغِيرُ اَللُّقْمَةِ وَ تَجْوِيدُ اَلْمَضْغِ وَ قِلَّةُ اَلنَّظَرِ فِي وُجُوهِ اَلنَّاسِ.

۞ امام حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: دسترخوان کے بارہ خصائل (آداب) ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے ان میں سے چار فرض ہیں اور چار سنت ہیں اور چار صرف ادب ہیں پس جو چار فرض ہیں وہ یہ ہیں: (حلال وحرام کی) معرفت،

---

[1] الکافی: ۶/۳۷۶ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۵۷ ح ۴۲۶۰؛ الوافی: ۲۰/۵۴۵ ح ۱۹۹۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۲۰ ح ۳۰۹۴۸؛ المحاسن: ۲/۵۵۴۹ ح ۹۳۱؛ مکارم الاخلاق: ۱۵۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۷۵؛ بحارالانوار: ۶۳/۴۳۹

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۲۳؛ روضۃ المتقین: ۷/۵۳۹

[3] الکافی: ۶/۳۷۷ ح ۲؛ المحاسن: ۲/۵۵۹ ح ۹۳۶؛ الوافی: ۲۰/۵۴۸ ح ۱۹۹۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۴۲۵ ح ۳۰۹۶۶؛ بحارالانوار: ۶۳/۴۰۸

[4] مراۃ العقول: ۲۲/۲۲۵؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۲۵۰

راضی (برضائے خدا) رہنا، بسم اللہ پڑھنا اور شکرادا کرنا۔

اور جو سنت ہیں وہ یہ ہیں: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، (تیز بان کی) بائیں جانب بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا اور انگلیوں کو چاٹنا اور جو ادب ہیں وہ یہ ہیں: اپنی جانب سے کھانا، لقمہ چھوٹا بنانا، لقمہ اچھی طرح چبانا اور لوگوں کے منہ کو کم دیکھنا۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔ [2]

{2777} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَا عَذَّبَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْماً قَطُّ وَ هُمْ يَأْكُلُونَ وَ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَرْزُقَهُمْ شَيْئاً ثُمَّ يُعَذِّبَهُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَفْرُغُوا مِنْهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی قوم کھانا کھا رہی ہو تو (اس دوران) خدا اس پر کبھی عذاب نازل نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں اجل و اکرم ہے کہ انہیں کھانے کے لئے رزق دے اور پھر ان کو (کھانا کھانے کے دوران) عذاب کرے جب تک فارغ نہ ہو جائیں۔ [3]

تحقیق:

حدیث مرسل ہے [4] لیکن اس کے مطابق فتوی موجود ہے۔ [5]

قول مؤلف:

میرے نزدیک حدیث حسن ہے اور اس میں سال قادح نہیں ہے کیونکہ جب سند بنوفضال تک صحیح پہنچ جائے تو اس کے بعد ارسال یا ضعف معنی نہیں رکھتا اور اس کی وجہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی وہ حدیث ہے جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: بنوفضال جو کچھ روایت کریں وہ لے لو اور جو رائے دیں اسے چھوڑ دو۔ [6] اس قاعدے پر علمائے کرام نے عمل کیا ہے اور اس کی تفصیل

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۸/۲ ۷۴؛ الخصال: ۸۵/۲ ۴ باب ۱۲؛ روضۃ الواعظین: ۳۱۱/۲؛ الآداب الدینیہ: ۸۷؛ مکارم الاخلاق: ۱۴۱؛ سلوۃ الحزین: ۷ ۱۳؛ اقبال الاعمال: ۱۱۲/۱؛ الأمان فی اخطار الاسفار: ۵۹؛ الوافی: ۸/۲۰ ۷ ۴ ح ۱۹۸۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۱/۲۴ ۴ ح ۳۰۹۸۴؛ بحارالانوار: ۴۱۳/۶۳ و ۹/۹۵؛ عوالم العلوم: ۹۲۰/۱۱؛ مسند الامام المجتبیٰ: ۶۹۹؛ حلیۃ المتقین: ۱۰۲

[2] روضۃ المتقین: ۵۶۹/۷

[3] الکافی: ۲۷۴/۶ ح ۱؛ الوافی: ۵۲۵/۲۰ ح ۷ ۱۹۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۶/۲۴ ح ۳۰۵۰۸؛ بحارالانوار: ۳۱۷/۶۳

[4] مراۃ العقول: ۷۸/۲۲

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ ف ۲۵۹۴ رقم ۹

[6] غیبۃ طوسی (ترجم از مؤلف): ۵۶۷ ح ۳۵۵ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)؛ وسائل الشیعہ: ۱۰۳/۲۷ و ۱۴۲؛ الفصول المہمہ: ۵۹۳/۱؛ تہذیب الاصول خمینی: ۱۶۸/۳؛ تنقیح المقال: ۴۳۶/۵؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۲۰۳/۷؛ بحارالانوار: ۲۵۲/۲ و ۳۵۸/۵۱؛ عوالم العلوم: ۵۷۳/۳؛ الوافی (ترجمہ از مؤلف): ۸۲/۱

کتاب الوافی مترجم جلد اول کے مقدمے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ [1]

{2778} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا نَجِدُ لِطَعَامِ الْعُرْسِ رَائِحَةً لَيْسَتْ بِرَائِحَةِ غَيْرِهِ فَقَالَ لَهُ مَا مِنْ عُرْسٍ يَكُونُ يُنْحَرُ فِيهِ جَزُورٌ أَوْ تُذْبَحُ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً مَعَهُ قِيرَاطٌ مِنْ مِسْكِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُدِيفَهُ فِي طَعَامِهِمْ فَتِلْكَ الرَّائِحَةُ الَّتِي تُشَمُّ لِذَلِكَ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم شادی والے کھانے میں ایسی خوشبو محسوس کرتے ہیں جو دوسرے کھانوں میں نہیں ہوتی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کسی عروسی کے موقع پر کوئی اونٹ نحر کیا جائے یا کوئی گائے ذبح کی جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو اتارتا ہے جس کے پاس کستوری کا ایک قیراط ہوتا ہے جو ان لوگوں کے طعام میں انڈیل دیتا ہے پس یہ خوشبو اسی کی وجہ سے ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [3]

﴿وہ باتیں جو کھانا کھاتے وقت مذموم ہیں﴾

قول مؤلف:

کھانا کھاتے وقت چند باتیں مذموم شمار کی گئی ہیں۔ [4]

{2779} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ الْبَطْنَ لَيَطْغَى مِنْ أَكْلِهِ وَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ إِذَا خَفَّ بَطْنُهُ وَ أَبْغَضُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا امْتَلَأَ بَطْنُهُ.

❁ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو محمد! پیٹ اپنے کھانے کی وجہ سے طاغوت بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ترین اور عزیز ترین بندہ تب ہوتا ہے جب اس کا پیٹ ہلکا پھلکا (یعنی بھوکا) ہو اور اللہ تعالیٰ

---

[1] الوافی فیض کاشانی (ترجمہ از مؤلف کتاب ھذا)؛ ۸۱/۱ مطبوعہ مکتبہ احیاالحدیث الامامیہ لاہور

[2] الکافی: ۲۸۲/۶ ح ۵؛ الوافی: ۵۳۰/۲۰ ح ۱۹۹۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۷/۲۴ ح ۳۰۶۲۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۴۱/۱۱؛ مسند الامام الصادقؑ: ۲۱۹/۱۷

[3] مراۃ العقول: ۹۱/۲۲

[4] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳

کے نزدیک مبغوض ترین بندہ تب ہوتا ہے جب اس کا پیٹ (زیادہ کھانے کی وجہ سے) پھولا ہوا ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{2780} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَشْرَبُ بِهَا فَقَالَ لاَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَتَنَاوَلُ بِهَا شَيْئاً.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے پیتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پیئے اور نہ ہی اس سے کوئی چیز پکڑے۔ [3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{2781} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلْ وَأَنْتَ تَمْشِي إِلاَّ أَنْ تُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم چل رہے ہو کچھ مت کھاؤ مگر یہ کہ ایسا کرنے پر مضطر و مجبور ہو جاؤ۔ [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{2782} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۲۶۹/۶ ح ۴؛ المحاسن: ۴۴۶/۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۹/۲۴ ح ۳۰۴۳۱؛ الوافی: ۵۰۰/۲۰ ح ۱۹۸۷۶

[2] روضۃ المتقین: ۵۳۱/۷؛ مراۃ العقول: ۱/۲۲ ۷

[3] الکافی: ۶ /۲۷۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹ /۹۳ ح ۳۹ ۱؛ المحاسن: ۲ /۴۵۵ ح ۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۴ /۲۵۸ ح ۳۰۴۸۶؛ الوافی: ۲۰ /۴۸۶ ح ۱۹۸۳۷؛ بحارالانوار: ۳۸۷/۶۳ و ۴۶۵؛ مستدرک الوسائل: ۲۲۹/۱۶

[4] مراۃ العقول: ۷۷/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۳۱۹/۱۴

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۳۵۴/۳ ح ۴۲۴۷؛ مکارم الاخلاق: ۱۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۱/۲۴ ح ۳۰۴۹۳؛ الوافی: ۵۱۱/۲۰ ح ۱۹۹۱۱

[6] روضۃ المتقین: ۵۲۴/۷؛ مستند الشیعہ: ۲۶۲/۱۵

عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لاَ يَحْتَشِمُ مِنْ أَخِيهِ وَ لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا أَعْجَبُ اَلَّذِي يُكَلِّفُ أَخَاهُ إِذَا دَخَلَ أَنْ يَتَكَلَّفَ لَهُ أَوِ اَلْمُتَكَلِّفُ لِأَخِيهِ.

❁ جمیل بن درج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن اپنے (مومن) بھائی سے شرم نہیں کرتا اور میں نہیں جانتا کہ ان دو شخصوں میں سے کون زیادہ قابل توجہ ہے: وہ جو اپنے بھائی کے پاس مہمان ہو تو اسے تکلیف دے کہ وہ اس کی خاطر تکلف کرے یا وہ جو خود اپنے بھائی کے لئے تکلف کرتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث حسن ہے [2] یا پھر صحیح ہے [3]

{2783} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَصْلُ خَرَابِ اَلْبَدَنِ تَرْكُ اَلْعَشَاءِ.

❁ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات کا کھانا نہ کھانا بدن کی خرابی کی جڑ ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [5]

{2784} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلشَّيْخُ لاَ يَدَعُ اَلْعَشَاءَ وَلَوْ بِلُقْمَةٍ.

❁ ذریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بزرگ آدمی رات کا کھانا ترک نہ کرے اگرچہ ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔ [6]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [7]

---

[1] الکافی:۶/۲۷۶ح ۲؛المحاسن:۲/۴۱۴ح ۱۶۴؛وسائل الشیعہ :۲۴/۲۷۵ح ۳۰۵۳۳؛الوافی:۲۰/۵۱۷ح ۱۹۹۲۱؛بحارالانوار:۷۲/۴۵۳

[2] مراۃ العقول:۲۲/۸۱؛المحجۃ البیضا:۳/۲۹و۲/۲۳

[3] مستند الشیعہ :۵/۲۶۳

[4] الکافی:۶/۲۸۸ح ۲؛المحاسن:۲/۴۲۱؛وسائل الشیعہ :۲۴/۳۲۸ح ۳۰۶۷۹؛الوافی:۲۰/۵۰۸ح ۱۹۸۹۷؛بحارالانوار:۶۳/۳۴۳

[5] مراۃ العقول:۲۲/۱۰۰

[6] الکافی:۶/۲۸۹ح ۹؛وسائل الشیعہ :۲۴/۳۳۳ح ۳۰۶۹۷؛الوافی:۲۰/۵۰۹ح ۱۹۹۰۴؛بحارالانوار:۶۳/۳۴۶

[7] مراۃ العقول:۲۲/۱۰۲

{2785} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ الطَّعَامِ لَمْ يَمَسَّ الْمِنْدِيلَ وَإِذَا تَوَضَّأَ بَعْدَ الطَّعَامِ مَسَّ الْمِنْدِيلَ.

❁ مرازم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام جب کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے تھے تو تولیہ استعمال نہیں کرتے تھے اور جب کھانے کے بعد دھوتے تھے تو تولیہ استعمال کرتے تھے۔ [۱]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [۲]

{2786} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ وَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ تَعْظِيماً لِلطَّعَامِ حَتَّى يَمَصَّهَا أَوْ يَكُونَ عَلَى جَنْبِهِ صَبِيٌّ يَمَصُّهَا .

❁ زید الشحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کھانے کی تعظیم کے سبب اس بات سے کراہت فرماتے تھے کہ آدمی تولئے سے اپنے ہاتھ صاف کرے جبکہ اس میں کھانے میں سے کوئی چیز لگی ہوئی ہو یہاں تک کہ اسے خود چوس لے یا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا بچہ اسے چوس لے۔ [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [۴] یا پھر موثق ہے [۵]

{2787} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ نَادِرٍ الْخَادِمِ قَالَ: أَكَلَ الْغِلْمَانُ يَوْماً فَاكِهَةً فَلَمْ يَسْتَقْصُوا أَكْلَهَا وَ رَمَوْا بِهَا فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمُ اسْتَغْنَيْتُمْ فَإِنَّ نَاساً لَمْ يَسْتَغْنُوا أَطْعِمُوهُ مَنْ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ

❁ نادر الخادم سے روایت ہے کہ ایک دن غلاموں نے پھل کھائے اور ان کو پوری طرح نہیں کھایا اور پھینک دیا تو امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر تمہیں ان کی حاجت نہیں رہی تو لوگوں کو تو ان کی حاجت ہے پس اسے کھلا دو جو

---

[۱] الکافی:۶/۲۹۱ ح ۲؛تہذیب الاحکام:۹/۹۸ ح ۴۲۶؛المحاسن:۲/۴۲۸ ح ۲۴۴؛وسائل الشیعہ :۲۴/۳۴۳ ح ۳۰۷۳۰؛الوافی:۲۰/۶۸ ح ۱۹۷۸۸؛مکارم الاخلاق:۱۴۰؛بحارالانوار:۶۳/۳۶۰؛عوالم العلوم:۲۱/۲۰۶

[۲] حدیث 2753 کی طرف رجوع کیجئے۔

[۳] الکافی:۶/۲۹۱ ح ۳؛المحاسن:۲/۴۲۹ ح ۲۴۵؛وسائل الشیعہ :۲۴/۳۴۴ ح ۳۰۷۳۲؛الوافی:۲۰/۶۸ ح ۱۹۷۸۹؛بحارالانوار:۶۳/۳۶۰و۴۰۵

[۴] المحجۃ البیضاء:۳/۱۷

[۵] مراۃ العقول:۲۲/۱۰۵

اس کا محتاج ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث مجہول ہے [2] لیکن اسی کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ پھل پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا مذموم باتوں میں سے ہے۔ [3]

{2788} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ يُوضَعُ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ.

❁ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روٹی کو پیالے کے نیچے مت رکھو [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2789} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِطَعَامٍ حَارٍّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُطْعِمْنَا النَّارَ نَحُّوهُ حَتَّى يَبْرُدَ فَتُرِكَ حَتَّى بَرَدَ.

❁ ابن قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گرم کھانا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں آگ نہیں کھلاتا۔ اسے الگ کر دو یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے پس اسے نہیں کھایا گیا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔ [6]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [7]

---

[1] الکافی: ۶/۲۹۷ ح ۸؛ المحاسن: ۲/۴۴۱ ح ۴۰۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۲۷۳ ح ۳۰۸۱۳؛ الوافی: ۲۰/۴۸۷ ح ۱۹۸۴۳؛ بحارالانوار: ۴۹/۱۰۲؛ عوالم العلوم: ۲۲/۴۷۴ و ۲۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۲۸۷؛ دعائم الاسلام: ۲/۱۱۵

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۱۱۴

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ ف ۲۵۹۵ رقم ۱۱

[4] الکافی: ۶/۳۰۳ ح ۳؛ الوافی: ۱۹/۲۶۹ ح ۱۹۳۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۹۰ ح ۳۰۸۵۶؛ المحاسن: ۲/۵۸۹؛ مسند الامام الصادقؑ: ۱۷/۲۴۴

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۱۲۰؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۲۶۴

[6] الکافی: ۶/۳۲۲ ح ۴؛ المحاسن: ۲/۴۰۶ ح ۱۱۵؛ الوافی: ۲۰/۴۹۲ ح ۱۹۸۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۹۸ ح ۳۰۸۸۰؛ بحارالانوار: ۶۳/۴۰۲

[7] مراۃ العقول: ۲۲/۱۴۹

{2790} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ٱلْيَقْطِينِيُّ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ ٱلْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّ أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثِ ٱلْأَرْبَعِمِائَةِ قَالَ: لاَ يَنْفُخْ فِي طَعَامِهِ وَ لاَ فِي شَرَابِهِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: نہ اپنے کھانے میں پھونک مارو اور نہ اپنے پینے میں۔ [1]

تحقیق:

شیخ آصف محسنی سے حدیث کو احادیث معتبرۃ میں شمار کیا ہے۔ [2]

{2791} عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَنَعَ لَنَا أَبُو حَمْزَةَ طَعَاماً وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ فَلَمَّا حَضَرْنَا رَأَى رَجُلاً يَنْهَكُ عَظْماً فَصَاحَ بِهِ فَقَالَ لاَ تَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ لاَ تَنْهَكُوا ٱلْعِظَامَ فَإِنَّ فِيهَا لِلْجِنِّ نَصِيباً وَ إِنْ فَعَلْتُمْ ذَهَبَ مِنَ ٱلْبَيْتِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ.

✪ محمد بن الہیثم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ابوحمزہ نے ہمارے لئے کھانا بنایا اور ہم ایک گروہ تھے پس جب ہم کھانا کھانے کے لئے پہنچے تو ابوحمزہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہڈیوں کو بالکل صاف کر رہا ہے پس انہوں نے جلا کر اسے کہا ایسا مت کرو کیونکہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ہڈیوں کو بالکل صاف نہ کیا کرو کیونکہ اس میں جنات کا حصہ ہوتا ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو گھر سے وہ چیز چلی جائے گی جو اس سے بہتر ہوگی۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔ [5]

---

[1] الخصال: ۲/ ۶۱۰؛ تحف العقول: ۱۰۰؛ بحارالانوار: ۱۰/ ۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/ ۲۸ ح ۳۱۰۷۷؛ بحارالانوار: ۶۳/ ۴۵۸ و ۶۷/ ۲۱۱۲ و ۸۲/ ۱۳۵؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱۰/۱۰۹

[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/۹۰ و ۸/۵۴۷

[3] الکافی: ۶/ ۳۲۲ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۵۰ ح ۴۲۳۰؛ المحاسن: ۲/ ۴۷۲ ح ۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/ ۴۰۲ ح ۳۰۸۹۲؛ الوافی: ۲۰/ ۴۸۷ ح ۱۹۸۴۶۔ بحارالانوار: ۶۳/ ۷۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۳۰۹ ح ۱۹۹۷۹

[4] روضۃ المتقین: ۷/۵۰۱

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۱۴۹

{2792} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ التِّينِ وَ التَّمْرِ وَ سَائِرِ الْفَوَاكِهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْقِرَانِ فَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ فَكُلْ كَيْفَ أَحْبَبْتَ وَ إِنْ كُنْتَ مَعَ قَوْمٍ مُسْلِمِينَ فَلاَ تَقْرُنْ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ انجیر اور کھجور بلکہ تمام پھلوں کو ساتھ ساتھ ملا کر کھایا جا سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مختلف پھلوں کو) ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے پس اگر اکیلے ہو تو جیسے جی چاہے کھاؤ اور اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہو تو ملا کر مت کھاؤ۔[1]

تحقیق:

شیخ آصف محسنی نے حدیث کو احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔[2]

{2793} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَقْشِيرَ الثَّمَرَةِ.

۞ ابن قداح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام پھلوں کے چھلکے اتارنے کو مکروہ جانتے تھے۔[3]

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے[4] لیکن فتویٰ اسی کے مطابق موجود ہے کہ اس پھل کا چھلکا اتارنا ہے جو چھلکے کے ساتھ کھایا جاتا ہے مذموم باتوں میں سے ہے۔[5]

{2794} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحْنَفَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِنَّ لِكُلِّ ثَمَرَةٍ سَمّاً فَإِذَا أَتَيْتُمْ بِهَا فَمَسُّوهَا بِالْمَاءِ أَوِ اغْمِسُوهَا فِي الْمَاءِ يَعْنِي اغْسِلُوهَا.

۞ فرات بن احنف کا روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر پھل پر زہر ہوتی ہے پس جب تم پھل لاؤ تو اسے

---

[1] علل الشرائع: ۵۱۹/۲ باب ۲۹۴ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۳۰/۲۴ ح ۳۰۹۸۲؛ بحارالانوار: ۱۱۸/۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۳۲۳/۱۶ ح ۲۰۰۳۴

[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۳۷۴/۷ ح ۹۶۴۰

[3] الکافی: ۳۵۰/۶ ح۳؛ المحاسن: ۵۵۶/۲ ح ۹۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۷/۲۵ ح ۳۱۴۷۳؛ بحارالانوار: ۱۱۸/۶۳

[4] مراۃ العقول: ۱۸۸/۲۲

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ ف ۲۵۹۵ رقم ۱۰

پانی سے ملو یا پانی میں ڈبو یعنی اسے دھوؤ۔ [1]

تحقیق:

حدیث ضعیف ہے۔[2] لیکن اس کے مطابق فتوی موجود ہے کہ پھل کھانے سے پہلے دھولے۔[3]

{2795} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا إِكْرَامُهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ لَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ غَيْرُهُ.

❂ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روٹی کا اکرام کرو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اکرام سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے (دستر خوان پر) لگا دیا جائے تو کسی اور چیز کا انتظار نہ کیا جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث مرفوع ہے[5] لیکن اسی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ دستر خوان پر کھانا لگ جانے کے بعد کسی اور چیز کا منتظر ہونا مذموم باتوں میں سے ہے۔[6]

{2796} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ ابْنِ أَخِي شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا أَلْقَى مِنَ الْأَوْجَاعِ وَ التُّخَمِ فَقَالَ لِي تَغَدَّ وَ تَعَشَّ وَ لاَ تَأْكُلْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً فَإِنَّ فِيهِ فَسَادَ الْبَدَنِ أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَ عَشِيًّا.

❂ شہاب بن عبدربہ کے بھتیجے سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے دردوں اور بدہضمی کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: صبح اور شام کا کھانا کھا اور ان کے درمیان کوئی چیز نہ کھا کیونکہ اس میں بدن کی خرابی ہے۔ کیا

---

[1] الکافی: ۶/۳۵۰ح ۴؛ المحاسن: ۲/۵۵۶ح ۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۱۴۷ح ۳۱۴۲۷؛ الفصول المہمہ: ۳/۱۰۵؛ الوافی: ۲۰/۴۸۷ح ۱۹۸۴۵؛ بحارالانوار: ۶۳/۱۱۸؛ حلیۃ المتقین: ۱۳۷

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۱۸۸

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ف ۲۹۴ ۵رقم ۱۸

[4] الکافی: ۶/۳۰۳ح ۵؛ الوافی: ۹/۲۶۹ح ۱۹۳۰۷؛ بحارالانوار: ۶۳/۴۲۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۳۰۳ح ۱۹۹۵۹؛ مکارم الاخلاق: ۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۳۹۲ح ۳۰۸۶۲

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۱۲۱

[6] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۳ف ۲۵۹۵رقم ۶

تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا کہ: ''ان کے لئے اس میں ذبح وشام کا رزق ہے (مریم: ٦٢)''[1]

تحقیق:

حدیث مجہول ہے [2] لیکن اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ مستحب باتوں میں سے ہے کہ دن اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائے اور دن کے درمیان میں ار رات کے درمیان میں نہ کھائے۔[3]

﴿پانی پینے کے آداب﴾

{2797} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ اَلْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَصُّوا اَلْمَاءَ مَصّاً وَ لاَ تَعُبُّوهُ عَبّاً فَإِنَّهُ يُوجَدُ مِنْهُ اَلْكُبَادُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی کو چوس چوس کر پیو اور اسے جانوروں کی منہ لگا کر مت پیو کیونکہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [5] لیکن اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے [6]

{2798} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: شُرْبُ اَلْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ أَقْوَى وَ أَصَحُّ لِلْبَدَنِ.

❁ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دن کے وقت کھڑے ہو کر پانی پینا بدن کے لئے زیادہ قوت اور صحت کا باعث ہے۔[7]

---

[1] الکافی: ٦/ ٢٨٨ ح ٢؛ المحاسن: ٢/ ٤٢٠ ح ١٩٦؛ وسائل الشیعہ: ٢٤/ ٣٢٧ ح ٣٠٦٧٧؛ الوافی: ٢٠/ ٥٠٧ ح ١٩٨٩٤؛ تفسیر البرہان: ٣/ ٧٢٥؛ بحار الانوار: ٣٤٢/٦٣؛ تفسیر نور الثقلین: ٣٥١/٣؛ تفسیر کنز الدقائق: ٢٥١/٨؛ عوالم العلوم: ١٠٩/٢٠؛ مستدرک الوسائل: ٢٦٥/١٦ ح ١٩٨٢٣

[2] مراۃ العقول: ١٠٠/٢٢

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ٤٠٣ ف ٢٥٩٤ رقم ١٥

[4] الکافی: ٣٨١/٦ ح ١؛ وسائل الشیعہ: ٢٣٥/٢٥ ح ٣١٧٧٩؛ الوافی: ٥٦٣/٢٠ ح ٢٠٠٠٩

[5] مراۃ العقول: ٢٣٠/٢٢

[6] توضیح المسائل آغا سیستانی: ٤٠٤ ف ٢٥٩٦ رقم ١

[7] الکافی: ٣٨٢/٦ ح ١؛ المحاسن: ٥٨١/٢ ح ٥٧؛ وسائل الشیعہ: ٢٣٩/٢٥ ح ٣١٧٩١؛ الوافی: ٥٦٣/٢٠ ح ٢٠٠١٠

تحقیق:

حدیث قوی ہے اور شیخ طوسی نے اسے سکونی سے موثق کالصحیح سند سے روایت کیا ہے۔[1]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے[2] لیکن مضمون کے مطابق فتویٰ موجود ہے[3] جاننا چاہیے کہ یہ سند مشہور موثق ہے۔ ہم اس پر کئی مرتبہ گفتگو کر آئے ہیں جس کی تفصیل حدیث 2755 کے تحت دیکھئے۔

{2799} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ عَمٍّ لِعُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمُ اَلْمَاءَ فَقَالَ بِسْمِ اَللَّهِ ثُمَّ شَرِبَ ثُمَّ قَطَعَهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ بِسْمِ اَللَّهِ ثُمَّ قَطَعَهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ بِسْمِ اَللَّهِ ثُمَّ قَطَعَهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ سَبَّحَ ذَلِكَ اَلْمَاءُ لَهُ مَا دَامَ فِي بَطْنِهِ إِلَى أَنْ يَخْرُجَ.

✿ عمر بن یزید کی بیٹی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے اور بسم اللہ کہے پھر پینا منقطع کردے اور الحمد للہ کہے، پھر پیے اور بسم اللہ کہے پھر پینا منقطع کردے اور الحمد للہ کہے تو جب تک پانی اس کے پیٹ میں رہتا ہے اور باہر نکل نہیں جاتا تب تک وہ پانی اس شخص کے لئے تسبیح کرتا ہے۔[4]

تحقیق:

حدیث مجہول ہے[5] لیکن مضمون کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ کہے تو پانی پینے کے آداب میں سے ہے۔[6]

{2800} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: ثَلاَثَةُ أَنْفَاسٍ أَفْضَلُ فِي اَلشُّرْبِ مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَشَبَّهَ بِالْهِيمِ وَ قَالَ اَلْهِيمُ اَلنِّيبُ.

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۵۲۰

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۳۲

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ ف ۲۵۹۶ رقم ۲

[4] الکافی: ۶/۳۸۴ ح ۳؛ المحاسن: ۲/۵۷۸ ح ۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۵۱ ح ۳۱۸۳۳؛ الوافی: ۲۰/۵۷۲ ح ۲۰۰۳۵؛ بحار الانوار: ۶۳/۴۶۹

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۲۳۴

[6] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ ف ۲۵۹۶ رقم ۳

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین سانوں سے پانی پینا ایک ہی سانس میں پانی پینے سے افضل ہے اور آپ علیہ السلام مکروہ جانتے تھے کہ اسے ھیم کے مشابہ کر لیا جائے اور فرمایا کہ ھیم سے مراد اونٹ کی طرح غٹا غٹ کر کے پینا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2801} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِكَثْرَةِ شُرْبِ الْمَاءِ عَلَى الطَّعَامِ وَ لاَ تُكْثِرْ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ وَ قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ مِثْلَ ذَا وَ جَمَعَ يَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا لَمْ يَضُمَّهُمَا وَ لَمْ يُفَرِّقْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَشْرَبْ عَلَيْهِ الْمَاءَ كَانَ يَنْشَقُّ مَعِدَتُهُ

❁ یاسر خادم سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: طعام کے بعد بکثرت پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر اس کے علاوہ کسی چیز کے بعد زیادہ نہ پیو۔ پھر فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ کوئی شخص اتنا کھائے اور آپ علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ بالکل ملایا اور زیادہ دور رکھا، پھر وہ اس پر پانی نہ پیے تو اس کا معدہ پھٹ جائے۔ [3]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [5]

{2802} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَبِي ره قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي سُؤْرِ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ مِنْ سَبْعِينَ دَاءً.

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۹۴ح ۱۴۶؛ وسائل الشیعہ:۲۵/۲۴۵ح ۳۱۸۱۲؛ الوافی:۲۰/۵۶۸ح ۲۰۰۲۹؛ تفسیر البرہان:۵/۲۶۹؛ تفسیر نور الثقلین:۵/۲۲۳؛ تفسیر کنز الدقائق:۱۳/۴۵؛ مکارم الاخلاق:۲۸۰؛ حلیۃ المتقین:۱۶۱

[2] ملاذ الاخیار:۱۴/۳۲۱؛ روضۃ المتقین:۷/۵۲۳

[3] الکافی:۶/۳۸۲ح ۳؛ المحاسن:۲/۵۷۲ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ:۲۵/۲۳۶ح ۳۱۷۸۰؛ الوافی:۲۰/۵۶۰ح ۲۰۰۰۵؛ بحارالانوار:۶۳/۴۵۷؛ حلیۃ المتقین:۱۶۰؛ مکارم الاخلاق:۲۹۰

[4] مستند الشیعہ:۱۵/۲۶۹

[5] مراۃ العقول:۲۲/۲۳۱

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے جوٹھے میں ستر بیماروں کی شفا ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث آصف محسنی نے حدیث کو احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے۔[2]

{2803} جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَلرَّزَّازُ اَلْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ دَاوُدَ اَلرَّقِّيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذَا اِسْتَسْقَى اَلْمَاءَ فَلَمَّا شَرِبَهُ رَأَيْتُهُ قَدِ اِسْتَعْبَرَ وَ اِغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِدُمُوعِهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا دَاوُدُ لَعَنَ اَللَّهُ قَاتِلَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَمَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ اَلْمَاءَ فَذَكَرَ اَلْحُسَيْنَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ لَعَنَ قَاتِلَهُ إِلاَّ كَتَبَ اَللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ حَطَّ عَنْهُ مِائَةَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَ كَأَنَّمَا أَعْتَقَ مِائَةَ أَلْفِ نَسَمَةٍ وَ حَشَرَهُ اَللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ ثَلِجَ اَلْفُؤَادِ.

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ اَلْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ: مِثْلَهُ.

✪ داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام نے پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام رو رہے ہیں اور آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے داؤد! اللہ تعالیٰ امام حسین علیہ السلام کے قاتل پر لعنت کرے پس جو آدمی بھی پانی پیئے پھر امام حسین علیہ السلام کو یاد کرے اور ان علیہ السلام کے قاتل پر لعنت کرے تو اللہ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ایک لاکھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسے ایک لاکھ درجے بلند کرتا ہے گویا کہ اس نے ایک لاکھ غلام آزاد کئے ہوں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ٹھنڈے دل کے ساتھ محشور فرمائے گا۔[3]

---

[1] ثواب الاعمال:۱۵۱؛ الاختصاص: ۱۹و۱۸۹؛ وسائل الشیعہ : ۲۵ /۲۶۳ح۳۱۸۶۷؛ الفصول المہمہ :۳ /۱۴۳؛ بحارالانوار:۶۳۴۳۴و۷۵ /۳۳؛ مستدرک الوسائل:۱۹/۱۷ح۲۰۶۱۹

[2] معجم الاحادیث المعتبر ہ:۴۹۵/۷ح۹۷۱۸

[3] کامل الزیارات:۱۰۶باب۳۴ح۱؛ بحارالانوار:۴۴/۳۰۳و۶۳/۴۶۴؛عوالم العلوم:۶۰۲/۱۷؛امالی صدوق:۱۴۲ مجلس ۲۹؛روضۃ الواعظین:۱/۱۷۰؛ جامع الاخبار:۱۷۷؛ تاریخ امام حسینؑ موسوی:۲۴ /۲۰۱؛ ناسخ التواریخ:۴ /۳۰۶؛ قتیل العبرۃ:۲۳۵؛ مقتل شیخ صدوق:۲۲۹؛ الصحیح من مقتل ریشھری:۲/۷۵۴؛مسندالامام الصادقؑ :۱۶۱/۴؛الدمعۃ الساکبہ:۹۸/۱؛ مسندالامال الشہیدؑ:۴۹۹/۲؛نفس المہموم:۴۴؛اکسیرالعبادات:۲۵۳/۱؛الانوار النعمانیہ:۱۷۱/۳؛مستدرک سفینۃ البحار:۴۹۱/۹؛موسوعہ الشہیدالاول:۵۵/۱۱؛المنتخب الطریحی:۳۵۶؛مفتاح الفلاح:۳۹۵

تحقیق:

حدیث معتبر ہے۔[1]

قول مؤلف:

یہ حدیث الکافی میں بھی اسی طرح ہے مگر اس میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپ علیہ السلام کی اہل بیت علیہ السلام کا تذکرہ بھی موجود ہے[2] اور وسائل الشیعہ میں اس کے ساتھ مزید یہ جملے اضافی ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کی یاد زندگی کو کس طرح منغض کرتی ہے چنانچہ میں جب بھی پانی پیتا ہوں تو امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہوں۔[3] اور فتویٰ بھی مضمون کے مطابق موجود ہے۔[4]

﴿وہ باتیں جو پانی پیتے وقت مذموم ہیں﴾

{2804} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ يُوصِي رَجُلاً فَقَالَ لَهُ أَقْلِلْ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ فَإِنَّهُ يَمُدُّ كُلَّ دَاءٍ وَاجْتَنِبِ الدَّوَاءَ مَا احْتَمَلَ بَدَنُكَ الدَّاءَ.

۞ احمد بن عمر الحلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: پانی پینا کم کرو کیونکہ یہ (زیادہ پانی پینا) بیماری کو بڑھاتا ہے اور جب تک تمہارا بدن بیماری کو برداشت کرے تب تک دوا سے اجتناب کرو۔[5]

تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔[6] لیکن مضمون کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ زیادہ پانی پینا مذموم باتوں میں سے ہے۔[7]

{2805} أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيُّ عَنِ النَّوْفَلِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَكَلَ الدَّسَمَ أَقَلَّ شُرْبَ الْمَاءِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُقِلُّ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ قَالَ هُوَ أَمْرَأُ لِطَعَامِي.

---

[1] منتہی الآمال قمی: ۱/۵۴۵؛ ابواب الجنان و بشائر الرضوان: ۲۸۳

[2] الکافی: ۶/۳۹۱ ح ۶؛ الوافی: ۲۰/۵۷۲ ح ۲۰۰۳۷

[3] وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۷۲ ح ۳۱۸۹۲

[4] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ ف ۲۵۹۶ رقم ۶

[5] الکافی: ۶/۳۸۲ ح ۲؛ المحاسن: ۲/۵۷۱ ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۲۳۸ ح ۳۱۷۸۴؛ الفصول المہمہ: ۳/۱۴۰؛ بحار الانوار: ۶۳/۴۵۵؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۱۱؛ الوافی: ۲۰/۵۶۰ ح ۲۰۰۷

[6] مراۃ العقول: ۲۲/۳۳۱

[7] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ ف ۲۵۹۷

✪ نوفلی نے اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چکناہٹ کھاتے تھے تو پانی کم پیتے تھے۔ پس آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پانی بہت کم پیتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات میرے طعام کے لئے خوشگواری کا باعث ہے۔ [1]

تحقیق:

میرے نزدیک حدیث موثق ہے اور یہ وہی سند ہے جس پر حدیث 2755 کے تحت گفتگو کی جا چکی ہے بہر حال مضمون کے مطابق فتویٰ موجود ہے صرف چکناہٹ کی جگہ مرغن کھانوں کا ذکر ہے۔ [2]

{2806} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ يُمْرِئُ الطَّعَامَ وَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِاللَّيْلِ يُورِثُ الْمَاءَ الْأَصْفَرَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دن کے وقت کھڑے ہو کر پانی پینا کھانے کو خوشگوار بناتا ہے اور رات کے وقت کھڑے ہو کر پینا صفراٗ کا باعث ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مرفوع ہے۔ [5] اور مضمون کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا مذموم باتوں میں سے ہے۔ [6]

{2807} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لاَ تَشْرَبُوا الْمَاءَ مِنْ ثُلْمَةِ الْإِنَاءِ وَلاَ مِنْ عُرْوَتِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقْعُدُ عَلَى الْعُرْوَةِ وَ الثُّلْمَةِ.

---

[1] المحاسن: ۲/۲۷۵ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۳۹ح ۳۱۷۸۹؛ بحار الانوار: ۶۳/۴۵۶؛ مکارم الاخلاق: ۲۹۴؛ مسند الامام الصادقؑ: ۸/۱۸؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۳/۲۷۸

[2] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ف ۲۵۹۷

[3] الکافی: ۶/۳۸۳ح ۲؛ الوافی: ۲۰/۵۶۳ح ۲۰۰۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۴۰ح ۳۱۷۹۲؛ مکارم الاخلاق: ۱۵۷؛ بحار الانوار: ۶۳/۴۷۱

[4] روضۃ المتقین: ۷/۵۲۲

[5] مراۃ العقول: ۲۲/۲۳۲

[6] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۴ف ۲۵۹۷

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: برتن میں شگاف والی جگہ سے پانی نہ پیو اور نہ ہی اس کے دستہ سے پیو کیونکہ شیطان برتن کے دستہ اور شگاف پر بیٹھتا ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

قول مؤلف:

بائیں ہاتھ سے پانی پینے کی ممانعت حدیث 2780 میں گزر چکی ہے رجوع فرمایا جائے۔

﴿منت اور عہد کے احکام﴾

{2808} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَالَ ٱلرَّجُلُ عَلَيَّ ٱلْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ ٱللَّهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ أَوْ عَلَيَّ هَدْيٌ كَذَا وَ كَذَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَقُولَ لِلَّهِ عَلَيَّ ٱلْمَشْيُ إِلَى بَيْتِهِ أَوْ يَقُولَ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أُحْرِمَ بِحَجَّةٍ أَوْ يَقُولَ لِلَّهِ عَلَيَّ هَدْيٌ كَذَا وَ كَذَا إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا.

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کہے کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف پیدل جانا واجب ہے جبکہ حج کا احرام باندھا ہو یا کہے کہ مجھ پر اتنی اتنی قربانی ہے تو یہ کوئی چیز نہیں ہے البتہ جب یہ کہے کہ مجھ پر واجب ہے کہ میں اللہ کے لئے حج کا احرام باندھوں گا یا کہے کہ اللہ کے لئے مجھ پر اتنی اتنی قربانی ہے اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2809} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ جَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ نَذْراً وَ لَمْ يُسَمِّهِ قَالَ إِنْ سَمَّى فَهُوَ ٱلَّذِي سَمَّى وَ إِنْ لَمْ

---

[1] الکافی: ۶/۳۸۵ ح ۵؛ المحاسن: ۲/۵۷۸ ح ۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۵/۲۵۶ ح ۳۱۸۴۹؛ بحار الانوار: ۶۳/۴۶۹

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۳۶

[3] الکافی: ۷/۴۵۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۳ ح ۱۱۲۴؛ الوافی: ۱۱/۵۰۵ ح ۱۱۲۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۹۳ ح ۲۹۵۹۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۱۳؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۸۱ ح ۱۹۲۱۰؛ النوادر اشعری: ۳۱

[4] ریاض المسائل: ۲/۲۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳/۴۰۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۳۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۱۱؛ وسائل العباد: ۴/۳۸؛ کشف اللثام: ۹/۷۷؛ دراسات فقہیہ: ۳۶۶؛ الدرر النجفیہ: ۱/۱۸۸؛ کتاب الحج شاہرودی: ۱/۳۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۲/۱۲۱؛ الکشکول: ۲/۲۸۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۷؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۸۵؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۴۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۶۱

يُسَمِّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

❁ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے اللہ کے لئے نذر مانی لیکن نام نہیں لیا (یعنی چیز معین نہیں) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے نام تو وہی ہوگا جس کا اس نے نام لیا اور اگر نام نہیں لیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{2810} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ جَمِيعاً عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ فَارْتَفَعَ حَيْضُهَا وَ خَافَ أَنْ تَكُونَ قَدْ حَمَلَتْ فَجَعَلَ لِلَّهِ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَ صَوْماً وَ صَدَقَةً إِنْ هِيَ حَاضَتْ وَ قَدْ كَانَتِ الْجَارِيَةُ طَمِثَتْ قَبْلَ أَنْ يَحْلِفَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ وَ هُوَ لاَ يَعْلَمُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز سے جماع کیا تو اس کا حیض بند ہوگیا اور اسے خوف ہوا کہ اسے حمل نہ ہوگیا ہو پس اس نے اللہ کے لئے منت مانی کہ اگر کنیز کو حیض آجائے تو وہ ایک غلام آزاد کرے گا اور ایک روزہ رکھے گا اور صدقہ بھی دے گا جبکہ کنیز کو منت ماننے سے ایک یا دو دن پہلے ہی حیض آچکا تھا جو اس کو معلوم نہیں تھا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2811} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ

---

[1] الکافی: ۷/۴۴۱ح ۱۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/۳۶۴ح ۴۲۹۰؛ النوادر اشعری: ۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۹۶ح ۲۹۵۹۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۱۴؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۳۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۸۴ح ۱۹۲۲۳

[2] عیون الحقائق: ۲/۲۴۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۱۱؛ روضۃ المتقین: ۸/۳۰؛ غنائم الایام: ۵/۱۷۶؛ جواہر الکلام: ۸/۶۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۲۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۱۷۲؛ دراسات فقہیہ: ۳۶۸؛ مصباح الشریعہ: ۱۷۶؛ مشف اللثام: ۹/۷۷؛ مراۃ العقول: ۲۴/۳۱۸

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۳۱۳ح ۴۱؛ الاصول الستۃ عشر: ۳۶۵؛ النوادر اشعری: ۴۳؛ الوافی: ۱۱/۵۲۴ح ۱۱۲۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۰۲ح ۲۹۶۱۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۸۶ح ۱۹۲۳۲؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۳۹

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۸۸؛ جواہر الکلام: ۳۵/۳۶۵؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۸۶؛ جامع المدارک: ۵/۸۵؛ ریاض المسائل: ۲/۲۵۹

اَلثَّانِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ اِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِنَا اِعْتَلَّ صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتِ اَللَّهُمَّ إِنْ كَشَفْتَ عَنْهُ فَفُلاَنَةُ جَارِيَتِي حُرَّةٌ وَ اَلْجَارِيَةُ لَيْسَتْ بِعَارِفَةٍ فَأَيُّمَا أَفْضَلُ تُعْتِقُهَا أَوْ أَنْ تَصْرِفَ ثَمَنَهَا فِي وَجْهِ اَلْبِرِّ فَقَالَ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ عِتْقُهَا.

✪ ابوعلی بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر ثانی (محمد تقی علیہ السلام) سے پوچھا کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت کا بچہ بیمار ہوگیا تو اس نے کہا: اے اللہ! اگر تو اس بچے کو صحت عطا فرمائے تو میری فلانہ کنیز آزاد ہوگی مگر وہ کنیز عارفہ (مومنہ) نہیں ہے تو اب افضل کیا ہے؟ وہ اسی کنیز کو آزاد کرے یا اس کی قیمت کار ہائے خیر میں کرچ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے جائز نہیں مگر یہ کہ اسے ہی آزاد کرے؟[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2812} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ وَ حَفْصٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اَللَّهِ حَافِياً قَالَ فَلْيَمْشِ فَإِذَا تَعِبَ فَلْيَرْكَبْ.

✪ رفاعہ اور حفص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے ننگے پاؤں بیت اللہ تک چلنے کی نذر مانی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پیدل چلے اور جب تھک جائے تو سوار ہوجائے۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۸ /۳۱۴ح ۴۶؛ وسائل الشیعہ :۲۳ /۳۰۶ح ۲۹۶۲۰؛ الاستبصار:۴ /۴۹ح ۱۶۵؛ الوافی:۱۱ /۵۳۰ح ۱۱۲۵۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۲۸/۸ح ۵۶

[2] ملاذ الاخیار:۹۱/۱۴؛ ریاض المسائل:۲۲۲/۲؛ عیون الحقائق:۱۹۳/۱؛ ملاذ الاخیار:۴۵۴/۱۳

[3] الکافی :۷ /۴۵۸ح ۱۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲ /۳۹۲ح ۲۷۹۱؛ تہذیب الاحکام:۵ /۴۰۳ح ۴۸؛ الاستبصار:۴ /۵۰ح ۱۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۰۷/۲۳ح ۲۹۶۲۴؛ بحارالانوار:۱۰۶/۹۶؛ الوافی:۵۲۵/۱۱ح ۱۱۲۴۴؛ النوادر اشعری:۷۴؛ مستدرک الوسائل:۸۹/۱۶ح ۱۹۲۳۹

[4] الحدائق الناضرۃ:۲۲۵/۱۴؛ کتاب الحج داماد:۱۱۴/۱؛ تعالیق مبسوطہ:۳۱۱/۸؛ سند العروۃ:۳۶۷/۱؛ فقہ الحج:۶۵/۲؛ فقہ الصادقؑ:۳۱۸/۹؛ الشعائر الحسنیہ :۲۵۲/۳؛ ذخیرۃ المعاد:۵۶۶/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۳۷۸/۲۶؛ بحوث فی القواعد:۳۳۲/۳؛ مدارک الاحکام:۱۰۲/۷؛ منتہی المطلب:۸۷۵/۵؛ مشف اللثام:۱۴۲/۵؛ جواہر الکلام:۳۵۴/۱۷؛ کتاب الحج شاھرودی:۴۲۹/۱؛ تفصیل الشریعہ (کتاب الحج):۵۱۰/۱؛ کتاب الحج (قمی):۴۲۰/۱؛ مصباح الہدیٰ:۱۷۵/۱۲؛ معتمد العروہ:۴۶۸/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ :۲۶۴/۳؛ عیون الحقائق:۲۶۸/۲

[5] مراۃ العقول:۳۴۸/۲۴؛ ملاذ الاخیار:۶۵/۱۴

{2813} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ نَذْراً إِنْ قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَتَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ فِي مَسْجِدِهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ نَذْراً فَقَضَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَتَهُ فَصَيَّرَ الدَّرَاهِمَ ذَهَباً وَ وَجَّهَهَا إِلَيْكَ أَ يَجُوزُ ذَلِكَ أَمْ يُعِيدُ قَالَ يُعِيدُ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْماً مِنَ الْجُمُعَةِ دَائِماً مَا بَقِيَ فَوَافَقَ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَوْ سَفَراً أَوْ مَرَضاً هَلْ عَلَيْهِ صَوْمُ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ قَضَاؤُهُ أَوْ كَيْفَ يَصْنَعُ يَا سَيِّدِي فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيْهِ قَدْ وَضَعَ اللَّهُ الصِّيَامَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ كُلِّهَا وَ يَصُومُ يَوْماً بَدَلَ يَوْمٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْماً فَوَقَعَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَى أَهْلِهِ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيْهِ يَصُومُ يَوْماً بَدَلَ يَوْمٍ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ.

علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کی حاجت پوری کر دے تو وہ کچھ درہموں کا صدقہ کرے گا پس اللہ نے اس کی حاجت پوری کر دی تو اس نے درہموں کو تڑوا کر سونا لے لیا اور اسے آپ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا وہ اعادہ کرے (یعنی درہم ہی دے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعادہ کرے اور راوی نے امام علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ اے میرے سردار! ایک شخص نے منت مانی کہ وہ جب تک باقی ہے جمعہ کو روزہ رکھے گا پس اتفاق سے یہ دن عید الفطر یا عید الاضحیٰ یا ایام تشریق یا سفر میں آ گیا یا وہ مریض ہو گیا تو کیا اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے یا اس کی قضا کرے یا کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا: اللہ نے ان تمام دنوں کا روزہ اس سے ساقط کر دیا ہے اور وہ اس دن کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھے گا ان شاء اللہ۔

اور راوی نے آپ علیہ السلام کی طرف یہ بھی لکھا: اے میرے سید و سردار! ایک شخص نے مخصوص دن روزہ رکھنے کی منت مانی مگر اس دن اس نے اپنی اہلیہ سے مقاربت کر لی تو اس پر کیا کفارہ ہے؟

امام علیہ السلام نے اس کی طرف لکھا: وہ اس دن کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے اور ایک غلام بھی آزاد کرے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۰۵ ۳ ح ۱۱۳۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۲۵؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۵۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۶۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصوم): ۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۸۱؛ مستند العروۃ: ۲/ ۲۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۲/ ۲۴۶؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۸۶؛ کتاب الصوم شبیری: ۳/ ۹۲۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/ ۳۸۰؛ مصباح الہدیٰ: ۹/ ۶۳؛ غنائم الایام: ۶/ ۱۰۸؛ مہذب الاحکام: ۲۲/ ۳۱۷؛ مصباح الفقاہہ: ۱۴/ ۴۸۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۴۱۵؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/ ۱۶۰؛ کشف اللثام: ۹/ ۱۱۸؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۸۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۱۲۲؛ انوار الفقاہۃ کتاب الصیام: ۴۰

{2814} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ قَالَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَ لَمْ يُسَمِّ أَيْنَ يَنْحَرُهَا قَالَ إِنَّمَا اَلْمَنْحَرُ بِمِنًى يَقْسِمُونَهَا بَيْنَ اَلْمَسَاكِينِ وَ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ يَنْحَرُهَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ إِذَا سَمَّى مَكَاناً فَلْيَنْحَرْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزِي عَنْهُ.

✪ محمد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے قربانی کا ایک اونٹ نحر کرنے کی منت مانی مگر یہ بات معین نہ کی کہ نحر کہاں کرے گا؟

آپ نے فرمایا: نحر منیٰ میں ہی کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت وہاں مساکین میں تقسیم کیا جائے گا۔

نیز اس شخص کے بارے میں امام علیہ السلام سے عرض کیا جس نے قربانی کا ایک اونٹ کوفہ میں نحر کرنے کی منت مانی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے جگہ معین کر دی تو پھر اسی جگہ نحر کرے گا تو اس کے لئے کافی ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر موثق کالصحیح ہے [3]

{2815} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ يَجْعَلُ عَلَيْهِ صِيَاماً فِي نَذْرٍ فَلاَ يَقْوَى قَالَ يُعْطِي مَنْ يَصُومُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ مُدَّيْنِ.

✪ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے روزے رکھنے کی منت مانی مگر بعد میں قوت نہ رہی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کسی اور شخص سے فی روزہ دو مُد طعام دے رکھوائے۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [5] یا پھر موثق ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام:۸/۳۱۴ح۴۴؛وسائل الشیعہ :۲۳/۳۱۱ح۲۹۶۳۰؛الوافی:۱۱/۵۳۹ح۱۱۲۸۷؛بحارالانوار:۱۰۱/۲۳۹؛مستدرک الوسائل: ۱۶/۹۱ح۱۹۲۴۴؛النوادراشعری:۵۹

[2] مجمع فقہ الجواہر:۶/۵۶؛ایضاح الفوائد:۴/۳۷؛آیات الاحکام:۵/۸۰؛جواہرالکلام:۳۵/۴۳۱؛عیون الحقائق:۲/۲۸۰؛مختلف الشیعہ :۸/۲۲۴؛ مسالک الافہام:۱۱/۳۷۷؛غایۃ المراد:۳/۵۳۴؛موسوعہ الشہید الاول:۳/۳۲۰

[3] ملاذ الاخیار:۱۴/۸۹

[4] من لایحضرہ الفقیہ :۳/۳۷۴ح۴۳۱۴؛الکافی:۷/۴۵۷ح۱۵؛تہذیب الاحکام:۸/۳۰۶ح۱۱۳۸؛وسائل الشیعہ :۲۳/۳۱۲ح۲۹۶۳۲؛عوالی اللئالی:۲/۳۱۵؛الوافی:۱۱/۵۲۱ح۱۱۲۳۸

[5] روضۃ المتقین:۸/۶۳

[6] حدود الشریعہ:۲/۶۹۹؛مصباح الہدیٰ:۸/۲۱۷

{2816} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِنَّ أُمِّي كَانَتْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا نَذْراً نَذَرَتْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي بَعْضِ وُلْدِهَا فِي شَيْءٍ كَانَتْ تَخَافُهُ عَلَيْهِ أَنْ تَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي تَقَدَّمَ فِيهِ عَلَيْهَا مَا بَقِيَتْ فَخَرَجَتْ مَعَنَا إِلَى مَكَّةَ فَأَشْكَلَ عَلَيْنَا صِيَامُهَا فِي السَّفَرِ فَلَمْ تَدْرِ تَصُومُ أَوْ تُفْطِرُ فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لاَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَضَعَ عَنْهَا حَقَّهُ فِي السَّفَرِ وَ تَصُومُ هِيَ مَا جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا فَقُلْتُ لَهُ فَمَا ذَا إِذَا قَدِمَتْ إِنْ تَرَكَتْ ذَلِكَ قَالَ لاَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَرَى فِي وَلَدِهَا الَّذِي نَذَرَتْ فِيهِ بَعْضَ مَا تَكْرَهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے اپنے بچوں میں سے کسی کے بارے میں منت مانی اس بات پر کہ جس کا اسے خوف تھا کہ وہ اس پر آنے والے دنوں مین روزہ رکھے گی جب تک زندہ رہے چنانچہ وہ ہمارے ساتھ مکہ کی طرف سفر ہوگئ تو ہمیں سفر میں اس کے روزہ رکھنے پر اشکال ہوا اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ روزہ رکھے یا افطار کرے پس میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سفر میں روزہ نہیں رکھے گی۔ اللہ نے سفر میں اس سے اپنا حق اٹھالیا ہے لیکن اس نے جو اپنے اوپر واجب کئے ہیں وہ روزے رکھے گی

میں نے عرض کیا: تب کیا ہوگا کہ جب وہ واپس آئے اور روزے ترک کردے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس نے جس بچے کے لئے نذر مانی تھی اس میں کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتی ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2917} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جَمَاعَةً إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِي أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ وَ بَكَى ثُمَّ قَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُ اللَّهَ عَهْداً إِنْ عَافَانِيَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ أَخَافُهُ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَمْلِكُ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَافَانِي مِنْهُ وَ قَدْ حَوَّلْتُ

---

[1] الکافی: ۷/۴۵۹ ح ۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۴ ح ۶۲؛ الوافی: ۱۱/۵۱۳ ح ۱۱۲۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۱۳ ح ۲۹۶۳۵؛ بحار الانوار: ۲/۲۸۳ (مختصراً)؛ الاستبصار: ۲/۱۰۱ ح ۳۲۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۹

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۳۱۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۷۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۹۸؛ تاریخ آل زرارہ: ۹؛۳۹ القول الفاخر: ۲۵۶؛ کتاب الصوم شبیری: ۳/۹۳۴؛ طہارۃ النسا: ۱۴۳؛ ضیا الناظر: ۳۱۳؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۴۷۳

[3] مراۃ العقول: ۲۴/۳۵۰

عِيَالِي مِنْ مَنْزِلِي إِلَى قُبَّةٍ مِنْ خَرَابِ ٱلْأَنْصَارِ وَ قَدْ حَمَلْتُ كُلَّ مَا أَمْلِكُ فَأَنَا بَائِعٌ دَارِي وَ جَمِيعَ مَا أَمْلِكُ فَأَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ اِنْطَلِقْ وَ قَوِّمْ مَنْزِلَكَ وَ جَمِيعَ مَتَاعِكَ وَ مَا تَمْلِكُ بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ وَاعْرِفْ ذَلِكَ ثُمَّ اِعْمِدْ إِلَى صَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ فَاكْتُبْ فِيهَا جُمْلَةَ مَا قَوَّمْتَ ثُمَّ اُنْظُرْ إِلَى أَوْثَقِ ٱلنَّاسِ فِي نَفْسِكَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ ٱلصَّحِيفَةَ وَ أَوْصِهِ وَ مُرْهُ إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثُ ٱلْمَوْتِ أَنْ يَبِيعَ مَنْزِلَكَ وَ جَمِيعَ مَا تَمْلِكُ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ عَنْكَ ثُمَّ ارْجِعْ إِلَى مَنْزِلِكَ وَ قُمْ فِي مَالِكَ عَلَى مَا كُنْتَ فِيهِ فَكُلْ أَنْتَ وَ عِيَالُكَ مِثْلَ مَا كُنْتَ تَأْكُلُ ثُمَّ اُنْظُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ تَصَدَّقُ بِهِ فِيمَا تَسْتَقْبِلُ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ صِلَةِ قَرَابَةٍ أَوْ فِي وُجُوهِ ٱلْبِرِّ فَاكْتُبْ ذَلِكَ كُلَّهُ وَ أَحْصِهِ فَإِذَا كَانَ رَأْسُ ٱلسَّنَةِ فَانْطَلِقْ إِلَى ٱلرَّجُلِ ٱلَّذِي أَوْصَيْتَ إِلَيْهِ فَمُرْهُ أَنْ يُخْرِجَ إِلَيْكَ ٱلصَّحِيفَةَ ثُمَّ اُكْتُبْ فِيهَا جُمْلَةَ مَا تَصَدَّقْتَ وَ أَخْرَجْتَ مِنْ صِلَةِ قَرَابَةٍ أَوْ بِرٍّ فِي تِلْكَ ٱلسَّنَةِ ثُمَّ اِفْعَلْ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ حَتَّى تَفِيَ لِلَّهِ بِجَمِيعِ مَا نَذَرْتَ فِيهِ وَ يَبْقَى لَكَ مَنْزِلُكَ وَ مَالُكَ إِنْ شَاءَ ٱللَّهُ قَالَ فَقَالَ ٱلرَّجُلُ فَرَّجْتَ عَنِّي يَا ابْنَ رَسُولِ ٱللَّهِ جَعَلَنِيَ ٱللَّهُ فِدَاكَ.

محمد بن یحییٰ خثعمی سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے موالیوں میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے امام علیہ السلام کو سلام کیا اور بیٹھ گیا اور پھر رو پڑا اور عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح عہد کیا کہ اگر وہ مجھے موجودہ خوفناک تکلیف سے صحت و عافیت عطا فرمائے تو میں اپنا سب کچھ راہ خدا میں صدقہ دے دوں گا۔ چنانچہ اللہ نے مجھے عافیت عطا فرمائی تو اب میں نے اپنے اہل وعیال کو انصار کے خراب آباد کی طرف ایک مکان میں منتقل کر دیا ہے اور اب میں تھر بار اور دیگر سب مال و اسباب کے بیچنے کا اردہ رکھتا ہوں تا کہ صدقہ کر سکوں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چل اور اپنے مکان اور دوسرے ساز وسامان کی متوسط قیمت مقرر کر اور پھر یہ سب کچھ ایک سفید کاغذ پر لکھ اور پھر اسے اپنے قابل وثوق ترین آدمی کے حوالے کر دے اور اسے وصیت کر کہ اگر تجھے کچھ ہو گیا (فوت ہو گیا) تو وہ یہ سب کچھ تیری طرف سے صدقہ کر دے اور اپنے گھر لوٹ آ اور اسی طرح کھا پی اور اپنے مال میں وہ سب تصرف کر جس طرح پہلے کرتا تھا اور اس سال جو کچھ صدقہ وخیرات دے یا صلہ رحمی پر کچھ رقم خرچ کرے تو وہ سب لکھ لے اور سال کے اختتام پر اس قابل وثوق آدمی کے پاس جا اور اس سے وہ کاغذ لے کر اس میں سے اتنی رقم منہا کرے جو خرچ کر چکا ہے اور وہ لکھ لے پس اسی طرح ہر سال کے اختتام پر جا اور جا کر حساب کتاب کر یہاں تک کہ سب حساب خدا سے بے باق ہو جائے اور اس طرح تیرا گھر اور دیگر سامان وغیرہ بچ جائے گا ان شاءاللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر اس شخص نے عرض کیا: آپ علیہ السلام

نے میری پریشانی دور کردی۔اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ مجھے آپ علیہ السلام کا فدیہ قرار دے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن یا موثق ہے[3]

{2818} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا أَمْرٌ فِي عِتْقٍ وَ لاَ صَدَقَةٍ وَ لاَ تَدْبِيرٍ وَ لاَ هِبَةٍ وَ لاَ نَذْرٍ فِي مَالِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِلاَّ فِي زَكَاةٍ أَوْ بِرٍّ وَالِدَيْهَا أَوْ صِلَةِ قَرَابَتِهَا.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مالی معاملات کے اندر غلام کے آزاد کرنے، صدقہ دینے، غلام کو ور بر کرے، کسی کو ہبہ کرنے اور کوئی منت ماننے کا کوئی اختیار نہیں سوائے حج، زکوٰۃ اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور اپنے قرابتداروں کے ساتھ حسن سلوک کے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{2819} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ حُبْلَى فَنَذَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنْ وَلَدَتْ غُلاَماً أَنْ أُحِجَّهُ أَوْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلاً نَذَرَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي اِبْنٍ لَهُ إِنْ هُوَ أَدْرَكَ أَنْ يُحِجَّهُ أَوْ يَحُجَّ عَنْهُ فَمَاتَ اَلْأَبُ وَ أَدْرَكَ اَلْغُلاَمُ

---

[1] الکافی: ۷/۵۸۴ ح ۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۷ ح ۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۳۱۴ ح ۲۹۶۳۶؛ الوافی: ۱۱/۵۳۲ ح ۱۱۲۶۵

[2] عیون الحقائق: ۲/۲۹۲؛ جواہر الکلام: ۳۵/۴۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۴۵؛ آیات الاحکام: ۵/۷۰؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۳۱۱؛ مسالک الافہام: ۱۱/۳۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵/۲۹۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۱۲۳؛ جامع المدارک: ۵/۸۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۰۸

[3] مراۃ العقول: ۲۴/۳۴۹

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۷۷ ح ۳۶۷۳ و ۳/۳۸۴ ح ۴۵۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۷/۴۶۲ ح ۱۸۵۱ و ۸/۲۵۷ ح ۱۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۸۰ ح ۲۹۱۴۹؛ الوافی: ۱۰/۵۳۷ ح ۱۰۰۷۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۱۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۴

[5] روضۃ المتقین: ۶/۵۰۸ و ۸/۳۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۹۴ و ۱۳/۵۱۳؛ التعلیقہ علی العروۃ: ۲/۱۰۷۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۱۶؛ العروۃ الوثقیٰ: ۲/۲۶۷؛ بحوث فی القواعد: ۲/۳۶۵؛ الاجارہ قدیری: ۳۲۹؛ دروس فقہ مظاہری: ۸۱؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۳؛ کتاب الفقہ سبزواری: ۲/۴۹۱؛ معتمد العروۃ: ۱/۳۷۵؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۵/ ۲۴۵؛ مستمسک العروہ: ۱۰/۳۰۸؛ کتاب الحج قمی: ۱/۳۴۰؛ مطلع انوار: ۷/۳۱۴؛ التہذیب فی مناسک: ۱/۱۷۴؛ جواہر الکلام: ۱۷/۳۳۸؛ کتاب الحج شاہرودی: ۱/۳۵۹؛ تنقیح مبانی الحج: ۱/۱۸۱؛ الفقہ الاسلامی: ۲/۲۰۹؛ سند العروۃ (الاجتہاد والتقلید): ۲/۱۱۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۸/۳۶۵

بَعۡدُ فَأَتَى رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهِ ذَلِكَ اَلۡغُلاَمُ فَسَأَلَهُ عَنۡ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهِ أَنۡ يُحَجَّ عَنۡهُ مِمَّا تَرَكَ أَبُوهُ.

۞ مسمع سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میری ایک کنیز کو حمل تھا پس میں نے اللہ تعالیٰ سے منت مانی کہ اگر اس نے بچے کو جنم دیا تو میں اسے حج کراؤں گا یا اس کی طرف سے خود حج کروں گا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (عہد رسالت میں) ایک شخص نے (اسی طرح) اپنے بیٹے کے بارے میں منت مانی کہ وہ جب بالغ ہوجائے گا تو یہ اس کی طرف سے حج کرے گا یا اسے حج کرائے گا مگر (بیٹے کی بلوغت سے پہلے ہی) باپ فوت ہوگیا اور جب بیٹا بالغ ہوا تو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے باپ کے ترکہ سے اس کی طرف سے حج کرایا جائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2820} مُحَمَّدُ بۡنُ اَلۡحَسَنِ بِإِسۡنَادِهِ عَنۡ مُحَمَّدُ بۡنُ اَلۡحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنۡ يَعۡقُوبَ بۡنِ يَزِيدَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ أَبِي بَكۡرٍ عَنۡ حَفۡصِ بۡنِ سُوقَةَ وَ عَبۡدِ اَللَّهِ بۡنِ بُكَيۡرٍ عَنۡ زُرَارَةَ قَالَ: قُلۡتُ لِأَبِي عَبۡدِ اَللَّهِ عَلَيۡهِ اَلسَّلاَمُ أَيُّ شَيۡءٍ لاَ نَذۡرَ فِي مَعۡصِيَةٍ قَالَ كُلُّ مَا كَانَ لَكَ فِيهِ مَنۡفَعَةٌ فِي دِينٍ أَوۡ دُنۡيَا فَلاَ حِنۡثَ عَلَيۡكَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کس وجہ سے معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ کام جس میں تیرے لئے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ ہو اس (کے توڑنے) میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام:۸/۳۰۷ح۲۰؛ الکافی:۷/۵۹ح۴ح۲۵؛ وسائل الشیعہ :۲۳/۳۱۶ح۲۹۶۳۹؛ الوافی:۱۱/۵۲۷ح۱۱۲۵۲

[2] ملاذ الاخیار:۱۴/۷۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۹۱؛ دروس فقہ مظاہری:۸۵؛ جامع المدارک:۲/۲۹۶؛ جواہر الکلام:۱۷/۳۴۲؛ الحدائق الناضرۃ:۱۴/۲۰۹؛ الحج فی الشریعہ:۱/۶۱۶؛ فقہ الصادقؑ:۱۳/۴۲۸؛ حاشیہ المکاسب یزدی:۲/۶؛ فقہ الحج صافی:۱/۳۶۳؛ تنقیح مبانی الحج:۱/۱۵۲؛ رسالہ فی منجزات المریض:۵۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ):۱۰۱؛ کتاب الحج شاہرودی:۱/۳۸۵؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۶/۲۱۳؛ التہذیب فی مناسک:۱/۱۴۷؛ کتاب الحج انصاری:۹۵؛ تعالیق مبسوطہ:۸/۲۸۷

[3] تہذیب الاحکام:۸/۳۰۰ح۱۱۱۴؛ الکافی:۷/۴۶۲ح۱۴؛ الاستبصار:۴/۴۵ح۱۴۵؛ وسائل الشیعہ :۲۳/۳۱۷ح۲۹۶۴۰؛ النوادر اشعری:۳۵؛ الوافی:۱۱/۵۴۴ح۱۱۲۹۰؛ مستدرک الوسائل:۱۶/۹۳ح۱۹۲۵۱؛ بحار الانوار:۱۰۱/۲۳۵

[4] ملاذ الاخیار:۱۴/۵۷؛ نماذج الاصول:۱۴/۲۷۶؛ کتاب الحج شاہرودی:۱/۳۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۶۸۷؛ مہذب الاحکام:۲۲/۲۸۸؛ حدود الشریعہ:۲/۸۱۴

{2821} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ تَصَدَّقَتْ بِمَالِهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ إِنْ خَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے منت مانی کہ اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ گئی تو اپنا مال مساکین پر خرچ کردے گی پھر وہ اس کے ساتھ چلی گئی تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{2822} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ جَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ مُحَرَّماً سَمَّاهُ فَرَكِبَهُ قَالَ وَلاَ أَعْلَمُ إِلاَّ قَالَ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً أَوْ لِيَصُمْ شَهْرَيْنِ أَوْ لِيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً.

عبدالملک بن عمرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص منت مانے کہ وہ فلاں حرام کام کا مرتکب نہیں ہوگا اور اسے معین بھی کرے اور پھر مرتکب ہوجائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اور اگر ایسا کرے تو ایک غلام آزاد کرے گا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے گا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔ [5]

{2823} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸ /۳۱۱ح ۳۲؛ النوادر اشعری: ۳۰؛ الوافی : ۱۱ /۵۴۲ح ۱۱۲۸۵؛ وسائل الشیعہ : ۲۳ /۳۱۸ح ۲۹۶۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۹۳ح ۱۹۲۵۰؛ بحارالانوار: ۱۰۱/ ۲۳۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۸۳؛ فقہ الصادقؑ : ۲۳/ ۲۸۵؛ سند العروۃ (الحج): ۱/ ۱۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸/ ۳۱۴ح ۴۲؛ الاستبصار: ۴/ ۵۴ح ۱۸۸؛ النوادر اشعری: ۴۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۰۶؛ الوافی: ۱/ ۵۴۹ح ۱۱۳۰۰؛ وسائل الشیعہ : ۲۳/ ۳۲۲ح ۲۹۶۵۳؛ بحارالانوار: ۱۰۱/ ۲۴۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۹۵ح ۱۹۲۵۸

[4] التنقیح الرائع: ۳/ ۳۹۴؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۰۵؛ مہذب الاحکام: ۱۰/ ۱۵۸؛ ایضاح الفوائد: ۴/ ۸۷؛ جامع المدارک: ۵/ ۷۲؛ فقہ الصادقؑ : ۳۵/ ۲۸۳؛ جواہر الکلام: ۳۵/ ۳۶۶و ۱۸/ ۲۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/ ۵۰۲؛ مختلف الشیعہ : ۸/ ۲۳۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۰۶

[5] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۸۹

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ حَجَّ عَنْ غَيْرِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَ عَلَيْهِ نَذْرٌ أَنْ يَحُجَّ مَاشِياً أَ يُجْزِي عَنْهُ عَنْ نَذْرِهِ قَالَ نَعَمْ.

❁ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے لیے پیدل حج کرنے کی منت مانی ہوئی تھی مگر اس کے پاس مال (زادِراہ) نہ تھا لہٰذا اس نے کسی اور شخص کے لئے حج کیا تو کیا یہ اس کی منت کے لئے کافی ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2824} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَنْ عَجَزَ عَنْ نَذْرٍ نَذَرَهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

❁ جمیل بن صالح سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ شخص جو اپنی منت کی ادائیگی سے عاجز ہو تو اس کا کافارہ قسم والا کفارہ ہے۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

قول مؤلف:

تفصیل قبل ازیں حدیث **2822** کے تحت گزر چکی ہے۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۱۵/۳ح ۵۰؛ النوادر اشعری: ۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۳۳ح ۲۹۶۵۵؛ الوافی: ۱۱/۵۴۰ح ۱۱۲۸۲؛ بحار الانوار: ۶۶/۱۰۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۹۵ح ۱۹۲۶۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/۹۲؛ جواہر الکلام: ۳۵/۳۹۲؛ کشف اللثام: ۹/۱۰۳؛ انوار الفقاھۃ: ۵/۴۱؛ ایضاح الفوائد: ۴/۷۰؛ کتاب الاحج قمی: ۱/۳۹۰؛ التوضیح النافع: ۹/۲۳۹؛ مسالک الافہام: ۱۱/۳۳۶؛ نہایۃ المرام: ۲/۳۶۷؛ سوال وجواب یزدی: ۲/۲۲۷؛ مختلف الشیعہ: ۸/۲۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۶ح ۱۴؛ الکافی: ۷/۴۵۷ح ۱۷؛ الاستبصار: ۴/۵۵ح ۱۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۹۳ح ۲۸۸۷۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۰۶ الوافی: ۱۱/۵۴۵ح ۱۱۲۹۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۷؛ ایضاح الفوائد: ۴/۱۱۳؛ ریاض المسائل: ۲/۲۵۹؛ مختلف الشیعہ: ۸/۲۳۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/۳۱۲؛ جواہر الکلام: ۳۳/۱۹۲؛ وسائل العباد: ۴/۴۳؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۲۳

{2825} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ٱلْكُوكَبِيِّ عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ ٱلْبُوفَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ عَاهَدَ ٱللَّهَ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ مَا عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَفِ بِعَهْدِهِ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً أَوْ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی غیر معصیت (یعنی جائز) کام کرنے کا خدا سے عہد کیا تو اس پر کیا کفارہ ہوگا اگر اسے پورا نہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرے یا صدقہ کرے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر معتبر ہے[3] یا پھر حسن ہے[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے[5]

{2826} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ عَاصِمِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَنْ عَجَزَ عَنِ ٱلْكَفَّارَةِ ٱلَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ صَوْمٍ أَوْ عِتْقٍ أَوْ صَدَقَةٍ فِي يَمِينٍ أَوْ نَذْرٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا تَجِبُ عَلَى صَاحِبِهِ فِيهِ ٱلْكَفَّارَةُ فَالاِسْتِغْفَارُ لَهُ كَفَّارَةٌ مَا خَلاَ يَمِينَ ٱلظِّهَارِ فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُكَفِّرُ بِهِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُجَامِعَهَا وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا إِلاَّ أَنْ تَرْضَى ٱلْمَرْأَةُ أَنْ يَكُونَ مَعَهَا وَلاَ يُجَامِعَهَا.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ شخص جو اپنے اوپر واجب کفارہ (کی ادائیگی) سے عاجز ہو جائے جو روزہ رکھنے یا غلام آزاد کرنے یا قسم میں صدقہ دینے یا منت یا قتل یا اس کے علاوہ کسی وجہ سے اس پر واجب ہوتا ہے تو اس کے لئے کفارہ استغفار ہے ماسوائے ظہار والی قسم کے کہ اگر وہ کفارہ دینے والی چیز پر قادر نہ ہو تو اس پر بیوی سے جماع حرام ہوتا ہے اور ان کے درمیان علیحدگی ہو جاتی ہے سوائے اس صورت کے کہ جب عورت اس کے ساتھ اس شرط پر رہنے کے لئے راضی ہو جائے کہ وہ اس سے جماع نہیں کرے گا۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۹ ح ۲۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۰۶؛ الاستبصار: ۴/۵۵ ح ۱۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۹۵ ح ۲۸۸۷۶؛ الوافی: ۱۱/۵۴۹ ح ۱۱۳۰۲

[2] مہذب الاحکام: ۲۲/۳۲۲

[3] مستند العروہ: ۲/۲۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۲/۲۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصوم): ۲۰۶؛ معجم الاحادیث المعتبرہ: ۷/۳۸۸

[4] حدود الشریعہ: ۲/۶۹۷

[5] ملاذ الاخیار: ۱۴/۷۹

[6] تہذیب الاحکام: ۸/۱۶ ح ۲۵ و ۸/۳۲۰ ح ۵؛ الکافی: ۷/۴۶۱ ح ۵؛ الاستبصار: ۴/۵۶ ح ۱۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۶۷ ح ۲۸۷۹۹؛ الوافی: ۱۱/۵۹۰ ح ۱۱۴۰۷ و ۲۲/۹۳۶ ح ۲۲۴۹۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۸۷

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

﴿قسم کھانے کے احکام﴾

{2827} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ تَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلاَقِعَ مِنْ أَهْلِهَا وَ تُنْغِلُ الرَّحِمَ يَعْنِي انْقِطَاعَ النَّسْلِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھروں کو ان میں رہنے والوں سے خالی کر دیتی ہیں اور رحم کو بانجھ بنا دیتی ہیں یعنی نسل منقطع ہو جاتی ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{2828} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَحْكِي لَهُ شَيْئاً فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيْهِ وَ اللَّهِ مَا كَانَ ذَاكَ وَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ وَ اللَّهِ عَلَى حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَ لَكِنَّهُ غَمَّنِي أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ.

علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام ابوجعفر (محمد تقی علیہ السلام) کی طرف خط لکھا کہ جس میں آپ علیہ السلام کی طرف منسوب کسی چیز کا تذکرہ کیا: امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: واللہ! ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اگرچہ میں کسی بھی حالت میں واللہ کہنا (یعنی قسم کھانا) ناپسند کرتا ہوں مگر اس انہونی بات نے مجھے صدمہ پہنچایا (اس لئے قسم کھانا پڑی)۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۳۹ و ۱۴/ ۱۰۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۳۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/ ۱۶۹؛ المعلقات علی العروۃ: ۳/ ۳۸۳؛ عیون الحقائق: ۱/ ۳۵؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲۲؛ آیات الاحکام: ۶/ ۲۷؛ وسائل العباد: ۴/ ۷۰؛ سند العروہ (الطہارۃ) ۴/ ۳۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۶۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ) ۵/ ۵۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۹۷؛

[2] الکافی: ۷/ ۴۳۶ ح ۹؛ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال: ۲۲۷؛ الوافی: ۱۶/ ۱۰۴۶ ح ۱۶۶۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۲۰۲ ح ۲۹۳۶۷؛ بحار الانوار: ۷۱/ ۱۳۶

[3] مراۃ العقول: ۲۴/ ۳۱۱؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۱/ ۱۹۸

[4] تہذیب الاحکام: ۸/ ۲۹۰ ح ۶۴؛ النوادر اشعری: ۵۲؛ الوافی: ۱/ ۵۹۹ ح ۱۱۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۱۹۷ ح ۲۹۳۵۳؛ بحار الانوار: ۱۰۱/ ۲۸۱؛ عوالم العلوم: ۲۳/ ۳۳۹ و ۴۸۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/ ۳۶ ح ۱۹۰۴۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2829} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَحْلِفُوا بِاللَّهِ صَادِقِينَ وَ لاَ كَاذِبِينَ فَإِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ:(وَلاٰ تَجْعَلُوا اَللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمٰانِكُمْ).

✿ ابوایوب خزاز سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام فرمارہے تھے کہ اللہ کے نام نہ سچا حلف دو اور نہ ہی جھوٹا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ (البقرۃ: ۲۲۴)''[2]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے[4] یا پھر صحیح ہے[5]

{2830} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّهِ فَلْيَصْدُقْ وَ مَنْ لَمْ يَصْدُقْ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَ مَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللَّهِ فَلْيَرْضَ وَ مَنْ لَمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ.

✿ ابوایوب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو اللہ کی قسم کھائے تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور جو اس کی تصدیق نہیں کرے گا تو وہ اللہ کی طرف سے کسی شئے میں نہیں ہے اور جس (مدعی) کو اللہ کی قسم دی جائے تو وہ راضی ہو جائے اور اگر وہ راضی نہیں ہوتا تو وہ اللہ کی طرف سے کسی شئے میں نہیں ہے۔[6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۶/۱۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۹۸/۵؛ عیون الحقائق: ۱۳۸/۲

[2] الکافی: ۷/۴۳۴ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۶۲ح۴۲۸۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۲ح۱۰۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۱۹۸ح۲۹۳۵۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۶۶؛ الوافی: ۱۶/۱۰۵۱ح۱۶۶۶۷؛ بحارالانوار: ۳۷/۷۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۱۸/۱؛ تفسیر کنزالدقائق: ۳۳۸/۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۷۷ ح۱۹۲۰۲؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۱۲

[3] روضۃ المتقین: ۱۴/۸

[4] مراۃ العقول: ۲۴/۳۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۰

[5] مستند الشیعہ: ۱۷/۴۷۵؛ موسوعہ العلامہ البلاغی: ۱/۳۷۵؛ آلاءالرحمٰن: ۱/۲۰۱

[6] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۶۲ح۴۲۸۲؛ الکافی: ۷/۴۳۸ح۲؛ الوافی: ۱۶/۱۰۵۵ح۱۶۶۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۱۱ح۲۹۳۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۰۶؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۴۱ح۱۹۰۶۷؛ النوادر اشعری: ۵۱؛ المحاسن: ۱/۱۲۰؛ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال: ۲۲۸؛ امالی صدوق: ۴۸۳ مجلس ۷۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2831} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ لِي: يَا يُونُسُ لاَ تَحْلِفْ بِالْبَرَاءَةِ مِنَّا فَإِنَّهُ مَنْ حَلَفَ بِالْبَرَاءَةِ مِنَّا صَادِقاً أَوْ كَاذِباً فَقَدْ بَرِءَ مِنَّا.

۞ یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے یونس! ہم سے برات و بیزاری کی قسم نہ کھا کیونکہ جو شخص ہم سے بیزاری کی سچی یا جھوٹی قسم کھائے گا وہ ہم سے بیزار ہی تصور کیا جائے گا۔[2]

تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔[4]

{2832} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَجُوزُ يَمِينٌ فِي تَحْلِيلِ حَرَامٍ وَ لاَ تَحْرِيمِ حَلاَلٍ وَ لاَ قَطِيعَةِ رَحِمٍ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرما رہے تھے: جو قسم حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنائے اور قطع رحمی کے لئے ہو وہ جائز نہیں ہوگی۔[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[6]

---

[1] روضۃ المتقین: ۱۵/۸؛ حدود الشریعہ: ۴۰۲/۲؛ الدر المنثور من الماثور: ۳۳۵/۱؛ فقہ القضا: ۲۲۵/۲؛ مستند الشیعہ: ۴۶۶/۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸/۷

[2] الکافی: ۴۳۸/۷ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۷۵/۳ ح ۴۳۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۲۸۴/۸ ح ۱۰۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۳/۲۳ ح ۲۹۳۹۴؛ الوافی: ۵۶۸/۱۱ ح ۱۱۳۵۸

[3] روضۃ المتقین: ۶۴/۸

[4] مراۃ العقول: ۳۱۳/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۲۴/۱۴

[5] الکافی: ۴۳۹/۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۸۵/۸ ح ۱۰۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۹/۲۳ ح ۲۹۴۱۲؛ الفصول المہمہ: ۴۰۷/۲؛ مسند الامام الصادقؑ: ۳۸۴/۱۸

[6] مہذب الاحکام: ۲۶۰/۲۲

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے۔[1] نیز واضح ہونا چاہیے کہ اس حدیث کا متن اور اس سے پچھلی حدیث کا متن کئی صحیح، حسن اور موثق احادیث میں موجود ہے مگر ہم نے دونوں حدیثوں کو "مختصر مگر جامع" ہونے کی وجہ سے درج کیا ہے (واللہ اعلم)۔

{2833} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ أَيْمَاناً أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ أَوْ صَدَقَةً أَوْ عِتْقاً أَوْ نَذْراً أَوْ هَدْياً إِنْ هُوَ كَلَّمَ أَبَاهُ أَوْ أُمَّهُ أَوْ أَخَاهُ أَوْ ذَا رَحِمٍ أَوْ قَطَعَ قَرَابَةٍ أَوْ مَأْثَماً فِيهِ يُقِيمُ عَلَيْهِ أَوْ أَمْراً لاَ يَصْلُحُ لَهُ فِعْلُهُ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ قَبْلَ الْيَمِينِ وَ لاَ يَمِينَ فِي مَعْصِيَةٍ.

۞ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے قسم کھائی کہ اگر وہ اپنے باپ، اپنی ماں، اپنے بھائی، اپنے قریبی رشتہ دار سے کلام کرے گا یا قرابتدار سے قطع تعلق کرے گا یا گناہ کے کام پر قائم ہوگا یا ایسا کام کرے گا جو اس کے لئے کرنا درست نہیں ہے تو وہ کعبہ پیدل جائے گا یا صدقہ کرے گا یا منت دے گا یا قربانی کرے گا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم سے پہلے اللہ کی کتاب ہے اور معصیت (کے کاموں) میں کوئی قسم نہیں ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{2834} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ وَ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِنَّ اللَّهَ عَلَّمَ نَبِيَّهُ التَّنْزِيلَ وَ التَّأْوِيلَ فَعَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ وَ عَلَّمَنَا وَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَا صَنَعْتُمْ مِنْ شَيْءٍ أَوْ حَلَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ يَمِينٍ فِي تَقِيَّةٍ فَأَنْتُمْ مِنْهُ فِي سَعَةٍ.

۞ ابوالصباح سے روایت ہے کہ واللہ! امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنزیل

[1] مراۃ العقول: ۳۱۶/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۲۵/۱۴

[2] الکافی: ۷/ ۴۴۰ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/ ۲۲۰ح ۲۹۴۱۴؛ الوافی: ۱۱/ ۵۶۰ح ۱۱۳۳۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۳۱۱ در ضمن ح ۳۱؛ النوادر اشعری: ۳۷:؛ الاستبصار: ۴۶/۴ح ۲۸

[3] مراۃ العقول: ۳۱۷/۲۴؛ جواہر الکلام: ۳۶۸/۳۵؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۱۰۸/۵؛ الحج فی الشریعہ: ۵۷۴/۱؛ ریاض المسائل: ۲۵۴/۲؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳۳۶/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۸۴/۲۳؛ جامع المدارک: ۷۳/۵؛ مہذب الاحکام: ۲۸۴/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۸۲/۱۴

اور تاویل کا علم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ علم حضرت علی علیہ السلام کو دے دیا اور واللہ! انہوں نے وہ علم ہمیں دے دیا پھر فرمایا: تم تقیہ کی حالت جو چیز کرتے ہو یا تم کو کوئی قسم اٹھاتے ہو تو تم وسعت میں ہو۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2835} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلرَّجُلُ يَحْلِفُ بِالْأَيْمَانِ اَلْمُغَلَّظَةِ أَنْ لاَ يَشْتَرِيَ لِأَهْلِهِ شَيْئاً قَالَ فَلْيَشْتَرِ لَهُمْ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي يَمِينِهِ.

☼ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص بڑی زبردست (بھاری) قسم اٹھاتا ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے لئے کوئی چیز نہیں خریدے گا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ان کے لئے ضرور خریداری کرے اور قسم کی وجہ سے اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا موثق کالصحیح ہے[5]

{2836} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَ مَا سَمِعْتَ بِطَارِقٍ إِنَّ طَارِقاً كَانَ نَخَّاساً بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنِّي هَالِكٌ إِنِّي هَالِكٌ إِنِّي حَلَفْتُ بِالطَّلاَقِ وَ اَلْعَتَاقِ وَ اَلنُّذُورِ فَقَالَ لَهُ يَا طَارِقُ إِنَّ هَذِهِ مِنْ خُطُوَاتِ اَلشَّيْطَانِ.

☼ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو نے طارق کے بارے میں سنا ہے؟ اور طارق

---

[1] الکافی: ۷/۴۴۲ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۶ح ۴۴؛ الوافی: ۱۱/۵۶۴ ح ۴۴ ۱۱۳ و ۱۶/۱۰۶۷ ح ۱۶۶۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۲۴ ح ۲۹۴۲۶

[2] مراۃ العقول: ۲۴/۳۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۸؛ منتہی الدرایۃ: ۲/۵۰؛ بحوث فی القواعد: ۱/۶۳؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۸؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۸۷۲ مبانی الفقہ: ۲/۲۰۸؛ علوام القرآن حکیم: ۱۶/۳؛ عمدۃ الاصول: ۶/۲۷؛ نامہ جامعہ (ماھنامہ) جمعی: ۱۰۰/۱۸؛ المکاسب المحرمہ: ۲/۱۲۶؛ دروس فقہ مظاہری: ۷/۶۱؛ الانصاف فی مسائل: ۲/۳۴۵؛ سند العروۃ: (الطہارۃ): ۳/۳۸۲؛ الآرأ الفقہیہ: ۳/۶۹؛ ریاض المسائل: ۱۳/۱۹۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۸۱؛ الاحکام کاشف الخطأ: ۳/۸۹؛ القواعد الفقہیہ: ۸/۳۵۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۵۰۲؛ رسالۃ القلم طلاب البحرین: ۳۶/۱۹۸

[3] الکافی: ۷/۴۴۲ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۴ح ۴۳ و ۸/۲۸۸ ح ۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۲۹ ح ۲۹۴۴۵

[4] مراۃ العقول: ۲۴/۳۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۳۳

[5] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۷

مدینہ میں جانوروں کی خرید وفروخت کرتا تھا پس وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوجعفر علیہ السلام! میں ہلاک ہو گیا میں نے طلاق دینے، غلام آزاد کرنے اور منت ماننے کا حلف لے لیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے طارق علیہ السلام! یہ بات شیطان کے نقوش پا میں سے ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2837} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ أَقْسَمْتُ أَوْ حَلَفْتُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَقُولَ أَقْسَمْتُ بِاللَّهِ أَوْ حَلَفْتُ بِاللَّهِ.

۞ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا میں حلف اٹھاتا ہوں تو یہ کوئی چیز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ یوں کہے گا: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا میں اللہ کے لئے حلف اٹھاتا ہوں (تو پھر قسم ہوگی)۔ [3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [4]

قول مؤلف:

اس سند کی تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے۔

{2838} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:)وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشىٰ ()وَالنَّجْمِ إِذَا هَوىٰ (وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُقْسِمَ مِنْ خَلْقِهِ بِمَا شَاءَ وَلَيْسَ لِخَلْقِهِ أَنْ يُقْسِمُوا إِلاَّ بِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: ”قسم رات کی جب وہ چھا جائے (الیل:۲)“ اور ستارے کی قسم جب وہ ٹوٹا (النجم:۲)“ اور اس جیسی دیگر (قسموں) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۷ ح ۵۰؛ النوادر اشعری: ۱۳۱؛ الوافی: ۱/۵۶۹ ح ۶۱ ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۳۱ ح ۲۹۴۵۰؛ تفسیر البرہان: ۱/۳۰۷؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۲۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۲۹۶ ح ۱۸۲۹۵ و ۸۱۶ ح ۱۹۰۹۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/۳۷

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۱؛ ریاض المسائل: ۱۳/۱۷۶؛ جواہر الکلام: ۳۴/۱۱۵؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۲۷۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۷۲ ح ۴۳۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۱ ح ۱۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۳۴ ح ۲۹۴۶۰؛ الوافی: ۱۱/۵۷۰ ح ۶۳ ۱۱۳

[4] روضۃ المتقین: ۸/۵۸؛ ریاض المسائل: ۱۳/۱۷۴

فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم دے لیکن اس کی مخلوق کو حق نہیں کہ وہ اس کے علاوہ کسی کی قسم کھائے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2839} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)لاٰ يُؤٰاخِذُكُمُ اَللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمٰانِكُمْ (قَالَ اَللَّغْوُ قَوْلُ اَلرَّجُلِ لاَ وَ اَللَّهِ وَ بَلَى وَ اَللَّهِ وَ لاَ يَعْقِدُ عَلَى شَيْءٍ.

❁ مسعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خدا کے قول: ”اللہ ان قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا جو تم بے توجہی میں کھاتے ہو (البقرۃ:۲۲۵)“ کے بارے میں فرمایا: لغو سے مراد بندے کا لا واللہ (نہیں اللہ کی قسم) اور بلیٰ واللہ (یقیناً اللہ کی قسم) کہنا ہے اور اس (طرح کی قسم) پر کوئی چیز واجب نہیں ہوتی۔ [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

قول مؤلف:

---

[1] الکافی :۷/۴۴۹ح ۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ :۳/۳۶۷ درضمن حدیث ۴۳۲۳؛ تہذیب الاحکام:۸/۲۷۷ح ۱۰۰۹؛ وسائل الشیعہ :۲۲/۳۴۳ح ۲۸۷۴۶و۲۳/۲۵۹ح ۲۹۵۲۱و۲۷/۳۰۳ح ۳۳۸۰۱؛ الوافی:۱۱/۵۷۱ح ۱۱۳۶۴و۱۶/۱۰۵۶ح ۱۶۶۷۸؛ النوادراشعری:۵۱؛ تفسیر البرہان: ۵/۱۸۶و۶۷۶؛ بحارالانوار:۱۰۱/۲۸۶؛ تفسیر نورالثقلین:۵/۱۴۶و۴۹۸و۵۸۸؛ تفسیر کنزالدقائق:۱۲/۴۶۹و۱۴/۱۱۵و۳۰۳؛ مستدرک الوسائل:۱۶/۶۵ح ۱۹۱۷۱

[2] دروس تمہیدیہ:۲/۵۰۲؛ القواعد الفقہیہ :۷/۱۴۹؛ فقہ الصادقؑ :۲۳/۲۴۲؛ انوارالفقاھۃ :۲۳/۶۱؛ حدودالشریعہ:۲/۲۳۱؛ اسس القضاء:۱۹۱؛ تفصیل الشریعہ:۲۳/۲۸۱؛ مہذب الاحکام:۲۶/۲۳۵؛ کتاب القضاء آشتیانی:۱/۴۳۸؛ الزبدۃ الفقہیہ :۴/۵۹؛ جواہرالکلام:۲۰/۳۵۲؛ مبانی تحریرالوسیلہ:۱/۲۷۴؛ تنقیح مبانی الاحکام:۳/۴۹۹؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (القضاء):۱۰۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۴۱/۳۰؛ مستندالشیعہ :۱۷/۴۶۶؛ عیون الحقائق:۲/۱۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۸/۶۶؛ ایضاح الفوائد:۴/۴؛ جامع المدارک:۵/۵۱؛ البراہین الواضحات:۱/۴۱۵؛ دراسات فقہیہ:۳۶۲؛ القضاء نجم آبادی:۲/۴۷۳

[3] مسالک الافہام:۱۳/۴۷۳؛ نہایۃ المرام:۲/۳۲۶؛ مفاتیح الشرائع:۱/۶۹۱و۲/۴۰۴؛ المناھل:۷۴۰؛ الدرالمنثور من الماثور:۱/۳۳۶؛ مراۃ العقول: ۲۴/۳۳۰؛ ملاذ الاخیار:۱۴/۸

[4] الکافی :۷/۴۴۳ح ۱؛ تہذیب الاحکام:۸/۲۸۰ح ۱۰۲۳؛ وسائل الشیعہ :۲۳/۲۳۸ح ۲۹۴۰۷؛ الوافی:۱۱/۵۶۵ح ۱۱۳۴۶؛ دعائم الاسلام:۲/۹۵؛ تفسیر البرہان:۱/۴۶۷و۲/۳۴۸؛ بحارالانوار:۱۰۱/۲۲۴؛ تفسیر نورالثقلین:۱/۶۶۵

[5] فقہ الصادقؑ :۲۳/۲۵۰؛ ریاض المسائل:۱۳/۱۶۷

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف ہے [1] اور اسی مضمون کی ایک حدیث تفسیر عیاشی میں عبداللہ بن سنان سے مروی ہے [2] جس کو صحیح قرار دیا گیا ہے [3]

{2840} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ اَلْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى اَلْيَمِينِ فَيَرَى أَنَّ تَرْكَهَا أَفْضَلُ وَ إِنْ لَمْ يَتْرُكْهَا خَشِيَ أَنْ يَأْثَمَ أَ يَتْرُكُهَا فَقَالَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا رَأَيْتَ خَيْراً مِنْ يَمِينِكَ فَدَعْهَا.

سعید بن الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (کسی کام کی) قسم اٹھاتا ہے اور پھر دیکھتا ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر وہ نہیں چھوڑے گا تو اسے خوف ہے کہ گنہگار ہوگا تو کیا وہ اسے چھوڑ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں سنا کہ اگر تم اپنی قسم سے بہتر (کوئی چیز) دیکھو تو قسم کو چھوڑ دو۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2841} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ يَمِينٍ حَلَفْتَ عَلَيْهَا لَكَ فِيهَا مَنْفَعَةٌ فِي أَمْرِ دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْكَ فِيهَا وَ إِنَّمَا تَقَعُ عَلَيْكَ اَلْكَفَّارَةُ فِيمَا حَلَفْتَ عَلَيْهِ فِيمَا لِلَّهِ مَعْصِيَةٌ أَنْ لاَ تَفْعَلَهُ ثُمَّ تَفْعَلُهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ قسم کہ جس پر تم حلف دو اور اس میں تمہارے لئے دین یا دنیا کے معاملے میں نفع ہو تو اس میں تم پر کچھ واجب نہیں ہے اور کفارہ تو فقط تم پر تب واجب ہوتا ہے کہ جب تم اللہ کی معصیت کے لئے حلف دو کہ اسے نہ بجالاؤ گے اور تم اسے بجالاؤ۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول: ۳۲۱/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۴

[2] تفسیر العیاشی: ۳۳۶/۱

[3] عیون الحقائق الناضرۃ: ۶۰/۱

[4] الکافی: ۴۴۴/۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۸۴/۸ ح ۱۰۴۵؛ النوادر اشعری: ۳۹؛ الوافی: ۵۵۶/۱۱ ح ۱۱۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۰/۲۳ ح ۲۹۴۷۵؛ بحار الانوار: ۲۳۷/۱۰۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۶۶۵/۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۱۴/۴؛ مستدرک الوسائل: ۵۲/۱۶ ح ۱۹۱۱۷

[5] مراۃ العقول: ۳۲۱/۲۴؛ حدود الشریعہ: ۲۰۶/۲؛ دروس تمہیدیہ فی تفسیر: ۲۵۴/۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰۶/۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶۳/۴؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۵۰۵/۲

[6] الکافی: ۴۴۵/۷ ح ۱؛ الوافی: ۵۵۲/۱۱ ح ۱۱۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۸/۲۳ ح ۲۹۴۹۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر موثق ہے [2]

{2842} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَحْلِفُ اَلرَّجُلُ إِلاَّ عَلَى عِلْمِهِ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی حلف نہیں دے سکتا مگر اپنے علم پر [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2843} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ اَلْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُسْتَحْلَفُ اَلرَّجُلُ إِلاَّ عَلَى عِلْمِهِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی آدمی سے حلف نہیں لیا جا سکتا مگر اس کے علم پر [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [7]

{2844} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ وَ ضَمِيرُهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَلَفَ قَالَ اَلْيَمِينُ عَلَى اَلضَّمِيرِ.

---

[1] جواہر الکلام: ۱۹۹/۱۸؛ عیون الحقائق: ۱۸۱/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶۲/۴

[2] حدود الشریعہ: ۲۳۵/۲؛ مراۃ العقول: ۳۲۰/۴؛ کفایۃ الفقہ: ۴۸۵/۲

[3] الکافی: ۲۸۸/۶ح ۲؛ المحاسن: ۴۲۰/۲ح ۱۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۴ /۲۷۳ح ۳۰۶۷۷؛ الوافی: ۵۰۷/۲۰ح ۱۹۸۹۴؛ تفسیر البرہان: ۲۲۵/۳؛ بحار الانوار: ۲/۶۳ ۴۲ ۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۳۵۱/۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲۵۱/۸؛ عوالم العلوم: ۱۰۹/۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۲۶۵/۱۶ح ۱۹۸۲۳

[4] مراۃ العقول: ۳۲۳/۲۴؛ مہذب الاحکام: ۱۱۷/۲۴؛ نظام القضاء: ۴۹۳/۱؛ الانوار اللوامع: ۱۳۴/۱۴؛ مبانی تحریر الوسیلہ: ۱۳۵/۱؛ رسائل ومسائل: ۳۷۶/۱؛ فقہ القضاء اردبیلی: ۲۴۱/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۸/۳۵؛ مستند الشیعہ: ۱۵۳/۱۶

[5] الکافی: ۴۴۵/۷ح ۲؛ الوافی: ۱۰۶۵/۱۶ح ۱۶۶۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۴۷/۲۳ح ۲۹۴۹۲

[6] مبانی تحریر الوسیلہ: ۱۳۵/۱

[7] مراۃ العقول: ۳۲۳/۲۴

✿ اسماعیل بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے (کسی بات پر) حلف دیا مگر اس کا ضمیر حلف کے علاوہ بات پر تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم ضمیر (کی بنیاد) پر ہوتی ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2845} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَنِ اِسْتَثْنَى فِي يَمِينٍ فَلاَ حِنْثَ وَلاَ كَفَّارَةَ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قسم میں استثنیٰ لے لیا (یعنی قسم کھانے وقت ان شاءاللہ کہہ دیا) تو اس پر نہ کوئی گناہ ہوگا اور نہ کفارہ ہوگا۔ [3]

تحقیق:

حدیث قوی ہے [4] یا پھر معتبر ہے [5]

قول مؤلف:

یہ سند مشہور موثق ہے جس پر گفتگو کئی مقامات پر کی جا چکی ہے۔ تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے نیز اسی سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پوشیدہ طور پر قسم کھائے تو وہ انشاءاللہ بھی پوشیدہ طور پر کہے اور جو شخص حلف اعلانیہ طور پر اٹھائے تو وہ ان شاءاللہ بھی اعلانیہ طور پر کہے [6] اور تفسیر القمی میں بسند موثق [7] امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث مروی ہے جس میں درج ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو کہا

---

[1] الکافی: ۷/۴۴۴ح۲؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۳۷۱ح۴۳۰۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۰ح۱۰۲۴؛ الوافی: ۱۶/۱۰۶۶ح۱۶۶۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۴۶ح۲۹۴۸۹

[2] مراۃ العقول: ۲۴/۳۲۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۵۰؛ روضۃ المتقین: ۸/۵۴

[3] الکافی: ۷/۴۴۸ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۲ح۱۰۳۱؛ الوافی: ۱۱/۹۷۵ح۱۱۳۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۵۶ح۲۹۵۱۰؛ الفصول المھمہ: ۲/۴۱۱

[4] ریاض المسائل: ۱۳/۱۷۷

[5] وسائل العباد: ۴/۲۶

[6] الکافی: ۷/۴۴۹ح۷؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۳/۳۷۱ح۴۳۰۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۸۲ح۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۵۴ح۲۹۵۰۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۴۶؛ دعائم الاسلام: ۲/۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۵۹ح۱۹۱۴۵

[7] عیون الحقائق: ۲/۱۶۵

کہ کل بتاؤں گا مگر ان شاءاللہ نہ کہا تو چالیس دن وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور پھر سورۃ الکہف آیت ۲۳ نازل ہوئی [۱] اور اسی طرح کی حدیث یہود کے بارے میں بھی مروی ہے [۲] جس کی سند صحیح ہے [۳]

{2846} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)وَ اذْكُرْ رَبَّكَ إِذٰا نَسِيتَ) قَالَ ذَلِكَ فِي الْيَمِينِ إِذَا قُلْتَ وَ اللَّهِ لاَ أَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا فَإِذَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تَسْتَثْنِ فَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

✪ حمزہ بن حمران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور اگر آپ بھول جائیں تو اپنے پروردگار کو یاد کریں (الکہف: ۲۴)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ قسم کے بارے میں ہے پس جب تم کہو کہ واللہ (اللہ کی قسم) میں یہ یہ نہیں کروں گا اور (بعد از اں) تمہیں یاد آئے کہ تم نے استثنیٰ نہیں لیا (یعنی ان شاءاللہ نہیں کہا) تو فوراً ان شاءاللہ کہو۔ [۴]

تحقیق:

حدیث معتبر ہے۔ [۵]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [۶]

{2847} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ أَهْلِ الْمِلَلِ يُسْتَحْلَفُونَ فَقَالَ لاَ تُحْلِفُوهُمْ إِلاَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا اہل ملل (اہل کتاب غیر مسلموں) سے حلف لیا جا سکتا ہے؟

---

[۱] تفسیر القمی: ۳۲/۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۵/۲۳ ح ۲۹۵۰۹؛ بحار الانوار: ۱۴۲/۶۸

[۲] من لا یحضرہ الفقیہ: ۶۲/۳ ح ۴۲۸۴؛ النوادر اشعری: ۵۵؛ عوالی اللئالی: ۴۴۵/۳؛ الوافی: ۵۷۵/۱۱ ح ۱۱۳۸۰؛ تفسیر الصافی: ۲۳۸/۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۸/۲۳ ح ۲۹۵۱۸؛ بحار الانوار: ۲۳۰/۱۰۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۵۴/۳؛ مستدرک الوسائل: ۶۱/۱۶ ح ۱۹۱۴۹

[۳] روضۃ المتقین: ۱۷/۸؛ حدود الشریعہ: ۲۴۰/۲

[۴] الکافی: ۴۴۸/۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۸۱/۸ ح ۱۰۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۵۶/۲۳ ح ۲۹۵۱۲؛ الوافی: ۵۷۷/۱۱ ح ۱۱۳۷۵؛ تفسیر الصافی: ۲۳۸/۳؛ تفسیر البرہان: ۶۲۷/۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۲۵۴/۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵۹/۸؛ مستدرک الوسائل: ۵۹/۱۶ ح ۱۹۱۴۲؛ دعائم الاسلام: ۹۷/۲ ح ۳۰۶

[۵] کفایۃ الفقہ محقق سبزواری: ۴۸۳/۲

[۶] مراۃ العقول: ۳۲۸/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۷/۱۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان سے اللہ کے نام کے علاوہ حلف نہ لو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2848} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي كَفَّارَةِ اَلْيَمِينِ يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ مُدٌّ مِنْ دَقِيقٍ وَ حَفْنَةٌ أَوْ كِسْوَتُهُمْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثَوْبَانِ أَوْ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ هُوَ فِي ذَلِكَ بِالْخِيَارِ أَيَّ اَلثَّلاَثَةِ صَنَعَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى وَاحِدَةٍ مِنَ اَلثَّلاَثَةِ فَالصِّيَامُ عَلَيْهِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم کے کفارہ کے بارے میں فرمایا: دس مسکینوں کو کھانا کھلائے کہ ہر مسکین کو گندم یا آٹے کا ایک مُد دے یا انہیں لباس پہنائے کہ ہر انسان کے لئے دو کپڑے ہوں یا غلام آزاد کرے اور اسے اختیار ہے کہ ان تینوں میں سے جو چاہے (کفارہ) دے پس اگر تینوں میں سے کسی ایک پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر تین دن کے روزے (واجب) ہیں۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۷/۴۵۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۷۹ ح۸؛ الاستبصار: ۴/۴۰ ح۱۳۴؛ النوادر اشعری: ۵۴؛ الوافی: ۱۶/۱۰۵۸ ح۱۶۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۳/۲۶۶ ح۲۹۵۳۸ و۲۶۷ ح۲۹۵۴۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۸۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۶۹ ح۱۹۱۸۵

[2] الزبدۃ الفقهیہ: ۴/۶۳؛ جواہر الکلام: ۱۸/۱۹۱؛ مبانی تحریر الوسیلہ: ۱/۲۷۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۱۱؛ دروس فقہ مظاہری: ۳۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵/۲۰۰؛ جامع المدارک: ۵/۵۵؛ عیون الحقائق: ۲/۱۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۱/۳۱؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۱۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/۶۸؛ نہایۃ المرام: ۲/۳۲۶؛ الحج فی الشریعہ: ۱/۵۴۹؛ القضاء والشہادۃ محسنی: ۹۷؛ اسس القضاء: ۱۹۴؛ وسائل المیر زا لقمی: ۲/۶۸۷؛ القواعد الفقہیہ: ۷/۱۵۰؛ طریق الحق: ۲۶۴؛ مستند الشیعہ: ۱۷/۴۶۷؛ البراھین الواضحات: ۱/۱۳۴؛ فقہ القضاء اردبیلی: ۲/۲۱۶؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۱/۱۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۱۲

[3] مفتاح الکرامہ: ۱۰/۹۶؛ جامع المدارک: ۶/۴۳؛ کشف اللثام: ۱۰/۱۰۹؛ مجمع الفائدہ: ۱۲/۱۷۸؛ القضاء نجم آبادی: ۲/۱۷۳؛ مراۃ العقول: ۲۴/۳۳۴

[4] الکافی: ۷/۴۵۱ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۹۵ ح۱۰۹۱؛ الاستبصار: ۴/۵۱ ح۱۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۷۵ ح۲۸۸۱۸؛ الوافی: ۱۱/۵۸۳ ح۱۱۳۸۷؛ تفسیر العیاشی: ۱/۳۳۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۳۴۹ و۳۵۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۲۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۴۱۶ ح۱۸۶۷۹

[5] مراۃ العقول: ۲۴/۳۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۷۳؛ نہایۃ المرام: ۲/۲۱۵؛ مسالک الافہام: ۱۰/۱۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵/۱۷۳؛ جامع المدارک: ۵/۲۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۱۳؛ دروس تمہیدیہ فی تفسیر: ۱/۴۵۷؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۶۹؛ مختلف الشیعہ: ۸/۲۵۹؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۲۲۴؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۷۵؛ ریاض المسائل: ۱۲/۴۲۸؛ عیون الحقائق: ۲/۳۶۱؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۳۲؛ فقہ الخلاف: ۱/۲۹۷؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۹۷

{2849} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ كَفَّارَةِ اَلْيَمِينِ فِي قَوْلِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ:)فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ (مَا حَدُّ مَنْ لَمْ يَجِدْ وَ إِنَّ اَلرَّجُلَ يَسْأَلُ فِي كَفِّهِ وَ هُوَ يَجِدُ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَضْلٌ عَنْ قُوتِ عِيَالِهِ فَهُوَ مِمَّنْ لاَ يَجِدُ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ قسم کے کفارہ کے بارے میں خدا کے قول: ''پس جو پا سکے تین دن روزے رکھ(المائدہ:۸۹)'' میں پا نہ سکنے(یعنی قدرت نہ ہونے) کی حد کی ہے جبکہ ہاتھ پھیلا کر سوالی بھی پا سکتا ہے؟[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن یا موثق ہے[3]

{2850} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ (أَوْسَطِ مٰا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ) فَقَالَ مَا تَقُوتُونَ بِهِ عِيَالَكُمْ مِنْ أَوْسَطِ ذَلِكَ قُلْتُ وَ مَا أَوْسَطُ ذَلِكَ فَقَالَ اَلْخَلُّ وَ اَلزَّيْتُ وَ اَلتَّمْرُ وَ اَلْخُبْزُ تُشْبِعُهُمْ بِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً قُلْتُ (كِسْوَتُهُمْ) قَالَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے (خدا کے قول) ''اوسط درجے کا کھانا جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو(المائدۃ:۸۹)'' کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس سے تم اپنے اہل وعیال کو خوراک دیتے ہو اس کا درمیانہ

میں نے عرض کیا: اس کا درمیانہ سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سرکہ، زیتون، کھجور اور روٹی کہ جس سے تم انہیں ایک مرتبہ سیر کرتے ہو۔

میں نے عرض کیا: اور ''ان کے لباس (المائدہ:۸۹)'' سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک کپڑا (جس سے ستر پوشی ہو جائے)[4]

---

[1] الکافی :۷ /۵۲ ۴ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۸ /۲۹۶ح۱۰۶۶؛ النوادر اشعری: ۵۷؛ الوافی: ۱۱ /۵۸۸ح ۱۱۴۰۴؛ تفسیر الصافی: ۲ /۸۱؛ وسائل الشیعہ : ۲۲ /۳۷۹ح ۲۸۸۳۴؛ تفسیر البرہان: ۲ /۳۴۸؛ بحارالانوار: ۱۰۱ /۲۴۱؛ تفسیر نورالثقلین: ۱ /۶۶۷؛ تفسیر کنزالدقائق: ۴ /۲۱۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/۱۷۴ح ۱۸۶۸۲

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶۲/۵

[3] مراۃ العقول: ۳۳۶/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۴۸/۱۴؛ مہذب الاحکام: ۱۷۵/۱۰؛ آیات الاحکام: ۹۶/۳؛ جواہر الکلام: ۱۸۲/۱۷

[4] تہذیب الاحکام: ۸ /۲۹۶ح ۸۷؛ الکافی :۷ /۵۴۴ح ۱۴؛ الاستبصار: ۴ /۵۲ح ۱۷۸؛ الوافی: ۱ /۵۸۵ح ۱۱۳۹۴؛ وسائل الشیعہ : ۲۲ /۳۸۱ح ۲۸۸۳۹؛ تفسیر البرہان: ۳۴۸/۲؛ تفسیر نورالثقلین: ۶۶۷/۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2851} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ، أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ إِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِيناً أَ يُجْمَعُ ذَلِكَ لِإِنْسَانٍ وَاحِدٍ يُعْطَاهُ قَالَ لاَ وَلَكِنْ يُعْطِي إِنْسَاناً إِنْسَاناً كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْتُ فَيُعْطِيهِ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ إِنْ كَانُوا مُحْتَاجِينَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُعْطِيهِ ضُعَفَاءَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْوَلاَيَةِ قَالَ نَعَمْ وَ أَهْلُ الْوَلاَيَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ اگر دس یا ساٹھ مسکینوں کو ایک ساتھ کھانا کھلانا ہو تو کیا ایک ہی انسان کو دیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ ایک ایک انسان کو دیا جائے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر آدمی کے قرابتدار محتاج ہوں تو ان کو دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: ان مستضعفین کو دیا جاسکتا ہے جو اہل ولایت نہیں ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن اہل ولایت مجھے زیادہ پسند ہیں۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۷ ۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۴۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۵۵؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۵۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۷۴؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/ ۳۵۴؛ مختلف الشیعہ: ۸/ ۲۶۰؛ فقہ الخلاف: ۱/ ۲۹۹؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۴۶۹

[2] تہذیب الاحکام: ۸/ ۲۹۸ ح ۱۱۰۳؛ الاستبصار: ۴/ ۵۳ ح ۱۸۵؛ الوافی: ۱۱/ ۵۸۷ ح ۱۱۴۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۳۸۶ ح ۲۸۸۵۴ و ۲۸۸۳ ح ۲۸۸۵۹؛ النوادر اشعری: ۵۹؛ بحار الانوار: ۱۰۱/ ۲۴۲؛ تفسیر العیاشی: ۱/ ۳۳۷؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۳۵۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۵/ ۲۲۴ ح ۱۸۷۰۶

[3] مصباح المنہاج (الصوم): ۱۹۴؛ مہذب الحکام: ۱۰/ ۱۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۷۳؛ فقہ الخلاف: ۱/ ۲۹۸؛ عیون الحقائق: ۲/ ۳۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۲۳۱؛ الصوم فی الشریعہ تبریزی: ۱/ ۳۵۸

[4] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/ ۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/ ۲۹۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۵۹؛ نہایۃ المرام: ۲/ ۲۱۲؛ مہذب الاحکام: ۲۲/ ۳۵۱؛ مدارک العروۃ: ۲۰/ ۴۳۹؛ جواہر الکلام: ۳۲/ ۴۶۱؛ الصوم فی الشریعہ تبریزی: ۱/ ۳۵۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۴۴۳؛ مستند العروۃ: ۱/ ۳۶۶؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۴۶۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/ ۳۹۹؛ مسالک الافہام: ۱۰/ ۹۳؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۴۲۶؛ جامع المدارک: ۵/ ۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۳/ ۳۵۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۵۲

{2852} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُجْزِءُ إِطْعَامُ اَلصَّغِيرِ فِي كَفَّارَةِ اَلْيَمِينِ وَلَكِنْ صَغِيرَيْنِ بِكَبِيرٍ.

۞ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قسم کے کفارے میں فقط چھوٹوں کو کھلانا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایک بڑے آدمی کے عوض دو چھوٹے ہوں [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

﴿وقف کے احکام﴾

{2853} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: كَتَبَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلْوَقْفِ وَمَا رُوِيَ فِيهَا فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْوُقُوفُ عَلَى حَسَبِ مَا يَقِفُهَا أَهْلُهَا إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

۞ محمد بن یحیٰی سے روایت ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے امام ابومحمد (حسن عسکری علیہ السلام) کی طرف وقف اور جو کچھ اس سلسلے میں روایت کیا گیا ہے کے بارے میں لکھا تو امام علیہ السلام نے جواب لکھا: وقف اپنے واقف کی شروط و منشاء پر ہوتے ہیں ان شاءاللہ۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2854} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَلرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لِي وَلَدٌ وَ لِي ضِيَاعٌ وَرِثْتُهَا مِنْ أَبِي وَ

---

[1] الکافی: ۷/۴۵۴ح۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۸/۲۹۷ح۱۱۰۰؛ الوافی: ۱۱/۵۸۷ح۱۱۳۹۹؛ الاستبصار: ۴/۵۳ح۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۳۸۷ح ۲۸۸۵۵؛عوالی اللئالی: ۳/۱۶/۲؛مستدرک الوسائل: ۲۱/۱۵ح ۱۸۷۰۴

[2] مراۃ العقول: ۲۴/۴۰۴؛ملاذ الاخیار: ۵۱/۱۴؛فقہ الصادقؑ: ۳۵/۶۷۳؛کفایۃ المحصلین: ۲/۳۰۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/۱۷۴

[3] الکافی: ۷/۳ح۳۴؛من لایحضرہٗ الفقیہ: ۴/۲۳۷ح۵۵۶۷؛تہذیب الاحکام: ۹/۱۲۹ح۵۵۵؛الوافی: ۱۰/۵۴۷ح۱۰۰۹۰؛وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۷۵ح۲۴۳۸۷؛عوالی اللئالی: ۳/۲۶۱؛الفصول المہمہ: ۲/۳۰۵

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۶۳؛ کتاب البیع خمینی: ۳/۱۴۱؛ارشاد الطالب: ۳/۱۰۰؛الشروط والالتزامات التبعیۃ: ۲/۱۲۷؛الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۴۴؛رسائل فی الوقف خادمی: ۲۲۹؛غایۃ الآمال: ۳/۵۴۴؛رسالہ وقف شفتی: ۵۳؛الآرأ الفقہیہ: ۸/۲۰۸؛ارشاد الطالب: ۴/۳۲۲؛المناہل: ۴۶۹؛فقہ المعاملات مصطفوی: ۶۲۰؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۱۳؛ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۷؛روضۃ المتقین: ۱۱/۱۴۹

بَعْضُهَا اِسْتَفَدْتُهَا وَ لاَ آمَنُ اَلْحَدَثَانَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِي وَلَدٌ وَ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَمَا تَرَى جُعِلْتُ فِدَاكَ لِي أَنْ أُوقِفَ بَعْضَهَا عَلَى فُقَرَاءِ إِخْوَانِي وَ اَلْمُسْتَضْعَفِينَ أَوْ أَبِيعَهَا وَ أَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا فِي حَيَاتِي عَلَيْهِمْ فَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ لاَ يَنْفُذَ اَلْوَقْفُ بَعْدَ مَوْتِي فَإِنْ أَوْقَفْتُهَا فِي حَيَاتِي فَلِي أَنْ آكُلَ مِنْهَا أَيَّامَ حَيَاتِي أَمْ لاَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَهِمْتُ كِتَابَكَ فِي أَمْرِ ضِيَاعِكَ وَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا مِنَ اَلصَّدَقَةِ فَإِنْ أَنْتَ أَكَلْتَ مِنْهَا لَمْ يَنْفُذْ إِنْ كَانَ لَكَ وَرَثَةٌ فَبِعْ وَ تَصَدَّقْ بِبَعْضِ ثَمَنِهَا فِي حَيَاتِكَ وَ إِنْ تَصَدَّقْتَ أَمْسَكْتَ لِنَفْسِكَ مَا يَقُوتُكَ مِثْلَ مَا صَنَعَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ.

۞ علی بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے امام ان یعنی امام علی رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میری جائے داد ہے کہ جسے میں نے اپنے باپ سے وراثت میں پایا ہے اور اس میں سے بعض سے میں استفادہ کرتا ہوں اور مجھے آئندہ پیدا ہونے والے احادثات سے چھٹکارا نہیں پس اگر میری اولاد نہ ہوئی اور حادثہ پیش آ گیا (یعنی موت آ گئی) تو آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں اس میں سے کچھ جائے داد اپنے فقیر (مومن) بھائیوں کے لئے اور ضرورت مندوں کے لئے وقف کردوں یا اسے بیچ دوں اور اپنی زندگی میں ہی اس کی قیمت ان پر صدقہ کردوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میری موت کے بعد وقف نافذ نہیں کیا جائے گا پس اگر میں اسے اپنی زندگی میں وقف کردوں تو کیا میں اس سے اپنی زندگی میں کھا سکتا ہوں یا نہیں؟

امام علیہ السلام نے لکھا کہ میں نے تمہاری جائیدادوں کے بارے میں تمہارے خط کو سمجھا اور تمہارے لئے صدقہ (وقف) سے کھانا روا نہیں ہے پس اگر تم نے اس میں سے کھایا اور اگر تمہارے ورثا ہیں تو وقف نافذ نہیں کیا جائے گا پس تم اسے بیچ دو اور اس کی قیمت کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں صدقہ کردو اور اس میں سے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے پاس رکھو جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کیا تھا۔[1]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے۔[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۷/ ۳۷ح ۳۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۳۸ح ۵۵۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۲۹ح ۵۵۴؛ الوافی: ۱۰/ ۵۵۴ح ۱۰۱۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۱۷۶ح ۲۴۳۸۸؛

[2] روضۃ المتقین: ۱/ ۱۵۳

[3] مراۃ العقول: ۲۳/ ۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۹۷

{2855} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : أَنَّ رَجُلاً تَصَدَّقَ بِدَارٍ لَهُ وَ هُوَ سَاكِنٌ فِيهَا فَقَالَ الْحِينَ أُخْرُجْ مِنْهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے اپنا مکان وقف کردیا جبکہ خود اسی میں ساکن تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت اسے اس سے نکال دیا جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف کالموثق ہے[3]

{2856} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ عَلَى وُلْدٍ قَدْ أَدْرَكُوا إِذَا لَمْ يَقْبِضُوا حَتَّى يَمُوتَ فَهُوَ مِيرَاثٌ فَإِنْ تَصَدَّقَ عَلَى مَنْ لَمْ يُدْرِكْ مِنْ وُلْدِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ وَالِدَهُ هُوَ الَّذِي يَلِي أَمْرَهُ وَ قَالَ لاَ يَرْجِعُ فِي الصَّدَقَةِ إِذَا ابْتَغَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الحديث.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بالغ اولاد کے لئے صدقہ (وقف) کرتا ہے مگر وہ قبضہ نہیں لیتے یہاں تک کہ یہ مرجاتا ہے تو وہ میراث ہوگی اور اس نے نابالغ اولاد کے لئے صدقہ (وقف) کیا تو یہ جائز (نافذ) ہے کیونکہ اس (نابالغ) کے امور کا یہ سرپرست ہے۔

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: جب صدقہ سے خدا کی خوشنودی کا قصد ہو تو اس میں رجوع نہیں کیا جاسکتا۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۳۸ح ۵۸۲؛الاستبصار:۴/۱۰۳ح ۳۹۴؛وسائل الشیعہ :۱۹/۱۷۸ح ۲۴۳۹۱؛الوافی:۱۰/۵۲۴ح ۱۰۰۳۷

[2] روضۃ المتقین :۱۱/۱۵۳

[3] ملاذالاخیار:۱۴/۴۱۸

[4] الکافی:۷/۳۱ح ۷؛تہذیب الاحکام:۹/۱۳۵ح ۵۶۹؛الاستبصار:۴/۱۰۱ح ۳۸۷؛وسائل الشیعہ :۱۹/۱۷۸ح ۲۴۳۹۲؛الوافی:۱۰/۵۱۶ح ۱۰۰۱۲من لایحضرہُ الفقیہ:۴/۲۴۷ح ۵۵۸۵

[5] مراۃ لعقول:۲۳/۵۲؛رسالہ وقف شفتی:۵۹؛موسوعہ الاحکام الاطفال:۲/۴۶۹؛کفایۃ الفقہ :۲/۷؛المناھل:۴۸۱؛جواہر الکلام:۱۴/۴۷۴؛دروس تمہیدیہ فی الفقہ :۲/۲۶۲؛ذخیرۃ الصالحین:۵/۴۰۹؛فقہ الصادقؑ:۲۳۶/۲۰؛دلیل تحریر الوسلیہ:۶۸۸؛العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۸۹؛مصباح المنہاج (التجارۃ):۲/۳۷۷؛رسائل فی الوقف خادمی:۲۳۴؛مختلف الشیعہ :۶/۲۶۵؛مسالک الافہام:۶/۳۵؛مفتاح الکرامی:۹/۱۸۰؛المہذب البارع:۳/۲۷؛الباقیات الصالحات:۵۵؛وسائل العباد:۲/۲۵۷؛مناط الاحکام:۲۴۷؛الزبدۃ الفقہیہ :۴/۲۱۷؛المہذب:۲/۸۸؛تذکرۃ الفقہا:۲۰/۴۰؛الانوار اللوامع:۱۳/۲۵۴؛منہل الغمام:۳/۵

{2857} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُوقِفُ اَلضَّيْعَةَ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي ذَلِكَ شَيْئاً فَقَالَ إِنْ كَانَ أَوْقَفَهَا لِوُلْدِهِ وَلِغَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ لَهَا قَيِّماً لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَ إِنْ كَانُوا صِغَاراً وَ قَدْ شَرَطَ وَلاَيَتَهَا لَهُمْ حَتَّى يَبْلُغُوا فَيَحُوزَهَا لَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَ إِنْ كَانُوا كِبَاراً لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَيْهِمْ وَ لَمْ يُخَاصِمُوا حَتَّى يَحُوزُوهَا عَنْهُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا لِأَنَّهُمْ لاَ يَحُوزُونَهَا عَنْهُ وَ قَدْ بَلَغُوا.

✿ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی جائے داد وقف کرتا ہے پھر اسے خیال آتا ہے کہ وہ اس میں کچھ تبدیلی کرے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے اسے اپنی اولاد اور دوسرے لوگوں کے لئے وقف کیا پھر اس کا متولی بھی بنا دیا تو پھر وہ رجوع نہیں کرسکتا اگرچہ وہ چھوٹے تھے اور اس نے ان کی ولایت کی شرط رکھی تھی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائیں اور اس نے اس کا قبضہ بھی دے دیا تھا تو پھر بھی اس میں رجوع نہیں کرسکتا اور اگر وہ بڑے ہوں اور اس نے وقف کی جائے داد ان کے حوالے نہ کی ہو اور وہ اس بارے میں اس سے جھگڑا بھی نہ کریں جب تک کہ وہ اس سے قبضہ نہ لیں تو اسے اس میں رجوع کا حق ہے کیونکہ انہوں نے اس سے اس وقف شدہ جائیداد کی سپردگی نہیں لی جبکہ وہ بالغ بھی تھے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2858} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ عَلَى بَعْضِ وُلْدِهِ بِطَرَفٍ مِنْ مَالِهِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَ مَعَهُ غَيْرَهُ مِنْ وُلْدِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِبَعْضِ مَالِهِ عَلَى بَعْضِ وُلْدِهِ وَ يُبِينُهُ لَهُمْ أَلَهُ أَنْ يُدْخِلَ مَعَهُمْ مِنْ وُلْدِهِ غَيْرَهُمْ بَعْدَ

---

[1] الکافی: ۷/ ۳۶ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۲۳۹ح ۵۵۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۳۴ح ۵۶۶؛ الاستبصار: ۴/ ۱۰۲ح ۳۹۲؛ الوافی: ۱۰/ ۵۴۹ ح ۱۰۰۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۱۸۰ح ۲۴۳۹۵

[2] مراۃ العقول: ۲۳/ ۶۴؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۱۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۴۰۸؛ تحریر الوسیلہ: ۸۱؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/ ۱۸۶؛ ریاض المسائل: ۱۰/ ۹۷؛ احکام در آرا یزدی: ۱۶؛ جواہر الکلام: ۲۸/ ۹؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۲/ ۵۵۰؛ مفتاح الکرامہ: ۲۱/ ۴۳۳؛ آیات الاحکام: ۳/ ۲۲۴؛ الباقیات الصالحات: ۳۵؛ رسائل وسائل: ۱/ ۲۳۷؛ انوار الفقاھۃ کتاب الوقف: ۱۶؛ منہل الغمام: ۳/ ۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/ ۱۸؛ معجم المصطلحات: ۵۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۳۰۸ و ۳/ ۲۵۰؛ رسائل فی الوقف خادمی: ۳۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/ ۲۱۷؛ الرسائل الفقہیہ: ۶۵؛ دراسات فقہیہ: ۳۸۳

أَنْ أَبَانَهُمْ بِصَدَقَةٍ قَالَ لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ أَنَّهُ مَنْ وُلِدَ فَهُوَ مِثْلُ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذَلِكَ لَهُ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بعض اولاد پر اپنے مال کا کچھ حصہ وقف کرتا ہے بعدازاں اسے دوسری بعض اولاد کو اس میں شامل کرنے کا خیال آتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے (کیونکہ وقف نافذ نہیں ہوا) اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بعض اولاد پر اپنے بعض مال کو وقف کرتا ہے اور اسے ان کے لئے الگ کر دیتا ہے (یعنی قبضہ دے دیتا ہے) تو کیا بعدازاں اپنی دوسری اولاد کو ان میں شامل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے یہ حق نہیں ہے (کیونکہ وقف نافذ ہو چکا) مگر یہ کہ وہ پہلے شرط عائد کرے کہ بعد میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھی اس وقف میں شامل ہوگی تو پھر اس کے لئے جائز ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{**2859**} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِشْتَرَيْتُ أَرْضاً إِلَى جَنْبِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَلَمَّا وَفَّرْتُ الْمَالَ خُبِّرْتُ أَنَّ الْأَرْضَ وَقْفٌ فَقَالَ لاَ يَجُوزُ شِرَاءُ الْوَقْفِ وَلاَ تُدْخِلِ الْغَلَّةَ فِي مَالِكَ اِدْفَعْهَا إِلَى مَنْ وُقِفَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ لاَ أَعْرِفُ لَهَا رَبّاً قَالَ تَصَدَّقْ بِغَلَّتِهَا.

۞ ابو علی بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں نے اپنے پہلو میں ایک زمین ایک ہزار درہم میں خریدی اور جب اس میں فصل تیار ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ زمین وقف ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقف شدہ کا خریدنا (اور بیچنا) جائز نہیں ہے لہٰذا اس کا غلہ اپنے مال میں مت داخل کرو اور جن کے لئے وقف ہے ان کو دے دو۔

میں نے عرض کیا: میں اس کے مالکوں کو نہیں پہچانتا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کا غلہ صدقہ کر دو۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۳۷ ح ۵۷۵؛ الاستبصار: ۴/ ۱۰۱ ح ۳۸۹؛ السرائد: ۳/ ۶۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/ ۱۸۳ ح ۲۴۴۰۰؛ الوافی: ۱۰/ ۵۱۹ ح ۱۰۰۱۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۴۱۴؛ منہل الغمام: ۳/ ۳۹؛ جامع المدارک: ۴/ ۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۱۰/ ۱۶۲؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/ ۲۴۵؛ مسالک الافہام: ۵/ ۳۱۷؛ احکام الوقف فی الشریعہ الاسلامیہ الغرأ: ۱۵۴؛ مفتاح الکرامہ: ۲۱/ ۶۵۷؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۳۸؛ احکام وقف در آرأو نظریات فقہیہ نو اندیش یزدی: ۹۷؛ ذخیرۃ الصالحین: ۵/ ۲۷۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوقف) سیفی: ۳۸۵؛ الباقیات الصالحات: ۳۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/ ۱۷۰؛ رسائل فی الوقف خادمی: ۲۲۰؛ الانوار اللوامع: ۱۳/ ۳۲۲

[3] من لایحضرہٗ الفقیہ: ۴/ ۲۴۲ ح ۵۵۷۶؛ الکافی: ۷/ ۳۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۱۳۰ ح ۵۵۶؛ الاستبصار: ۴/ ۹۷ ح ۳۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۶۲؛ الوافی: ۱۰/ ۵۵۴ ح ۱۰۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۶۴ ح ۲۲۷۵۷ و ۱۹/ ۱۸۵ ح ۲۴۴۰۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2860} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ فُلاَناً اِبْتَاعَ ضَيْعَةً فَوَقَفَهَا وَ جَعَلَ لَكَ فِي اَلْوَقْفِ اَلْخُمُسَ وَ يَسْأَلُ عَنْ رَأْيِكَ فِي بَيْعِ حِصَّتِكَ مِنَ اَلْأَرْضِ أَوْ يُقَوِّمُهَا عَلَى نَفْسِهِ بِمَا اِشْتَرَاهَا بِهِ أَوْ يَدَعُهَا مَوْقُوفَةً فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَيَّ أَعْلِمْ فُلاَناً أَنِّي آمُرُهُ بِبَيْعِ حَقِّي مِنَ اَلضَّيْعَةِ وَ إِيصَالِ ثَمَنِ ذَلِكَ إِلَيَّ وَ إِنَّ ذَلِكَ رَأْيِي إِنْ شَاءَ اَللَّهُ أَوْ يُقَوِّمُهَا عَلَى نَفْسِهِ إِنْ كَانَ ذَلِكَ أَوْفَقَ لَهُ وَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ اَلرَّجُلَ ذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ مَنْ وَقَفَ بَقِيَّةَ هَذِهِ اَلضَّيْعَةِ عَلَيْهِمُ اِخْتِلاَفاً شَدِيداً وَ أَنَّهُ لَيْسَ يَأْمَنُ أَنْ يَتَفَاقَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ بَعْدَهُ فَإِنْ كَانَ تَرَى أَنْ يَبِيعَ هَذَا اَلْوَقْفَ وَ يَدْفَعَ إِلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا كَانَ وُقِفَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَمَرْتَهُ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ إِلَيَّ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّ رَأْيِي لَهُ إِنْ كَانَ قَدْ عَلِمَ اَلاِخْتِلاَفَ مَا بَيْنَ أَصْحَابِ اَلْوَقْفِ أَنْ يَبِيعَ اَلْوَقْفَ أَمْثَلُ فَإِنَّهُ رُبَّمَا جَاءَ فِي اَلاِخْتِلاَفِ مَا فِيهِ تَلَفُ اَلْأَمْوَالِ وَ اَلنُّفُوسِ.

۞ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ فلاں شخص نے زمین خریدی اور اسے وقف کر دیا اور اس وقف میں آپ علیہ السلام کے لئے خمس مقرر کیا اور وہ شخص آپ علیہ السلام کے حصہ کی زمین کی فروخت کے بارے میں آپ علیہ السلام کی رضا جاننا چاہتا ہے یا قیمت خرید کے مطابق اس کی قیمت خود پر آپ علیہ السلام کا قرض محسوب کرے یا اسے موقوفہ ہیں رہنے دے؟

امام علیہ السلام نے جواباً مجھے لکھا: فلاں کو بتادو کہ میں اسے اس جائیداد میں سے اپنے حصے کی فروخت کا اور اس کی قیمت اپنی طرف پہنچانے کا حکم دیتا ہوں اور اسی میں میری رضا ہے ان شاً اللہ یا اگر اس کے لئے مناسب ہو تو اس کی قیمت کو اپنے اوپر ہمارا قرض محسوب کرے۔

اور میں نے آپ علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ جس نے اس زمین کے بقیہ حصے کو وقف کیا ان کے درمیان شدید اختلاف ہے اور کسی بڑے فساد کے خطرے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پس اگر آپ علیہ السلام چاہیں تو اس وقف کو بیچ دیا جائے اور ان میں سے ہر انسان کو اس کے نام سے وقف کے مطابق قیمت ادا کی جائے اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کا حکم معلوم کیا گیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا: اس شخص کو بتاؤ کہ میرا اس کو مشورہ ہے کہ اگر صاحبان وقف کے درمیان اختلاف اس بات کا متقاضی ہے کہ وقف کو فروخت کر دیا جائے تو فروخت کر دے کیونکہ بسا اوقات اختلاف کی وجہ سے اموال اور جانیں تلف

[1] روضۃ المتقین: ۱۱/۱۵۷؛ مراۃ العقول: ۲۳/۶۳؛ برہان الاشراف: ۷؛ الآرا الفقہیہ: ۸/۲۰۹؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۳/۷۹؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۲/۵۰۶؛ مستند الشیعہ: ۱۴/۳۰۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۹۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۴۴؛ رسالہہائے خطی فقہی گروھی از محققان: ۶۰۵؛ معجم المصطلحات: ۴۵۳

ہوجاتی ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2861} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي طَاهِرِ بْنِ حَمْزَةَ : أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ مَدِينٌ أُوقِفَ ثُمَّ مَاتَ صَاحِبُهُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لاَ يَفِي مَالُهُ إِذَا أَوْقَفَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُبَاعُ وَقْفُهُ فِي اَلدَّيْنِ.

❁ ابوطاہر بن حمزہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدین (میں امام علیہ السلام) کی طرف خط لکھا کہ ایک مقروض شخص نے وقف کیا اور پھر مر گیا جبکہ اس کا مال قرض کی ادائیگی کے لئے کافی نہیں ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا: قرضہ کی ادائیگی کے لئے وقف کو فروخت کر دیا جائے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{2862} أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اَلطَّبْرِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيِّ عَنْ صَاحِبِ اَلزَّمَانِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ رُوِيَ عَنِ اَلْفَقِيهِ فِي بَيْعِ اَلْوَقْفِ خَبَرٌ مَأْثُورٌ إِذَا كَانَ اَلْوَقْفُ عَلَى قَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ وَ أَعْقَابِهِمْ فَاجْتَمَعَ أَهْلُ اَلْوَقْفِ عَلَى بَيْعِهِ وَ كَانَ ذَلِكَ أَصْلَحَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُشْتَرَى مِنْ بَعْضِهِمْ إِنْ لَمْ يَجْتَمِعُوا كُلُّهُمْ عَلَى اَلْبَيْعِ أَمْ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ يَجْتَمِعُوا كُلُّهُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ وَ عَنِ اَلْوَقْفِ اَلَّذِي لاَ يَجُوزُ بَيْعُهُ؟ فَأَجَابَ إِذَا كَانَ اَلْوَقْفُ عَلَى إِمَامِ اَلْمُسْلِمِينَ فَلاَ يَجُوزُ بَيْعُهُ وَ إِنْ كَانَ

---

[1] الکافی: ۷/۳۶ح ۳۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۴۰ح ۵۵۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۳۰ح ۵۵۷؛ الاستبصار: ۴/۹۸ح ۳۸۱؛ الوافی: ۱۰/۵۵۱ح ۱۰۰۹۷؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۱و۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۸۷ح ۲۴۴۰۹و۱۸۸

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۶۱؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۹۹؛ تذکرۃ الفقہاء (الطہارۃ الی الجعالہ): ۲۰/۲۵۲؛ مفتاح الکرامہ: ۲۱/۶۹۹؛ المکاسب: ۷/۱۳؛ الآراء الفقہیہ: ۸/۳۸۲؛ کفایۃ الفقہیہ: ۲/۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۸/۴۴۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ: ۵۳۸؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۲/۱۷۲؛ کتاب البیع خمینی: ۳/۲۵۱؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۳/۱۰۱؛ ریاض المسائل: ۱۰/۱۷۳؛ منہل الغمام: ۳/۵۰؛ صفوۃ المقال: ۹۹؛ غایۃ المراد: ۲/۲۷؛ النجعہ: ۶/۳۴۷؛ ماوراالفقہ: ۴/۲۱۸؛ معجم المصطلحات: ۵۴۴؛ مختلف الشیعہ: ۶/۲۸۸؛ مقابس الانوار: ۱۴۷؛ مستند الشیعہ: ۱۴/۳۱۱؛ المذہب البارع: ۳/۶۶؛ مجموعہ المقالات: ۲۷۵؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۹۶؛ ایضاح الفوائد: ۲/۳۹۲؛ غایۃ الآمال: ۳/۵۳۴؛ برہان الاشراف: ۱۰؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۲/۵۵۸

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۱۳۸ح ۵۷۹؛ الوافی: ۱۰/۵۵۲ح ۱۰۰۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۸۹ح ۲۴۴۱۱

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۴۱۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ: ۵۴۴

عَلَى قَوْمٍ مِنَ اَلْمُسْلِمِينَ فَلْيَجْمَعْ كُلُّ قَوْمٍ مَا يَقْدِرُونَ عَلَى بَيْعِهِ مُجْتَمِعِينَ وَ مُتَفَرِّقِينَ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ

۞ محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیدی سے روایت ہے کہ میں نے امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ فقیہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے وقف کی بیع کے بارے میں ایک خبر ماثور روایت کی گئی ہے کہ جب وقف چند لوگوں کی ذات اور ان کی اولاد پر ہو اور تمام اہل وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق و مجتمع ہو جائیں کہ اس مال کا فروخت کرنا ہی ان کے لئے مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا ان سے خریدنا جائز ہے یا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ کہ سب اہل وقف راضی ہو جائیں اور وہ کون سا وقف ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے؟

امام زمانہ علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اگر وقف امام المسلمین کے لئے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لئے ہے تو ان میں سے ہر ایک فروخت کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

قول مؤلف:

عمومی حالات میں وقف کی خرید و فروخت منع ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا لیکن اضطرار کی صورت میں یا کسی حالت مخصوصہ کے تحت فروخت کی اجازت بھی نقل ہوئی ہے البتہ علمائ نے ایسی صورت میں بھی فروخت والی احادیث کی مناسب تاویل کی ہے اور حقیقت کی حقیقت وہی جانتا ہے جو جاننے کا حقدار ہے۔

{2863} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قُلْتُ رَوَى بَعْضُ مَوَالِيكَ عَنْ آبَائِكَ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ أَنَّ كُلَّ وَقْفٍ إِلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ فَهُوَ وَاجِبٌ عَلَى اَلْوَرَثَةِ وَ كُلَّ وَقْفٍ إِلَى غَيْرِ وَقْتٍ مَعْلُومٍ جَهْلٌ مَجْهُولٌ بَاطِلٌ مَرْدُودٌ عَلَى اَلْوَرَثَةِ وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِقَوْلِ آبَائِكَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هُوَ عِنْدِي كَذَا.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے (بذریعہ خط) امام (محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: آپ علیہ السلام کے کسی موالی نے آپ علیہ السلام کے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ ہر وہ وقف جس کا وقت (مدت وقف) معلوم ہو تو ورثا پر واجب ہے کہ اس کا امضا کریں اور ہر وہ وقف جس کی مدت وقف معلوم نہ ہو وہ باطل ہے اور اسے ورثا کو پلٹا دیا جائے گا اور آپ علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد علیہ السلام کے قول کے زیادہ عالم ہیں؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا: میرے نزدیک یہ (قول) اسی طرح ہی ہے [3]

---

[1] الاحتجاج:۴۸۷/۲؛ بحار الانوار:۵۳/۱۶۲ و ۱۰۰/۶۲؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۹۰ ح ۲۴۴۱۳

[2] الانوار اللوامع:۱۱/۲۹۳؛ برہان الاشراف:۱۳

[3] الکافی:۷/۳۶ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ:۴/۲۳۷ ح ۵۵۶۹؛ تہذیب الاحکام:۹/۱۳۲ ح ۵۶۱؛ الاستبصار:۴/۹۹ ح ۳۸۳؛ الوافی:۱۰/۵۴۸ ح ۱۰۰۹۳؛ وسائل الشیعہ:۱۹/۱۹۲ ح ۲۴۴۱۴ و عوالم العلوم:۲۳/۳۳۱ و ۴۶۵

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2864} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ دَارٍ لَمْ تُقْسَمْ فَتَصَدَّقَ بَعْضُ أَهْلِ اَلدَّارِ بِنَصِيبِهِ مِنَ اَلدَّارِ فَقَالَ يَجُوزُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ هِبَةً قَالَ يَجُوزُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس گھر کے بارے میں پوچھا جو ہنوز تقسیم نہیں ہوا (بلکہ مشترکہ ملکیت ہے) تو کیا کوئی ایک مالک اس گھر سے اپنا حصہ صدقہ (وقف) کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز ہے

میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہبہ کردے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جائز ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2865} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا تَصَدَّقَ اَلرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا وَلاَ يَسْتَوْهِبَهَا وَلاَ يَسْتَرِدَّهَا إِلاَّ فِي مِيرَاثٍ.

❁ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص (کوئی چیز) صدقہ (وقف) کردے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اسے فروخت کرے اور نہ ہی وہ اسے ہبہ کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے واپس لے سکتا ہے مگر یہ کہ وہ میراث میں ملے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول : ۲۳/۶۲؛ روضۃ المتقین :۱۱/۱۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۴۰۴؛ کتاب البیع اراکی :۲/۱۴۴؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۲۷۶؛ احکام وقف درآراٴ و نظریات: ۲۳؛ جامع المدارک: ۴/۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۱۵۴؛ رسائل فی الوقف خادمی: ۳۵۶؛ الحاشیہ علی المکاسب خوانساری: ۲۴۰؛ کتاب البیع خمینی: ۳/۱۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۱۳۵؛ الآرأ الفقہیہ: ۸/۴۰۸؛ بدایع البحوث: ۶/۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۶؛ نہج الفقاھۃ: ۳۵۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/۲۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۲۴؛ غایۃ الآمال: ۳/۴۵۴؛ ذخیرۃ الصالحین: ۵/۴۳۸؛ القواعد الفقہیہ: ۴/۲۵۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (وقف): ۵:۱۳؛ الباقیات الصالحات: ۲۳۵؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۹۳؛ المکاسب: ۷/۱۴؛ ریاض المسائل: ۱۰/۱۰۵؛ منہل الغمام: ۳/۲۷

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۱۳۳ ح ۵۶۴؛ الکافی: ۷/۳۴ ح ۲۴؛ الوافی: ۱۰/۵۲۵ ح ۱۰۰۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۹۴ ح ۲۴۴۱۷

[3] ملاذ الاخیار: ۱۴/۴۰۶؛ مفتاح الکرامہ: ۲۱/۶۵۳؛ علیل تحریر الوسیلہ: ۳۰۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۱۸۰؛ احکام الوقف فی الشریعہ: ۲۳۲؛ مہذب الاحکام: ۲۱/۲۶۴؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۲۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۲۷۳؛ الباقیات الصالحات: ۹۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۹

[4] تہذیب الاحکام: ۹/۱۵۰ ح ۶۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۰۷ ح ۲۴۴۳۸؛ الوافی: ۱۰/۵۲۲ ح ۱۰۰۳۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{2866} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْعَبْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ ثَمَانَ سِنِينَ فَجَائِزٌ أَمْرُهُ فِي مَالِهِ وَ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفَرَائِضُ وَ الْحُدُودُ وَإِذَا تَمَّ لِلْجَارِيَةِ سَبْعُ سِنِينَ فَكَذَلِكَ.

❁ حسن بن راشد سے روایت ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جب لڑکا آٹھ سال کا ہوجائے تو اس کا اپنے مال میں حکم (تصرف) جائز (نافذ) ہے اور اس پر فرائض وحدود واجب ہیں اور جب لڑکی سات سال کی ہوجائے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے[4]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول یا موثق ہے[5]

{2687} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُعْلِمُهُ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَقَفَ ضَيْعَةً عَلَى الْحَجِّ وَ أُمِّ وَلَدِهِ وَ مَا فَضَلَ عَنْهَا لِلْفُقَرَاءِ وَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدَنِي عَلَى نَفْسِهِ بِمَالٍ لِيُفَرَّقَ عَلَى إِخْوَانِنَا وَ أَنَّ فِي بَنِي هَاشِمٍ مَنْ يُعْرَفُ حَقُّهُ يَقُولُ بِقَوْلِنَا مِمَّنْ هُوَ مُحْتَاجٌ فَتَرَى أَنْ أَصْرِفَ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ إِذَا كَانَ سَبِيلُهُ سَبِيلَ الصَّدَقَةِ لِأَنَّ وَقْفَ إِسْحَاقَ إِنَّمَا هُوَ صَدَقَةٌ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَهِمْتُ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۴۳؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۱۲۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۷۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۳۵؛ منہل الکغمام: ۳/۵۷؛ المرتقی الی الفقہ الارقی (الزکاۃ): ۳/۵۹

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۱۸۳ ح ۷۳۶؛ الوافی: ۲۳/۹۴ ح ۲۳۵۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۱۲ ح ۲۴۴۵۲

[3] فقہ الصادقؑ: ۳۹/۲۶۱ و ۲۶/۵۸؛ جامع المدارک: ۷/۲۳۵؛ الاجارہ قدیری: ۹۴؛ موسوعہ الامام خوئی: ۴۲/۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۶/۱۶۵؛ القصاص علی ضوء القرآن والسنہ: ۱/۴۰۵

[4] مصابیح الاحکام: ۴/۱۸۵؛ مسائل معاصرہ فی فقہ القضاء: ۹؛ الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ: ۱۲/۱۹۳؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۹/۲۵۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ) ۴/۲۲۵؛ جواہر الکلام: ۲۶/۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۹/۷۴۳ و ۲/۱۱۰؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۶/۱۷۰

[5] ملاذ الاخیار: ۱۵/۶۲

يَرْحَمُكَ اَللّٰهُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَصِيَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ وَ مَا أَشْهَدَ لَكَ بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ وَ مَا اِسْتَأْمَرْتَ فِيهِ مِنْ إِيصَالِكَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلَى مَنْ لَهُ مَيْلٌ وَ مَوَدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ هُوَ مُسْتَحِقٌّ فَقِيرٌ فَأَوْصِلْ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ يَرْحَمُكَ اَللّٰهُ فَهُمْ إِذَا صَارُوا إِلَى هَذِهِ اَلْخُطَّةِ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِمْ لِمَعْنًى لَوْ فَسَّرْتُهُ لَكَ لَعَلِمْتَهُ إِنْ شَاءَ اَللّٰهُ.

❂ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر (محمد تقی علیہ السلام) کی طرف خط لکھا کہ آپ علیہ السلام کو علم ہونا چاہیے کہ اسحاق بن ابراہیم نے اپنی جائیداد حج کے لئے اور اپنی ام ولد کنیز کے لئے اور جو اس سے بچ جائے وہ فقراُ کے لئے وقف کی اور محمد بن ابراہیم نے اپنی جان کی قسم کھا کر مجھے مال کے بارے میں کہا ہے کہ ہم بھائیوں کو چھوڑ دو اور بنی ہاشم میں جو لوگ امام علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہیں اور ہمارے قول کے قائل ہیں اور محتاج ہیں پس تم ان کی طرف دیکھو اور یہ کہ میں مال کو ان پر خرچ کروں جبکہ مال کا رستہ ہی راہ خدا ہے کیونکہ اسحاق کی وقف راہ خدا میں تھی؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا: تم پر اللہ رحم کرے! تو نے اسحاق بن ابراہیم کی وصیت اور اس بارے میں جو تمہیں محمد بن ابراہیم نے کہا ہے وہ سب سمجھ لیا ہے اور تم نے اس معاملے میں جو اجازت چاہی ہے کہ تو مال کو ان لوگوں تک پہنچائے کہ بنی ہاشم میں سے جن کے ساتھ وہ (محمد مودت والفت رکھتا ہے اور ان میں سے جو فقیر اور مستحق ہیں پس تم وہ مال ان تک پہنچاؤ۔ تم پر اللہ رحم کرے! وہ لوگ (یعنی بنو ہاشم) جب اس خطہ میں پہنچ گئے ہیں تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حقدار ہیں اس معنی میں کہ اگر میں اس کی تفسیر کر دوں تو تو اسے جانتا ہے ان شاءاللہ۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

﴿وصیت کے احکام﴾

قول مؤلف

وصیت یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یا یہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال سے کوئی چیز فلاں شخص کی ملکیت ہوگی یا اس کے مال میں سے کوئی چیز کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے یا خیرات کی جائے یا امور خیریہ پر صرف کی جائے یا اپنی اولاد کے لئے اور جو لوگ اس کی کفالت میں ہوں ان کے لئے کسی کو نگاں اور سرپرست مقرر کرے اور جس شخص کو وصیت کی جائے اسے ''وصی'' کہتے ہیں۔ [3]

---

[1] الکافی: ۶۵/۷ ح ۳۰؛ تہذیب الاحکام: ۲۳۸/۹ ح ۹۲۵؛ الوافی: ۵۵۵/۱۰ ح ۱۰۱۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۳/۱۹ ح ۲۴۴۵۳؛ عوالم العلوم: ۴۶۷/۲۳

[2] مراۃ العقول: ۱۰۵/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۷۳/۱۵

[3] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۴۱۳ ف ۲۶۵۲

{2868} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : الْوَصِيَّةُ حَقٌّ وَ قَدْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوصِيَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وصیت کرنا واجب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وصیت فرمائی لہٰذا (ہر) مسلمان کو چاہیے کہ وہ وصیت کرے[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2869} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : مَنْ لَمْ يُحْسِنْ عِنْدَ الْمَوْتِ وَصِيَّتَهُ كَانَ نَقْصاً فِي مُرُوءَتِهِ وَ عَقْلِهِ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَوْصَى عَلِيٌّ إِلَى الْحَسَنِ وَ أَوْصَى الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَ أَوْصَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَوْصَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنی موت کے وقت احسن وعمدہ وصیت نہ کرے تو اس کی مروت اور اس کی عقل میں نقص سمجھا جائے گا۔ نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی وصیت کی اور حضرت علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو وصیت کی اور امام حسن علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو وصیت کی اور امام حسین علیہ السلام نے امام علی بن حسین (زین العابدین علیہ السلام) کو وصیت کی اور امام علی بن حسین علیہ السلام نے امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام کو وصیت کی۔[3]

تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۷/۳ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۸۱ح ۵۴۱۴؛ الوافی: ۲۴/۲۲ح ۲۳۵۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۵۷ح ۲۴۵۳۹؛ اثبات الھدٰۃ: ۱/۱۱۶

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۳۵۲؛ فقہ المعاملات: ۵۶۹؛ ماوراۃ الفقہ: ۵/۱۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۶۶؛ کلمات سدیدہ فی مسائل جدیدہ: ۱۷۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۳۷۶؛ ذخیرۃ الصالحین: ۵/۵۱۸

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۸۳ح ۵۴۱۶؛ الوافی: ۲۴/۲۶ح ۲۳۶۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۶۵ح ۲۴۵۵۷؛ اثبات الھدٰۃ: ۲/۳۹؛ مسند ابوبصیر: ۲/۳۵۳؛ سفینۃ النجاۃ: ۴/۷۷؛ قدوۃ التفاسیر: ۳/۳۲۴؛ تاریخ امام حسینؑ موسوی: ۱۹/۳۳۴؛ مسند الامام الصادقؑ: ۱۹/۲۹۰؛ الشافی فی العقائد کاشانی: ۱/۸۲۷؛ حلیۃ المتقین: ۵۲۴

[4] روضۃ المتقین: ۱۱/۲۰

قول مؤلف:

شیخ آصف محسنی نے بھی اس حدیث کو احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [1]

{2870} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَ لَهُ ثُلُثُ مَالِهِ وَلِلْمَرْأَةِ أَيْضاً.

❁ شعیب بن یعقوب سے رایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مر رہا ہو تو وہ اپنے مال میں کس قدر (وصیت) کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے مال میں سے ایک ثلث (وصیت کر سکتا ہے) اور عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2871} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ دُرَّةَ بِنْتَ مُقَاتِلٍ تُوُفِّيَتْ وَ تَرَكَتْ ضَيْعَةً أَشْقَاصاً فِي مَوَاضِعَ وَ أَوْصَتْ لِسَيِّدِهَا مِنْ أَشْقَاصِهَا بِمَا يَبْلُغُ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَ نَحْنُ أَوْصِيَاؤُهَا وَ أَحْبَبْنَا أَنْ نُنْهِيَ إِلَى سَيِّدِنَا فَإِنْ هُوَ أَمَرَ بِإِمْضَاءِ الْوَصِيَّةِ عَلَى وَجْهِهَا أَمْضَيْنَاهَا وَ إِنْ أَمَرَ بِغَيْرِ ذَلِكَ انْتَهَيْنَا إِلَى أَمْرِهِ فِي جَمِيعِ مَا يَأْمُرُ بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخَطِّهِ لَيْسَ يَجِبُ لَهَا مِنْ تَرِكَتِهَا إِلاَّ الثُّلُثُ وَ إِنْ تَفَضَّلْتُمْ وَ كُنْتُمُ الْوَرَثَةَ كَانَ جَائِزاً لَكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

❁ احمد بن محمد سے روایت ہے کہ احمد بن اسحاق نے امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کی طرف خط لکھا کہ درہ بنت مقاتل نے وفات پائی اور اس نے کئی مقامات پر زمین کا ٹکڑا بطور جائیداد چھوڑا ہے اور اس نے ان زمین کے ٹکڑوں میں سے کچھ کے

---

[1] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴۹۲/۸ و ۳۶۴

[2] الکافی: ۱۱/۷ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۸۵/۴ ح ۵۴۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۹۱/۹ ح ۷۷۰؛ الاستبصار: ۱۱۹/۴ ح ۴۵۲؛ الوافی: ۳۸/۲۴ ح ۲۳۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۷۲/۱۹ ح ۲۴۵۷۱

[3] مراۃ العقول: ۲۰/۲۳؛ حاشیہ المکاسب یزدی: ۱۹/۲؛ منجزات المریض: ۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴۸۰/۰ وو؛ غایۃ المراد: ۵۲۱/۲؛ رسائل المیرزا القمی: ۱۰۰۱/۲؛ موسوعہ الشہید الاول: ۳۲۶/۲؛ جامع المقاصد: ۹۴/۱۱؛ الانوار اللوامع: ۳۶۵/۱۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۵۰۱؛ ایضاح الفوائد: ۵۹۳/۳؛ کفایۃ الفقہ: ۷۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱۷/۲۰؛ الدرر النجفیہ: ۲۵۸/۳؛ مسالک الافہام: ۳۰۶/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳۴۰/۱۹؛ الارث فی الفقہ الجعفی: ۳۳۱/۱؛ جامع المدارک: ۳۷۰/۳؛ دلیل تحریر الویلہ (الوصیۃ): ۲۵۴؛ رسائل وسائل: ۴۰۳/۲؛ مفتاح الکرامہ: ۲۰۰/۱۶؛ القوائد الفقہیہ: ۳۹۳/۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۲۵/۵؛ جواہر الکلام: ۳۵۱/۱۳؛ تذکرۃ الفقہاؑ (الطہارۃ الی الجعالہ): ۲۲۷/۲۱

بارے میں اپنے آقا کے نام وصیت کی ہے جو کہ تہائی سے زائد ہے اور ہم اس کے ورثا ہیں اور ہم نے چاہا ہے کہ اس سلسلے میں اپنے آقا علیہ السلام سے رابطہ کریں پس اگر آپ علیہ السلام اس کی وصیت پر بعینہٖ عمل کرنے کا حکم دیں تو ہم ویسا ہی کریں گے اور اگر اس کے علاوہ حکم فرمائیں تو بھی ہم ہر حکم کی پیروی کریں گے ان شأ اللہ؟

امام علیہ السلام نے اپنے دستخط سے لکھا اس پر اپنے ترکہ میں سے واجب نہیں ہے مگر ایک تہائی اور اگر تم تفضّل (سخاوت) کرو (اور وصی تم دے دو) تو تم وارث ہو تمہارے لئے یہ انشأاللہ جائز ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2872} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ وَ وَرَثَتُهُ شُهُودٌ فَأَجَازُوا ذَلِكَ فَلَمَّا مَاتَ ٱلرَّجُلُ نَقَضُوا ٱلْوَصِيَّةَ هَلْ لَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا مَا أَقَرُّوا بِهِ قَالَ لَيْسَ لَهُمْ ذَلِكَ ٱلْوَصِيَّةُ جَائِزَةٌ عَلَيْهِمْ إِذَا أَقَرُّوا بِهَا فِي حَيَاتِهِ.

✪ منصور بن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے وارثوں کی موجودگی میں اپنی وصیت کی پس انہوں نے اس کی اجازت دے دی پھر جب وہ شخص مر گیا تو انہوں نے وصیت کو توڑ دیا تو کیا ان کو حق ہے کہ وہ جس کا اقرار کر چکے اس سے پھر جائیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں یہ حق نہیں ہے۔ ان پر وصیت نافذ ہو چکی جب انہوں نے اس (صاحب وصیت) کی زندگی میں ہی اس کا اقرار کیا۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

---

[1] الکافی: ۷/۱۰ح۲؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۴/۱۸۷ح۵۴۲۹؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۹۲ح۷۷۲؛ الوافی: ۲۴/۵۲ح۲۳۶۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۷۵ح۲۴۵۸۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۹؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۶۰۴؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۱۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۱۶۷؛ کتاب الحج (شاھرودی): ۲/۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۵۳۴؛ دلیل تحریر الوسلہ (الوصیۃ): ۱۰۹؛ موسعہ الامام الخوئی: ۳۳/۳۶۳؛ دروس فقہ مظاہری: ۵۲

[3] الکافی ۷/۱۲ح۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۴/۲۰۰ح۵۴۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۹۳ح۷۷۵؛ الاستبصار: ۴/۱۲۲ح۴۶۴؛ الوافی: ۲۴/۵۱ح۲۳۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۸۳ح۲۴۶۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۷۵؛ نزھۃ الناظر: ۹۲

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۲۲؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۳۵۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۷۶؛ ریاض المسائل: ۱۰/۳۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۴/۶۱۳؛ وسائل العباد: ۲/۳۹۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۴۵۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ): ۱۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۱۶۲؛ حاشیہ المکاسب (یزدی): ۲/۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۶۰۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۳/۳۶۲؛ رسالہ فی مجنزات المریض: ۱۸۳؛ رسائل المحقق الکرکی: ۲/۱۹۴؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۱۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۸۵

{2873} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِوَصِيَّةٍ فِي مَالِهِ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ فَقُتِلَ الرَّجُلُ خَطَأً يَعْنِي الْمُوصِيَ فَقَالَ يُجَازُ لِهَذِهِ الْوَصِيَّةِ مِنْ مِيرَاثِهِ وَ مِنْ دِيَتِهِ.

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: ایک شخص نے کسی شخص کو اپنے مال کے ایک ثلث یا ایک ربع کے بارے میں وصیت کی اور وصیت کرنے والا قتل خطا کے ذریعے مارا گیا تو؟

آپ نے فرمایا: اس کی وصیت کا اطلاق اس کی میراث اور اس کی دیت (دونوں) پر ہوگا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2874} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَيِّتِ يُوصِي لِلْوَارِثِ بِشَيْءٍ قَالَ جَائِزٌ.

ابوولاد الحناط سے رایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا وارث کی حق میں کسی چیز کی وصیت کی جاسکتی ہے؟[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]

{2875} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لِلْمُوصِي أَنْ يَرْجِعَ فِي وَصِيَّتِهِ إِنْ كَانَ فِي صِحَّةٍ أَوْ

---

[1] الکافی :۷ /۶۳ح۲۱؛ من لا یحضرہُ الفقیہ: ۴ /۲۲۷ح۵۵۳۶؛ تہذیب الاحکام:۹ /۲۰۷ح۸۲۲؛ الوافی :۲۴ /۵۷ح۲۳۶۴۹؛ وسائل الشیعہ :۲۸۵/۱۹ح۲۴۶۰۳

[2] مراۃ العقول :۲۳ /۱۰۲؛ روضۃ المتقین:۱ /۱۲۹؛ نظام الارث فی الشریعہ:۱۷؛ الانوار اللوامع:۱۳ /۳۶۴؛ فقہ الصادقؑ :۳۰ /۱۷۴؛ کتاب القصاص صانعی:۵۲۹؛ ذخیرۃ الصالحین:۵۹۸/۵؛ دراسات فقہیہ:۳۹۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۲/۷۷۴؛ الحدائق الناضرۃ:۲۲/۴۲۸؛ فقہ الثقلین:۵۲۹/۲؛ مستمسک العروۃ:۱۱۴ /۶۱۸؛ الزبدۃ الفقہیہ:۶ /۴۴؛ مہذب الاحکام:۲۲ /۱۹۲؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۲ /۵۳۷؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۰۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ:(الوصیۃ):۱۲۷

[3] تہذیب الاحکام:۹/۲۰۰ح۷۹۸؛ الکافی:۷/۹ح۲؛ وسائل الشیعہ :۲۸۸/۱۹ح۲۴۶۱۲؛ الوافی:۱۰۵/۲۴ح۲۳۷۲۶

[4] ملاذ الاخیار:۱۵/۹۷؛ تذکرۃ الفقہاءؒ (الطہارۃ الی الجعالہ):۱۱۵/۲۱؛ الحدائق الناضرۃ:۵۱۸/۲۲؛ مسالک الافہام:۱۰۶/۳؛ جامع المدارک:۵۹/۴؛ الزبدۃ الفقہیہ:۶۵/۶؛ النجعہ:۲۵۶/۸

مَرَضٍ.

۞ عبیدہ بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرمارہے تھے: وصیت کرنے والے کوحق حاصل ہے کہ وہ صحت مند ہو یا مریض (ہر حال میں) اپنی وصیت سے رجوع کرسکتا ہے؟[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے[2] یا موثق کالصحیح ہے[3] یا پھر صحیح ہے[4]

{2876} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَلْكُلَيْنِيُّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ (في حديث) قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ أَوْصَى لَكَ جَعَلَنِي اَللَّهُ فِدَاكَ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ مِنْ مَالِهِ وَ أَوْصَى لِأَقْرِبَائِهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ ثُمَّ إِنَّهُ غَيَّرَ اَلْوَصِيَّةَ فَحَرَمَ مَنْ أَعْطَى وَ أَعْطَى مَنْ حَرَمَ أَ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ هُوَ بِالْخِيَارِ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ اَلْمَوْتُ.

۞ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے روایت ہے کہ میں نے امام علی بن محمد (علی نقی علیہ السلام) کوخط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پرفدا ہوں! ایک شخص نے اپنے مال سے ایک معینہ رقم کی آپ علیہ السلام کے لئے وصیت کی اور اپنے پدری اور مادری رشتہ داروں کے لئے بھی وصیت کی اور اپنے پدری اور مادری رشتہ داروں کے لئے بھی وصیت کی پھر اس کے بعد وصیت کوتبدیل کردیا پس جسے دیا تھا اسے محروم کردیا اور جسے محروم کیا تھا اسے دے دیا توکیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اسے مرتے دم تک اس سب (تبدیلی) کا اختیار ہے[5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[6]

---

[1] الکافی :۷ /۱۲ح۱؛ تہذیب الاحکام:۹ /۱۸۹ح۷۶۰؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ :۴ /۱۹۹ح۵۴۵۸؛ الوافی :۲۴ /۳۷ح۲۳۶۷۱؛ وسائل الشیعہ : ۱۹/۳۰۳ح۲۴۶۵۳

[2] مراۃ العقول:۲۳/۲۲؛تذکرۃ الفقہاؑ(الطہارۃ الی الجعالہ):۲۲/۵۷

[3] ملاذ الاخیار:۱۵/۷۸

[4] روضۃ المتقین:۱۱/۶۹

[5] من لایحضرہٗ الفقیہ:۴/۲۱۷ح۵۵۵۷؛وسائل الشیعہ:۱۹/۳۰۵ح۲۴۶۵۶؛الوافی:۲۴/۷۷ح۲۳۶۸۴

[6] روضۃ المتقین:۱۱/۱۳۹؛الانوار اللوامع:۱۳/۳۴۴

{2877} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي قَوْلِ ٱللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى (أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ) قَالَ إِذَا كَانَ ٱلرَّجُلُ فِي بَلَدٍ لَيْسَ فِيهِ مُسْلِمٌ جَازَتْ شَهَادَةُ مَنْ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ عَلَى ٱلْوَصِيَّةِ.

❁ ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے قول: ''یا دوسرے دو (گواہ) جو تمہارے غیر ہوں (المائدہ:۱۰۶)''[1] کے بارے میں فرمایا: جب آدمی اس شہر میں ہو جہاں کوئی مسلمان موجود نہ ہو تو وصیت کے لئے غیر مسلم (دو اشخاص) کی گواہی جائز ہے[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر حسن کالصحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

{2878} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : قَضَى أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي وَصِيَّةٍ لَمْ تَشْهَدْهَا إِلاَّ ٱمْرَأَةٌ أَنْ تَجُوزَ شَهَادَةُ ٱلْمَرْأَةِ فِي رُبُعِ ٱلْوَصِيَّةِ إِذَا كَانَتْ مُسْلِمَةً غَيْرَ مُرِيبَةٍ فِي دِينِهَا.

❁ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ایسی وصیت کی جس کی گواہ صرف ایک عوت تھی کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ عوت کی گواہی وصیت کی چوتھائی میں نافذ ہوگی جبکہ وہ اپنے دین میں غیر

---

[1] پوری آیت اس طرح ہے: ''اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو وصیت کرتے وقت گواہی کے لئے تم میں سے دو عادل شخص موجود ہوں یا جب تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ رہی ہو تو دوسرے دو (غیر مسلموں) کو گواہ بنالو، اگر تمہیں ان گواہوں پر شک ہو جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو روک لو کہ وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم گواہی کا کوئی معاوضہ نہیں لیں گے اگرچہ رشتہ داری کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم خدائی شہادت کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں گے تو ہم گناہ گاروں میں سے ہو جائیں گے'' (ترجمہ محسن نجفی)

[2] الکافی: ۷/۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۸۰ ح ۷۲۵؛ الوافی: ۲۴/۳۳ ح ۲۳۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۱۰ ح ۲۴۶۷۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۳۷۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۶۸۶

[3] مبانی تحریر الوسیلہ: ۱/۴۹۶؛ مستند الشیعہ: ۱۸/۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ): ۲۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۹/۸۹؛ اسس القضا: ۴۳۷؛ مسالک الافہام: ۳/۱۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳۸/۴۵۸؛ ریاض المسائل: ۱۰/۳۷۴

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۸

[5] مختلف الشیعہ: ۸/۵۲۱؛ کشف اللثام: ۱۰/۲۷۴؛ رویت ہلال مختاری: ۱/۶۷۶

مشکوک مسلمہ ہو۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2879} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ أَوْصَى رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَ هُوَ غَائِبٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّ وَصِيَّتَهُ وَ إِنْ أَوْصَى إِلَيْهِ وَ هُوَ بِالْبَلَدِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبِلَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَقْبَلْ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کو وصی بنائے جو غائب (یعنی وہاں موجود نہ) ہوتو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی وصیت کو رد کرے اور اگر اس شخص کو وصیت کی جائے جو شہر میں موجود ہوتو اسے اختیار ہے چاہے تو قبول کرے اور اگر چاہے تو قبول نہ کرے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{2880} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلنَّوْفَلِيِّ عَنِ اَلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَأُ بِهِ مِنَ اَلْمَالِ اَلْكَفَنُ ثُمَّ اَلدَّيْنُ ثُمَّ اَلْوَصِيَّةُ ثُمَّ اَلْمِيرَاثُ.

✪ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (مرنے والے کے) مال میں سے سب سے پہلے جس چیز سے ابتدا کی جائے گی وہ کفن ہے، پھر قرضہ اور پھر میراث ہے [5]

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۸۰ح ۲۲۷؛الوافی:۱۶/۹۶۴ح ۱۶۴۹۰؛وسائل الشیعہ :۱۹/۱۷۱ح ۲۴۶۸۲

[2] مراۃ العقول:۱۵/۵۵؛ریاض المسائل:۱۰/۶۷ ۳؛ذخیرۃ الصالحین:۵/۵۸۴؛اسس القضا:۵۵۵؛مفتاح الکرامہ:۲۵/۳۱۱؛القواعد الفقہیہ :۷/۲۸۱ موسوعہ الامام الخوئی:۴۱/۱۶۰؛تنقیح مبانی الاحکام:۱/۵۴۴؛الزبدۃ الفقہیہ :۴/۱۹۱؛تفصیل الشریعہ:۲۰/۲۰۶

[3] من لایحضرہ الفقہیہ :۴/۱۹۵ح ۵۴۴۵؛الکافی:۷/۶ح ۱؛تہذیب الاحکام:۹/۲۰۵ح ۸۰۴؛وسائل الشیعہ :۱۹/۳۱۹ح ۲۴۶۸۸؛الوافی: ۲۴/۸۱ح ۲۳۶۸۸؛الفصول المہمہ :۲/۳۱۶

[4] روضۃ المتقین :۱۱/۶۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۵۷۴؛ الانوار اللوامع :۱۳/۲۱۳؛ تذکرۃ الفقہاؑ ()الطہارۃ الی الجعالہ):۲۲/۳۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۸۳؛ جامع المقاصد:۱۱/۲۸۳؛مختلف الشیعہ :۶/۴۰۵؛ فقہ الصادقؑ:۳۰/۴۳۱؛ حدودالشریعہ: ۲/۶۳۵؛ جامعالشتات: ۴/۲۳۳؛ ریاض المسائل: ۱۰/۳۳۱؛جامع المدارک: ۴/۸۱

[5] الکافی:۷/۳۲ح ۳؛من لایحضرہ الفقیہ :۴/۱۹۳ح ۵۴۳۷؛تہذب الاحکام:۹/۱۷۱ح ۶۹۸؛الوافی: ۲۴/۱۵۵ح ۲۳۸۱۳؛الجعفر یات: ۲۰۳؛وسائل الشیعہ :۱۹/۳۲۹ح ۲۴۷۰۰۸؛الفصول المہمہ :۲/۳۱۸؛تفسیر البرہان: ۲/۳۷

تحقیق:

حدیث موثق ہے [1] یا پھر معتبر ہے [2] یا پھر قوی ہے [3]

{2881} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِآخَرَ وَ الْمُوصَى لَهُ غَائِبٌ فَتُوُفِّيَ الَّذِي أُوصِيَ لَهُ قَبْلَ الْمُوصِي قَالَ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثِ الَّذِي أُوصِيَ لَهُ قَالَ وَ مَنْ أَوْصَى لِأَحَدٍ شَاهِداً كَانَ أَوْ غَائِباً فَتُوُفِّيَ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوصِي فَالْوَصِيَّةُ لِوَارِثِ الَّذِي أُوصِيَ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَرْجِعَ فِي وَصِيَّتِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ.

۞ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جسے دوسرے شخص نے اس کے غائب ہونے کی صورت میں وصیت کی پس جسے وصیت کی گئی وہ وصیت کرنے والے سے پہلے مر گیا، فیصلہ فرمایا:

وصیت اس شخص کے وارثون کے لئے ہوجائے گی جسے وصیت کی گئی تھی پھر فرمایا: جو شخص بھی کسی حاضر یا غائب شخص کے لئے کوئی وصیت کرے اور جسے وصیت کی گئی وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہوجائے تو وصیت جسے وصیت کی گئی اس کے ورثا کے لئے ہوجائے گی مگر یہ کہ وصیت کرنے والا اپنی موت سے پہلے اپنی وصیت سے رجوع کرلے [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا پھر حسن ہے [6]

{2882} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ

---

[1] المعتمد فی شرح الناسک: ۱۲۸/۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ): ۱۳۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲۵۷/۵؛ دروس فی فقہ مظاہری: ۱۵۵۵؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۴۱۴/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸۲/۷

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۱۶/۳؛ بحوث فی القواعد: ۱۵۹/۳؛ مبانی الفقہ الفصال: ۵۱/۴

[3] روضۃ المتقین: ۵۵/۱۱

[4] الکافی: ۱۳/۷ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲۱۰/۴ ح ۵۴۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۲۳۰/۹ ح ۹۰۳؛ الاستبصار: ۱۳۷/۴ ح ۵۱۵؛ الوافی: ۹۹/۲۴ ح ۲۳۲۰۷؛ عوالی اللئالی: ۴۷/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۳/۱۹ ح ۲۴۷۱۶

[5] تقریرات ثلاثہ: ۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴۲۱/۲۰؛ وسائل العباد: ۳۸۹/۲؛ کتاب الحج قمی: ۲۷/۲؛ مباحث فقہیہ: ۱۰۹؛ فقہ المعاملات: ۵۷۲؛ ریاض المسائل: ۳۰۷/۱۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ): ۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۱۶/۳۳؛ دروس تمہیدیۃ: ۵۲۴/۲؛ دراسات فقہیہ: ۳۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۶۴/۵؛ دروس اصول مظاہری: ۹۲۸؛ بلغۃ الفقیہ بحر العلوم: ۳۱/۴

[6] مراۃ العقول: ۲۳/۲۳؛ روضۃ المتقین: ۹۲/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۵۵/۱۵؛ النجعہ: ۲۱۱/۸؛ کتاب الاجارہ الغصب والوصیۃ بروجردی: ۵۱۶

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ قَالَ أَعْطِ لِمَنْ أَوْصَى لَهُ بِهِ وَإِنْ كَانَ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ: (فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى اَلَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ).

✿ محمد بن مسلم نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ مال اسے ہی دیا جائے گا جس کے بارے میں اس نے وصویت کی ہو خواہ وہ یہودی اور نصرانی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو اس (وصیت) کو سن لینے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہوگا (البقرة:۱۸۱)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2883} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَلرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ اَلْعَسْكَرِيَّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ بِالْمَدِينَةِ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِمَالٍ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ فَقَالَ سَبِيلُ اَللَّهِ شِيعَتُنَا.

✿ حسن بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: راہ خدا (سے مراد) ہمارے شیعہ ہیں[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]

---

[1] الکافی: ۷/۱۴ح۱؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۴/۲۰۰ح۵۴۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۰۳ح۸۰۸؛ الاستبصار: ۴/۱۲۹ح۴۸۸؛ الوافی: ۲۴/۸۵ح۲۳۶۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۳۷ح۲۴۷۲۲؛ تفسیر البرہان: ۱/۳۸۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۷۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۱۸ح۱۶۲۵۰؛ تفسیر کنزالدقائق: ۲/۲۳۳؛ بحارالانوار: ۸۵/۳۱۶

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۲۵؛ حدودالشریعہ: ۱/۱۲۴؛ النجعہ: ۸/۲۵۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۷۴؛ مفاتیح الشرائع: ۳/۲۲۲؛ دلیل تحریرالوسیلہ (الوصیۃ): ۸۹؛ ریاض المسائل: ۱۰/۲۸۱؛ تذکرۃ الفقہاءؒ (الطہارۃ الی الجعلہ): ۲۱/۱۰۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۱۱۸؛ مسالک الافہام: ۶/۲۱۸؛ جامع المدارک: ۴/۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۴۰۸؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۳۴۸

[3] الکافی: ۷/۱۵ح۲؛ من لا یحضرہٗ الفقیہ: ۷/۲۰۶ح۵۴۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۰۴ح۸۱۱؛ الاستبصار: ۴/۱۳۰ح۴۹۲؛ تفسیر کنزالدقائق: ۵/۴۸۵- معانی الاخبار: ۱۶۷؛ بحارالانوار: ۹۳/۶۶و۱۰۰/۲۱۱؛ تفسیر نورالثقلین: ۲/۲۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۱۱۷ح۱۶۲۴۵؛ تفسیر العیاشی: ۲/۹۴ح۸۱؛ فقہ القرآن: ۲/۳۱۴

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۲۷؛ النعہ: ۸/۲۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۰۵؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۸۵

{2884} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ : فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ فَأَوْصَى إِلَى رَجُلٍ وَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى دَيْنٌ فَعَمَدَ الَّذِي أُوصِيَ إِلَيْهِ فَعَزَلَ الَّذِي لِلْغُرَمَاءِ فَرَفَعَهُ فِي بَيْتِهِ وَ قَسَمَ الَّذِي بَقِيَ بَيْنَ الْوَرَثَةِ فَيُسْرَقُ الَّذِي لِلْغُرَمَاءِ مِنَ اللَّيْلِ مِمَّنْ يُؤْخَذُ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ حِينَ عَزَلَهُ فِي بَيْتِهِ يُؤَدِّي مِنْ مَالِهِ.

۞ حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے ایک شخص کو وصی بنایا اور خود فوت ہوگیا مگر اس پر قرض بھی تھا چنانچہ وصی نے اس مال میں سے قرض کی رقم نکال کر اپنے ہی گھر میں رکھ لی اور باقی وارثوں کے درمیان تقسیم کر دیا پس ایک رات اس کے گھر چور گھس گئے اور وہ قرض کے لئے رکھی گئی رقم بھی چرا کر لے گئے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس کا ضامن ہے کیونکہ اس نے خود ہی اسے نکال کر اپنے گھر میں رکھا تھا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{2885} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ فَرَّطَ فِي إِخْرَاجِ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ حَسَبَ جَمِيعَ مَا كَانَ فَرَّطَ فِيهِ مِمَّا لَزِمَهُ مِنَ الزَّكَاةِ ثُمَّ أَوْصَى بِهِ أَنْ يُخْرَجَ ذَلِكَ فَيُدْفَعَ إِلَى مَنْ تَجِبُ لَهُ قَالَ فَقَالَ جَائِزٌ يُخْرَجُ ذَلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ لَيْسَ لِلْوَرَثَةِ شَيْءٌ حَتَّى يُؤَدَّى مَا أَوْصَى بِهِ مِنَ الزَّكَاةِ قِيلَ لَهُ فَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِحَجَّةِ الْإِسْلاَمِ قَالَ جَائِزٌ يُحَجُّ عَنْهُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

۞ عباد بن صہیب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے اپنی زندگی میں اپنے مالی واجبات ادا کرنے میں کوتاہی کی تھی مگر جب مرنے لگا تو اس نے تمام کوتاہیوں کا حساب کیا جو اس نے زکوٰۃ کے سلسلے میں کی تھیں اور پھر وصیت کی کہ اسے ادا کیا جائے اور مستحقین تک پہنچائی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ (وصیت) جائز (نافذ) ہے جسے اس کے تمام مال سے نکالا جائے گا کیونکہ یہ بمنزلہ قرضہ کے ہے۔ جب تک وصیت کے مطابق زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اس کے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

عرض کیا گیا: اگر وہ حجۃ الاسلام (واجبی حج) کی وصیت کرے تو؟

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۶۸ح ۶۸۵؛الاستبصار:۴/۱۱۷ح ۴۴۶؛الوافی:۲۴/۹۸ح ۲۳۱۸۷؛وسائل الشیعہ:۱۹/۶ ۳۴۶ح ۲۴۷۳۷

[2] ملاذ الاخیار:۱۵/۲۷۲؛الوصایا والمواریث انصری:۲۱۵؛کتاب الاجارہ والغصب والوصیۃ بروجردی:۲۴۷؛بلغۃ الفقیہ:۴/۱۶۹؛مختلف الشیعہ:۶/۴۲۱؛ مقابس الانوار:۲۰۵؛الانوار اللوامع:۱۳/۲۱۹؛المکاسب:۳/۴۵۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ بھی جائز (نافذ) ہے کہ اس کے تمام مال سے اس کی طرف سے حج ادا کی جائے گی۔[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{2886} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ أَوْصَى أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ صَرُورَةً حُجَّ عَنْهُ مِنْ وَسَطِ اَلْمَالِ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ صَرُورَةٍ فَمِنَ اَلثُّلُثِ.

✪ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کرایا جائے اور مر گیا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ واجبی حج ہے تو اصل ترکہ سے کرایا جائے اور اگر مستحبی حج ہے تو پھر ایک ثلث مال سے کرایا جائے[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5]

{2887} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي اَلْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا بَلَغَ اَلْغُلاَمُ عَشْرَ سِنِينَ فَأَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فِي حَقٍّ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ وَ إِذَا كَانَ اِبْنَ سَبْعِ سِنِينَ فَأَوْصَى مِنْ مَالِهِ بِالْيَسِيرِ فِي حَقٍّ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ.

✪ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب لڑکا دس سال کا ہو جائے اور کسی جائز کام کے لئے اپنے

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۱۷۰ح ۶۹۳؛الوافی:۱۰/۲۲۱ح ۹۴۸۰؛وسائل الشیعہ :۱۹/۳۵۷ح ۲۴۷۵۵؛الکافی:۳/۷ ۵۴ح۱(مختصراً)

[2] ملاذ الاخیار:۱۵/۳۰؛بلغۃ الفقیہ :۴/۹۷؛ذخیرۃ المعاد:۲/۴۴۴؛القواعد الاصولیہ محسنی:۹۴۳؛کتاب الزکاۃ منتظری:۲/۹۳؛جواہر الکلام:۱۳/۳۶۷؛بحوث فی القواعد:۳/۱۵۲؛ آیات الاحکام نجفی:۲/۴۱۶؛انوار الفقاھۃ:۲۳/۸۱؛ مفتاح الکرامہ:۵/۳۰۴؛ رسائل المیرزا القومی:۲/۸۴۱؛ مقابس الانوار:۲۰۴؛ مہذب الاحکام:۱۲/۲۹۷؛ینابیع الاحکام:۴/۳۵۵؛مستمسک العروۃ:۱۱/۱۲۰؛فقہ الصادقؑ:۹/۴۵۰؛الارث فی الفقہ الجعفری:۱/۳۸؛مراۃ العقول:۱۶/۸۴

[3] ینابیع الاحکام: ۴/۳۵۵؛ الارث فی الفقہ الجعفری:۱/۳۱؛ رسالہ فی البحث :۳۱؛ سند العروۃ:(الصلاۃ):۵۶۳؛ رسالہ فقہیہ سبحانی:۶۳۰؛ براھین الحج: ۱/۲۸۳

[4] من لایحضرہ الفقیہ :۴/۲۱۴ح ۵۴۹۹؛الکافی:۷/۱۸ح ۷؛الوافی:۲۴/۱۲۱ح ۲۳۷۵۹؛وسائل الشیعہ :۱۱/۶۷ح ۱۴۲۵۹و۱۹/۳۵۷ح ۲۴۷۵۶

[5] روضۃ المتقین :۱۱/۱۰۰؛ کتاب الحج شاھرودی: ۲/۱۰۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۳/۲۰۷؛ فقہ الصادقؑ :۱۴/۱۳۸؛ المعتمد فی شرح المناسک:۳/۱۲۴؛ براھین الحج:۱/۲۹۵؛ الارث فی الفقہ الجعفری:۱/۵۰؛ تذکرۃ الفقہاءؒ (الطہارۃ الی الجعالہ):۲۱/۳۲۳؛ مصباح الہدیٰ:۱۲/۲۶۳؛ موسوعہ الامام الخوئی:۲۸/۹۲؛مشکاۃ الشریعہ:۴۷۴؛معتمد العروۃ:۱/۲۹۷

مال کے ایک ثلث میں وصیت کرے تو یہ وصیت جاری (نافذ) ہوگی اور جب وہ سات سال کا ہو اور کسی جائز کام کے لئے اپنے مال میں سے تھوڑے سے مال کی وصیت کرے تو یہ وصیت بھی جاری ہوگی[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2888} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: إِنَّ اَلْغُلاَمَ إِذَا حَضَرَهُ اَلْمَوْتُ فَأَوْصَى وَلَمْ يُدْرِكْ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ لِذَوِي اَلْأَرْحَامِ وَلَمْ تَجُزْ لِلْغُرَبَاءِ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، فرمارہے تھے: جب کوئی لڑکا مرتے وقت وصیت کرے جبکہ وہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو تو اس کی وصیت رشتہ داروں کے بارے میں جاری ہوگی مگر مسافروں کے بارے میں جائز نہیں ہوگی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]

{2889} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي اَلْعَاصِ بْنِ اَلرَّبِيعِ وَ أُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْمُغِيرَةُ بْنُ نَوْفَلٍ أَنَّهَا وَجِعَتْ وَجَعاً شَدِيداً حَتَّى اُعْتُقِلَ لِسَانُهَا فَأَتَاهَا اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ وَ هِيَ لاَ تَسْتَطِيعُ اَلْكَلاَمَ فَجَعَلاَ يَقُولاَنِ وَ اَلْمُغِيرَةُ كَارِهٌ لِمَا يَقُولاَنِ أَعْتَقْتِ فُلاَناً وَ أَهْلَهُ فَتُشِيرُ بِرَأْسِهَا نَعَمْ وَ كَذَا وَ كَذَا فَتُشِيرُ بِرَأْسِهَا نَعَمْ أَمْ لاَ قُلْتُ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۹۷ح ۵۴۵۲؛ الکافی: ۷/۲۹ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۸۲ح ۷۳۲؛ الوافی: ۲۴/۱۶۷ح ۲۳۸۴۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۶۱ح ۲۴۷۶۲

[2] روضۃ المتقین: ۱۱/۶۳؛ ریاض المسائل: ۱۰/۲۷۲؛ غایۃ المراد: ۲/۴۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۵۸۱؛ مفتاح الکرامہ: ۹/۳۸۹؛ احکام وحقوق کودکان: ۲/۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳۰/۳۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۴/۶۰۲؛ دروس فی علل الاصول: ۴/۳۰۲؛ مختلف الشیعہ: ۶/۳۹۲؛ ایضاح الفوائد: ۲/۴۸۷؛ التنقیح الرائع: ۱۴۰/۶؛ جامع المدارک: ۴/۵۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۶/۳۸۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۲/۲۸۶؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/۱۷۰

[3] الکافی: ۷/۲۸ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۱۴۶ح ۵۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۸۱ح ۷۲۸؛ الوافی: ۲۴/۱۶۷ح ۲۳۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۶۰ح ۲۴۷۶۱

[4] التنقیح الرائع: ۲/۳۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/۶۰۳؛ وسائل العباد: ۲/۳۹۱؛ مہذب الاحکام: ۲۲/۱۶۶؛ القواعد الفقہیہ: ۳/۳۱۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۰۷؛ ریاض المسائل: ۲/۴۷؛ الدر المنثور من الماثور: ۲/۸۳

فَأَجَازَ ذَلِكَ لَهَا قَالَ نَعَمْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے والد بزرگوار علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ امامہ بنت ابی العاس بن الربیع کہ جس کی ماں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام (کی شہادت) کے بعد مغیرہ بن نوفل سے شادی کی ان کو ایک شدید درد لاحق ہو گیا یہاں تک کہ ان کی زبان بند ہو گئی پس حسنین کریمین علیہما السلام ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ کلام نہیں کر سکتی تھیں وہ دونوں (حسنین کریمین علیہما السلام) کلام کرنے لگے کہ فلاں غال کو اور اس کی اہلیہ کو آزاد کر دیجئے لیکن مغیرہ ناپسند کر رہا تھا کہ وہ کلام کر رہے ہیں۔ بہر حال وہ (زینب) سر سے اشارہ کر رہی تھیں کہ ہاں اور ایسے اور ایسے اور وہ سر سے ہاں اور ناں کا اشارہ کر رہی تھیں (یعنی اشارے سے وصیت کر رہی تھیں)

میں نے عرض کیا: کیا یہ اس کے لئے جائز تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2890} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ مُتَعَمِّداً فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً فِيهَا قِيلَ لَهُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ قَتَلَ نَفْسَهُ مِنْ سَاعَتِهِ تَنْفُذُ وَصِيَّتُهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ أَوْصَى قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ حَدَثاً فِي نَفْسِهِ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ فِعْلٍ لَعَلَّهُ يَمُوتُ أُجِيزَتْ وَصِيَّتُهُ فِي الثُّلُثِ وَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ بَعْدَ مَا أَحْدَثَ فِي نَفْسِهِ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ فِعْلٍ لَعَلَّهُ يَمُوتُ لَمْ تُجَزْ وَصِيَّتُهُ.

۞ ابو ولاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرما رہے تھے جو شخص جان بوجھ کر خودکشی کرے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ کوئی وصیت کرے اور اس کے بعد خودکشی کر لے تو اس کی وصیت نافذ ہو گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے اپنے آپ کو ایسا زخم لگانے یا ایسا کام کرنے سے پہلے وصیت کی ہو کہ جس سے موت

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۵۸/۸ ح ۹۳۶ و ۲۴۱/۹ ح ۹۳۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۹۸/۴ ح ۵۴۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۲۳ ح ۲۹۱۴۸ و ۳۷۳/۱۹ ح ۲۴۷۹۱؛ الوافی: ۲۹/۲۴ ح ۲۳۶۰۵؛ بحار الانوار: ۱۵۷/۲۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۲۶/۱۴ ح ۱۶۲۷۲ و ۴۷/۱۵ ح ۴

[2] ملاذ الاخیار: ۵۱۳/۱۳؛ مہذب الاحکام: ۲۷۲/۲۶؛ بحوث فی القواعد: ۳۶۶/۲؛ الانوار اللوامع: ۴۲۵/۱۳؛ تذکرۃ الفقہاءؑ (الطہارۃ الی الجعالہ): ۱۳/۲۱؛ المکاسب مامقانی: ۱۸۳/۴؛ ایضاح الفوائد: ۴۷۳/۲؛ جامع المقاصد: ۱۹/۱۰؛ جواہر الکلام: ۳۲۰/۱۷؛ سند العروہ (النکاح): ۳۱۴/۳؛ جامع المدارک: ۵۴/۴؛ نہایۃ المرام: ۲۵۰/۲؛ الآراء الفقہیہ: ۲۰۸/۴؛ عیون الحقائق: ۱۸۷/۱؛ غایۃ الآمال: ۲۱۵/۲

واقع ہوئی ہو تو اس کی وصیت ایل ثلث میں جائز ہوگی اور اگر اس نے موت کا سبب بننے والے کام کرنے یا زخم لگانے کے بعد وصیت کی ہو تو اس کی وصیت جائز نہیں ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2891} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : رَجُلٌ كَانَ وَصِيَّ رَجُلٍ فَمَاتَ وَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ آخَرَ هَلْ يَلْزَمُ الْوَصِيَّ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ هَذَا وَصِيَّهُ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَلْزَمُهُ بِحَقِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ قِبَلَهُ حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

✪ محمد بن حسن الصفار نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص کسی شخص کا وصی تھا پس وہ (وصی) مرنے لگا تو اس نے ایک دوسرے شخص کو وصی بنا دیا تو کیا اس (نئے) وصی پر بھی وصیت کی وہی پابندی لازم ہے جو پہلے وصی پر تھی؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اگر پہلے وصی پر پابندی حق تھی تو دوسرے پر بھی حق ہے ان شاءاللہ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{2892} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَرِضَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ ثَلاَثَ مَرَضَاتٍ فِي كُلِّ مَرْضَةٍ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ فَإِذَا أَفَاقَ أَمْضَى وَصِيَّتَهُ.

✪ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام علی بن حسین (زین العابدین علیہ السلام) تین مرتبہ بیمار ہوئے اور ہر مرض میں وصیت کرتے تھے اور جب تندرست ہو جاتے تو وصیت کو نافذ کر دیتے تھے [5]

---

[1] الکافی: ۷/۵۴ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۰۲ح۵۴۷۰؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۰۷ح۸۲۰؛ الوافی: ۲۴/۱۶۸ح۲۳۸۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۷۸ح۲۴۶۰۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۶۷؛ ریاض المسائل: ۱۰/۲۷۳؛ النجعہ: ۸/۲۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۷۴؛ مسالک الافہام: ۶/۱۴۲؛ ذخیرۃ الصالحین: ۵/۵۲۹؛ تحریر الروضۃ: ۲/۹۸؛ المباحث الفقہیہ: ۱۶/۲۳۲؛ الروضۃ البہیہ: ۵/۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۴۱۳؛ القواعد الفقہیہ: ۳/۳۲۴؛ جامع المدارک: ۲/۵۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۲۶ح۵۵۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۱۵ح۸۵۰؛ الوافی: ۲۴/۱۷۴ح۲۳۸۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۰۲ح۲۴۸۴۷

[4] روضۃ المتقین: ۱۱/۱۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/۴۴۴؛ ریاض المسائل: ۱۰/۳۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۶۷؛ جامع المدارک: ۴/۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۸۰؛ آیات الاحکام: ۱۱/۳۰۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۱۳ح۵۵۴۹؛ الکافی: ۷/۵۶ح۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۴۶ح۲۴۶؛ الوافی: ۲۴/۱۷۹ح۲۳۸۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۴۰۹ح۲۴۸۷۵؛ بحار الانوار: ۴۶/۵۹؛ عوالم العلوم: ۱۸/۱۴۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2893} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَخِيهِ جَعْفَرِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى إِلَى اِمْرَأَةٍ فَأَشْرَكَ فِي اَلْوَصِيَّةِ مَعَهَا صَبِيّاً فَقَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ وَ تُمْضِي اَلْمَرْأَةُ اَلْوَصِيَّةَ وَ لاَ يُنْتَظَرُ بُلُوغُ اَلصَّبِيِّ فَإِذَا بَلَغَ اَلصَّبِيُّ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ لاَ يَرْضَى إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ تَبْدِيلٍ أَوْ تَغْيِيرٍ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَا أَوْصَى بِهِ اَلْمَيِّتُ.

❁ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عورت کو وصیت کی اور اس وصیت میں اس کے ساتھ بچے کو بھی شریک کر دیا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب جائز ہے اور عورت کو چاہیے کہ وہ وصیت کا اجرا کردے اور بچے کو بالغ ہونے کا انتظار نہ کرے پس جب بچہ بالغ ہوجائے تو اس کو حق نہیں کہ وہ راضی نہ ہو مگر یہ کہ کوئی تبدیلی یا تغیر ہوا ہو پس اگر ایسا ہو تو پھر میت کی وسیت کی وصیت کی طرف پلٹا سکتا ہے۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4] یا پھر معتبر ہے [5]

{2894} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ وَصِيِّ أَيْتَامٍ يُدْرِكُ أَيْتَامُهُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَأْخُذُوا اَلَّذِي لَهُمْ فَيَأْبَوْنَ عَلَيْهِ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَ يُكْرِهُهُمْ عَلَيْهِ.

❁ سعید بن اسماعیل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص یتیموں کا وصی تھا اور جب یتیموں کی یتیمی کی مدت پوری ہوگئی تو اس وصی نے ان سے کہا کہ اپنا مال واپس لو مگر انہوں نے انکار کر دیا تو اب وہ کیا کرے گا؟

---

[1] روضۃ المتقین: ۱۱/۱۳۶

[2] الکافی: ۷/۴۶ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۰۹ ح ۵۴۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۸۴ ح ۷۴۳؛ الاستبصار: ۴/۱۴۰ ح ۵۲۲؛ الوافی: ۲۴/۱۶۹ ح ۲۳۸۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۳۷۸ ح ۲۴۷۹۸

[3] الاحکام کاشف الغطاء: ۴/۲۵۷؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/۱۶۳

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرۃ): ۲۰۵؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/۱۶۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۶/۵۲۱؛ مقابس الانوار: ۲۶۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الوصیۃ): ۱۶۶؛ مراۃ العقول: ۲۳/۷۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۹۰

[5] فقہ المعاملات: ۵۹۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ان کو ان کا مال لوٹائے گا اور ان کو واپس لینے پر مجبور کرے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث قوی کالصحیح ہے [2] یا پھر صحیح ہے [3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ حدیث مجہول ہے لیکن اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے [4]

{2895} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اَلْوَشَّاءِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَقَدْ أَضَرَّ بِالْوَرَثَةِ وَ اَلْوَصِيَّةُ بِالْخُمُسِ وَ اَلرُّبُعِ أَفْضَلُ مِنَ اَلْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَ مَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ.

❁ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے ایک تہائی کے لئے وصیت کی واس نے وارثوں کو ضرر پہنچایا اور پانچویں حصے یا چوتھے حصے کی وصیت کرنا تیسرے حصے کی وصیت کرنے سے افضل ہے اور جس نے تیسرے حصے کے بارے میں وصیت کردی تو اس نے کچھ چھوڑا ہی نہیں [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6]

﴿میراث کے احکام﴾

{2896} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ كُلَّ ذِي رَحِمٍ بِمَنْزِلَةِ اَلرَّحِمِ اَلَّذِي يَجُرُّ بِهِ إِلاَّ أَنْ

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۲۲ح ۵۵۲۵؛ الکافی: ۷/۶۸ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۴۰ح ۹۳۰و ۲۴۵ح ۹۵۱؛ الوافی: ۲۴/۱۸۳ح ۲۳۸۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۱۷۳ح ۲۴۷۸۸

[2] روضۃ المتقین: ۱۱/۱۱۶

[3] الانوار اللوامع: ۱۳/۱۵۹

[4] ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۷۷؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۰۸

[5] الکافی: ۷/۱۱ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۱۸۵ح ۵۴۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۹۱ح ۷۶۹؛ الاستبصار: ۴/۱۱۹ح ۴۵۱؛ الوافی: ۲۴/۴۰ح ۲۳۶۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۲۲۹ح ۲۴۵۶۷؛ مستدرک الوسائل: ۱۴/۹۴ح ۱۶۱۸۰؛ دعائم الاسلام: ۲/۳۵۷ح ۱۳۰۰

[6] مراۃ العقول: ۲۳/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۵

يَكُونَ وَارِثٌ أَقْرَبَ إِلَى اَلْمَيِّتِ مِنْهُ فَيَحْجُبَهُ.

ابوایوب خزاز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ ہر ذی رحم بمنزلہ اس رحم کے ہے جس سے وہ باہر آتا ہے مگر یہ کہ جب میت کا اس سے قریبی وارث موجود ہو تو وہ اس کو مانع ہوگا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2897} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ يَزِيدَ اَلْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِبْنُكَ أَوْلَى بِكَ مِنِ اِبْنِ اِبْنِكَ وَ اِبْنُ اِبْنِكَ أَوْلَى بِكَ مِنْ أَخِيكَ قَالَ وَ أَخُوكَ لِأَبِيكَ وَ أُمِّكَ أَوْلَى بِكَ مِنْ أَخِيكَ لِأَبِيكَ قَالَ وَ أَخُوكَ لِأَبِيكَ أَوْلَى بِكَ مِنْ أَخِيكَ لِأُمِّكَ قَالَ وَ اِبْنُ أَخِيكَ لِأَبِيكَ وَ أُمِّكَ أَوْلَى بِكَ مِنِ اِبْنِ أَخِيكَ لِأَبِيكَ قَالَ وَ اِبْنُ أَخِيكَ مِنْ أَبِيكَ أَوْلَى بِكَ مِنْ عَمِّكَ قَالَ وَ عَمُّكَ أَخُو أَبِيكَ مِنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ أَوْلَى بِكَ مِنْ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ مِنْ أَبِيهِ قَالَ وَ عَمُّكَ أَخُو أَبِيكَ لِأَبِيهِ أَوْلَى بِكَ مِنْ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ لِأُمِّهِ قَالَ وَ اِبْنُ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ مِنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ أَوْلَى بِكَ مِنِ اِبْنِ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ لِأَبِيهِ قَالَ وَ اِبْنُ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ مِنْ أَبِيهِ أَوْلَى بِكَ مِنِ اِبْنِ عَمِّكَ أَخِي أَبِيكَ لِأُمِّهِ.

یزید کناسی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تیارا بیٹا تیرے ہوتے سے تیرے زیادہ قریب ہے اور تیرا پوتا تیرے بھائی سے زیادہ قریب ہے اور جو تیرا پدری و مادری (سگا) بھائی ہے وہ تیرے صرف پدری بھائی سے زیادہ قریب ہے اور جو تیرے سگے بھائی کا بیٹا ہے وہ تیرے صرف پدری بھائی کے بیٹے سے زیادہ تیرے قریب ہے اور جو تیرے پدری بھائی کا بیٹا ہے وہ تیرے چچا سے تیرے زیادہ قریب ہے اور تیرا اول چچا جو تیرے باپ کا صرف پدری بھائی ہے وہ تیرے اس چچا سے تیرے زیادہ قریب ہے جو تیرے باپ کا صرف مادری بھائی ہے اور تیرے سگے چچا کا بیٹا تیرے سوتیلے چچا (تیرے باپ کے صرف پدری بھائی) کے بیٹے سے تیرے زیادہ قریب ہے اور تیرے اس سوتیلے چچا کا بیٹا (جو تیرے باپ کے صرف

[1] الکافی: ۷/۷۷ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۵ح۱۱۷۰و۲۶۹ح۹۷۶؛ الاستبصار: ۴/۱۶۹ح۲۲۱؛ الوافی: ۲۵/۷۱۶ح۲۴۸۵۰و۸۳۱ح۲۵۰۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۶۲ح۳۲۲۷۲و۱۸۸ح۳۲۷۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۸۹

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۱۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۷؛ وسائل العباد: ۳/۲۸۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۶۷؛ مفتاح الکرامی: ۲۴/۴۴۷؛ ریاض المسائل: ۱۴/۲۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳/۹۶؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۸۸؛ موردالانام: ۳/۲۴؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۶۶؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۰؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۰۰؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۲۸۲

پدری بھائی کا بیٹا ہے) تیرے اس سوتیلے چچا کے بیٹے سے تیرے زیادہ قریب ہے جو تیرے باپ کا صرف مادری بھائی ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2898} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدٍ اَلْعِجْلِيِّ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسِّهَامُ لاَ تَعُولُ وَ لاَ تَكُونُ أَكْثَرَ مِنْ سِتَّةٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حصوں میں عول [3] نہیں ہوسکتا اور وہ چھے سے زائد نہیں ہوسکتے [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا پھر حسن کالصحیح ہے [6]

{2899} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ ضَرَرٌ فِي اَلْمِيرَاثِ اَلْوَالِدَانِ وَ اَلزَّوْجُ وَ اَلْمَرْأَةُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار وارث ایسے ہیں کہ جن کو میراث میں کوئی ضرر نہیں پہنچتا: والدین، شوہر اور بیوی [7]

---

[1] الکافی: ۷/۷۶ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۶۸ ح۹۷۴؛ الوافی: ۲۵/۷۱۵ ح۲۴۸۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۶۳ ح۳۲۴۹۵؛ الاختصاص: ۳۳۳؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۳۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۱۵۱ ح۲۱۰۱۳؛ دعائم الاسلام: ۲/۳۷۹

[2] بغیۃ الھداۃ: ۲/۶۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۵۲۱؛ معجم المصطلحات: ۶۸۱؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۶۴؛ کشف اللثام: ۹/۴۴۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۳۰۵؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۴۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۹۰؛ جواہرالکلام: ۲۰/۵۱؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۶۸؛ بحوث فی القواعد: ۱/۵۲۲؛ جامع المدارک: ۱/۵۶۳؛ سندالعروۃ (الطہارہ): ۵/ ۱۰۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۳۵۱؛ ایضاح الفوامض: ۱۲؛ مستندالشیعہ: ۱۹/ ۳۱۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۳۶؛ کفایۃالفقہ: ۲/۲۴۶؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۱۷

[3] یعنی جہاں حصے زیادہ اور ترکہ کم ہو۔ برادران اسلامی اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ یہاں جو کمی ہے وہ سب صاحبان فرائض پر ان کے فرض کے مطابق ہوگی لیکن مذہب حصہ میں وہ کمی صرف بعض فرائض پر واقع ہوگی اور بعض میں کمی واقع نہیں ہوسکتی جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

[4] الکافی: ۷/۸۰ ح۱؛ الوافی: ۲۵/۷۰۵ ح۲۴۸۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۷۲ ح۳۲۵۱۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷۵

[5] القواعد الفقہیہ: ۶/۲۷۱

[6] مراۃ العقول: ۲۳/۱۲۴

[7] الکافی: ۷/۸۲ ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۵۰ ح۹۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۷۷ ح۳۲۵۲۷؛ الوافی: ۲۵/۷۱۰ ح۲۴۸۴۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷۵

تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے [1]

{2900} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَرِثُ مَعَ اَلْأُمِّ وَ لاَ مَعَ اَلْأَبِ وَ لاَ مَعَ اَلاِبْنِ وَ لاَ مَعَ اَلاِبْنَةِ إِلاَّ اَلزَّوْجُ وَ اَلزَّوْجَةُ وَ إِنَّ اَلزَّوْجَ لاَ يُنْقَصُ مِنَ اَلنِّصْفِ شَيْئاً إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ وَ لاَ تُنْقَصُ اَلزَّوْجَةُ مِنَ اَلرُّبُعِ شَيْئاً إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ فَإِذَا كَانَ مَعَهُمَا وَلَدٌ فَلِلزَّوْجِ اَلرُّبُعُ وَ لِلْمَرْأَةِ اَلثُّمُنُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وراثت میں نہ ماں کے ساتھ، نہ باپ کے ساتھ، نہ بیٹے کے ساتھ اور نہ ہی بیٹی کے ساتھ کوئی شریک ہوسکتا ہے سوائے شوہر اور بیوی کے (کہ وہ سب کے ساتھ شریک ہیں) اور شوہر کا حصہ نصف ترکہ سے کم نہیں ہوتا جب اولاد نہ ہو اور بیوی کا حصہ ایک چوتھائی سے کم نہیں جب اولاد نہ ہو پس جب الواد ہو تو شوہر کے لئے چوتھائی اور عورت کے لئے آٹھواں حصہ ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2901} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ قَالَ رَوَى اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَلْخَزَّازُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَرِثُ اَلْكَافِرُ اَلْمُسْلِمَ وَ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَرِثَ اَلْكَافِرَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اَلْمُسْلِمُ قَدْ أَوْصَى لِلْكَافِرِ بِشَيْءٍ.

۞ ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کافر مسلمان کی وراثت نہیں پاتا اور مسلمان کافر کی وراثت پاتا ہے مگر یہ کہ مسلمان نے کافر کے لئے کسی چیز کی وصیت کی ہو (تو وہ اسے ملے گی) [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۲۶/۲۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۱۸

[2] الکافی: ۸۲/۷ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۵۱/۹ ح۹۶۹؛ الوافی: ۱۱۷۵/۲۵ ح۲۴۸۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۲۶ ح۳۲۵۳۱؛ الفصول المہمہ: ۴۷۶/۲

[3] مراۃ العقول: ۱۲۶/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۹۹/۱۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۱۸؛ کفایۃ الفقہ: ۸۲۱/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۵۷/۱۹؛ جامع المدارک: ۳۰۹/۵؛ فقہ الصادق: ۱۵۲/۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۲۵۷/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۶۵/۷؛ مہذب الاحکام: ۱۴۳/۳۰

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۳۶/۴ ح۵۷۲۶؛ تہذیب الاحکام: ۳۷۲/۹ ح۱۳۲۹؛ الوافی: ۹۱۵/۲۵ ح۲۵۲۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۲/۲۶ ح۳۲۳۷۵

تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا پھر صحیح ہے [2] یا پھر معتبر ہے [3]

{2902} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اَللَّهِ اِبْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لاَ مِيرَاثَ لِلْقَاتِلِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں ہے [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5]

{2903} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ أُمَّهُ أَ يَرِثُهَا قَالَ إِنْ كَانَ خَطَأً وَرِثَهَا وَ إِنْ كَانَ عَمْداً لَمْ يَرِثْهَا.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی ماں کو قتل کر دیا تو کیا اس کا وارث ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر قتل خطا ہے تو وارث ہے اور قتل عمد ہے تو وارث نہیں ہوگا۔ [6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [7]

---

[1] روضۃ المتقین: ۱۱/ ۳۸۴

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۴۱۱ (طبع ۳/ ۲۸۶)

[3] مہذب الاحکام: ۳۰/ ۱۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۶

[4] الکافی: ۷/ ۱۴۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۷۸ ح ۱۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۳۰ ح ۳۲۴۱۷؛ الوافی: ۲۵/ ۸۷۴ ح ۲۵۱۹۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۴۱۷؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۳۳۸ و ۳/ ۴۹۷

[5] مراۃ العقول: ۲۳/ ۲۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۴۱۲؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۳۳۸ و ۳/ ۴۹۷

[6] تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۷۹ ح ۱۳۵۸؛ الاستبصار: ۴/ ۱۹۳ ح ۷۲۶؛ الوافی: ۲۵/ ۸۷۵ ح ۲۵۱۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۳۴ ح ۳۲۴۲۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۹۷

[7] ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۴۱۴؛ مہذب الاحکام: ۲۹/ ۳۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۲/ ۵۶۲؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۳۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/ ۵۶؛ کشف اللثام: ۹/ ۳۶۰؛ مختلف الشیعہ: ۹/ ۸۵؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۴۶؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/ ۲۴؛ مفاتیح الشرائع: ۷/ ۲۴؛ التفسیر موضوعی تہرانی: ۱۶/ ۱۲۹؛ کتاب الارث صانعی: ۲۹۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/ ۳۳۲؛ دراسات فقہیہ: ۴۵۳؛ مجموع الرسائل الفقہیہ: ۴۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۱۸؛ الجواہر الفخریہ: ۱۵/ ۳۱؛ الروضۃ البہیہ: ۲/ ۲۹۷؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۵۸۶؛ فقہ الثقلین: ۳/ ۲۹۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۲۱؛ جامع المدارک: ۵/ ۲۹۲؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/ ۱۳۳؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۴/ ۳۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۴۳۱؛ المباحث الفقہیہ: ۲۵/ ۴۴؛ ایضاح الفوائد: ۴/ ۱۷۹؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/ ۲۵۲؛ ریاض المسائل: ۱۴/ ۲۳۸؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/ ۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۵/ ۲۵۳؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۷۹۹؛ دروس تمہیدیہ: ۳/ ۲۲۹؛ التنقیح الرائع: ۴/ ۱۴۰

{2904} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي دِيَةِ اَلْمَقْتُولِ أَنَّهُ يَرِثُهَا اَلْوَرَثَةُ عَلَى كِتَابِ اَللَّهِ وَ سِهَامِهِمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى اَلْمَقْتُولِ دَيْنٌ إِلاَّ اَلْإِخْوَةَ وَ اَلْأَخَوَاتِ مِنَ اَلْأُمِّ فَإِنَّهُمْ لاَ يَرِثُونَ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئاً.

۞ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے مقتول کی دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ دیت کو ورثاء اللہ کی کتاب اور اس کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق بطور وراثت لیں گے جبکہ مقتول پر کوئی قرض نہ ہو (ورنہ پہلے وہ ادا کیا جائے گا) سوائے مادری بہن بھائیوں کے کہ مادری بہن بھائی مقتول کی دیت سے کوئی چیز نہیں لے سکتے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2905} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ قَتَلَ أَبَاهُ قَالَ لاَ يَرِثُهُ وَ إِنْ كَانَ لِلْقَاتِلِ اِبْنٌ وَرِثَ اَلْجَدَّ اَلْمَقْتُولَ.

۞ جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنے باپ کو قتل کرایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (قاتل) وراثت نہیں پائے گا البتہ اگر اس قاتل کو کوئی بیٹا ہے تو وہ اپنے مقتول دادا کی میراث پائے گا [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن کالصحیح ہے [5] یا پھر حسن ہے [6]

---

[1] الکافی: ۷/۱۳۹ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۷۵ح ۱۳۳۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱۸ح ۵۶۸۶؛ الوافی: ۸۶۹/۲۵ح ۲۵۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۵/۲۶ح ۳۲۴۳۲

[2] مراۃ العقول: ۲۰۶/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۰۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۴۷؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/۲۵۷؛ ریاض المسائل: ۱۴/۲۴۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۶۷؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/۱۳۱؛ آیات الاحکام: ۲/۴۱۷؛ انوار الفقاہۃ: ۸۲/۲۳؛ جامع المدارک: ۵/۳۲۰؛ مستند الشیعہ: ۱۹ /۵۴؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۳۸؛ الفرقان فی تفسیر القرآن تہرانی: ۶/ ۲۵۰؛ براھین الحج: ۱/ ۳۸۳؛ فقہ المعاملات: ۵۹۱؛ مفتاح الکرامہ: ۱۶/ ۲۱۸؛ الانظار التفسیریہ: ۲۵۹؛ المکاسب انصاری: ۴۰۳؛ المناھل: ۵۴۷؛ جامع الشتات: ۴/۲۷۳؛ الوصایا والمواریث انصار: ۲۰۲؛ ینابیع الاحکام: ۴/۳۵۵

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱۷ح ۵۶۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۸۰ح ۱۳۶۱؛ الوافی: ۲۵/۸۷۶ح ۲۵۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۹/۲۶ح ۳۲۴۴۳

[4] فقہ الثقلین: ۳/۲۷۴؛ کتاب الارث صانعی: ۲۷۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۷۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۳۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۴۴

[5] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۴۴

[6] جامع المدارک: ۵/۳۹۳؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۵۰۹؛ مستند الشیعہ: ۵۱/۱۹

﴿پہلے گروہ کی میراث﴾

قول مؤلف:

''پہلا گروہ متوفی کا باپ، ماں اور اولاد ہیں اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد ہے جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو وہ ترکہ پاتا ہے اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو دوسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا''[1]

{2906} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ مَا بَالُ الْمَرْأَةِ الْمِسْكِينَةِ الضَّعِيفَةِ تَأْخُذُ سَهْماً وَاحِداً وَ يَأْخُذُ الرَّجُلُ سَهْمَيْنِ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَ عَلَيْهَا جِهَادٌ وَلاَ نَفَقَةٌ وَلاَ مَعْقُلَةٌ وَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَى الرِّجَالِ وَلِذَلِكَ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ سَهْماً وَاحِداً وَلِلرَّجُلِ سَهْمَيْنِ.

۞ احول سے روایت ہے کہ مجھے ابن ابی العوجا نے کہا کہ کس وجہ سے عورت مسکین و کمزور وراثت میں ایک حصہ لیتی ہے اور مرد دو حصے لیتا ہے؟ پس اس بات کا ذکر ہمارے کسی صحابی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت پر جہاد نہیں ہوتا اور نہ کسی کو نفقہ دینا اس پر واجب ہوتا ہے اور نہ دیت کی ادائیگی اس پر واجب ہوتی بلکہ یہ چیزیں مردوں پر ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے ایک حصہ مقرر ہوا اور مرد کے لئے دو حصے مقرر ہوئے۔[2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[3] یا پھر حسن ہے[4]

{2907} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَرِثَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِلْمَهُ وَ وَرِثَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَرِكَتَهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرعلی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث پائی اور سیدہ

---

[1] توضیح المسائل آغا سیستانی:۴۹۱ف ۲۶۸۶ رقم ۱

[2] الکافی:۷/۸۵ ح ۳؛تہذیب الاحکام:۹/۲۷۵ ح ۹۹۳؛الوافی:۲۵/۷۶۱ ح ۲۴۸۵۶؛وسائل الشیعہ :۲۶/۹۳ ح ۳۲۵۵۹؛تفسیر البرہان:۲/۴۳

[3] فقہ الصادقؑ :۲۴/۳۲۹؛الانوار اللوامع:۱۰/۴۰۱؛الزبدۃ الفقہیہ :۹/۶۸۴؛سند العروۃ (النکاح):۳/۶۵۶؛دراسات فقہیہ :۴۶۷؛مجموع الرسائل:۴۰۶؛ موسوعہ الامام الخوئی:۴۲/۵۴۴؛رسالہ القلم طلاب البحرین:۰/۱۴۶؛مہذب الاحکام:۲۹/۳۴۴

[4] مراۃ العقول:۲۳/۱۳۰؛ملاذ الاخیار:۱۵/۲۳۴؛مستند الشیعہ :۱۹/۱۹۶

فاطمہ علیہا السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (کل) ترکہ کی میراث پائی [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2908} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ اِبْنَتَهُ وَ أُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ قَالَ اَلْمَالُ لِلاِبْنَةِ وَ لَيْسَ لِلْأُخْتِ مِنَ اَلْأَبِ وَ اَلْأُمِّ شَيْءٌ.

۞ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جو مر گیا اور ایک بیٹی اور ایک پدری مادری بہن (یعنی سگی بہن) چھوڑی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مال بیٹی کا ہے اور پدری مادری) (یعنی سگی بہن) کے لئے کچھ نہیں ہے۔ [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{2909} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنِ اَلْبَزَنْطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ اَلثَّانِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ هَلَكَ وَ تَرَكَ اِبْنَتَهُ وَ عَمَّهُ فَقَالَ اَلْمَالُ لِلاِبْنَةِ قَالَ وَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مَاتَ وَ تَرَكَ اِبْنَةً لَهُ وَ أَخاً أَوْ قَالَ اِبْنَ أَخِيهِ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ اَلْمَالُ لِلاِبْنَةِ.

۞ البزنطی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر ثانی (حسن عسکری علیہ السلام) سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی ایک لڑکی اور ایک چچا کو چھوڑا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مال اس کی لڑکی کا ہے۔

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی ایک لڑکی اور اپنا ایک بھائی یا کہا کہ اپنے بھائی کا بیٹا چھوڑا تو؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۱ح۵۶۰۵؛ بصائر الدرجات: ۲۹۴جزو۶ باب۱۱؛ الکافی: ۷/۸۶ح۱؛ تہذیب الاحکام:۹/۲۷۷ح۱۰۰۳؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۱۰۰ح۳۲۵۷۷؛ الوافی:۲۵/۷۳۱ح۲۴۸۱۷؛ المناقب:۳/۶۶؛ اثبات الھداۃ:۳/۲۶؛ بحار الانوار:۳۸/۱۵۴و۴۰/۲۱۰

[2] روضۃ المتقین:۱۱/۲۱۶؛ آلاءالرحمٰن فی تفسیر القرآن:۲/۳۶؛ موسوعہ العلامہ البلاغی ۲/۲۴۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۷/۴۶۶

[3] مراۃ العقول:۲۳/۱۳۲؛ ملاذ الاخیار:۱۵/۲۴۰

[4] الکافی:۷/۸۷ح۵؛ تہذیب الاحکام:۹/۲۷۸ح۱۰۰۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۱ح۵۶۰۹؛ الوافی:۲۵/۷۳۳ح۲۴۸۷۶؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۱۰۳ح۳۲۵۸۵

[5] ملاذ الاخیار:۲۳/۱۳۳؛ روضۃ المتقین:۱۱/۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ:۷/۳۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (لمواریث):۲۴۵

امام علیہ السلام دیر تک خاموش رہے اور پھر فرمایا: مال لڑکی کے لئے ہے۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{2910} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: بَنَاتُ اَلاِبْنَةِ يَقُمْنَ مَقَامَ اَلْبِنْتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ بَنَاتٌ وَ لاَ وَارِثٌ غَيْرُهُنَّ وَ بَنَاتُ اَلاِبْنِ يَقُمْنَ مَقَامَ اَلاِبْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ بَنَاتٌ أَوْلاَدٌ وَ لاَ وَارِثٌ غَيْرُهُنَّ.

۞ سعد بن ابی خلف سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن اول (موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے فرمایا: بیٹی کی بیٹیاں، بیٹی کی قائمقام ہوتی ہیں جبکہ میت کی بیٹیاں نہ ہوں اور ان کے سوا کوئی وارث نہ ہو اور بیٹے کی بیٹیاں بیٹے کی قامقام ہوتی ہیں جبکہ میت کی اپنی بیٹیاں نہ ہوں اور ان کے سوا کوئی وارث نہ ہو۔ [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{2911} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِبْنُ اَلاِبْنِ يَقُومُ مَقَامَ أَبِيهِ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیٹے کا بیٹا اپنے باپ کا قائمقام ہوتا ہے [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۱ح ۵۶۰۷؛ الوافی: ۲۵/۷۳۳ح ۲۴۸۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۰۷ح ۳۲۵۹۵؛ عوالم العلوم: ۲۳/۵۰۱

[2] روضۃ المتقین: ۲۲/۱۴۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۵۴

[3] الکافی: ۷/۸۸ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۸ح ۵۶۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۱۶ح ۱۱۳۷؛ الاستبصار: ۴/۱۶۶ح ۶۲۹؛ الوافی: ۲۵/۷۹۰ح ۲۵۰۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۱۰ح ۳۲۶۰۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۳۵

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۱۳۵؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۴۴؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۱۲۷؛ اروضۃ البہیہ: ۲/۳۱۰؛ کشف اللثام: ۹/۴۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۹/۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۸۷؛ التنقیح الرائع: ۴/۱۶۳؛ الانوار اللوامع: ۱۳/۲۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۹۱؛ مسالک الافہام: ۱۳/۱۲۷؛ المباحث الفقہیہ: ۲۵/۲۶۷؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۵؛ ایضاح الفوائد: ۴/۲۱۳؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۰۶

[5] الکافی: ۷/۸۸ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۱۷ح ۱۱۳۹؛ الاستبصار: ۴/۱۶۷ح ۶۳۱؛ الوافی: ۲۵/۷۸۹ح ۲۴۹۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۱۰ح ۳۲۶۰۲؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۴۳ و ۳/۵۰۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۸۳

تحقیق:

حدیث موثق ہے[1] یا پھر موثق کالصحیح ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{2912} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : رَجُلٌ مَاتَ وَ تَرَكَ اِبْنَةَ بِنْتِهِ وَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ لِمَنْ يَكُونُ اَلْمِيرَاثُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي ذَلِكَ اَلْمِيرَاثُ لِلْأَقْرَبِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

محمد بن حسن الصفار نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی بیٹی کی بیٹی (یعنی نواسی) اور اپنے مادری و پدری بھائی (یعنی سگے بھائی) کو چھوڑا تو میراث کس کے لئے ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے تحریر لکھی کہ میراث سب سے زیادہ قریبی کے لئے ہوگی ان شاءاللہ[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5]

{2913} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ وَ أَبِي أَيُّوبَ اَلْخَزَّازِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ أَبَوَيْهِ قَالَ لِلْأَبِ سَهْمَانِ وَ لِلْأُمِّ سَهْمٌ.

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جو مر گیا اور (فقط) والدین کو چھوڑا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: والد کے لئے دو حصے (یعنی دو ثلث) اور والدہ کے لئے ایک حصہ (یعنی ایک ثلث) ہوگا۔[6]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[7]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳۵/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۰۶/۱۵؛ جواہر الکلام: ۴/۲۰ ۷

[2] الارث فی الفقہ الجعفری: ۲۰۱۱

[3] مہذب الاحکام: ۸/۳۰ ۷

[4] من لا یحضرہُ الفقیہ: ۲۶۹/۴ ح ۵۶۱۹؛ تہذیب الاحکام: ۳۱۷/۹ ح ۱۱۴۰؛ الاستبصار: ۱۶۷/۴ ح ۲۳۲؛ الوافی: ۷۹۳/۲۵ ح ۲۵۰۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۴/۲۴ ح ۳۲۶۱۱

[5] روضۃ المتقین: ۲۴۸/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۳۰۶/۱۵

[6] الکافی: ۹۱/۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۷۰/۹ ح ۹۸۰؛ الوافی: ۷۳۹/۲۵ ح ۲۴۸۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۵/۲۶ ح ۳۲۶۱۳؛ تفسیر البرہان: ۳۵/۲

[7] مراۃ العقول: ۱۳۸/۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱۶۴/۱۹؛ المبسوط فی فقہ: ۳۱۷/۲؛ جامع المدارک: ۳۱۰/۵؛ مجمع الفائدہ: ۳۵۱/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴۸/۲۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۲۲۵/۱۵

{2914} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَرَكَ الْمَيِّتُ أَخَوَيْنِ فَهُمْ إِخْوَةٌ مَعَ الْمَيِّتِ حَجَبَا الْأُمَّ عَنِ الثُّلُثِ وَ إِنْ كَانَ وَاحِداً لَمْ يَحْجُبِ الْأُمَّ وَ قَالَ إِذَا كُنَّ أَرْبَعَ أَخَوَاتٍ حَجَبْنَ الْأُمَّ عَنِ الثُّلُثِ لِأَنَّهُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْأَخَوَيْنِ وَإِنْ كُنَّ ثَلاَثاً لَمْ يَحْجُبْنَ.

❁ ابوالعباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب متوفی کے پسماندگان میں دو بھائی ہوں تو وہ ماں کو ایک ثلث لینے سے مانع ہوں گے اور اگر ایک بھائی ہو تو وہ مانع نہیں ہوگا۔

نیز فرمایا: جب چار بہنیں ہوں تو ماں کو ایک ثلث لینے سے مانع ہوں گی کیونکہ بمنزلہ دو بھائیوں کے ہیں اور اگر تین ہوں تو یہ مانع نہیں ہوں گی۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2915} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ جَمِيعاً عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُمَا قَالاَ: إِنْ مَاتَ رَجُلٌ فَتَرَكَ أُمَّهُ وَ إِخْوَةً وَ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَ أُمٍّ وَ إِخْوَةً وَ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَ إِخْوَةً وَ أَخَوَاتٍ لِأُمٍّ وَ لَيْسَ الْأَبُ حَيّاً فَإِنَّهُمْ لاَ يَرِثُونَ وَ لاَ يَحْجُبُونَهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُورَثْ كَلاَلَةً.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص مرجائے اور پسماندگان میں اپنی ماں اور مادری و پدری بہن بھائیوں اور صرف پدری بہن بھائیوں اور صرف مادری بہن بھائیوں کو چھوڑے جبکہ باپ زندہ نہ ہو تو وہ نہ وارث ہوں اور نہ (وراثت لینے سے) مانع ہوں گے کیونکہ کلالہ [4] وارث نہیں ہوسکتا [5]

---

[1] الکافی: ۷/۹۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۸۱ ح ۱۰۱۵؛ الاستبصار: ۴/۱۴۱ ح ۵۲۴؛ الوافی: ۲۵/۷۴۲ ح ۲۴۸۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۲۰ ح ۳۲۶۲۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۳۶

[2] دراسات فقہیہ: ۴۵۵؛ ایضاح الفامض: ۷۰؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۳۲؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۲۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۴۰۳ و ۷/۴۵۳

[3] آیات الاحکام: ۲/۳۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۸۰؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۱۰۳؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/۲۴۷؛ کشف اللثام: ۹/۳۹۹؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۹۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۳۰۸؛ جامع المدارک: ۵/۳۲۳؛ جواہر الکلام: ۲۰/۵۵؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۴۷

[4] کلالہ کے ذکر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لوگ آپ سے (کلالہ کے بارے میں) دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے: اللہ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی مرد مرجائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے (بھائی کے) ترکہ سے نصف حصہ ملے گا اور اگر بہن (مرجائے اور اس) کی کوئی اولاد نہ ہو تو بھائی کو بہن کو پورا ترکہ ملے گا اور اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کو (بھائی کے) ترکے سے دو تہائی ملے گا اور اگر بہن بھائی دونوں ہیں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہوگا، اللہ تمہارے لئے (احکام) بیان فرماتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے'' (النساء: ۱۷۶)

[5] تہذیب الاحکام: ۹/۲۸۰ ح ۱۰۱۳؛ الاستبصار: ۴/۱۴۵ ح ۵۴۵؛ الکافی: ۷/۹۱ ضمن ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۲۳ ح ۳۲۶۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۱۷۰ ح ۲۱۰۶۴؛ دعائم الاسلام: ۲/۳۷۱ ح ۱۳۳۹؛ الوافی: ۲۵/۷۴۱ ضمن ح ۲۴۸۹۶؛ تفسیر البرہان: ۲/۳۶

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2916} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ جَمِيعاً عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَقْرَأَهُ صَحِيفَةَ الْفَرَائِضِ الَّتِي أَمْلاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ خَطَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِيهَا امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَ أَبَوَيْهَا فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَ لِلْأُمِّ سَهْمَانِ الثُّلُثُ تَامّاً وَ لِلْأَبِ السُّدُسُ سَهْمٌ .

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے وہ صحیفۂ فرائض پڑھایا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کروایا اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا پس میں نے اس میں پڑھا کہ عورت پسماندگان میں اپنے خاوند اور والدین کو چھوڑے تو شوہر کے لئے نصف (یعنی 3/6) ترکہ ہوگا اور ماں کے لئے ایک ثلث (یعنی 2/6) ترکہ ہوگا اور باپ کے لئے ایک سدس (یعنی 1/6) ہوگا۔ [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2917} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ أَوْ قَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: أَقْرَأَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَحِيفَةَ كِتَابِ الْفَرَائِضِ الَّتِي هِيَ إِمْلاَءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ خَطُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِيَدِهِ فَوَجَدْتُ فِيهَا رَجُلٌ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَ أُمَّهُ لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَ لِلْأُمِّ السُّدُسُ سَهْمٌ يُقْسَمُ الْمَالُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ فَمَا أَصَابَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ فَلِلاِبْنَةِ وَ مَا أَصَابَ سَهْماً فَهُوَ لِلْأُمِّ قَالَ وَ قَرَأْتُ فِيهَا رَجُلٌ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَ أَبَاهُ فَلِلاِبْنَةِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَ لِلْأَبِ السُّدُسُ سَهْمٌ يُقْسَمُ

---

[1] مہذب الاحکام: ۳۰/۱۷؛ فقہ الثقلین: ۳/۴۶۵؛ تاب الارث صانعی: ۴۶۵؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲/۹۵؛ ریاض المسائل: ۱۴/۳۱۷؛ ایضاح الفوامض: ۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۸۶؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۲۷

[2] الکافی: ۷/۹۸ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۸ ح ۵۶۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۸۸ ح ۱۰۳۰؛ الاستبصار: ۴/۱۴۲ ح ۵۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۲۶ ح ۳۲۶۴۱؛ الوافی: ۲۵/۷۶۰ ح ۲۴۹۳۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۹ ۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۳۴۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۵۳

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۱۴۸؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۲۵۰؛ المبسوط فی فقہ: ۲/۳۱۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۱۰؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۴۷؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۶۵؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۴۵

اَلْمَالُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ فَمَا أَصَابَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ فَلِلاِبْنَةِ وَمَا أَصَابَ سَهْماً فَلِلْأُمِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَوَجَدْتُ فِيهَا رَجُلٌ تَرَكَ أَبَوَيْهِ وَ اِبْنَتَهُ فَلِلاِبْنَةِ اَلنِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَلسُّدُسُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ يُقْسَمُ اَلْمَالُ عَلَى خَمْسَةِ أَسْهُمٍ فَمَا أَصَابَ ثَلاَثَةً فَلِلاِبْنَةِ وَمَا أَصَابَ سَهْمَيْنِ فَلِلْأَبَوَيْنِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے اس کتاب الفرائض کا صحیفہ پڑھوایا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کروایا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا پس میں نے اس میں پایا کہ آدمی کے پسماندگان میں ایک بیٹی اور ماں ہو تو بیٹی کے لئے آدھا اور ماں کے ایک سدس یعنی آدھا حصہ ہے[1] مال کو چار حصوں مین تقسیم کیا جائے گا پس تین حصوں کی مقدار کے برابر بیٹی کے لئے اور ایک حصے کی مقدار کے برابر ماں کے لئے ہوگا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس میں یہ بھی پڑھا کہ اگر آدمی کے پسماندگان میں ایک بیٹی اور باپ ہو تو بیٹی کے لئے نصف یعنی تین حصے ہوں اور باپ کے لئے ایک سدس (یعنی چھٹا حصہ) ہوگا[2] مال کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا جو تین حصوں کی مقدار کے برابر ہو تو وہ بیٹی کے لئے ہوگا اور جو ایک حصے کے برابر ہو وہ باپ کے لئے ہوگا۔

محمد کا بیان ہے کہ میں اس میں یہ بھی پایا کہ اگر آدمی پسماندگان میں والدین اور ایک بیٹی چھوڑے تو بیٹی کے لئے آدھا یعنی تین حصے ہوں گے اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا (یعنی ایک ایک سدس)۔ مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا پس تین حصوں کے برابر مقدار بیٹی کو دی جائے گی اور دو حصوں کے برابر مال والدین میں برابر تقسیم ہوگا[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

{2918} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ

---

[1] اس طرح جو دو حصہ باقی بچے گا اس کے پانچ حصے کئے جائیں گے جن میں سے دو ماں کو بالرد اور تین بیٹی کو بالرد ملیں گے (واللہ اعلم)

[2] جو دو حصے باقی بچیں گے انہیں مذکورہ طریقے پر تقسیم کیا جائے گا (واللہ اعلم)

[3] الکافی: ۷/۹۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۷۰ ح ۹۸۲؛ الوافی: ۲۵/۷۴۹ ح ۲۴۹۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۲۸ ح ۳۲۶۵۰؛ المروی من کتاب علیؑ: ۳۶۰

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۱۴۲؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲/۸۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۴۹؛ ریاض المسائل: ۱۴/۲۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۴۵۸؛ ذخیرہ الصالحین: ۷/۲۰۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۸۰؛ معرفۃ الحدیث و تاریخ بہبودی: ۲۲؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۰۷؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۹۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۶۴؛ جواہر الکلام: ۳۹/۱۱۴؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۶۸؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۳۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۶۸؛ المبسوط فی فقہ: ۲/۳۱۸؛ جامع المدارک: ۵/۳۰۸؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۵۶۰؛ کتاب الارث صانعی: ۵۳۲؛ فقہ الثقلین: ۳/۵۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۲۶؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۳۵

[5] مجمع الفائدۃ: ۱۱/۳۵۳؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۲۳؛ انوار الفقاہۃ: ۲۲/۳۴؛ جامع المدارک: ۵/۳۱۱؛ مسالک الافہام: ۱۳/۱۱۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۳۶۲

زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ اِبْنَتَهُ وَ أُمَّهُ أَنَّ اَلْفَرِيضَةَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ لِأَنَّ لِلْبِنْتِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ وَ لِلْأُمِّ اَلسُّدُسَ سَهْمٌ وَ بَقِيَ سَهْمَانِ فَهُمَا أَحَقُّ بِهِمَا مِنَ اَلْعَمِّ وَ اِبْنِ اَلْأَخِ وَ اَلْعَصَبَةِ لِأَنَّ اَلْبِنْتَ وَ اَلْأُمَّ سُمِّيَ لَهُمَا وَ لَمْ يُسَمَّ لَهُمْ فَيُرَدُّ عَلَيْهِمَا بِقَدْرِ سِهَامِهِمَا.

۞ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا ہے جو ایک بیٹی اور ماں چھوڑے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: فریضہ چار حصوں میں ہے کیونکہ بیٹی کو تین حصے () یعنی آدھا) ملے گا اور ماں کو ایک سدس (یعنی ایک حصہ) ملے گا اور جو دو حصے باقی بچیں گے تو ان کے بھی یہی دونوں بہ نسبت چچا اور بھتیجا (وغیرہ) اور عصبہ کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ بیٹی اور ماں کا حصہ مقرر ہے اور ان (چچا وغیرہ) کا مقرر نہیں ہے لہٰذا یہ دو حصے انہی کو بالرد دیئے جائیں گے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف کالموثق ہے [4]

{2919} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَمَّادٍ ذِي اَلنَّابِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ اِبْنَتَيْهِ وَ أَبَاهُ قَالَ لِلْأَبِ اَلسُّدُسُ وَ لِلاِبْنَتَيْنِ اَلْبَاقِي قَالَ وَ لَوْ تَرَكَ بَنَاتٍ وَ بَنِينَ لَمْ يُنْقَصِ اَلْأَبُ مِنَ اَلسُّدُسِ شَيْئاً قُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُ تَرَكَ بَنَاتٍ وَ بَنِينَ وَ أُمّاً قَالَ لِلْأُمِّ اَلسُّدُسُ وَ اَلْبَاقِي يُقْسَمُ لَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ اَلْأُنْثَيَيْنِ

۞ ابوبصیر نے جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جو دو بیٹیاں اور باپ چھوڑ کر مرا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: باپ کے ایک سدس اور باقی ترکہ بیٹیوں کا ہے۔

نیز فرمایا: اور اگر متوفی اپنے باپ کے ساتھ کئی بیٹیاں اور کئی بیٹے چھوڑ کر مرے تو بھی باپ کا حصہ ایک سدس سے کم نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اگر متوفی کئی بیٹیاں، کئی بیٹے اور ماں کو چھوڑ کر مرے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماں کے لئے ایک سدس ہے اور باقی اولاد میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک لڑکے کو دو لڑکیوں کے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۲۷۲ ح ۹۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۲۹ ح ۳۲۶۵۲؛ الوافی: ۲۵/۷۵۲ ح ۲۴۹۲۲

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۶۷؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۶۷

[3] جامع المدارک: ۵/۳۱۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۵۰

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۰

برابر حصہ ملے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [2]

{2920} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ وَ عَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اِمْرَأَةٍ مَاتَتْ وَ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَ أَبَوَيْهَا وَ اِبْنَتَهَا قَالَ لِلزَّوْجِ اَلرُّبُعُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ مِنِ اِثْنَيْ عَشَرَ سَهْماً وَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَلسُّدُسُ سَهْمَانِ مِنِ اِثْنَيْ عَشَرَ سَهْماً وَ بَقِيَ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ فَهِيَ لِلاِبْنَةِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذَكَراً لَمْ يَكُنْ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ خَمْسَةِ أَسْهُمٍ مِنِ اِثْنَيْ عَشَرَ سَهْماً لِأَنَّ اَلْأَبَوَيْنِ لاَ يُنْقَصَانِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ اَلسُّدُسِ شَيْئاً وَ أَنَّ اَلزَّوْجَ لاَ يُنْقَصُ مِنَ اَلرُّبُعِ شَيْئاً .

۞ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں روایت کیا ہے جو مرگئی اور اس نے پسماندگان میں شوہر، والدین اور اپنی ایک بیٹی چھوڑی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شوہر کے لئے ایک چوتھائی یعنی بارہ حصوں میں سے تین حصے ہوں گے اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے ایک سدس یعنی بارہ حصوں میں سے تین حصے ہوں گے اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے ایک سدس یعنی بارہ حصوں میں سے دو دو حصے ملیں گے اور باقی پانچ حصے بیٹی کو ملیں گے کیونکہ اگر وہ بیٹا ہوتا تو تب بھی اس کے لئے بارہ میں سے پانچ حصوں سے زیادہ کچھ نہ ہوتا اس لئے کہ والدین کے لئے ان میں سے ایک سدس مقرر ہے جس میں سے کوئی چیز کم نہ ہوگی اور شوہر کے لئے ایک چوتھائی میں سے کچھ کم نہ ہوگا [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

{2921} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَلْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۲۷۴ح۹۹۰؛الوافی:۲۵/۷۵۳ح۲۴۹۲۴؛وسائل الشیعہ :۲۶/۱۳۰ح۳۲۶۵۶؛تفسیر البرہان:۲/۳۴

[2] ملاذ الاخیار:۱۵/۲۳۲؛مستند الشیعہ :۱۹/۱۷۵؛ جواہر الکلام:۳۹/۱۱۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ(المواریث):۲۵۲؛ الدلائل فی شرح منتخب المسائل: ۵/۱۱۷؛ ریاض المسائل:۱۴/۲۸۴؛الزبدۃ الفقہیہ :۹/۴۲؛فقہ الصادقؑ :۲۴/۲۶۰؛جواہر الکلام:۲۰/۱۷؛بدایع البحوث:۹/۱۰۴

[3] الکافی:۷/۹۶ح۲؛تہذیب الاحکام:۹/۲۸۸ح۱۰۴۲؛الوافی:۲۵/۷۵۶ح۲۴۹۲۸؛وسائل الشیعہ :۲۶/۱۳۲ح۳۲۶۵۸؛تفسیر البرہان:۲/۳۹

[4] مراۃ العقول :۲۳/۱۴۶؛ مستند الشیعہ : ۱۹/۱۸۱؛ مسالک الافہام:۱۳/۶۷؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۴۰۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ(المواریث):۲۶۸؛ مطلع انوار: ۷/۴۲۳؛ القواعد الفقہیہ :۶/۳۷۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/۱۵۴؛ ریاض المسائل: ۱۴/۲۷۷؛ فقہ الصادقؑ :۲۴/۲۶۵؛ ایضاح الغوامض:۱۳۳؛ ملاذ الاخیار:۱۵/۲۶۰

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِمْرَأَةٌ مَاتَتْ وَ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَ أَبَوَيْهَا وَ جَدَّهَا أَوْ جَدَّتَهَا كَيْفَ يُقْسَمُ مِيرَاثُهَا فَوَقَّعَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِلزَّوْجِ اَلنِّصْفُ وَ مَا بَقِيَ فَلِلْأَبَوَيْنِ.

۞ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا کہ ایک عورت مر گئی اور اپنے پیچھے شوہر، والدین، دادا اور دادی چھوڑ گئی تو اب اس کی وراثت کس طرح تقسیم ہو گی؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں توقیع لکھی کہ نصف ترکہ اس کے شوہر کو ملے گا اور باقی اس کے والدین کو ملے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2922} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَطْعَمَ اَلْجَدَّةَ أُمَّ اَلْأَبِ اَلسُّدُسَ وَ اِبْنُهَا حَيٌّ وَ أَطْعَمَ اَلْجَدَّةَ أُمَّ اَلْأُمِّ اَلسُّدُسَ وَ اِبْنَتُهَا حَيَّةٌ.

۞ جمیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دادی کو (ترکہ سے) سدس کھانے کو دلایا کرتے جبکہ دادی کا لڑکا زندہ ہوتا اور نانی کو بھی سدس کھانے کے لئے دلایا کرتے جبکہ نانی کی بیٹی زندہ ہوتی۔[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

{2923} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۳۱۰ ح ۱۱۱۳؛ الاستبصار:۴/۱۶۱ ح ۶۱۰؛ الکافی:۷/۱۱۴ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ :۲۶/۱۳۵ ح ۳۲۶۶۴؛ الوافی:۲۵/۷۶۲ ح ۲۴۹۴۱؛ مسند الامام العسکریؑ:۲۷۷

[2] ملاذ الاخیار:۱۵/۲۹۷؛ جامع المدارک:۵/۳۲۱؛ ریاض المسائل:۱۴/۳۰۴؛ مستند الشیعہ:۱۹/۱۵۹؛ فقہ الصادقؑ:۲۴/۲۶۸؛ کشف اللثام:۹/۴۱۵؛ نظام الارث فی الشریعہ:۲۰۵؛ الارث فی الفقہ الجعفری:۲/۸۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث):۳۰۵؛ مہذب الاحکام:۳۰/۱۳۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۷۴؛ مجمع الفائدہ:۱۱/۳۷۶؛ جواہر الکلام:۲۰/۸۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ:۴/۲۸۰ ح ۵۶۲۶؛ الکافی:۷/۱۱۴ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام:۹/۳۱۱ ح ۱۱۱۸؛ الاستبصار:۴/۱۶۲ ح ۶۱۶؛ الوافی:۲۵/۸۲۳ ح ۲۵۰۶۷؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۱۳۹ ح ۳۲۶۷۵

[4] روضۃ المتقین:۱۱/۲۸۴؛ ریاض المسائل:۱۴/۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ:۲۴/۱۷۲؛ کشف اللثام:۹/۴۱۷؛ جواہر الکلام:۲۰/۸۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث):۳۰۷؛ نظام الارث فی الشریعہ:۲۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۷/۷۴؛ جامع المدارک:۵/۳۲۲

[5] مراۃ العقول:۲۳/۱۷۰؛ ملاذ الاخیار:۱۵/۲۹۸؛ التنقیح الرائع:۴/۱۷۲؛ مختلف الشیعہ:۹/۱۳۰؛ مفاتیح الشرائع:۲/۲۶۱

عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اَللَّهَ فَرَضَ اَلْفَرَائِضَ فَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَ إِنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَطْعَمَهُ اَلسُّدُسَ فَأَجَازَ اَللَّهُ لَهُ ذَلِكَ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (ایک حدیث کے ضمن میں) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرایض (میراث) کو تقسیم کیا تو (باپ یا ماں کی موجودگی میں) جد (دادا یا نانا) کے لئے کوئی چیز تقسیم نہیں کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کے لئے ایک سدس مقرر فرما دیا اور اسے اللہ نے اس کے لئے نافذ کر دیا[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف علی المشہور ہے لیکن میرے نزدیک معتبر ہے[3]

﴿دوسرے گروہ کی میراث﴾

قول مؤلف:

''دوسرا گروہ دادا، دادی، نانا، نانی، بہن اور بھائی ہیں اور بھائی اور بہن نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاد ہے ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو وہ ترکہ پاتا ہے جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو تیسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا''[4]

{2924} مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اَلْعَزِيزِ اَلْكَشِّيُّ عَنْ حَمْدَوَيْهِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ اَلسَّرَّادِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ زُرَارَةَ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ لاَ يَرِثُ مَعَ اَلْأُمِّ وَ اَلْأَبِ وَ اَلاِبْنِ وَ اَلْبِنْتِ أَحَدٌ مِنَ اَلنَّاسِ شَيْئاً إِلاَّ زَوْجٌ أَوْ زَوْجَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ. أَمَّا مَا رَوَى زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلاَ يَجُوزُ أَنْ تَرُدَّهُ وَ أَمَّا فِي اَلْكِتَابِ فِي سُورَةِ اَلنِّسَاءِ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ

---

[1] الکافی: ۶۱۸/۳ ح ۶؛ الوافی: ۶۱۸/۳ ح ۱۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۱۳۷ ح ۳۲۶۷۱؛ تفسیر البرہان: ۵/ ۳۳۷؛ بحارالانوار: ۱۷/ ۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۶۱/۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/ ۲۴۴؛ بصائر الدرجات: ۳۷۹؛ بحر المعارف: ۵۹۷/۲

[2] شرح تجرید الاصول نراقی: ۳۸۷/۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۴۷۷/۷

[3] مراۃ العقول: ۱۵۳/۳

[4] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۱۹ ف ۲۶۸۶ رقم ۲

يُوصِيكُمُ اَللَّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ اَلْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اِثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَ إِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا اَلنِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ اَلثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ اَلسُّدُسُ يَعْنِي إِخْوَةً لِأُمٍّ وَ أَبٍ وَ إِخْوَةً لِأَبٍ وَ اَلْكِتَابُ يَا يُونُسُ قَدْ وَرَّثَ هَاهُنَا مَعَ اَلْأَبْنَاءِ فَلاَ تُوَرِّثُ اَلْبَنَاتُ إِلاَّ اَلثُّلُثَيْنِ.

۞ یونس بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت کی ہے کہ متوفی کی ماں، باپ، بیٹے اور بیٹی کی موجودگی میں زن وشوہر کے سوا اور کوئی وراثت حاصل نہیں کرسکتا؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جو روایت کی ہے اس کو رد کرنا جائز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی سورۃ النسا میں فرمایا ہے: ''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے: ''ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے پس اگر لڑکیاں دو سے زائد ہوں تو ترکے کا دو تہائی ان کا حق ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہے تو نصف (ترکا) اس کا ہے اور میت کی اولاد ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہ ہو بلکہ صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا، پس اگر میت کے بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (النسا:۱۱)'' یعنی بھائی مادری و پدری (سگے) ہوں گے یا صرف پدری بھائی ہوں گے۔

اے یونس! کتاب نے بیٹوں کے ساتھ اوروں کو بھی وارث بنایا ہے مگر لڑکیاں صرف دو ثلث کی وارث ہوتی ہیں۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2925} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ لَمْ يَتْرُكْ وَارِثاً غَيْرَهُ قَالَ اَلْمَالُ لَهُ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ مَعَ اَلْأَخِ لِلْأُمِّ جَدٌّ قَالَ يُعْطَى اَلْأَخُ لِلْأُمِّ اَلسُّدُسَ وَ يُعْطَى اَلْجَدُّ اَلْبَاقِيَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ اَلْأَخُ لِأَبٍ وَ جَدٌّ قَالَ اَلْمَالُ بَيْنَهُمَا سَوَاءً.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص مرا اور اس نے اپنے مادری بھائی کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ترکہ اسی بھائی کا ہے۔

---

[1] اختیار معرفۃ الرجال: ۱/۳۳۱ ح ۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۸۱۴ ح ۳۲۶۹۱؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۳۳۰

[2] تاریخ آل زرارہ موحد ابطحی: ۵۰

میں نے عرض کیا: اگر مادری بھائی کے ساتھ دادا بھی ہوتو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مادری بھائی کو ایک سدس (چھٹا حصہ) اور باقی ترکہ دادا کو ملے گا۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ بھائی پدری ہوتو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ترکہ دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2926} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَدَعُ أُخْتَهُ وَمَوَالِيَهُ قَالَ اَلْمَالُ لِأُخْتِهِ.

❂ علی بن یقطین نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بہن اور کچھ آقا چھوڑ کے مرجاتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ترکہ اس کی بہن کو ملے گا[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]

{2927} عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا مَاتَ اَلرَّجُلُ وَ لَهُ أُخْتٌ تَأْخُذُ نِصْفَ اَلْمِيرَاثِ بِالْآيَةِ كَمَا تَأْخُذُ اَلاِبْنَةُ لَوْ كَانَتْ وَ اَلنِّصْفُ اَلْبَاقِي يُرَدُّ عَلَيْهَا بِالرَّحِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ وَارِثٌ أَقْرَبُ مِنْهَا فَإِنْ كَانَ مَوْضِعَ اَلْأُخْتِ أَخٌ أَخَذَ اَلْمِيرَاثَ كُلَّهُ بِالْآيَةِ لِقَوْلِ اَللَّهِ وَ هُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَ إِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ أَخَذَتَا اَلثُّلُثَيْنِ بِالْآيَةِ وَ اَلثُّلُثَ اَلْبَاقِيَ بِالرَّحِمِ وَ إِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالاً وَ نِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ اَلْأُنْثَيَيْنِ وَ ذَلِكَ كُلُّهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ

---

[1] الکافی: ۷/۱۱۱ح۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۸۳ح۵۶۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۳ح۱۱۶۰؛ الاستبصار: ۴/۱۵۹؛ الوافی: ۲۵/۸۰۹ح۲۵۰۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۷۲ح۳۲۷۰۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۶۵؛ جامع المدارک: ۵/۳۳۴؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۰۱؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۲۸۹؛ جواہرالکلام: ۳۹/۱۵۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۳۲؛ جمع الفائدہ: ۱۱/۳۹۹؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۰۸؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷/۱۷۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۰؛ کشف اللثام: ۹/۴۳۴؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۸۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۹۲

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۰۴ح۵۶۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۳۰ح۱۱۸۹؛ الاستبصار: ۴/۱۷۲ح۶۵۰؛ الوافی: ۲۵/۸۳۸ح۲۵۱۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۵۳ح۳۲۷۰۳و۳۳۲ح۳۲۹۰۰

[4] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۷/۱۳۹

وَلَدٌ وَأَبَوَانِ أَوْ زَوْجَةٌ.

۞ بکیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص ایک بہن چھوڑ کر مر جائے تو وہ آیت کے ذریعے سے آدھا ترکہ حاصل کرے گی جیسے بیٹی کرتی ہے اور باقی آدھا بالرداسی کو مل جائے گا (یعنی وہ پورا ترکہ لے گی) جبکہ متوفی کا کوئی اور رشتہ دار موجود نہ ہو جو اس سے زیادہ قریبی ہو اور اگر بہن کی جگہ بھائی ہو تو آیت کے تحت پورا ترکہ حاصل کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور وہ (بھائی) میراث پائے گا اگر متوفی کی کوئی اولاد نہ ہو (النساء:۱۷۶)'' اور اگر متوفی کی دو بہنیں ہوں تو دو ثلث آیت کے تحت اور ایک ثلث رشتہ داری کے تحت (یعنی بلرد) حاصل کریں گی اور ''اگر متوفی کے بھائی اور بہن اکٹھے وارث ہوں تو ایک بھائی کو دو بہنوں کے برابر حصہ ملے گا (النساء:۱۷۶)'' اور یہ سب کچھ اس وقت ہے جبکہ متوفی کی اولاد، والدین یا بیوی موجود نہ ہو [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2928} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ جَمِيعاً عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِمْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَ إِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا وَ إِخْوَتَهَا وَ أَخَوَاتِهَا لِأَبِيهَا فَقَالَ لِلزَّوْجِ اَلنِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَ لِلْإِخْوَةِ مِنَ اَلْأُمِّ اَلثُّلُثُ اَلذَّكَرُ وَ اَلْأُنْثَى فِيهِ سَوَاءٌ وَ بَقِيَ سَهْمٌ فَهُوَ لِلْإِخْوَةِ وَ اَلْأَخَوَاتِ مِنَ اَلْأَبِ (لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ اَلْأُنْثَيَيْنِ) لِأَنَّ اَلسِّهَامَ لاَ تَعُولُ وَ لاَ يُنْقَصُ اَلزَّوْجُ مِنَ اَلنِّصْفِ وَ لاَ اَلْإِخْوَةُ مِنَ اَلْأُمِّ مِنْ ثُلُثِهِمْ لِأَنَّ اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: (فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي اَلثُّلُثِ) وَ إِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا اَلسُّدُسُ وَ اَلَّذِي عَنَى اَللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ: (وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلاٰلَةً أَوِ اِمْرَأَةٌ وَ لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وٰاحِدٍ مِنْهُمَا اَلسُّدُسُ فَإِنْ كٰانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكٰاءُ فِي اَلثُّلُثِ) إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ اَلْإِخْوَةَ وَ اَلْأَخَوَاتِ مِنَ اَلْأُمِّ خَاصَّةً وَ قَالَ فِي آخِرِ سُورَةِ اَلنِّسَاءِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اَللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي اَلْكَلاٰلَةِ إِنِ اِمْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَ لَهُ أُخْتٌ) يَعْنِي أُخْتاً لِأُمٍّ وَ أَبٍ أَوْ أُخْتاً لِأَبٍ (فَلَهٰا نِصْفُ مٰا تَرَكَ وَ هُوَ يَرِثُهٰا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٰا وَلَدٌ) ... (وَ إِنْ كٰانُوا إِخْوَةً رِجٰالاً وَ نِسٰاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ اَلْأُنْثَيَيْنِ) فَهُمُ اَلَّذِينَ يُزَادُونَ وَ يُنْقَصُونَ

---

[1] تفسیر القمی:۱/۱۵۹؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۱۵۳ ح ۳۲۷۰۴؛ تفسیر الصافی:۱/۵۲۶؛ تفسیر البرہان:۲/۲۰۵؛ بحار الانوار:۱۰۱/۳۴۱؛ تفسیر نور الثقلین:۱/۵۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق:۳/۶۰۰

[2] مہذب الاحکام:۳۰/۱۳۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث):۱۳۳؛ فقہ الصادقؑ:۲۴/۳۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ:۷/۴۷۹

وَ كَذٰلِكَ أَوْلاَدُهُمُ ٱلَّذِينَ يُزَادُونَ وَ يُنْقَصُونَ وَ لَوْ أَنَّ اِمْرَأَةً تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَ إِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا وَ أُخْتَيْهَا لِأَبِيهَا كَانَ لِلزَّوْجِ ٱلنِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلِلإِخْوَةِ مِنَ ٱلْأُمِّ سَهْمَانِ وَبَقِيَ سَهْمٌ فَهُوَ لِلْأُخْتَيْنِ لِلْأَبِ وَ إِنْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ فَهُوَ لَهَا لِأَنَّ ٱلْأُخْتَيْنِ لِأَبٍ لَوْ كَانَتَا أَخَوَيْنِ لِأَبٍ لَمْ يُزَادَا عَلَى مَا بَقِيَ وَ لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ أَوْ كَانَ مَكَانَ ٱلْوَاحِدَةِ أَخٌ لَمْ يُزَدْ عَلَى مَا بَقِيَ وَ لاَ يُزَادُ أُنْثَى مِنَ ٱلْأَخَوَاتِ وَ لاَ مِنَ ٱلْوَلَدِ عَلَى مَا لَوْ كَانَ ذَكَراً لَمْ يُزَدْ عَلَيْهِ.

۞ بکیر بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک عورت نے پسماندگان میں شوہر، مادری و پدری بھائی اور پدری بہن بھائی چھوڑے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شوہر کے لئے آدھا ترکہ (یعنی 3/6) ہوگا اور مادری بہن بھائیوں کے لئے ایک ثلث (یعنی 2/6) ہوگا اور اس میں مرد و عورت برابر حصہ دار ہوں گے اور باقی جو ایک حصہ بچے گا وہ پدری بہن بھائیوں کے لئے ہوگا اس طرح کہ: ''مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا (النسآ:۱۱۱)'' کیونکہ حصوں میں عول نہیں ہوتا (یعنی حصے زیادہ نہیں ہوتے) اور شوہر کے نصف میں سے کمی نہیں ہوگی اور نہ ہی مادری بہن بھائیوں کے ثلث میں سے کچھ کم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''پس اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ایک ثلث میں ہی شریک ہوں گے (النسآ:۱۲)'' اور اگر ایک بہن ہو تو اس کے لئے ایک سدس (11/6) ہوگا جو کہ اللہ اپنے اس قول میں مراد لیا کہ: ''اور اگر آدمی کے وارث کلالہ ہو یا عورت ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان میں ہر ایک کے لئے ایک سدس (یعنی 1/6) ہوگا اور اگر وہ اس سے زائد ہوں تو وہ ایک ثلث میں شریک ہوں گے (النسآ:۱۲)'' اور اللہ نے اس سے فقط مادری بہن بھائیوں کو مراد لیا ہے اور سورۃ النسآ کے آکر میں فرمایا: ''یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتوی چاہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے تو اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو (یعنی پدری و مادری بہن یا پدری بہن ہو) تو اس کے لئے میت کے ترکہ کا نصف ہوگا اور اگر بہن کی اولاد نہ ہو تو بھائی بھی اس کا وارث بنے گا اور اگر بھائیوں میں مرد اور عورتیں ہوں تو ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا (النسآ:۱۷۶)'' پس یہی تو ہیں کہ جن کا حصہ بڑھ بھی سکتا ہے اور کم بھی ہوسکتا ہے اور اسی طرح ان کی اولادوں کا حصہ بھی بڑھتا اور کم ہوتا ہے اور اگر عورت پسماندگان میں شوہر اور مادری بہن بھائیوں اور پدری بہنوں کو چھوڑے تو شوہر کے لئے آدھا ترکہ (یعنی 3/6) ہوگا اور مادری بہن بھائیوں کے لئے دو حصے (یعنی 2/6) ہوں گے اور جو ایک باقی بچے گا وہ پدری بہنوں کے لئے ہوگا اور اگر وہ ایک ہو تو بھی اسی کے لئے ہوگا کیونکہ پدری بہنیں اگر پدری بھائی بھی ہوتے تب بھی ان کا حصہ باقی بچ جانے والے سے زائد نہ ہوگا اور اگر ایک بہن ہو یا اس کی جگہ پر ایک بھائی ہو تو اسے بھی باقی سے زیادہ نہ ملے گا اور بہنوں میں سے عورتوں کے لئے کچھ زیادہ نہ ہوگا اور نہ ہی اولاد کے لئے بڑھے گا چاہے وہ مرد ہی ہوں [1]

---

[1] الکافی: ۷/۱۰۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۹۷ ح ۱۰۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۵۴ ح ۳۲۷۹۶؛ الوافی: ۲۵/۷۹۷ ح ۲۵۰۱۱؛ تفسیر البرہان: ۲/۴۱

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن ہے [2]

{2929} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسْأَلُهُ هَلْ نَأْخُذُ فِي أَحْكَامِ الْمُخَالِفِينَ مَا يَأْخُذُونَ مِنَّا فِي أَحْكَامِهِمْ أَمْ لاَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَجُوزُ لَكُمْ ذَلِكَ إِنْ كَانَ مَذْهَبُكُمْ فِيهِ التَّقِيَّةُ مِنْهُمْ وَ الْمُدَارَاةُ.

۞ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا ہم مخالفین (کے حکام) کے فیصلے کے مطابق لے سکتے ہیں جس طرح وہ اپنے فیصلوں کے ذریعے ہم سے لیتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ یہ تمہارے لئے جائز ہے کیونکہ تمہارا تو مذہب ہی ان سے تقیہ اور مدارات میں ہے [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر موثق ہے [5]

{2930} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: نَشَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَحِيفَةً فَأَوَّلُ مَا تَلَقَّانِي فِيهَا ابْنُ أَخٍ وَ جَدٌّ الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الْقُضَاةَ عِنْدَنَا لاَ يَقْضُونَ لاِبْنِ الْأَخِ مَعَ الْجَدِّ بِشَيْءٍ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْكِتَابَ خَطُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ إِمْلاَءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک صحیفہ (کتابچہ) نشر کیا پس سب سے پہلے جس بات پر میری نگاہ پڑی وہ اس میں یہ تھی کہ (متوفی کے) بھائی کا بیٹا اور دادا کے درمیان مال برابر تقسیم ہوگا۔

پس میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ہمارے ہاں قاضی (جج) دادا کے ہمراہ بھائی کے بیٹے کے لئے کسی چیز کا بھی حصہ نہیں دیتے؟

---

[1] تفصیل الشریعہ: ۲۳/۴۷۳؛ مستند الشیعہ: ۹/۸۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۵/۱۴۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۹۸؛ کتاب الارث صانعی: ۵۳۳؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۰۳؛ جامع المدارک: ۵/۳۰۸؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۵۶۱؛ ریاض المسائل: ۱۴/۳۲۷؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۵۵؛ فقہ الثقلین: ۳/۵۳۳

[2] کشف اللثام: ۹/۴۲۴؛ النجعہ: ۱۰/۳۴۶؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۶۶

[3] تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۲ح ۱۱۵۴؛ الاستبصار: ۴/۱۴۷ح ۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۵۸ح ۳۲۷۱۰؛ الوافی: ۲۵/۷۳۷ح ۲۴۸۸۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷۸

[4] الاجارۃ کرمنشاھی: ۱۸۹

[5] مراۃ العقول: ۱۵/۳۱۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کتاب حضرت علی علیہ السلام کی لکھی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھوائی ہوئی ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{**2931**} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ ابْنِ أُخْتٍ لِأَبٍ وَ ابْنِ أُخْتٍ لِأُمٍّ قَالَ لِابْنِ الْأُخْتِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَ لِابْنِ الْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ الْبَاقِي

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ پدری بہن کا بیٹا اور مادری بہن کا بیٹا موجود ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مادری بہن کے بیٹے کے لئے ایک سدس ہے اور باقی سب پدری بہن کے بیٹے کے لئے ہے [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا پھر موثق ہے [6]

{**2932**} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ إِخْوَةً وَ أَخَوَاتٍ مِنْ أَبٍ وَ أُمٍّ وَ جَدّاً قَالَ الْجَدُّ كَوَاحِدٍ مِنَ الْإِخْوَةِ الْمَالُ بَيْنَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پدری و مادری (یعنی سگے) بھائی اور بہنیں اور جد کو چھوڑتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جد بھی بھائیوں کی مانند ایک (بھائی تصور ہوتا) ہے اور مال ان کے درمیان مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ کے حساب سے تقسیم ہوتا ہے [7]

---

[1] الکافی: ۷/۱۱۲ح۱؛ الوافی: ۲۵/۸۱۷ح ۲۵۰۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۵۹ح ۳۲۷۱۴

[2] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۷۳؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۴۵؛ جامع المدارک: ۵/۳۳۹؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۱۳

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۱۶۷

[4] تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۲ح ۱۱۵۷؛ الاستبصار: ۴/۱۶۸ح ۶۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۶۲ح ۳۲۷۲۴؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۳۵و۳/۵۰۴؛ الوافی: ۲۵/۸۲۱ح ۲۵۰۶۲

[5] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۷؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۶۱؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۵۵؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۲۹۲؛ القواعد الفقہیہ: ۶/۳۰۸؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۶۹؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۴۴

[6] الفوائد الجعفریہ: ۱۴۱؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۹۷؛ انوار الفقاہۃ: ۲۲/۴۶؛ ریاض المسائل: ۱۴/۳۲۹؛ مستند الشیعہ: ۹/۲۷۵؛ الرسائل الاحمدیہ: ۳/۴۶؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۱۳

[7] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۸۵ح ۵۶۴۵؛ الوافی: ۲۵/۸۰۷ح ۲۵۰۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۶۴ح ۳۲۷۳۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2933} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا لَمْ يَتْرُكِ الْمَيِّتُ إِلاَّ جَدَّهُ أَبَا أَبِيهِ وَ جَدَّتَهُ أُمَّ أُمِّهِ فَإِنَّ لِلْجَدَّةِ الثُّلُثَ وَ لِلْجَدِّ الْبَاقِيَ قَالَ وَ إِذَا تَرَكَ جَدَّهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَ جَدَّ أَبِيهِ وَ جَدَّتَهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَ جَدَّةَ أُمِّهِ كَانَ لِلْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ الثُّلُثُ وَ سَقَطَ جَدَّةُ الْأُمِّ وَ الْبَاقِي لِلْجَدِّ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَ سَقَطَ جَدُّ الْأَبِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب مرنے والا اپنا دادا اور نانی چھوڑے تو نانی کو ایک ثلث ملے گا اور باقی ترکہ دادا کو ملے گا۔ نیز فرمایا: اور جب مرنے والا اپنا دادا اور باپ کا دادا اور اپنی نانی اور ماں کی نانی چھوڑے تو ایک ثلث نانی کو ملے گا اور باقی ترکہ دادا کو ملے گا اور ماں کی نانی اور باپ کے دادا کو کچھ نہیں ملے گا [2]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [3] یا پھر صحیح ہے [4]

{2934} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ أُخْتَيْنِ وَ زَوْجٍ فَقَالَ النِّصْفُ وَ النِّصْفُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَدْ سَمَّى اللَّهُ لَهُمَا أَكْثَرَ مِنْ هَذَا لَهُمَا الثُّلُثَانِ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي أَخٍ وَ زَوْجٍ فَقَالَ النِّصْفُ وَ النِّصْفُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ سَمَّى اللَّهُ لَهُ الْمَالَ فَقَالَ (وَ هُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ).

❁ بکیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دو بہنوں اور شوہر (کی میراث) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: آدھا اور آدھا ہوگا۔ اس شخص نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! اللہ نے تو ان دونوں بہنوں کے

---

[1] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۳۴۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۵۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۲۹۹؛ کشف اللثام: ۹/۴۳۵؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۲۹۱

[2] تہذیب الاحکام: ۹/۳۱۳ ح ۱۱۲۴؛ الاستبصار: ۴/۱۶۵ ح ۶۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۷۶ ح ۳۲۷۶۲؛ الوافی: ۲۵/۸۱۴ ح ۲۵۰۴۷

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۰؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۱۴۷؛ ریاض المسائل: ۱۴/۳۳۴؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۲۸۲؛ دروس تمہیدیہ فی الفقہ: ۳/۲۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۹۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۳۵۷؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۱۶۱؛ جامع المدارک: ۵/۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۲۰/۹۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۳۶۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۲

[4] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۳۴۵؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۴۷

لئے زیادہ مقرر کیا ہے کہ ان کے لئے دوثلث ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم ایک بھائی اور شوہر کی میراث کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: آدھا اور آدھا ملے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اللہ نے تو تمام مال مقرر نہیں کیا چنانچہ وہ فرماتا ہے: ''وہ (بھائی) اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس کی بہن کی اولاد نہ ہو (النسا:۱۷۶)''[1]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے[2]

{2935} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ اِمْرَأَتَهُ وَ أُخْتَهُ وَ جَدَّهُ قَالَ هَذِهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ لِلْمَرْأَةِ اَلرُّبُعُ وَلِلْأُخْتِ سَهْمٌ وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ.

❂ ابوعبید نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے پسماندگان میں اپنی بیوی اور اپنی بہن اور دادا کو چھوڑا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ ترکہ چار حصوں میں تقسیم ہوگا: بیوی کے لئے چوتھائی، بہن کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے دو حصے ہوں گے[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]

{2936} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي اَلْمِعْزَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ زَوْجٍ وَ جَدٍّ قَالَ يُجْعَلُ اَلْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے سنا جبکہ میں بھی آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہا کہ شوہر اور جد کی پسماندگان ہوں تو؟

---

[1] تہذیب الاحکام:۹ /۲۹۳ح۱۰۴۸؛ الکافی:۷ /۱۰۳ح۶؛ الوافی:۲۵ /۸۰۰ح۲۵۰۱۴؛ وسائل الشیعہ:۲۶ /۱۵۴ح۳۲۷۰۵؛تفسیر نورالثقلین:۱/۵۸۱؛تفسیر کنزالدقائق:۳/۶۰۲

[2] مستندالشیعہ:۱۹/۲۶۰؛ کتاب الارث صانعی:۶ ۵۳؛ فقہ الثقلین:۳/۵۳۶؛ مجمع الفائدہ:۱۱/۵۶۳؛ ملاذ الاخیار:۱۵/۲۶۹

[3] الکافی:۷ /۱۱۰ح۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۴ /۲۸۲ح۵۶۳۲؛ تہذیب الاحکام:۹ /۳۰۴ح۱۰۸۳؛ الاستبصار:۴ /۱۵۶ح۵۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۶۶ح۳۲۷۳۸؛الوافی:۲۵/۸۰۷ح۲۵۰۲۷

[4] مراۃ العقول:۲۳/۱۶۴؛ کشف اللثام:۹/۴۳۵؛ مستندالشیعہ:۱۹/۳۰۰؛ القواعد الفقہیہ:۶/۳۷۵؛ جامع المدارک:۵/۳۳۴؛ مجمع الفائدہ:۱۱/۳۹۷؛ فقہ الصادقؑ:۷۴/۳/۱۷؛ مہذب الاحکام:۳۰/۱۵۷؛ روضۃ المتقین:۱۱/۲۸۷؛ ملاذ الاخیار:۱۵/۲۸۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ترکہ دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا جائے گا[1]

تحقیق:

حدیث موثق ہے[2]

﴿تیسرے گروہ کی میراث﴾

قول مؤلف:

"تیسرا گروہ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد نہ ہوتو اس کے باپ اور ماں کے چچا، پھوپھی اور ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے اور اگر وہ بھی ہوں تو متوفی کے دادا، دادی اور نانا، نانی کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے"[3]

{2937} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْخَالُ وَ اَلْخَالَةُ يَرِثَانِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ أُولُوا اَلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتٰابِ اَللّٰهِ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ماموں اور خالہ تب میراث لیں گے کہ جب ان کے ساتھ میراث لینے والا کوئی اور موجود ہی نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اللہ کی کتاب میں رشتہ داروں میں سے بعض دوسرے بعض سے افضل ہیں (الاحزاب:٦)"[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5]

{2938} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام:٩/٣١٥ح١١٢٩؛الوافی:٢٥/٨١٥ح٢٥٠٥٠؛وسائل الشیعہ:٢٦/١٨٠ح٣٢٧٧٧

[2] مہذب الاحکام:٣٠/١٥٦؛ملاذ الاخیار:١٥/٣٠٣

[3] توضیح المسائل آغا سیستانی:٤١٩ف٢٦٨٦رقم٣

[4] الکافی: ٧/١١٩ح٢؛ تہذیب الاحکام:٩/٣٢٥ح١١٦٧؛ الوافی: ٢٥/٨٣١ح٢٥٠٨٥؛ وسائل الشیعہ:٢٦/١٨٠ح٣٢٧٧٨؛ تفسیر البرہان: ٢/٢٠٧و٤/٤١٤؛تفسیر نور الثقلین:٢/١٧٤؛تفسیر کنز الدقائق:٥/٣٧٨

[5] مراۃ العقول:٢٣/١٧٧؛دلیل تحریر الوسیلہ(المواریث):٣٨١؛دراسات فقہیہ:٤٦٦؛دروس تمہیدیہ:٣/٢٥٤؛ملاذ الاخیار:١٥/٣١٨

رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ اَلْفَرَائِضِ فَقَالَ لِي أَلاَ أُخْرِجُ لَكَ كِتَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقُلْتُ كِتَابُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمْ يَدْرُسْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ كِتَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمْ يَدْرُسْ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا كِتَابٌ جَلِيلٌ وَإِذَا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّهُ وَخَالَهُ قَالَ لِلْعَمِّ اَلثُّلُثَانِ وَلِلْخَالِ اَلثُّلُثُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرائض کی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہارے لئے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب نہ نکالوں؟

میں نے عرض کیا: کیا حضرت علی علیہ السلام کی کتاب ابھی تک باقی ہے (وہ تو بوسیدہ نہیں ہوگئی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمد! کتاب علی علیہ السلام بوسیدہ نہیں ہوئی (اور موجود ہے)۔ پس آپ علیہ السلام نے اسے نکالا تو وہ ایک جلیل القدر کتاب تھی اور اس میں لکھا تھا کہ ایک آدمی مر گیا اور اس نے پسماندگان میں اپنے چچا اور ماموں کو چھوڑا تو چچا کے لئے دو ثلث (یعنی 3/2) اور ماموں کے لئے ایک ثلث (یعنی 3/1) ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2939} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْمُثَنَّى عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي عَمَّةٍ وَخَالَةٍ قَالَ اَلثُّلُثُ وَاَلثُّلُثَانِ يَعْنِي لِلْعَمَّةِ اَلثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ اَلثُّلُثُ.

❁ ابومریم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے پھوپھی اور خالہ کے بارے میں فرمایا: ایک تہائی اور دو تہائی یعنی پھوپھی کے لئے دو تہائی (2/3) اور خالہ کے لئے ایک تہائی (1/3) ہے [3]

تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے [4]

{2940} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَهُمُ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۷/۱۱۹ح ۱؛تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۴ح ۱۱۶۴؛الوافی: ۲۵/۸۲۹ھ ۲۵۰۷۹؛وسائل الشیعہ :۲۶/۱۸۶ح ۳۲۷۸۷؛المروی من کتاب علیؑ: ۳۶۹

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۷۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۶۷؛ اروضۃ البہیہ: ۲/۳۲۱؛ ریاض المسائل: ۱۴/۳۵۸؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۴۱۹؛ مختلف الشیعہ: ۹/۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۹۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۱۶؛ جامع المدارک: ۵/۳۴۳؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۴۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۰۲؛ ایضاح الفوائد: ۴/۲۸۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۷۳؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۱۶

[3] الکافی: ۷/۱۱۹ح ۴؛تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۴ح ۱۱۶۳؛الوافی: ۲۵/۸۲۹؛وسائل الشیعہ :۲۶/۱۸۷ح ۳۲۷۸۸

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۱۷۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۰۳

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّ اَلْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ اَلْأَبِ وَ اَلْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ اَلْأُمِّ وَ بِنْتَ اَلْأَخِ بِمَنْزِلَةِ اَلْأَخِ وَ كُلَّ ذِي رَحِمٍ بِمَنْزِلَةِ اَلرَّحِمِ اَلَّذِي يَجُرُّ بِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ وَارِثٌ أَقْرَبَ إِلَى اَلْمَيِّتِ مِنْهُ فَيَحْجُبَهُ.

۞ ابوایوب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ پھوپھی بمنزلہ باپ کے ہے اور خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور بھتیجی بمنزلہ بھائی کے ہے اور ہر رشتہ دار بمنزلہ اس رشتہ دار کے ہے جس کی وجہ سے تم سے رشتہ داری ہے مگر یہ کہ کوئی ایسا وارث موجود ہو جو اس سے زیادہ متوفی کے قریب ہو تو وہ اس کے لئے مانع بن جائے گا۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر موثق ہے[3]

{2941} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِخْتَلَفَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ عُثْمَانُ فِي اَلرَّجُلِ يَمُوتُ وَ لَيْسَ لَهُ عَصَبَةٌ يَرِثُونَهُ وَ لَهُ ذُو قَرَابَةٍ لاَ يَرِثُونَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ مِيرَاثُهُ لَهُمْ يَقُولُ اَللَّهُ (وَ أُولُوا اَلْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اَللّٰهِ) وَ كَانَ عُثْمَانُ يَقُولُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ اَلْمُسْلِمِينَ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام اور عثمان بن عفان کے درمیان ایسے شخص کے بارے میں اختلاف ہو گیا جو فوت ہوا مگر اس کا عصبہ (وارثان باز گشت) نہیں تھا جو میراث پاتا اور قرابتدار تھے وہ وارث نہیں ہو سکتے تھے۔ پس حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ میراث انہی قرابتداروں کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اللہ کی کتاب میں رشتہ داروں کے بعض بعض کے قریب ہیں (الانفال: ۷۵)'' اور عثمان نے کہا کہ اس کا ترکہ بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۳۲۵ح ۱۱۷۰؛ الوافی: ۲۵/۸۳۱ح ۲۵۰۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۸۸ح ۳۲۷۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۸۹؛ المروی من کتاب علیؑ: ۳۷۰

[2] الفوائد الجعفریہ: ۱۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۳۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۹۱؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۲۶۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۶۷

[3] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۱۸

[4] تہذیب الاحکام: ۹/۳۹۶ح ۱۴۱۶؛ الوافی: ۲۵/۸۳۳ح ۲۵۰۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۱۹۱ح ۳۲۷۹۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۴۱۴؛ تفسیر العیاشی: ۲/۱۷؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۳۳۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۷۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۸۳؛

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

﴿بیوی اور شوہر کی میراث﴾

{2942} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَرِثُ مَعَ الْأُمِّ وَ لاَ مَعَ الْأَبِ وَ لاَ مَعَ الاِبْنِ وَ لاَ مَعَ الاِبْنَةِ إِلاَّ الزَّوْجُ وَ الزَّوْجَةُ وَ إِنَّ الزَّوْجَ لاَ يُنْقَصُ مِنَ النِّصْفِ شَيْئاً إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ وَ لاَ تُنْقَصُ الزَّوْجَةُ مِنَ الرُّبُعِ شَيْئاً إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ فَإِذَا كَانَ مَعَهُمَا وَلَدٌ فَلِلزَّوْجِ الرُّبُعُ وَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنُ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وراثت میں نہ ماں کے ساتھ، نہ باپ کے ساتھ، نہ بیٹے کے ساتھ اور نہ ہی بیٹی کے ساتھ کوئی شریک ہوسکتا ہے سوائے شوہر اور بیوی کے (کہ وہ سب کے ساتھ شریک ہیں) اور شوہر کا حصہ نصف ترکہ سے کم نہیں ہوتا جب اولاد نہ ہو اور بیوی کا حصہ ایک چوتھائی سے کم نہیں جب اولاد نہ ہو پس جب اولاد ہو تو شوہر کے لئے چوتھائی اور عورت کے لئے آٹھواں حصہ ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{2943} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَدَعَا بِالْجَامِعَةِ فَنَظَرْنَا فِيهَا فَإِذَا فِيهَا امْرَأَةٌ هَلَكَتْ وَ تَرَكَتْ زَوْجَهَا لاَ وَارِثَ لَهَا غَيْرُهُ لَهُ الْمَالُ كُلُّهُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ علیہ السلام ایک جامعہ (کتاب) لے آئے پس جب ہم نے دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ جب عورت مرے اور اپنے شوہر کے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑے تو سارا مال

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۴۴؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳/۲۰۴

[2] الکافی: ۷/۸۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۵۱ ح ۹۶۹؛ الوافی: ۲۵/۱۱۷ ح ۲۴۸۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۸۰ ح ۳۲۵۳۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۶۷۴

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۱۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۱۹۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۱۸؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۲۱؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۱۵۷؛ جامع المدارک: ۵/۳۰۹؛ فقہ الصادق: ۷/۳/۱۵۲؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۵۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۷/۴۶۵؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۴۳

اسی شوہر کا ہوتا ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2944} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ : مَوْلًى لَكَ أَوْصَى إِلَيَّ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لِي فَهُوَ لِمَوْلاَيَ فَمَاتَ وَ تَرَكَهَا وَ لَمْ يَأْمُرْ فِيهَا بِشَيْءٍ وَ لَهُ امْرَأَتَانِ أَمَّا إِحْدَاهُمَا فَبِبَغْدَادَ وَ لاَ أَعْرِفُ لَهَا مَوْضِعاً السَّاعَةَ وَ الْأُخْرَى بِقُمَّ فَمَا الَّذِي تَأْمُرُنِي فِي هَذِهِ الْمِائَةِ دِرْهَمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ انْظُرْ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ هَذِهِ الدَّرَاهِمِ إِلَى زَوْجَتَيِ الرَّجُلِ وَ حَقُّهُمَا مِنْ ذَلِكَ الثُّمُنُ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ فَالرُّبُعُ وَ تَصَدَّقْ بِالْبَاقِي عَلَى مَنْ تَعْرِفُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۞ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ علوی نے امام محمد تقیؑ علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ آپ علیہ السلام کے ایک موالی نے مجھے سو درہم کی وصیت کی ہے اور میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میری ہر چیز میرے مولا علیہ السلام کے لئے ہے۔ پس وہ مر گیا اور اس نے پسماندگان میں صرف بیوی کو چھوڑا ہے لیکن اس کے بارے میں کسی چیز کا نہیں کہا اور اس کی دو بیویاں تھیں جن میں سے ایک بغداد میں ہے جس کے بارے میں مجھے اب تک معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ بغداد میں کس مقام پر رہتی ہے اور دوسری قم میں رہتی ہے تو آپ علیہ السلام اس سو درہم کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے اس کی طرف جواب لکھا کہ دیکھو! ان درہموں میں سے تجھے اس شخص کی دونوں بیویوں کو بھیجنا ہوگا اور اگر اس کی اولاد تھی تو ان دونوں کا اس میں آٹھواں حصہ 8/1 حق ہے اور اگر اس کی اولاد نہیں ہے تو پھر چوتھا حصہ ہے اور باقی مال کو

---

[1] الکافی: ۷/ ۱۲۵ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۲۹۴ح ۱۰۵۳؛ الوافی: ۲۵/ ۶۷۷ح ۲۴۹۵۱؛ الاستبصار: ۴/ ۱۴۹ح ۵۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۱۹۷ح ۳۲۸۱۱؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۹۲

[2] مراۃ العقول: ۲۳/ ۱۸۴؛ ایضاح الفوائد: ۴/ ۲۳۷؛ مختلف الشیعہ: ۹/ ۶۰؛ جامع المدارک: ۵/ ۳۴۷؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۴۲۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۵۹؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۳۹۴؛ آیات الاحکام: ۲/ ۴۰۹؛ رسائل ومقالات: ۴/ ۴۶؛ تہذیب المقال: ۱/ ۱۵۹؛ مسالک الافہام: ۱۳/ ۶۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/ ۲۶۳؛ ریاض المسائل: ۹/ ۳۶۸؛ غایۃ المراد: ۳/ ۵۷۵؛ المہذب البارع: ۴/ ۳۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۳۷۴؛ جواہر الکلام: ۲۰/ ۵۲؛ رسائل فقہیہ: ۲۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۲۷۰

حاجب مندوں میں تقسیم کردو کہ جن کی تمہیں معرفت ہو ان شا اللہ۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2945} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مَاتَ وَ تَرَكَ اِمْرَأَتَهُ قَالَ اَلْمَالُ لَهَا قُلْتُ اِمْرَأَةٌ مَاتَتْ وَ تَرَكَتْ زَوْجَهَا قَالَ اَلْمَالُ لَهُ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا: ایک آدمی مرگیا اور اس نے پسماندگان میں صرف اپنی بیوی کو چھوڑا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مال اسی بیوی کا ہے

میں نے عرض کیا: عورت مرگئی اور اس نے صرف شوہر کو چھوڑا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مال اسی شوہر کا ہے[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{2946} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَ تَرَكَ اِمْرَأَتَهُ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ اَلرُّبُعُ وَ مَا بَقِيَ فَلِلْإِمَامِ.

---

[1] الکافی: ۷/۱۲۶ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۹۶ح ۱۰۵۹؛ الاستبصار: ۴/۱۵۰ح ۵۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۰۱ح ۳۲۸۲۴؛ الوافی: ۲۵/۱۷۷ح ۲۴۹۶۵؛ عوالم العلوم: ۲۳/۵۰۳

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۸۷؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۶۵؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۳۲۴؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۵۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲۷/۳۷؛ القواعد الفقہیہ: ۲۸۸/۶؛ رسائل فقہیہ: ۶۱۴؛ مجمع الفائدہ: ۱/۴۳۱؛ ریاض المسائل: ۳۶۹/۱۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۷۳؛ جامع المدارک: ۳۴۹/۵؛ غایۃ المراد: ۵۷۷/۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۴۰۴/۳؛ المحاسن النفسانیہ: ۶۱؛ رسالتان فی الارث اراکی: ۹۲؛ مفتاح الکرامہ: ۱۸۱/۸؛ مہذب الاحکام: ۱۰۰/۳۰؛ رسائل ومقالات: ۵۵/۴؛ جواہر الکلام: ۸۲/۳۹؛ مختلف الشیعہ: ۶۱/۹؛ مسالک الافہام: ۲۷/۱۳؛ مستند الشیعہ: ۳۹۹/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/

[3] تہذیب الاحکام: ۲۹۵/۹ح ۱۰۵۶؛ الاستبصار: ۱۵۰/۴ح ۵۶۸؛ الوافی: ۲۷۷/۲۵ح ۲۴۹۶۶؛ من لایحضرہٗ الفقیہ: ۲۶۳/۴ح ۵۶۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۳/.۲۶ح ۳۲۸۲۹و۲۶/۲۹۴ح ۳۲۸۳۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۷۱؛ جواہر الکلام: ۲۰/۵۳؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/۲۷۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۱۰۰؛ الروضۃ البہیہ: ۴/۱۸۱؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۶۵؛ مستند الشیعہ: ۳۹۴/۱۹؛ بدایع البحوث: ۳۶۴/۶؛ ریاض المسائل: ۳۱۷/۴؛ مختلف الشیعہ: ۶۲/۹؛ غایۃ المراد: ۵۷۸/۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷۶/۲۴؛ مسالک الافہام: ۷۳/۱۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۳۹

❁ ابوبصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جو مر گیا اور اس نے پسماندگان میں صرف بیوی کو چھوڑا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے ایک چوتھائی ہے اور باقی مال امام علیہ السلام کے لئے ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر موثق ہے [3]

قول مؤلف:

مذکورہ تین حدیثوں میں اختلاف کو حل کرنے کے لئے علماء نے کئی تاویلات کی ہیں جو اپنی جگہ درست ہوسکتی ہیں چنانچہ شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ مال کا امام علیہ السلام کے لئے ہونا تو یہ حکم ظہور امام علیہ السلام کے وقت کا ہے لیکن زمانہ غیبت میں اگر شوہر صرف زوجہ چھوڑے تو سارا مال زوجہ کو ملے گا [4] لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تینوں حکم حالات و واقعات کے تحت درست و قابل عمل ہوسکتے ہیں چنانچہ ایسا ممکن ہے کہ زمانہ غیبت میں شوہر اگر صرف بیوی چھوڑے تو ربع اس کو ملے اور باقی مال اسے اس صورت میں ملے گا کہ اگر وہ رشتہ دار بھی ہو اور اگر دوسری صورت ہو تو پھر صدقہ کر دیا جائے گا جبکہ اصل میں وہ مال امام علیہ السلام ہی کا ہوگا یا ممکن ہے کہ ان میں اختیار ہو (واللہ اعلم)

{2947} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ الرَّدُّ عَلَى زَوْجٍ وَلاَ زَوْجَةٍ.

❁ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شوہر اور بیوی پر مال رد نہیں کیا جاسکتا [5]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6] یا پھر موثق ہے [7]

قول مؤلف:

---

[1] الکافی: ۷/۱۲۶ ح ۳؛ الوافی: ۲۵/۰ ۷۷ ح ۲۴۹۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۰۲ ح ۳۲۸۲۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۲۶۲ ح ۵۶۱۱۲

[3] دراسات فقہیہ: ۴۵۰؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۲۲۴

[4] مراۃ العقول: ۲۳/۱۸۶؛ رسائل فقہیہ: ۶۱۶؛ رسائل ومقالات سبحانی: ۴/۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷ ۳/۲۲۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۷ ۳؛ المحاسن النفسانیہ: ۶۱

[5] تہذیب الاحکام: ۹/۲۹۶ ح ۱۰۵۶؛ الاستبصار: ۴/۱۵۰ ح ۵۶۸؛ الوافی: ۲۵/۷۷۳ ح ۲۴۹۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۰۴ ح ۳۲۸۳۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۶ ۳۳ و ۳/۴۹۳

[6] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۶۱

[7] ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۷۳؛ ایضاح الفوائد: ۴/۲۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۲۶۱

اس مسئلے میں بھی علماٗ میں اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ اصحاب کے مابین مشہور یہ ہے کہ اگر صرف زوج وارث موجود ہو تو تمام مال تعین کے ذریعے اور رد کے ذریعے اسے ملے گا بلکہ اس سلسلے میں اصحاب نے اجماع کیا ہے جن میں شیخین اور سید مرتضیٰ بھی شامل ہیں لیکن اگر صرف زوجہ وارث موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے کہ کیا اسے رد کے ذریعے مال ملے گا یا نہیں؟ اور مشہور یہ ہے کہ رد کے ذریعے نہیں ملے گا لیکن شیخ مفید اس طرف گئے ہیں کہ زوجہ کو رد کے ذریعے مال ملے گا اور یہ بات المقنعہ میں ان کی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے مگر شیخ صدوق، شیخ طوسی اور علماٗ کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ غیبت کے زمانہ میں زوجہ کو رد کے ذریعے مال ملے گا مگر حضور کے زمانے میں ایسا نہیں ہوسکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ رد کے ذرے عے زوجہ کو مال نہیں ملے گا البتہ وہ مال امام علیہ السلام کا ہوگا جو حضور کے زمانہ میں ممکن کی صورت میں امام علیہ السلام ہی کو ملے گا لیکن غیبت کے زمانہ میں وہ مال امام علیہ السلام ہی سے مخصوص رہے گا مگر مشہور معارف فقراٗ و مساکین میں تقسیم کیا جائے گا اور اگر زوجہ متوفی شوہر کی قرابتدار بھی ہو تو پھر سارا مال اسی کو ملے گا یعنی چوتھائی متعین ہے اور باقی رشتہ داری کی بنا پر اسے ملے گا جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

{2948} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ اِمْرَأَةً قَرَابَةً لَيْسَ لَهُ قَرَابَةٌ غَيْرُهَا قَالَ يُدْفَعُ الْمَالُ كُلُّهُ إِلَيْهَا.

۞ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص مر گیا اور اس نے پسماندگان میں صرف بیوی کو چھوڑا جو اس کی رشتہ دار بھی ہے جبکہ اس کے علاوہ کوئی رشتہ دار موجود نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سارا مال اسی کا ہے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2949} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ اِبْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَ الدُّورِ وَ السِّلاَحِ وَ الدَّوَابِّ شَيْئاً وَ تَرِثُ مِنَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/ ۲۹۵ح۱۰۵۷؛ الاستبصار: ۴/ ۱۵۱ح۵۶۹؛ الوافی: ۲۵/ ۷۷۲ح۲۴۹۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۰۲ح۳۲۵۸۲و ۲۰۵ح۳۲۸۳۵

[2] ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۲۷۱؛ الحاسن النفسانیہ: ۶۲؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۴۰۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۳۷۷؛ ریاض المسائل: ۱۴/ ۳۷۲؛ دروس تمہیدیہ: ۳/ ۲۲۵

اَلْمَالِ وَ اَلْفُرُشِ وَ اَلثِّيَابِ وَ مَتَاعِ اَلْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَ يُقَوَّمُ اَلنِّقْضُ وَ اَلْأَبْوَابُ وَ اَلْجُذُوعُ وَ اَلْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بیوی شوہر کے ترکہ میں سے بستیاں، مکانات اور جانوروں میں سے کوئی چیز وراثت میں نہیں لے سکتی البتہ مال، بستر، کپڑے اور گھر کا دیگر سامان جو ترکہ ہو وہ وراثت میں لے سکتی ہے اور گھر کی عمارت، دروازے، پودوں کی شاخوں اور بانس کی قیمت لگا کر اس سے اس کا حق اسے دیا جائے گا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2950} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَرِثُ اَلنِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ اَلدُّورِ شَيْئاً وَ لَكِنْ يُقَوَّمُ اَلْبِنَاءُ وَ اَلطُّوبُ وَ تُعْطَى ثُمُنَهَا أَوْ رُبُعَهَا قَالَ وَ إِنَّمَا ذَاكَ لِئَلاَّ يَتَزَوَّجْنَ اَلنِّسَاءُ فَيُفْسِدْنَ عَلَى أَهْلِ اَلْمَوَارِيثِ مَوَارِيثَهُمْ.

۞ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیویاں گھروں کے عقار (زمین جائیداد غیر منقولہ) میں سے کوئی چیز بطور میراث نہیں لے سکتی ہیں لیکن مکان کی عمارت اور ملبہ کی قیمت لگا کر انہیں اس میں سے آٹھواں یا چوتھا حصہ دیا جائے گا۔ نیز فرمایا: یہ فقط اس لئے کہ عورتیں آگے شادی کریں اور ورثا کے لئے ان کی وراثت میں فساد برپا نہ کردیں[3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]

---

[1] الکافی: ۷/۱۲۷ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۲۹۸ح ۱۰۶۵؛ الاستبصار: ۴/ ۱۵۱ح ۵۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۰۵ح ۳۲۸۳۶؛ الوافی: ۲۵/ ۷۸۰ح ۲۴۹۸۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۰۵

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۱۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۷۷؛ مسالک الافہام: ۱۳/۱۸۶؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۹۰؛ جامع المدارک: ۵/۳۵۲؛ رسائل الشہید: ۲۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: خواجوئی: ۲/۴۴؛ غایۃ المراد: ۳/۵۸۶؛ کشف اللثام: ۹/۴۶۷؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۵۴؛ مختلف الشیعہ: ۹/۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۹۰؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۶۰؛ انوار الفقاھۃ (کتاب المیراث): ۶۴؛ التفسیر الموضوعی للقرآن: ۱۶/۱۵۰؛ مجموعہ نظریات مشورتی: ۱۲۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۵۰۶؛ مجمع الففائدہ: ۱۱/۴۴۶؛ المہذب البارع: ۴/۴۰۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۸۱؛ بلغۃ الفقیہ: ۳/۹۱

[3] الکافی: ۷/۱۲۹ح ۶؛ الوافی: ۲۵/ ۷۸۴ح ۲۴۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۰۸ح ۳۲۸۴۲

[4] رسالہ القلم طلاب البحرین: ۱۷/۱۳۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۴۱؛ بررسی آخرین و برترین: ۳۹۴؛ نجبۃ الانظار: ۱۲۴؛ مجموع الرسائل: ۷۵۴؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۹۱؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۲۱۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۶۲؛ فقہ الخلاف: ۲/۱۰۹

[5] المناھل: ۶۸۱؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۸۹

{2951} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اِمْرَأَةٍ تَمُوتُ قَبْلَ اَلرَّجُلِ أَوْ رَجُلٍ قَبْلَ اَلْمَرْأَةِ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ اَلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَ مَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ اَلرَّجُلِ وَ اَلنِّسَاءِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَ مَنِ اِسْتَوْلَى عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ.

❁ یونس بن یعقوب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عورت کے سلسلے میں روایت کی ہے کہ وہ مرد سے پہلے مرجاتی ہے یا مرد عورت سے پہلے مرجاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو مال ومتاع عورتوں سے مخصوص ہے تو وہ عورت کا ہوگا اور مال ومتاع دونوں سے مخصوص ہے تو وہ دونوں کا سمجھا جائے گا اور جوجس چیز پر قابض ہوجائے گا تو وہ اسی کی ہوجائے گی [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر موثق ہے [3]

{2952} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلْغُلاَمُ لَهُ عَشْرُ سِنِينَ فَيُزَوِّجُهُ أَبُوهُ فِي صِغَرِهِ أَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ وَ هُوَ اِبْنُ عَشْرِ سِنِينَ قَالَ فَقَالَ أَمَّا اَلتَّزْوِيجُ فَصَحِيحٌ وَ أَمَّا طَلاَقُهُ فَيَنْبَغِي أَنْ تُحْبَسَ عَلَيْهِ اِمْرَأَتُهُ حَتَّى يُدْرِكَ فَيُعْلَمَ أَنَّهُ كَانَ قَدْ طَلَّقَ فَإِنْ أَقَرَّ بِذَلِكَ وَ أَمْضَاهُ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ اَلْخُطَّابِ وَ إِنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ وَ أَبَى أَنْ يُمْضِيَهُ فَهِيَ اِمْرَأَتُهُ قُلْتُ فَإِنْ مَاتَتْ أَوْ مَاتَ فَقَالَ يُوقَفُ اَلْمِيرَاثُ حَتَّى يُدْرِكَ أَيُّهُمَا بَقِيَ ثُمَّ يُحَلَّفُ بِاللَّهِ مَا دَعَاهُ إِلَى أَخْذِ اَلْمِيرَاثِ إِلاَّ اَلرِّضَا بِالنِّكَاحِ وَ يُدْفَعُ إِلَيْهِ اَلْمِيرَاثُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک لڑکا دس سال کا تھا کہ اس کے باپ نے بچپن میں اس کا نکاح کر دیا تو کیا دس سال کی عمر میں اس کو طلاق دینا جائز ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا نکاح صحیح ہے اور رہا طلاق کا معاملہ تو اس کی عورت اس پر رکی رہے یہاں تک کہ وہ لڑکا بالغ ہوجائے پھر اسے بتایا جائے کہ اس نے طلاق دے دی ہے پس اگر وہ اس کا اقرار کرے اور اسے جاری رکھے تو یہ اس کی ایک

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۳۰۲ ح ۱۰۷۹؛ الوافی: ۲۲/۹۸۴ ح ۲۲۶۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۱۶ ح ۳۲۸۵۷

[2] مفتاح الکرامہ: ۲۵/۶۰۱؛ مسائل معاصرۃ فی فقہ: ۲۴۵

[3] فقہ الصادقؑ: ۲۵/۲۲۷؛ جواہر الکلام: ۴۰/۴۹۵؛ قواعد فقہیہ بجنوردی: ۱/۳۸۴؛ کتاب القضاء شیرازی: ۳۱۷؛ کتاب القضاء شتیانی: ۲/۱۰۶۴؛ مستند الشیعہ: ۱۷/۳۸۰؛ العروۃ الوثقیٰ: ۶/۵۸۳؛ القضاء نجم آبادی: ۴/۳۱۱؛ ماوراء الفقہ: ۳/۳۴۳؛ بیان الاصول: ۸/۲۹۱؛ اوثق الوسائل: ۵۴۱؛ جامع المدارک: ۲/۸۴؛ مشارق الاحکام: ۴۶۰؛ بلغۃ الفقیہ: ۳/۳۰۶؛ قواعد الفقیہ: ۲۵۸؛ الدرایہ الی غوامض: ۵/۲۶۵؛ تحریر الاصول: ۲۲۸؛ عوائد الایام: ۵/۴۷؛ قاعدہ یدملکیت: ۴۰؛ زبدۃ الاصول: ۶/۱۶۱؛ فرائد الاصول: ۵/۶۰۱؛ ذخیرہ الصالحین: ۸/۸۰۰؛ مناط الاحکام: ۳۰۲؛ کتاب الخمس حائری: ۸۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۲۸۵

طلاق بائن ہوجائے گی اور وہ اس عورت کو شادی کا پیغام دینے والوں میں سے ایک ہوگا اور اگر وہ انکار کرے اور طلاق کو جاری رکھنے سے منکر ہو تو یہ اس کی عورت ہوگی۔

میں نے عرض کیا: اسی اثنا میں وہ عورت مرجائے یا لڑکا مرجائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر ان میں سے جو باقی ہے اس کی میراث روک لی جائے یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائے اور پھر اللہ کا حلف دے کر وہ میراث کا داعی صرف اس لئے ہے کہ وہ نکاح پر راضی تھا تو پھر اسے میراث دے دی جائے گی [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2953} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ لَهَا الْمِيرَاثُ كَامِلاً وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً وَإِنْ كَانَ سَمَّى لَهَا مَهْراً يَعْنِي صَدَاقاً فَلَهَا نِصْفُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّى لَهَا مَهْراً فَلاَ مَهْرَ لَهَا.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے تزویج کرتا ہے پر اس کے ساتھ دخول کرنے سے پہلے ہی مرجاتا ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کامل میراث عورت کی ہے اور اس پر چار ماہ دس دن کی عدت لازم ہے اور اگر اس نے اس کے لئے مہر یعنی صداق معین کردیا تھا تو اس کو اس میں سے نصف ملے گا اور اگر اس نے اس کے لئے معین نہیں کیا تھا تو پھر اسے کوئی مہر نہیں ملے گا [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱ح ۵۶۶۵؛ الوافی: ۲۳/۱۱۰۳ح ۲۲۸۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۲۰ح ۳۲۸۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۲۸؛ مہذب الاحکام: ۲۴/۲۶۸؛ مدارک العروۃ: ۳۰/۱۸۳؛ کتاب البیع صدر: ۶/۸۷؛ کوثر فقہ محمدی: ۲/۵۴۹؛ رسائل و مسائل: ۱/۱۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۱۴/۴۵۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۵۹۴؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/۲۱۸؛ آیات الاحکام: ۳/۱۸۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۱۳/۴۵۲۴؛ انوارالفقاھۃ (کتاب النکاح): ۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱/۱۹۱؛ کتاب البیع خمینی: ۲/۲۴۱؛ فقہ العقود: ۲/۳۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۳/۱۷۵؛ جواہر الکلام: ۱۵/۱۱۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/۱۸۷؛ الموسوعہ القضائیہ: ۳۱۹؛ سند العروۃ (النکاح): ۱/۴۳۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳۳/۲۲۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۶/۲۰۶؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۴۵؛ الاحکام کاشف الغطاءؒ: ۴/۱۲۱؛ ارشاد الطالب: ۲/۳۶۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱۲ح ۵۶۷۱؛ الوافی: ۲۲/۵۰۲ح ۲۱۶۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۲۱ح ۳۲۸۶۶

[4] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۱۲۶؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۵۹؛ کتاب نکاح شبیری: ۲۱/۶۷۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۳۷۹؛ المناھل: ۵۶۲

{2954} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ فَإِنَّهَا تَرِثُهُ وَ هُوَ يَرِثُهَا مَا دَامَتْ فِي الدَّمِ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّانِيَةِ مِنَ التَّطْلِيقَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ فَإِنْ طَلَّقَهَا الثَّالِثَةَ فَإِنَّهَا لاَ تَرِثُ مِنْ زَوْجِهَا شَيْئاً وَ لاَ يَرِثُ مِنْهَا.

۞ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت کو طلاق دے دی جائے اور پھر اس کا شوہر فوت ہو جائے جبکہ وہ ابھی اس کی ایسی عدت میں ہو جس میں اس کی طرف رجوع حرام نہ ہو تو وہ عورت اس کی میراث لے گی اور وہ بھی اس عورت کی میراث لے گا جب تک وہ اپنے دوسرے حیض میں ہو اور ہنوز اسے صرف دو طلاقیں ہوئی ہوں پس اگر جب اس عورت کو تیری طلاق مل جائے تو پھر وہ اپنے شوہر سے کوئی چیز میراث میں نہیں لے گی اور نہ ہی اس کا شوہر اس سے کوئی میراث لے گا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3]

{2955} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي مَرَضِهِ وَرِثَتْهُ مَا دَامَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ وَ إِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا إِلاَّ أَنْ يَصِحَّ مِنْهُ قُلْتُ فَإِنْ طَالَ بِهِ الْمَرَضُ قَالَ تَرِثُهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَنَةٍ.

۞ ابوالعباس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص بیماری کی حالت عورت کو طلاق دے تو (مرنے کی صورت میں) وہ اس وقت تک اس کی میراث پائے گی جب تک وہ اس بیماری میں ہے اگرچہ اس کی عدت گزر جائے مگر یہ کہ وہ تندرست ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کا مرض طول پکڑ جائے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سال تک اس کی وراثت چلے گی[4]

---

[1] الکافی: ۷/۱۳۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۸۳ ح ۱۳۷۰؛ الوافی: ۲۳/۱۱۹۱ ح ۲۱۰۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۲۲ ح ۳۲۸۷۰

[2] فقہ الصادقؑ: ۲۲/۴۹۷؛ جامع المدارک: ۴/۵۳۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۷/۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۴۰۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۴۵۷؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۶۴؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۴۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۵۰۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۶۱؛ مہذب الاحکام: ۲۶/۶۹؛ وسائل العباد: ۳/۲۱۸

[3] جواہر الکلام: ۲۰/۱۱۹؛ کشف اللثام: ۹/۴۶۳؛ جامع الشتات: ۴/۳۶۶؛ مراۃ العقول: ۲۳/۱۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۲۲

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱۱ ح ۵۶۶۸؛ الکافی: ۶/۱۲۲ ح ۷ و ۷/۱۳۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۸۵ ح ۱۳۷۶؛ الوافی: ۲۳/۱۱۱۸ ح ۲۲۸۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۲۶ ح ۳۲۸۸۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۷۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2956} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ يَزِيدَ اَلْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَرِثُ اَلْمُخْتَلِعَةُ وَ اَلْمُخَيَّرَةُ وَ اَلْمُبَارِئَةُ وَ اَلْمُسْتَأْمَرَةُ فِي طَلاَقِهَا هَؤُلاَءِ لاَ يَرِثْنَ مِنْ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئاً فِي عِدَّتِهِنَّ لِأَنَّ اَلْعِصْمَةَ قَدِ اِنْقَطَعَتْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ وَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِنَّ مِنْ سَاعَتِهِنَّ فَلاَ رَجْعَةَ لِأَزْوَاجِهِنَّ وَ لاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمْ.

✪ یزید الکناسی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خلع والی، اختیار والی، مبارات والی اور حکم دے کر طلاق حاصل کرنے والی عورت اپنی طلاق کے دوران (اپنے شوہر کی) وراثت نہیں پا سکتی۔ وہ اپنی عدت میں اپنے شوہروں کی کوئی چیز وراثت میں نہیں لے سکتیں کیونکہ ان کو طلاق ہوتے ہی ان کے اور ان کے شوہروں کے درمیان باہمی تعلق منقطع ہو جاتا ہے پس ان کے شوہر ان سے رجوع نہیں کر سکے اور نہ ہی ان کے کوئی وراثت ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2957} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ اَلْحَنَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْمُسْلِمُ يَرِثُ اِمْرَأَتَهُ اَلذِّمِّيَّةَ وَ هِيَ لاَ تَرِثُهُ.

✪ ابو ولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ علیہ السلام فرما رہے تھے: مسلمان اپنی ذمیہ (یعنی کافرہ) بیوی کا وارث بنے گا وہ مگر وہ اس کی وارث نہیں بن سکے گی [4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5]

---

[1] روضۃ المتقین:۱۱/۳۳۰؛ دروس فقہ مظاہری:۶۸؛ الزبدۃ الفقہیہ:۷/۶۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث):۴۶۴؛ الانوار اللوامع:۱۴/۳۲۹

[2] تہذیب الاحکام:۹/۳۸۴ ح ۱۳۷۱؛ الوافی:۲۵/۷۷۷ ح ۲۴۹۷۷؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۲۲۴ ح ۳۲۸۷۵

[3] ملاذ الاخیار:۱۵/۴۲۳؛ فقہ الصادقؑ:۲۴/۳۸۱؛ مستند الشیعہ:۱۹/۳۵۰

[4] من لا یحضرہ الفقیہ:۴/۳۳۶ ح ۵۷۲۵؛ الکافی:۷/۱۴۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام:۹/۳۶۶ ح ۱۳۰۶؛ الاستبصار:۴/۱۹۰ ح ۷۱۰؛ الوافی:۲۵/۹۱۳ ح ۲۵۲۶۴؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۱۱ ح ۳۲۳۷۳ و ۳۲۸۹۱ ح ۲۲۹

[5] روضۃ المتقین:۱۱/۳۸۳؛ فقہ الثقلین:۳/۱۶۸؛ کتاب الارث صانعی:۱۶۸؛ مقالات حائری:۲۵؛ مجمع الفائدۃ:۱۱/۴۷۲؛ الاعتصام بالکتاب والسنۃ:۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ:۲۴/۴۱۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث):۲۶

{2958} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ نِكَاحٌ بِمِيرَاثٍ وَنِكَاحٌ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ فَإِنِ اشْتَرَطَتْ كَانَ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ لَمْ يَكُنْ.

۞ محمد بن ابی نصر سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: تزویج متعہ میراث کے ساتھ بھی نکاح ہے پس اگر شرط رکھ لی جائے تو میراث ہوگی اور اگر شرط نہیں رکھی گئی تو پھر میراث نہیں ہوگی [۱]

تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [۲]

{2959} بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يُطَلِّقَ وَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ فَإِنْ تَزَوَّجَ فَدَخَلَ بِهَا فَجَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فِي مَرَضِهِ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: مریض کو حق نہیں ہے کہ وہ طلاق دے البتہ اسے نکاح کرنے کا حق حاصل ہے پس اگر وہ نکاح کرے اور مباشرت بھی کرے تو یہ جائز ہے اور اگر وہ مباشرت نہ کرے اور اسی مرض میں مرجائے تو اس کا نکاح باطل ہوجائے گا اور نہ عورت کے لئے کوئی مہر ہوگا اور نہ ہی میراث ہوگی [۳]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [۴] اور پھر حسن ہے [۵]

---

[۱] الکافی: ۵/۴۶۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۷/۲۶۴ ح ۱۱۴۰؛ الاستبصار: ۳/۱۴۹ ح ۵۴۶؛ قرب الاسناد: ۱۵۹؛ الوافی: ۲۲/۶۵۷ ح ۲۱۸۹۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/۶۶ ح ۲۶۵۴۶ و ۲۶/۲۳۰ ح ۳۲۸۹۴

[۲] کتاب نکاح شبیری: ۲۰/۷۶۲۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۵۲؛ النجعہ: ۹/۲۳؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۶/۳۸۳؛ الفرقان صادقی: ۶/۲۹۹؛ دروس فقہ مظاہری: ۷۷؛ مھذب الاحکام: ۲۵/۱۰۰؛ دروس تمہیدہ: ۲/۳۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۴۹؛ الحاشیہ علی المکاسب خوانساری: ۴۶۳؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۱۷۳؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۲/۹۶؛ مراۃ العقول: ۲۰/۲۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/۵۸

[۳] تہذیب الاحکام: ۷/۴۵۴ ح ۱۸۱۶ و ۳۷۴ ح ۱۸۹۶ و ۸/۷۷ ح ۲۶۱؛ الاستبصار: ۳/۱۹۲ ح ۶۹۴؛ الوافی: ۲۱/۳۴۳ ح ۲۱۵۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۰۵ ح ۲۶۲۱۱ و ۲۲/۱۴۹ ح ۲۸۲۴۵ و ۲۶/۲۳۲ ح ۳۲۸۹۹؛ الکافی: ۶/۱۲۱ ح ۱

[۴] ملاذ الاخیار: ۱۲/۴۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵/۳۱۵؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۳۸۹؛ فقہ الثقلین: ۱/۴۰۶؛ الزبدۃ الفقھیہ: ۷/۷۰؛ سند العروۃ (النکاح): ۲/۳۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۵۰۴؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۶۲؛ مھذب الاحکام: ۳۰/۱۹۸؛ جامع المدارک: ۴/۵۳۱؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۳۳۹؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۳۲۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۷۲

[۵] ملاذ الاخیار: ۱۳/۱۶۵؛ مراۃ العقول: ۲۱/۲۰۹؛ تذکرۃ الفقہاء (الطہارۃ الی الجعالہ): ۲۲/۸۵؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۱۸۷؛ جامع المقاصد: ۱۱/۱۱۵

﴿میراث کے مختلف مسائل﴾

{2960} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ مِنْ قَرَابَتِهِ وَلاَ مَوْلَى عَتَاقِهِ قَدْ ضَمِنَ جَرِيرَتَهُ فَمَالُهُ مِنَ الْأَنْفَالِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی ایسا شخص مرجائے جس کا اس کے رشتہ داروں میں سے بھی کوئی وارث نہ ہواور نہ ہی اس کا آزاد کرنے والا کوئی آقا ہو کہ جو اس کے نفع ونقصان کا ضامن ہو تو اس کا مال انفال میں سے ہوگا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

قول مؤلف:

یعنی اگر کوئی لاوارث مرے تو اس کا مال نبی یا امام کا ہوگا اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کا کوئی وارث نہ ہو امام علیہ السلام اس کا وارث ہوتا ہے[3]

{2961} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَلاَّدٍ السِّنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ يَتْرُكُ مَالاً وَ لَيْسَ لَهُ أَحَدٌ أَعْطِ الْمَالَ هَمْشَارِيجَهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام ایسے شخص کے بارے میں جو مرجاتا ہے اور ترکہ میں مال چھوڑ جاتا ہے

---

[1] الکافی: ۷/۱۶۹ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳۳۳ ح ۵۷۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۸۷ ح ۱۳۸۱؛ الاستبصار: ۴/۱۹۶ ح ۷۳۱؛ الوافی: ۲۵/۷۹۴ ح ۲۵۳۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۴۶ ح ۳۲۹۳۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۴۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۲۸۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۲۵۵؛ النور الساطع: ۱/۴۲۵؛ ریاض المسائل: ۱۴/۴۱۴؛ مصباح الہدیٰ: ۱۱/۲۲۲؛ کتاب الخمس منتظری: ۳۳؛ انوار الفقاہۃ: ۲۲/۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۷۰۴؛ مافی فتاوی فی الاموال: ۱۸۳؛ دراسات فقہیہ: ۲۴۴؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۲۴۱؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۸۴؛ جواہر الکلام: ۸/۵۱۴؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۴/۲۱۸؛ الفقہ الاسلامی: ۳۵۶؛ ملاحظات الفید: ۱۰۹؛ بلغۃ الفقیہ: ۳/۲۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۱۲۱؛ القواعد الاصولیہ: ۲/۲۳۰؛ معجم المصطلحات: ۳۹۳؛ رسائل فقہیہ زنجانی: ۲/۶۸۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۴۹۷؛ آیات الاحکام: ۵/۳۸؛ دروس تمہیدیہ: ۳/۱۹۲؛ جامع المشارک: ۶/۳۰۰؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۷۴؛ مختلف الشیعہ: ۹/۱۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/۶۹۳؛ النجعہ: ۱۰/۳۷۴؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۳۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۲۷

[3] الکافی: ۷/۱۶۹ ح ۳؛ الوافی: ۲۵/۷۹۴ ح ۲۵۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۴۸ ح ۳۲۹۳۴

جبکہ اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا، فرمایا کرتے تھے کہ میراث اس کے ہمشاریج (ہم شہریوں) کو دے دو[1]

تحقیق:

حدیث حسن یا معتبر ہے[2]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے[3]

{2962} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّ مِيرَاثَ وَلَدِ اَلْمُلاَعَنَةِ لِأُمِّهِ فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ لَيْسَتْ بِحَيَّةٍ فَلِأَقْرَبِ اَلنَّاسِ إِلَى أُمِّهِ أَخْوَالِهِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ولدالملاعنہ کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے اور اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو تو پھر لوگوں میں سب سے زیادہ اس کی ماں کی طرف اس کے قرابتدار ماموں ہیں۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5] یا پھر قوی کالصحیح ہے[6]

قول مؤلف:

علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں حدیث کو ضعیف علی المشہور قرار دیا ہے جبکہ ملاذ الاخیار میں اسی سند کے ساتھ حدیث کو ضعیف کالموثق قرار دیا ہے[7]

{2963} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۷/۱۶۹ح ۲؛الوافی: ۲۵/۹۴۹ح ۲۵۳۵۰؛وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۵۲ح ۳۲۹۴۴

[2] الآراءالفقہیہ: ۳/۳۴۷

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۲۵۶

[4] الکافی: ۷/۱۶۰ح ۲؛من لایحضرہٗ الفقیہ: ۴/۳۲۳ح ۵۶۹۲؛تہذیب الاحکام: ۹/۳۳۸ح ۱۲۱۸؛ الوافی: ۲۵/۸۷۹ح ۲۵۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۴۳۴ح ۲۸۹۶۹و ۲۶/۲۵۹ح ۳۲۹۶۰

[5] مختلف الشیعہ: ۹/۸۹؛مہذب الاحکام: ۳۰/۵۰؛کتاب الارث صانعی: ۴۰۴؛دلیل تحریرالوسیلہ (المواریث): ۱۰۳؛موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۱۰۴؛نظام الارث فی الشریعہ: ۳۵۸؛فقہ الثقلین: ۳/۴۰۴

[6] روضۃ المتقین: ۱۱/۳۵۲

[7] مراۃ العقول: ۲۳/۲۴۰؛ملاذ الاخیار: ۱۵/۳۴۱

عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي اَلْمُلاَعِنِ إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ اَللِّعَانِ رُدَّتْ إِلَيْهِ اِمْرَأَتُهُ وَ ضُرِبَ اَلْحَدَّ وَإِنْ أَبَى لاَعَنَ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَإِنْ قَذَفَ رَجُلٌ اِمْرَأَتَهُ كَانَ عَلَيْهِ اَلْحَدُّ وَإِنْ مَاتَ وَلَدُهُ وَرِثَهُ أَخْوَالُهُ فَإِنِ اِدَّعَاهُ أَبُوهُ لَحِقَ بِهِ وَإِنْ مَاتَ وَرِثَهُ اَلاِبْنُ وَلَمْ يَرِثْهُ اَلْأَبُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے لعان کرنے والے کے بارے میں فرمایا: اگر لعان سے پہلے خود کو جھٹلائے تو اس کی بیوی اس کو لٹادی جائے گی اور اس پر حد (اسی کوڑے) جاری کی جائے گی اور اگر لعان کرنے والا خود کو جھٹلانے سے انکار کرے تو وہ عورت اس کے لئے کبھی حلال نہ ہوگی اور اگر آدمی قذف کرے (یعنی اپنی بیوی پر جھوٹی تہمت لگائے) تو اس پر حد (اسی کوڑے) جاری ہوگی اور اگر اس کا بیٹا مر جائے تو اس کے وارث اس کے ماموں ہوں گے پس اگر اس کا باپ اس کا دعویٰ کرے تو وہ باپ کے ساتھ ملحق ہوگا اور اگر مر جائے تو بچہ اس کا وارث بنے گا مگر اس کا باپ اس کا وارث نہ ہوگا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{2964} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ دِيَةُ وَلَدِ اَلزِّنَى قَالَ يُعْطَى اَلَّذِي أَنْفَقَ عَلَيْهِ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ فَإِنَّهُ مَاتَ وَلَهُ مَالٌ مَنْ يَرِثُهُ قَالَ اَلْإِمَامُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ولدالزنا کی دیت کتنی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اس پر خرچ کیا تو جو اس نے خرچ کیا وہ اسے دیا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ مر جائے اور اس کا ترکہ ہو تو اس کی میراث کون لے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام علیہ السلام [4]

---

[1] الکافی: ۷/۱۶۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۳۹ ح ۱۲۱۹؛ الوافی: ۲۳/۹۶۵ ح ۲۲۵۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۶۲ ح ۳۲۹۶۷

[2] مہذب الاحکام: ۳۰/۵۱؛ ریاض المسائل: ۱۲/۵۰۳؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۳۵۹؛ بلغہ الافقیہ: ۴/۲۵۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۰۷؛ ایضاح الغوامض: ۳۳۹

[3] کشف اللثام: ۹/۴۸۰؛ مراۃ العقول: ۲۳/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۴۱

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۱۶ ح ۵۶۸۲؛ الوافی: ۲۵/۸۹۰ ح ۲۵۲۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۷۵ ح ۳۲۹۹۲

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2965} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ وَ لَهُ قُبُلٌ وَ ذَكَرٌ كَيْفَ يُوَرَّثُ قَالَ إِنْ كَانَ يَبُولُ مِنْ ذَكَرِهِ فَلَهُ مِيرَاثُ اَلذَّكَرِ وَ إِنْ كَانَ يَبُولُ مِنَ اَلْقُبُلِ فَلَهُ مِيرَاثُ اَلْأُنْثَى.

✿ داوٗد بن فرقد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مولود کے بارے میں پوچھا گیا جو پیدا ہوا تو اس کی قُبل (شرمگاہ) اور ذکر (آلہ تناسل) دونوں تھے تو اس کی میراث کیسے دی جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اپنے ذکر (آلہ تناسل) سے پیشاب کرتا ہے تو اسے مرد والی میراث دی جائے گی اور اگر وہ قُبل (شرمگاہ) سے پیشاب کرتا ہے تو اسے عورت والی میراث دی جائے گی [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2966} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلْمَوْلُودُ يُولَدُ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ وَ لَهُ مَا لِلنِّسَاءِ قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ حَيْثُ سَبَقَ بَوْلُهُ فَإِنْ خَرَجَ مِنْهُمَا سَوَاءً فَمِنْ حَيْثُ يَنْبَعِثُ فَإِنْ كَانَا سَوَاءً وُرِّثَ مِيرَاثَ اَلرِّجَالِ وَ اَلنِّسَاءِ.

✿ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: بچہ پیدا ہوا تو اس کا وہ (ذکر) بھی ہے جو مردوں کا ہوتا ہے اور وہ (شرمگاہ) بھی ہے جو عورتوں کے لئے ہوتی ہے تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس جگہ سے اس کا پیشاب پہلے نکلے اس کے حساب سے میراث دی جائے گی اور اگر دونوں جگہ سے برابر نکلے تو پھر جہاں سے تیزی سے نکلے اس حساب سے دی جائے گی اور اگر یہ بھی برابر ہو تو پھر اسے مردوں اور

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۳۴۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۳۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۲/ ۲۵۷؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۵۱۹؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۱۷۳؛ جامع المدارک: ۶/ ۱۸۱؛ التعلیقۃ علی ریاض المسائل: ۵۱۵؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۸۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/ ۴۷

[2] الکافی: ۷/ ۱۵۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۵۳ ح ۱۲۶۷؛ الوافی: ۲۵/ ۸۹۹ ح ۲۵۲۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۸۳ ح ۳۳۰۰۷

[3] مراۃ العقول: ۲۳/ ۲۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۳۶۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۵۰۲؛ ایضاح الفوائد: ۴/ ۲۴۸؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/ ۲۲۲؛ فقہ الصادق: ۲۴/ ۴۸۳؛ ریاض المسائل: ۱۴/ ۴۴۹؛ کشف اللثام: ۹/ ۴۸۲؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۴۴۲

عورتوں (دونوں والی یعنی آدھی آدھی) میراث دی جائے گی[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن کالصحیح ہے[3]

قول مؤلف:

یہاں ذہنوں میں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ مذکورہ شخص کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کون کرے گا جس کی گواہی قبول کی جائے گی؟ نیز یہ کہ شرمگاہ کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے؟ تو اس کا جواب میں وہ حدیث کافی ہے جسے امام علی نقی علیہ السلام کے بھائی جناب موسیٰ بن محمد نے روایت کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے امام علی نقی علیہ السلام سے جو مسائل پوچھے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ اس نے کہا: مجھے خنثیٰ کے بارے میں بتایئے کہ جس کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے کہ اسے پیشاب کرنے کی جگہ کے اعتبار سے میراث ملے گی تو اب اس کی طرف پیشاب کرتے وقت کون دیکھے گا اور اس کی اپنی گواہی اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی؟ نیز ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ عورت ہو اور اس کی طرف مرد دیکھیں اور ممکن ہے کہ مرد ہو اور اس کی طرف عورتیں دیکھیں اور یہ ایسی چیز ہے جو حلال نہیں ہے؟ چنانچہ اس کو امام علی نقی علیہ السلام نے جواب دیا کہ جہاں تک حضرت علی علیہ السلام کے خنثیٰ کے بارے میں قول کا تعلق ہے کہ اسے پیشاب کرنے کی جگہ کے اعتبار سے وراثت دی جائے گی تو وہ ایسے ہی ہے جیسے آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے اور (رہی بات دیکھنے کی تو) اس کی طرف ایک عادل گروہ دیکھے گا کہ جن میں سے ہر ایک نے شیشہ اٹھا رکھا ہو اور خنثیٰ ان کے پیچھے عریاں حالت میں کھڑا ہوگا پس وہ سب شیشے میں اس کا عکس دیکھیں گے اور اس کا فیصلہ کریں گے[4] اور شیخ مفید نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ نقل کیا ہے (واللہ اعلم)۔[5]

{2967} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ مَوْلُودٍ لَيْسَ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ وَ لاَ لَهُ مَا لِلنِّسَاءِ قَالَ يُقْرِعُ اَلْإِمَامُ أَوِ اَلْمُقْرِعُ بِهِ يَكْتُبُ عَلَى سَهْمٍ عَبْدَ اللَّهِ وَ عَلَى سَهْمٍ آخَرَ أَمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يَقُولُ اَلْإِمَامُ أَوِ اَلْمُقْرِعُ اَللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ عَالِمَ اَلْغَيْبِ وَ

---

[1] الکافی: ۷/۱۵۷ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۵۴ح ۱۲۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۸۵ح ۳۳۰۱۴؛ الوافی: ۲۵/۹۰۰ح ۲۵۲۳۹

[2] دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۵۰۵؛ ریاض المسائل: ۱۴/۴۴۹؛ ماوراۓ الفقہ: ۸/۸۷؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲/۲۶۳؛ انوار الفقاھۃ: ۲۲/۸۸؛ ایضاح الغوامض: ۹/۳۴۹؛ جواہر الکلام: ۹/۳۴۹؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۶۵؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۳۸۰؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۴۴۴

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۲۳۵

[4] الکافی: ۷/۱۵۸ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۵۵ح ۱۲۷۲؛ الوافی: ۲۵/۹۰۶ح ۲۵۲۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۹۰ح ۳۳۰۲۱

[5] الارشاد: ۱/۲۱۳؛ المناقب: ۲/۳۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۹۱ح ۳۳۰۲۴؛ بحار الانوار: ۴۰/۲۵۹ و ۱۰۱/۳۵۴

اَلشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ فَبَيِّنْ لَنَا أَمْرَ هَذَا اَلْمَوْلُودِ كَيْفَ يُوَرَّثُ مَا فَرَضْتَ لَهُ فِي اَلْكِتَابِ ثُمَّ يُطْرَحُ اَلسَّهْمَانِ فِي سِهَامٍ مُبْهَمَةٍ ثُمَّ تُجَالُ اَلسِّهَامُ عَلَى مَا خَرَجَ وُرِّثَ عَلَيْهِ.

❁ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مولود کے بارے میں پوچھا کہ جس کا نہ وہ ہو جو مردوں کا ہوتا ہے اور نہ وہ ہو جو عورتوں کی ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام علیہ السلام قرعہ ڈالیں گے یا قرعہ ڈالنے والا یوں قرعہ ڈالے گا کہ ایک تیر پر عبداللہ اور دوسرے تیر پر امۃ اللہ لکھا جائے گا پھر امام علیہ السلام یا کوئی اور قرعہ ڈالنے والا کہے گا: ''اے میرے مولا! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو غیب کا جاننے والا اور واہ ہے۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں فیصلہ کرنے والا ہے کہ جس میں وہ اختلاف کریں پس تو ہمارے لئے اس مولود کے امر کو واضح فرما کہ اسے تونے جو کتاب میں فرض کیا ہے کیسے وراثت دی جائے۔'' پھر دونوں تیروں کو تیروں کے درمیان پوشیدہ کر کے ڈالا جائے اور پھر ان تیروں سے قرعہ ڈالا جائے گا پس جو نکلا اسی کے مطابق وہ وراثت پائے گا۔ [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

{2968} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ خَطَّابٌ اَلْأَعْوَرُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ عِنْدَ أَبِي أَجِيرٌ يَعْمَلُ عِنْدَهُ بِالْأَجْرِ فَفَقَدْنَاهُ وَ بَقِيَ لَهُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَ لاَ نَعْرِفُ لَهُ وَارِثاً قَالَ فَاطْلُبُوهُ قَالَ قَدْ طَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْهُ قَالَ فَقَالَ مَسَاكِينُ وَ حَرَّكَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ اُطْلُبْ وَ اِجْهَدْ فَإِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَ إِلاَّ فَهُوَ كَسَبِيلِ مَالِكَ حَتَّى يَجِيءَ لَهُ طَالِبٌ فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَوْصِ بِهِ إِنْ جَاءَ لَهُ طَالِبٌ أَنْ يُدْفَعَ إِلَيْهِ.

❁ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ خطاب الاعور نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا، جبکہ میں وہاں بیٹھا تھا اس نے عرض کیا: میرے باپ کے پاس ایک مزدور ہے کہ اس کے پاس مزدوری پر کام کرتا ہے پس وہ ہم سے گم ہو گیا ہے اور اس کی مزدوری میں سے کچھ باقی ہے اور ہم اس کے کسی بھی وارث کو نہیں پہچانتے؟

---

[1] الکافی: ۷/۱۵۸ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۹۴ ح ۳۳۹۸ و ۴/۳۲۹ ح ۵۷۰۸؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۹ ح ۵۸۸ و ۹/۳۵۶ ح ۱۲۷۳؛ الاستبصار: ۴/۱۸۷ ح ۷۰۱؛ المحاسن: ۲/۶۰۳ ح ۲۹؛ مشکاۃ الانوار: ۳۳۰؛ الوافی: ۲۵/۹۰۷ ح ۲۵۲۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۹۲ ح ۳۳۰۲۴؛ بحارالانوار: ۱۰۱/۳۵۶ و ۳۵۹

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۲۳۸؛ مسالک الافہام: ۱۳/۲۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/۴۸۹؛ القواعد الفقہیہ: ۳/۲۱۴؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۲۵۷؛ جامع المدارک: ۵/۳۸۲؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۸۰۲؛ قضاء امیرالمومنینؑ شوشتری: ۱۷۴؛ کلمۃ التقویٰ: ۷/۲۵۸؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۴/۲۲۷؛ دروس تمہیدیہ فی القواعد: ۲/۲۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/۲۷۳؛ ریاض المسائل: ۱۴/۴۶۰؛ ایضاح الغوامض: ۳۶۸؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۷۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۷۰۵؛ ماوراء الفقہ: ۸/۳۲۳؛ زبدۃ الاصول: ۶/۲۵۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۵۱۰؛ الشرح الصغیر طباطبائی: ۳/۲۳۳؛ المباحث الفقہیہ: ۲۶/۲۳۶؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۲۴۲؛ روضۃ المتقین: ۶/۲۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۶۹ و ۱۵/۳۶۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے تلاش کرو۔
اس نے عرض کیا: ہم نے اسے تلاش کیا ہے مگر ہم اسے نہیں پا سکے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: مساکین۔ اور اپنے ہاتھ کو حرکت دی۔
چنانچہ اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تلاش کرو اور کوشش کرو پس اگر تم اس کو پا سکو تو ٹھیک ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے جب تک کہ اس کا مانگنے والا نہ آجائے اور اگر تمہیں موت آنے لگے تو اس مال کے بارے میں وصیت کرو کہ اگر اس کا مانگنے والا آجائے تو وہ مال اس کے حوالے کر دیا جائے[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2969} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ وُلْدٌ فَغَابَ بَعْضُ وُلْدِهِ وَلَمْ يَدْرِ أَيْنَ هُوَ وَمَاتَ اَلرَّجُلُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِمِيرَاثِ اَلْغَائِبِ مِنْ أَبِيهِ قَالَ يُعْزَلُ حَتَّى يَجِيءَ قُلْتُ فُقِدَ اَلرَّجُلُ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ إِنْ كَانَ وَرَثَةُ اَلرَّجُلِ مِلاَءً بِمَالِهِ اِقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فَإِذَا جَاءَ رَدُّوهُ عَلَيْهِ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی بہت سی اولاد تھی تو ان میں ایک بیٹا گم ہو گیا اور نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے اور اب وہ شخص بھی مر گیا ہے تو گمشدہ کو اپنے باپ سے ملنے والی میراث کا کیا کیا جائے۔
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی میراث کو الگ کر کے رکھ دیا جائے یہاں تک کہ وہ آجائے۔
میں نے عرض کیا: وہ شخص گم ہو گیا اور واپس نہیں آیا؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس شخص کے ورثاء اس کے مال کی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکتے ہیں تو وہ اس کا مال اپنے درمیان تقسیم کر لیں اور جب وہ واپس آئے تو اسے واپس کر دیں[3]

---

[1] الکافی: ۷/ ۱۵۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۸۹ ح ۱۳۸۷؛ الاستبصار: ۴/ ۱۹۷ ح ۳۱۸؛ الوافی: ۱۷/ ۳۶۳ ح ۱۷۴۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۹۶ ح ۳۳۰۳۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/ ۲۲۹؛ مفتاح الکرامہ: ۵/ ۱۵؛ جواہر الکلام: ۲۰/ ۴۵؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۸۰۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۹۱؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۳۱۴؛ بلغۃ الفقیہ: ۴/ ۲۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/ ۲۰۶؛ النور الساطع: ۱/ ۴۴۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۵۴؛ فقہ الشیعہ (الخمس): ۱/ ۳۱۵؛ الآراء الفقہیہ: ۳/ ۳۳۶؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/ ۱۰۴؛ فقہ الخلاف: ۱/ ۲۲۵؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/ ۴۱۹؛ ریاض المسائل: ۱۴/ ۴۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۳۳؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۵۳۹؛ منہاج الفقاہۃ: ۲/ ۳۵۰؛ خزائن الاحکام: ۱/ ۵۰؛ مہذب الاحکام: ۳۰/ ۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۴۳۱

[3] الکافی: ۷/ ۱۵۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۸۸ ح ۱۳۸۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۳۳۱ ح ۵۷۰۹؛ الوافی: ۲۵/ ۹۵۰ ح ۲۵۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۲۹۸ ح ۳۳۰۳۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۱۰

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر موثق ہے [2]

{2970} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ دَارٍ كَانَتْ لاِمْرَأَةٍ وَ كَانَ لَهَا اِبْنٌ وَ بِنْتٌ فَغَابَ اَلاِبْنُ بِالْبَحْرِ وَ مَاتَتِ اَلْمَرْأَةُ فَادَّعَتِ اِبْنَتُهَا أَنَّ أُمَّهَا كَانَتْ صَيَّرَتْ هَذِهِ اَلدَّارَ لَهَا وَ بَاعَتْ أَشْقَاصَهَا مِنْهَا وَ بَقِيَتْ فِي اَلدَّارِ قِطْعَةٌ إِلَى جَنْبِ دَارٍ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ هُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا لِغَيْبَةِ اَلاِبْنِ وَ مَا يَتَخَوَّفُ مِنْ أَنْ لاَ يَحِلَّ لَهُ شِرَاؤُهَا وَ لَيْسَ يُعْرَفُ لِلاِبْنِ خَبَرٌ فَقَالَ لِي وَ مُنْذُ كَمْ غَابَ فَقُلْتُ مُنْذُ سِنِينَ كَثِيرَةٍ فَقَالَ يَنْتَظِرُ بِهِ غَيْبَتَهُ عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ يَشْتَرِي فَقُلْتُ فَإِنِ اِنْتَظَرَ بِهَا غَيْبَةَ عَشْرِ سِنِينَ يَحِلُّ شِرَاؤُهَا قَالَ نَعَم.

❁ علی بن مہز یار سے روایت ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کا ایک گھر تھا اور اس کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی تو اس کا لڑکا دریا میں کہیں غائب ہوگیا اور وہ عورت بھی مرگئی۔ اب اس لڑکی نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کی ماں نے یہ گھر اس کو دیا ہے اور اس نے اس کے سارے حصے فروخت بھی کردیئے ہیں مگر اس کا صرف ایک حصہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص کے پہلو میں موجود ہے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے خریدے کیونکہ لڑکا غائب ہے اور یہ کہ اسے خوف ہے کہ اس کا خریدنا حلال نہیں ہے اور لڑکے کی تاحال کوئی خبر نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: وہ کتنے عرصے سے غائب ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ کافی سالوں سے غائب ہے

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چاہیے کہ اس کی غیبت کے دس سال پورے ہونے تک انتظار کرے پھر خریدے

میں نے عرض کیا: جب وہ اس کی غیبت کے دس سال تک انتظار کرے تو اس کی خریدار حلال ہوجائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [3]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4]

---

[1] جامع المدارک: ۵/۳۷۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱۱/۵۴۲

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۲۳۲؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۵۶؛ جواہر الکلام: ۳۹/۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۴۸۰؛ خزائن الاحکام: ۱/۵۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۶۷؛ مسالک الافہام: ۱۳/۵۸؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۲۳۴؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۹۵؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۹/ ۳۹۰ح ۱۳۹۱؛ الکافی: ۷/ ۱۵۴ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۳۹۹ح ۳۳۰۳۶؛ الوافی: ۱۷/ ۳۶۲ح ۱۷۴۲۳؛ عوالم العلوم: ۲۳/۵۰۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۱ح ۳۸۸۳

[4] معجم المصطلحات: ۲۲۷؛ جواہر الکلام: ۲۰/۴۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۵۵؛ المحاسن النفسانیہ: ۳۷؛ فقہ الخلاف: ۱/۲۳۰؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۹۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/۷۵؛ ایضاح الفوامض: ۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۳۴؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۸۰۴؛ فقہ الثقلین: ۱/۳۶۴؛ خزائن الاحکام: ۱/۵۰؛ ریاض المسائل ۱۴/۴۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/۴۳۲

{2971} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْمَفْقُودُ يُتَرَبَّصُ بِمَالِهِ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ يُقْسَمُ.

✿ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: گمشدہ کے مال پر چار سال تک صبر کیا جائے پھر اس کو تقسیم کر دیا جائے [1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر موثق ہے [3]

قول مؤلف:

ممکن ہے یہ احادیث اختیار پر محمول ہوں یا یہ کہ حالات و واقعات کے تحت قابل عمل ہوں اور حالات و واقعات کے تحت ہی مال ورثاء میں تقسیم کیا جائے یا صدقہ کیا جائے یا امام علیہ السلام کے پاس بھیجا جائے اور انتظار کی مدت کی بھی یہی صورت ممکن ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کے لئے انتظار کی مدت دس سال اور منقولہ جائیداد کے لئے انتظار کی مدت چار سال ہو (واللہ اعلم)

{2972} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ حَرِيزٌ عَنِ اَلْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلَ اَلْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّبِيِّ يَسْقُطُ مِنْ أُمِّهِ غَيْرَ مُسْتَهِلٍّ أَ يُوَرَّثُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا تَحَرَّكَ تَحَرُّكاً بَيِّناً وُرِّثَ فَإِنَّهُ رُبَّمَا كَانَ أَخْرَسَ.

✿ فضیل سے روایت ہے کہ حکم بن عتیبہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک بچہ ماں کے پیٹ سے گرا مگر نہ وہ چیخا اور نہ رویا تو کیا وہ وراثت پائے گا؟

امام علیہ السلام نے اس سے منہ موڑ لیا تو اس نے سوال کا اعادہ کیا پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ بچہ بالکل صاف اور واضح حرکت کرتا ہے تو وراثت پائے گا کیونکہ کبھی کبھی بچہ گونگا بھی ہوتا ہے [4]

---

[1] الکافی: ۷/۱۵۴ح ۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۳۰ح ۵۷۰۷؛ الوافی: ۱۷/۳۶۱ح ۱۷۴۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۲۹۸ح ۳۳۰۳۴؛ عوالی اللئالی: ۵۰۹/۳

[2] مجمع الفائدہ: ۱۱/۵۴۴؛ جامع المدارک: ۵/۳۷۴؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۳۳۳

[3] مفاتیح الشرائع: ۲/۸۴۷؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۹۳؛ مفتاح الکرامہ: ۲۴/۲۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۷۷۴؛ مسالک الافہام: ۱۳/۵۹؛ فقہ الثقلینؑ: ۱/۳۶۳؛ خزائن الاحکام: ۱/۵۰؛ النوار الساطع: ۱/۵۱۳؛ مراۃ العقول: ۲۳/۲۳۱؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۳۷۰ (موثق کالصحیح)

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۴/۳۰۸ح ۵۶۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۳۹۲ح ۱۳۹۹؛ الوافی: ۲۵/۸۹۷ح ۲۵۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۳۰۴ح ۳۳۰۴۹؛ الاستبصار: ۴/۱۹۸ح ۷۴۴

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2973} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقَوْمِ يَغْرَقُونَ فِي اَلسَّفِينَةِ أَوْ يَقَعُ عَلَيْهِمُ اَلْبَيْتُ فَيَمُوتُونَ فَلاَ يُعْلَمُ أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَقَالَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ كَذَلِكَ هُوَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ.

❁ عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگ کشتی کے ڈوبنے کی وجہ سے غرق ہو گئے یا ان پر دیوار گری اور وہ لقمۂ اجل بن گئے پس یہ بھی معلوم نہیں کہ ان میں سے کون اپنے ساتھی سے پہلے مرا تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں اسی طرح ہے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2974} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَضَى أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي رَجُلٍ وَ اِمْرَأَةٍ اِنْهَدَمَ عَلَيْهِمَا بَيْتٌ فَمَاتَا وَ لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَقَالَ يَرِثُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَوْجَهُ كَمَا فَرَضَ اَللَّهُ لِوَرَثَتِهِمَا.

❁ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام نے ایسے مرد و زن کے لئے فیصلہ فرمایا جو مکان کے گرنے سے مر گئے تھے اور معلوم نہ ہو سکا تھا کہ ان میں سے پہلے کون مرا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اسی طرح ہوگا جیسا کہ اللہ نے ان کی میراث قرض کی

---

[1] روضۃ المتقین: ۱۱/ ۳۲۴؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۵۴۸؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۱۰۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲۳/ ۳۴۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/ ۱۶۱؛ جامع المشارک: ۵/ ۳۱۷؛ جواہر الکلام: ۳۹/ ۳۰۷؛ کشف اللثام: ۹/ ۳۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۳۰؛ کتاب الارث صانعی: ۴۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۲۷۴؛ الانوار اللوامع: ۱۴/ ۴۰۹؛ فقہ الثقلین: ۳/ ۴۲۴؛ ایضاح الفوامض: ۸۲؛ فقہ الخلاف: ۶/ ۳۹۴؛ معجم المصطلحات: ۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۵/ ۴۳۶

[2] الکافی: ۷/ ۱۳۶ ح ۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۴/ ۳۰۶ ح ۵۶۵۶؛ الوافی: ۲۵/ ۸۶۱ ح ۲۵۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/ ۳۰۷ ح ۳۳۰۵۳

[3] مراۃ العقول: ۲۳/ ۲۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/ ۴۹۲؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲/ ۲۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۹/ ۳۸۲؛ پرسمان فقہی۔ قضایی: ۱/ ۱۵۸؛ ریاض المسائل: ۱۴/ ۴۶۳؛ وسائل العباد: ۳/ ۳۹۷؛ انوار الفقاہۃ: ۲۲/ ۹۸؛ کفایۃ الفقہ: ۲/ ۸۸۲؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/ ۵۲۴؛ جامع المدارک: ۵/ ۳۸۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/ ۵۱۲؛ الانوار اللوامع: ۱۴/ ۴۳۲؛ اصول الامامیہ: ۷۷؛ مستند الشیعہ: ۱۹/ ۴۵۵؛ روضۃ المتقین: ۱۱/ ۳۲۰

ہے۔[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{2975} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْتٍ وَقَعَ عَلَى قَوْمٍ مُجْتَمِعِينَ فَلاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ قَالَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قُلْتُ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ أَدْخَلَ فِيهَا قَالَ وَمَا أَدْخَلَ فِيهَا قُلْتُ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ لِأَحَدِهِمَا مِائَةُ أَلْفٍ وَ الْآخَرُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ وَ كَانَا فِي سَفِينَةٍ فَغَرِقَا وَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا مَاتَ أَوَّلاً كَانَ الْمِيرَاثُ لِوَرَثَةِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ لِوَرَثَةِ الَّذِي لَهُ الْمَالُ شَيْءٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَقَدْ سَمِعَهَا وَ هُوَ هَكَذَا.

❁ عبدالرحمٰن سے روای ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک گھر کی چھت ایک گروہ پر مجتمعاً گر پڑی اور یہ نہیں معلوم کہ ان میں سے اپنے ساتھی سے پہلے کون مرا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے لوگ (اپنے مقررہ حصے پر) ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

میں نے عرض کیا: ابوحنیفہ نے تو اس میں کچھ نیا داخل کرلیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے کیا داخل کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ اگر دو شخص ہوں اور ایک کے پاس ایک لاکھ جبکہ دوسرے کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ دونوں کشتی میں سوار ہوں اور دونوں غرق ہوجائیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا تو ایسی صورت میں میراث ایسے شخص کے وارثوں کو ملے گی جس کے پاس کچھ نہ تھا اور جس کے پاس رقم تھی اس کے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ اس نے سنا وہ ایسا ہی ہے[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۹/۵۹ح ۱۲۸۳؛من لایحضرہ الفقیہ:۴/۳۰۷ح۵۶۵۸؛الوافی:۲۵/۸۶۳ح۲۵۱۶۵؛وسائل الشیعہ:۲۶/۳۰۸ح۳۳۰۵۴

[2] ملاذ الاخیار:۱۵/۷۶؛ مہذب الاحکام:۳۰/۲۶۸؛فقہ الصادقؑ:۲۴/۴۹۳؛الانوار اللوامع:۱۴/۴۳۱؛موسوعہ کتب الامام الشہید:۱۴/۳۳۰؛ماوراء الفقہ:۸/۳۶؛التعلیقہ الاستدلالیہ:۷/۵۱۲؛مستند الشیعہ:۱۹/۴۵۷؛روضۃ المتقین:۱۱/۳۲۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳۰۷ح۵۶۵۹؛ الکافی:۷/۱۳۷ح۲؛ تہذیب الاحکام:۹/۳۶۰ح۱۲۸۶؛ الوافی: ۲۵/۸۶۱ح۲۵۱۵۹؛ وسائل الشیعہ:۲۶/۳۰۹ح۳۳۰۵۸

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2976} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَسْقُطُ عَلَيْهِ وَ عَلَى اِمْرَأَتِهِ بَيْتٌ قَالَ تُوَرَّثُ اَلْمَرْأَةُ مِنَ اَلرَّجُلِ وَ اَلرَّجُلُ مِنَ اَلْمَرْأَةِ مَعْنَاهُ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مِنْ صُلْبِ أَمْوَالِهِمْ لاَ يَرِثُونَ مِمَّا يُورَثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ شَيْئاً .

✪ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسے مرد وزن کے بارے میں روایت کی ہے جن پر مکان گر پڑا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت مرد سے میراث پائے گی اور مرد عورت سے میراث پائے گا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے اصل مال کی میراث پائیں گے اور اس مال کی میراث نہیں پائیں گے جو ان کو ایک دوسرے سے ملے گا [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2977} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ سَقَطَ عَلَيْهِ وَ عَلَى اِمْرَأَتِهِ بَيْتٌ فَقَالَ تُورَثُ اَلْمَرْأَةُ مِنَ اَلرَّجُلِ ثُمَّ يُورَثُ اَلرَّجُلُ مِنَ اَلْمَرْأَةِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس زن و مرد کے بارے میں پوچھا کہ جن پر گھر گر گیا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے عورت کو مرد کا وارث بنایا جائے گا اور پھر مرد کو عورت کا وارث بنایا جائے گا۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین:۱۱/۲۱؛۳۱؛مختلف الشیعہ :۱۱۵/۹؛موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۸۲/۹؛النجعہ :۴۹۶/۱۰؛مفتاح الکرامہ:۲۶۳/۸و۶۲/۲۴؛کنزالفوائدالمرجی: ۴۲۶/۳؛التنقیح الرائع: ۲۱۸/۴؛ الروضۃ البہیہ :۳۳/۷/۲؛ الزبدۃ الفقہیہ :۱۷۶/۹؛ دلیل تحریرالوسیلہ(المواریث):۵۱۷؛ کشف اللثام: ۵۲۵/۹ جامع المدارک:۳۸۴/۵؛الجواہرالفخریہ:۳۵۴/۱۵؛ملاذالاخیار:۳۷۸/۵

[2] الکافی:۱۳۷/۷ح۵؛تہذیب الاحکام:۳۶۱/۹ح۱۲۸۸؛الوافی:۸۶۳/۲۵ح۲۵۱۶۱؛وسائل الشیعہ :۳۱۰/۲۶ح۳۳۰۶۰

[3] مراۃ العقول :۲۰۴/۲۳؛ ملاذالاخیار:۳۷۹/۱۵؛ جامع المدارک: ۳۸۴/۵؛ مستندالشیعہ :۴۵۶/۱۹؛ مفاتیح الشرائع: ۳۲۰/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵۱۳/۷؛مجمع الفائدہ:۵۲۵/۱۱؛فقہ الصادقؑ :۴۱۸/۳۷؛ریاض المسالک:۴۶۹/۱۴

[4] تہذیب الاحکام :۳۵۹/۹ح۱۲۸۲؛ من لایحضرہُ الفقیہ: ۳۰۷/۴ح۵۶۵۷؛ الوافی: ۸۶۳/۲۵ح۲۵۱۶۲؛ وسائل الشیعہ :۳۱۵/۲۶ح ۳۳۰۷۰؛عوالی اللئالی:۵۱۳/۳

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

{2978} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَسْتَقِيمُ النَّاسُ عَلَى الْفَرَائِضِ وَ الطَّلاَقِ إِلاَّ بِالسَّيْفِ.

✪ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فرائض (میراث) اور طلاق (وغیرہ) کے معاملے پر لوگ تلوار کے علاوہ سیدھے نہیں ہوتے [2]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{2979} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ لَهُ بَنُونَ وَ بَنَاتٌ صِغَارٌ وَ كِبَارٌ مِنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ وَ لَهُ خَدَمٌ وَ مَمَالِيكُ وَ عُقَدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ الْوَرَثَةُ بِقِسْمَةِ ذَلِكَ الْمِيرَاثِ قَالَ إِنْ قَامَ رَجُلٌ ثِقَةٌ قَاسَمَهُمْ ذَلِكَ كُلَّهُ فَلاَ بَأْسَ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص بغیر وصیت کے مر گیا اور اس کے بڑے اور چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور خدام و مملوک بھی ہیں تو اس طرح ورثاء یہ میراث کس طرح تقسیم کریں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی قابل وثوق آدمی کھڑے ہو کر ان کے لئے تقسیم کر دے تو اس سب میں کوئی حرج نہیں ہے [4]

تحقیق:

حدیث موثق ہے [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۵/۵۷۵ ۳؛ مسالک الافہام: ۱۳/۵۷۵ ۲؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۸۶؛ الوصایا والمواریث: ۱۹۴؛ المکاسب: ۴۰۲؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۲/۲۵۱؛ آیات الاحکام: ۵/۱۶؛ رسائل فقہیہ: ۶۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۳/۳۲۰؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۴۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۴۹۳

[2] الکافی: ۷/۷۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۶۹ ح ۳۲۵۰۲؛ الوافی: ۲۵/۹۵۲ ح ۲۵۳۵۵

[3] مراۃ العقول: ۲۳/۱۱۹؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱/۷ ۱۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۶۳

[4] الکافی: ۷/۶۷ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۲۱۸ ح ۵۵۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۲۴۰ ح ۹۲۹ و ۳۹۲ ح ۱۴۰۰؛ الوافی: ۲۴/۷۸۱ ح ۲۳۸۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۲۶/۷۰ ح ۳۲۵۰۵

[5] مراۃ العقول: ۲۳/۱۰۷؛ رسائل فی ولایۃ الفقیہ: ۵۳۵؛ کتاب البیع خمینی: ۲/۶۷۹؛ سند العروۃ (النکاح): ۳/۵۵۴؛ انوار الفقاہۃ (مکارم البیع): ۵۵۶؛ دراساتنا من الفقہ الجعفری: ۳/۱۳۰؛ بیان الفقہ: ۴/۵۶۴؛ ارشاد الطالب: ۴/۲۴۰؛ فقہ الحیاۃ: ۴/۲۳؛ ماوراء الفقہ: ۱۰/۶۱؛ وسائل العباد: ۴/۱۸۰؛ المکاسب: ۳/۵۶۶؛ مصباح الفقاہۃ: ۵/۶۲؛ مناط الاحکام: ۲/۱۳؛ التعلیقہ علی المکاسب: ۱/۲۴۹؛ النور الساطع: ۱/۴۸۵؛ جامع المدارک: ۳/۳۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۴/۶۳؛ القضاء والشہادۃ محسنی: ۲۰؛ نہج الفقاہۃ: ۳۰۵؛ الارث فی الفقہ الجعفری: ۱/۲۵۷؛ ایصال الطالب: ۸/۲۲۷؛ ہدی الطالب: ۶/۲۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۲/۵۹۱؛ شوون واختیارات ولی فقیہ: ۹۴؛ بحوث فی القواعد: ۲/۴۲۷

{2980} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ مَنْ رَغِبَ عَنْ دِينِ الْإِسْلاَمِ وَ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ فَلاَ تَوْبَةَ لَهُ وَ قَدْ وَجَبَ قَتْلُهُ وَ بَانَتْ اِمْرَأَتُهُ مِنْهُ فَلْيُقْسَمْ مَا تَرَكَ عَلَى وُلْدِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مرتد کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو اسلام لانے کے بعد دین اسلام سے روگردانی کرے اور جو اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے اس کا انکار کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور اس کا قتل واجب ہے اور اس کی بیوی اس سے الگ ہو جائے گی اور اس کا جو ترکہ ہو گا وہ اس کی اولاد میں تقسیم کر دیا جائے گا[1]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

قول مؤلف:

الحمدللہ رب العالمین! کتاب ''توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہ السلام'' جسے میں نے ۱۱ دسمبر ۲۰۲۰ء کو شروع کیا تھا وہ آج مورخہ ۱۶ دسمبر ۲۰۲۲ء بروز جمعہ بوقت 20:9 بجے رات بمقام لاہور۔ محمد وآل محمد علیہ السلام کی تائید وامداد کے ساتھ بخیر و عافیت مکمل ہوئی البتہ اس ساری مدت سے دسمبر ۲۰۲۱ء سے نومبر ۲۰۲۲ء کا عرصہ منہا ہے کیونکہ اس دوران میں نے اس کتاب کا کام روک کر ''الوافی فیض کاشانی'' کا ترجمہ شروع کر دیا تھا اور اب اسے روک کر اس کتاب کو مکمل کیا ہے۔ یہ بہت بڑا کام تھا جسے میں نے اپنی پوری ہمتیں لگا کر مکمل کیا مگر یہ سب ممکن صرف مالک ممکنات کے امر واذن سے ہوا ہے۔ امید ہے خاندان تطہیر اس ادنیٰ کاوش کو شرف قبولیت بخشیں گے اور میری ہمتوں کو ہمت بخشتے رہیں گے ان شاء اللہ و الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین۔ والسلام!

---

[1] الکافی: ۷/۱۵۳ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/۹۱ح ۳۱۰؛ الاستبصار: ۴/۲۵۲ح ۲۰۳؛ الوافی: ۱۵/۸۱۴ح ۱۵۵۱۵و ۲/۶۳۲ح ۲۱۸۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/۱۶۸ح ۲۸۳۰۱و ۲۶/۲۷ح ۳۲۴۱۴و ۲۸/۳۲۳ح ۳۴۸۶۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷۰

[2] مراۃ العقول: ۲۳/۲۲۹؛ جامع المدارک: ۴/۲۶۶؛ مجمع الفائدہ: ۱۱/۴۷۴؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۴۳؛ مہذب الاحکام: ۳۰/۲۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۱/۳۹۵؛ نہایۃ المرام: ۱/۱۹۴؛ فقہ الصادق: ۳/۴۸۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۲۳؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۰۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲۲/۳۰۹؛ انوار الفقاہۃ ۲/۵۲۵؛ الارتداد فی الشریعہ الاسلامیہ سماک: ۳۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/۱۶؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۱۶۷؛ اسس الحدود: ۴۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۱۷؛ مسالک الافہام: ۱۵/۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱۹/۴۱؛ براہین الحج: ۱/۲۳۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۶۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۵۸؛ غنائم الایام: ۵/۲۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۴۴۱؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱/۴۷۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۴۷؛ المباحث الفقہیہ: ۲۸/۳۲۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۵۳؛ ایضاح الغوامض: ۲۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۱۱؛ مصباح الفقیہ ہمدانی: ۸/۳۰۷؛ التفسیر الاثری الجامع: ۵/۴۱۸؛ البحوث الہامۃ ۷/۳۰؛ بحوث فی القواعد: ۳/۴۸۳؛ الانوار اللوامع: ۱۴/۴۱۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۷۸۴؛ دلیل العروۃ: ۲/۵۳۲؛ فقہ الحدود والتعزیرات: ۴/۱۳۹؛ دروس فقہ مظاہری: ۵/۲۴؛ التحفۃ السنیہ جزائری: ۹۱

﴿کتاب توضیح مسائل المومنین کے مصادر﴾

1۔ القرآن الکریم (مترجم شیخ محسن نجفی)

2۔ القرآن الحکیم (مترجم حافظ فرحان علی)

کتب حدیث

3 الکافی ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی (م ۳۲۶ھ) مطبوعہ دار لکتب الاسلامیہ تہران

4 من لا یحضرہ الفقیہ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی الشیخ الصدوق (م ۳۸۱ھ) مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران

5 تہذیب الاحکام شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی (م ۴۶۰ھ) مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران

6 الاستبصار شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی (م ۴۶۰ھ) مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران

7 کتاب الوافی الحدث الکبیر محمد محسن بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی (م ۱۰۹۱ھ) مطبوعہ مکتبۃ الامام امیر المومنین علیہ السلام اصفہان [1]

8 وسائل الشیعہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی (م ۱۱۰۴ھ) مطبوعہ موسسہ آل البیت علیہم السلام الاحیا التراث

9 مستدرک الوسائل خاتمۃ المحدثین میرزا حسین النوری الطبرسی (م ۱۳۲۰ھ) مطبوعہ موسسہ آل البیت علیہم السلام الاحیاء التراث

10 بحار الانوار فخر الامہ الشیخ محمد باقر المجلسی (م ۱۱۱۰ھ) مطبوعہ دار احیا التراث العربی بیروت لبنان

11 عوالی اللئالی العزیزیہ فی الاحادیث الدینیہ الشیخ محمد بن علی بن ابراہیم الاحسائی المعروف بابن ابی جمھور مطبوعہ سید الشہداء قم ایران

12 علل الشرائع، الشیخ الصدوق

13 عیون اخبار الرضاg، الشیخ الصدوق

14 کمال الدین وتمام النعمہ، الشیخ الصدوق

15 صفات الشیعہ، الشیخ الصدوق

16 فضائل الشیعہ، الشیخ الصدوق

---

[1] مؤلف نے اس کتاب کا ترجمہ کر دیا ہے جو بحمد اللہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کی پہلی جلد مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیہ پاکستان نے شائع بھی کر دی ہے۔

17 مصادقۃ الاخوان، الشیخ الصدوق

18 الامی، الشیخ الصدوق

19 الخصال، الشیخ الصدوق

20 کتاب النبوۃ، الشیخ الصدوق مطبوعی موسسہ الضحیٰ الثقافۃ تہران

21 ثواب الاعمال وعقب الاعمال، الشیخ الصدوق

22 معانی الاخبار، الشیخ الصدوق

23 التوحید، الشیخ الصدوق

24 الهدایۃ، الشیخ الصدوق

25 دعائم الاسلام وذکر الحلال والحرام والقضایا والاحکام، قاضی ابی حنیفہ النعمان بن محمد التمیمی المغربی

26 المختار من کلمات الامام المہدی علیہ السلام، محمد الفروی

27 الاربعین حدیثاً، الشیخ محمد تقی التستری

28 امالی الشیخ المفید

29 الاختصاص، الشیخ المفید

30 الارشاد، الشیخ المفید

31 الاربعون حدیثاً، الشیخ البھائی بھاالدین محمد بن الحسین الحارثی العاملی

32 المومن، الشیخ الحسین بن سعید الاھوازی

33 الزھد، الشیخ الحسین بن سعید الاھوازی

34 مسند الامام العسکری علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی

35 مسند الامام الہادی علیہ السلام: الشیخ عزیز اللہ العطاردی

36 کامل الزیارات، جعفر بن محمد بن قولویہ

37 الحج والعمرۃ فی الکتاب والسنۃ، محمد الریشھری، عبدالھادی المسعودی

38 نہج البلاغہ، السید الشریف الرضی

39 المروی من کتاب علی علیہ السلام، الشیخ محمد امین الامینی

40 جامع احادیث الشیعہ، السید بروجردی

41 نزھۃ الناظر وتنبیہ الخواطر، الشیخ حسین بن محمد الحلوانی

42 مشکاۃ الانوار فی غدد الاخبار، الشیخ علی بن الحسن الطبرسی

43 مکام الاخلاق، الشیخ حسن بن فضل الطبرسی

44 خلاصۃ الاسرار من بحار الانوار، السید احمد الحکیم

45 کتاب النوادر، الشیخ ابی جعفر احمد بن محمد بن عیسیٰ الاشعری القمی

46 تحف العقول عن آل رسول علیہم السلام، الحسن بن علی بن شعبہ الحرانی

47 الموسوعہ الکبریٰ عن فاطمہ الزہرا علیہا السلام، اسماعیل الانصاری الزنجانی الخوئینی

48 مسند ابی حمزہ ثابت بن دینار الثمالی، عبدالرزاق محمد حسین حرز الدین

49 سفینۃ البحار و مدینۃ الحکم والآثار، الشیخ عباس القمی

50 دلائل الامامۃ، ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری [1]

51 منتقی الجمان فی الاحادیث الصحاح والحسان، الشیخ حسن بن زین الدین الشہید الثانی

52 الفصول المہمہ فی اصول الآئمہ علیہم السلام الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی

53 بصائر الدرجات، الشیخ ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروغ الصفار

54 موسوعہ الاحادیث الطبیہ، محمد ریشہری

55 عوالم العلوم والمعارف والاقول، الشیخ عبداللہ البحرانی

56 ارشاد القلوب، الشیخ الحسن بن ابی الحسن علی بن محمد الایلمی

57 موسوعہ احادیث اھل البیت علیہ السلام، الشیخ ھادی النجفی

58 الشافی فی العقائد والاخلاق والاحکام، الشیخ محمد محسن الفیض الکاشانی

59 مستدرک سفینۃ البحار، الشیخ علی النمازی

60 الانوار النعمانیہ فی بیان النشاۃ الانسانیۃ، السید نعمۃ اللہ الجزائری

61 کیاب سلیم بن قیس الہلالی

62 فقہ الرضا علیہ السلام، المنسوب بہ الامام الصامن علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام

63 بشارۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشیعۃ المرتضیٰ علیہ السلام، الشیخ عماد الدین ابوجعفر محمد بن القاسم بن یزدبان الطبری [2]

64 المحاسن، الشیخ ابی جعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی

65 الخرائج والجرائح، قطب الدین سعید بن ھبۃ اللہ الراوندی

66 غدر الحکم ودرر الکلم، عبدالواحد بن محمد التمیمی الآمدی

67 مدینۃ المعاجز، السید ھاشم البحرانی

[1] اس کا اردو ترجمہ بھی تراب پبلیکیشنز لاہور نے میری تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے

[2] اس کا اردو ترجمہ میری تحقیق وتخریج سے تراب پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہو چکا ہے

68 النوادر، السید ضیاالدین فضل اللہ بن علی الحسینی الراوندی
69 کفایۃ الاثر فی النصوص علی الآئمۃ الاثنی عشر، الشیخ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی الخزاز القمی الرازی
70 المحتضر، الشیخ عزالدین ابی محمد الحسن بن سلیمان بن محمد الحلی العاملی
71 منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر علیہ السلام، الشیخ لطف اللہ الصافی الکلبایکانی
72 قراب الاسناد، الشیخ ابی العباس عباللہ بن جعفر الحمیری
73 الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ، الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی
74 کتاب الامالی، شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی
75 الغیبۃ، شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی [1]
76 الفصول المختارۃ من العیون والمحاسن، الشریف المرتضیٰ علی بن الحسین الموسوی
77 شجرۃ طوبیٰ، الشیخ محمد مھدی الحائری
78 الغیبۃ، الشیخ محمد بن ابراہیم بن جعفر النعمانی [2]
79 ینابیع المعاجز واصول الدلائل، السید ھاشم البحرانی
80 مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین علیہ السلام، الحافظ رجب البرسی
81 الاحتجاج، ابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی
82 مکاتیب الآئمہ علیہم السلام، الشیخ علی الاحمدی المیانجی
83 الدرۃ الباھرۃ من الاصداف الطاھرۃ، الشہید الاول
84 المزار الکبیر، الشیخ ابوعبداللہ محمد بن جعفر بن المشھدی
85 اعلام الدین فی صفات المومنین، الشیخ حسن بن محمد الایلمی
86 روضۃ الواعظین، الشیخ محمد بن الفتال النیشاپوری
87 الہدایۃ الکبری، ابی عبداللہ الحسین بن حمدان الخصیبی
88 معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام
89 جلاالعیون، علامہ محمد باقر المجلسی
90 بیت الاحزان، المحدث الشیخ عباس القمی
91 تفضیل امیر المومنین علیہ السلام، الشیخ المفید
92 کشف المحجۃ لثمرۃ المھجۃ، السید ابن طاؤس

---

[1] اس کا ترجمہ مؤلف حقیر نے کر دیا ہے جو تراب پبلیکیشنز لاہور سے معہ عربی متن وتحقیق وتخریج شائع ہو چکا ہے

[2] اس کا اردو ترجمہ بھی میری تحقیق وتخریج مع عربی متن تراب پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہو چکا ہے

93 سرور اھل الایمان فی علامات ظھور صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ، السید بہاالدین علی بن عبدالکریم بن عبدالحمید الحسینی النجفی
94 رسائل الشہید الاول
95 کتاب الاصول الستۃ عشر، منشورات دار الشبستری
96 مسند الامام المجتبیٰ ابی محمد الحسن بن علی علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی
97 مسند علی بن ابراہیم القمی، احمد عابدی
98 مسند الامام الشھید ابی عبداللہ الحسین بن علی علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی
99 مختصر بصائر الدرجات، الشیخ الحسن بن سلیمان الحلی
100 النوادر او مستطرفات السرائر، الشیخ محمد بن احمد بن ادریس الحلی
101 مسند الامام الجواد ابی جعفر محمد بن علی الرضا علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی
102 توحید المفضل، تعلیقات کاظم باقر المظفر
103 معدن الجواہر وریاضۃ الخواطر، ابی الفتح محمد بن علی الکراجکی
104 الجعفریات اوالاشعثیات، اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، تحقیق مشاتاق مظفر
105 کتاب الاربعین، العلامۃ محمد باقر المجلسی
106 جامع الاخبار، محمد بن محمد شعیری
107 ینابیع الحکمۃ، الشیخ عباس الاسماعیل ایزدی
108 الاحادیث المعتبرہ فی جامع احادیث الشیعہ، الشیخ محمد آصف محسنی
109 مسند الامام الرضا ابی الحسن علی بن موسیٰ علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی
110 اصل زید الزراد، انتشارات چاپخانہ حیدری
111 العدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطھر الحلی
112 مسند الامام الامام الکاظم ابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، الشیخ عزیز اللہ العطاردی
113 مسائل علی بن جعفر علیہ السلام ومستدرکاتھا، موسسہ آل البیت علیہ السلام لاحیاالتراث
114 صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام، تحقیق محمد مھدی نجف
115 سعد السعود، السید رضی الدین علی بن موسیٰ ابن طاؤس
116 الامان من اخطار الاسفار والزمان، علی بن موسیٰ ابن طاؤس
117 عدۃ الداعی ونجاح الساعی، احمد بن فھد الحلی
118 المعتبر فی شرح المختصر، نجم الدین ابوالقاسم جعفر بن الحسن الحلی

119 هدایۃ الامۃ الی احکام الآئمۃ علیہ السلام، الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی
120 سلوۃ الحزین المعروف بہ الدعوات، قطب الدین سعید بن ھبۃ اللہ الراوندی
121 طب الآئمۃ علیہم السلام، العلامہ السید عبداللہ شبر
122 مسکن الفوائد عند فقہ الاحبہ والاولاد، الشیخ زین الدین بن علی العاملی الشہید الثانی
123 حلیۃ المتقین فی آلآداب والسنن والاخلاق، العلامۃ محمد باقر المجلسی
124 الدروع الواقیۃ، السید رضی الدین علی بن موسیٰ ابن طاؤس
125 فضائل الشیعہ، الحاج سعید ابومعاش
126 موسوعہ اھل البیت علیھم السلام، السید علی عاشور

﴿کتب تفاسیر﴾

127 تفسیر العسکری علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام
128 تفسیر القمی، ابی الحسن علی بن ابراھیم القمی
129 تفسیر کنز الدقائق، الشیخ محمد بن محمد رضا القمی المشھدی
130 عقود المرجان فی تفسیر القرآن، السید نعمۃ اللہ الجزائری
131 آلاالرحمن فی تفسیر القرآن، الشیخ محمد جواد البلاغی
132 تفصیر الصافی، المحدث الکبیر مرتضیٰ بن محسن الفیض الکاشانی
133 البرہان فی تفسیر القرآن، السید ھاشم البحرانی
134 التبیان فی تفسیر القرآن، الشیخ محمد بن الحسن الطوسی
135 تفسیر نور الثقلین، الشیخ عبد علی بن جمعۃ العروسی
136 الاصفی فی تفسیر القرآن، محمد محسن الفیض الکاشانی
137 نفحات الرحمن فی تفسیر القرآن، الشیخ محمد بن عبدالرحیم النہاوندی
138 زبدۃ التفاسیر، المولی فتح اللہ بن شکر اللہ الشریف الکاشانی
139 آیات الاحکام، المیر زامحمد بن علی الاستر آبادی
140 الامثل فی تفسیر کتاب اللہ المنز ل، الشیخ ناصر مکام الشیر ازی
141 فقہ القرآن، قطب الدین سعید بن ھبۃ اللہ الراوندی
142 تفصیر البصائر، ابی محمد یعسوب الدین رستگار
143 تفسیر العیاشی، الشیخ ابی النصر محمد بن مسعود ابن عیاس السلمی السمر قندی العیاشی

144 لب اللباب، قطب الدین سعید بن ھبۃ اللہ الراوندی
145 التفسیر الموضوعی والفلفسۃ الاجتماعیۃ فی المدرسۃ القرآنیۃ، السید محمد باقر الصدر
146 مواھب الرحمن فی تفسیر القرآن، السید عبدالاعلیٰ الموسوی السبز واری
147 تفسیر القرآن الکریم، ابی حمزہ ثابت بن دینار الثمالی، عبدالرزاق محمد حسین حرزالدین
148 تفسیر الصراط المستقیم، آیۃ اللہ السید حسین البروجردی
149 تفسیر فرات الکوفی، ابی القاسم فرات بن ابراہیم الکوفی
150 تفسیر جابر الجعفی صاحب الامام الباقر علیہ السلام، رسول کاظم عبدالسادہ
151 التفسیر الاثری الجامع، الشیخ محمد ھادی معرفۃ
152 التفسیر الاثری الجامع، الشیخ محمد ھادی معرفۃ
153 التفسیر والمفسرون فی ثوبۃ القشیب، محمد ھادی معرفۃ
154 تفسیر مبسوط، آیۃ اللہ علی المشکینی

﴿کتب شروحات﴾

155 الشافی فی شرح اصول الکافی، الشیخ عبدالحسین عبداللہ المظفر
156 الشافی فی شرح الکافی، المولیٰ خلیل القزوینی
157 البضاعۃ المزجاۃ شرح کتاب الروضۃ من الکافی، محمد حسن بن قاو یاغدی
158 شرح فروع الکافی، المولیٰ محمد ھادی بن محمد صالح المازندرانی
159 مراۃ العقول فی شرح اخبار آل رسول، العلامۃ محمد باقر المجلسی
160 روضۃ المتقین فی شرح اخبار الائمۃ المعصومین علیہم السلام، الشیخ محمد تقی المجلسی
161 ملاذ الاخیار فی فہم تھذیب الاحکبار، العلامۃ محمد باقر المجسلی
162 استقصاء الاعتبار فی شرح الاستبصار، العلامہ المحقق الشیخ محمد بن الحسین بن الشہید الثانی
163 کشف الاسرار فی شرح الاستبصار، العلامۃ الکبیر السید نعمۃ اللہ اجزائدی
164 لوامع صاحبقرانی المشتہر بشرح الفقیہ، الفاضل العلامۃ محمد تقی المجلسی (الاول)
165 مناھج الاخبار فی شرح الاستبصار، افضل الفقہا السید احمد بن زین العابدین العلوی العاملی

﴿کتب الرجال﴾

166 بحوث فی علم الرجال، الشیخ محمد آصف محسنی

167 قاموس الرجال، الشیخ محمد تقی التستری

168 الفہرست، شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی

169 اختیار معرفۃ الرجال المعروف برجال الکشی، شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی

170 روضات الجنات فی احوال العلماً والسادات، المیرزا محمد باقر الموسوی الخوانساری

171 تنقیح المقال فی علم الرجال، الشیخ عبدالل المامقانی

172 رجال النجاشی، الشیخ محمد اسماعیل بن الحسین المازندرانی الخواجوئی

173 سبل الرشاد والی اصحاب الامام الجواد علیہ السلام، عبدالحسین الشبستری

174 الرواشح السماویہ، السید محمد باقر الحسینی المیر داماد الاستر آبادی

175 رجال البرقی، الشیخ احمد بن عبداللہ البرقی

176 رجال السید بحر العلوم المعروف بالوفائد الرجالیہ، السید محمد المھدی بحر العلوم الطباطبائی

177 نقد الرجال، السید مصطفیٰ بن الحسین الحسینی التفرشی

178 رجال الطوسی، شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی

179 منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال، المیرزا محمد بن علی الاستر آبادی

180 اصول علم الرجال، العلامۃ عبدالھادی الفضلی

181 معجم رجال الحدیث وتفصیل طبقات الرواۃ، السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی

182 تکملۃ الرجال، الشیخ عبدالنبی الکاظمی

183 ابو جیزۃ فی الرجال، العلامۃ محمد باقر المجلسی

184 شیخۃ الفقیہ، الشیخ محمد جعفر شمس الدین

185 مقباس الھدایۃ فی علم الدرایۃ، الشیخ عبداللہ المامقانی

186 خاتمۃ مستدرک الوسائل، المیرزا حسین بن محمد النوری الطبرسی

187 خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال، العلامۃ الحلی ابی منصور الحسن بن یوسف بن المطھر الاسدی

188 ھدایۃ المھد ثین الی طریقۃ المھمدین، محمد امین الکاظمی

189 الفہرست، ابن الندیم

190 بحوث فی مبانی علم الرجال، الشیخ محمد السند

191 دروس تمہیدیہ فی القواعد الجرالیہ، الشیخ محمد باقر الایروانی

192 تراجم الرجال، السید احمد الحسینی

193 فہرست اسماً علماً الشیعۃ و مصنفیھم، منتخب الدین ابن بابویہ

194 معالم العلماؑ ابی جعفر محمد بن علی بن شھر آشوب المازندرانی
195 منتھی المقال فی احوال الرجال، الشیخ محمد بن اسماعیل المازندرانی
196 مستدرکات علم رجال الحدیث، الشیخ علی النمازی الشاھرودی

﴿ کتب الفقہ الاستدلالیہ ﴾

197 ولایۃ الفقیہ، الشیخ احمد النراقی
198 دراسات فی ولایۃ الفقیہ وفقہ الدولۃ الاسلامیۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ المنتظر ی
199 الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرأ، الشیخ جعفر السبحانی
200 الوجیز فی الفقہ الاسلامی احکام الصیام وفقہ الاعتکاف، آیۃ اللہ السید محمد تقی المدرسی
201 ارشاد الطالب الی التعلیق علی المکاسب، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ المیر زاجواد التبر یزی
202 احکام الرضاع فی فقہ الشیعہ ،تقریر البحث آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی
203 اسس القضأ والشھادۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ المیر زاجواد التبر یزی
204 الآرأ الفقھیہ ، آیۃ اللہ الاستاذ الشیخ ھادی النجفی
205 الانوار اللوامع فی شرح مفاتیح الشرائع، الشیخ حسین بن الشیخ محمد بن الشیخ ابراھیم آل عصفور
206 الخلل فی الصلاۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الامام الخمینی
207 الدرر النجفیۃ من الملتقطات الیوسفیۃ ،المحقق الشیخ یوسف بن احمد البحرانی
208 الرسائل الاحمدیہ، العلامہ المحقق الشیخ احمد بن الشیخ صالح آل طعان البحرانی القطیفی
209 الرسائل الاربع قواعد اصولیہ وفقھیہ ،تقریر البحوث الفقیہ المحقق الشیخ جعفر السبحانی
210 الرسائل العشر ۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الامام الخمینی
211 الشھادۃ الثالثۃ، المحقق آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
212 العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد کاظم ایزدی مع تعلیقہ سماحہ آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی
213 الغایۃ القصویٰ فی التعلیق علی العروۃ الوثقیٰ، کتاب الصوم، آیۃ اللہ العظمیٰ جواد التبر یزی
214 الفقہ وسائل طبیہ، آیۃ اللہ محمد آصف المحسنی
215 الفقہ حول السنۃ المطھر ۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد الحسینی الشیر ازی
216 القضأ والشھادات ،تقریر الابحاث آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی
217 القواعد الفقھیہ ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد حسن البجو ردی
218 القوانین المحکمۃ فی الاصول المتقنۃ ل، الفقیہ الشھیر والاصولی الکبیر المیر زاابی القاسم القمی

219 المبسوط فی فقہ المسائل المعاصرہ المسائل الطبیہ، حجۃ الاسلام والمسلمین الشیخ محمد بن محمد حسین القائنی
220 المحاسن النفسانیہ فی اجوبۃ المسائل الخراسانیہ، العلامۃ البحرانی الشیخ حسین بن محمد آل عصفور
221 المختار فی احکام الخیار، الفقیہ البارع جعفر السبحانی
222 المسائل المستحدثۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد اسحاق الفیاض
223 النجعۃ فی شرح اللمعۃ، العلامۃ الحاج الشیخ محمد تقی التستری
224 أین قبر فاطمۃ علیہا السلام، العلامہ المحقق الشیخ حسین الراضی
225 بحر الفوائد فی شرح الفرائد، آیۃ اللہ المیرزا محمد حسن الاشتیانی الرازی
226 بحوث فی الفقہ الزراعی، تقریر الابحاث آیۃ اللہ السید محمود الھاشمی الشھرودی
227 براھین الحج للفقھاء والحج، الفقیہ الکبیر آیۃ اللہ العظمیٰ رضا المدنی الکاشانی
228 بلغۃ الطالب فی التعلیق علی بیع المکاسب، تقریر ابحاث فقیہ العصر آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد رضا الموسوی الگلپایگانی، بقلم السید علی الحسینی المیلانی
229 تاریخ آل زرارہ، السید محمد علی الموحد الابطحی
230 تتمیم کتاب اصول الفقہ، بقلم تلمیذ الاستاذ المظفر میرزا غلام رضا عرفانیان ایزدی الخراسانی
231 کتاب الصلاۃ، الشیخ الاعظم استاذ الفقھاء والمجتھدین الشیخ مرتضیٰ الانصاری
232 تراث الشیعۃ الفقھی والاصولی، مھدی الھریزی ومحمد حسین الدرایتی
233 تنقیح مبانی العروۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ المیرزا جواد التبریزی
234 تھذیب الاصول، تقریر البحث آیۃ اللہ العظمیٰ روح اللہ الخمینی، بقلم الشیخ جعفر السبحانی التبریزی
235 ثلاث رسائل، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الفاضل اللنکرانی
236 جامع الشتات، المحقق الفقیہ المیرزا ابو القاسم القمی
237 جامع المدارک فی شرح المختصر النامع، آیۃ اللہ الحاج السید احمد الخوانساری
238 حدود الشریعۃ فی فقہ العروہ، آیۃ اللہ العظمیٰ محمد رضا نکونام
239 حی علی خیر العمل مسائل شرعیۃ بین السنۃ والبدعیۃ، السید محمد مھدی السید حسن الموسوی الخرسان
240 خلاصۃ القوانین، العالم المحقق والفاضل المدقق الخان الشیخ احمد سبط الشیخ
241 دراسات موجزۃ فی الخیارات والشروط، الفقیہ الشیخ جعفر السبحانی
242 دراستنا من الفقہ الجعفری، تقریر البحث آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج السید تقی الطباطبائی القمہ، تالیف: الشیخ علی المروجی القزوینی
243 دلیل تحریر الوسیلہ، علی اکبر السیفی المازندرانی

244 رسائل المحقق الکرکی، الشیخ علی بن الحسین الکرکی
245 رسائل ومقالات، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ جعفر السبحانی
246 رسالۃ فی اللباس المشکوک، آیۃ اللہ جعفر السبحانی
247 زبدۃ الاصول، فقیہ العصر المحقق آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد صادق الحسینی الروحانی
248 سداد العباد ورشاد العباد، الامام الجد د آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین بن الشیخ محمد آل عصفور الرازی البحرانی
249 ضیاٗ الناظر فی احکام صلاۃ المسافر، آیۃ اللہ الشیخ جعفر السبحانی
250 فقہ العتر ۃ فی زکاۃ القطرۃ شرح کتاب العروۃ الوثقیٰ، محاضرات علم احوزۃ العلمیہ آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الموسوی الخوی، تالیف: آیۃ اللہ الشہید السید محمد التقی الحسینی الجلالی
251 فقہ المعارف والنقود، المحقق آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
252 کتاب الاجارہ، آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین الاصفہانی
253 بحوث فی الفقہ کتاب الاجارۃ، آیۃ اللہ السید محمود الھاشمی
254 کتاب الحج تقریر بحث آیۃ اللہ الشیخ السید محمود الحسینی الشاہرودی، تالیف: المحقق آیۃ اللہ الشیخ محمد ابراھیم الجناتی
255 کتاب المکاسب، الشیخ الاعظم استاذ الفقہاٗ والمجتہدین الشیخ مرتضیٰ الانصاری
256 ماوراء الفقہ، السید محمد الصدر
257 مختارات من احکام النساٗ، المرجع الدینی السید کمال الحیدری
258 مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام، الفقیہ المحقق السید محمد بن علی الموسوی العاملی
259 مسائل معاصرۃ فی فقہ القضاٗ، آیۃ اللہ السید محمد سعید الطباطبائی الحکیم
260 مسالک الافہام الیٰ آیات الاحکام، العلامہ الفھامہ الفاضل الجواد الکاظمی
261 مسالک الافہام الیٰ تنقیح شرائع الاسلام، زین الدین بن علی العاملی الشہید الثانی
262 مستند العروۃ الوثقیٰ، محاضرات زعیم الحوزۃ العلمیہ آیۃ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی، تالیف: الشیخ مرتضیٰ البروجردی
263 مشارق الاحکام، الفقیہ المحقق المولیٰ مھ ا د بن احمد النراقی
264 مصباح المنھاج، السید محمد سعید الطباطبائی الحکیم
265 مطارح الانظار تقریر ابحاث الشیخ الاعظم الانصاری، تالیف: المیر زا ابی القاسم النوری الطہرانی
266 مفاتیح الشرائع، المعارف المحدث الفقیہ المولیٰ محمد محسن الفیض الکاشانی
267 منھاج الاصول، السید محمد الرجائی
268 مھذب الاحکام فی بیان الحلال والحرام، آیۃ اللہ العظمیٰ السید عبداللہ علی الموسوی السبزواری
269 موسوعۃ احکام الاطفال وادلتھا: مقارنہ تفصیلیہ بین مذھب الامامیہ والمذاھب الاخریٰ، آیۃ اللہ العظمیٰ محمد فاضل

اللنکرانی
270 موسوعہ الشہید الاول، مرکز العلوم والثقافۃ الاسلامیہ مرکز، احیاً التراث الاسلامی
271 موسوعہ الشہید الثانی، المرکز العالی للعلوم والثقافۃ الاسلامیہ مرکز احیاً الترث الاسلامی
272 نظام القضأ والشہادۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ الخراد، آیۃ اللہ جعفر السجانی
273 نموذج فی الفقہ الجعفری، العلامۃ السید عباس المدرسی ایزدی
274 القواعد الفقھیۃ فی فقہ الامامہ، الاستاذ الشیخ عباس علی الزراعی السبزواری
275 مفتاح الکرامۃ فی شرح قواعد العلامۃ، السید محمد جواد الحسینی العاملی
276 دروس تمھیدیہ فی الفقہ الاستدلالی علی المذھب الجعفری، باقر الایروانی
277 فقہ الصادق علیہ السلام، فقیہ العصر آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع السید محمد صادق الحسینی الروحانی
278 سند العروۃ الوثقیٰ تقریر الابحاث المحقق الفقیہ آیۃ اللہ الشیخ محمد السند بقلم: الشیخ زھیر بن الحاج علی الحکیم
279 رسالہ ہای خطی فقہی، تحقیق: گروھی از محققان، زیر نظر: آیۃ اللہ سید محمود ھاشمی الشاھرودی[1]
280 الاصول الاصیلہ، الفقیہ الکامل محمد محسن الفیض الکاشانی
281 موسوعہ الفقہ الاسلامی طبقاً لمذاھب اھل البیت علیہم السلام، موسس دائرۃ المعارف الفقہ الاسلامی
282 محاضرات فی اصول الفقہ، تقریر البحث آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی مؤلف: العلامۃ الشیخ محمد اسحاق الفیاض
283 مفتاح البصیرۃ فی فقہ الشریعۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ اسماعیل الصالحی المازندرانی
284 الحدائق الناضرۃ فی احکام العترۃ الطاھرہ، الفیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی
285 رسائل فقھیۃ، الشیخ الاعظم استاذ الفقھأ والمجتھدین الشیخ مرتضی الانصاری
286 فرائد الاصول، الشیخ الاعظم استاذ الفقھأ والمجتھدین الشیخ مرتضی الانصاری
287 مستمسک العروۃ الوثقیٰ، فقیہ العصر آیۃ اللہ العظمیٰ السید محسن الطباطبائی الحکیم
288 مشرق الشمسین واکسیر السعادین، العلامۃ بہأ الدین محمد بن الحسین العاملی معہ التعلیقات العلامۃ المحقق اسمایل بن الحسین المازندرانی الخواجوئی
289 شرح الرسالۃ الصلاتیۃ، العلامہ المتجر الشیخ یوسف البحرانی (صاحب الحدایق)
290 کتاب الخمس والانفال، الفقیہ المجاد آیۃ اللہ الحاج الشیخ حسین علی المنتظری
291 مصباح الفقاحۃ فی المعاملات، من تقریر بحث آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی
292 فقہ المسائل المستحدثہ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد صادق الروحانی
293 بحوث فی الفقہ کتاب الذکاۃ، آیۃ اللہ السید محمود الھاشمی

[1] یہ فارسی میں ہے

294 معتصم الشیہ فی احکام الشریعہ، الفقیہ الکامل محمد محسن الفیض الکاشانی

295 مصابیح الظلام فی شرح مفاتیح الشرائع، الشیخ محمد باقر الوحید البہبہانی

296 ریاض المسائل فی بیان الاحکام بالدلائل، آیۃ اللہ المحقق السید علی الطباطبائی

297 ذکری الشیعہ فی احکام الشریعہ، محمد بن جمال الدین مکی العاملی الشہید الاول

298 شرح نبراس الھدیٰ فی احکام الفقہ واسرارھا، الحاج المولی ھادی السبزواری

299 جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید، تحقیق موسسۃ دئراۃ معارف الفقہ الاسلامی

300 تعلیقہ الاستدلالیہ علی العروۃ الوثقیٰ، السید محمد کاظم الیزدی، الشیخ ضیاالدین العراقی

301 تبصرۃ الفقہأ، الفقیہ المحقق والاصول المدقق الشیخ محمد تقی الرازی النجفی الاصفہانی

302 آیات الاحکام فی جواہر الکلام، تحقیق صاحب علی

303 منتقد المنافع فی شرح المختصر النافع، المولی حبیب اللہ الشریف الکاشانی

304 الدر الباھر فی مقتنیات الجواہر، آیۃ اللہ السید جمال الدین دین پرور

305 ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد، العلامۃ المحقق ملا محمد باقر السبزواری

306 مصباح الفقیہ، الفقیہ الاصولی المحقق الشیخ آغا رضا بن محمد ھادی الھمدانی

307 قواعد فقہ، السید مصطفیٰ المحقق داماد

308 الاقوال المختارۃ فی احکام الطھارۃ، السید الاستاذ آیۃ اللہ العظمیٰ السید شہاب الدین المرعشی النجفی، بقلم: الفقیہ الاستاذ السید عادل العلوی

309 ارشاد العقول الی مباحث الاصول تقریراً المحاضرات آیۃ اللہ جعفر السبحانی، تالیف: محمد حسین الحاج العاملی

310 الموسوعہ الفقہیۃ المیسر ۃ ویلیھا الملحق الاصولی، الشیخ محمد علی الانصاری

311 غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام، الفقیہ المحقق المیرزا ابوالقاسم القمی

312 منتھی المطلب فی تحقیق المذھب، العلامہ الحلی

313 کتاب الطھارۃ، الشیخ الااعظم استاذ الفقہا، والمجتہدین الشیخ مرتضیٰ الانصاری

314 الحاشی علی مدارک الاحکام، العلامہ المولی محمد باقر الوحید البہبھانی

315 کتاب الطھارۃ، تقریر ابحاث فقیہ العصر آیۃ العظمیٰ السید محمد رضا الموسوی الگلپایگانی

316 العمل الابقیٰ فی شرح العروۃ الوثقیٰ، حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ السید علی الحسینی شبر

317 کتاب الطھارۃ، شیخ الفقہأ والمجتھدین آیۃ اللہ العظمیٰ محمد علی الارائی

318 کتاب الطھارۃ، الاستاذ الاکبر آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج روح اللہ الخمینی الموسوی

319 ریاض المسائل، الفقیہ الدقق السید علی الطباطبائی

320 جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، شیخ الفقہاً وامام المحققین الشیخ محمد حسن النجفی
321 کتاب الحج، آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آغا حسن الطباطبائی القمی
322 التعلیقہ علی الرسالۃ الصومیۃ، بہاً الدین محمد بن الحسین العاملی
323 المقتصر فن شرح المختصر، المحقق الفقیہ جمال الدین ابی العباس احمد بن محمد بن فہد الحلی
324 مصباح الھدیٰ فی شرح العروۃ الوثقیٰ، الحاج الشیخ محمد تقی الآملی
325 التعلیقات علی شرح اللمعۃ الدمشقیۃ، الشیخ المحقق جمال الدین محمد الخوانساری
326 بغیۃ الھدٰۃ فی شرح وسیلۃ النجاۃ، آیۃ اللہ السید محمد جواد الطباطبائی التبریزی
327 جامع المقاصد فی شرح القواعد، المحقق الثانی الشیخ علی بن الحسین الکرکی
328 مقابس الانوار، العلامۃ المحقق الشیخ اسد اللہ الدرفولی الکاظمی
329 المناظر الناضرۃ فی احکام العترۃ الطاھرۃ، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد علی العلوی الکرکانی
330 الوجیز فی الفقہ الاسلامی اکام الصیام وفقہ الاعتکاف، آیۃ اللہ السید محمد تقی المدرسی
331 تعالیق مبسوطۃ علی العروۃ الوثقیٰ، الشیخ محمد اسحاق الفیاض
332 مبانی تکملۃ المنھاج، آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی
333 اسس الحدود والتعزیزات، العلامۃ آیۃ اللہ العظمیٰ المیرزا جواد التبریزی
334 فقہ الخلاف، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الیعقوبی
335 دروس فی مسائل علم الاصول، آیۃ اللہ العظمیٰ المیرزا جواد التبریزی
336 الاصول فی علم الاصول، الفقیہ المحقق الاصولی الحاج میرزا علی ایروانی النجفی
337 کفایۃ الاصول فی اسلوبھا الثانی، الشیخ باقر الایروانی
338 مشارق الشموس فی شرح الدروس، المولی المحقق المدقق حسین بن جمال الدین محمد الخوانساری
339 تکمیل مشارق الشموس فی شرح الدروس، المولی المحقق المدقق حسین بن جمال الدین محمد الخوانساری
340 مختلف الشیعہ، ابی منصور الحسن بن یوسف بن المطھر الاسدی الحلی
341 الافق اوالافاق فی مسألۃ الھلال، آیۃ اللہ العظمیٰ المنتظری
342 عمدۃ الاصول، آیۃ اللہ السید محسن خرازی
343 نھج الاعلام بمایثبت بہ دخول شھر رمضان، آیۃ اللہ العظمیٰ المولیٰ علی بن عبد اللہ علیاری تبریزی
344 انوار الفقاھۃ، حسن بن جعفر کاشف الغطاً
345 المھذب البارع فی شرح المختصر النافع، العلامۃ جمال الدین ابی العباس احمد بن محمد بن مھد الحلی
346 التعلیقہ الاستدلالیہ علی تحریر الوسیلہ، آیۃ اللہ الشیخ ابوطالب التجلیل التبریزی

347 الولایۃ الالٰھیۃ الاسلامیۃ اوالحکومۃ الاسلامیۃ، الشیخ محمد المومن القمی
348 سلسلۃ المسائل الفقہیۃ، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ جعفر السبحانی
349 الاحکام، الشیخ حسن بن جعفر کاشف الغطأ
350 التنقیح الرائع لمختصر الشرائع، الفقیہ الکبیر جمال الدین جعفر بن حسن المحقق الحلی
351 موسوعۃ الامام الخوئی، آیۃ اللہ العظمٰی السید ابوالقاسم الخوئی
352 غایۃ المراد فی شرح نکت الارشاد وحاشیۃ الارشاد، الشھید الثانی، الشھید الاول
353 الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرأ، العلامۃ المحقق آیۃ اللہ جعفر السبحانی
354 رسالہ ہای فقہی واصولی، آیۃ اللہ علی مشکینی اردبیلی
355 رسالۃ حول مسئلۃ رویۃ الھلال، آیۃ اللہ السید محمد حسین الحسینی الطہرانی
356 حیویات فقھیۃ، آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
357 مجمع الفوائد یشتمل علی مسائل اصولیۃ وقواعد فقھیہ، آیۃ اللہ العظمٰی المنتظری
358 کشف اللثام عن قواعد الاحکام، بہأ الدین محمد بن الحسن بن محمد الاصفہانی الفاضل الہندی
359 ولایۃ الفقیۃ، الشیخ الدکتور محسن الحیدری
360 الحج فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرأ، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ الشیخ جعفر السبحانی
361 الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرأ، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ الشیخ جعفر السبحانی
362 دلیل تحریر الوسیلہ، الشیخ علی اکبر سیفی
363 المبسوط فی فقہ المسائل المعاصرہ، حجۃ الاسلام والمسلمین الشیخ محمد القائینی
364 المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ محمد علی گرامی القمی
365 وسائل العباد فی یوم التناد، آیۃ اللہ احمد احتمام
366 الدلائل فی شرح منتخب المسائل، الحاج السید تقی الطباطبائی القمی
367 بیان الفقیہ فی شرح العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ السید صادق الحسینی الشیرازی
368 الخمس فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرأ، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ جعفر السبحانی
369 المرتقی الی الفقہ الارقی، آیۃ اللہ العظمٰی محمد الحسینی الروحانی
370 کتاب الخمس، آیۃ اللہ العظمٰی المنتظری
371 نظام الحکم فی الاسلام، آیۃ اللہ العظمٰی المنتظری
372 کتاب الخمس، آیۃ اللہ الشیخ محسن الاراکی
373 منہاج الاصول وھومن افادات المحقق الشیخ ضیأ الدین العراقی، الشیخ محمد ابراھیم الکرباسی

374 الزبدۃ الفقہیہ فی شرح الروضۃ البہیۃ، الفقیہ محمد حسن ترحینی العاملی
375 کتاب الخمس، تقریر ابحاث فقیہ اھل البیت علیہ السلام آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد المحقق داماد
376 مدارک العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ السید محمد مھدی الموسوی الخلالی
377 فضایل السادات یا برتری خاندان رسالت و امامت، علامہ محمد اشرف حسینی عاملی سبط علامہ میر داماد
378 بدایع البحوث فی علم الاصول، الشک علی اکبر السیفی المازندرانی
379 ایضاح ترددات الشرایع، الفقیہ الجلیل نجم الدین جعفر بن الزھدری الحلی (من اعلام القران الثان)
380 الفقہ الاسلامی، آیۃ اللہ السید محمد تقی المدرسی
381 النور الساطع فی الفقہ النافع، حجۃ الاسلام آیۃ اللہ الشیخ علی الفقیہ المتبحر الھادی من آل کاشف الغطأ
382 قرأات فقہیہ معاصرہِ آیۃ اللہ السید محمود الھاشمی الشاھرودی
383 فقہ الشیعہ: آیۃ اللہ السید محمد مھدی الموسوی الخلخالی
384 عمدۃ الطالب فی التعلیق علی المکاسب، الحاج السید تقی الطباطبائی القمی
385 ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ العظمیٰ علی الصافی الگلپایگانی
386 المباحث الفقہیہ فی شرح الروضۃ البہیہ یا راہنمای فارسی شرح لمعہ، سید جواد ذہنی تہرانی
387 کتاب الخمس، الشیخ الاعظم استاذ الفقہا المجتہدین الشیخ مرتضیٰ الانصاری
388 مجمع الفائدۃ والبرھان فی شرح ارشاد الاذہان، الفقیہ المحقق الولی احمد المقدس الادربیلی
389 المکاسب المحرمۃ، شیخ الفقہا والمجتہدین العظمیٰ الشیخ محمد علی الاراکی
390 محاضرات فی فقہ الامامیہ، آیت اللہ محمد ھادی المیلانی
391 مفتاح الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ، آیۃ اللہ السید حسین الموسوی التبریزی
392 الرسائل الفقہیہ، العلامہ المحقق العارف محمد اسماعیل بن الحسین بن محمد رضا المازندرانی الخواجوئی
393 البحوث الھامۃ فی المکاسب المحرمۃ، آیۃ اللہ السید محسن خرازی
394 الکشکول، الفقہیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی
395 ملکیۃ الدولۃ، محاضرات الاستاذ الشیخ محمد سند
396 کتاب الخمس، آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج الشیخ مرتضیٰ الحائری
397 شرح تبصرۃ المتعلمین، المحقق الکبیر آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ ضیاالدین العراقی
398 ملاحظات الفرید علی فوائد الوحید و رسالۃ فی الخمس، المحقق البارع الحاج الشیخ حسن الفرید الگلپایگانی
399 فقہ العقو، آیۃ اللہ السید کاظم الحسینی الحائری
400 المحجۃ البیضا فی تھذیب الاحیا، المحقق العظیم والمحدث الکبیر محمد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی

401 فقہ المسائل المستحدثہ، السید علی عباس الموسوی
402 فقہ المسائل المستحدثہ، فقیہ العصر المحقق آیۃ اللہ العظمٰی السید محمد صادق الحسینی الروحانی
403 عوائد الایام، الفاضل المحقق المولیٰ احمد بن محمد مہدی النراقی
404 بیست و پنج رسالہ فارسی، العلامۃ المحدث محمد باقر المجلسی
405 الخمس فی ضوء مدرسۃ اھلبیت العصمۃ علیہم السلام، آیۃ اللہ العظمٰی الشیخ حسین النوری الھمدانی
406 الخمس، آیۃ اللہ السید علی السبزواری
407 زبدۃ المقال فی خمس الرسول والآل علیہم السلام، آیۃ اللہ العظمٰی السید حسین ابروجردی
408 حاشیۃ جامع المدارک، آیۃ اللہ السید محسن الخرازی
409 بہجۃ الآمال فی شرح زبدۃ المقال، العلامہ الرجالی الفقیہ آیۃ اللہ العظمٰی الحاج ملا علی العلیاری التبریزی
410 مصباح المناسک فی شرح المناسک، الحاج السید تقی الطباطبائی القمی
411 المعتمد فی شرح المناسک، آیۃ اللہ العظمٰی السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی
412 الفتاوی الفقھیۃ، المرجع الدینی السید کمال الحیدری
413 مبانی فتاویٰ فی الاموال العامۃ، آیۃ اللہ العظمٰی السید کاظم الحسینی الحائری
414 بلغۃ الفقیہ، الفقیہ الحجۃ المحقق السید محمد آل بحر العلوم
415 منہاج الفقاھۃ التعلیق علی مکاسب الشیخ الاعظم، فقیہ العصر المحقق آیۃ اللہ العظمٰی السید محمد صادق الحسینی الروحانی
416 بحوث فقھیۃ معاصرہ، تقریر البحوث المرجع الدینی الکبیر آیۃ اللہ العظمٰی الشیخ بشیر حسین النجفی، بقلم حجۃ الاسلام والمسلمین العلامہ الشیخ ضیاالدین زین الدین
417 کشف الرموز فی شرح المختصر النافع، زین الدین ابی علی الحسن بن ابی طالب المعروف بالفاضل والمحقق الآبی
418 القواعد الفقھیۃ، آیۃ اللہ العظمٰی مکارم الشیرازی
419 القواعد الفقھیۃ، آیۃ اللہ العظمٰی الشیخ محمد فاضل اللنکرانی
420 فقہ الثقلین، آیۃ اللہ الشیخ یوسف الصانعی
421 رویت ہلال، رضا مختاری و محمد رضا نعمتی
422 فقہ الحج بحوث استدلالیۃ فی الحج، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمٰی الشیخ لطف اللہ الصافی الگلپایگانی
423 شرح طھارۃ القواعد، الشیخ جعفر بن خضر کاشف الغطاءؒ
424 البلوغ، آیۃ اللہ العظمٰی الشیخ جعفر السبحانی
425 دلیل الناسک، فقیہ العصر آیۃ اللہ العظمٰی السید محسن الطباطبائی الحکیم
426 التھذیب فی مناسک العمرۃ والحج، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمٰی المیرزا جواد التبریزی

427 مصابیح الاحکام، العلامۃ السید محمد مھدی الطباطبائی بحر العلوم
428 دروس فی علم الاصول، المرجع الدینی الشہید السید محمد باقر الصدر، شرح وتعلیق الشیخ ناجی طالب آل الفقیہ العاملی
429 الاجارۃ، آیۃ اللہ محمد حسن قدیری
430 مشکاۃ الشریعۃ فی شرح تحریر الوسیلۃ، السید ضیا المرتضوی
431 کتاب المناھل، آیۃ اللہ المجاھد السید محمد الطباطبائی
432 الموسوعۃ الفقھیۃ المیسرۃ، محمد رواس قلعہ جی
433 قاعدتان فقھیتان، تقریراً لابحاث استاذ العلامۃ المحقق الکبیر الشیخ جعفر السبحانی، بقلم: حسن مکی العاملی
434 اسرار الصلوۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ جواد التبریزی
435 مفاتیح الاصول، آیۃ اللہ المجاد السید محمد الطباطبائی
436 کتاب القضا، العلامۃ المحقق میرزا محمد حسن الآشتیانی
437 بحوث فی آیات الاحکام، سلسلہ دروس آیۃ اللہ الشیخ محمد جواد الفاضل اللنکرانی
438 کتاب البیع، شیخ الفقھا والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد علی الاراکی
439 کتاب النکاح، شیخ الفقھا والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد علی الاراکی
440 الانوار البھیۃ فی القواعد الفقھیہ، الحاج السید تقی الطباطبائی القمی
441 دلیل العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ الشیخ حسین العاملی
442 نخبۃ الازھار فی احکام الخیار، فتح اللہ بن محمد جواد شریعت اصفہانی
443 ایضاح الفوامض فی تقسیم الفرائض، الحاج الشیخ المولیٰ علی التبریزی العلیاری
444 تنقیح مبانی الحج، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ المیرزا جواد التبریزی
445 نجاۃ العباد، الشیخ محمد حسن بن باقر صاحب جواھر
446 الرسائل الثلاث، سید الفقھا والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید مرتضیٰ الرسائل الفقھیہ، شیخ حسن مدرس
447 الحاشیۃ علی کفایۃ الاصول، آیۃ اللہ الشیخ بہا الدین البروجردی
448 دراسات فی علم الاصول، آیۃ اللہ السید علی الھاشمی الشاھرودی
449 منتھی الاصول، حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ العظمیٰ السید میرزا حسن الموسوی البجنوردی
450 نظام الارث فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرا، الفقیہ المحقق الشیخ جعفر السبحانی
451 النجم الزاھر فی صلوۃ المسافر من تقریرات بحث فقیہ العصر المرجع الاعلیٰ آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد الحجۃ الکوہکمری، تالیف: السید ابوالحسن الموسوی مولانا التبریزی
452 کفایۃ الاصول، الاستاذ الاعظم المحقق الکبیر، الشیخ محمد کاظم الخراسانی

453 حقائق الاصول، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محسن الطباطبائی الحکیم
454 معارج الاصول، الشیخ نجم الدین ابی القاسم جعفر بن الحسن المحقق الحلی
455 معتمد العروۃ الوثقیٰ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابو القاسم الموسوی الخوئی
456 نظام النکاح فی الشریعۃ الاسلامی الغراٗ، الفقیہ المحقق الشیخ جعفر السبحانی
457 المعالم الزلفی فی شرح العروۃ الوثقیٰ، مولانا الاکبر آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ عبد النبی الجنفی العراقی
458 نموذج فی الفقہ الجعفری، العلامہ السید عباس المدرسی ایزدی
459 منہل الغمام فی شرح شرائع الاسلام، الشیخ عباس کاشف الغطاءٗ
460 تعلیقۃ شریفۃ علی بحث الخیارات والشروط من کتاب لمستاجر شیخنا العلامۃ الانصاری، الفقیہ الاعظم الحاج آغا رضا المدنی الکاشانی
461 الحبل المتین فی احکام احکام الدین، الشیخ البہائی الحسین بن عبد الصمد الہمدانی العاملی
462 الدر الفیہ فی الاجتھاد والاحتیاط والتقلید، الفقیہ محمد حسن المرتضوی اللنگرودی
463 القول الفاخر فی صلاۃ المسافر، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ لطف اللہ الصافی الگلپایگانی
464 کتاب الطہارۃ، آیۃ اللہ السید جلال الدین الطاہری الاصفہانی
465 موسوعہ الفقہ الاسلامی المقارن، آیۃ اللہ السید محمود الهاشمی الشاھرودی
466 کلمۃ اللہ، آیۃ اللہ الشہید السید حسن الحسینی الشیرازی
467 دروس تمہیدیہ فی القواعد التفسیرہ، الشیخ علی اکبر السیفی المازندرانی
468 الامامۃ، العلامہ الفقیہ الزاھد السید اسد اللہ الموسوی ابن السید محمد باقر الشفتی الجیلانی
469 فقہ المشارکۃ فی السلطۃ، المرجع الدینی الشیخ محمد الیعقوبی
470 معالم الدین فی فقہ آل یاسین، شمس الدین محمد بن شجاع القطان الحلی
471 معتمد الشیعۃ فی احکام الشریعہؒ، العلامہ المولی مھدی النراقی
472 انوار الفقاھۃ فی احکام العترۃ الطاھرۃ علیہ السلام، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ ناصر مکارم الشیرازی
473 غایۃ المرام فی شرح شرائع الاسلام، الفقیہ المحقق الشیخ مفلح الصیمری البحرانی
474 عیون الحقائق الناظرۃ فی تتمۃ الحدائق الناضرۃ، المحدث البارع الشیخ حسین البحرانی آل عصفور
475 الحاشیۃ علی کتاب من لایحضرہٗ الفقیہ، الشیخ بہاالدین محمد بن الحسین بن عبد الصمد العاملی
476 ھدی الطالب الی شرح المکاسب، آیۃ اللہ السید محمد جعفر الجزائری المروج
477 بحوث فی الفقہ المقاصر، الشیخ حسن الجواہری
478 الجواھر الفخریۃ فی شرح الروضۃ البہیۃ، الفقیہ المحقق الاستاذ وجدانی فخر

479 ارشاد الاذھان الی احکام الایمان، ابی منصور الحسن بن یوسف بن المطھر الاسدی الحلی
480 مراث حوزہ اصفہان، مرکز تحقیقات رایانہ ای حوزہ علمیہ اصفہان
481 مسائل فقہیہ، عبدالحسین شرف الدین الموسوی
482 الباقایات الصالحات کتاب الوقوف الصدقات، آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج الشیخ محمد علی اسماعیل پور قمشہ ای القمی
483 الارتداد فی الشریعۃ الاسلامیۃ، الشیخ غازی عبدالمحسن السماک
484 الارث فی الفقہ الجعفری، حجۃ الاسلام الشیخ محمد ابراھیم الکرباسی
485 البراھین الواضحات دراسات فی القضا، آیۃ اللہ العظمیٰ محمد علی اسماعیل پور قمشی ای العقمی الفقہ المقادن (العبادات والاحوال الشخصیۃ)، السید کاظم المصطفوی
485 فقہ الھد ود التعزیرات، آیۃ اللہ العظمیٰ السید عبدالکریم الموسوی الاردبیلی
486 الاضوا الفقہیہ رسالۃ فی البلوغ، المحقق علی الغضنفری
487 تحفۃ الابرار الملتقط من آثار الآئمۃ الاطھار علیہم السلام، علامہ جلیل القدر و محقق سید محمد باقر شفتی معروف بہ حجۃ الاسلام علی الاطلاق
488 ارشاد العقول الی مباحث الاصول، محمد حسین الحاج العاملی
489 الرسائل العشرۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید روح اللہ خمینی
490 المحصول فی علم الصول، تقریر البحوث آیۃ اللہ الشیخ جعفر السجانی، بقلم: السید محمود الجلالی المازندرانی
491 قاعدۃ الفراغ والتجاوز، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمود الھاشمی الشاھرودی
492 قاعدۃ الفراغ والتجاوز، آیۃ اللہ العظمیٰ محمد جواد الفاضل اللنکرانی
493 خلل الصلاۃ واحکامھا، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ مرتضی الحائری
494 قواعد الفقیہ، الحجۃ الشیخ محمد تقی الفقیہ
495 المحکم فی اصول الفقہ، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد سعید الطباطبائی الحکیم
496 المبسوط فی اصول الفقہ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ جعفر السجانی التبریزی
497 موسوعۃ البرغانی فی فقۃ الشیعۃ، شیخ العلما والفقہا العلامہ المحقق المربی
498 الشیخ محمد صالح البرغانی القزوینی الحائری
499 القواعد الفقہیہ فی کتاب تفصیل الشیریعہ، السید صمد علی الموسوی
500 البدایۃ الکفایۃ، الحجۃ الشیخ محمد تقی الفقیہ
501 لئالی الاصول، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد علی العلوی الحسینی الگرگانی
502 مدارک تحریر الوسیلۃ، آیۃ اللہ الشیخ مرتضیٰ بن فضل

503 مبانی الفقہ الفعال فی القواعد الفقہیہ الأاسلامہ، الشیخ علی اکبر السیفی المازندرانی

504 کتاب الصوم، آیۃ اللہ العظمیٰ شبیری الزنجانی

504 تبیان الصلوٰۃ تقریر البحث آیۃ اللہ العظمیٰ السید حسین الطباطبائی البروجردی، لمقرر: آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقا علی الصیائی الگلپایئگانی

505 الامام باقر علیہ السلام وأثرہ فی التفسیر، الدکتور حکمت عبید خفاجی

506 احکام الصلاۃ بحث آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ الشریعۃ الاصفہانی، العالم الربانی آیۃ اللہ الشیخ محمد الحسین التبریزی السبحانی

507 رسائل آل طوق القطیفی، مجموعہ مؤلفات العلامۃ المحقق احمد بن صالح آل طوق القطیفی

508 المذھب الذاتی فی نظریۃ المعرفۃ، آیۃ اللہ السید کمال الحیدری

509 التمھید فی علوم القرآن، العلامہ محمد ھادی معرفۃ

510 شرح الرسالۃ العلائیۃ، الفقیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی

511 نہایۃ المامول فی شرح کفایۃ الاصول، الشیخ محمد علی الاجتھادی

512 البدایۃ فی توضیح الکفایۃ، علی العارفی پشی

513 دروس تمھیدیۃ فی القواعد التفسیرۃ، الشیخ علی اکبر السیفی المازندرانی

514 اصول الفقہ المقارن بین الاصولیین والمحدثین، الشیخ محسن آل عصفور

515 دروس حول صلاۃ المسافر المحقق المدقق آیۃ اللہ العظمیٰ ید اللہ الدوزدوزانی

516 تالیف یوسف الیعقوبی

517 المالک الجامعیۃ فی شرح الالفقیۃ الشھیدۃ، الشیخ محمد بن زین الدین ابن ابی الاحسائیؒ

518 مبانی الاحکام فی اصول شرائع الاسلام، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ مرتضیٰ الحائری ایزدی

519 طریق الوصول الی تحقیق کفایۃ الاصول، الشیخ نصر اللہ الحویزی الکرمی

520 مفتاح الاصول، الفقیہ المجاھد آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ اسماعیل الصالحی المازندرانی

521 دروس فی اصول فقہ الامامیہ، العلامۃ الدکتور عبد الھادی الفضلی

522 الوسیط فی قواعد فہم النصوص الشریعۃ، العلامہ الدکتور عبد الھادی الفضلی

523 المختارات فی الآسول، العبد محمد علی التقی الکربلائی

524 غیبۃ الامام المہدی علیہ السلام عبد الامام الصادق علیہ السلام، السید ثامر ھاشم العمیدی

525 مسائل ھن الاجتہاد والتقلید ومناصب الفقیہ، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین النوری الھمدانی

526 اولیا عقد النکاح عند المذاھب الاسلامیۃ، جمودی حسن عباس الصیقل

527 معدن الفوائد ومخزن الفرائد، محمد ھاشم بن زین العابدین چہارسوقی

528 شرح تجرید الاصول، الشیخ احمد بن محمد المہدی الزاقی
529 المختار من کلمات الامام المھدی علیہ السلام، الشیخ محمد الغروی
530 تسدید الاصول، الاستاذ المحقق آیۃ اللہ الحاج الشیخ محمد المومن القمی
531 البرھان السدید فی الاجتھاد والتقلید، الشیخ محمد باقر الموحدی النجفی
532 مباحث حقوقی تحریر الوسیلہ، آیۃ اللہ سید محمد موسوی بجنوردی
533 لوامع الانوار العرشیۃ فی شرح الصحیفۃ السجادیۃ، السید محمد باقر الموسوی الحسینی الشیرازی
534 دراسۃ فی تقلید الاعلم، العلامہ السید علی حسین محمد مکی العاملی
535 تحریر الاحکام، العلامۃ الحلی آیۃ اللہ الحسن بن یوسف بن علی بن المطھر
536 الوافیۃ فی اصول الفقہ، الشیخ عبداللہ بن محمد البشروی الخراسانی
537 مفتاح الاحکام، المولیٰ الفقیہ احمد الزاقی
538 مناھج الاحکام والاصول، المولیٰ الفقیہ احمد الزاقی
539 مقیاس الروایۃ فی علم الدرایۃ، علی اکبر السیفی المازندرانی
540 خزائن الاحکام، آقا بن عابد دربندی
541 بحوث فی صلاۃ الجمعۃ، تقریراً الابحاث آیۃ اللہ العظمیٰ السید الشھید محمد الصدر
542 شرح الرسائل، الاستاذ الکبار الشیخ مصطفیٰ الاعتمادی
543 مجمع الوائد فی شرح الفرائد، تقریرات درس رسائل استاذ سید رسول موسوی تہرانی
544 تشریح المقاصد شرح فارسی بر رسائل، سید محمد جواد ذہنی تہرانی
545 التنقیح تعلیقۃ موسعۃ علی فرائد الاصول، السید محمد سعید الطاطبائی الحکیم
546 بنراس الاذھان فی اصول الفقہ القارن، السید میر تقی الحسینی الکرگانی
547 قوامع الفضول عن وجہ حقایق اصول علم الاصول، الشیخ محمود بن جعفر العراقی
548 المفید فی شرح اصول الفقہ، الشیخ ابراھیم اسماعیل الشھرکانی
549 الوسائل الی السرئل، آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد الحسینی الشیرازی
550 اوثق الوسائل فی شرح الرسائل، العلم الاوحد الحاج میرزا موسیٰ التبریزی
551 دروس فی الرسائل، الاستاذ العلامۃ الشیخ المحمدی البامیانی
552 وسیلہ الوسائل فی شرح الرسائل، الشیخ السید محمد باقر الطاطبائی ایزدی
553 مشرعۃ بحار الانوار، الشیخ محمد آصف المحسنی
554 انوار الاصول، آیۃ اللہ الشیخ ناصر مکارم الشیرازی

555 وسیلۃ الوصول الی حقائق الاصول تقریر ابحاث آیۃ اللہ سید ابوالحسن الاصفہانی، آیۃ اللہ الحاج المیرزا حسن السیادتی السبزواری

556 الفوائد المدنیۃ، الفخر المحدثین وقدوۃ المجددین المولیٰ محمد امین الاستترآبادی

557 حکم القضا فی مدارک فقہ القضا، آیۃ اللہ العظمیٰ السید الشہید محمد الصدر

558 المعالم الماثورۃ تقریر بحث الفقہ فی الطہارۃ آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج میرزا ہاشم الاملی النجفی، محمد علی الاسماعیل بورالقمشہ ای القمی

559 کتاب الطہارۃ، المحقق آیۃ اللہ المجاہد الشہید السعید السید مصطفیٰ الخمینی

560 السائل التسع الفقہیہ والاصولیہ، العلامہ المحقق میرزا محمد حسن الآشتیانی

561 کتاب مستقصی مدارک القواعد و منتھی ضوابط الفوائد، امام الفقہاء والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ الملا حبیب اللہ الشریف الکاشانی

562 التوضیح النافع فی شرح ترددات صاحب الشرائع، حجۃ الاسلام الشیخ حسین الفرطوسی الحویزی

563 التعلیقہ علی ریاض المسائل، آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الطباطبائی الکربلائی الحائری

564 الورود الجعفریۃ فی حاشیۃ الریاض الطباطبائیۃ، عباس کاشف الغطأ

565 مبانی الفقہ الفعال فی القواعد الفقہیہ الاساسیۃ، الشیخ علی اکبر السیفی المازندرانی

566 العشرۃ الکاملۃ فی الاجتہاد والتقلید، الشیخ سلیمان بن عبداللہ بن علی الماحوذی البحرانی

567 مرأۃ الکمال لمن رام مصالح الاعمال، آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ عبداللہ المقامانی

568 مبانی منہاج الصالحین، آیۃ اللہ العظمیٰ السید تقی الطباطبائی القمی

569 الرسائل الفشارکیۃ، الفقیہ المحقق آیۃ اللہ العظمیٰ السید الفشارکی

570 تکملۃ شوارق الالھام، آیۃ اللہ محمد احمدی الگیلانی

571 البحوث الجالیہ فی کتاب مجمع الفائدۃ والبرھان، الشیخ ماجد غرباوی

572 موسوعۃ الامامۃ فی الفکر الشیع، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمیٰ السید کمال الحیدری

573 الفوائد البھیۃ فی شرح عقائد الامامیۃ، العلامہ الشیخ محمد جمیل حمود

574 مکیال المکارم فی فوائد الدعاء للقائم علیہ السلام، العلامہ آیۃ اللہ الحاج میرزا محمد تقی الموسوی الاصفہانی

575 الانوار الحیریۃ والاقمار البدریۃ الاحمدیۃ، الشیخ یوسف بن احمد البحرانی

576 شرح فارسی کفایۃ الاصول، محمد حسین نجفی دولت آبادی اصفہانی

577 المسالک الجامعیۃ فی شرح الالفیۃ الشہیدیۃ، الشیخ محمد بن ابی محمد الاحسائی

578 منیۃ الراغب فی شرح بلغۃ الطالب، الشیخ موسیٰ کاشف الغطاء

579 استخراج المرام من استقصاء الافحام، السید علی الحسینی المیلانی
580 الضرورات الدینیہ والمذھبیہ والفقھیہ علی ضوء مدرسۃ اھل البیت علیہ السلام، الشیخ علی الوائلی
581 صراط الحق فی المعارف الاسلامیہ والاصول الاعتقادیہ، الشیخ محمد آصف المحسنی
582 الموسوعۃ القضائیۃ العامۃ، تقریراً الابحاث المرجع الدینی آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
583 بقلم الشیخ محمد رضا الساعدی
584 نتائج الافکار فی الاصول تقریراً البحوث استاذ الفقہاء والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ السید
585 محمود الحسینی الشاھرودی، بقلم آیۃ اللہ العظمیٰ السی محمد جعفر الجزائری المروج
586 اصول الامامیہ فی الاصول الفقھیہ، آیت اللہ العظمیٰ حاج آقا حسین امامی الکاشانی
587 روض الجنان فی شرح ارشاد الاذھان، الشیخ العلامہ زین الدین بن علی العاملی الشہید الثانی
588 القواعد الکلیۃ مما یبتنی علیہ کثیر من معضلات مسائل الفقہ والاصول، الشیخ علی البھبھانی
589 اثنی عشر رسالۃ، الامیر محمد باقر بن محمد الحسینی المرعشی المشتھر بالداماد
590 منھاج الملۃ فی بیان الوقت والقبلۃ، الحاج الشیخ المولی علی بن عبداللہ التبریزی علیاری
591 الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ، المحقق آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
592 اسس النظام السیاسی عند الامامیہ، المحقق آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
593 مرشد المغترب توجیھات وفتاوی، المرجع الدینی آیۃ اللہ العظمیٰ السید محمد سعید الطباطبائی الحکیم
594 نھایۃ التقریر فی مباحث الصلاۃ، الفقیہ المولی آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد الفاضل النکرانی العدالۃ، محمد یوسف الحسینی التنکابنی
595 نھایۃ المقال فی تکملہ غایۃ الآمال، آیت اللہ العظمیٰ الحاج الشیخ عبداللہ المامقانی
596 العشرۃ الکاملۃ فی الاجتہاد والتقلید، الشیخ سلیمان بن عبداللہ بن علی الماحوزی البحرانی
597 فی ثقافۃ الرفض واصلاح المجتمع، المرجع الدینی الشیخ محمد الیعقوبی
598 خطاک الی اجلک، المرجع الدینی الشیخ محمد الیعقوبی
599 السبیل الی المعنویات، المرجع الدینی الشیخ محمد الیعقوبی
600 المراقبات فی اھم الشھور والاوقات، المرجع الدینی الشیخ محمد الیعقوبی
601 علی شاطئ الجمعہ، الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ الصادق الطھرانی
602 اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ، آیت اللہ السید الشہید محمد الصدر
603 الشھاب الثاقب فی وجوب صلاۃ الجمعہ العینی، المحدث الکبیر والفقیہ الخبیر المولی محمد محسن بن المرتضیٰ الفیض الکاشانی
604 صلاۃ الجمعہ، آیت اللہ العظمیٰ السید محمد حسین الحسینی الطھرانی

605 نظریۃ الحکم فی الاسلام، الشیخ محسن الاراکی
606 محراب التقویٰ والبصیرۃ، آیت اللہ المجاہد الشیخ عیسیٰ احمد قاسم
607 رسالہ فی صلوٰۃ الجمعہ، العلامہ الجلیل الفقیہ الحاج میرزا محمد تقی المجلسی الاصفہانی
608 ادوار فقہ وکیفیت بیان آن، آیت اللہ محمد ابراہیم جناتی
609 رسالہ الصلاۃ فی المشکوک، امام المحققین المجدد المیر احمد حسین الغروی النائینی
610 معجم فقہ الجواھر، استاذ الفقہاٗ والمجتہدین آیت اللہ العظمیٰ محمد حسن النجفی
611 ابواب الجنان وبشائر الرضوان، الشیخ الفقیہ الزاھد خضر بن شلال آل خدام العفکاوی
612 اتمام المسافر فی مشاھد الائمۃ علیھم السلام، آیۃ اللہ الشیخ محمد السند
613 ھدی المتقین الی شریعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الشیخ ھادی آل کاشف الغطاٗ
614 سلسلۃ المسائل الفقھیہ، الفقیہ المحقق جعفر السبحانی
615 دروس حول صلاۃ المسافر، المحقق المدقق آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ ید اللہ الدوزدوزانی
616 مصباح الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ، آیۃ اللہ عبد النبی النمازی
617 کشف القناع عن وجوہ حجیۃ الاجماع، الشیخ اسد اللہ بن اسماعیل کاظمی
618 الوافیہ فی حکم صلاۃ الخوف فی الاسلام، آیۃ اللہ العظمیٰ السید الشہید محمد الصدر
619 المعاد فی ضوٗ الدین والعقل والعلم، آیت اللہ محمد آصف المحسنی
620 التقیہ بین الاعلام، السید عادل العلوی
621 العدالۃ، محمد یوسف الحسینی التنکابنی
622 عدد التکبیر ات فی صلاۃ المیت، الشیخ عبد الکریم بہبہانی
623 منھاج الصالحین، آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد اسحاق الفیاض
624 رسالہ فی حجیۃ الظن، محمد بن محمد ابراہیم الکلباسی
625 المعۃ فی حکم صلاۃ الجمعۃ، آیت اللہ السید الشہید محمد الصدر
626 مجموعہ فتاوی ابن الجنید، آیت اللہ الشیخ علی پناہ الاشتہاردی
627 الذخر الفاخر فی تعارض الاصل والظاھر، ابراھیم البھشتی الدامغانی
628 الآلوسی والشیع، السید امیر محمد القزوینی

فہرست

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
1	مستحقین زکوٰۃ کی شرائط	02
2	زکوٰۃ کی نیت	13
3	زکوٰۃ کے متفرق مسائل	14
4	زکوٰۃ فطرہ	22
5	زکوٰۃ کا مصرف	26
6	زکوٰۃ فطرہ کے متفرق مسائل	30
7	حج کے احکام	32
8	خرید وفروخت کے احکام	148
9	خرید وفروخت کے مستحبات	151
10	مکروہ معاملات	155
11	حرام معاملات	159
12	ملاوٹ کے مختلف موارد ہوتے ہیں	181
13	بیچنے والے اور خریدار کی شرائط	182
14	جنس اور اس کے عوض کی شرائط	192
15	خرید وفروخت کا صیغہ	192
16	پھلوں کی خرید وفروخت	192
17	نقد اور ادھار کے احکام	203
18	معاملہ سلف کی شرائط	209
19	معاملہ سلف کے احکام	214
20	سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا	218
21	معاملہ فسق کئے جانے کی صورتیں	227
22	متفرق مسائل	234

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
23	شراکت کے احکام	242
24	صلح کے احکام	246
25	کرائے کے احکام	252
26	کرائے پر دیئے جانے والے مال کی شرائط	258
27	کرائے پر دیئے جانے والے مال سے استفادہ کی شرائط	259
28	کرایہ کے متفرق مسائل	269
29	جعالہ کے احکام	275
30	مزارعہ کے احکام	278
31	مساقات اور مفارسہ کے احکام	285
32	وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے	287
33	وکالت کے احکام	291
34	قرض کے احکام	294
35	حوالہ دینے کے احکام	301
36	رہن کے احکام	301
37	ضامن ہونے کے احکام	309
38	کفالت کے احکام	314
39	امانت کے احکام	314
40	عاریہ کے احکام	317
41	نکاح کے احکام	319
42	احکام عقد	322
43	نکاح پڑھنے کا طریقہ	334
44	نکاح کی شرائط	343
45	وہ صورتیں جن میں مرد یا عورت نکاح فسخ کر سکتے ہیں	345

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
46	وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے	356
47	دائمی عقد کے احکام	391
48	متعہ (معینہ مدت کا نکاح)	403
49	نگاہ ڈالنے کے احکام	422
50	مختلف ازدواجی مسائل	431
51	دودھ پلانے کے احکام	516
52	دودھ پلا کر محرم بننے کی شرائط	521
53	دودھ پلانے کے آداب	521
54	دودھ پلانے کے مختلف مسائل	524
55	طلاق کے احکام	526
56	طلاق کی عدت	542
57	وفات کی عدت	554
58	طلاق بائن اور طلاق رجعی	558
59	رجوع کرنے کے احکام	559
60	طلاق خلع	564
61	طلاق مبارات	571
62	طلاق کے مختلف احکام	574
63	غصب کے احکام	581
64	گمشدہ مال پانے کے احکام	587
65	حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام	596
66	حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ	599
67	حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط	601
68	اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ	616

نمبر شمار	تفصیلات	صفحہ نمبر
69	حیوانات کوذبح کرنے کے مستحبات	616
70	حیوانات کوذبح کرنے کے مکروہات	616
71	ہتھیاروں سے شکار کرنے کے احکام	617
72	شکاری کتے سے شکار کرنا	622
73	مچھلی اور ٹڈی کا شکار	626
74	کھانے پینے کی چیزوں کے احکام	631
75	کھانا کھانے کے آداب	663
76	وہ باتیں جو کھانا کھاتے وقت مذموم ہیں	680
77	پانی پینے کے آداب	688
78	وہ باتیں جو پانی پیتے وقت مذموم ہیں	692
79	منت اور عہد کے احکام	694
80	قسم کھانے کے احکام	706
81	وقف کے احکام	720
82	وصیت کے احکام	730
83	میراث کے احکام	746
84	پہلے گروہ کی میراث	752
85	دوسرے گروہ کی میراث	762
86	تیسرے گروہ کی میراث	771
87	بیوی اور شوہر کی میراث	774
88	میراث کے مختلف مسائل	785
89	کتاب توضیح مسائل المومنین کے مصادر	799
90	کتب حدیث	799
91	کتب التفاسیر	804
92	کتب شروحات	805
93	کتب الرجال	805
94	کتب الفقہ الاستدلالیہ	807
95	فہرست	824

مؤلف کی دیگر اہم تالیفات

① احکام دین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور
② مقتل سید الصابرین علیہ السلام بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام مطبوعہ ایضا
③ اردو ترجمہ کتاب الغیبۃ طوسی مطبوعہ ایضا
④ تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ مطبوعہ القائم علیہ السلام پبلیکیشنز لاہور
⑤ توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام۔ (جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)
⑥ ولایت امور تکوین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑦ فضائل علماء و محدثین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑧ سیرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑨ فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑩ سیرت سیدۃ النساء العالمین علیہا السلام بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑪ صلاۃ المومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑫ عزاداری عاشقین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑬ احکام خواتین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑭ عقائدِ مومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑮ اصلاحِ غلاۃ و مقصرین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑯ القائم فی القرآن اُردو ترجمہ المحجۃ ہاشم بحرانی مطبوعہ مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ لاہور۔ پاکستان
⑰ تلخیص اصول کافی مع مقدمہ تاریخ احادیث الامامیہ
⑱ التشہد فی الدین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑲ رجعت فی الدین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام
⑳ یہ اختلاف عجب ہے
㉑ ''حقیقت کا ایک سفر'' اُردو ترجمہ **The journey to the fact**
㉒ شیعہ سوال کرتے ہیں
㉓ عقیدہ امامت اور کتب اہل سنت
㉔ اردو ترجمہ کتاب الوافی ملا محسن فیض کاشانی

مؤلف کی نظر ثانی وتصحیح کردہ کتب

۱. بشارۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)
۲. دلائل الامامۃ مطبوعہ ایضا
۳. غیبۃ نعمانی مطبوعہ ایضا
۴. ثورۃ المختار مطبوعہ سبیل سکینہ علیہا السلام پاکستان
۵. احکام الشباب آیت اللہ صادق شیرازی مطبوعہ مکتبہ شریکۃ الحسین علیہ السلام بھر پور چکوال پاکستان
۶. تفسیر ابوحمزہ الثمالی مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور
۷. اسرارِ فاطمیہ علیہا السلام سیّد محمد فاضل مسعودی مطبوعہ ایضاً
۸. قتیل العبرۃ (غیر مطبوع)
۹. تفسیر امام حسن العسکری علیہ السلام (غیر مطبوع)
۱۰. تاویل الآیات (غیر مطبوع)